

ایم اے راحت

# بحری عقاب

ایم اے راحت

حصہ دوئم

BEHRI UQAB
M.A. RAHAT
PART- II




نام کتاب : بحری عقاب حصہ دوم

مصنف : ایم اے راحت

سن اشاعت : ۱۹۹۳ء

قیمت : مجلد -/45 روپے

رف -/25 روپے

مطبوعہ : فائن آفسٹ پریس، شاہدرہ، دہلی ۳۲

ناشر : کتاب والا - ۲۷۹۴، گلی جھوت والی

پہاڑی بھوجلہ، دہلی ۱۱۰۰۰۶



اور دیوتا کا بت سراپا لرز رہا تھا، ہمارے علاوہ اس وقت ساوری بھی دم بخود تھی اور سمورا بدستور کیلاش کے قدموں پر اپنی پیشانی رگڑ رہا تھا۔

کھانے کی میز اتنی ہلکی بھی نہیں تھی کہ ایک آدمی اسے آسانی سے الٹ دیتا، فوری طور پر میرے ذہن میں یہی خیال ابھرا کہ وہ سمورا کی حرکت رہی ہوگی لیکن پھر مجھے اپنے خیال کی تردید کرنا پڑی۔ قصور اگر کسی اور کا تھا تو پھر سمورا کس جرم کی پاداش میں کیلاش کے قدموں پر ماتھا ٹیکے پڑا تھا؟

میرے ذہن میں متعدد خیال گڈمڈ ہو رہے تھے۔ پورے کیبن میں کھانے کے برتن لڑھکے پڑے تھے اور مجھے اس بات پر بھی شدید حیرت تھی کہ ماہی نے نہ تو اس اچانک افتاد پر حلق سے کوئی آواز نکالی نہ ہی اس نے کھانے کے سامان پر منہ مارا، وہ بھی ہماری طرح سہما سہما خاموش کھڑا تھا۔

میں نے سمورا سے نظر ہٹا کر اودرک کے بے ہنگم بت کی جانب دیکھا جو یوں ڈانواں ڈول نظر آتا تھا کہ کسی لمحے بھی زمین بوس ہو سکتا تھا۔ کیلاش اور جیکب کی نظریں بھی بت پر مرکوز تھیں۔ پھر یک لخت میں نے ساوری کو بت کی جانب بڑھتے دیکھا۔ بت کے قریب جا کر اس نے ایک بار نگاہیں بلند کر کے آسمان کی سمت توجہ کی، پھر بڑی عقیدت سے گھٹنے توڑ کر اودرک کے مجسمے کے سامنے جھکتی چلی گئی۔ اس کے ہونٹ متحرک تھے، شاید وہ بپھرے ہوئے دیوتا کو منانے میں مصروف تھی۔ اس کی محنت رائیگاں نہیں گئی، اودرک کا طویل القامت بت جو نشے میں دھت کسی بہکے ہوئے شرابی کی مانند اپنے قدموں پر بری طرح ڈگمگا رہا تھا لمحوں میں ساکت نظر آنے لگا اور تب جیکب کی سہمی ہوئی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

”ربِ عظیم کی قسم، ہم شیطانوں کی بستی میں آ پھنسے ہیں۔“

”جیکب“ میں نے سرگوشی کی ”اس وقت اپنی زبان پر قابو رکھو۔“

”جمال، میرے عزیز دوست، یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میز کا یوں اچانک الٹ جانا اور ایک بے جان بت کا لرزنا کانپنا — کیا تمہاری عقل ان تمام باتوں کو قبول کرتی ہے؟“

”خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرو“ میں نے جیکب کو سمجھانے کی کوشش کی ”دوسری صورت میں اگر ہم نے پریشانی کا اظہار کیا تو حالات ہمارے حق میں اور زیادہ مخدوش ہو سکتے ہیں۔“

جیکب نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سر کو خفیف سی جنبش دی پھر ساوری کی جانب متوجہ ہو گیا جو آہستہ آہستہ اپنے قدموں پر کھڑی ہو رہی تھی اور اودرک کے سامنے ہاتھ باندھ کر اس نے تین بار خود کو جھکایا پھر پلٹ کر ہمارے قریب آ گئی۔ اس کی آنکھوں سے وحشت اور الجھن کے ملے جلے تاثرات عیاں تھے۔ ایک اچٹتی ہوئی نظر اس نے میری سمت ڈالی اور سمورا سے مخاطب ہو کر بولی۔

”مقدس اور عظیم سردار۔ دیوتا کا غصہ سرد پڑ چکا ہے اس نے ہمیں اپنے عتاب سے نجات بخش دی۔“

سمورا نے ساوری کی آواز پر سر اٹھایا، خوف سے پرکھتے ہوئے بے ہنگم بت پر نظر ڈالی پھر خود کو سنبھالتا ہوا اٹھا لیکن اس کے چہرے پر ابھی تک خوف و دہشت کے اثرات موجود تھے۔ اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے اور جسم رہ رہ کر یوں کپکپا رہا تھا جیسے کسی نادیدہ خطرے کے شدید جھٹکوں سے دوچار ہو۔ کیلاش نے ابھی تک اپنی زبان نہیں کھولی تھی، وہ ایک ماہر سرجن تھا اسی لیے خاموش نگاہوں سے حالات کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ سمورا کے اٹھنے کے بعد وہ اسے بڑی گہری اور معنی خیز نظروں سے گھورنے لگا۔ چند لمحے اسے ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا پھر نہایت ٹھوس لہجے میں بولا۔

”سمورا۔ کیا میں تمہاری اس دگرگوں کیفیت کا سبب دریافت کروں؟“

”میں۔ ہاتھ باندھ کر تم سے رحم کی درخواست کرتا ہوں۔“ سمورا نے لرزتے ہوئے کہا ”تم عظیم ہو۔ میں نے تمہیں پہچاننے میں غلطی کی تھی۔“

”میز کے الٹنے کا کیا مقصد تھا — جانتے ہو؟“ کیلاش کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

”ہاں“ سمورا سہمی ہوئی آواز میں بولا ”مقدس اودرک نے میرے شبہے کی تردید کر دی۔“

”تم نے ہماری قوتوں کو آزمانے کی حماقت کی تھی۔ کیوں؟“

”ہاں۔ ہم... مگر میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں۔“

”تو تم نے دیکھ لیا اپنی حماقت کا نتیجہ۔ اودرک کا بت بھی اپنی جگہ لرز رہا تھا“ کیلاش نے دبنگ اور ٹھوس آواز میں کہا پھر سمورا کو قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے بولا ”ہم نے تم سے کہا تھا کہ محتاط رہنا لیکن تم نے ہماری بات نہیں مانی۔“

”مکالا کی باتوں نے مجھے بہکا دیا تھا، سردار ہونے کے ناتے میرے لیے اپنے شبہے کی تصدیق ضروری تھی۔ میں مجبور تھا۔“

”پھر تم نے کیا تصدیق کی؟“ کیلاش نے زہرخند سے پوچھا۔

”ہم طوں کے اندر کا بھید بھی پڑھنے کی طاقت رکھتے ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تم ساوری کی موجودگی میں اپنی زبان سے اپنی غلطی کا اعتراف کرو۔“

”ہم۔ میں۔ میں نے تمہارے کھانے میں بے حد تیز اثر کرنے والا زہر ملا دیا تھا، اتنا سریع الاثر زہر کہ اس پر زبان لگتے ہی

"ہماری موت واقع ہو سکتی تھی۔" کیلاش نے ہونٹ چباتے ہوئے جملہ مکمل کیا۔

سمورا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ رحم طلب نظروں سے کیلاش کو دیکھتا رہا۔

"اور کھانے کی وزنی میز۔" کیلاش سپاٹ آواز میں بولا۔ "اسے عین وقت پر کس نے الٹ پلٹ کر رکھ دیا؟"

"وہ۔ وہ تمہاری عظیم طاقت کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ تھا۔" سمورا نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسی لیے کہا تھا کہ آزمائش صداقت کی کسوٹی ہوتی ہے۔" میں نے تلخ انداز میں سمورا کو مخاطب کیا۔ "تمہیں وقت کے فیصلے کا انتظار تھا۔ کیا اب تمہیں یقین آگیا کہ آسمانی بلاؤں اور گردشوں کا بھید سوائے دیوتاؤں کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔"

"سردار کو اپنی غلطی کا احساس ہے۔" ساوری نے سمورا کے چہرے کے تاثرات محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "تم نے جان بوجھ کر تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔"

"تم اپنی زبان بند رکھو لڑکی۔" کیلاش تیزی سے بولا۔ "تمہیں دیوتاؤں کی طاقت کا اندازہ نہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے سردار کی حماقت نے تمہارے دیوتا کو بھی لرز اٹھنے پر مجبور کر دیا تھا۔"

"ہاں۔ اور اسی لیے میں نے دیوتا کے قدموں میں سر جھکا کر اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا۔ اگر میں ایسا نہ کرتی تو دیوتا کا عتاب ہمیں برباد کر دیتا۔"

ساوری کا جواب سن کر میں نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے۔ مجھے توقع نہیں تھی کہ وہ بھی سمورا کے ساتھ ہماری موت کی سازش میں برابر کی شریک رہی ہوگی۔ ایک لمحے کو ساوری کے لیے میرے سینے میں نفرت کا شدید طوفان ابھرا۔ میں نے سوچا کہ اس کی دوہری شخصیت کو بے نقاب کر دوں لیکن اسی لمحے ایک مانوس نسوانی آواز کی سرگوشی میرے کانوں میں تیزی سے سنائی دی۔ "جلد بازی سے گریز کرو ورنہ نقصان میں رہو گے۔"

میں اس آواز کو سن کر چونک اٹھا، وہ یقیناً جینی کی آواز تھی۔ میں نے پلٹ کر اپنے اطراف میں دیکھنا چاہا مگر اس کی آواز نے مجھے دوبارہ ٹوکا۔ "نہیں کسی بوکھلاہٹ کا مظاہرہ مت کرنا ورنہ تمہارا بھانڈا سردار کی نظروں میں پھوٹ جائے گا۔"

"کھانے میں زہر۔۔۔!"

"سمورا کے حکم پر ساوری نے ملایا تھا۔" میرے دل میں جو سوال ابھرنے والا تھا جینی کی آواز نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ "وہ مجبور تھی۔ اگر جینی میری نادیدہ قوت نے کھانے کی میز نہ الٹ دی ہوتی تو شاید ساوری کو کوئی دوسری تدبیر اختیار کرنی پڑتی اور وہ اگر ایسا کرتی تو سمورا کی نگاہوں میں گر جاتی۔"

"تم۔ تم کہاں ہو؟" میں نے جینی کو دل کی زبان سے آواز دی۔

"تمہارے بہت قریب لیکن تم صرف میری آواز کی سرگوشی سن سکتے ہو، مجھے دیکھ نہیں سکتے۔"

"سمجھا۔ اور چرکے طویل القامت بت کو بھی تم نے لرزہ بر اندام کیا ہوگا۔"

"ہاں۔ میں ساوری کے ذہن کو الجھانا چاہتی ہوں۔" جینی کا جواب میرے کانوں میں گونجا۔ "وہ تم لوگوں کی اصلیت سے واقف ہو چکی ہے لیکن اس وقت جو کچھ پیش آیا اس نے ساوری کے ذہن میں ان گنت الجھنیں پیدا کر دی ہیں۔ اس کا ذہن بار بار اسے باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ تم لوگوں نے خود کو بے حد پراسرار بنا رکھا ہے۔ جو نظر آتے ہو اس کے برعکس ہو اور جو ظاہر کرتے ہو اس سے بالکل مختلف ہو۔"

"لیکن وہ ہماری زبان جانتی ہے۔ ہماری گفتگو سے ہماری اصلیت کا راز جان چکی ہے۔"

"تم بھول رہے ہو کہ تم لوگوں نے خود کو سمندر اور ہواؤں کا دیوتا ظاہر کیا ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ تم نے ساوری کی شخصیت کو بے نقاب کرنے کی خاطر اسی کی زبان میں گفتگو کی ہو؟"

"لیکن میں اعتراف کر چکا ہوں کہ۔۔۔۔"

"بھول جاؤ اس پرانی بات کو۔" جینی نے تیزی سے کہا۔ "آگے بڑھو اور زہر آلود کھانے کو حلق کے نیچے اتار کر سمورا کو بھی باور کرا دو کہ سریع سے سریع زہر بھی دیوتاؤں کے لیے بے اثر ہوتا ہے۔"

میں نے نظریں گھما کر فرش کے اس حصے کی جانب دیکھا جہاں ٹوٹی ہوئی ڈش میں تلی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑا موجود تھا۔ کیلاش ساوری کا جواب سن کر ابھی تک اسے غصیلی نظروں سے دیکھ رہا تھا، کیبن میں گہرا سناٹا طاری تھا۔ پھر میں نے جینی کی ایما پر سمورا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"او دفینا کے ناسمجھ اور احمق سردار، تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہمیں سمجھنے میں شدید غلطی کی ہے۔ تم شاید بھول گئے تھے کہ دیوتا عظیم اور لامحدود قوتوں کے مالک ہوتے ہیں۔" پھر میں نے کیلاش کی طرف اشارہ کیا۔ "میرے دوست سمندر کے دیوتا نے اپنی قوت کے ایک اشارے سے میز پلٹ کر تمہاری گندی اور ناپاک سازش کو ناکام کر دیا لیکن میں تمہیں دکھاؤں گا کہ زہر کا اثر ہم دیوتاؤں کے لیے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔"

کیلاش اور جیک نے میری جانب وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔ میں نے نہایت اطمینان کا مظاہرہ کرتے ہوئے قدم آگے بڑھائے

اور ڈش میں بچا ہوا مچھلی کا ٹکڑا اٹھا لیا۔ ساوری کی آنکھوں میں الجھن اور بے چینی جھلک اٹھی کیلاش نے مجھے روکا۔

"نہیں جمال۔ ایسی غلطی مت کرنا۔"

"لڑکی" میں نے کیلاش کی بات اَن سُنی کرتے ہوئے ساوری کو سپاٹ نظروں سے گھورتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا "کیا تمہیں یقین ہے کہ اس زہر آلود مچھلی کا ٹکڑا کسی انسان کی زندگی کو پلک جھپکتے ہی موت سے ہمکنار کر سکتا ہے؟"

"ہاں" ساوری نے تھوک نگلتے ہوئے مردہ آواز میں جواب دیا۔ اس کی غزالی آنکھوں کا اضطراب اس کی کیفیت کی ترجمانی کر رہا تھا۔ شاید وہ مجھے زہر آلود غذا کھانے سے منع کرنا چاہتی تھی لیکن سمورا کی موجودگی میں بے بس تھی۔

"غور سے دیکھو اور کے پجاری" میں نے سمورا سے سرد لہجے میں کہا "میں تمہارے دل سے شبہات مٹانے کی خاطر یہ زہر آلود مچھلی اپنے حلق کے نیچے اتار رہا ہوں۔"

"کیلاش اسے روکو" جیکب نے بوکھلا کر جلدی سے کہا۔

"شاید یہ دیوانہ ہو گیا ہے۔"

"جمال! میری بات سنو مچھلی کے اس ٹکڑے کو" میں نے کیلاش کا جملہ پورا نہیں ہونے دیا اور دل کڑا کر کے مچھلی کا ٹکڑا منہ میں رکھ لیا۔ اس وقت میرے دل کی کیا کیفیت تھی اس کا نقشہ الفاظ سے نہیں کھینچا جا سکتا۔ موت کا تصور گھپ اندھیروں کی شکل میں میری پلکوں کے نیچے کوند رہا تھا لیکن شاید جینی کی آواز کے سحر نے مجھے پوری طرح مسخر کر لیا تھا جو میں نے کسی ہچکچاہٹ کے بغیر مچھلی کو ایک ہی جھٹکے میں حلق سے نیچے اتار لیا۔ اس وقت غالباً میرے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی جس کا اندازہ مجھے جیکب کی بات سے ہوا۔

"انجیل مقدس کی قسم۔ یہ دیوانگی ہے کہ انسان زہر کھا کر مسکرانے کی کوشش کرے۔"

کیلاش نے میری طرف بڑھنے کی کوشش کی لیکن اپنی جگہ سے ایک ذرا جنبش بھی نہ کر سکا۔ پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ ساوری کے دل کی دھڑکنیں نمایاں نظر آ رہی تھیں اور سمورا۔ ایک لمحے کے لیے تو جیسے گُنگ ہو گیا پھر تیزی سے آگے بڑھا اور اس بار وہ ہاتھ باندھ کر میرے قدموں پر گر پڑا۔

جیکب یوں اپنی جگہ ساکت و جامد نظر آ رہا تھا جیسے اسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ خود میری حالت بھی جیکب سے کچھ زیادہ مختلف نہیں تھی۔



کیلاش اور جیکب دونوں ہی مجھ سے شاکی تھے' ان کا خیال تھا کہ میں ان سے بہت ساری باتیں پوشیدہ کیے ہوئے ہوں' وہ حق بجانب تھے' ان کی جگہ میں ہوتا تو شاید میں بھی اسی انداز میں سوچتا جس طرح وہ سوچ رہے تھے لیکن میں اپنی جگہ مجبور تھا' ساوری اور جینی دونوں نے مجھ پر زبان بندی کی شرط عاید کر دی تھی' حالات جس انداز میں رخ تبدیل کر رہے تھے وہ خود میرے لیے بھی حیران کن تھے' جینی نے مجھے تو تنگا بوٹی کھلا کر زہر کے مضر اثرات سے محفوظ کر دیا تھا' اسی کی نادیدہ قوت نے مجھے مجبور کیا تھا کہ میں زہر آلود مچھلی کھا کر اپنے دشمنوں کو ششدر کر دوں ورنہ عام حالات میں شاید میں ایسی حماقت کبھی بھول کر بھی نہ کرتا لیکن جینی کی پُراسرار قوت نے مجھے پوری طرح اسیر کر لیا تھا۔ بلو پائپ کے ذریعے زہریلی سوئی میرے بازو میں اتار کر اس نے کسی حد تک مجھے اس امر کا یقین دلا دیا تھا کہ میں زہر کھا کر بھی زندہ رہ سکتا ہوں مگر ان تمام باتوں کے باوجود دیدہ و دانستہ موت کے خطرناک کھیل سے دو چار ہونا میرے نزدیک بھی دانش مندی کے منافی تھا۔

جیکب نے میری اس حرکت کو دیکھ کر مجھے ذہنی فتور میں مبتلا قرار دیا۔ اس نے پُرزور الفاظ میں کیلاش کو باور کرانے کی کوشش کی کہ اورد فیناکی زہر آلود فضا اور وحشیانہ ماحول نے میرے دل و دماغ کو اس بری طرح متاثر کیا ہے کہ میں سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتیں کھو بیٹھا ہوں۔ کیلاش نے جیکب کی رائے زنی پر کسی تعجب یا حیرت کا اظہار نہیں کیا' وہ ڈاکٹر تھا' بحری سفر کے میدان میں اس نے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے وہ یقیناً میرے بارے میں ایک علیحدہ رائے قائم کر چکا تھا جس کا اظہار اس نے اس وقت کیا جب جیکب جھلا کر میرے کیبن سے باہر چلا گیا۔

"جمال' میرے عزیز دوست۔ میں جانتا ہوں کہ تم نے بحری سفر کس مقصد سے اختیار کیا' بجاپی نے مرتے وقت تم سے ایک آخری خواہش کا اظہار کیا اور تم نے مرنے والی سے اپنی محبت کے بے پناہ اظہار کے طور پر ایک انجانے سفر کا آغاز کرنے کی ٹھان لی۔ لیکن ..."

"کیلاش ..."

"نہیں" وہ میری بات کاٹتے ہوئے بدستور سنجیدگی سے بولا "جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے ٹھنڈے دل و دماغ سے سننے اور سمجھنے کی کوشش کرو۔ وقت اور حالات ہمیں ایک ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے جہاں ہمارے چاروں طرف موت کے خطروں کا جال بچھا ہوا ہے اور ہماری ایک ذرا سی لغزش ہمیں کسی وقت بھی موت سے دو چار کر سکتی ہے ایسی صورت میں کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم مل جل کر حالات کا مقابلہ کریں۔"

"میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں میرے دوست لیکن ..."

۔ وہ کوئی ایسا ہی گہرا اور اہم راز ہے جو ہماری دوستی کے درمیان دیوار بن کر حائل ہو گیا ہے“ کیلاش نے قدرے ناگوار انداز میں کہا۔ ”درخشاں بھابی شادی سے پہلے جس مذہب سے تعلق رکھتی تھیں میں آج بھی اسی پر قائم ہوں۔ ہندو ہونے کے باوجود میں آواگون کے عقیدے پر یقین نہیں رکھتا۔ میں نے تم کو یہ بات پہلے بھی سمجھانے کی کوشش کی تھی مگر اس وقت تم جذباتی ہو رہے تھے اس لیے میں نے تمہارے دل کو ٹھیس پہنچانا مناسب نہیں سمجھا۔ تم نے اپنی بیوی کی آخری خواہش کا احترام کرنے کی خاطر جس سفر کا آغاز کیا۔ میں اور حبیب اس میں برابر کے شریک ہو گئے سفر کے دوران جو واقعات ہمیں پیش آتے رہے ان کا ذکر فضول ہے ہم سب جانتے ہیں کہ قدم قدم پر موت مختلف بھیس اور انداز میں روپ بدل بدل کر ہمارا تعاقب کرتی رہی اور ہم ایک ساتھ ان تمام خطروں کا مقابلہ کرتے رہے لیکن اس وقت واپسی ہمارے اختیار میں تھی“ کیلاش ایک ثانیے کو خاموش ہوا پھر مجھے گھورتا ہوا بولا ”ابیا کے جزیرے پر لنگر انداز ہونے سے بیشتر ہی حبیب نے ایک امکانی خطرے کا اظہار کیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر ہم نے واپسی کا سفر اختیار نہ کیا تو بحری عقاب کا سفر ہماری موت کا سفر بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ زندگی سب کو پیاری اور عزیز ہوتی ہے لیکن میں نے اور حبیب نے زندگی کو تمہاری دوستی پر ترجیح نہیں دی۔ کیوں جمال؟ کیا وہ ہماری حماقت تھی؟“

کیلاش مجھے وضاحت طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کے ایک ایک لفظ کا زہر میرے وجود کو شدید ٹھیس لگا رہا تھا۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا اس میں حق بجانب تھا۔ میں اپنی جگہ کھڑا ہاتھ مل رہا تھا میرے ذہن میں آندھیاں چل رہی تھیں مجھے اس بات کا خدشہ بھی لاحق تھا اگر میں نے زبان کھولی تو حالات ہمارے حق میں زیادہ بھیانک اور خطرناک صورت اختیار کر لیں گے۔ میں بے بسی کی حالت سے دوچار خاموش کھڑا سوچ رہا تھا کہ کیلاش کو کیا جواب دوں۔ اسے جینی اور ساوری کے راز سے آگاہ کر دوں یا ہونٹوں پر قفل پڑا رہنے دوں۔

”میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا میرے دوست“ کیلاش نے میری طویل خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ ”حبیب پرخلوص ہونے کے باوجود جذباتی واقع ہوا ہے جو تم سے الجھتا رہتا ہے لیکن میں۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ مرتے دم تک ہر حال میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔“

کیلاش جانے کے لیے پلٹا تو میں نے لپک کر اس کا راستہ روک لیا پھر میں نے تمام احتیاط بالائے طاق رکھ کر اسے ساوری اور جینی کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی کیلاش حیرت سے میری باتیں سنتا رہا۔ میں خاموش ہوا تو اس نے بے حد سنجیدگی سے کہا۔

”تم نے اچھا کیا جو حبیب کے سامنے ان باتوں کا اظہار نہیں کیا۔ وہ ٹھوس مذہبی خیالات اور عقیدوں کا مالک ہے، ہو سکتا ہے کہ جینی کے سلسلے میں اپنی زبان پر قابو نہ رکھ سکے۔“

”سمورا کے بارے میں اب تمہارا کیا فیصلہ ہے؟“ میں نے دل کا بوجھ اتر جانے کے بعد پوچھا۔

”میرا خیال ہے کہ اب اسے رخصت کر دیا جائے۔ جینی نے جس حیرت انگیز قوت کا مظاہرہ کیا ہے اس نے یقینی طور پر سمورا کے دل و دماغ سے سارے شبہات رفع کر دیے ہوں گے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ آئندہ ہمارے سلسلے میں کسی مزید حماقت کا ثبوت دے سکے گا۔“

”لیکن ساوری کا خطرہ ہمارے سروں پر بدستور مسلط رہے گا۔“

”میرا خیال اس کے برعکس ہے۔“

”کیا مطلب؟“

”اگر وہ ہماری دشمن ہوتی تو اپنی اصلیت اتنی جلدی کبھی ظاہر نہ کرتی۔ اس کی خاموشی ہمارے لیے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔“

”ہو سکتا ہے کہ تمہارا اندازہ درست ہو لیکن ہمیں یہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ کھانے میں زہر ملانے کی سازش میں وہ سمورا کی برابر کی شریک تھی۔“ میں نے کہا۔ ”اگر وہ ہماری دوست ہوتی تو ہمیں اس خطرے سے آگاہ بھی کر سکتی تھی۔“

”اگر وہ ایسا کرتی تو میں طبعی اعتبار سے اسے ٹھوس کردار کی مالک نہ سمجھتا۔“

”میں سمجھا نہیں۔“

”سمجھنے کی کوشش کرو میرے دوست“ کیلاش سنجیدگی سے بولا۔ ”اوروفینا کے جزیرے پر ایک سمورا کی واحد ذات ہے جس نے ساوری کو اپنی گمبھیر شخصیت کے سائے تلے پناہ دے رکھی ہے ایسی صورت میں اگر وہ سمورا کی ذات سے بھی کسی طور غداری کرتی تو میں اسے نامکمل سمجھتا۔ تم کوشش کرو کہ کسی طرح ساوری سے اس کے ماضی کا احوال جان سکو۔ اوروفینا کے جنگلی لوگوں کے درمیان اس لڑکی کی ذات ہمارے لیے بے حد مفید اور کارآمد ثابت ہو گی۔“

”اس نے مجھے خاص طور پر مکالا اور اس کے ساتھیوں سے محتاط رہنے کی تاکید کی ہے۔“

”میرا ذاتی خیال بھی یہی ہے کہ مکالا اپنے قبیلے کا سب سے زیادہ خوفناک اور خونی درندہ ہے۔“ کیلاش نے میری بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ ”مجھے تو اس بات پر بھی حیرت ہے کہ اس کی موجودگی میں سمورا کو قبیلے کی سرداری کیسے مل گئی۔“

”میں تمہیں ایک اہم بات بتانا بھول گیا“ میں نے تیزی

سے جواب دیا۔ "ساوری نے ایک روز ہمارے سامنے لوگا کا ذکر کیا تھا۔"

"مجھے یاد ہے۔ سمورا سے پہلے وہی سردار تھا۔"

"لوگا مرا نہیں۔ ابھی زندہ ہے۔" میں نے آہستہ سے کہا پھر وہ تفصیل بھی بیان کر دی جو ساوری نے مجھے لوگا کے سلسلے میں بتائی تھی۔

"بھگوان کی سوگند جمال۔ مجھے اب موت کے گھپ اندھیروں کے درمیان زندگی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔" کیلاش نے میرے بازوؤں کو تھام کر جذباتی لہجے میں کہا۔ "لوگا کی زندگی کا راز ہمارے لیے بے حد قیمتی ہے بشرطیکہ ہمیں یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اسے کہاں رکھا گیا ہے۔ میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ اگر ہم کسی طرح لوگا کو زندہ سلامت قبیلے والوں کے سامنے لانے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ یقیناً ہماری واپسی کا سامان کر دے گا اور مکالا کا خطرہ بھی ہمارے سروں سے ٹل جائے گا۔"

"میں نے ساوری کو کریدنے کی کوشش کی تھی لیکن میرا خیال ہے کہ وہ کسی قیمت پر بھی اس راز میں ہمیں شریک نہیں کرے گی۔"

"کیوں؟"

"لوگا کو منظرِ عام سے ہٹانے اور مردہ ثابت کرنے میں سمورا بھی مکالا کا ساتھی اور ہم راز ہے۔ وہ دوبارہ سامنے آ گیا تو قبیلے کے جنگلی لوگ مکالا کے ساتھ ساتھ سمورا کی بھی تکہ بوٹی کر ڈالیں گے۔"

"آئی سی۔" کیلاش نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا پھر کچھ سوچ کر بولا۔ "کیا تمھیں یاد ہے کہ رسوئی کے آپریشن سے پہلے سمورا نے ہماری جانب دوستی کا ہاتھ بڑھاتے وقت یہ شرط رکھی تھی کہ ہم کبھی بھوری پہاڑیوں کی طرف جانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ لوگا کو وہیں کہیں کسی غار میں بند کر دیا گیا ہو۔"

"یہی نکتہ میرے ذہن میں بھی ابھر رہا ہے لیکن ساوری نے میرے استفسار پر کہا تھا کہ جس روز ہم نے بھوری پہاڑیوں کا رخ کیا وہ دن ہماری زندگیوں کے لیے سب سے زیادہ تباہ کن ہوگا اور ہم بربادیوں کا شکار ہو جائیں گے۔"

"اور ساوری نے تمھیں یقیناً یہ مشورہ اس لیے دیا ہوگا کہ ہم ان پہاڑیوں کی جانب رخ نہ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ لوگا کی زندگی کا چراغ ان ہی پہاڑیوں کے درمیان کسی خفیہ غار کے اندر ٹمٹما رہا ہوگا۔"

باہر سے ٹامی کے بھونکنے کی آواز سنائی دی تو میں کیلاش کے ساتھ کیبن سے نکل کر عرشے پر آ گیا جہاں ٹامی سیڑھیوں کے قریب کھڑا تھوڑے تھوڑے وقفے سے بھونک رہا تھا۔ ہم نے آگے بڑھ کر دیکھا تو منا ما ایک ادھیڑ عمر کی دراز قد عورت کے ساتھ نیچے موجود تھا۔ میں نے ٹامی کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور کیلاش نے منا ما اور عورت کو اوپر آنے کی اجازت دے دی۔

سمورا کی بیماری (آپریشن) کے بعد یہ پہلا موقع تھا جب کوئی عورت قبیلے کے مذہبی رہنما منا ما کے ساتھ آئی تھی۔ میں نے اسے غور سے دیکھا۔ اس کے خدوخال ادھیڑ عمر میں بھی خاصے دل کش نظر آ رہے تھے۔ چہرے پر بھی بردباری سنجیدگی مستزاد تھی البتہ اس کی آنکھوں میں ویرانیاں رقص کر رہی تھیں۔ وہ اورونیا کی عام عورتوں سے خاصی مختلف اور مہذب نظر آتی تھی۔ میں اس کی آنکھوں کی ویرانی کو خاص طور پر محسوس کر رہا تھا۔ کیلاش منا ما کو خوش آمدید کہنے کے بعد ابھی رسمی گفتگو میں مصروف تھا کہ سمورا اور ساوری بھی کیبن سے نکل کر سامنے آ گئے۔ میری نظر اتفاقاً سمورا کی جانب اٹھ گئی۔ وہ اس عورت کو اچانک اپنے سامنے دیکھ کر کچھ الجھا الجھا سا نظر آ رہا تھا۔ میں نے فوری طور پر ساوری پر نظر ڈالی لیکن اس کا چہرہ بالکل نارمل تھا۔

"زاریا مقدس سردار کو اس کی صحت یابی پر مبارک باد پیش کرتی ہے۔" ادھیڑ عمر کی عورت جس نے اپنا نام زاریا ظاہر کیا تھا سمورا کو دیکھ کر قدرے سرنگوں ہو گئی۔ "مجھے یقین تھا کہ سردار کا آپریشن کامیاب ہوگا اور ہمارے سروں پر اس کا سایہ برقرار رہے گا۔"

سمورا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ قدم اٹھاتا قریب آ گیا پھر نہایت سنجیدگی سے اپنا سیدھا ہاتھ سامنے کی جانب یوں پھیلا دیا جیسے وہ زاریا کی مبارک باد قبول کرنے کے ساتھ ساتھ اسے اپنی پناہ میں رکھنے کا یقین بھی دلا رہا ہو۔

"قبیلے کے لوگ مقدس سردار کو دوبارہ اپنے درمیان دیکھنے کی خاطر بہت بے چین ہیں۔" زاریا نے سمورا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ "جشنِ صحت کی تیاریاں بھی زور و شور سے جاری ہیں۔"

"مجھے اپنے قبیلے کے لوگوں کی بے چینی کا احساس ہے۔ اور دیوتا نے مجھے نئی زندگی دی ہے اور اس زندگی کا جشن بھی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔"

سمورا نے سپاٹ آواز میں جواب دیا پھر منا ما کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔ "کوئی خاص بات؟"

"زاریا نے میری خدمت میں ایک درخواست پیش کی ہے۔" منا ما نے ہونٹ کاٹتے ہوئے دبی آواز میں جواب دیا۔ "میں اسی سلسلے میں سردار کا فیصلہ معلوم کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔"

"کیا درخواست ہے؟" سمورا نے بدستور سپاٹ آواز میں

دریافت کیا۔ شاید وہ زاریا کی آمد پر خوش نہیں تھا۔

"یہ۔ یہ چاہتی ہے کہ اس کا نام ان چار عورتوں کی فہرست میں شامل کیا جائے جو سردار کے جشنِ صحت کے خوش گوار موقعے پر دیوتا کے قدموں میں بھڑکائی جانے والی آگ میں کود کر اپنی زندگی کی بھینٹ پیش کریں گی۔"

"مناما۔" سمورا کا لہجہ یک لخت سرد اور تلخ ہوگیا۔ "تم کو اور فینا میں مذہبی رہنما کی حیثیت حاصل ہے مجھے بتاؤ۔ کیا زاریا کی درخواست قبول کی جاسکتی ہے۔ تمہارا حساب کیا کہتا ہے؟"

"دیوتا کو شاید زاریا کی بھینٹ قبول نہ ہو۔"

"پھر۔ تم نے اسے یہاں لانے کی تکلیف کیوں گوارا کی؟" سمورا کی آواز میں کرختگی بھی شامل ہوگئی۔

میں دبے قدموں ساوری کے قریب پہنچ گیا۔ زاریا کی شخصیت کا راز جاننے کی خاطر میں نے بڑی رازداری سے مدھم لہجے میں دریافت کیا۔ "کون ہے یہ عورت؟"

"بوگا کی رفیقِ حیات جو مقدس سردار کو آزمانے کے لیے اپنی قربانی کا ڈھونگ رچانا چاہتی ہے۔"

ساوری کے لہجے میں ——— زاریا کے لیے شدید نفرت موجود تھی لیکن میں نے اس پر توجہ نہیں دی اور زاریا کو دیکھنے لگا۔ وہ بوگا کے سلسلے کی دوسری اہم کڑی تھی جو اچانک ہمارے سامنے آگئی تھی۔

اسی رات کھانے کی میز پر کیلاش نے سمورا کو یہ خوش خبری سنادی کہ وہ پوری طرح صحت یاب ہوچکا ہے اور اب قبیلے کے لوگوں کے درمیان واپس جاسکتا ہے۔ ساوری کو اس خبر پر بے حد مسرت ہوئی لیکن سمورا کسی گہری سوچ میں غرق تھی۔ شاید کیلاش کو زہر کھلانے کی جو مذموم حرکت سرزد ہوچکی تھی وہ ابھی تک اس پر پشیمان تھی۔

"کیوں سمورا۔ کیا تمہیں میری بات سن کر خوشی نہیں ہوئی؟"

"تم نے رسولی کے عتاب سے نجات دلا کر مجھے جو نئی زندگی دی ہے اس پر تمام عمر تمہارا احسان مند رہوں گا لیکن...." سمورا کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا؟"

"کیا تم مجھے معاف کرسکو گے؟"

"اوہ۔ بھول جاؤ اس حادثے کو۔" کیلاش نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا۔ "اگر ہم بھی تمہاری طرح انسان ہوتے تو شاید میرے دل میں انتقام کے شعلے اس وقت تک بھڑکتے رہتے جب تک میں کوئی جوابی کارروائی نہ کر گزرتا لیکن دیوتا ان باتوں کی پروا نہیں کرتے۔"

"ہم تمہیں معاف کرچکے ہیں۔" جیکب نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔ "البتہ تم اگر چاہو تو ہمیں دوبارہ پھر اپنی کسی ناپاک سازش کے جال میں پھانسنے کی کوشش کرسکتے ہو۔"

"تم دیوتاؤں کے خدمت گار ہو مقدس بھوبھو اس لیے ہم تم سے بھی شرمندہ ہیں۔" سمورا نے جیکب کو بھوبھو کے نام سے مخاطب کیا تو اس کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزر گیا۔ خلافِ توقع وہ زہر کا گھونٹ پی کر خاموش رہ گیا۔

"انسان غلطیوں کا پتلا ہے اس لیے اپنی حماقتیں بار بار دہراتا رہتا ہے۔" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "لیکن مجھے امید ہے کہ ہمارے سلسلے میں تم آئندہ احتیاط سے کام لوگے۔ کوئی قدم اٹھانے سے پیشتر سوچ لینا کہ ہماری طاقت لازوال ہے اور ہم مستقبل میں جھانک کر آنے والے حالات کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔"

"تم اور فینا میں میرے لیے رحمت کا فرشتہ بن کر آئے ہو۔ جو گزر گیا اسے بھول جاؤ۔ آئندہ تمہیں سمورا کی ذات سے کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ تم جیسے عظیم دیوتاؤں کی پوجا کرنا میرے لیے باعثِ فخر ہوگا۔"

"ہم دیکھ رہے ہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے۔" کیلاش نے کھانے سے ہاتھ کھینچ کر ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔ "تم اندھیروں میں بھٹک رہے ہو اور یہ گھپ اندھیرے تمہیں چاروں طرف سے آہستہ آہستہ گھیر رہے ہیں۔ اور فینا کے نیلے آسمان پر جو تباہیاں منڈلا رہی ہیں ہم ان سے بھی واقف ہیں لیکن....."

"سمندر کے عظیم دیوتا۔ کیا تم ہمیں ان اندھیروں سے نہیں نکال سکتے؟" سمورا نے خوشامدی لہجے میں کیلاش کو مخاطب کیا۔

"نہیں۔ جو کچھ تمہارے مقدر میں لکھا جاچکا ہے وہ اس لیے اٹل ہے کہ اس میں تمہارے مقدس دیوتا اور د کو بھی دخل ہے۔"

"نہیں۔ نہیں۔ نہیں۔" سمورا کے چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی۔ گڑگڑا کر بولا۔ "اور د کی خوشنودی کی خاطر ہم بڑی سے بڑی قربانی دے سکتے ہیں وہ اگر ہم سے ناراض ہوگیا تو یہ قبیلہ لمحوں میں تہس نہس ہوجائے گا۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیں یہی بتایا تھا۔"

"ہم سب جانتے ہیں۔ دیوتاؤں کی نگاہوں سے کوئی بات اوجھل نہیں رہتی۔ ہمیں تمہاری پریشانی اور الجھنوں کا بھی علم ہے ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ تم اورد کے قدموں پر اپنی جان بھی قربان کرسکتے ہو مگر کچھ مجبوریاں ہیں جو تمہیں اندر ہی اندر گھلا رہی ہیں۔"

سمورا نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ کیلاش کو عقیدت مندانہ نظروں سے تکتا رہا اور اپنے ہونٹ کاٹتا رہا۔

"وقت کا انتظار کرو۔ ہوسکتا ہے کہ اورد کی نگاہیں تمہارے حق میں تبدیل ہوجائیں تمہاری نگاہوں پر جو پٹی بندھی ہے وہ کھل جائے اور تم ان رکاوٹوں کو درمیان سے ہٹانے میں کامیاب

ہو جاؤ جو تمہاری الجھن کا سبب بنے ہیں۔"
"کیا۔ تم میری رہنمائی نہیں کرو گے؟"
"اپنی آنکھیں موند لو سمورا۔ اپنے دل کی گہرائیوں میں جھانک کر غور سے دیکھو تمہیں وہ چہرے صاف نظر آجائیں گے جو تمہاری راہ میں کانٹے بچھا رہے ہیں۔"
"کک۔ کیا۔ کیا وہ ہمارے درمیان ہم سے قریب موجود ہیں؟"
"مجھے افسوس ہے کہ میں کھل کر تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا۔ ہمیں اس بات کا خیال بھی لاحق ہے کہ مقدس اور دیوتا ہم پلہ ہے ہم اسے ناراض نہیں کر سکتے۔"

ساوری بہت غور سے کیلاش اور سمورا کی گفتگو سن رہی تھی ایک بار اس نے کنکھیوں سے میری جانب بھی دیکھا، شاید اسے یہ شبہ ہو رہا تھا کہ میں نے اس کی اصلیت کا راز اور لوگا کی گمشدگی کی کہانی کیلاش کو سنا دی ہے۔ حقیقت بھی یہی تھی لیکن کیلاش جس خوب صورت انداز میں اداکاری کر رہا تھا اور پہلو بدل بدل کر آنے والے حالات کے بارے میں ڈھکے چھپے الفاظ میں پیش گوئی کر رہا تھا اسے دیکھ کر ایسا ہی محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کسی مقدس اور عظیم دیوتا سے کم نہیں ہے۔

"تم ہمارے درمیان ہمارے ساتھ رہو گے تو ہماری بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی۔" سمورا تھوڑے توقف سے بولا۔ "متاما نے جزیرے میں تمہاری عارضی رہائش کا نہایت معقول بندوبست کر دیا ہے۔ میں تم لوگوں سے درخواست کروں گا کہ میرے جشنِ صحت کے بعد تم اپنے نصف جہاز کو چھوڑ کر ہمارے درمیان آجاؤ۔ میرے قبیلے کے لوگ دن رات تمہاری خدمت کریں گے۔"

"سمورا۔" اچانک کیلاش نے چبھتے ہوئے لہجے میں دریافت کیا۔ "کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے قبیلے کے تمام لوگ تمہارے وفادار ہیں؟"

"ہو سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہو لیکن آج تک کسی نے سمورا کی آنکھوں میں ڈال کر اسے للکارنے کی جسارت نہیں کی۔" سمورا دبنگ آواز میں بولا۔ "شاید اس لیے کہ میرے قبیلے کے لوگ جانتے ہیں کہ میں اپنی لاش پر بھی کھڑے ہو کر قہقہے لگا سکتا ہوں۔"

"تم دلیر بھی ہو اور نڈر بھی لیکن میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ تمہاری آستین کا سانپ بن کر تمہارے وجود سے لپٹے ہوئے ہیں اور جب بھی انہیں موقع ملا وہ تمہیں ڈسنے سے گریز نہیں کریں گے۔"

"تم دیوتا ہو۔ ہمارے محسن ہو کیا تم سردار کے دشمنوں کی نشان دہی نہیں کر سکتے؟" اس بار ساوری نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"خوب صورت اور حسین لڑکی۔ ہم جانتے ہیں کہ سمورا انہیں دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ عزیز ہے لیکن ہم دیوتاؤں پر بھی کچھ بندشیں ہوتی ہیں۔ اگر میں آسمانی دیوتاؤں کے عہد کا پابند نہ ہوتا تو تمہارے سردار کی رہبری ضرور کرتا۔"

"لیکن تم فکر مند مت ہونا۔" جیکب نے برا سا منہ بنا کر ساوری سے کہا۔ "ہمارے سمندر کے یہ عظیم اور مقدس دیوتا جب تک اور خیا کے جزیرے پر براجمان رہیں گے ان کا دستِ شفقت تمہارے وجود کے گرد منڈلاتا رہے گا اور کیا عجب کہ یہ دیوتا مہاراج تمہیں ٹوکیلا بنا دیں۔"

"ٹوکیلا۔ یہ کیا ہوتا ہے؟" ساوری نے نہایت سادگی اور بردباری سے پوچھا۔

"نیلے افق کے اس پار دیوتاؤں کی جو بستی آباد ہے وہاں ٹوکیلا ان خوب صورت لڑکیوں کو کہا جاتا ہے جن پر دیوتاؤں کی خاص نظرِ عنایت ہوتی ہے۔"

"بھوتیو۔ تم اپنی زبان بند رکھو۔" کیلاش نے اسے انگریزی میں سرزنش کرتے ہوئے نہایت ہوشیاری سے کہا۔ "کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ ہم نے ہواؤں کے دیوتا کو انسانی زبان سکھا کر اس خوب صورت لڑکی کے دل کا بھید معلوم کرنے پر مامور کیا ہے۔"

"اپنی خیر مناؤ سرجن کی دم۔" جیکب نے منہ پھلا کر کہا۔ "اگر ان شیطانوں کو ہمارا بھید معلوم ہو گیا تو ہمیں یہاں سے بھاگنے کا راستہ نہیں ملے گا۔"

"میں نے یہاں سے فرار کا ایک آسان طریقہ سوچ لیا ہے۔" میں نے جلدی سے جیکب کو مخاطب کیا۔ "اگر تم ساتھ دینے پر آمادہ ہو تو وہ طریقہ نہایت موثر ثابت ہو سکتا ہے۔"

"انسان جب صراطِ مستقیم سے بھٹک جائے تو اس کی عقل خبط ہو جاتی ہے اور شیطان اس کی کھوپڑی کے اندر اپنا گھر بنا لیتا ہے۔" جیکب نے مجھے گھور کر کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ کیلاش کی صحبت نے تمہارے جیسے سیدھے سادے اور نیک انسان کو بھی بھٹکا دیا ہے۔ تم دونوں سے کسی عقل مندی کی توقع کر کے میں اپنا قیمتی وقت برباد نہیں کر سکتا۔"

پھر اس سے پیشتر کہ ہم اسے روکتے وہ تیزی سے اٹھا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔

"کیا بھوتیو کو ہماری کوئی بات ناگوار گزری ہے؟" سمورا نے سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"نہیں۔ وہ چہل قدمی کے ارادے سے اٹھ گیا ہے۔"

"تم ابھی کس زبان میں بات کر رہے تھے؟" ساوری نے اچانک کیلاش سے سوال کیا۔ وہ مجھے ٹٹولنے کی خاطر کیلاش کو آزمانا چاہ رہی تھی۔

"اس زمین پر ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہم ان تمام

زبانوں پر دسترس رکھتے ہیں لیکن اس وقت میں اپنے خدمت گار کے ساتھ انگریزی زبان میں بات کر رہا تھا۔“ کیلاش نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ”کیا تم ہم سے کوئی زبان سیکھنا پسند کرو گی؟“

”کیوں نہیں۔“ ساوری نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تیزی سے کہا پھر کھانے میں مصروف ہو گئی۔

کیلاش نے بھی مصلحتاً اسے نظرانداز کر کے سمورا سے گفتگو شروع کر دی۔



سمورا اور منا ما کے بے حد اصرار پر ہم سب کو اس کے جشنِ صحت میں شریک ہونا پڑا۔

جیکب اور کیلاش کے لیے اس جشن کے ہنگامے یقیناً نئے اور عجیب و غریب تھے لیکن میں خواب کی حالت میں وہ سب کچھ پہلے ہی دیکھ چکا تھا جو اس وقت اوروفینا کے جزیرے پر برپا تھا۔

قبیلے کے تمام مرد و زن بے حد خوش اور مسرور تھے۔ سمورا ایک بلند مقام پر ہمارے درمیان بیٹھا اپنے لوگوں کے چہروں پر دمکتی مسرتیں دیکھ رہا تھا۔ وہاں ہمارے علاوہ منکالا اور مصنوعی چہرے والے مخصوص افراد بھی موجود تھے کچھ اور ایسے لوگ بھی تھے جنہیں سمورا نے عزت بخشی تھی۔ وہاں سابقہ سردار کی منظورِ نظر زارینا بھی تھی جو چہرے لٹکائے ہاتھ پہ بیٹھی تھی۔ سمورا کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ کیلاش نہایت دلچسپی سے دلکش ہنگاموں میں محو تھا البتہ جیکب کے چہرے سے بیزاری مترشح تھی۔ اس کی وجہ ساوری بھی ہو سکتی تھی جس نے جشنِ صحت کے موقعے پر خود کو زیادہ مخصوص اور نمایاں کرنے کے لیے اپنے بدن اور چہرے پر رنگ برنگے نقوش بنا رکھے تھے۔

اوروکا طویل القامت مجسمہ جہاز سے اتار کر واپس کھلے میدان میں رکھ دیا گیا تھا۔ مجسمے کے سامنے تقریباً بیس فٹ کے فاصلے پر وہ الاؤ روشن تھا جس کے شعلے آسمان سے باتیں کر رہے تھے۔ روشن الاؤ کے گرد مقامی زن و مرد کا شیطانی رقص جاری تھا۔ ایک طرف چار قد آور افراد پوری شدت سے ڈھول پیٹنے میں مصروف تھے۔ بھڑکتی آگ کے شعلوں کی لپیٹ لوگوں کے چہروں پر نہایت بھیانک تاثر پیدا کر رہی تھی ان کے حلق سے عجیب و غریب اور بے ہنگم شور و غل کی آوازیں بلند ہو کر رات کے سناٹے میں دور تک پھیل رہی تھیں۔

پھر منکالا نے جو سمورا کی پشت پر موجود تھا اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کر دیئے یہ غالباً اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ قبیلے کے لوگوں کو مخاطب کرنا چاہتا تھا۔ اس کے ہاتھ بلند کرتے ہی مخصوص اور مصنوعی چہرے والے افراد نے اپنے حلق سے تیز سیٹی جیسی آوازیں بلند کرنا شروع کر دیں۔ الاؤ کے گرد اچھل کود اور شیطانی رقص اس آواز کے ساتھ ہی تھم گیا۔ وہ سب منا ما کی طرف متوجہ ہو گئے۔

”اوروفینا کے لوگو۔ اور مقدس اوروکے عظیم پرستارو، ہمیں خوشی ہے کہ ہمارا سردار رو بہ صحت ہونے کے بعد ہمارے درمیان موجود ہے۔“ منا ما نے بلند آواز میں لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”سمندر اور ہواؤں کے دیوتا نے ہمارے سردار کو دسولی کے عتاب سے نجات دلا کر ہمارے اوپر جو احسان کیا ہے وہ اوروفینا کے لوگ کبھی فراموش نہیں کریں گے۔“

منا ما ایک لمحے کو خاموش ہو گیا۔ مجمع کی جانب سے شور بلند کر کے ہمیں دادِ تحسین پیش کی گئی پھر منا ما کی آواز دوبارہ بلند ہوئی۔ ”میرے دوستو اور مقدس دیوتا کے پجاریو۔ ہم اپنی سابقہ رسم کو برقرار رکھتے ہوئے آج ایک بار پھر اوروکے قدموں میں شاندار اور بے مثال قربانی پیش کریں گے۔ اوروفینا کی چار خواتین کا انتخاب عمل میں آ چکا ہے جو سردار سمورا کی زندگی کی خوشی کے اس پرمسرت موقعے پر روشن الاؤ میں بھسم ہو کر اوروفینا کی خدمت میں اپنی روایتی اور عدیم المثال قربانی پیش کریں گی لیکن اس قربانی سے پہلے ہم سب مل جل کر اپنے قبیلے کا نغمہ گائیں گے۔ میں مقدس اور ہر دل عزیز سمورا سے درخواست کروں گا کہ وہ جشن کے شروع ہونے کا اعلان کرے۔“

”یہ اب تک جو کچھ ہو رہا تھا کیا یہ جشن کی تمہید تھی۔“ جیکب نے دبی زبان میں کہا۔ ”ربِ عظیم کی قسم۔ مجھے ابھی تک ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں کھلی آنکھوں سے کوئی ہول ناک اور بھیانک خواب دیکھ رہا ہوں۔ یہ سب کچھ حماقت اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟“

”گھبراؤ نہیں۔ تمہارا یہ خواب عنقریب حقیقت میں تبدیل ہو جائے گا۔“ میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ”وحشی قبائل میں آباد جنگلی لوگوں کی رسومات بھی بے حد دہشت ناک اور ناقابلِ یقین ہوتی ہیں۔“

”یہ سب مذہب سے گمراہی کا نتیجہ ہے ہم اپنی راہ سے بھٹک چکے ہیں جس کے نتیجے میں دنیاوی نعمتوں کا شکار ہو رہے ہیں۔“

”لیکن ان ہی نعمتوں کے درمیان کچھ زیادہ حسین اور خوب صورت نعمتیں بھی موجود ہیں۔“ کیلاش نے جیکب کو کہا۔ ”تم شاید بھول رہے ہو کہ سمورا نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جشن کے بعد وہ ہماری خدمت کے اعتراف کے طور پہ ہمیں حسین لڑکیوں کے پرکشش تحفوں سے نوازے گا۔“

”شاید اسی لیے تم بار بار انکھیوں سے بے شرمی کے تھرکتے نظاروں میں اپنی دلچسپی کا اظہار کر رہے تھے۔“

”فادر جیکب۔ بھگوان نے ہمارے درمیان سندرا اور کومل شریر

پیدا کر کے ہمیں اپنی مہانتا کا ثبوت دیا ہے اور بھگوان کی دی ہوئی نعمتوں سے منہ موڑنا میرے نزدیک سخت گناہ ہے جس کے تم مرتکب ہو رہے ہو۔" کیلاش بولا۔ "میری مانو تو تم ابھی سے اپنے لیے کوئی تاڑ لو ورنہ بعد میں ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے۔ وہ ادھر دیکھو، دیوتا اور دیوی کے مقدس بت کے سیدھے ہاتھ پر جو لڑکی موجود ہے متعدد بار تمہاری جانب دل چسپ اور پسندیدہ نگاہوں سے دیکھ چکی ہے۔"

"میں اس کے سندر شریر، اس کی پسندیدہ نگاہوں کے ساتھ ساتھ تمہارے ان فضول خیالات پر بھی لعنت بھیجتا ہوں۔" جیکب نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہیں اس بھیانک اور ہولناک رات میں بھی ایسی لچر باتیں کرتے کوئی شرم نہیں محسوس ہوتی؟"

"لچر باتوں کا تصور ہمیشہ گھپ اندھیروں میں جنم لیتا ہے۔ اسی لیے میں مقدس آگ کے بجھنے کا شدت سے انتظار کر رہا ہوں۔"

جیکب پلٹ کر کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن سمورا نے سنکھ اٹھا کر پھونکا تو اس کی بے ہنگم آواز سے چونک اٹھا۔ میں نے نظر گھما کر دیکھی، سمورا پوری طاقت سے سنکھ پھونک رہا تھا۔ ایک منٹ تک سنکھ کی آواز گونجتی رہی پھر سمورا نے اپنا سیدھا ہاتھ اچانک ہجوم کی سمت پھیلا دیا۔ یہ گویا جشن شروع کرنے کا اشارہ تھا جسے پاتے ہی روشن الاؤ کے گرد ہجوم ایک بار پھر بے قابو ہو کر اچھلنے کودنے لگا۔ سب سے پہلے ایک بوڑھے شخص نے آگے بڑھ کر جادو کے چند ناقابلِ یقین کرتب دکھائے۔ اس نے اپنے معمول کو نیزے کی نوک پر سر کے بل الٹا کھڑا کر دیا پھر نہایت ماہرانہ انداز میں اس کے جسم پر خنجر پھینکنے کا مظاہرہ کرتا رہا۔ چمک دار اور تیز دھار خنجر اس کے ہاتھ سے نکل کر فضا میں بجلی کی طرح کوندتے ہوئے لپکتے پھر نیزے پر معلق شخص کے جسم کے مختلف حصوں میں دستے تک اتر جاتے۔ کم و بیش دس خنجر اسی انداز میں پھینکے گئے پھر جو کچھ ہوا اس نے ہم تینوں کو ششدر کر دیا۔ بوڑھے جادوگر نے زمین سے ریت کی ایک چٹکی اٹھائی، اس پر کچھ پڑھ کر معمول کی جانب اچھالا تو کثیف دھوئیں کے بادلوں نے نمودار ہو کر معمول کو اپنی چادر میں لپیٹ لیا، اور جب وہ دھواں تحلیل ہوا تو معمول زمین پر کھڑا مسکرا رہا تھا اور اس کے جسم پر پھینکے گئے تمام خنجر غائب ہو چکے تھے۔

"سب بکواس اور لغو باتیں ہیں۔" جیکب حقارت سے بولا۔ "ان ہی حماقتوں نے ہمیں صراطِ مستقیم سے دور کر دیا ہے۔"

"آہستہ بولو میری جان۔" کیلاش نے جیکب کو خوف زدہ کرنے کی خاطر کہا۔ "مجھے رہ رہ کر اسی سفر نامہ کا خیال آ رہا ہے جس میں جنگلیوں کے کسی ایسے قبیلے کا ذکر موجود ہے جہاں پادریوں کے گوشت کو نہایت ذوق و شوق سے بھون کر کھایا جاتا ہے۔"

"تم اس بے ہودہ ذکر کو پہلے بھی متعدد بار دہرا چکے ہو۔"

"مجھے خطرہ ہے کہ آج کی رات کہیں تمہارے اوپر بھاری ثابت نہ ہو۔"

"میں موت سے کبھی خوف زدہ نہیں ہوا اس لیے کہ وہ برحق ہے البتہ تمہاری بکواس سن سن کر میرے کان ضرور پک گئے ہیں۔"

"ساوری سے محتاط رہنا۔" کیلاش دبی زبان میں بولا۔ "آج اس کی قاتل نظروں کے خطرناک زاویے تمہارے حق میں اچھے نظر نہیں آ رہے۔"

"ہماں۔ کیا تم اس پڑھے لکھے اور مہذب ڈاکٹر کی باتیں سن رہے ہو؟"

جیکب نے مجھے مخاطب کیا لیکن میری نظریں اس وقت مکالا کے چہرے پر مرکوز تھیں جو مصنوعی چہرے والوں کے درمیان بیٹھا تانے جیجا سمورا اور ساوری کو کئی بار معنی خیز نظروں سے دیکھ چکا تھا۔ اس کی نگاہوں میں شیطانی چمک کوندتی تھی شاید وہ روشن الاؤ کے قریب ہونے والے کھیل تماشوں سے زیادہ سمورا اور ساوری کی ذات میں دل چسپی لے رہا تھا۔ میرے ذہن میں معاً ایک خوف ناک خیال نے نہایت سرعت سے سر ابھارا۔ اگر اس وقت مکالا اور اس کے ساتھی اچانک سمورا اور ساوری پر بھوکے عقاب بن کر ٹوٹ پڑیں تو کیا ہو گا؟ مکالا جو قبیلے کا سب سے زیادہ عیار اور خطرناک شخص تھا کسی وقت بھی کوئی خطرناک چال چل سکتا تھا۔ ساوری نے مجھے اس کے سلسلے میں ہر وقت محتاط رہنے کی تاکید کی تھی۔

"تم کہاں گم ہو؟" جیکب نے میری نگاہ کے زاویے کو تاڑتے ہوئے طنز کیا۔ "کیا کیلاش کی صحبت نے تمہیں بھی مالی خولیا کے موذی مرض میں مبتلا کر دیا ہے؟"

میں جیکب کی بات سن کر چونکا۔

"تم۔ کیا تم مجھ سے کچھ پوچھ رہے تھے؟"

"نہیں۔ اس دن کو رو رہا تھا جس دن میں نے تم دونوں کے ہمراہ اس منحوس سفر پر روانہ ہونے کے لیے اپنی آمادگی کا اظہار کیا تھا۔"

"ربِ عظیم پر بھروسہ رکھو۔" کیلاش بولا۔ "ہو سکتا ہے کہ تمہاری قسمت کے ستارے اپنی رفتار تبدیل کر دیں۔"

اس بار جیکب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تیکھی نظروں سے کیلاش کو گھورا پھر اپنی توجہ دوسری طرف مبذول کر لی۔

اور دیوتا کے بت کے سامنے وحشی رسومات کا سلسلہ جاری تھا۔ ان ہنگاموں کی فہرست بے حد طویل ہے میں مختصر

صرف اتنا کہوں گا کہ وہاں جو کچھ ہو رہا تھا اس کا مہذب دنیا اور اس کی تہذیب کے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں تھا پھر وہ وقت بھی آگیا جب عورتوں کی قربانی کا سلسلہ شروع ہونے والا تھا۔

میرے علاوہ جیکب اور کیلاش کی آنکھیں بھی اس وقت حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جب ڈھول پیٹنے کی آوازوں نے یک لخت اپنا ردم تبدیل کیا اور اوڈ کے بت کے اطراف جو لوگ جمع تھے وہ سمٹ کے راستہ بنانے لگے پھر چار عورتیں تیز تیز قدم اٹھاتی بھڑکتے شعلوں کے قریب آگئیں ان کے چہرے خلاف توقع خوشی اور مسرت کے احساس سے دمک رہے تھے ان کی آنکھوں میں کوئی جذبہ تھا جو چمک رہا تھا۔ ان کے جسموں کو مقامی رسم و رواج کے مطابق مختلف رنگوں کی آمیزش سے خوب صورت ترین بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی تھی ان کے گلوں میں مہکتے پھولوں کے بڑے بڑے لاتعداد گجرے پڑے تھے جو بھڑکتے ہوئے شعلوں کی تڑپتی روشنی میں نمایاں نظر آرہے تھے ان کی عمریں کچھ زیادہ نہیں تھیں ان کے نقوش خاصے دل کش اور پرکشش تھے چند لمحوں بعد وہ موت سے ہمکنار ہونے والی تھیں مگر ان کے چہروں پہ ایک ذرا ملال نہیں تھا، اس کے برعکس وہ پیش کی جانے والی قربانی کے جذبے سے سرشار اور بدمست نظر آرہی تھیں۔

چاروں عورتوں نے سامنے آکر قبیلے کے لوگوں کو دیکھا پھر سمورا کی طرف متوجہ ہوکر نہایت عقیدت سے جھک گئیں اسی لمحے مناما نے ایک بار پھر اپنے ہاتھ فضا میں بلند کر کے مجمعے کو خاموش کیا اور بلند آواز میں بولا۔

"میں اوڈ وقینا کے قبیلے کے لوگوں کی جانب سے سردار سمورا سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ قربانی کی رسم ادا کرنے کی اجازت دے۔ وہ عظیم رسم جو ہمارے درمیان ہوش سنبھالنے سے اب تک چلی آرہی ہے اور جس کی بدولت مقدس اوڈ ہمیں تباہیوں اور بربادیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔"

ہجوم نے پُرزور تالیاں بجانا شروع کردیں سمورا نے سنکھ کو دوبارہ ہاتھ میں سنبھالا تو جیکب نے کسمساتے ہوئے کہا۔

"انجیلِ مقدس کی قسم میں اس وحشیانہ رسم کو نہیں دیکھ سکتا میں جا رہا ہوں۔"

"نہیں جیکب۔" میں نے تیزی سے اسے سمجھایا۔ "اس وقت یہاں سے اٹھ کر جانے کی حماقت نہ کرنا۔"

"کیوں۔ کیا تم اس انسانیت سوز قربانی کے بدترین مناظر سے بھی دل چسپی لے سکو گے؟"

"جذباتی مت بنو۔ بات کو سمجھنے کی کوشش کرو، قربانی کی یہ رسم اوڈ وقینا قبیلے میں سب سے زیادہ اہم اور قابلِ احترام سمجھی جاتی ہے مناما نے مجھے بھی بتایا ہے۔"

"لیکن میں مہذب دنیا کا ایک مذہبی شخص ہوں۔" جیکب نے تلملا کر بولا۔ "ان جنگلی لوگوں اور ان کے وحشیانہ رسم و رواج سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔"

"تم اپنی جگہ درست ہو لیکن ہمیں محتاط رہنا چاہیے۔" میں نے دبی زبان میں سنجیدگی سے کہا۔ "وہ ہمارے اچانک اٹھ کر جانے سے بھڑک بھی سکتے ہیں اور ایسی صورت میں ہمارا انجام کیا ہوگا۔ تم اندازہ لگا سکتے ہو۔"

"موت برحق ہے اور....."

"جان بوجھ کر موت کے اندھے کنوئیں میں چھلانگ لگانا کسی مذہب میں بھی جائز نہیں۔" کیلاش بولا۔ "ہم حالات سے مجبور ہو کر وقت کی اس بھنور میں پھنس گئے ہیں اب دانش مندی کا تقاضہ یہی ہے کہ ہم زندگی بچانے کی کوشش کریں اور کسی ایسے وقت اور موقعے کی تلاش میں رہیں جو ہمیں اس اذیت ناک ماحول سے نجات دلا سکے۔"

کیلاش کی بات مکمل ہوتے ہی سنکھ کی تیز آواز ہوا کے دوش پر دور دور تک پھیل گئی، چاروں عورتوں نے اپنے سر بلند کر کے اوڈ کے بت کو عقیدت بھری نگاہوں سے دیکھا پھر وہ بھڑکتے شعلوں کی جانب بڑھیں تو جیکب نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کرلیں، ڈھول کی آواز ایک دم تیز ہوگئی پھر اس وقت میرے جسم کے تمام رونگٹے الف ہوگئے جب پہلی عورت نے نہایت دلیری سے اپنے مہکتے وجود کو آگ کے سمندر میں غرق کیا۔ اگر میں نے اپنے ہونٹ تیزی سے دانتوں تلے نہ بھینچ لیے ہوتے تو اس چیخ کو نہ دبا سکتا جو میرے حلق تک آچکی تھی۔

پہلی کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری عورت نے بڑی عقیدت سے خود کو بھڑکتے شعلوں میں جھونک دیا۔ تیسری کے بعد چوتھی عورت قربانی پیش کرنے کی خاطر آگے بڑھی تو زاریا یک لخت اٹھ کھڑی ہوئی اور بلند آواز میں سمورا سے مخاطب ہوئی۔

"سردار۔ میں مقدس اوڈ کے نام پر تم سے ایک بار پھر درخواست کرتی ہوں کہ مجھے بھی قربانی کی اجازت دی جائے۔"

"زاریا۔" سمورا کے بجائے مناما تیزی سے بولا۔ "تم ہماری مقدس رسم کی ادائیگی کے درمیان خلل ڈال کر خود کو بدترین سزاؤں کا مستحق ثابت کر رہی ہو۔"

"بیٹھ جاؤ۔ دیوانی عورت۔" سمورا نے حقارت سے۔۔

"نہیں۔ آج تم زاریا کی آواز کو نہیں دبا سکو گے۔" وہ بپھرے ہوئے لہجے میں بولی۔ "اگر تم نے مجھے قربانی کی اجازت نہ دی تو میری زبان کے قفل ٹوٹ جائیں گے۔ ہاں سمورا، مجھے قہر آلود

نفروں سے گھور کر خوف زدہ کرنے کی کوشش مت کرو، زاریا موت سے نہیں ڈرتی۔ موت کا تصور میرے لیے ایک مل چپ کھیل سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا اور اس کھیل کا آغاز تم نے اور تمہارے زر خرید کتوں۔ اوں۔ اوں۔ آہ۔"

زاریا کی آواز اس کے حلق میں گھٹ کر کراہ کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ مکالا کسی خوں خوار چیتے ہی کی طرح ایک جست میں اچھل کر زاریا کے سامنے آیا تھا اور پلک جھپکنے میں اس کا نیزا زاریا کے جسم کے آر پار ہو گیا، دوسرے لمحے مکالا نے اپنی قوت اور پھرتی کا مظاہرہ کیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے نیزا بلند کیا تو زاریا کا لہولہان وجود بھی اس کے سر سے بلند ہو گیا۔ اس کے جسم سے تازہ گاڑھے خون کا فوارہ چھوٹ رہا تھا اور قبیلے کے جنگلی لوگ مکالا کی اس درندگی پر حلق پھاڑ پھاڑ کر دادِ تحسین پیش کر رہے تھے۔

میں نے تیزی سے نظریں گھما کر سمورا کی جانب دیکھا اس کے چہرے پر اچانک ابھرنے والی بوکھلاہٹ رفتہ رفتہ زائل ہو رہی تھی لیکن اس کی نگاہیں بدستور فضا میں معلق اور نیزے پر دم توڑتی زاریا کے کرب ناک چہرے پر مرکوز تھیں جنگلیوں کا شور و غل جاری تھا، زاریا کا جسم موت اور زندگی کے درمیان آخری کشمکش سے دوچار تھا پھر اس کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو کر جھول گئے میں نے ایک نظر ساوری پر ڈالی اس کا چہرہ کسی اندرونی جذبے کی عکاسی سے یکسر عاری تھا البتہ مکالا کے لیے اس کی نگاہوں میں شدید نفرت اور حقارت کا ملا جلا تاثر صاف عیاں تھا۔

زاریا کا جسم سرد پڑ جانے کے بعد مکالا نے وحشیانہ انداز میں اپنی فتح کا نعرہ بلند کیا اور نیزے کو اسی انداز میں اوپر اٹھائے اورو کے بت کی جانب قدم اٹھانے لگا، مصنوعی چہرے والے اس کے ہمراہ تھے، ہجوم بدستور مکالا کو دادِ تحسین پیش کرنے کی خاطر فلک شگاف نعرے لگا رہا تھا، چوتھی عورت کی قربانی پوری ہو گئی تو ڈھول پیٹنے والے افراد کے ہاتھوں میں شدت کی تیزی آ گئی، ڈم، ڈم، ڈم، ڈما ڈم ڈم کی تیز آواز کانوں کے پردے پھاڑے دے رہی تھی۔

سب ہی کی نظریں مکالا کے چہرے پر مرکوز تھیں جو سینہ تانے نیزے پر زاریا کے مردہ جسم کو ایک ہاتھ سے فضا میں بلند کیے عجیب شان سے آگے بڑھ رہا تھا، دیوتا اورو کے طویل القامت بت کے سامنے پہنچ کر وہ ایک لمحہ کو رکا، گھٹنوں کو ذرا سا خم دے کر اس نے لکڑی کے اس مجسمے کو اپنی عقیدت کا نذرانہ پیش کیا پھر ایک نعرہ لگا کر زاریا کی اکڑی ہوئی لاش کو دیوتا کے قدموں میں ڈال دیا۔

میرے ذہن میں زاریا کے آخری الفاظ گونج رہے تھے، وہ یقیناً جذباتی ہو گئی تھی ورنہ یوں دشمنوں کے نرغے میں اپنی زبان کھولنے کی کوشش کبھی نہ کرتی۔ جس روز اس نے جہاز پر آکر مقدس قربانی کے خاطر مناما کے ذریعے سمورا کی خدمت میں اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا اس روز میں یہی سمجھی تھی کہ وہ سمورا کو محض جزیرے میں اپنی اہمیت کا احساس دلانے آئی ہے، اس روز مجھے اس بات کا مطلق شبہ نہیں ہو سکا تھا کہ بوگا کے ساتھ کی جانے والی خطرناک سازش کے راز سے واقف ہوگی لیکن موت سے پہلے اس نے جس انداز میں زبان کھولی اور سمورا کو للکارا اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بوگا کے ساتھ پیش آنے والے حالات سے خاصی واقفیت رکھتی تھی۔

زاریا اگر ذرا عقل مندی سے کام لیتی تو سمورا اس کے سامنے سرنگوں ہونے پر مجبور ہو جاتا، ساوری نے مجھے یہی باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ بوگا کو قتل نہیں کیا جا سکتا ورنہ دیوتا اورو کی یہ ناراضگی جزیرے پر قہر بن کر ٹوٹ پڑے گی، یہ بات زاریا کے علم میں بھی ضرور رہی ہوگی اور شاید اسی اذیت ناک احساس نے اسے محرومیوں کی انتہا تک لا کر تحمل و شعور سے بے نیاز کر دیا تھا، اس نے غلط موقعے پر سمورا اور مکالا کو بے نقاب کرنے کی حماقت کر ڈالی، جیتے جی وہ اپنے محبوب سے دوری نہیں برداشت کر سکتی تھی اس لیے مر کر امر ہو گئی لیکن میری نظروں میں اس کا خون رائیگاں گیا تھا۔ اگر وہ زندہ رہتی تو ہمارے لیے بے حد کارآمد ثابت ہو سکتی تھی، ہم اسے اپنی آزادی کے لیے بطورِ حربہ استعمال کر سکتے تھے مگر اس کی ایک ذرا سی حماقت نے پوری بساط کو الٹ کر رکھ دیا، ہماری تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔

میں اپنے آپ میں گم تھا کہ میرے کانوں میں مناما کی آواز گونجی میں نے حقارت سے نظریں اٹھائیں مناما مکالا کے قریب کھڑا اپنے وحشی ساتھیوں سے مخاطب تھا۔

"اورو فینا کے بہادرو۔ تم اس بات کے گواہ ہو کہ زاریا نے ہمارے سردار کے جشنِ صحت کے رنگ میں بھنگ ڈالنے کی جسارت کی اور اپنی گندی زبان سے مقدس سمورا کی شان میں گستاخی کرنے کی کوشش کی جسے مکالا کی خودداری اور وفاداری برداشت نہ کر سکی۔ سردار کو زاریا کی موت اور اس کے عبرت ناک انجام پر دکھ ہے اس لیے کہ وہ بوگا کی منظورِ نظر تھی لیکن اورو دیوتا نے ہمارے لیے جو فیصلے آسمان پر لکھ دیے ہیں، وہ اٹل ہیں، دیوتا کے اشارے کے بغیر ریت کا ایک ذرہ بھی اپنی جگہ سے جنبش نہیں کر سکتا۔ اگر سردار سے اپنی وفاداری کا فرض ادا کرنے میں مکالا نے دیر لگائی ہوتی تو اس فرض کی ادائیگی کوئی اور وفادار بھی کر سکتا تھا لیکن۔ مکالا کی پھرتی اور بہادری نے آج ثابت کر دیا کہ اورو فینا کے جیالے کسی قیمت پر اپنی قدیم روایات اور رسم و رواج کو نہیں توڑ سکتے اور سردار کی خاطر ہر وقت اپنی جان کی بازی لگانے کو تیار ہیں۔"

مناما ایک لمحے کو خاموش ہوا تو بے قابو وحشی درندوں نے

مکالا کی شان میں چیخ چیخ کر قصیدے پڑھنا شروع کر دیے اور مسرت کے اظہار کے طور پر بے ہودہ اچھل کود شروع کر دی۔ منامانے دوبارہ اپنا ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے کہا۔

"اپنی قدیم رسم کے مطابق ہم باغی زاریا کے جسم کو بھی لاتعداد ٹکڑوں میں ادھیڑ ڈالیں گے لیکن سمورا کے حکم کے موجب زاریا کے چہرے کو اس کے جسم سے کاٹ کر علیحدہ کر لیا جائے گا۔ اسے دیوتا کے قدموں میں محفوظ رکھ دیا جائے گا تاکہ پھر ہم میں سے کوئی سردار کی شان میں گستاخی یا باغیانہ لہجہ اختیار کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ سمورا نے زاریا کے منحوس جسم سے اس کا سر الگ کرنے کا فرض بھی بہادر مکالا کو سونپا ہے۔"

مجمع ایک بار پھر بے قابو ہو کر چلانے لگا۔ مکالا نے ایڑیوں پر گھوم کر اپنے ساتھیوں کو مسکراتی نظروں سے دیکھا پھر اچانک ہی وہ کمر سے خنجر نکال کر نہایت پھرتی سے زاریا کی لاش پر جھکا اور پل بھر میں اپنا کام کر گیا۔ میرے علاوہ کیلاش کی آنکھیں بھی حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ مکالا کا پھرتیلا جسم کسی آدم خور چیتے ہی کی مانند زاریا کی لاش پر ٹوٹا تھا پھر پلک جھپکنے میں جب وہ دوبارہ سیدھا ہوا تو اس کے سیدھے ہاتھ میں خون آلود خنجر تھا اور الٹے ہاتھ میں زاریا کے خون آلود بالوں کی ایک لٹ تھی جس کے دوسرے سرے پر اس کا خون میں لت پت چہرا جھول رہا تھا اور چہرے کی آنکھوں کے حلقوں سے ابلے ہوئے ڈھیلے بے حد خوف ناک اور بھیانک منظر پیش کر رہے تھے۔

"کیا تم یہاں مزید رکنا پسند کرو گے؟" جیکب نے بجھی ہوئی مدھم آواز میں مجھ سے سوال کیا۔ غالباً زاریا کی عبرت ناک موت نے اس کے اعصاب کو جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔

"ہم یہاں اپنی خوشی سے نہیں مجبوری کے تحت بیٹھے ہیں۔"

"بھگوان گواہ ہے کہ میں نے سرجری کے دوران سیکڑوں خطرناک اور پیچیدہ آپریشن کیے ہیں لیکن آج میرا دل ایک مختلف انداز میں دھڑک رہا ہے۔" کیلاش نے کہا۔

"اتنا اذیت ناک کھیل میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔"

"کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ ہم بھی اس وقت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں؟"

"کیا مطلب؟" میں نے اور کیلاش نے بیک وقت جیکب کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔

"زاریا کے معصوم چہرے کو غور سے دیکھو موت کی پرسکون نیند سو جانے کے بعد دنیا کے ناپائیدار ہنگاموں سے کس قدر بے نیاز اور پرسکون نظر آ رہا ہے۔"

"ہمت سے کام لو جیکب۔" کیلاش نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ "ہمیں اتنی جلدی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔"

جیکب نے باری باری ہمارے چہروں کی جانب دیکھا پھر ایک پھیکی بے جان مسکراہٹ اس کے غمگین چہرے پر تڑپ کر نڈھال ہو گئی۔ دوسری جانب اورو کے بے ہنگم بت کے سلینے قبیلے کے تمام افراد مکالا کو اپنے گھیرے میں لیے شیطانی انداز میں رقص کر رہے تھے۔ میں نے کنکھیوں سے سمورا کی سمت دیکھا۔ زاریا کی حسرت ناک موت کے بعد وہ بے حد مطمئن نظر آ رہا تھا۔

نصف رات تک جشن کے بے ہودہ اور بے سر و پا ہنگامے جاری رہے۔ مکالا نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی قوت کے دو ایک مظاہرے اور بھی کیے جو انسانیت سوز تھے اور وفینا کے بوڑھے جادوگر نے جس کا نام سوکارو تھا کچھ ایسے کمالات دکھائے جو ناقابلِ یقین تھے۔ سمورا نے مجھے بعد میں بتایا کہ سوکارو سحر اور سیاہ علم کے معاملے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ کوئی اور موقع یا وقت ہوتا تو میں بوڑھے ساحر کو دل کھول کر داد دیتا لیکن زاریا کی عبرت ناک موت کا ہول ناک تاثر ہمارے ذہنوں پر مسلط تھا اس لیے ہم جبراً و قہراً اس خیال سے جشن میں شریک رہے کہ کہیں وہاں سے ہماری غیر حاضری ہمارے دشمنوں کو اور زیادہ نہ بھڑکا دے۔

حالات کے پیشِ نظر ہم سمورا کے ساتھ ساتھ مجبوراً ہنستے مسکراتے رہے۔ کیلاش نے بھی وقت کی نزاکت کو بھانپ لیا تھا لیکن جیکب بدستور گم صم ہی رہا۔ جشن سے فراغت پا کر ہم جانے کے لیے اٹھے تو سمورا نے باری باری ہم سے ہاتھ ملائے پھر کیلاش سے بولا۔

"سمندروں کے عظیم دیوتا۔ آج کا یہ حسین جشن میں تمہارے نام کرتا ہوں۔ تم نہ آئے ہوتے تو دیوتاؤں کا عتاب رسوائی کی صورت میں میرے وجود سے لپٹا رہتا اور یہ جشن جو ایک طویل مدت کے بعد اوروفینا کے ساحل پر منعقد ہوا شاید کبھی نہ ہوتا۔"

"سمورا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ دنیا کا کوئی عمل آسمان کی جنبش کے بغیر ظہور پذیر ہو سکتا ہے؟" کیلاش نے اپنے بھرم کو برقرار رکھنے کی خاطر ٹھوس اور سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ "میں تمہیں جشنِ صحت کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔"

"اور میں بھی۔" میں نے بھی مجبوراً کیلاش کی پیروی کی۔

"میں تم دونوں کا شکر گزار ہوں۔" سمورا نے بڑی گرم جوشی سے جواب دیا پھر جیکب کو دیکھتا ہوا بولا۔ "بھوبھو کو شاید میرے جشنِ صحت پر زیادہ خوشی نہیں محسوس ہوئی۔"

"تمہارا اندازہ درست نہیں۔" کیلاش نے تیزی سے کہا۔

"دراصل بھوبھو کے لیے یہ پہلا اتفاق ہے جب وہ اس قسم کے کسی ہنگامے میں شریک ہوا ہے۔ مکالا کی بے پناہ قوت اور سوکارو

کے حیرت انگیز کمالات نے جونیو کو بھونچکا کر دیا۔"

"بالکل۔ بالکل۔" جیکب جبراً اپنے چہرے پر مسکراہٹ پیدا کرتے ہوئے بولا۔ "میں بھی سردار کو ایک نئی زندگی کی ابتدا پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔"

"شکریہ۔"

"مکالا کی خنزیر الفطرتی بھی اپنی جگہ لاجواب تھی۔" جیکب نے دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے کہا۔

"کون سی فطرتی؟" سمورا نے وضاحت چاہی۔ جیکب نے ایسا گاڑھا لفظ استعمال کیا تھا جو سادوری کے پلے بھی نہیں پڑ سکا۔

"میری مراد مکالا کے فن کے مظاہرے سے تھی۔" جیکب نے خود ہی وضاحت کی اور خود ہی مسکرا بھی دیا۔

"مجھے مکالا کی قوت پر فخر ہے۔ وہ میرا جانشین ہے۔ سمورا کے بعد ایک دن اسے ہی اوڈوفینا کی گدی سنبھالنا پڑے گی۔"

ہماری گفتگو کے دوران مناما سوکارڈ اور مکالا بھی قریب آگئے۔ مکالا کی نگاہوں میں ہمارے لیے بدستور نفرت اور حقارت نظر آرہی تھی البتہ سوکارڈ ہمیں معنی خیز نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ہم نے وہاں مزید رکنا مناسب نہیں سمجھا اور سمورا سے اجازت طلب کر کے اپنے نصف جہاز پر آگئے۔ تامی ہمہ وقت ہمارے ساتھ ساتھ تھا۔

"کیا ہمارے لیے یہ مناسب ہوگا کہ اس محفوظ جہاز کو خیرباد کہہ کر ان وحشیوں اور جنگلیوں کے درمیان جا کر رہیں۔" جیکب نے جھلاتے ہوئے سوال کیا۔

"کیا مطلب؟" کیلاش نے پوچھا۔

"تم شاید ابھی تک جشنِ صحت کے خونچکاں اور منحوس کھیل تماشوں میں گم ہو۔ شاید تمہیں یاد نہیں رہا کہ بدبخت سمورا نے ہماری عارضی رہائش کے لیے بندوبست کر دیا ہے اور اس کی فرمائش پر اب ہمیں درندوں کے درمیان زندگی گزارنا ہوگی۔"

"مجھے یاد ہے۔" کیلاش بولا۔ "قبیلے کے لوگوں سے قریب رہ کر ہم ان کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔"

"کس خوش فہمی کا شکار ہو رہے ہو مسٹر جین کیلاش، کیا مکالا کی کمینگی اور سوکارڈ کی ساحرانہ نگاہیں ہمیں اتنا موقع فراہم کریں گی کہ ہم نجات کا راستہ تلاش کر سکیں؟"

"تم غلط نہیں سوچ رہے لیکن ہمارے لیے اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں۔" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "بحری عقاب بھی ہمارے لیے اسی وقت تک محفوظ ہے جب تک دیوتاؤں والے ناٹک کا بھرم قائم ہے۔ اس کے بعد جو قدرت کو منظور ہو۔"

"ہمارا انجام زارہا سے زیادہ بھیانک اور اذیت ناک بھی ہو سکتا ہے۔"

"جیکب۔" کیلاش الجھتے ہوئے بولا۔ "کیا تم ہمیں خوف زدہ کرنا چاہتے ہو؟"

"انسان اپنے مسلک سے بھٹک جائے تو پھر گمراہیاں اس کا مقدر بن جاتی ہیں۔" جیکب نے اس بار پادریوں جیسے انداز میں جواب دیا۔ "ایک جھوٹ کو چھپانے کی خاطر ہی نوع انسان کو دوسرا اور پھر تیسرا جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ مقدس کتابوں میں لکھا ہے کہ الوالہوسی انسان کی شخصیت کو زنگ آلود کر دیتی ہے اور عقل پر ایسے پردے ڈال دیتی ہے کہ ہم ہوش میں آنے سے لاچار اور بے بس ہو جاتے ہیں۔"

"تم۔ کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"ہمیں اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کر لینا چاہیے میرے دوست۔ راست گوئی ہماری ہلاکت کا سبب بن سکتی ہے مگر یہ بھی یاد رکھو کہ کاغذ کی ناؤ بہت جلد موجوں کے تھپیڑوں سے ڈانواں ڈول ہو کر ڈوبنے لگتی ہے۔" جیکب سپاٹ آواز میں بولا۔ "مرتے وقت دل پر کوئی بوجھ رہے تو روح کو چین نصیب نہیں ہوتا۔ جیت ہمیشہ اسی کی ہوتی ہے جو سولی پر بھی راست گوئی سے دریغ نہیں کرتا۔"

"کیا تم اس وقت اپنی بکواس بند نہیں کر سکتے؟" کیلاش جھلا گیا۔ اس کا لہجہ درشت تھا۔

"اگر تم کو میری بات ناگوار گزری ہے تو میں معذرت خواہ ہوں مگر ایک دن.....!"

"ہم اس گتھی کو کسی اور وقت بھی سلجھا سکتے ہیں۔" میں نے جلدی سے جیکب کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "جلد بازی میں کیے ہوئے فیصلے کبھی کبھی نامناسب ہوتے ہیں۔"

"تم شاید پہلی بار ایک غلطی کا اعتراف کر رہے ہو۔" جیکب نے زہر خند سے جواب دیا پھر سر جھکا کر خاموشی سے اپنے کیبن میں چلا گیا۔ میں ایک لمحے جیکب کے گہرے طنز پر تلملا اٹھا۔ اس کے جملے کی کاٹ بڑی شدید تھی۔ پہلی بار اس نے مجھے اس بات کا احساس دلانے کی کوشش کی تھی کہ میں نے درخشاں کی آخری خواہش پر بلامقصد سفر کا آغاز کر کے دانش مندی کا ثبوت نہیں دیا۔

درخشاں کا تصور ذہن میں ابھرا تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ آخری بار وہ میرے خوابوں کے دریچے سے نمودار ہوئی تو اس نے مجھے یقین دلایا تھا کہ میں اپنی منزل پا چکا ہوں اور ہمارے درمیان عارضی جدائی کے دن بہت جلد ختم ہونے والے ہیں۔ وہ مجھ سے بہت قریب تھی لیکن وقت کی خلیج ہمارے درمیان حائل تھی جسے عبور کرتے ہی میں اپنی زندگی۔ اپنی روح

کو دوبارہ حاصل کر لوں گا۔ درخشاں نے مجھے یقین دلایا تھا کہ اس کے خوابوں کی تعبیر بے حد روشن ہوگی۔ بڑی تاب ناک ہوگی لیکن

جیکب کے منہ سے نکلی ہوئی ایک بات میرے جھلکتے ہوئے خوابوں میں زہر گھول گئی۔ میں خاموش کھڑا پیچ و تاب کھاتا رہا لیکن شاید جیکب نے غلط نہیں کہا تھا۔ اس نے بجا طور پر مجھے میری دیوانگی کا احساس دلانے کی کوشش کی تھی۔ اس نے مجھ سے کوئی شکایت نہیں کی تھی۔ میری درخواست پر کیلاش کی طرح وہ بھی میرا ہم سفر بننے پر خوشی خوشی آمادہ ہوگیا تھا۔ دوستی کے نام پہ اس نے اپنی زندگی بھی میری خاطر داؤ پہ لگا دی تھی۔ اگر وہ چاہتا تو اپنی مذہبی مصروفیات کی آڑ لے کر نہایت خوب صورتی سے میرا شریکِ سفر بننے سے انکار کر سکتا تھا۔ روکھے لہجے میں ٹکا سا جواب بھی دے سکتا تھا مگر میری دوستی اس کے لیے زیادہ مقدم تھی اس لیے وہ میرے ہمراہ تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو جمال؟"

"آں۔ کچھ نہیں۔" میں نے چونک کر کیلاش کی سمت دیکھا پھر ایک سرد آہ بھر کر بولا۔ "جیکب شاید ٹھیک کہہ رہا ہے کہ میں۔"

"زاریا والے حادثے نے اس کی عقل خبط کر دی ہے۔" کیلاش نے تیزی سے کہا۔ "اس وقت جیکب کے ذہن پر صرف پادریت مسلط ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ صبح تک وہ نارمل ہو جائے گا۔ تمہیں اس کے خلوص پر شبہ نہیں کرنا چاہیے۔"

"میں شبہ نہیں کر رہا کیلاش لیکن۔"

"اوہ۔ کم آن۔ فارگٹ اٹ" (OH-COME ON FORGET IT) کیلاش نے بڑی بے تکلفی اور بے پروائی سے میری پشت پر ایک دھپ رسید کرتے ہوئے کہا۔ "اس وقت ہم سب کو پرسکون اور طویل نیند کی ضرورت ہے۔ باقی باتیں صبح ہوں گی۔ او۔کے۔۔۔۔ بائی۔"

کیلاش کے جانے کے بعد میں اپنے کیبن میں آگیا۔ شاہی نے حسبِ دستور اپنے مخصوص گوشے میں جا کر پروں پر سر رکھ کر اونگھنا شروع کر دیا۔ میں نے دروازہ بولٹ کیا۔ تھکے تھکے انداز میں لباس تبدیل کیا پھر اپنے بستر پر آگیا۔ وہ رات بھی میرے لیے خاصی بے سکون اور پریشان کن ثابت ہوئی۔ میرے ذہن میں متعدد باتیں اور خیالات ابھر ابھر کر گڈمڈ ہو رہے تھے۔ بڑی دیر تک نیند کی خاطر میں بستر پر کروٹیں بدلتا رہا پھر کب بے ہوشی نے دبے قدموں شب خون مار کر میرے اعصاب کو اپنے قبضے میں کیا، مجھے کچھ یاد نہیں البتہ اتنا ضرور یاد ہے کہ زاریا کا ہول ناک انجام رہ رہ کر مجھے پریشان کر رہا تھا اور پھر۔

میں نے دیکھا کہ بدنصیب زاریا کی کٹی ہوئی گردن میری نگاہوں کے سامنے فضا میں معلق تھی۔ اس کا چہرہ خون میں لتھڑا ہوا تھا۔ بال جھاڑ جھنکار کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں دم توڑتی حسرتیں تڑپ رہی تھیں۔ خون کے قطرے ابھی تک اس کی گردن سے بوند بوند ٹپک رہے تھے۔ میں اس کے بھیانک اور خوف ناک چہرے کو خود سے اتنا قریب دیکھ کر کپکپا اٹھا۔ میں نے خوف زدہ ہو کر بھاگنے کی کوشش کی لیکن اپنی جگہ سے ایک ذرا جنبش نہ کر سکا جیسے کسی نادیدہ قوت نے میرے پاؤں جکڑ رکھے ہوں۔

زاریا کی خون آلود آنکھوں کے ڈھیلے اپنے حلقوں میں تیز تیز گردش کرتے رہے پھر اس کے ہونٹوں پر جمی خون کی پپڑیاں ٹوٹ کر بکھرنے لگیں۔ میں پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دم بخود دیکھتا رہا۔ اس کے لب آہستہ آہستہ کھل رہے تھے پھر اس کی آواز مجھے بہت دور سے آتی محسوس ہوئی۔ وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہ رہی تھی لیکن الفاظ اس کے حلق میں گھٹ گھٹ کر دم توڑتے رہے کچھ دیر تک یہی سلسلہ جاری رہا پھر اس کا لب و لہجہ اچانک صاف ہو گیا۔ اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟"

"میں نے تھوک نگلتے ہوئے سہمی ہوئی آواز میں جواب دیا۔ "تم زاریا ہو۔ اور وفینا کے سابقہ سردار بوگا کی منظورِ نظر اور شریکِ حیات۔"

"بوگا میرا محبوب تھا۔ وفینا کے لوگ بھی اسے بہت چاہتے تھے۔ اس کی پلکوں کی جنبش پہ جان نچھاور کرنے کو تیار رہتے تھے لیکن اس کی سادگی اسے لے ڈوبی۔ وہ اپنے ہی دستوں کی سازش کا شکار ہو گیا۔ سمورا نے مکالا کے ساتھ مل کر میرے محبوب کو راستے سے ہٹا دیا۔"

"اور پھر تمہیں بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔"

"ہاں۔" زاریا نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔ "اگر وہ مجھے نہ مارتے تو وفینا کے سابقہ سردار بوگا کے لوگ سمورا اور مکالا کی تکہ بوٹی کر ڈالتے۔"

"سادری نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارا محبوب مرا نہیں۔ ابھی تک زندہ ہے۔"

"ہاں۔ بوگا، میرا محبوب بے حد دلیر، نڈر اور مضبوط اعصاب کا مالک ہے۔ موت اسے اتنی آسانی سے نہیں پچھاڑ سکتی۔"

"کیا تم جانتی ہو کہ وہ کہاں ہے؟" میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے تیزی سے دریافت کیا۔

"پہلے مجھے نہیں معلوم تھا کہ اسے کہاں رکھا گیا ہے لیکن اب میں نے اسے تلاش کر لیا ہے۔" زاریا نے اچانک ایک بے ساختہ قہقہہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔ "اب سمورا یا مکالا کی مکاریاں بیکار ثابت

نہیں روک سکتیں اس لیے کہ روح آزاد ہوتی ہے اب میں اپنے دشمنوں سے بڑا بھیانک انتقام لوں گی۔ دونوں کو تڑپا تڑپا کر ماروں گی اور تم۔تم۔"

"م م۔میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟" میں اس کی آنکھوں میں انتقام کے بھڑکتے شعلوں کو دیکھ کر لرز اٹھا۔

"تم کو میرا ساتھ دینا ہوگا۔" اس کی سرد آواز میرے کانوں میں گونجی۔ "تمہیں بوگا کا ساتھ دینا ہوگا۔ قبیلے کے لوگوں کو بتانا ہوگا کہ وہ جسے اپنا سردار سمجھ رہے ہیں وہ مکار ہے۔ اس نے بوگا سے دغا کی ہے اور اس سازش میں مکالا بھی اس کا برابر کا شریک ہے۔"

"میں۔میں تمہارا ساتھ دوں گا۔ مجھے بتاؤ کہ بوگا کو کہاں قید کیا گیا ہے؟"

"وہ اسی جزیرے پر موجود ہے۔ سمورا نے اسے خبیث سوکارد کے ذریعے اپنی سازش کے جال میں پھنسایا تھا۔ سوکارد میرے محبوب کو......!"

لیکن زاریا اپنا جملہ مکمل نہ کر سکی۔ فضا میں اس کی کٹتی ہوئی گردن کے اطراف سیاہ دھوئیں کے بادل اچانک نمودار ہوئے اور پل بھر میں اسے میری نظروں سے اوجھل کر دیا۔ پھر دھوئیں کے درمیان بجلی سی کڑکی اور دہکتے ہوئے انگارے فضا میں تیرنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی زاریا کی آتنی کرب ناک اور تیز چیخ میرے کانوں میں گونجی کہ میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

میرا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔ میں نے کیبن میں چاروں طرف تیزی سے نظریں گھما کر دیکھا۔ وہاں میرے اور ٹامی کے سوا کوئی نہیں تھا۔ البتہ ٹامی کے حلق سے گھٹی گھٹی کراہ کی مدھم آوازیں خارج ہو رہی تھیں۔ یوں جیسے کوئی ماورائی قوت اس کا گلا دبا رہی ہو۔ میں تیزی سے بستر سے نیچے اترا۔ ٹامی کے قریب جا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ یک لخت اچھل کر بیدار ہو گیا۔ اس کے حلق سے ابھرنے والی کراہ کی آواز بند ہو گئی لیکن اس کی آنکھیں دیکھ کر مجھے جھرجھری آ گئی۔

ٹامی کی آنکھ کے ڈھیلے بھی دہکتے انگاروں کی طرح سرخ اور حلقوں سے باہر ابلتے محسوس ہو رہے تھے۔ میرے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔ خوف کے کسی انجانے احساس کے تحت میں تیزی سے اٹھا اور ٹامی سے دور ہو گیا۔

❖

سمورا کے جشنِ صحت کے تیسرے روز ہمیں اس کے بے حد اصرار پر اس رہائش گاہ کی جانب کوچ کرنا پڑا جو کیلاش کے کہنے کے مطابق ہمارے عارضی قیام کے لیے بنائی گئی تھی۔ میں بحری عقاب کو چھوڑنا مناسب نہیں سمجھتا تھا لیکن کیلاش نے کہا کہ اب اگر ہم نے کسی کمزوری یا خوف کا مظاہرہ کیا تو یہ بات ہماری شان کے خلاف ہوگی۔ ہمیں دیوتاؤں والی بات کا بھرم برقرار رکھنا تھا اس لیے ہم نے جہاز کے کیبنوں کو تالا لگایا اور نئی رہائش گاہ کی سمت روانہ ہوئے۔ سمورا کے ساتھی آگے آگے تھے۔ منا ما اور کچھ پجاری بھی تھے جو ہمارے ساتھ ساتھ تھے۔ قبیلے کے لوگوں نے ہمارا مختصر سا سامان اپنے سروں پر اٹھا رکھا تھا۔ کیلاش اور سمورا آگے تھے۔ ان کے پیچھے میں منا ما کے ہمراہ تھا، جبکہ میں نے ٹامی کی زنجیر تھام رکھی تھی۔

مجھے مکالا کی کمی کا بار بار خیال آ رہا تھا۔ سمورا اور اس کے ساتھی بالکل دیوتاؤں جیسے انداز میں ہمارے آگے پیچھے چل رہے تھے۔ غالباً سمورا نے اپنے مخصوص پجاریوں اور منا ما کو بھی زہر آلود کھانے کا واقعہ سنا دیا تھا جس کے باعث وہ خاصے معتقد نظر آ رہے تھے لیکن مکالا کی غیر موجودگی نہ جانے کیوں مجھے اس بات کا احساس دلا رہی تھی کہ اس نے ہماری دیوتاؤں والی حیثیت کو ابھی تک قبول نہیں کیا ہے۔ میں نے باتوں باتوں میں منا ما سے پوچھا۔

"کیا مکالا کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ ہم اپنی نئی رہائش گاہ میں منتقل ہو رہے ہیں؟"

"میرا خیال ہے کہ سردار نے اسے بتا دیا تھا۔" منا ما نے میرے اچانک استفسار پر چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"ہمیں تعجب ہے کہ سردار سمورا ہماری پذیرائی کے لیے بنفسِ نفیس موجود ہے لیکن مکالا نے اس کی ضرورت نہیں محسوس کی۔"

"ممکن ہے سردار نے اسے کوئی اور کام سونپ دیا ہو۔" منا ما نے نہایت خوب صورتی سے بات بنائی لیکن اس کے جواب میں نے محسوس کر لیا کہ میرا شبہ غلط نہیں ہے چنانچہ میں نے منا ما کو نظر بھر کر دیکھا پھر معنی خیز انداز میں مسکرانے لگا۔

تقریباً ایک گھنٹے تک ہمارا سفر جاری رہا۔ اس دوران ہم مختصر بستیوں کے درمیان سے بھی گزرے جہاں بسنے والوں نے ہمیں دیکھ کر بڑی عقیدت سے گردنیں جھکا لیں۔ کچھ زمین پر سجدہ بھی کرنے لگے۔ میں اپنے قرب و جوار کا جائزہ لیتا رہا۔ جزیرے پر بسنے والوں نے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر جتھے کی صورت میں اپنی بستیاں بسا رکھی تھیں اس لیے ان کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔ میں نے سوچا کہ منا ما سے اس کا سبب دریافت کروں کہ قبیلے کے لوگ اجتماعی طرزِ زندگی سے کیوں بے بہرہ ہیں پھر میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

ہمارا جلوس ایک بلند مقام پر جا کر رک گیا جو بے حد پُرفضا اور خوب صورت نظر آ رہا تھا۔ اطراف میں ناریل اور کھجور کے بے شمار درخت موجود تھے۔ ایک سمت ساحلِ سمندر کا نظارہ تھا اور دوسری جانب وہ جھیل تھی جس کے درمیان جزیرے کی شکل میں بھوری پہاڑی نظر آ رہی تھی۔ یہاں ہر طرف سبزہ بکھرا نظر آ رہا تھا۔ پھلوں اور پھولوں کے پودوں کی بھی بہتات تھی۔ اسی سبزے کے درمیان انھوں نے ہمارے لیے ایک بے حد خوب صورت رہائش گاہ کا بندوبست کیا تھا۔ مٹی کی اینٹوں سے بنی ہوئی اس وسیع رہائش گاہ کی چھت ناریل کے پتوں اور لکڑی سے بنائی گئی تھی۔ مکان کے سامنے ایک بڑا سا احاطہ تھا جس کی زمین کوٹ کر ہموار کی گئی تھی۔

مناما اور سمورا کے ساتھ ہم نے مکان کے اندر داخل ہو کر اس کا جائزہ لیا جو بڑے بڑے چار کمروں پر مشتمل تھا۔ سمورا نے حسبِ وعدہ ہمارے قیام کے لیے نہایت معقول اور مناسب بندوبست کیا تھا۔ مزدوروں نے ہمارے سامان کو ترتیب سے رکھنا شروع کر دیا۔ دو کمروں کو ہم نے رہائش کے لیے پسند کیا۔ ایک کو کھانے کے کمرے کی شکل دی گئی اور چوتھے میں ہم نے اپنی تمام دیگر ضروری اشیا کو محفوظ کر لیا۔

مکان کی ترتیب سے فارغ ہو کر ہم باہر برآمدے میں آ گئے۔ میں نے اس بات کو خاص طور پر محسوس کیا کہ جس مقام کا ہماری رہائش کے لیے انتخاب کیا گیا وہ آبادی سے دور اور الگ تھا۔ بلندی پر ہونے کی وجہ سے ہم اپنے اطراف کا بھی بخوبی جائزہ لے سکتے تھے۔ ٹامی کو وہ جگہ کچھ زیادہ ہی پسند آ گئی تھی۔ شاید اسی لیے وہ بار بار اچھل کر جیکب کے ہاتھ سے اپنی زنجیر چھڑانے کی جدوجہد کر رہا تھا۔

سمورا اور اس کے ساتھی ہمیں نئی رہائش گاہ پر چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ دوپہر کو ہمارے لیے کھانے کا نہایت پُرتکلف اہتمام کیا گیا۔ ہمیں وہاں کسی چیز کی کمی نہیں تھی۔ قبیلے کے دو آدمی ہماری خدمت کے لیے مامور کر دیے گئے جن کی ڈیوٹی تبدیل ہوتی رہتی تھی۔ جزیرے پر ہمارے گھومنے پھرنے پر بھی کسی قسم کی پابندی نہیں تھی۔ ہم جدھر سے گزرتے لوگ عقیدت سے نظریں جھکا لیتے۔ دن بھر جزیرے میں چہل قدمی کرنے کے سوا ہمارے پاس کوئی کام نہیں تھا۔ جیکب البتہ جب وہاں کی لڑکیوں اور عورتوں کو دیکھتا تو ان کی طور طریقوں پر تنقید شروع کر دیتا۔

ہمیں بحری عقاب سے اپنی نئی رہائش گاہ پر منتقل ہوئے ایک ہفتہ گزر گیا۔ اس عرصے میں کوئی ایسا قابلِ ذکر واقعہ پیش ہی نہیں آیا جسے قلم بند کیا جا سکے۔ اس ایک ہفتے میں ہم نے جزیرے میں دور دور تک گھوم پھر کر اس کا اچھی طرح جائزہ لے لیا البتہ ہم نے اس سمت جانے سے گریز کیا جس طرف جھیل والی بھوری پہاڑی واقع تھی۔ ہماری رہائش گاہ سے اس کا فاصلہ تقریباً چھ میل رہا ہوگا۔ ایک بار جیکب نے ادھر جانے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن کیلاش نے اسے سختی سے منع کر دیا۔ کیلاش کا خیال تھا کہ جب تک ہمیں وہاں سے فرار کا کوئی راستہ یا ذریعہ نہ مل جائے ہمیں کوئی ایسی حرکت نہیں کرنا چاہیے جو سمورا یا اس کے قبیلے کے وحشی لوگوں کو ہماری جانب سے بھڑکا دے۔ اپنی حفاظت کے لیے میں اور کیلاش ہر وقت ریوالور ساتھ رکھتے مگر ابھی تک ہمیں اس کے استعمال کی ضرورت نہیں پیش آتی تھی۔ دن بھر ہم اپنی حفاظت کرتے اور رات کو ٹامی نہایت چوکس انداز میں چوکیداری کے فرائض انجام دیتا۔

ایک رات ہم سونے کے ارادے سے لیٹے ہی تھے کہ باہر سے ٹامی کے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ مجھے ٹامی کی وہ حرکت سخت گراں گزری۔ اس دن سے پہلے ٹامی نے کبھی بلا ضرورت یوں بھونکنے کی حماقت نہیں کی تھی۔ میں نے قریب جا کر ٹامی کو پچکارا تو وہ اچھل اچھل کر سامنے کی جانب میری توجہ مبذول کرانے کی کوشش کرنے لگا۔ جہاں بظاہر دور تک کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس رات چاند کی روشنی بھی پوری آب و تاب سے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اس لیے کسی چیز کا نظروں سے اوجھل ہونا بھی دشوار تھا۔ میں ابھی ٹامی کی اس حرکت پر غور کر رہا تھا کہ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی دبے قدموں میری پشت پر چل رہا ہو۔ قدموں کی آہٹ مجھے صاف طور پر سنائی دی۔ اسی لمحے ٹامی کی توجہ بھی میری پشت کی جانب ہو گئی۔ میں نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا لیکن وہاں بھی ہر سمت چٹکی ہوئی چاندنی کے سوا اور کوئی شے نظر نہیں آ رہی تھی۔

قدموں کی آہٹ کو اپنا وہم سمجھ کر میں نے ٹامی کی طرف گھوم کر دیکھا تو وہ زمین سے پیٹ لگائے یوں دبکا بیٹھا تھا جیسے میری جانب سے کسی سرزنش کی توقع نے اسے خوف زدہ کر دیا ہو۔ سہمی سہمی نیم وا آنکھوں سے وہ میری طرف دیکھ رہا تھا۔ مجھے ٹامی کی ان حرکتوں پر اس وقت شدید غصہ آ رہا تھا۔ میں نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ معذرت طلب انداز میں کوں کوں کرنے لگا۔

"کیا بات ہے جمال؟" پشت سے کیلاش کی آواز سنائی دی تو میں آہستہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیلاش نے میرے قریب آتے ہوئے دریافت کیا۔ "یہ ٹامی کیوں بھونک رہا تھا؟"

"مجھے خود بھی حیرت ہے۔" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "ممکن ہے

اس نے کسی کو دیکھا ہو۔"

"کسے؟"

"کوئی ایسا شخص جو ٹامی کو چوکس دیکھ کر یا تو واپس لوٹ گیا یا درختوں کی آڑ میں چھپ گیا ہے۔"

"کون ہو سکتا ہے؟" کیلاش نے اِدھر اُدھر ایک اچٹتی نگاہ ڈالتے ہوئے سپاٹ لہجے میں سوال کیا۔

"اتنی رات گئے جو بھی آیا ہو گا ظاہر ہے کسی نیک ارادے سے نہیں آیا ہو گا۔"

"لیکن سمورا نے ہمارے لیے جو خدمت گار مقرر کیے ہیں وہ..."

کیلاش اپنا جملہ مکمل نہ کر سکا۔ میری پشت پر کسی کو دیکھ کر وہ یک لخت خاموش ہو گیا۔ میں نے فوری طور پر گھوم کر دیکھا تو وہ دونوں مقامی باشندے جو رات کی ڈیوٹی پر تعینات تھے ہم سے بمشکل دس پندرہ گز کے فاصلے پر ہاتھوں میں نیزے اٹھائے موجود تھے۔ مجھے اپنی قوتِ بصارت پر شبہ ہونے لگا۔ چند لمحے پہلے وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ غالباً کیلاش نے بھی انہیں نہیں دیکھا تھا۔ پھر وہ اچانک کہاں سے نمودار ہو گئے؟ ایک اہم سوال یہ بھی تھا کہ کیلاش کے یاد دلانے سے پیشتر مجھے ان کا دھیان نہیں آیا۔ "میرا خیال ہے ٹامی ان دونوں کو اچانک دیکھ کر بھونکا ہو گا۔"

"اچانک دیکھنے سے تمہاری کیا مراد ہے؟" میں نے کیلاش کو حیرت سے دیکھا۔

"ایک لمحہ پیشتر یہ دونوں مجھے بھی نہیں دکھائی دیے تھے۔" کیلاش نے بے پروائی سے جواب دیا۔ "ممکن ہے اس وقت دونوں ناریل کے درخت کی آڑ میں رہے ہوں۔"

میں نے ایک بار پھر نظریں گھمائیں۔ دونوں نیزہ بردار ناریل کے ایک تناور درخت کے قریب ہی موجود تھے۔ کیلاش کا خیال درست بھی ہو سکتا تھا لیکن نہ جانے کیوں مجھے یہ احساس پریشان کر رہا تھا کہ کوئی نادیدہ قوت ہمیں اپنے سحر میں الجھانے کی کوشش کر رہی ہے ورنہ وہ درخت... میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا



ہوں کہ جس وقت ٹامی کے بھونکنے کی آواز سن کر میں باہر آیا مجھے نہ تو وہ درخت نظر آئے تھے نہ دونوں آدمی۔

"کیا سوچ رہے ہو؟"

"کچھ نہیں۔" میں نے اپنے دل کی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے کہا پھر ٹامی کی سمت دیکھی جو بدستور آنکھیں بند کیے پختہ زمین سے چپکا لیٹا تھا۔

"تم مجھے کچھ پریشان اور الجھے الجھے نظر آرہے ہو۔ کیا بات ہے؟"

"یوں ہی۔" میں نے بہانہ بنانے کی کوشش کی۔ "سوچ رہا تھا کہ میری وجہ سے تمہیں اور جیکب کو بھی پریشان ہونا پڑ رہا ہے۔"

"اب ان باتوں سے کیا حاصل۔ جو ہونا تھا ہو چکا۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔" کیلاش نے بے پروائی سے کہا پھر میری ہمت بڑھانے کی خاطر بولا۔ "اتنی جلدی حوصلہ ہار دیا تو درخشاں بھابی کو کیسے پا سکو گے؟"

"کیلاش۔" میں درخشاں کا نام سن کر تڑپ اٹھا۔ "کیا تم میرے جذبوں کا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو؟"

"ہمت سے کام لو میرے دوست۔" کیلاش نے نہایت خلوص سے کہا۔ "جذبے سچے ہوں تو منزل آسان ہو جاتی ہے۔ آؤ چل کر آرام کرو۔ شاید تمہیں اس وقت آرام کی ضرورت بھی ہے۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کیلاش میرا دوست تھا میرا ہمدرد تھا لیکن اس وقت اس کی زبان پر درخشاں کا نام مجھے بہت گراں گزرا۔ میں اس سے شکوہ کرنے کے لیے مناسب الفاظ تلاش کر رہا تھا کہ اچانک میرے علاوہ کیلاش بھی اچھل پڑا۔ اندر خواب گاہ سے بلند ہونے والی جیکب کی وہ چیخ اتنی ہی کربناک اور بھیانک تھی کہ ایک لمحے کو ہمارے اوسان خطا ہو گئے۔ ایک ثانیے کے لیے ہم نے ایک دوسرے کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھا پھر بے تحاشا دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو جیکب کو ایک سیاہ بلی سے دست و گریباں دیکھ کر دنگ رہ گئے۔

ہمارے قدموں کی آہٹ پا کر جیکب نے دروازے کی سمت دیکھا۔ ایک لمحے کو اس کی گرفت ڈھیلی پڑی تو سیاہ بلی اس کے ہاتھوں سے نکل گئی، دوسری جست میں وہ عقبی کھڑکی سے باہر تھی۔ کیلاش جیکب کی بوکھلاہٹ دیکھ کر بے اختیار ہنسنے لگا لیکن میں بڑی سنجیدگی سے سوچ رہا تھا کہ کہیں ٹامی کے بھونکنے کی وجہ وہ سیاہ بلی تو نہیں تھی؟

دوسری صبح میری آنکھ دیر سے کھلی۔ کیلاش اور جیکب کمرے میں موجود نہیں تھے۔ بیتی رات کا خمار ابھی تک میرے ذہن پر طاری تھا۔ ٹامی کی بے چینی کا سبب میری سمجھ میں نہیں آسکا، محض کسی سیاہ بلی کو دیکھ کر وہ ایسی جنونی کیفیت سے دوچار نہیں ہو سکتا تھا جس حالت میں میں نے اسے رات دیکھا تھا۔ اور وہ سیاہ بلی جیکب سے کس طرح الجھ گئی؟ کیا اس نے جیکب پر حملہ کیا تھا یا پھر وہ غنودگی کی حالت میں خود ہی اس سے الجھ گیا؟ معاً میرے ذہن میں سیاہ بلی کی مناسبت سے کسی شیطانی قوت کا تصور ابھر آیا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ قبلہ والد صاحب نے بھی ایک دو بار سیاہ بلیوں کو بلاوجہ چھیڑنے اور ان سے دور ہی رہنے کا مشورہ دیا تھا، شاید اس لیے کہ یا تو سیاہ رنگ کی بلیاں منحوس خیال کی جاتی ہیں یا پھر ان کے وجود کے اندر کوئی اور گندی روح حلول کر جاتی ہے۔ مجھے اس بات کا بخوبی علم ہے کہ انسان کے مقابلے میں جانوروں کو گندی اور شیطانی قوتوں کی موجودگی کا احساس زیادہ تیزی سے ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جانور ان بھٹکتی ہوئی روحوں کو ہر شکل و صورت میں دیکھنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔

یہی ایک وجہ ایسی تھی جو ٹامی کی جنونی کیفیت کا سبب بن سکتی تھی لیکن اس نکتے پر پہنچ کر یہ سوال بھی پیدا ہوتا تھا کہ اگر وہ کوئی شیطانی روح تھی جو سیاہ بلی کے جسم میں حلول کر کے وہاں آئی تھی تو اس کا مقصد کیا تھا؟ وہ جیکب پر کیوں حملہ آور ہوئی اور پھر ہمارے پہنچنے پر وہاں سے فرار کیوں ہو گئی؟

باہر سے سمورا اور کیلاش کی گفتگو کی آواز سنائی دی تو میرے الجھے ہوئے خیالات کا تسلسل ٹوٹ گیا۔ میں بستر سے باہر آگیا، اپنے بستر سے اتر کر ایک طویل انگڑائی لے کر میں نے اعصاب پر طاری بوجھل کیفیت کو دور کرنے کی کوشش کی اور باہر آگیا۔ جہاں سمورا کے ساتھ ساوری بھی پہلی بار ہماری رہائش گاہ پر آئی تھی۔ میں نے ساوری کو دیکھا تو نہ جانے کیوں مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی شخصیت ہمارے لیے غیروں کے بجائے اپنوں جیسی ہو۔ غالباً اس احساس کی وجہ یہی رہی ہو کہ وہ ہماری زبان سے بخوبی واقف تھی لیکن اس کا ماضی میرے لیے ضرور پریشان کن تھا، اس نے وعدہ کیا تھا کہ کسی مناسب وقت پر مجھے تفصیل سے اپنے ماضی کے بارے میں بتلائے گی لیکن اس کے بعد ہمیں تنہائی میں ایک دوسرے سے ملاقات کا موقع نہ مل سکا۔ میں نے ساوری کو نگاہوں نگاہوں میں اس کا وعدہ یاد دلانے کی کوشش کی لیکن وہ انجان بنی رہی، گردن کو ایک ذرا خم دے کر اس نے سمورا کی پیروی میں میرے احترام کا اظہار کیا پھر نہایت سادگی سے ہماری رہائش گاہ کو دیکھنے لگی۔

جیکب وہاں موجود نہیں تھا۔ کیلاش نے مجھے بتایا کہ وہ حسب معمول صبح کی چہل قدمی کے لیے گیا تھا۔ میں سمورا کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ یہاں سے میں ساوری کے حسن معصوم کی

سادگی میں مضمر مکاری کا بھی جائزہ لے سکتا تھا جو سمورا کے پشت پر کھڑی تھی۔

سمورا ہم سے ہماری خیریت دریافت کرتا رہا۔ کھی نے میں زہر ملانے والے حادثے کے بعد سے وہ ہمارا بے حد معتقد ہو گیا تھا۔ کیلاش اس سے بدستور دیوتاؤں جیسے انداز میں گفتگو کرتا رہا پھر اچانک اس نے گفتگو کا رخ بدل کر پوچھا۔

"سمورا۔ کیا تمہیں یاد ہے کہ تم اور وفینا کے اس دور دراز اور گمنام جزیرے تک کس طرح پہنچے تھے؟"

"نہیں۔" سمورا نے چونک کر کیلاش کو دیکھا پھر پہلو بدل کر بولا۔ "جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اسی جزیرے پر موجود ہوں۔"

"اور تمہارے ساتھی۔ میرا مقصد ہے کہ تمہارے قبیلے کی آبادی کیا روزِ اول سے اسی جزیرے پر موجود ہے؟"

"ہاں۔ میں نے ان سب کو اور وفینا کے حدود کے اندر ہی جیتے اور مرتے دیکھا ہے۔"

"کیا تم نے کبھی اپنے بزرگوں سے بھی یہ دریافت نہیں کیا کہ وہ کہاں سے کب اور کس طرح یہاں تک آئے تھے؟"

"میں نے کبھی اس کی ضرورت ہی نہیں محسوس کی۔" سمورا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ "جب زندگی کی تمام آسائشیں سکون اور آرام ہمیں یہاں میسر آجاتا ہے تو ہمیں اپنے ماحول سے ہٹ کر سوچنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"شاید تم اس لیے مطمئن ہو کہ تم نے اور تمہارے لوگوں نے دنیا کے دوسرے خطوں کے بارے میں کچھ نہیں سنا۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔ مجھے بتاؤ سمندر کے دیوتا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" سمورا نے حیرت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے وضاحت طلب انداز میں دریافت کیا۔ "کیا تم نے اور وفینا اور اس کے اطراف سمندر کی بپھری ہوئی لہروں کے علاوہ اور کچھ بھی دیکھا ہے؟"

"دیوتاؤں کے لیے فاصلوں کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ ہاں ہم نے آسمان کے نیچے آباد تمام بستیوں کو دیکھا ہے۔"

"مجھے بتاؤ۔ دوسری بستیاں اور جزیرے کیسے ہیں؟ وہاں کے لوگ کس قسم کے ہیں کیا وہ بھی اور دیوتا کی پوجا کرتے ہیں؟"

سمورا بڑی معصومیت سے دوسری بستیوں کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ اس کے انداز میں تجسس تھا۔ میں نے اس کے چہرے کے تاثرات کا بغور جائزہ لیا لیکن کوئی ایسی علامت تلاش نہ کر سکا جو اس کے چہرے پر نظر آنے والی سادگی کی نفی کر سکتی۔ البتہ ساوری اس کی پشت پر کھڑی جس انداز میں کیلاش کو کنکھیوں سے دیکھ رہی تھی اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ سمورا اور کیلاش کے درمیان ہونے والی باتوں کو پسند نہیں کر رہی۔ میں نے ساوری کی نظروں کا مفہوم بھانپتے ہوئے سمورا کو مخاطب کیا۔

"کیا تمہارا نائب مکالا جزیرے سے کہیں باہر گیا ہوا ہے؟"

مجھے اپنے مقصد میں مایوسی نہیں ہوئی۔ سمورا میرا سوال سن کر قدرے تلملا گیا۔ ایک لمحے کو اس کے چہرے سے سادگی اور معصومیت کا خول اتر گیا۔ اس کی آنکھیں یک لخت خون خوار نظر آنے لگیں۔ اعصاب پر تناؤ کی شدید کیفیت طاری ہوئی مگر دوسرے ہی پل اسے یاد آگیا کہ ہماری حیثیت کیا ہے۔ فوراً ہی خود پر قابو پاتے ہوئے بولا۔ "ہواؤں کے دیوتا۔ کیا تمہیں سمورا کے بیان پر یقین نہیں؟"

"ہم جانتے ہیں کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا سوچ رہے ہو۔" میں نے بدستور سنجیدگی سے کہا۔ "ہم دلوں کی گہرائی کا بھید بھی جاننے کی قوت رکھتے ہیں۔ ہماری طاقت لامحدود اور لازوال ہے۔ جو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے ہم اسے بھی دیکھ رہے ہیں اور وہ جو بظاہر ہمارے سامنے نہیں۔ ہم اس کی ایک ایک جنبش سے بھی واقفیت رکھتے ہیں۔"

"لیکن میں . . . ."

"میں نے مکالا کے بارے میں دریافت کیا تھا۔" میں نے سمورا کی بات تیزی سے کاٹتے ہوئے سرد اور خشک لہجے میں کہا۔ "کیا تم جانتے ہو کہ مکالا کے دل میں کیا ہے؟ نہیں تم جواب دینے کی زحمت گوارا نہ کرو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مکالا کو اور وفینا کی سرزمین پر ہمارا عارضی قیام گراں گزر رہا ہے۔ وہ احمق ہے۔ نادان ہے جو دیوتاؤں کی طرف سے اپنے دل میں بدگمانی پیدا کر رہا ہے۔ ہم چاہیں تو ہماری پلکوں کی ایک جنبش اسے نیست و نابود کر سکتی ہے لیکن حقیر لوگوں پر ہاتھ اٹھانا ہماری شان کے خلاف ہے۔ زمین پر گھومنے والے اور سینہ تان کر چلنے والوں کی حیثیت ہمارے سامنے ان کیڑے مکوڑوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی جنھیں جب چاہے قدموں تلے روندا جا سکتا ہے۔"

میری آواز کا ردھم از خود تیز ہوتا گیا۔ سمورا مجھے خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میری باتوں کا کیا جواب دے۔ میں نے اس کے دل کا چور پکڑ لیا تھا۔ اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر گنگ ہو جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

"میری نگاہوں میں اور وفینا کے قبیلے کے وہ بے وقوف لوگ بھی ہیں جو مکالا کی خوش نودی کی خاطر ہم دیوتاؤں کی دشمنی مول لینے کی حماقت کر رہے ہیں۔"

"مجھے ان لوگوں کے نام بتاؤ۔ سمورا ان کی گردنیں قلم کر کے تمہارے قدموں پر لا ڈالے گا۔" سمورا تیزی سے بولا۔

"کیا تم اپنے نائب سردار مکالا کے خلاف بھی کوئی قدم اٹھا سکو گے؟" میں نے معنی خیز انداز اور چبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا تو سمورا کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ میری بات کا جواب دینے کے بجائے وہ آرام کرسی پر جو ہم اپنے ہمراہ لائے تھے محض پہلو بدل کر رہ گیا۔ اس کے تنفس کی رفتار اس کی بے چینی کی ترجمان تھی۔

"ہم تمہاری مجبوری سمجھ رہے ہیں۔" میں زہرخند سے بولا۔ "تم مکالا کے جال میں کسی حقیر مکھی کی طرح پھنس کر بے بس ہو گئے ہو۔"

سمورا میرے جملے کا طنز برداشت نہ کر سکا۔ کسی زخمی درندے کی طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نگاہوں میں خون اتر آیا۔ تیور پلک جھپکتے میں یوں تبدیل ہو گئے جیسے کسی اناڑی شکاری نے کسی بھوکے شیر کو ہوائی فائر کر کے بیدار کر دیا ہو۔ ساودھی نے سمورا کو غصے میں دیکھا تو خوف سے دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔ میں نے شاید جلد بازی میں ایک وحشی اور جنگلی درندے پر قابو پانے کی کوشش کر ڈالی تھی۔ اس کے بھڑک اٹھنے کا انداز اس قدر اچانک اور خوف ناک تھا کہ میں بھی سکتے میں آ گیا۔ بازی پلٹنے کا احساس ہوا تو میں نے خود کو تیزی سے سنبھالا۔ ہمت کر کے سپاٹ آواز میں بولا۔

"جذبات سے مت کھیلو... سمورا۔ بیٹھ جاؤ۔"

"نہیں۔ سمورا موت سے نہیں ڈرتا۔" وہ سینے پر ہاتھ مار کر غرایا۔ "موت میرے لیے ایک انعام ہو گی۔ میں بے عزتی کی زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ تم دیوتا ہو تو یہ بھی جانتے ہو گے کہ سمورا نے آخری وقت تک ہمت نہیں ہاری تھی لیکن مکالا۔ مقدس اوڑ میرے گناہوں کو معاف کرنے وہ عظیم ہے وہ جانتا ہے کہ میں نے جو کچھ کیا وہ اپنی خاطر نہیں کیا لیکن اب گناہوں کے کفارے کی ادائیگی کا وقت آگیا ہے۔ میرے ہاتھوں سے مکالا کی موت اتنی عبرت ناک ہو گی کہ زمین اور آسمان بھی کانپ اٹھیں گے۔"

"پھر؟" کیلاش نے سمورا کی وحشت کا اندازہ لگاتے ہوئے پوچھا۔ "اس کے بعد کیا ہو گا؟"

"اس کے بعد" سمورا نے بڑی درندگی سے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ "اس کے بعد میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنا سر قلم کر کے دیوتا کے قدموں میں ڈال دوں گا۔"

"تم ایسا نہیں کرو گے۔" کیلاش نے تیزی سے جواب دیا۔ "آسمانوں پر دیوتاؤں نے جو فیصلے کر دیے ہیں وہ اٹل ہیں۔ تم ان فیصلوں کو نہیں ٹال سکتے۔"

"لیکن سمورا اپنی شکست بھی نہیں برداشت کر سکتا۔" وہ تلملا کر بولا۔

"ہم نے تمہارے درمیان جو عارضی قیام کیا ہے وہ بلا مقصد نہیں ہے۔" میں نے اس بار قدرے نرم لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ "مکالا نے ہمارے بارے میں غلط سوچ کر خود کو آسمانی عتاب کا مستحق بنا لیا ہے۔ تم وقت کا انتظار کرو سمورا۔ اگر تم نے دیوتاؤں کے فیصلے کی خلاف ورزی کی تو تمہاری ساری محنت ضائع ہو جائے گی۔ کیا تم بھول رہے ہو کہ تم نے جو کچھ کیا ہے وہ کس کی خاطر کیا ہے؟"

میرا نشانہ اس بار بھی خطا نہیں گیا۔ سمورا نے میرا آخری جملہ سن کر ساودری کی جانب بے بسی سے دیکھا تو میں نے اندھیرے میں ایک تیر چھوڑتے ہوئے سرد آواز میں کہا۔ "مکالا تمہاری سوچ سے کہیں زیادہ عیار اور دور اندیش ہے۔ وہ راز جو تمہارے درمیان مشترک تھا وہ مکالا نے کسی اور کے سینے میں بھی محفوظ کر دیا ہے۔ مکالا کی موت کے بعد اگر وہ راز عام ہوا تو جانتے ہو اس کا انجام کیا ہو گا؟"

سمورا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں بے بسی اور مجبوری کا احساس جھلک اٹھا۔ کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح اس نے خود کو کرسی پر گرا دیا۔ ساودری دور کھڑی ہمیں تیز نظروں سے گھور رہی تھی۔ میں نے اسے نظرانداز کر کے سمورا کو مخاطب کیا۔

"اس وقت ہمارے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے اسے اپنے ذہن سے نکال دو۔ مکالا ہمارا شکار ہے اسے ہمارے رحم و کرم پر چھوڑ دو۔ یاد رکھو اگر تم نے دیوتاؤں کے حکم سے انکار کیا تو ساودری۔"

"نہیں نہیں۔" سمورا بے اختیار چیخ اٹھا۔ "میں تمہارے حکم کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا۔"

"اسی میں تمہاری نجات ہے۔" کیلاش نے آسمان کی سمت دیکھتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو سمورا اسے رحم طلب نظروں سے دیکھنے لگا۔ پھر کچھ دیر بعد خاموشی سے اٹھا اور گردن جھکائے واپس چلا گیا۔



اس رات ہم اپنے اپنے بستروں پر لیٹے نیند کا انتظار کر رہے تھے کہ جیکب کی ذہنی رو اچانک بھٹک گئی۔ یک لخت اٹھ کر بیٹھ گیا اور ہم دونوں کو باری باری وحشت ناک نظروں سے دیکھنے لگا جیسے پہلی بار ملاقات ہوئی ہو۔

"کیوں۔ کیا ہوا؟" کیلاش نے پوچھا۔

"کیا ہم تمام زندگی ان ہی جنگلیوں اور وحشیوں کے درمیان رہیں گے؟" جیکب کے لہجے میں بھی وحشت تھی۔

"ابھی رات گئے اس سوال کا کوئی موقع نہیں۔ سو جاؤ۔"

"نہیں۔" جیکب تیزی سے بولا۔ "میرے دماغ کی نسیں اسی ایک سوال کی گونج سے چٹخ رہی ہیں۔ مجھے بتاؤ کہ ہم کب تک موت کی تلاش میں اس طرح در بدر کی خاک چھانتے پھریں گے۔"

"تم جسے موت کی تلاش سمجھ رہے ہو میری زبان میں اسے ایڈونچر کہتے ہیں۔" کیلاش نے جماہی لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں اس قسم کے ایڈونچر سے پاگل ہو جاؤں گا۔"

"پریشان مت کرو۔ تم جس مبارک گھڑی کی بات کر رہے ہو وہ ڈھیٹ قسم کے لوگوں کی زندگی میں اتنی آسانی سے نہیں آتی۔"

"کہاں ہے تمہاری درخشاں صبح؟" اچانک جیکب نے مجھے گھورتے ہوئے درشت انداز میں سوال کیا۔ "جواب دو۔ کہاں کھو گئے ہیں تمہارے وہ خواب جن کی تلاش میں تم نے میرا سکون بھی برباد کیا۔"

مجھے جیکب سے اتنے تلخ جملے کی توقع نہیں تھی۔ میں یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ محض کیلاش کو تنگ کرنے کی خاطر وحشت بھری باتیں کر رہا ہے میرے ذہن کو ایک دھچکا سا لگا۔ کوئی جواب دینے کی بجائے میں آہستہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کیا گھور رہے ہو مجھے؟" وہ ہتھے سے اکھڑا ہوا تلملا کر بولا۔ "کیا تمہارا خیال ہے کہ مجھے سلویا سے کوئی محبت نہیں تھی۔ عورت عظیم کی قسم اس کی یاد آج بھی میری رگوں میں خون کی گردش کے ساتھ زندہ ہے لیکن میں نے اس کی تلاش میں کسی دیوانگی یا پاگل پن کا ثبوت نہیں دیا مگر تم۔ تم اپنی راہ سے بھٹک گئے اور تم نے مجھے بھی زندہ درگور کر دیا۔"

"جیکب۔" کیلاش نے اس بار سنجیدگی سے کہا۔ "کہیں تم سچ مچ کہیں پاگل تو نہیں ہو گئے؟"

"ہاں۔ میں پاگل ہو گیا ہوں۔" جیکب نے پوری شدت سے مٹھی بھینچ کر اپنا ہاتھ زمین پر مارتے ہوئے جواب دیا۔ "تم جس ماحول کو ایڈونچر کا نام دے رہے ہو میں اس کی فضاؤں میں زہر کی آلودگی محسوس کرتا ہوں۔ ہاں میں پاگل ہو گیا ہوں جو تمہاری طرح وحشی لڑکیوں کو دیکھ کر ٹھنڈی سانسیں نہیں بھرتا بلکہ سختی سے آنکھیں بند کر لیتا ہوں۔ میں اندھا ہو گیا ہوں جو تم لوگوں کی زبان میں زندگی کے اس انوکھے بانکپن میں احساسات کی حلاوتوں کی چاشنی نہیں تلاش کر سکتا۔ ہاں ہاں۔ میں دیوانہ ہو گیا ہوں پاگل ہو گیا ہوں۔"

جیکب نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کے بال نوچنے شروع کر دیے۔ ماحول کی اجنبیت نے اس کے ذہن کو بڑی شدت سے متاثر کیا تھا۔ میں خود کو اس کا مجرم سمجھ رہا تھا۔ آہستہ سے بولا۔

"مجھے افسوس ہے میرے دوست کہ میری وجہ سے . . ."

"نہیں چاہیے مجھے یہ خالی خولی باتیں۔" وہ مجھے گھورتا ہوا جنونی انداز میں بولا۔ "اگر دے سکتے ہو تو مجھے میری آزادی واپس دے دو۔ گرجے کی وہ پرسکون زندگی لوٹا دو جہاں در و دیوار سے مریم کا تقدس جھلکتا تھا اور مسیح کا تصور زندگی کی نوید دیتا تھا۔ لیکن نہیں۔ تم انسان ہو۔ فانی انسان جو نفس کی غلامی کا شکار ہے۔ تم خود محرومیوں کا شکار ہو دوسروں کو کیا دے سکو گے۔ بس خوب صورت الفاظ کے ٹھیکرے ہیں۔"

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کل ہی سمورا سے اپنی اس خواہش کا اظہار کر دینا چاہیے کہ اب ہم اوفینا کے جزیرے پر مزید قیام نہیں کر سکتے۔" کیلاش نے کچھ سوچ کر سنجیدگی سے کہا پھر جیکب سے بولا۔ "کیا تم اس سرزمین پر ایک رات بھی نہیں گزار سکتے؟"

"تم۔ تم اب شاید میری مجبوریوں کا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو لیکن نہیں۔ میں اب تمہیں اس کا موقع نہیں دوں گا۔" جیکب نے کیلاش کو وحشت بھری نظروں سے گھورتے ہوئے کہا پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس مسکراہٹ میں بھی زہر کی آمیزش تھی لیکن وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔ "تم۔ سمندروں کے عظیم دیوتا سمورا سے یہاں سے واپسی کا راستہ دریافت کرو گے۔ ہاہا۔ ہاہا۔ اپنے لطیف جہاز پر سوار ہو کر واپس ہواؤں میں پرواز کیوں نہیں کر جاتے۔ تم آسمانوں کے باسی ہو جہاں قسمت کے فیصلے تحریر کیے جاتے ہیں۔ تم نے خود اپنے ساتھ بھی مذاق کیا۔ اپنے ہاتھوں اپنی قسمت میں بربادیاں رقم کر دیں۔ تم دیوتا تھے لیکن تم بھی بھٹک گئے۔ ہاہا۔ ہاہا۔"

"جیکب میرے بھائی۔" میں تڑپ کر بولا۔ "خدا کے لیے خود کو سنبھالو۔ ہوش کی باتیں کرو۔"

"سنو۔ تم اگر میرے بھائی ہو تو میری ایک مشکل آسان کر دو۔" جیکب نے میرے قریب آتے ہوئے بڑی رازداری سے کہا۔ "مجھے اپنے ساتھ ساحل تک لے چلو اور سمندر کی موجوں کے حوالے کر دو۔"

میں نے بڑی بے بسی سے کیلاش کی جانب دیکھا۔ جیکب نے جس انداز میں گفتگو کا آغاز کیا تھا اسے وقتی الجھن اور وحشت سے بھی تعبیر کیا جا سکتا تھا مگر اب وہ بالکل دیوانوں جیسی باتیں اور پاگلوں جیسی حرکت کر رہا تھا۔

"شش۔" مجھے کیلاش کی طرف متوجہ دیکھ کر اس نے جلدی سے کہا۔ "ادھر مت دیکھو۔ میری بات کا جواب دو۔ کیا تم مجھے سمندر کی بے تاب لہروں کے حوالے کر سکتے ہو؟ باہر سناٹا طاری ہے۔ سب خواب خرگوش میں محو ہوں گے۔ چلو جلدی کرو۔ صبح ہو گئی تو ایک سنہری موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔"

"جیکب میری طرف دیکھو۔" کیلاش نے معنی خیز سرسراتی آواز میں کہا۔ "کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟"

"ہاں۔ صدیوں پہلے تم سرجن ہوا کرتے تھے۔ مسیحائی تمہارا پیشہ تھی لیکن پھر تم اچانک دیوتا بن گئے۔ سمندر کے دیوتا۔ اور ایک روز تم طوفانوں پر اچھلتے کودتے یہاں آئے لیکن۔ یہاں

سے کہاں جاؤ گے؟"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں سرجن ہوں۔ میرا ایک نام بھی تھا۔"

"تمہارا نام۔ ٹھہرو مجھے سوچنے دو۔" جیکب نے اپنی کنپٹیوں کو پوری قوت سے دبانا شروع کر دیا جیسے اپنی کھوئی ہوئی یادداشت کو کریدنے کی کوشش کر رہا ہو۔

جیکب کی کیفیت بڑی تیزی سے خراب ہو رہی تھی اسی لیے میں نے کیلاش کو تیزی سے اٹھ کر اس کمرے کی طرف جاتے دیکھا جہاں ہمارا باقی سامان اور کیلاش کی ادویات رکھی تھیں میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی۔

"تم۔ تم کون ہو؟" جیکب نے یک لخت میری سمت متوجہ ہو کر پوچھا۔

"میں تمہارا دوست ہوں۔ جمال، جمال اصغر۔"

"اور میں کون ہوں؟"

"تم۔ جیکب ہو۔ فادر جیکب۔"

"مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی۔ میرا گلا خشک ہو رہا ہے۔"

"میں تمہارے لیے پانی لاتا ہوں۔"

میں نے اٹھنے کی کوشش کی تو جیکب نے جھپٹ کر میرا ہاتھ پوری شدت سے پکڑ لیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے بلند ہو رہے تھے جس انداز میں وہ مجھے گھور رہا تھا وہ بڑا وحشت ناک تھا میں نے سہم کر خود کو چھڑانا چاہا تو اس کی گرفت اور سخت ہو گئی، درندوں جیسے جنونی لہجے میں ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولا۔

"تم میرے شکنجے سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ مجھے تمہارا خون درکار ہے ہاں۔ تمہارا گاڑھا خون میری زندگی کو دوام بخش دے گا۔"

میں نے پوری شدت سے خود کو جیکب کی جنونی حالت سے بچانا چاہا لیکن وہ خون خوار بھوکے بھیڑیے کی طرح مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ اس کے اندر بلا کی قوت آ گئی تھی۔ میں خوف سے چیخ اٹھا۔ اسی وقت کیلاش دوڑتا ہوا خواب گاہ میں داخل ہوا۔ جیکب کو میرے ساتھ گتھم گتھا دیکھ کر وہ ایک ثانیے کو رک گیا پھر اس نے لپک کر اپنا سیدھا ہاتھ فضا میں بلند کیا اور کہنی سے ایسا بھرپور وار جیکب کی گردن کے جوڑ پر کیا کہ وہ کراہتا ہوا میرے اوپر اوندھا گیا۔

میں اسے دوسری جانب گرا کر جلدی سے اٹھا تو دیکھا کہ کیلاش جس نے اپنے الٹے ہاتھ میں سرنج تھام رکھی تھی، مجھے بے حد عجلت میں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "جمال۔ جلدی کرو، اس کا ہاتھ پوری قوت سے جکڑ لو، میں اسے فوری طور پر ایک انجکشن دینا چاہتا ہوں۔"

میں نے کیلاش کے حکم کی پیروی میں دیر نہیں لگائی پھر جب وہ انجکشن لگا چکا تو میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔

"تمہاری کیا تشخیص ہے؟"

"زہر۔" کیلاش تھکی تھکی آواز میں بولا۔ "میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس غریب کے جسم میں کوئی سریع زہر داخل ہو گیا ہے جس نے اس کی ذہنی کیفیت پلٹ دی ہے۔"

"کیلاش۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "کوئی خطرے کی بات تو نہیں؟"

"فی الحال یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ صبح تک اگر اسے دوسرا دورہ نہ پڑے تو پھر خطرے سے نکلا ہوا کہا جا سکتا ہے۔"

کیلاش کا جواب سن کر میرا دل دھک سا رہ گیا۔ میں نے جیکب کی طرف دیکھا جو ایک طرف سر ڈالے بے سدھ پڑا موت اور زندگی کی کشمکش سے دوچار تھا۔

دوسری صبح جیکب ہوش میں آیا تو اس کی ذہنی حالت بالکل نارمل تھی۔ البتہ اس کے چہرے سے نقاہت کے اثرات جھلک رہے تھے۔ کیلاش نے ساری رات پلکوں کے نیچے کاٹ دی تھی، وقفے وقفے سے وہ جیکب کو بے ہوشی کی حالت میں بھی انجکشن دیتا رہا اور دوائیں پلاتا رہا۔ میں بھی کیلاش کے ساتھ لگا رہا لیکن سوائے دعا کے اور کوئی بات میرے اختیار میں نہیں تھی۔ غرض کہ جیکب کو ہوش میں دیکھ کر میں نے کیلاش کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھا تو اس نے پرامید انداز میں سر کو جنبش دی پھر جیکب کو آہستہ سے مخاطب کیا۔

"کیا تم کچھ بہتر محسوس کر رہے ہو؟"

"کیا مطلب؟" جیکب نے پوچھا۔ "مجھے کیا ہوا؟"

"رات تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔" میں نے جیکب کے قریب جاتے ہوئے پیار سے کہا۔

"کیا ہوا تھا مجھے؟"

"تم اس وقت کیا محسوس کر رہے ہو؟" کیلاش نے اپنا سوال دہرایا، پھر وضاحت کرتے ہوئے بولا۔ "کیا تمہارا سر بھاری بھاری تو نہیں یا تمہیں متلی تو نہیں محسوس ہو رہی؟"

"قطعاً نہیں۔" جیکب نے حیرت سے جواب دیا۔ "مگر کچھ بتاؤ تو سہی آخر مجھے کیا ہوا تھا؟"

"رات تمہاری کیفیت....."

"ٹھہرو جمال۔ میں بتاتا ہوں۔" کیلاش نے میری بات درمیان سے اچکتے ہوئے تیزی سے کہا پھر اطمینان سے بولا۔

"تم خواب کی حالت میں بڑبڑا رہے تھے اور جمال یہ سمجھ بیٹھا کہ تمہاری ذہنی رو بہک گئی ہے۔"

"کیا کہہ رہا تھا میں۔ مجھے تو کچھ یاد نہیں؟"

"تمہارے حق میں بہتر بھی یہی ہے کہ تم ان باتوں کو یکسر فراموش کر دو۔"

"پھر بھی۔ کچھ پتہ تو چلے؟" جیکب نے الجھتے ہوئے دریافت کیا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش بھی کی لیکن کراہ کر رہ گیا۔

"میرا مشورہ ہے کہ تم ایک دو روز تک صرف بستر سے لگے رہو۔" کیلاش نے جلدی سے کہا۔ "کمزوری کی حالت میں اگر تم نے اٹھنے بیٹھنے یا چلنے پھرنے کی کوشش کی تو تمہاری حالت پھر بگڑ جائے گی۔"

جیکب کا خیال تھا کہ ہم گویا اس کے ساتھ کوئی مذاق کر رہے ہیں لیکن جب اسے خود اپنی کمزوری کا احساس ہوا اور اس نے اپنے بازوؤں پر سوئی کے نشان دیکھے تو ہم دونوں کو وضاحت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ رات جو خطرناک لمحے اس پر طاری تھے وہ ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا لیکن اس کی پیشانی پر ابھرنے والی سلوٹیں بتا رہی تھیں کہ وہ اپنی یادداشت کو کریدنے کی کوشش کر رہا ہے۔

"تمہیں صرف آرام اور سکون کی ضرورت ہے۔ اس لیے اپنے ذہن پر کسی قسم کا زور مت ڈالو۔"

"جمال۔" جیکب نے میری طرف دیکھا۔ "کیا تم بھی نہیں بتاؤ گے کہ کل رات مجھ پر کیا بیتی تھی؟"

"پہلے وعدہ کرو کہ تم اس تفصیل کو سننے کے بعد کسی ردعمل کا اظہار نہیں کرو گے۔" کیلاش نے اس بار بھی جلدی سے کہا۔ غالباً وہ نہیں چاہتا تھا کہ میں جیکب کو کوئی ایسی بات بتاؤں جو اس کی کمزوری پر بوجھ ثابت ہو۔

"وعدہ۔" جیکب نے وعدہ کر لیا۔

"تمہیں لاسا یاد ہے؟"

"لاسا؟" جیکب نے تعجب کا اظہار کیا۔

"روپا کا وہ ساتھی جس کے لیے وہ جہاز پر تمہارے کیبن میں دعا کی خاطر آئی تھی۔"

جیکب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کڑوا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

"مجھے خود بھی حیرت ہے کہ تمہارے اوپر اچانک وہ کس قسم کا دورہ پڑ گیا تھا۔" کیلاش نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تم سوتے میں بھی ہاتھ پاؤں چلا رہے تھے جیسے عالمِ تصورات میں لاسا سے کرانے لڑ رہے ہو اور تمہاری زبان سے لاسا کی شان میں گالیوں کا طوفان امڈ رہا تھا۔ لاسا کو مغلظات سنانے کے ساتھ ساتھ تم روپا کو اس بات کا یقین بھی دلا رہے تھے کہ اسے بہت جلد لاسا کی قید سے آزاد کرا لو گے اور اس کے بعد......"

"تم اگر سرجن کے بجائے بھانڈ ہوتے تو زیادہ کامیاب زندگی بسر کر سکتے تھے۔" جیکب نے زندہ دلی کا ثبوت پیش کیا تو میری آنکھیں فرطِ جذبات سے نمناک ہو گئیں۔ کیلاش کا چہرہ بھی مسرت سے کھل اٹھا۔

"مجھے یقین تھا کہ تم میری بات کو مذاق سمجھو گے لیکن......"

"تم غالباً مجھے بہلانے کی کوشش کر رہے ہو۔" جیکب تیزی سے بولا۔ "یہ حقیقت اپنی جگہ درست ہے کہ میں اپنے اندر شدید کمزوری محسوس کر رہا ہوں۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کسی نے میرے تمام جسم کی قوت کو مفلوج کر دیا ہو لیکن......"

"تم ہوش میں اس بات کو تسلیم نہیں کرو گے کہ تمہارے لاشعور میں آج بھی روپا کی یاد روزِ اوّل کی طرح موجود ہے جس کی خاطر تم کل رات ہذیانی کیفیت سے دوچار تھے۔"

"ناممکن۔ وہ بات جو شعور تسلیم نہ کرے لاشعور میں بھی نہیں بیٹھ سکتی۔"

"دانشوروں کا قول ہے کہ محبت کی نہیں جاتی۔ ہو جاتی ہے۔ کیا پتہ کہ تمہیں خود بھی اس کی خبر نہ ہو سکی ہو کہ کب تمہارے دل کی گہرائیوں میں روپا نے شب خوں مارا اور تمہاری راتوں کی نیند چرا لے گئی۔" کیلاش نے بڑے رومانٹک لہجے میں جواب دیا۔

"یہ کیوں نہیں کہتے کہ روپا کے بہانے تم میری زبان سے ڈیکیلا کا ذکرِ خیر سننا چاہتے ہو۔"

"خبردار فادر جیکب۔" کیلاش نے یک لخت مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ "ڈیکیلا میرے خوابوں کی مہک ہے۔ میری سوچ نگری کی راج کماری ہے۔ میں مذاق میں بھی اس کا نام کسی اور کی زبان پر برداشت نہیں کر سکتا۔"

"لعنت ہے تمہارے پیار پر جو تم اس بے چاری کو اپیا کے ساحل پر چھوڑ آئے۔" جیکب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "اگر اتنا ہی عشق تھا تو اسے ساتھ کیوں نہیں لے آئے۔"

"یہی ایک غلطی مجھ سے ایسی سرزد ہو گئی جس پر میں نہ جانے کب تک ہاتھ ملتا رہوں لیکن۔ مجھے یقین ہے میرا من گواہی دیتا ہے کہ ایک نہ ایک دن میں اپنے من مندر کی دیوی کو ضرور حاصل کر لوں گا۔"

کیلاش کی باتیں جیکب کے ذہن پر خوش گوار اثر ڈال رہی تھیں۔ میں سمجھ رہا تھا کہ اس طرح وہ جیکب کے بھٹکے ہوئے خیالات کو بہلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ سرجن تھا لیکن اس وقت کسی ماہرِ نفسیات کی طرح اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر جیکب کے ذہن کو سکون پہنچا رہا تھا۔ رات جیکب کی کیفیت نے ہم دونوں کو پریشان کر دیا تھا لیکن میری دعائیں اور کیلاش کی مسیحائی کام آ گئی۔ جیکب کا ذہن آہستہ آہستہ نارمل ہو رہا تھا۔ رات

والے حادثے کو جیکب کے ذہن سے مٹانے کی خاطر کیلاش نے جو کوشش کی وہ بے مثال تھی۔

⊛

تین روز بعد جیکب مکمل طور پر رو بہ صحت ہو گیا۔

کیلاش نے مجھے سختی سے تاکید کر دی تھی کہ میں جیکب کے سامنے اس کی جنونی کیفیت کا ذکر مطلق نہ کروں مبادا کہ اس کے ذہن کو پھر کوئی جھٹکا پہنچے، جیکب نے ایک دو بار مجھے کریدنے کی کوشش بھی کی لیکن میں محض یہ کہہ کر ٹال گیا کہ اسے وقتی طور پر کوئی دورہ پڑا تھا جس کے اثرات کمزوری کی صورت میں برآمد ہوئے۔ دورے کی نوعیت کے سلسلے میں کیلاش یہ بات اسے پہلے ہی باور کرا چکا تھا کہ اس قسم کے دورے تشویش ناک نہیں ہوتے بلکہ کسی وقتی ذہنی دباؤ یا نفسیاتی تکان کی وجہ سے اکثر صحت مند آدمی بھی ایسے دوروں سے دوچار ہو جاتا ہے۔

جیکب ہماری باتوں سے مطمئن ہو گیا اور ایک بار پھر اسے اس بات کی فکر لاحق ہو گئی کہ وہ اوروفینا کے جنگلی اور وحشی لوگوں کو کسی طرح یہ بات بتا سکے کہ وہ جس دیوتا کے بت کی پوجا کر رہے ہیں وہ چونکہ عملی طور پر خود بے دست و پا ہے اس لیے کسی دوسرے کو مارنے یا زندہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ اوروفینا کی آبادی کو بھی رنگ میں رنگنا چاہتا تھا اور اسی غرض سے وہ اپنا زیادہ تر وقت آبادی کے قریب گھوم پھر کر گزارتا تھا۔

اس روز شام کو بھی وہ غالباً اپنے مشن پر گیا ہوا تھا، میں سو کر بیدار ہوا تو کیلاش بھی موجود نہیں تھا۔ میں نے اٹھ کر منہ ہاتھ دھویا، لباس تبدیل کیا اور طبیعت پر طاری کسل مندی کے اثرات کو دور کرنے کی خاطر چہل قدمی کی ٹھان کر چل پڑا۔ حسبِ معمول اس وقت بھی گھر سے روانہ ہوتے وقت میں نے اپنا پستول معہ کچھ فاضل گولیوں کے اپنے ساتھ رکھ لیا، البتہ بلو پائپ کو میں نے رہائش گاہ پر ہی ایک خفیہ اور محفوظ جگہ چھپا رکھا تھا۔

یہاں میں اپنے قارئین کو یہ بات بھی بتاتا چلوں کہ ہمیں جہاز سے منتقل ہوئے تقریباً دو ہفتے گزر چکے تھے اس عرصے میں نہ تو مکالا یا سوکارو ہم سے ملنے کی غرض سے وہاں آئے اور نہ ہی جزیرے میں گھومتے پھرتے ہوئے کبھی ہمارا ان کا آمنا سامنا ہوا۔ یہ بات میرے اور کیلاش دونوں کے لیے تشویش کا باعث تھی اس لیے کہ ساوری مجھے مکالا کے سلسلے میں یہ بات باور کرا چکی تھی کہ وہ انتہائی کینہ پرور اور گھٹیا ذہنیت کا مالک ہے اور کسی وقت کوئی بھی ایسا اچانک اور خطرناک قدم اٹھا سکتا ہے جو ہمارے لیے پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔ ساوری کا خیال تھا کہ کیلاش نے سمورا کو اس کی رسولی کے عذاب سے نجات دلا کر مکالا کو دشمنی پر کمربستہ کر لیا ہے۔

سمورا کی زندگی بچ جانے کی وجہ سے مکالا کو دوہری ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا، اگر کیلاش کا آپریشن ناکام ہو جاتا تو سمورا کی موت سے مکالا کی راہ ہموار ہو جاتی۔ وہ ایک تیر سے دو شکار بہ آسانی کھیل لیتا۔ ایک طرف اسے اوروفینا کی سرداری کے ساتھ ساوری بھی مل جاتی دوسری طرف وہ سمورا کی موت کا الزام ہمارے سر تھوپ کر ہمیں موت کے گھاٹ اتار دیتا لیکن کیلاش کی کامیابی نے اس کے خوابوں کی تعبیر الٹ دی تھی۔

مکالا کو غالباً کیلاش کی کامیابی کا احساس ہو گیا تھا اسی لیے اس نے اپنے تین بہترین دوستوں کیموڑا، کا اور بنگا کو ہماری موت کی خطرناک سازش پر آمادہ کر لیا لیکن جینی کی پراسرار شخصیت کے درمیان میں آ جانے سے اس کی وہ چال بھی نہ صرف یہ کہ ناکام ہو گئی بلکہ اس کے تینوں ساتھی اس طرح غائب ہو گئے کہ اوروفینا کے طول و عرض میں ان کا کوئی سراغ تک نہ مل سکا۔ شاید اس بات نے مکالا کو ہماری دیوتا والی شخصیت کے سلسلے میں شش و پنج میں مبتلا کر رکھا تھا جو وہ ابھی تک دوبارہ ہمارے سامنے آنے سے گریز کر رہا تھا۔

میرے ذہن میں اس وقت مکالا کی پراسرار شخصیت ہی کلبلا رہی تھی جب اچانک ایک مانوس آواز نے مجھے چونکا دیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو بائیں جانب ساحل کے رخ واقع گھنے جنگلات کے قریب ایک اونچے ٹیلے پر مناما کھڑا مجھے آواز دے رہا تھا۔ میں نے یونہی قرب و جوار کا سرسری جائزہ لیا، وہاں آس پاس کوئی دوسرا فرد بظاہر نظر نہیں آ رہا تھا، ممکن ہے مناما کے کچھ ساتھی قریب ہی کہیں جنگل میں چھپے بیٹھے ہوں لیکن سامنے کوئی نہیں تھا۔

میں اپنے خیالات میں گم رہائش گاہ سے خاصی دور نکل آیا تھا، رات کا ملگجی اندھیرا بھی اپنا دامن پھیلانے لگا تھا، میرے ذہن میں یہ خیال تیزی سے ابھرا کہ شاید مناما دیر سے میرا تعاقب کر رہا ہے اور آبادی سے دور نکل آنے کے بعد اس نے ویرانے میں مجھے گھیرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن میں نے فوری طور پر اس خیال کو ذہن سے جھٹک دیا، اگر مناما کو میری موت ہی منظور تھی تو وہ خاموشی سے بلو پائپ کا استعمال بھی کر سکتا تھا۔ ایک باریک اور زہر میں بجھی ہوئی سوئی پلک جھپکتے میں میری حیات کے چراغ کو شمع مزار بنا دینے کے لیے بہت کافی ثابت ہوتی۔

محض چند ثانیے کے لیے میں اپنی جگہ کھڑا مناما کو دیکھتا رہا پھر میرے قدم اس کی جانب بڑھنے لگے۔ مجھے اپنی جانب قدم اٹھاتے دیکھ کر مناما بھی جلدی جلدی ٹیلے سے نیچے اترنے لگا۔ کسی فوری پیش آنے والے خطرے سے نمٹنے کے لیے میں نے خود کو پوری طرح محتاط کر لیا تھا۔

"مقدس اور دوبھیس اور تمہارے دوستوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے" قریب آکر منامانے ہاتھ بلند کرتے ہوئے مذہبی انداز میں مجھے دعا دی۔

"منامامتے" میں نے سنجیدگی سے مناما کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا "کیا ہماری یہ ملاقات محض اتفاقیہ ہے یا تم میرا تعاقب کر رہے تھے؟"

"تمہارا کیا خیال ہے ہم اؤں کے دیوتا" منامانے دبی زبان میں میری شخصیت کا امتحان لینے کی کوشش کی۔ اس کے لہجے میں جو طنز تھا وہ پوشیدہ نہ رہ سکا۔

"ہم جانتے ہیں کہ تم ہمارا تعاقب کر رہے تھے" میں نے قیاس کرتے ہوئے ٹھوس آواز میں جواب دیا "یہ بھی جانتے ہیں کہ تم اکیلے میں ہم سے کچھ باتیں کرنے کے خواہش مند ہو۔ کیوں کیا یہ غلط ہے؟"

"نہیں" منامانے جلدی سے اعتراف کر لیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات پھیل کر گہرے ہونے لگے۔ مجھے یہ اندازہ لگانے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی کہ اس وقت مناما کسی ذہنی گتھی کو سلجھانے میں الجھ رہا ہے۔ بیرسٹر کی حیثیت سے عدالتوں میں میرا واسطہ ہر قسم اور ہر ٹائپ کے افراد سے پڑتا تھا اس لیے مجھے قیافہ شناسی میں بھی کچھ عمل دخل ہو گیا تھا، اس وقت بھی تجربہ میرے کام آیا۔

"پریشان مت ہو میرے عزیز" میں نے دیدہ و دانستہ اپنے لب و لہجے کو معنی خیز بناتے ہوئے سرسراتی آواز میں کہا "دیوتاؤں کی نگاہیں سمندر کی تہوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ تم تو میرے روبرو موجود ہو۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ گفتگو کا آغاز کس طرح کروں" مناما بدستور الجھے ہوئے انداز میں بولا "آج تک میرے علم اور تجربے نے مجھے کبھی دھوکا نہیں دیا۔"

"ہم تمہاری الجھن کا سبب جانتے ہیں لیکن اسے تمہاری زبان سے سننا چاہتے ہیں" میں نے محتاط لہجے میں کہا "جو کچھ کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو۔"

"میں علم رمل کا ماہر ہوں۔ آج تک میرا علم اور میرا حساب کبھی غلط ثابت نہیں ہوا لیکن....."

"لیکن کیا ہے" میں نے مناما کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے تیزی سے دریافت کیا "تم خاموش کیوں ہو گئے؟"

"[illegible] ہیں۔ میرا علم ایک خاص حد تک پہنچ کر تاریکی میں ڈوب جاتا ہے۔"

"تم۔ مناما تم" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے اسے گھورتے ہوئے قدرے درشت لہجے میں سوال کیا "کیا تم نے ہمارے بارے میں بھی اپنے علم سے استفادہ کرنے کی جسارت کی تھی؟"

"ہاں۔ میں انکار نہیں کروں گا۔"

"پھر۔ کیا معلوم کیا تم نے؟"

"میرا علم کہتا ہے کہ تم لوگ، دیوتا نہیں بلکہ ہماری ہی طرح انسان ہو مگر جب میں اس سے آگے جاننے کی کوشش کرتا ہوں"

تو ہندسوں اور خطوط کی ترتیب بگڑ جاتی ہے۔ اچانک دھند سی چھا جاتی ہے۔"

"ہندسے اور خطوط۔" میں نے اپنی پریشانی کو چھپانے کی خاطر مسکراتے ہوئے مناما کو مضحکہ خیز نگاہوں سے دیکھا۔ "تم نے غور کیا کہ ہندسے اور خطوط آپس میں گڈمڈ کیوں ہو جاتے ہیں؟ سوچو مناما، غور کرو، اپنی ناقص عقل کو کریدو اور اپنے علم سے دریافت کرو کہ وہ ایک خاص مقام تک پہنچنے کے بعد دھند آلود کیوں ہو جاتا ہے۔ اپنا حساب بار بار پھیلاؤ۔"

"میں نے بہت کوشش کی لیکن مجھے ہر بار مایوسی ہوئی۔"

"کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ تمہارا علم میں انسان ظاہر کرنے کے بعد بے بس کیوں ہو جاتا ہے؟"

"ہو سکتا ہے میرا حساب غلط ہو لیکن میرا دل بھی تمہیں دیوتا ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔"

"سمورا کا دل ہمارے بارے میں کیا کہتا ہے؟" میں نے مناما کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔ "کیا وہ بھی......؟"

"نہیں۔" مناما نے جلدی سے کہا۔ "اس نے پہلی بار میری رائے اور میرے حساب کتاب سے اتفاق نہیں کیا۔ وہ تمہیں سمندر اور ہواؤں کا دیوتا تسلیم کر چکا ہے۔ شاید اس لیے کہ اس نے تمہیں آزمانے کی جو کوشش کی تھی وہ ناکام ہو گئی۔ وزنی پتھر کا اچانک الٹ جانا یقیناً حیرت انگیز ہے۔"

"تمہارا حساب پیر لڑنے کی کیا وجہ بتاتا ہے؟" میں نے مناما کی زبانی سمورا کا خیال معلوم ہو جانے کے بعد قدرے سکون سے دریافت کیا۔

"کوئی کالی طاقت۔" مناما اپنا نچلا ہونٹ کاٹتے ہوئے بولا۔ "مجھے یقین ہے کہ وہی سیاہ اور نادیدہ قوت میرے علم کے آڑے آ رہی ہے۔"

"کیا تم نے سیاہ قوت کے سلسلے میں سوکارو کی خدمات نہیں حاصل کیں؟" میں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہارا یہ عقیدہ نہیں کہ بوڑھے سوکارو کو اپنے کالے علم میں کمال حاصل ہے؟"

"ہاں۔ سوکارو کا تجربہ میرے کام آ سکتا ہے لیکن میں نے اسے اپنے حساب کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔" مناما نے سپاٹ انداز میں جواب دیا۔ "میں نے اپنا خیال صرف سمورا پر ظاہر کیا تھا مگر اس نے میری رائے سے اتفاق نہیں کیا۔"

"پھر۔" میں نے تیوری پر بل ڈال کر پوچھا۔ "ہمارے بارے میں تمہارا حتمی فیصلہ کیا ہے؟"

"کچھ بھی نہیں۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے عظیم سمورا کو سونی کے عتاب سے نجات دلا کر ہمارے اوپر جو احسان کیا ہے ہم اسے ہمیشہ یاد رکھیں گے۔"

"کیا مکالا اور اس کے مخصوص لوگ بھی ہمارے ساتھ دوستی کا سلوک برقرار رکھیں گے؟" اس بار میں نے صادری کی فراہم کردہ اطلاعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چبھتے ہوئے انداز میں سوال کیا تو مناما چونک اٹھا۔ الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

"تمہاری یہ باتیں مجھے اور میرے حساب کو اور الجھا دیتی ہیں۔"

"ہمارے بارے میں دوبارہ کبھی حساب لگانے کی حماقت نہ کرنا ورنہ ہو سکتا ہے کہ تم دیوتاؤں کے عتاب کا نشانہ بن کر اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھو۔"

مناما نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مکالا والی بات شاید اس کے ذہن میں چبھ رہی تھی۔ میں نے اس کی دکھتی رگ پر دوسرا وار کیا۔ "ہم جانتے ہیں کہ مکالا اور اس کے ساتھی ہمارے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں۔ ان کی ایک ایک حرکت ہمارے علم میں ہے ان کے مکروہ اور ناپاک چہرے ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں۔" میں نے سرد آواز میں کہا۔ "وہ ہماری خاموشی سے ڈھیٹ اور دلیر ہوتے جا رہے ہیں لیکن۔ جس دن ہمارے تیور بدلے ہماری انگلی کا ایک اشارہ انہیں نیست و نابود کر دے گا۔ ان کا انجام تمہاری توقعات سے کہیں زیادہ بھیانک اور اس قدر عبرت ناک ہو گا کہ اور دنیا کے لوگ ہمارے بارے میں سوچنا بند کر دیں گے۔"

"میں سمجھ رہا ہوں لیکن سوکارو۔" مناما روانی میں بوڑھے سوکارو کا نام لے گیا لیکن غلطی کا احساس ہوتے ہی اس نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے۔

"نہیں۔" میں نے یکلخت پینترا بدل کر غراتے ہوئے کہا۔ "تم آیندہ کبھی ہماری رہنمائی کی کوشش مت کرنا۔ اور ہاں، ہندسوں اور خطوط کی ترتیب کا کھیل بھی ہمارے سلسلے میں دوبارہ کھیلنے کی جسارت بھی نہ کرنا ورنہ تمہارا انجام دوسروں سے مختلف نہیں ہو گا۔"

میں اپنا جملہ مکمل کرنے کے بعد تیزی سے ایڑیوں کے بل گھوما اور رہائش گاہ کی سمت لمبے لمبے ڈگ بھرنے لگا۔ میرے جملے پر مناما کا رد عمل کیا ہوا۔ میں نے اسے دیکھنے کی ضرورت نہیں محسوس کی۔ البتہ مناما کی باتوں نے میرے دل کی حالت ضرور غیر کر دی تھی۔



اب ہمارے سامنے صرف دو ہی راستے تھے۔

ہم حالات کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے، سمورا اور اس کے جنگجوؤں کے روبرو اعتراف کر لیتے کہ ہماری حیثیت کیا ہے یا پھر کوئی ایسی ناقابل یقین حرکت کرتے جو مناما اور دوسروں کو

اس بات کا یقین دلا دیتی کہ ہم دیوتا ہیں ——— اور ہماری قوتیں لامحدود ہیں، پہلی صورت پر عمل کرنے کے بعد سمورا اور اس کے ساتھی ہمارے دشمن بن جاتے، وہ احساسات کے پجاری نہیں تھے جو دیارِ غیر میں ہماری خاطر مدارات کر کے دلوں کو تسخیر کرنے کا عمل کرتے، انھوں نے مارنا اور مرجانا سیکھا تھا، پل بھر میں ہمارے احساسات کو یکسر فراموش کر دیتے پھر ہمارا انجام شاید ہماری توقعات سے کہیں زیادہ عبرت ناک ثابت ہوتا، ہمیں دیوتا کی حیثیت میں جو عارضی اور وقتی مراعات حاصل تھیں وہ چھین لی جاتیں۔ مکالا اور اس کے نحوس خوار ساتھی جو چھپ کر ہمارے خلاف سازشوں کا جال بن رہے تھے برملا سامنے آجاتے ساودی کے نام پر وہ ایک زبان ہو کر ہماری قربانی کا مطالبہ کرتے تو سمورا کی ہمدردیاں بھی ہمارے حق میں کارگر نہیں ہو سکتی تھیں۔

ان کی آنکھوں کو چکا چوند کرنے کے لیے ہمارے پاس الٰہ دین کا چراغ بھی نہیں تھا جسے گھس کر ہم اس کے تابع جن کو طلب کرتے ان کے مظاہرے ہی ان کو ہمارا غلام بنا سکتے تھے۔

میں نے کیلاش کو صورتِ حال سے آگاہ کیا تو وہ بھی سوچ میں پڑ گیا۔

مناما کی باتوں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بوڑھے جادوگر سوکارد کو پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھتا، شاید اس لیے کہ سوکارد کے سیاہ علم کے آگے وہ بھی بے بس تھا یا پھر وہ سمورا کے گروپ کے مخالف گروہ سے متعلق تھا، یعنی ایک بات ہمارے حق میں تھی، مناما نے علمِ رمل کے زور سے ہماری حقیقت معلوم کر لی تھی لیکن پھر وہ بھی بھٹک گیا، اس نے مجھے یہی بتایا تھا، ہمارا ماضی اس کے حساب کتاب کی زد سے محفوظ رہا ہے، کوئی شے بار بار اس کے آڑے آجاتی تھی اگر نہ آتی تو ہم کھلی کتابوں کی طرح اس کے سامنے بکھرے پڑے ہوتے۔

وہ جنگلی تھے، وحشی درندے تھے، تہذیب اور اخلاق کی ابجد سے بے خبر تھے لیکن ہماری طرح انسان ہی تھے۔ اسی لیے ان کے اندر بھی گروہ بندی کی خو بو موجود تھی، میں نے مناما کی گفتگو سے یہی نتیجہ اخذ کیا، ساودی کی باتوں سے بھی یہی پتہ چلتا تھا کہ اور وفینا کے جزیرے کی آبادی کئی ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے ایک گروہ سمورا کا تھا جس کی پناہ میں ساودی سکون اور عزت کا سانس لے رہی تھی دوسری ٹولی مکالا کے مستقبل سے آس لگائے اس کے اشاروں پر ناچ رہی تھی۔ کچھ لوگ ان دونوں گروہوں کے درمیان مشترک تھے، وہ دلوں کے بھید سے بے خبر تھے، ان کے لیے زندگی کا مفہوم صرف کھانے پینے کی حد تک محدود تھا۔ اس سے زیادہ وہ سوچ کر کرتے بھی تو کیا کرتے۔

اور ایک جتھا مذہبی گروہ کا تھا جس کی باگ ڈور مناما نے سنبھال رکھی تھی، علمِ رمل کے ذریعے اس نے جنگلی لوگوں کو اپنا گرویدہ اور مذہب کی آڑ لے کر سردار کے سامنے اپنی حیثیت کے لیے ایک مقام بنا لیا تھا۔ ایک شیطان نما بوڑھے سوکارد کا مداح تھا، غرض کہ مہذب دنیا کے تعلیم یافتہ لوگوں کی طرح ان جنگلیوں نے بھی اپنے درمیان درجہ بندی کر رکھی تھی۔

جیکب کی ذہنی حالت ابھی اس قابل نہیں تھی کہ اسے نئی صورتِ حال سے آگاہ کر کے اس سے کوئی مشورہ طلب کیا جاتا، یوں بھی وہ مذہبی اصولوں پر سختی سے کاربند رہنے کا قائل تھا، اس نے ہماری طرح خود کو دیوتا نہیں ظاہر کیا بلکہ اس بات پر بھی بضد تھا کہ جھوٹ چونکہ انسان کو تباہی اور بربادی کی طرف لے جاتا ہے اس لیے ہمیں سمورا اور اس کے ساتھیوں کے سامنے نہایت ایمان داری سے اپنی حقیقت تسلیم کر لینا چاہیے "محبت اور جنگ میں تمام حربوں کا استعمال جائز ہے"۔ وہ اس کہاوت کے سخت خلاف تھا لہٰذا اگر ذہنی طور پر وہ ٹھیک ہوتا تو بھی مناما کی باتوں سے اسے باخبر کرنے کی حماقت ہم کبھی نہ کرتے، چنانچہ جب تک وہ بستر پر لیٹ کر دنیا و مافیہا سے بے خبر نہیں ہو گیا اور اس کے طویل خراٹوں نے ہمیں اس کی بے خبری کا یقین نہیں دلا دیا ہم اپنی اپنی جگہ حالات کا جائزہ لینے میں مصروف رہے پھر جیکب کے سو جانے کے بعد خاموشی سے اٹھے اور برآمدے میں آکر آرام کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

کچھ دیر تک ہم ایک دوسرے کو خالی خالی نظروں سے دیکھتے رہے پھر کیلاش نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"کیا تمھیں یقین ہے کہ مناما نے جو کچھ کہا ہے درست ہے؟"

"بظاہر اسے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں اور ایسی صورت میں جب کہ ہم اس کے اور اس کے ساتھیوں کے رحم و کرم پر ہیں۔"

"ممکن ہے اس نے مصلحتاً اپنے بیان میں کوئی گنجائش رکھی ہو۔"

"میں سمجھی نہیں۔"

"سمجھنے کی کوشش کرو۔ اگر مناما اپنے علم کے زور سے یہ دریافت کر سکتا ہے کہ ہمارے اور اس کے درمیان محض رنگ و نسل کا فرق ہے اور ہم نے اپنی بقا کی خاطر دیوتاؤں کا ڈھونگ رچا لیا ہے تو وہ یہ بھی معلوم کر سکتا ہے کہ ہمارا ماضی کیا ہے۔"

"اگر تمھاری بات تسلیم کر لی جائے تو یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ اس نے مجھے پوری بات بتانے سے کیوں گریز کیا؟" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "ہمارے ماضی تک رسائی حاصل کر لینے کے بعد وہ زیادہ دلیری سے ہمارے چہروں سے نقاب اتار سکتا تھا۔"

"یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تاریکی میں رکھ کر اچانک ہم پر کوئی

پھر لوپ وار کرنے کا منصوبہ مرتب کر چکا ہو۔"

"وہ ہمیں چونکائے بغیر بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتا تھا۔ سمورا کا ہمنوا ہونے کے سبب اس کے ہاتھ مکالا اور سوکارڈ کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہیں۔"

"چلو میں تمہاری بات مانے لیتا ہوں لیکن تم اس بات کا کوئی جواز پیش کر سکو گے کہ اگر مناما کے ہاتھ زیادہ مضبوط ہیں تو اس نے تم کو بلاوجہ ہوشیار کرنے کی حماقت کیوں مول لی؟"

"یہی ایک بات میرے شبہات کی تصدیق کرتی ہے۔" میں تیزی سے بولا۔ "مناما ابھی تک ہمارے ماضی کی گہرائیوں تک نہیں پہنچ سکا۔ اور میرے خیال میں اس کی وجہ سوکارڈ کا سیاہ علم ہے۔"

"گویا سوکارڈ نے اپنے جادو کے زور سے مناما کے حساب کتاب میں گڑبڑ پیدا کر دی ہے۔"

"ہو سکتا ہے۔"

"تمہاری دلیل قطعی بے وزن نظر آتی ہے۔" کیلاش نے کہا۔ "اگر سوکارڈ کے کالے علم نے مناما کے ذہن کو مفلوج کر رکھا ہوتا تو وہ ہماری اصلیت کا راز بھی کبھی نہ معلوم کر پاتا۔ صرف ہمارا ماضی اس کی نگاہوں سے کیوں اوجھل ہے؟"

کیلاش کی دلیل معقول تھی اس لیے میں نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ ہونٹ کاٹ کر رہ گیا۔ پھر اچانک میرے ذہن میں جینی کا تصور ابھر آیا۔ مکالا کے خلاف وہ ایک بار پہلے بھی ہماری مدد کر چکی تھی۔ میرے کیبن کو اندر سے بند کر کے اس کا باہر نکل جانا اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ اپنے وجود کے اندر پراسرار اور حیرت انگیز قوتیں رکھتی تھی ــــ اس نے ہمارے دشمنوں کو بلو پائپ کے ذریعے نہ صرف یہ کہ نہایت خاموشی سے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا بلکہ ان کی لاشوں کو بھی غائب کر دیا تھا۔ اس کی قوت بوڑھے سوکارڈ کے مقابلے میں یقیناً زیادہ رہی ہو گی ورنہ وہ اس کے کالے علم کا شکار ہو چکی ہوتی اور سوکارڈ نے یہ بھی معلوم کر لیا ہوتا کہ ان تین آدمیوں کا انجام کیا ہوا جو رات کی تاریکی میں ہماری موت کا ارادہ کر کے اپنی کمین گاہوں سے نکلے تھے۔

یقیناً وہ جینی کی پراسرار قوت ہی ہو سکتی ہے جو مناما کے ہندسوں اور خطوط کی ترتیب کو بار بار بگاڑ کر اسے ہمارے سلسلے میں الجھنے میں مبتلا رکھنا چاہتی ہے۔ میرے ذہن نے مجھے باور کرانے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے میرے ذہن میں پیدا ہونے والا سارا ابال صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔ میں نے سوچا۔ اگر وہ جینی کی پراسرار قوت ہی ہے جو ہمارا تحفظ کر رہی ہے تو وہ خود کیوں پوشیدہ ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ خبیث سوکارڈ نے اپنے جادو کے زور سے جینی کا راز پا لیا ہو اور اسے ٹھکانے لگا دیا ہو۔ یہی وجہ ہو سکتی ہے ورنہ جینی ہماری مدد کو ضرور آتی۔

میرے ذہن میں آندھیاں چلنے لگیں۔ جینی کے تصور نے مجھے الجھا دیا۔ میں اپنے خیال میں محو تھا کہ کیلاش کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"کس سوچ میں گم ہو گئے؟"

"آں۔" میں نے چونک کر کیلاش کو دیکھا پھر اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے بولا۔ "میں جینی کے بارے میں غور کر رہا تھا۔"

"آئی سی۔" جینی کے نام پر کیلاش کی نگاہیں بھی چمک اٹھیں۔ "تمہارا خیال درست ہے میرے دوست، وہ جینی کی پراسرار شخصیت ہی ہو سکتی ہے جو مناما کے حساب کتاب میں خلل ڈال رہی ہے۔"

"لیکن وہ اگر چاہتی تو مجھے قبل از وقت موقعے کی نزاکت سے آگاہ کر سکتی تھی۔" میں نے آہستہ سے جواب دیا۔ "میں کچھ اور سوچ رہا ہوں۔"

"وہ کیا؟"

"کہیں جینی بھی حالات کا شکار تو نہیں ہو گئی۔"

"نہیں۔ میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ وہی ہماری پشت پناہی کر رہی ہے۔" کیلاش نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔ "کیا تم بھول گئے ہو کہ اسی کی پراسرار قوت نے ہمیں میزائل کر موت کے منہ سے بچا لیا تھا۔"

"مجھے یاد ہے۔ لیکن اس روز اس کی آواز برابر میرے کانوں میں گونج رہی تھی، وہ میری نظروں سے پوشیدہ تھی مگر میں اس کا قرب محسوس کر رہا تھا اور اس روز کے بعد سے اس کی آواز دوبارہ میرے کانوں میں نہیں گونجی۔"

"ہو سکتا ہے اس نے سوکارڈ کے درمیان میں آ جانے کی وجہ سے خود کو گھپ اندھیروں میں چھپا لیا ہو اور در پردہ ہماری مدد کر رہی ہو۔"

"خدا کرے تمہارا قیاس درست ہو ورنہ ہم بے موت مارے جائیں گے۔"

"ہمت سے کام لو جمال۔ ابھی ہمارے ہاتھ میں ایک قیمتی مہرہ اور بھی ہے۔"

"وہ کون؟"

"مناما کی باتوں نے شاید تمہاری ذہنی صلاحیتوں کو زنگ آلود کر دیا ہے ورنہ تم بوگا کی اہمیت کو کبھی فراموش نہ کرتے۔" کیلاش نے کہا۔ "ہم اس آخری مہرے کو اپنے بچاؤ کی خاطر نہایت آسانی سے استعمال کر سکتے ہیں۔"

"مگر وہ ہم سے یہ بھی سوال ضرور کریں گے کہ لوگا اگر زندہ ہے تو کہاں ہے؟"

"اور ہم جواب میں ساوری کو بطور گواہ پیش کر دیں گے۔" کیلاش سنجیدگی سے بولا۔ "اگر ہم ساوری کے ماضی سے باخبر ہیں تو مکالا اور دوسرے کچھ لوگ بھی اس کی حقیقت سے ضرور واقف ہوں گے۔ وہ ساوری کو زبان کھولنے پر مجبور کریں گے تو مکالا درمیان میں آجائے گا اور پھر۔ حالات کی گرہیں از خود کھلتی چلی جائیں گی۔"

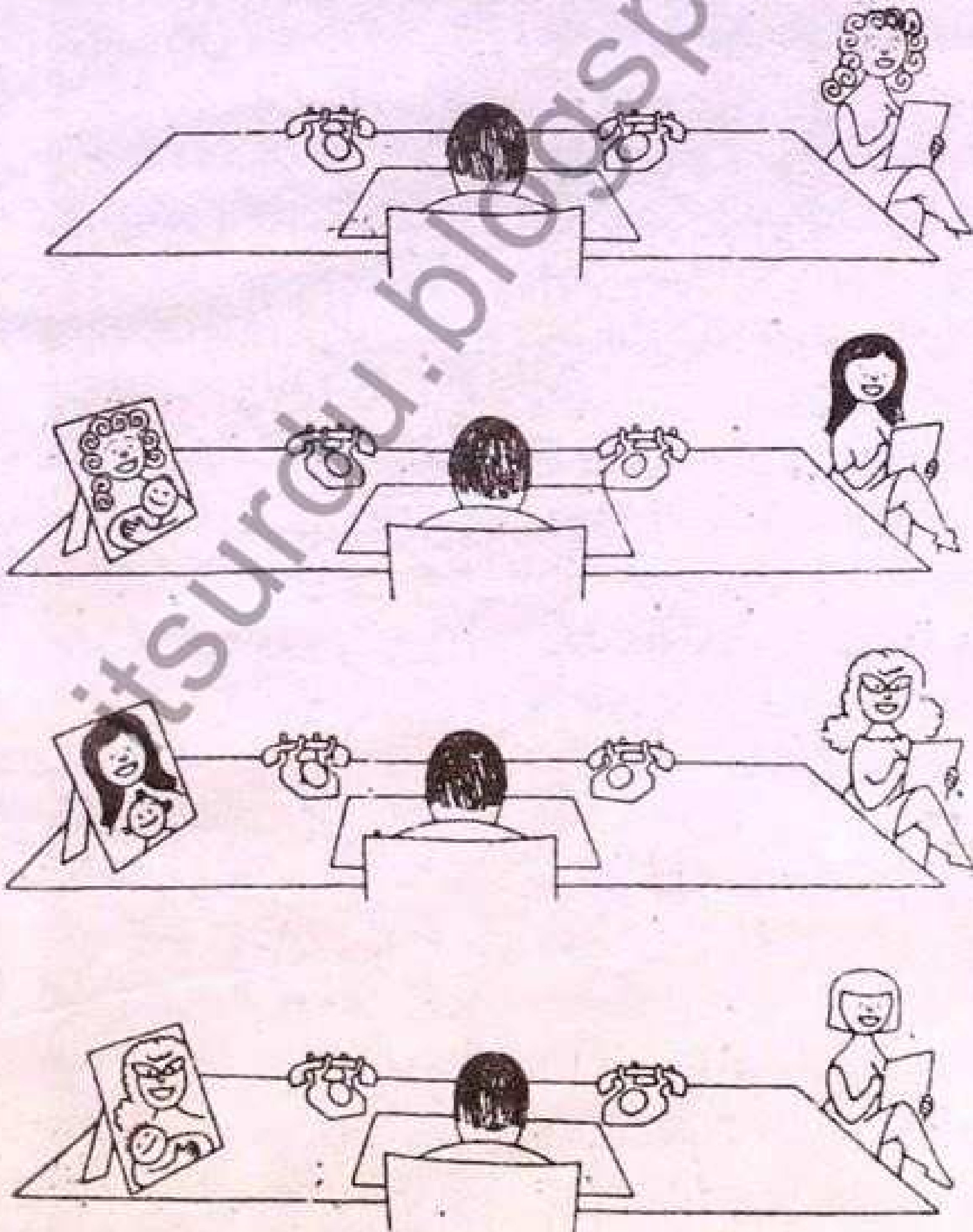
"کیا ہمارے لیے یہ مناسب ہوگا کہ ہم اپنے بچاؤ کی خاطر ساوری کی زندگی داؤ پر لگا دیں۔"

"اس کا فیصلہ آنے والے حالات پر منحصر ہوگا۔" کیلاش نے ٹھوس آواز میں جواب دیا۔ "میں بنیادی طور پر سرجن ہوں۔ مریض کی جان بچانا میرے فرائض میں شامل ہے لیکن کبھی ہمیں کسی ایسے مریض کو خاموشی سے سلو پائزنگ بھی کرنا پڑتی ہے جس کا وجود دوسرے سیکڑوں انسانوں کے لیے خطرے کا باعث بننے لگتا ہے۔"

میں نے کیلاش کے چہرے کو غور سے دیکھا۔ وہ اپنی جگہ بے حد مطمئن نظر آ رہا تھا۔ رات چونکہ زیادہ بھیگ چکی تھی اس لیے میں نے بحث کو طول دینا مناسب نہیں سمجھا۔ کچھ دیر تک کیلاش کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا پھر اٹھ کر اندر آگیا جہاں جیکب کے خراٹے بدستور گونج رہے تھے۔ بستر پر لیٹ کر میں نے آنکھیں بند کر لیں لیکن میرا ذہن بدستور مناما کی ذات میں الجھا ہوا تھا۔

اور پھر۔

جیکسن کا پراسرار چہرہ میرے ذہن کے پردوں پر روشن ہو گیا۔ ڈنمارک کا رہنے والا وہ تنومند نائب کپتان جو بحری عقاب پر ہمارے ساتھ تھا۔ جس کی شخصیت کے متعدد پہلو آہستہ آہستہ میرے سامنے بے نقاب ہوئے تھے۔ جو پراسرار علوم میں بے حد عمل دخل رکھتا تھا جس نے اپنی طاقت میں اضافہ کرنے کی خاطر اپیا کے جزیرے پر گاما کے مرتے ہی حیرت انگیز پھرتی کے ساتھ مقدس ہنگارو کا ڈھانچہ حاصل کر لیا تھا۔ اس نے ایک تیر سے دو شکار کیے تھے۔ روحوں کی اپیا پر اس نے بحری عقاب کا سفر ترک کر دیا اور اپیا کے لوگوں میں اپنا مقام بھی بنا لیا۔ ہڈیوں کے پراسرار ڈھانچے کے حصول کے بعد



اس کے بازو اور مضبوط ہو گئے۔

وہ روحوں کو طلب کرنے میں مہارت رکھتا تھا بحری عقاب پر اس کے ساتھی ہمیشہ اس کی ذات سے خوف زدہ نظر آتے تھے، مجھے کپتان اینشلے نے بھی یہی باور کرایا تھا کہ وہ بات جو جکیسن کے منہ سے نکلتی ہے پتھر کی لکیر بن جاتی ہے، میں بحری سفر کے دوران جکیسن کی طاقت کے بہت سارے کرشمے دیکھ چکا تھا۔ اس نے جہاز سے اترنے سے ایک رات قبل مجھے ڈھکے چھپے لفظوں میں یہ اشارہ بھی کیا تھا کہ میں تنہا سفر کروں اور جکیب اور کیلاش کو اپنے ساتھ آئندہ پیش آنے والے خطروں میں شریک نہ کروں۔

درخشاں کے سلسلے میں بھی روحوں نے اسے قبل از وقت باخبر کر دیا تھا اسے یہ بھی علم تھا کہ بحری عقاب کا انجام کیا ہو گا لیکن اس نے اپنے ہونٹ سختی سے بند کر لیے تھے اس کی پراسرار خاموشی نے جہاز کے پورے عملے کو موت کے منہ میں دھکیل دیا، وہ چاہتا تو اپنے ساتھیوں کو واپسی کے سفر پر آمادہ کر سکتا تھا لیکن شاید روحوں نے چپ رہنے کی تاکید کر دی تھی۔

وہی جکیسن اس وقت میری نگاہوں کے سامنے بے حد معصوم صورت بنائے کھڑا تھا، میرا دل چاہا کہ اس کا منہ نوچ لوں اسے دیکھ کر میری رگوں میں خون کا دباؤ یک لخت تیز ہو گیا وہی ہماری بربادی کا ذمہ دار تھا۔ اگر اس نے خط کے مضمون کے بارے میں مجھے پہلے ہی بتا دیا ہوتا تو شاید ہم آج ان حالات سے دوچار نہ ہوتے، میں کچھ دیر تک اسے خوں خوار نظروں سے گھورتا رہا۔

"میرے محترم۔ میں جانتا ہوں کہ آپ مجھ سے بے حد خفا ہیں لیکن حالات نے جو کروٹ بدلی اس میں میری ذات کو کوئی دخل نہیں تھا۔"

"کیوں؟" میں نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہیں علم نہیں تھا کہ ہم بحری عقاب کی تباہی کے بعد کن حالات کا شکار ہوں گے؟"

"مجھے اپنے ساتھیوں کی موت کا بھی بے حد دکھ ہے میرے محترم لیکن میں مجبور تھا۔ پراسرار قوتوں نے مجھے سختی سے زبان بند رکھنے کی تاکید کر دی تھی۔"

"تم اگر زبان کھول دیتے تو کیا ہوتا۔ تمہاری موت؟"

"بات اگر صرف جکیسن کی موت کی ہوتی تو شاید میں بزدلی کا ثبوت کبھی نہ دیتا لیکن قسمت کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں۔" جکیسن نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "موت میرے لیے کوئی حقیقت نہیں رکھتی، طوفانوں سے کھیلنا ملاحوں کی زندگی ہوتی ہے مگر کل کیا ہونے والا ہے یہ کوئی نہیں جانتا۔"

"کیا تم بھی نہیں؟" میں نے حقارت بھرے لہجے میں طنز کیا۔

"میری بات اور ہے۔" جکیسن نے سپاٹ آواز میں کہا۔ "روحوں کو بلانے کا عمل سیکھنے کے بعد میرے لیے ماضی، حال اور مستقبل سب کھلی کتاب کی مانند ہیں، میں روحوں کے ذریعے سب کچھ معلوم کر لیتا ہوں لیکن کچھ باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو علم میں آجانے کے باوجود انسان کے اختیار سے باہر ہوتی ہیں، بحری عقاب کی تباہی کو لے لیجیے۔ ہاں مجھے اس کی بربادی کا علم ہو چکا تھا لیکن روحوں نے میری زبان پر تالے ڈال دیے تھے، میں قبل از وقت اپنے دوستوں کو ان کی عبرت ناک موت سے باخبر نہیں کر سکتا تھا۔"

"لیکن تم نے اپنی تحریر کے ذریعے مجھے ضرور آگاہ کر دیا۔ یہ اور بات ہے کہ میں نے تمہارے دیے ہوئے سربند لفافے کو قبل از وقت نہیں کھولا اگر کھول لیا ہوتا تو آج بات کچھ مختلف ہوتی۔"

"آپ کا خیال ہے محترم۔" جکیسن نہایت وثوق سے بولا۔ "میں نے آپ کو وہ خط روحوں کی اجازت کے بعد تحریر کیا تھا اور مجھے یقین کامل تھا کہ آپ جہاز کی تباہی سے قبل اس بند لفافے کو نہیں کھول سکیں گے۔"

"کیا تمہیں میری درخشاں کے بارے میں بھی علم ہو چکا ہے؟" میں نے تھوڑے توقف کے بعد دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔

"میں آپ کی کیفیت کا اندازہ لگا سکتا ہوں میرے عزیز!" جکیسن معنی خیز انداز میں مسکرایا۔ "روحوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ اپنی شریک حیات کو دیوانگی کی حد تک پیار کرتے ہیں اور پیار کی وہی شدت ہیں آپ کو یہاں تک کھینچ لائی ہیں۔"

"کیا میں اسے پانے میں کامیاب ہو جاؤں گا؟" میں نے تیزی سے دریافت کیا۔

"ہاں۔" جکیسن نے محتاط لہجے میں رک رک کر جواب دیا۔ "آپ کے ذہن میں جو تصویر کلبلا رہی ہے وہ ایک بار پھر جنم لے گی۔ ہو بہو وہی صورت، وہی رنگ و روپ۔ وہی ناک نقشہ اور تصویر کا دوسرا جنم پہلے جنم سے زیادہ حسین اور خوب صورت ہو گا۔"

"کیا۔ تم مجھ سے سچ بول رہے ہو؟" میں نے جذباتی آواز میں پوچھا۔ "وہ دن کب آئے گا؟"

"وہ دن بہت جلد آنے والا ہے میرے محترم حالات کی کڑیاں ایک دوسرے سے ملتی جا رہی ہیں، ترتیب مکمل ہوتے ہی آپ کی زندگی میں ایک نیا انقلاب پیدا ہو گا۔ ایسا عظیم اور شان دار انقلاب جو آپ کی توقعات سے کہیں زیادہ روشن اور تاب ناک ہو گا اور ۔۔۔۔!"

"اور کیا؟" میں نے جکیسن کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے تیزی سے سوال کیا۔

"ہو سکتا ہے کہ زندگی میں رونما ہونے والی وہ تبدیلی آپ

کے ذہن سے عزیب جیکسن کی یاد بھی محو کر دے۔"

"تم نے اپنے خط میں یہ کیوں لکھا تھا کہ ہو سکتا ہے تم دوبارہ ہم سے آملو؟" میں نے جیکسن کے جواب کو نظر انداز کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ابھی میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"بتا نہیں سکتے یا بتانا نہیں چاہتے؟" میں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ "کیا جنگارو کی ہڈیوں کا ڈھانچہ حاصل کر لینے کے بعد بھی تم مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں لاعلم رہ سکتے ہو؟"

"گاباکی اچانک موت کا حادثہ میری زندگی کا سب سے عجیب اتفاق ہے۔" جیکسن بولا۔ "روحوں کی زبانی میں نے جنگارو کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن مجھے یقین نہیں تھا کہ اس کا حصول میرے لیے اس قدر اچانک ممکن ہو سکے گا۔"

"جیکسن۔ کیا تم جانتے ہو کہ ہم جہاز کی تباہی کے بعد سے کن حالات سے دوچار ہیں؟"

"آپ کا یہ خادم آپ کے حالات سے ایک لمحہ بھی بے خبر نہیں رہتا میرے محترم۔ سب کچھ اسی انداز میں پیش آرہا ہے جس ترتیب سے روحوں نے آنے والے واقعات کی پیش گوئی کی تھی۔"

"روحوں نے تمہیں یہ بھی ضرور بتایا ہوگا کہ ہماری موت کب اور کن حالات میں واقع ہوگی۔" میں نے جھلا کر پوچھا۔

"موت اور زندگی خدا کے اختیار میں ہے۔ روحیں ان سرحدوں تک نہیں پہنچ سکتیں جہاں موت اور زندگی کے فیصلے کیے جاتے ہیں البتہ میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ وقت نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو الجھا دیا ہے لیکن یہ حالات عارضی ہیں۔ اس کے بعد آپ کی زندگی کا ایک سنہری دور شروع ہوگا، اور وقت کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں ہوگی۔ ہاں میرے محترم روحوں نے مجھے یہی بتایا ہے اور جنگارو کی مقدس اور عظیم روح نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔"

"ساوری کے بارے میں روحوں نے کیا بتایا ہے؟" میں نے کچھ سوچ کر دریافت کیا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ ساوری کے بجائے جینی کے سلسلے میں دریافت کریں۔"

"جینی؟" میں جینی کا نام سن کر چونکا۔ جیکسن کے ہونٹوں پر بڑی پراسرار اور معنی خیز مسکراہٹ نظر آرہی تھی۔ میں نے اسے تیکھے انداز میں گھورا۔ "جینی کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟"

"وہ حالات کی پیداوار ہے۔" جیکسن نے بدستور مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "روحوں نے مجھے جینی کے بارے میں قبل از وقت کچھ نہیں بتایا تھا لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ پراسرار اور بے پناہ قوتوں کی مالک ہے۔"

"مجھے اس کی طاقت کا اندازہ ہو چکا ہے۔" میں نے زہرخند سے کہا۔ "جیکب نے موت اور زندگی کے درمیان جو گھڑیاں جنون اور دیوانگی کے عالم میں گزاری ہیں میں انہیں آسانی سے فراموش نہیں کر سکتا۔"

"میں نے۔ آپ سے کہا تھا میرے محترم کو فادر جیکب اور مسٹر جن کیلاش کا ساتھ چھوڑ دیں۔" جیکسن یک لخت سنجیدہ ہو گیا۔ "میں جانتا ہوں کہ آپ کو اپنے دوستوں سے بہت لگاؤ ہے لیکن کل کیا ہونے والا ہے۔ آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔"

"جیکسن۔" میں نے اسے سخت نظروں سے گھورتے ہوئے سرد آواز میں مخاطب کیا۔ "تم شاید بھول رہے ہو کہ ہم نے بحری سفر پر روانہ ہونے سے قبل ایک ساتھ جینے اور ساتھ مرنے کا عہد کیا تھا۔"

"یہی عہد آپ نے درخشاں کے ساتھ بھی کیا تھا میرے عزیز! لیکن کیا آپ اس پر قائم رہ سکے؟"

"تم۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" درخشاں کا نام سن کر میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔

"وقت کے تیز و تند طوفان میں عہد و پیماں حقیر تنکوں سے زیادہ حیثیت کے حامل نہیں ہوتے۔" جیکسن نے مبہم لہجے میں جواب دیا۔ "وقت ہی زخم اور چرکے لگاتا ہے اور یہی وقت زخموں کے لیے تریاق بھی بن جاتا ہے۔"

"ہمیں اور وفینا کے اس منحوس جزیرے سے کب نجات ملے گی؟" میں نے تلملا کر پوچھا۔

"اس کا فیصلہ بھی وقت ہی کرے گا۔"

"تم شاید میری بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہو۔" میں گرج کر بولا۔

"صبر سے کام لیجیے میرے محترم! ابھی تو آپ کو اور وفینا کے اس منحوس جزیرے پر بوڑھے سوکارو کی ساحرانہ قوتوں سے مقابلہ کرنا ہے۔"

"سوکارو؟" میں نے چونکتے ہوئے جیکسن کو تعجب خیز نظروں سے دیکھا۔ "کیا۔ تم سوکارو کے بارے میں بھی جانتے ہو؟"

"روحوں کی رفاقت نے آپ کے اس حقیر غلام کو گھپ اندھیروں میں بھی دور تک دیکھنے کا عادی بنا دیا ہے۔ میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ سوکارو رات کے اس پچھلے پہر میں کیا کر رہا ہے۔"

"کیا کر رہا ہے؟" میں نے تیزی سے دریافت کیا۔

جیکسن نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا، اس کے ہونٹ

پھر ایک بار پھر بڑی معنی خیز مسکراہٹ ابھر رہی تھی میں نے ضبط سے کام لیا۔ میں اس سے اودفینا کے بوڑھے ساحر کے بارے میں بہت کچھ دریافت کرنا چاہتا تھا لیکن قبل اس کے کہ میں کوئی سوال کرتا جیکسن کا وجود میری نگاہوں کے سامنے دھواں بن کر یوں لہرانے لگا جیسے وہ بکھر رہا ہو۔ میں نے اسے آواز دینا چاہی لیکن میری آواز حلق میں گھٹ کر رہ گئی۔ دھوئیں کی چادر میری نگاہوں کے سامنے دبیز ہوتی ہو گئی اور جیکسن کا وجود اس کی اوٹ میں دھندلانے لگا۔

میں گم صم کھڑا رہا، وہ سب کچھ میرے لیے ناقابلِ یقین تھا۔ دھوئیں کے بادل مرغولے بن کر میری نگاہوں کے سامنے تیرتے رہے۔ جیکسن کا وجود اس کے اندر غائب ہوتا گیا۔ پھر یک لخت فضا کی تمام کثافتیں دور ہو گئیں، گہری دھند کا سحر ٹوٹا تو میں دم بخود رہ گیا۔ میری نگاہیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ میں اس وقت اپنی رہائش گاہ میں نہیں تھا۔ ایک ایسے کمرے میں موجود تھا جہاں مکالا اور سوکارڈ آمنے سامنے بیٹھے ایک دوسرے کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ پھر میری قوتِ سماعت سے مکالا کی مانوس آواز ٹکرائی۔

”سوکارڈ۔ کیا تجھے یقین ہے کہ وہ دیوتاؤں کا ڈھونگ رچا رہے ہیں؟“

”مکالا کا اقبال بلند ہو۔ سوکارڈ کا علم کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔“ بوڑھے جادوگر نے ٹھوس آواز میں کہا۔ ”اگر وہ دیوتا ہوتے تو اپنے تیسرے ساتھی کی دیوانگی کا سبب ضرور جان لیتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وہ ابھی تک زہر کے چکر میں الجھے ہوئے ہیں۔ سیاہ بلی کا راز بھی وہ نہیں جان سکے۔“

”سیاہ بلی۔“ مکالا چونکا اور کھردرے لہجے میں بولا۔ ”یہ سیاہ بلی کہاں سے آ گئی؟“

”اسے سوکارڈ کے کالے علم نے جنم دیا تھا۔“ سوکارڈ کے انداز میں خباثت تھی۔ ”میں نے نقلی دیوتاؤں کو کسوٹی پر پرکھنے کے لیے بلی کو وہاں بھیجا تھا مگر وہ دھوکا کھا گئے۔“

”پھر سوچ لے سوکارڈ۔ کہیں تیرا کالا سفید جادو تجھے فریب نہ دے رہا ہو۔“ مکالا نے تیوری پر بل ڈال کر کہا۔ ”میرا نشانہ اگر خطا ہو گیا تو سردار کی گدی اور سرداری دونوں میرے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو جانتا ہے تو کہ تیرا انجام کیا ہوگا؟“

”بھیانک موت۔“ سوکارڈ کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ ابھر آئی۔ دوسرے ہی لمحے وہ کسی سانپ کی طرح سرسراتے ہوئے بولا۔ ”سورج کی رفتار ڈانواں ڈول ہو سکتی ہے لیکن میرے جادو کے بول غلط نہیں ہو سکتے۔“

”پھر۔ کیا سموا نے جھوٹ بولا تھا کہ وہ منتر آپ ہی آپ الٹ گئی؟“

”ہو سکتا ہے سردار نے عظیم مکالا کو جھانسہ دینے کے لیے ایک من گھڑت کہانی سنا دی ہو۔“

”ہو سکتا ہے۔“ مکالا نے سوچتے ہوئے کہا پھر توقف سے بولا۔ ”سوکارڈ۔ کیا تو نے خبیث مناما کے بارے میں بھی سب کچھ دیکھ بھال لیا ہے۔“

”وہ میرے قدموں کی گرد بھی نہیں پا سکتا۔“ سوکارڈ نے حقارت سے کہا۔ ”میں نے اس کے چاروں طرف ایک ایسا جال پھیلا دیا ہے جو اسے اندھا کیے رہے گا۔ البتہ وہ کتا۔“ سوکارڈ نے جملہ ادھورا چھوڑا تو مکالا کسی زخمی درندے کی طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا، غراتے ہوئے بولا۔

”کتے میں تجھے کیا نظر آ رہا ہے؟“

”مجھے اس کی آواز بند کرنا ہوگی۔“ سوکارڈ نے تیزی سے کہا۔

”مکالا کو کتے سے ڈرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیوں؟“ مکالا کے تیور خطرناک ہو گئے۔

”بس ایک دن اور رک جاؤ مکالا۔ اس کے بعد میں اپنے جادو کے زور سے سب ٹھیک کر لوں گا۔“

”کوئی گڑبڑ ہوئی تو مکالا سب سے پہلے تیرا ٹینٹوا دبائے گا۔“ جواب میں سوکارڈ ہاتھ ملتا ہوا اٹھا، مکالا کے قریب جا کر بولا۔ ”مکالا۔ تو چاہے تو میں ان نقلی دیوتاؤں کو اپنے جادو کے زور سے پل بھر میں بھسم کر پھینک سکتا ہوں۔“

”نہیں۔ نہیں۔“ مکالا چھاتی ٹھونک کر بولا۔ ”وہ میرے شکار ہیں۔ میں انہیں اپنی مرضی سے ماروں گا۔“

”جیسی تیری مرضی۔ سوکارڈ کل بھی تیرا غلام تھا اور....“

اسی لمحے سوکارڈ کی پشت پر رکھے ہوئے چربی کے چراغ کی لو تیز تیز کپکپانے لگی اور سوکارڈ یوں تیزی سے اس کی جانب پلٹا جیسے وہ شگون اس کی مرضی کے خلاف تھا۔ ایک ثانیے تک وہ ٹکٹکی باندھے چراغ کی تھرتھراتی لو کو دیکھتا رہا پھر میری طرف پلٹا تو میں خوف سے لرز اٹھا۔

بوڑھے ساحر کی سرخ آنکھیں میری جانب اٹھی ہوئی تھیں اور مکالا۔ وہ سوکارڈ کو ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے کچا چبا ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور

میں نے سہم کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔



**میری** کیفیت کسی ایسے پرندے سے مختلف نہیں تھی جو روایت کے مطابق سوتے وقت اپنے دونوں پیر محض اس لیے اوپر کی جانب اٹھا لیتا ہے کہ اگر آسمان گرے تو اس کا وجود محفوظ رہے۔

میں نے حالات سے سہم کر اپنی آنکھیں سختی سے بھینچ لیں لیکن میرے دل کی دھڑکنیں کسی طرح تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھیں بظاہر سوکارو میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا لیکن اس کی سرخ سرخ انگاروں کی مانند دہکتی آنکھیں میرے تصور میں بدستور موجود تھیں اور آنکھیں بند ہونے کے باوجود میں چراغ کی لو کی شدید کپکپاہٹ اپنے بوجھل پپوٹوں پر محسوس کر رہا تھا۔ سوکارو کے چہرے کی خباثتیں... مجھے بدستور دہشت زدہ کر رہی تھیں۔

جس انداز میں وہ یک لخت میری جانب پلٹا تھا اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا تھا کہ اس کے کالے علم نے اسے کمرے میں میری موجودگی سے باخبر کر دیا ہے۔ وہ مجھے کھا جانے والی تیز نظروں سے گھور رہا تھا۔

میں اپنی جگہ دم سادھے بے حس و حرکت خاموش کھڑا اپنے دل کی بے ترتیب دھڑکنوں کا شمار کرتا رہا۔ مجھے یقین تھا کہ میرا برا وقت قریب آ گیا ہے۔ مکالا اور سوکارو کے سامنے میری حقیقت کسی حقیر تنکے سے زیادہ نہیں تھی۔ میں مکالا کی درندگی کا عملی مظاہرہ بھی دیکھ چکا تھا۔ جشن والی رات اس نے جس بیدردی سے معصوم زاریا کے وجود کے ٹکڑے کیے تھے اس کی یاد ابھی تک میرے ذہن میں تازہ تھی۔

گزرتے وقت کا ایک ایک پل میری روح پر گراں گزر رہا تھا۔ آنے والے لمحوں کا تصور ہی میرے اعصاب کو سرد کر دینے کے لیے بہت کافی تھا۔ مجھے اس خاموشی سے بھی خوف محسوس ہو رہا تھا جو میرے اطراف طاری تھی۔ موت اور زندگی کا درمیانی وقفہ میرے لیے بے حد اذیت ناک تھا۔ میں نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔ بوڑھے ساحر کی خون خوار نظریں بدستور میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کی کشادہ پیشانی پر ابھرنے والی آڑی ترچھی لکیریں بے انتہا پراسرار اور خوف ناک نظر آ رہی تھیں۔ وہ یوں مجھے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی قوتِ بصارت پر شبہہ ہو رہا ہو۔

سوکارو کی جگہ اگر میں ہوتا تو شاید میری کیفیت بھی اس سے مختلف نہ ہوتی۔ صرف ایک لمحہ پیشتر اس نے بڑے یقین کے ساتھ مکالا کو باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ اپنی ساحرانہ قوتوں کو بروئے کار لا کر وہ مجھے اور میرے دوستوں کو پل بھر میں اپنے پیروں تلے روند سکتا ہے اور دوسرے ہی لمحے چراغ کی لو نے کپکپا کر اسے وہاں میری موجودگی سے آگاہ کر دیا۔

مجھے اپنا سانس سینے کی گہرائیوں میں کہیں گھٹتا محسوس ہوا۔ میں پھٹی پھٹی نگاہوں سے سوکارو کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں کی تپش میرے وجود کو بڑی سرعت سے جھلسا رہی تھی۔ جانے وہ کس سوچ میں غرق تھا، شاید میری موت کی خوشی نے اس پر شادیٔ مرگ کی کیفیت طاری کر دی تھی یا پھر وہ مجھے رفتہ رفتہ سسکا سسکا کر مار ڈالنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔

"سوکارو! تو اس طرح آنکھیں پھاڑے خلا میں کیا تلاش کر رہا ہے؟"

مکالا کی تیز اور سرد آواز میرے کانوں میں گونجی۔ میں نے چونک کر مکالا کو دیکھا۔ وہ بدستور بگڑے ہوئے تیور اور خطرناک نظروں سے سوکارو کو گھور رہا تھا۔ شاید ابھی تک وہ کمرے میں میری موجودگی سے بے خبر تھا۔

"مکالا!" سوکارو نے بدستور میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ "میں محسوس کر رہا ہوں کہ کمرے میں اس وقت ہم دونوں کے علاوہ ایک تیسری شخصیت بھی موجود ہے۔"

"تیسری شخصیت؟" مکالا نے تیزی سے چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔ "کون ہے وہ؟"

"میرا علم مجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔" سوکارو کسی زہریلے سانپ کی طرح پھنکارتے ہوئے بولا۔ "چراغ کی لو بلا وجہ نہیں بھڑک سکتی۔ ایسا ہمیشہ اسی وقت ہوتا ہے جب کوئی اجنبی میرے قائم کردہ طلسمی حصار کو توڑنے کی کوشش کرے۔"

"ہڈیوں کے پنجر۔ کیا تو مکالا کے ساتھ مذاق کر رہا ہے؟" مکالا کا لہجہ خوں خوار ہو گیا۔

"نہیں۔" وہ سرسراتی ہوئی آواز سے بولا۔ "میرا علم کہتا ہے کہ وہ اسی کمرے میں موجود ہے۔ میرے اور اس کے درمیان ایک دھند سی قائم ہے لیکن میری نظریں بہت جلد اسے پا لیں گی اور وفیتا کی مقدس سرزمین پر آج تک سوکارو کے جادو کا کوئی توڑ نہیں پیدا ہوا۔ میں دیکھوں گا کہ وہ کون ہے جس نے اپنی موت کو للکارنے کی حماقت کی ہے۔"

"شاید تیرے دماغ میں کوئی فتور پیدا ہو گیا ہے۔" مکالا گرج کر بولا۔ "یاد رکھ۔ اگر تو نے مکالا کو فریب دینے کی کوشش کی تو تیرا انجام خطرناک ہو گا۔ میری طرف دیکھ۔ مجھے بتا کہ تو اس طرح آنکھیں پھاڑے کیا دیکھ رہا ہے؟"

"نہیں مکالا نہیں۔ سوکارو تیرے ساتھ مذاق کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔" سوکارو نے اپنی نگاہوں کا زاویہ تبدیل کیے بغیر تیزی سے جواب دیا۔ "وہ جو بھی ہے اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے اور......"

"اور اب میرے ہاتھوں تیری موت تیرا مقدر بن گئی ہے۔" مکالا کسی زخمی درندے کی طرح دہاڑتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹ گیا پھر اس نے نہایت پھرتی سے کمرے سے لٹکتا ہوا خنجر نکال کر سیدھے ہاتھ میں سنبھال لیا۔ خوف ناک آواز میں للکارتے ہوئے بولا۔ "سوکارو۔ تو جانتا ہے کہ مکالا بے رحمی اور دہشت کا دوسرا نام ہے۔ زندگی چاہتا ہے تو مجھے سیدھی طرح بتا دے کہ تو اس وقت کیا سوچ رہا ہے۔ یاد رکھ، مکالا اس آسمانی قہر کا دوسرا روپ ہے جسے تیرا گندا جادو بھی نہیں مٹا سکتا۔"

مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں طلسم ہوشربا کی ناقابلِ یقین داستان کا کوئی خوف ناک باب پڑھ رہا ہوں۔ سوکارو

کی نظریں میرے چہرے پر مرکوز تھیں، وہ پلکیں جھپکائے بغیر مجھے مستقل گھور رہا تھا لیکن اس نے مکالا کو یہی باور کرانے کی کوشش کی کہ وہ کمرے میں کسی تیسرے شخص کو صرف محسوس کر رہا ہے دیکھنے سے قاصر ہے۔ شاید وہ کسی خاص مصلحت کی بنا پر ایسا کر رہا تھا لیکن دوسری طرف مکالا کا انداز بتا رہا تھا کہ اگر سوکارو نے فوری طور پر حقیقت کا اظہار نہ کیا تو وہ اسے جہنم رسید کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔ میرے ذہن میں ایک خیال بڑی سرعت سے ابھرا۔ کیوں نہ میں مکالا کو وہاں اپنی موجودگی سے باخبر کر کے ششدر کر دوں اور اسے بتا دوں کہ سوکارو دروغ گوئی سے کام لے رہا ہے۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ میں مکالا کو بوڑھے ساحر کی طرف سے بدگمان کر سکتا تھا بلکہ سوکارو کو بھی یہ باور کرا سکتا تھا کہ میں اس کے کالے علم سے مطلق خوف زدہ نہیں ہوں۔ میں نے زبان کھولنے کی کوشش کی لیکن الفاظ میرے حلق میں گھٹ کر رہ گئے۔ اسی وقت سوکارو کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"مکالا۔ تیرا اقبال بلند ہو۔ تجھے اگر میری ذات پر شبہ ہو رہا ہے تو دیر مت کر۔ خنجر میری طرف پھینک کر اپنے شبے کی تصدیق کر لے اگر میرا علم صحیح ہے تو تیرا خنجر میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا، دوسری شکل میں تجھے یقین آ جائے گا کہ چمکنے والی شے سونا نہیں ہوتی۔"

مکالا نے کوئی جواب نہیں دیا، چند لمحے خاموش کھڑا خونخوار نظروں سے سوکارو کو دیکھتا رہا پھر مجھے اچانک ایسا لگا جیسے بجلی سی کوند گئی ہو۔ مکالا نے یک لخت حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوری قوت سے ہاتھ میں دبا ہوا خنجر سوکارو کے جسم کی جانب پھینکا لیکن اس کا انجام دیکھ کر میرے جسم میں جھرجھری آ گئی۔

سوکارو نے جس بات کا دعویٰ کیا تھا وہ غلط نہیں ہوا، برق رفتاری سے پھینکا ہوا خنجر جس تیزی سے سوکارو کی پسلیاں چیرتا ہوا اس کے جسم میں داخل ہوا اسی تیزی سے نکل کر مکالا کی طرف لوٹ گیا۔ مکالا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں، میں بھی مکالا کے قدموں کے قریب پڑے ہوئے خنجر کو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگا۔ چراغ کی پھڑپھڑاتی لو ماحول کو اور زیادہ بھیانک اور ہولناک بنا رہی تھی۔

"کیا اب بھی تو سوکارو کی دوستی پر شبہ کرے گا؟" سوکارو کی آواز کمرے میں گونجی تو میری توجہ پھر اسی کی جانب مبذول ہو گئی، وہ بدستور میری طرف متوجہ تھا۔

"سوکارو! کیا تیری نظریں اسی پر جمی ہوئی ہیں جو مجھے نظر نہیں آ رہا۔" مکالا نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا، اس کے تیور بدستور خراب تھے مگر آواز میں وہ گھن گرج نہیں تھی جو خنجر پھینکنے سے پہلے تھی، شاید اسے سوکارو کی بات کا یقین آ گیا تھا۔

"وہ میری نگاہوں کی زد میں ہے لیکن کہر کی دبیز چادر بدستور ہمارے درمیان حائل ہے۔" سوکارو بولا۔

"تیرے خیال میں وہ کون ہو سکتا ہے؟"

"ان ہی تینوں میں سے کوئی ایک۔"

"تو نے تو کہا تھا کہ انھوں نے محض دیوتاؤں کا ڈھونگ

رچا رکھی ہے؟"

"میرا علم اب بھی یہی بتاتا ہے۔"

"پھر تیری نگاہوں پر دھند کیوں طاری ہے؟"

"میں یہی معلوم کرنے کے لیے بے چین ہوں۔"

"کیا مطلب ہے" مکالا چونک کر بولا۔ "کیا تیرا خیال ہے کہ کوئی گندی قوت ان تینوں کی پشت پناہی کر رہی ہے؟"

"ہاں۔ میں اس قوت کو ذرا قریب سے دیکھنا چاہتا ہوں۔" سوکارو نے سپاٹ آواز میں کہا۔ اس کی نگاہیں ابھی تک میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ اپنا جملہ ختم کر کے وہ آہستہ سے آگے بڑھا۔ اس کے ہونٹ متحرک تھے، شاید وہ مجھے بے نقاب کرنے کی خاطر کوئی جنتر منتر پڑھنے میں مصروف تھا۔ میں اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھتا رہا۔ دو قدم بائیں جانب کھسک کر سوکارو نے چراغ اٹھا لیا اور اسے چہرے کے سامنے بلند کر کے میری سمت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگا۔ مکالا کی نظریں بھی اسی پر جمی ہوئی تھیں۔

کمرے میں ایک بار پھر ہولناک خاموشی طاری ہو گئی۔ میرے اور سوکارو کے درمیان فاصلہ جوں جوں گھٹتا جا رہا تھا۔ میری وحشت بڑھتی جا رہی تھی۔ میں نے وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کر سکا۔ کسی نادیدہ اور پراسرار قوت نے جیسے میرے قدموں میں بیڑیاں ڈال دی تھیں۔

چراغ کی کپکپاتی لو ہر لمحہ شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ میں موت کے انتظار میں اپنی جگہ ساکت جامد کھڑا اپنی آخری سانسوں کو سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا کہ جینی کی آواز میرے کانوں میں سرگوشی بن کر سرسرائی۔

"جمال اصغر! اتنی جلدی ہمت ہار گئے۔ کیا اپنی درخشاں کو حاصل کیے بغیر موت کو گلے لگا لو گے؟"

"درخشاں۔" مجھے اپنی آواز بہت دور سے آتی محسوس ہوئی۔ "ہاں جمال، تمہاری درخشاں تمہاری راہ دیکھ رہی ہے تمہیں اسے حاصل کرنے کی خاطر ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔"

"مم۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"ہمت کر کے آگے بڑھو اور چراغ کی کپکپاتی لو کو بجھا دو۔" جینی نے کہا۔ "عظیم جنگاروی کی مقدس روح تمہارے ساتھ ہے۔"

"تم کہاں ہو؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔

"وقت مت ضائع کرو۔ آنکھیں کھول کر دیکھو موت ہر لمحہ تم سے قریب ہو رہی ہے۔"

میں چونکا۔ جینی کا تصور نگاہوں سے اوجھل ہوا تو سوکارو کا کراہت آمیز وجود دوبارہ میری نگاہوں کے سامنے تھا۔ درمیانی فاصلہ ہر لمحہ گھٹتا جا رہا تھا۔ چراغ کی کپکپاتی لو میری نگاہوں میں نشتر بن کر چبھ رہی تھی۔ میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔ میرے اور سوکارو کے درمیان اب محض دو قدموں کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ معاً میرے ذہن میں جینی کے آخری جملے گونج اٹھے۔ دوسرے ہی لمحے میں نے جھپٹ کر چراغ کی کپکپاتی لو پر اپنا ہاتھ جما دیا۔ گھپ اندھیرے کے ساتھ ہی ہاتھ جلنے کا احساس اتنا شدید تھا کہ میں چیخ اٹھا۔

"جمال۔ ہوش میں آؤ۔" سرجن کیلاش کی آواز سنائی دی تو میں نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیں۔ میں اپنے کمرے میں اپنے بستر پر موجود تھا اور کیلاش مجھے ہوش میں لانے کے لیے میرے قریب بیٹھا آوازیں دے رہا تھا۔

"کیا بات ہے؟" کیلاش نے مجھے ہوش میں دیکھ کر پوچھا۔ "کیا تم کوئی خواب دیکھ رہے تھے؟"

"شاید۔" میں نے آہستہ سے جواب دیا پھر کراہ اٹھا۔

"کیا ہوا؟ تم کچھ تکلیف محسوس کر رہے ہو؟"

"ہاں یوں لگ رہا ہے جیسے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی جل گئی ہو۔" میں نے درد کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے جواب دیا اور پھر۔

کیلاش نے ٹارچ روشن کر کے اس کا دائرہ میرے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالا تو میں حیرت سے اچھل پڑا۔ پھٹی پھٹی خوف زدہ نگاہوں سے اس سیاہ نشان کو دیکھنے لگا جو ٹارچ کی روشنی میں صاف نظر آ رہا تھا۔

"یہ۔ یہ کیسے ہوا؟" کیلاش نے مجھے وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔

"چراغ کی لو۔" میں روانی میں کہتے کہتے رک گیا پھر جلدی سے بات بناتے ہوئے بولا۔ "شاید سونے سے پیشتر میں نے نیند کی جھونک میں جلتی موم بتی پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔"

کیلاش نے کوئی جواب نہیں دیا، نچلا ہونٹ چبانے لگا۔ اس کی آنکھوں میں ابھرنے والا تجسس بتا رہا تھا کہ وہ میرے جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔

وہ یقیناً جیکسن ہی کی پراسرار قوتوں کا کرشمہ تھا جس نے مجھے مکالا اور سوکارو کے درمیان ہونے والی سازباز سے قبل از وقت باخبر کرا دیا تھا۔ میں نے جیکسن سے دریافت کیا تھا کہ ہمیں اروفینا کے منحوس جزیرے سے کب تک نجات ملے گی اور جواب میں اس نے مجھے اپنی نادیدہ قوتوں کے ذریعے سوکارو اور مکالا

کے درمیان پہنچا دیا، اس نے یہ بھی کہا تھا کہ ابھی ہمیں سوکارو کی ساحرانہ قوتوں سے مقابلہ کرنا ہوگا۔

وقت نے مجھ پر یہ راز آشکار کر دیا کہ مکالا اور سوکارو ہماری موت کے خواہاں ہیں، وہ سیاہ بلی جو جیکب سے اچانک الجھ گئی تھی ہمیں بے نقاب کرنے کی خاطر سوکارو نے بھیجی تھی جیکب کی دیوانگی میں بھی اسی خبیث اور بوڑھے جادوگر کا ہاتھ تھا اور یہ سب کچھ اس نے محض ہماری اصلیت جاننے کی خاطر کیا تھا، شاید اسی لیے جیکسن نے مجھے صورتِ حال سے آگاہ رکھنے کے لیے ایک جوابی کارروائی کی تھی۔

مجھے بیتی رات کے ہولناک لمحات کا خیال آیا تو میں کانپ اٹھا، اگر بروقت جینی نے مجھے چراغ کی کپکپاتی لو پر ہاتھ رکھنے کا مشورہ نہ دیا ہوتا تو شاید سوکارو وہاں میری موجودگی سے بھی باخبر ہو جاتا۔

میں نے اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر نظر ڈالی جہاں روپے کے برابر جلنے کا ایک گول نشان موجود تھا، اگر وہاں وہ نشان نہ ہوتا تو شاید میں ان ناقابلِ یقین واقعات کو محض ایک بھیانک اور ڈراؤنا خواب سمجھ کر فراموش کر دیتا۔

جیکسن کا اچانک میرے سامنے آنا، میرا سوکارو کے کمرے میں موجود ہونا، جینی کی ایما پر چراغ کو بجھانا اور دوبارہ ہوش آنے پر اپنی خواب گاہ میں بستر پر موجود ہونا، یہ سب ایسی باتیں تھیں جن کی کوئی توجیہہ پیش کرنے سے قاصر ہوں لیکن ہتھیلی پر آبلے کا وہ نشان اس بات کی تصدیق کر رہا تھا کہ میں نے گزشتہ رات خواب کی حالت میں جو کچھ دیکھا اور سنا وہ محض خواب نہیں بلکہ حقیقت تھی۔

معاً میرے ذہن میں ایک سوال تیزی سے ابھرا، اگر جیکسن ہم سے سیکڑوں میل دور رہ کر بھی پراسرار روحوں کے ذریعے ہماری مدد کر سکتا ہے اور ہنگارو کی موجودگی اسے آنے والے حالات سے باخبر کرتی رہتی ہے تو پھر وہ ہمیں ایندھن بنا کر کیوں استعمال کر رہا ہے، وہ اپنی قوتوں کے ذریعے براہِ راست بھی سوکارو اور مکالا کے وجود کو نیست و نابود کر کے ہمارے لیے راستہ ہموار کر سکتا تھا، وہ جینی کے راز سے بھی واقف تھا، اس نے مجھ سے یہی بتایا تھا کہ جینی حالات کی پیداوار ہے اور اس کی بے پناہ قوتیں ہمارے کام آتی رہیں گی۔

جینی کی بروقت مداخلت پہلے بھی مجھے اور میرے ساتھیوں کو موت کے بھیانک غار میں گرنے سے بچا چکی تھی، کل رات بھی اس نے سوکارو کے عمل کا توڑ بتا کر مجھے ایک خطرناک صورت سے نجات دلائی تھی لیکن سوال یہ تھا کہ وہ محض ایک حد تک کیوں محدود تھی، اگر چاہتی تو کل رات ہی ہمارے دشمنوں کا قلع قمع کر سکتی تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ شاید اس لیے کہ وہ بھی قسمت کے لکھے کے آگے بے بس تھی اور ایک حد سے تجاوز کرنا اس کے اختیار سے باہر تھا یا یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ بھی کسی بڑی قوت کے اشارے پر عمل کر رہی ہو۔

میں اپنے خیالات میں محو تھا کہ کیلاش اور سمورا کی آواز سن کر میری سوچ کا شیرازہ بکھر گیا۔ وہ دونوں میری ہی جانب آرہے تھے، میں نے اپنی دستی گھڑی پر نظر ڈالی، اس وقت صبح کے تقریباً نو بجے کا عمل رہا ہوگا، مجھے خوب یاد تھا کہ صبح میری آنکھ پونے آٹھ بجے کھلی تھی لیکن اس وقت کیلاش اپنے بستر پر موجود نہیں تھا، عام طور پر وہ دیر سے سو کر اٹھنے کا عادی تھا چنانچہ اسے سمورا کے ساتھ دیکھ کر میرا ماتھا ٹھنکا، رات میں نے خاص طور پر محسوس کیا تھا کہ کیلاش میرے ہاتھ جلنے کے پیش کردہ جواز پر مطمئن نہیں ہوا مگر اس نے مجھ سے کسی قسم کا استفسار بھی نہیں کیا تھا۔

سائبان میں سورج کی دھوپ پھیلی ہوئی تھی اور جسم کو حرارت بخش رہی تھی لیکن نہ جانے کیوں اس وقت سمورا کو کیلاش کے ساتھ اپنی جانب آتا دیکھ کر میرے ماتھے پر بل پڑنے لگے، سمورا کا اتنی صبح کیلاش کے ہمراہ وہاں آنا یقیناً کچھ معنی رکھتا تھا، میں خاموش بیٹھا سمورا کے چہرے کو تکتا رہا وہ کیلاش کے ساتھ کسی اہم مسئلے پر گفتگو کرنے میں مصروف تھا۔

"تم کب بیدار ہوئے؟" قریب آکر کیلاش نے مجھ سے دریافت کیا پھر خالی کرسیوں پر سمورا کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"زیادہ دیر نہیں ہوئی۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"جیکب یعنی ہمارا خدمت گار بھوتو کہاں ہے؟"

"وہ حسبِ معمول صبح کی چہل قدمی کے لیے گیا ہوا ہے۔" میں نے کیلاش سے کہا پھر اسے وضاحت طلب نظروں سے دیکھنے لگا۔

"ہواؤں کے دیوتا، کیا تم اپنے لیے اوفینا کی کسی حسین دوشیزہ کا انتخاب کرنا پسند کرو گے؟" کیلاش نے بے تکلفی سے دریافت کیا۔

کیلاش کا سوال میرے لیے ناقابلِ فہم تھا، یہاں میں اپنے قارئین کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ سمورا نے اپنی رسولی کے آپریشن سے پہلے ہم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ دیوتاؤں کے عتاب یعنی رسولی سے نجات حاصل کر لینے کے بعد نہ صرف یہ کہ وہ اور اس کے ساتھی ہماری پوجا کرنا اپنا فرض سمجھیں گے بلکہ ہماری خدمت میں اس قسم کا تحفہ بھی پیش کریں گے، سمورا نے جشنِ صحت کے دوسرے ہی دن اپنا وعدہ وفا کرنے کی کوشش کی تھی،

جزیرے کی تین لڑکیوں کو ہماری خدمت میں پیش کیا لیکن کیلاش نے اس پیشکش کو قبول کرنے سے نہایت خوبصورتی سے انکار کر دیا تھا۔ اور اب وہی کیلاش مجھ سے لڑکیوں کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔

"میں یہ فیصلہ سمندری دیوتا پر چھوڑتا ہوں۔" میں نے آہستہ سے کہا پھر بولا۔ "کیا میں یہ سمجھوں کہ ہمارے عزیز دوست کا دل اکتانے لگا ہے؟"

"ہم انسانوں کے روپ میں انسانوں کے درمیان ہیں تو پھر ہمیں انسانی ضرورتوں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھنا ہوگا۔" کیلاش نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا پھر سمورا کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "کیوں سمورا۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

"سمورا دیوتاؤں کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔" سردار نے جلدی سے کہا۔

"لیکن اس بار انتخاب تمہارا نہیں۔ ہمارا ہوگا۔" کیلاش نے ایک طویل انگڑائی لیتے ہوئے جواب دیا پھر بولا۔ "عظیم سمورا کیا تمہیں زاریا کا بھیانک انجام یاد ہے؟"

"ہاں۔" سمورا یک لخت سنجیدہ ہو گیا۔ "اس نے میری ذات پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی تھی۔ مکالا نے اس کے ساتھ جو کچھ کیا وہ اس سے زیادہ کی مستحق تھی۔ البتہ مجھے اس بات کا افسوس ضرور ہے کہ زاریا کی بیہودگی کی وجہ سے کچھ دیر کے لیے رنگ میں بھنگ ہو گیا تھا۔"

"مجھے ساوری نے بتایا تھا کہ زاریا بوگا کی گمشدگی کے بعد سے اکثر بہکی بہکی باتیں کرنے لگتی تھی۔"

"ہاں۔ وہ بوگا کے غم میں نیم پاگل ہو گئی تھی۔"

"لیکن اس حالت میں بھی وہ خاصی پرکشش تھی۔" کیلاش نے سمورا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"یہ درست ہے یہی وجہ تھی کہ بوگا اس سے دیوانہ وار محبت کرتا تھا۔"

"جشن صحت کے موقعے پر جن لڑکیوں نے قربانیاں پیش کیں وہ بھی لاجواب تھیں۔"

"ہمیشہ سے یہی ہوتا چلا آیا ہے۔" سمورا بولا۔ "مقدس اور کے سامنے روشن کی جانے والی آگ میں قربانی پیش کرنا ہمارے لیے سب سے بڑی عبادت ہے۔ ہم اس قربانی کے موقع پر ہمیشہ ایسی کم عمر اور حسین لڑکیوں کا انتخاب کرتے ہیں جو۔"

"سمورا۔" کیلاش نے اچانک سمورا کی بات کاٹ کر تیزی سے کہا۔ "کیا تمہیں وہ خوب صورت دوشیزہ یاد ہے جو جشن والی رات زاریا کے بائیں ہاتھ پر اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔"

"اوہ۔" سمورا زیرلب مسکرانے لگا۔ "سمندری دیوتا تم شاید کالوری کا ذکر کر رہے ہو؟"

"کالوری۔ بڑا خوب صورت نام ہے۔" کیلاش نے چٹخارہ لیتے ہوئے کہا۔

"کیا میں یہ سمجھوں کہ سمندری دیوتا نے کالوری کا انتخاب کر لیا ہے؟"

"تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟" کیلاش کا لہجہ معنی خیز ہو گیا۔

"میں تمہاری پسند کی داد دیتا ہوں۔" سمورا کے ہونٹوں پر ایک غلیظ مسکراہٹ پھیل کر گہری ہوتی چلی گئی۔

"جس وقت بہادر مکالا نے زاریا کے جسم کو چھید کر نیزے پر بلند کیا تھا کالوری سہم کر اور حسین بن گئی تھی۔ کیا زاریا کی طرح کالوری بھی بوگا کی منظور نظر رہ چکی ہے؟" کیلاش نے یک لخت سنجیدگی سے دریافت کیا۔ میں اپنی جگہ خاموش بیٹھا حیرت بھری نگاہوں سے کیلاش کو دیکھ رہا تھا۔ کیلاش میرا دیرینہ دوست تھا، میرا کلاس فیلو رہ چکا تھا، ہم نے ایک طویل عرصہ ایک دوسرے کی رفاقت میں گزارا تھا اس لیے میں بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس کا کردار ناقابلِ تسخیر تھا۔ لیکن اس وقت جس انداز میں گفتگو کر رہا تھا اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا تھا کہ وہ بے حد اوباش رنگین طبیعت کا واقع ہوا ہے۔ اس کی طبیعت کی وہ اچانک تبدیلی میرے لیے بے حد تعجب خیز بھی اور ناقابلِ یقین بھی۔

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔" سمورا بولا۔ "جہاں تک میرا خیال ہے بوگا بھی کالوری کو پسند کرتا تھا لیکن زاریا نے ان دونوں کو کبھی قریب ہونے کا موقع نہیں دیا ہوگا۔ بوگا کے سلسلے میں وہ جزیرے کی تمام خوب صورت اور حسین لڑکیوں سے بہت زیادہ محتاط رہتی تھی۔"

"حیرت ہے۔ کیا تمہارے قبیلے میں بھی لوگ رقابت کا مفہوم سمجھ سکتے ہیں؟"

"جہاں ایک دوسرے سے انتقام لینا اور خون کی ہولی کھیلنا ایک دلچسپ مشغلہ سمجھا جاتا ہو وہاں رقابت کا مفہوم بھلا کیا حیثیت رکھتا ہے۔" سمورا نے کرسی پر پہلو بدلتے ہوئے جواب دیا پھر سپاٹ آواز میں کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ کالوری نے بھی زاریا کی وجہ سے بوگا کے قریب جانے کی کوشش نہ کی ہو۔"

"وہ کیوں؟"

"اس لیے کہ کالوری اور زاریا آپس میں بہت گہری دوستی رکھتی تھیں۔"

"اوہ۔" کیلاش سمورا کا جواب سن کر چونکا پھر فوراً ہی قدرے

خشک لہجے میں بولا۔ "سمورا۔ میرا اندازہ اگر غلط نہیں تو مکالا بھی کالبوری کی ذات میں خاصی دلچسپی رکھتا ہے۔"

"جزیرے کی خوب صورت لڑکیاں کھلونا ہیں۔ کالبوری بھی ایک کھلونا ہے جس پر جزیرے کے تمام مقدس لوگوں کا اختیار۔"

"سمورا!" کیلاش کے تیور اچانک ہی خطرناک ہو گئے۔ قہر آلود نظروں سے سمورا کو گھورتا ہوا بولا۔ "کیا تم بھول رہے ہو کہ ہماری حیثیت کیا ہے؟"

"میں سمجھا نہیں سمندری دیوتا!" سمورا نے سہم کر پوچھا۔

"کالبوری ہماری پسند ہے۔ ہاں ہم نے اسے اپنی خدمت کے لیے انتخاب کیا ہے اس لیے اب اس پر صرف ہمارا حق ہوگا۔" کیلاش نے بدستور ناخوش گوار انداز میں کہا۔ "مکالا کے علاوہ تم جزیرے کے باقی تمام لوگوں کو بھی بتا دینا کہ اب اگر انھوں نے کالبوری کی جانب للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے کی جسارت کی تو ان کا انجام خوف ناک ہوگا۔"

"ایسا ہی ہوگا۔" سمورا نے جلدی سے ہامی بھری۔ "میں کالبوری کو ابھی سمندری دیوتا کے قدموں میں پیش کر دوں گا۔"

"ہمیں تم سے اسی جواب کی توقع تھی عظیم سمورا!" کیلاش نے اس بار نرم لہجہ اختیار کیا پھر تھوڑے توقف سے بولا۔ "کیا تم نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ مکالا اور اس کے بے وقوف ساتھی ہمارے خلاف کیا سازش کر رہے ہیں؟"

"میرے رفیق برابر مکالا کی ٹوہ میں لگے ہوئے ہیں لیکن یہ سوکارو....."

"ہم جانتے ہیں کہ خبیث سوکارو مکالا کی پشت پناہی کر رہا ہے۔" میں نے پہلی بار گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ "جب تم اور تمھارے جاں نثار خوابِ خرگوش میں مدہوش ہوتے ہیں اس وقت مکالا اور سوکارو سر جوڑ کر تمھارے اور ہمارے خلاف خوف ناک منصوبے بناتے ہیں۔"

"میں کیا کروں ہواؤں کے دیوتا!" سمورا ہونٹ چباتے ہوئے بولا۔ "تم نے ہمیں منع کر دیا ہے ورنہ....."

"نہیں!" کیلاش نے تیزی سے کہا۔ "تم ہماری مرضی کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاؤ گے۔"

"میری خاموشی اور چشم پوشی مکالا کو اور نڈر اور بے خوف کر دے گی۔"

"ہم اسے ڈھیل دینا چاہتے ہیں۔" میں نے کیلاش کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔ "ہماری موجودگی میں تمھیں مکالا یا سوکارو سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہماری نظریں ان کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہی ہیں۔ ہم جب چاہیں گے ہماری نگاہوں کی محض ایک جنبش ہمارے دشمنوں کو عبرتناک موت سے دوچار کر دے گی۔"

"مکالا میرا بہترین دوست اور رفیق تھا لیکن اب....."

"اب اس کی نیت خراب ہو گئی ہے۔" کیلاش نے برجستہ کہا۔ "وہ قبیلے کے سردار کی گدی کے ساتھ ساتھ ساوری پر بھی اپنا تسلط جمانا چاہتا ہے۔"

"سمورا کو قبیلے کی سرداری کی پروا نہیں لیکن جس دن مکالا نے ساوری کی جانب غلط نظروں سے دیکھنے کی کوشش کی وہ اس کی ناپاک زندگی کا آخری دن ہوگا۔" سمورا اچانک تھوکتا ہوا غصہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اپنی کھوپڑی ٹھنڈی رکھنے کی کوشش کرو سمورا!" میں نے ٹھوس آواز میں تاکید کی۔ "کل کیا ہونے والا ہے تم نہیں جانتے لیکن ہماری نظریں تاریکی کا سینہ چاک کر کے وقت کی رفتار کا اندازہ لگا سکتی ہیں۔ سب کچھ ہمارے اوپر چھوڑ دو اور بے فکر ہو جاؤ۔"

"مجھے بتاؤ اے سمندر اور ہواؤں کے عظیم دیوتاؤں کہ مکالا کے دل میں کیا ہے؟ مقدس اوروؤ کی برتری کی قسم، میں بزدل نہیں جو موت سے ڈر جاؤں۔ میں اپنی موت سے بھی ٹکرانے کی ہمت رکھتا ہوں۔"

"کالبوری!" کیلاش نے نہایت بے پروائی سے کہا۔ "کالبوری کو پہلی فرصت میں ہماری خدمت کے لیے بھیج دو اور بے فکر ہو جاؤ۔"

"لیکن....."

"بحث نہیں سمورا!" کیلاش گرج کر بولا۔ "وہی کرو جو ہم تم سے کہہ رہے ہیں۔"

سمورا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر خاموش کھڑا ہونٹ چباتا رہا پھر تلملا کر پلٹا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا آبادی کی سمت لوٹ گیا۔

"یہ کالبوری کا کیا چکر ہے؟" میں نے سمورا کے جانے کے بعد کیلاش سے دریافت کیا۔

"تنہائی کے بور لمحے گزار کر میں تنگ آ چکا ہوں۔"

"لیکن کالبوری ہی کیوں؟"

"اپنی اپنی پسند کی بات ہے۔" کیلاش نے بے پروائی سے کہا۔

"تم شاید مجھ سے خفا ہو۔ کیوں؟" میں نے کیلاش کے چہرے کے تاثرات کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

"یہ خیال تمھیں کیسے آ گیا؟"

"میں بہت زیادہ الجھ گیا ہوں میرے دوست!" میں نے سنجیدگی سے کہنا شروع کیا۔ "حالات جس انداز میں کروٹ لے رہے

ہیں وہ خود میرے لیے بھی ناقابلِ یقین ہیں کیا تم سوچ سکتے ہو کہ خواب کی کیفیت میں جس حالت سے دوچار ہو، ہوش میں آنے کے بعد وہی ثبوت تمہارے سامنے درپیش ہو؟"

"میں سمجھا نہیں۔"

"رات تم نے مجھے ہوش میں لانے کی خاطر آوازیں دی تھیں کیوں؟ کس لیے؟..."

"تم خواب کی حالت میں عجیب و غریب کیفیت میں بڑبڑا رہے تھے، میں نے یہی اندازہ لگایا کہ تم کسی ڈراؤنے خواب سے دوچار ہو اور تمہارے حلق سے گھٹی گھٹی آواز خارج ہو رہی تھی لیکن۔ ہوش میں آنے کے بعد تم نے......"

"میں نے جھوٹ کہا تھا۔" میں تیزی سے بولا۔ "میری ہتھیلی کے زخم کا نشان اس چراغ کی کپکپاتی تیز لو کو بجھانے سے پیدا ہوا ہے جو رات سوکارڈ کے طلسم کدے میں روشن تھا۔"

"کیا مطلب؟" کیلاش چونک اٹھا۔ "تم سوکارڈ کے طلسم کدے میں کس طرح پہنچ گئے؟"

"خواب کی حالت میں۔" میں نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔ "ہاں میرے دوست جس وقت تم مجھے ہوش میں لانے کے لیے آوازیں دے رہے تھے اس وقت میں اپنے بستر پر بھی موجود تھا اور جسمانی طور پر سوکارڈ کے کمرے میں بھی تھا۔" پھر میں نے کیلاش کو خود پر گزرنے والی پوری کیفیت کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ "اگر میری ہتھیلی پر زخم کا نشان نہ ہوتا تو شاید میں تمام زندگی ایسی انہونی بات پر اعتبار نہ کرتا لیکن اب میرے پاس ان طلسمی باتوں پر یقین کر لینے کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں۔"

کیلاش میرے چہرے کو بغور دیکھتا رہا، شاید اسے شبہ تھا کہ میں کسی ذہنی فتور میں مبتلا ہوں مگر میری ہتھیلی کا آبلا وہ بھی دیکھ چکا تھا اس لیے کچھ دیر شش و پنج میں مبتلا رہا پھر سنجیدگی سے بولا۔

"تمہاری کہانی ہر چند کہ ناقابلِ یقین ہے لیکن ہم جس سرزمین پر سانس لے رہے ہیں وہاں سب کچھ ممکن ہے کالے جادو اور سفلی کے ناپاک عمل کے بارے میں میں نے بہت کچھ پڑھا اور سن رکھا ہے۔ دور دراز اور تاریک ترین حصوں میں اب بھی ایسی ان گنت جگہیں موجود ہیں جہاں انسان کا گزر نہیں ہوا البتہ ہماری سائنس وہاں رونما ہونے والے عجیب و غریب واقعات کو قبول نہیں کرتی۔"

"میرا خیال ہے جیکسن کی پراسرار قوت ہمیں سوکارڈ اور مکلالا کی سازشوں سے آگاہ کرنا چاہتی تھی۔"

"موجودہ حالات کے پیشِ نظر یہی سوچا جا سکتا ہے۔"

"بیگم! کیا ہم یہ مسئلہ اس سے زیادہ آسان طریقے سے حل نہیں کر سکتے؟"



"کیا ہم سوکارڈ کے جادو کا مقابلہ کر سکیں گے؟" میں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اس کا جواب تو جیکسن کی نادیدہ قوت یا پھر جینی کی پراسرار شخصیت ہی دے سکتی ہے۔" کیلاش نے کہا پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "ہو سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہو لیکن میرا خیال ہے کہ کچھ پراسرار طاقتیں ہمیں بطور ہتھیار استعمال کر رہی ہیں۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"سمجھنے کی کوشش کرو۔" کیلاش نے ٹھوس لہجہ اختیار کیا۔ "درخشاں بھابی نے مرنے سے پیشتر تمہیں ایک نادیدہ سفر پر روانہ ہونے کی فرمائش کی، جہاز پر جیکسن سے ہماری ملاقات اتفاقیہ ہو سکتی ہے لیکن اس کے بعد جو حالات اور واقعات یکے بعد دیگرے ہمارے سامنے پیش آتے رہے کیا تم ان کو بھی محض اتفاق کہہ سکتے ہو۔ بحری عقاب کا پورا عملہ موت سے ہمکنار ہو گیا لیکن ہم محفوظ رہے۔ مکلالا نے ہمیں اپنی سازش کا شکار کرنا چاہا مگر جینی کی پراسرار شخصیت ہمارے کام آ گئی۔ ہمارے کھانے میں زہر ملایا گیا لیکن فونگا بوٹی کی وجہ سے تم زہر کھانے کے باوجود زندہ ہو اور اب جیکسن جو ہم سے سیکڑوں میل دور ہے ہماری مدد کر رہا ہے۔ نہیں میرے دوست! ایپاکے ساحل پر جیکسن کا اترنا، گاپاکی موت اور ہنگارڈ کے پنجر کا جیکسن کے قبضے میں جانا۔ یہ تمام باتیں اس امر کی گواہ ہیں کہ ہم کسی طلسمی جال میں پھنس کر رہ گئے ہیں اور جب تک ہماری معاون قوتیں ہماری پشت پناہی کرتی رہیں گی ہم پر کوئی آنچ نہیں آ سکتی۔"

"اس کے بعد کیا ہوگا؟" میں نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا۔ "کیا ہم دوبارہ مہذب دنیا کی شکل کبھی نہ دیکھ سکیں گے؟..."

"قبل از وقت کیا کہا جا سکتا ہے۔ مگر ہمیں زندگی سے

مایوس بھی نہیں ہونا چاہیئے، ہوسکتا ہے کہ وقت اور حالات ہم پر اس طرح مہربان ہو جائیں ___ کہ ہم پراسرار قوتوں کے مقابلے میں زیادہ مضبوط اور ناقابلِ تسخیر ثابت ہوں۔"

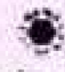
"تم بنیادی طور پر ڈاکٹر ہو اس لیے شاید مجھے تسلی دے رہے ہو۔"

"ہمت سے کام لو جال۔" کیلاش بھرپور لہجے میں بولا۔ "ہمیں خوف زدہ ہونے کے بجائے خود کو حالات کے سانچے میں ڈھالنا ہوگا۔ میں نے کالوری کا انتخاب بلاوجہ نہیں کیا۔"

"کیا وہ ہمارے کسی کام آسکتی ہے؟"

"تم لوگا کو فراموش نہیں کر سکتے ___ وہ ہمارے اور حالات کے درمیان سب سے اہم کڑی ہے۔ اگر زاریا زندہ ہوتی تو وہ لوگا تک ہماری رہنمائی کر سکتی تھی لیکن وہ اپنی جلد بازی اور حماقت کا شکار ہو گئی۔ اب ہمیں کالوری کو ہموار کرنا ہوگا اس لیے کہ وہ زاریا کی سہیلی ہے۔ کیا سمجھے؟"

کیلاش کا جواب سن کر میں چونک اٹھا۔ اس نے کالوری کا انتخاب کر کے یقیناً بے حد دانش مندی اور دور اندیشی کا ثبوت دیا تھا۔ میں کالوری کے سلسلے میں کیلاش سے مزید کچھ دریافت کرنا چاہتا تھا لیکن جیکب کے آجانے سے اپنے ارادے کو عملی جامہ نہ پہنا سکا۔



اس روز میں شام کو ٹہلنے کے ارادے سے باہر نکلا تو جیکب بھی میرے ساتھ ہو گیا۔ خلافِ توقع وہ اس وقت کسی گہری سوچ میں غرق نظر آرہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ شاید کالوری کے سلسلے میں کیلاش اور اس کے درمیان پھر کوئی چشمک ہو گئی ہو گی۔ دو تین روز سے یہی ہو رہا تھا۔ جیکب کو کالوری کا ہمارے درمیان رہنا پسند نہیں تھا۔ کیلاش نے اس کی یہ کمزوری بھانپ لی تھی چنانچہ جیکب کے سامنے وہ خود کو کالوری کے زیادہ سے زیادہ قریب رکھتا اور لگاوٹ کی باتیں کر کے جیکب کا خون جلاتا رہتا۔ صبح بھی دونوں کے درمیان اسی بات پر نوک جھونک ہو چکی تھی۔

ناشتے کی میز پر کیلاش نے کالوری کو اپنے قریب بٹھا کر اسے چھری کانٹے سے کھانا سکھانے کی کوشش کی۔ جیکب اندر ہی اندر جھلستا رہا، وہ حتی الامکان یہی کوشش کر رہا تھا کہ خود کو کیلاش اور کالوری کے معاملات سے الگ تھلگ رکھے لہٰذا اس وقت بھی اس نے کرسی پر پہلو بدل کر اپنا رخ دوسری جانب کر لیا تھا۔

"کیا بات ہے جھونپو، کیا تم کچھ بے چینی محسوس کر رہے ہو؟" کیلاش نے اسے چھیڑنے کی خاطر سنجیدگی سے پوچھا۔ سوال چونکہ مقامی زبان میں کیا گیا تھا اس لیے کالوری بھی جیکب کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"ہاں۔" جیکب نے جلے کٹے لہجے میں پلٹ کر کہا۔ "مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے آسمانوں پر ہماری قسمت کے فیصلوں میں کچھ رد و بدل ہونے والی ہے۔"

"کیا؟" کیلاش کے بجائے کالوری نے حیرت سے دریافت کیا۔ "کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ ہماری قسمت میں کیا لکھا ہے؟"

"تم دیوتاؤں کے خادم کو کیا سمجھتی ہو؟" کیلاش نے جاری سے کہا۔ "ہماری صحبت نے اسے انسان بنا دیا ورنہ اس سے پہلے یہ محض خچر تھا۔"

"خچر ___ یہ کیا ہوتا ہے؟" کالوری نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"سمندر کے دیوتا کی اس سواری کو کہتے ہیں جس پر بیٹھ کر مہاراج پریم تپسیا کے لیے تشریف لے جاتے ہیں۔"

"اور پریم تپسیا کسے کہتے ہیں؟" کالوری نے دوسرا سوال کیا، تخاطب جیکب ہی سے تھا۔

"تم دھرتی پر رہتی ہو اس لیے ابھی دیوتاؤں کی زبان نہیں سمجھ سکو گی۔" کیلاش سنجیدگی سے بولا۔ "ویسے اگر تم چاہو تو جھونپو سے ہماری مادری زبان بھی سیکھ سکتی ہو۔"

"کیوں جھونپو ___ کیا تم مجھے دیوتاؤں کی زبان سکھا دو گے؟"

"میں ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں تمہارے عشق پر۔" اس بار جیکب نے اپنی زبان میں کیلاش سے کہا۔ "خبردار! جو تم نے اس بے لگام گھوڑی کو میرے پیچھے لگانے کی کوشش کی۔"

"کبھی اس کالی حسینہ سے بھی دل لگا کے دیکھو فادر!"

جیکب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کالوری کو دیکھ کر ایسا برا سا منہ بنایا جیسے نادانستگی میں کوئی کڑوی کیلی شے اس کے دانتوں تلے آگئی ہو۔

"یہ تم ابھی کس زبان میں باتیں کر رہے تھے؟" کالوری نے دیدے نچاتے ہوئے کیلاش سے پوچھا۔

"پھر کبھی اطمینان سے بتاؤں گا ___ فی الحال اتنا بتا سکتا ہوں کہ ہمارا خادم تمہیں پسندیدہ نظروں سے دیکھنے لگا ہے۔" کیلاش نے جیکب کو تنگ کرنے کی خاطر سنجیدگی سے کہا۔ "جانتی ہو یہ ابھی مجھ سے کیا کہہ رہا تھا؟"

"کیا؟"

"یہ تمہیں اپنی پشت پر بٹھا کر نیلے آسمانوں کی بلندیوں پر سیر کرانے کی خواہش کا اظہار کر رہا تھا ___ لیکن میں نے سختی سے منع کر دیا۔"

"کیوں ___ کیا تم جھونپو سے خوش نہیں ہو؟"

"سمجھنے کی کوشش کرو کالوری۔ تم دیوتا کی پسند ہو۔ کسی غلام کے ساتھ سیر سپاٹے کیسے کر سکتی ہو"۔

"ٹھیک ہے۔ میں صرف تمہارے ساتھ چلوں گی"۔ کالوری نے بڑی سادگی سے جواب دیا پھر کنکھیوں سے جیکب کو دیکھنے لگی اور جیکب اسی لمحے تلملا کر ناشتے سے اٹھ گیا۔

دوپہر کے کھانے پر بھی وہ غیر حاضر رہا۔ شام کی چائے اس نے ہمارے ساتھ پی تھی پھر میرے ساتھ ہو لیا۔ اور اب وہ کسی گہری سوچ میں غرق نظر آ رہا تھا۔ میں نے اسے از خود چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا اور ثامی کو پچکارنے لگا جو خلافِ توقع اس وقت کچھ زیادہ ہی ترنگ میں نظر آ رہا تھا۔ بار بار مستی کے عالم میں اچھلنے لگتا تھا۔

ثامی کی طرف توجہ مبذول ہوئی تو مجھے سوکارو کی بات یاد آ گئی۔ اس نے مکلا سے کہا تھا کہ منا ما کو وہ اپنے پیروں کی گرد سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ اس نے اپنے جادو کے ذریعے منا ما کے گرد ایسا جال پھیلا دیا تھا جو اسے اندھا کیے ہوئے تھا لیکن ثامی۔ سوکارو نے نہایت سنجیدگی مگر حقارت بھرے لہجے میں اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ اسے ثامی کی زبان بند کرنا پڑے گی۔ گویا اور وفینا کے بوڑھے ساحر کی نگاہوں میں منا ما سے زیادہ اہمیت میرے ثامی کی تھی۔

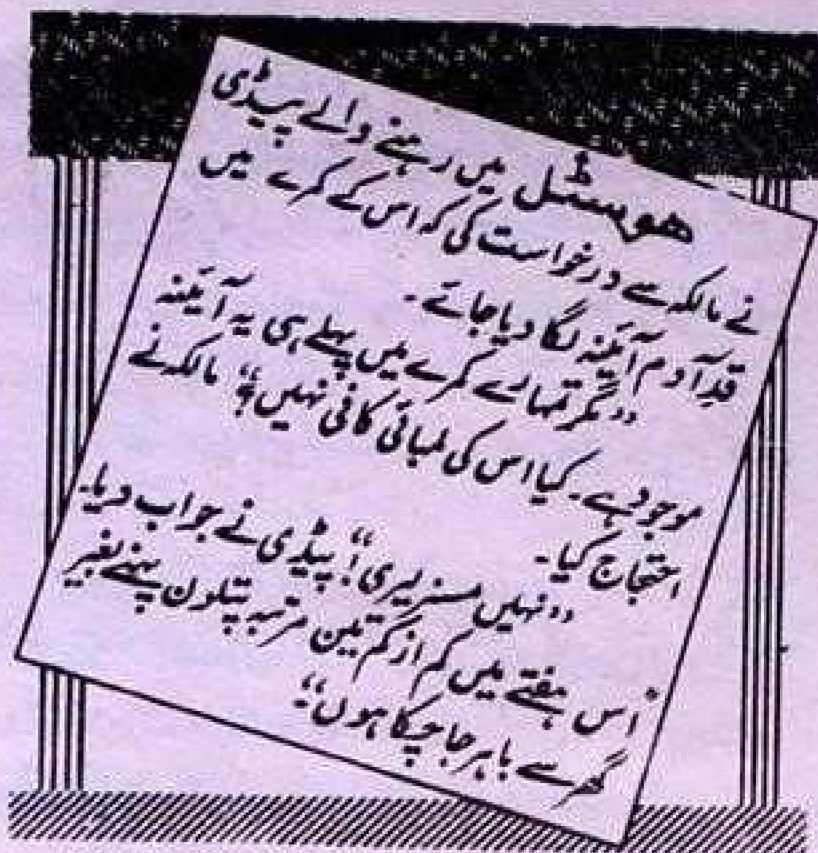
جیکسن نے بھی ایک بار یہی کہا تھا کہ نادیدہ سفر کے دوران ہمیں جن پریشانیوں کا سامنا درپیش ہوگا اس میں ثامی ہمارے لیے بے حد کار آمد ثابت ہوگا اور اس کے بعد اب سوکارو نے بھی ہم سب سے زیادہ ثامی ہی کو قابلِ توجہ سمجھا تھا۔ میں نے ثامی کو بہت غور سے دیکھا۔ سفر پر روانگی سے قبل میرا ارادہ اسے ساتھ لانے کا نہیں تھا لیکن جب وہ دیوان جی کے ہاتھوں سے زنجیر چھڑا کر میرے قریب آیا اور میرے قدموں پر اپنی پیشانی رگڑنے لگا تو مجھے اس پر ترس آ گیا۔ وہ درخشاں کو بے حد عزیز تھا شاید اسی لیے میں نے اسے ہمراہ لے لیا۔

"جمال۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ کیلاش نے کالوری کو اپنے ساتھ کیوں رکھا ہے"۔

جیکب نے سوال کیا تو میرا خیال ثامی کی طرف سے ہٹ گیا۔ میں نے نظریں اٹھا کر جیکب کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر بدستور سنجیدگی طاری تھی۔

"میرا خیال ہے کہ کیلاش اپنی تنہائی سے اکتا گیا ہے"۔ میں نے دبی زبان میں جواب دیا۔

"ناممکن"۔ جیکب نے تیزی سے کہا۔ "کیلاش ہمارا مشترکہ دوست ہے کیا سوچ سکتے ہو کہ وہ کردار کے سلسلے میں اتنا گر سکتا ہے"۔




"میں نے کیلاش کے کردار کے بارے میں کوئی شبہ نہیں کیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کالوری کے ساتھ محض وقتی طور پر دل بہلا رہا ہو"۔

"میرے نزدیک یہ بھی گناہ ہے"۔ جیکب بولا۔ "آگ اور پٹرول کا ساتھ کسی وقت بھی دبی چنگاریوں کو شعلوں کا روپ دے سکتا ہے"۔

"تم۔ کہنا کیا چاہ رہے ہو؟" میں نے وضاحت طلب انداز میں پوچھا۔

"تم کالوری کو وہاں سے چلتا کر دو۔ ہمارے ساتھ کسی مقامی باشندے کا قیام قطعی مناسب نہیں"۔ جیکب نے ہونٹ کاٹتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"تم شاید بھول رہے ہو کہ ہم جس ماحول میں سانس لے رہے ہیں اس کا ایک ایک چپہ کالوری اور اس کے ساتھیوں سے بھرا پڑا ہے"۔

"میری بات سمجھنے کی کوشش کرو جمال۔ کالوری کی موجودگی میں ہمارا کوئی پلان کامیاب نہیں ہو سکتا"۔

"پلان"۔ میں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ "کس پلان کی بات کر رہے ہو تم؟"

"میں تم لوگوں کی طرح اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کر رہا"۔ جیکب نے تھوڑے توقف کے بعد مدھم مگر ٹھوس آواز میں جواب دیا۔ "میں نے پورے جزیرے میں گھوم پھر کر دیکھ لیا ہے کہ یہاں بے ہنگم اور و کے صرف تین مجسمے موجود ہیں۔ ایک تو وہ ہے جو ہمارے جہاز پر لایا گیا تھا اور اب کھلے میدان میں پڑا دھوپ اور اوس کا شکار ہو رہا ہے دوسرا مجسمہ ہماری رہائش سے مشرق

کی جانب دو میل دور آبادی کے ایک کشادہ مکان میں رکھا ہے جسے مقامی لوگوں نے عبادت کے لیے وقف کر رکھا ہے اور وہاں جا کر یہ جاہل اور گنوار لوگ بے ہودہ اور فضول قسم کی رسمیں ادا کرتے ہیں اور تیسرا مجسمہ لکڑی کے بجائے پتھر سے تراشیدہ ہے جو سردار ہمورا کے پاس اس کی رہائش گاہ میں موجود ہے۔"

"تم ان مجسموں کا کیا کرو گے؟ میرا مطلب ہے کہ کیا تم کسی خاص مقصد کے لیے......"

"ہاں۔" جیکب نے میرا جملہ کاٹتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "میری خواہش ہے کہ ایک ہی وقت میں ان تینوں مجسموں کو برباد کر دوں اور پھر مذہب کے گمراہ ان اجڈ لوگوں کو بتاؤں کہ وہ کس درجہ تاریکی کا شکار ہیں۔"

"جیکب تم......"

"میں انھیں اندھیروں سے نکال کر اجالوں کی سمت لانے کی کوشش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب دیوتا اور کے تینوں بت نیست و نابود ہو جائیں پھر میں ان بھٹکے ہوئے لوگوں سے ایک سوال کروں گا کہ وہ ایسے بے جان اور کمزور مجسموں اور بتوں کی پوجا کیوں کرتے ہیں جو اپنی حفاظت آپ کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ مجھے بتاؤ کیا وہ میرے سوال کا کوئی جواب دے سکیں گے؟ نہیں۔ پھر میں انھیں مقدس مسیح کی صفات بابرکات کے بارے میں بتاؤں گا اور اپنا مسلک پھیلانے کی کوشش کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میری باتوں کے وزن سے انکار نہیں کر سکیں گے۔"

"پتھر میں جونک لگنا ناممکن ہے۔ کیا تم نے یہ مثل نہیں سنی۔"

"مذہب اور ایمان کی قوت پہاڑوں میں بھی دراڑیں ڈال دیتی ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ تم اپنے ساتھ ہمارے لیے بھی مشکلات پیدا کر دو گے۔" میں نے جیکب کو سمجھانے کی کوشش کی۔ "میری مانو تو اپنے خطرناک ارادے سے باز آ جاؤ۔"

"جو سچائی کے راستے میں جان گنوائے اسے شہید کہتے ہیں، کیوں؟ کیا تم اس حقیقت سے انکار کرو گے۔"

"وقت اور ماحول کو سمجھنے کی کوشش کرو میرے دوست۔" میں نے کہا۔ "جب تک فرار کا کوئی راستہ نظر نہ آ جائے ہمیں نہایت محتاط انداز میں پھونک پھونک کر قدم اٹھانا ہوگا۔"

"موت برحق ہے میرے عزیز۔ جو وقت لکھا جا چکا ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹال سکتی۔"

"لیکن مصلحت کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔"

"میں مانتا ہوں۔ اسی لیے تم سے کہہ رہا ہوں کہ جتنی جلدی ممکن ہو کا پوری کو اس کے لوگوں میں واپس بھجوا دو۔" جیکب بولا۔ "جہاں عورت اور بے حیائی دونوں ایک ساتھ ہو جائیں وہاں تباہی اور بربادی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔"

"تم شاید دیوانے ہو گئے ہو۔" میں نے جیکب کی باتوں سے الجھتے ہوئے کہا۔ "تمھاری ایک معمولی سی لغزش ہم سب کو موت سے ہمکنار کر دے گی۔"

جیکب نے جواب میں کچھ نہیں کہا لیکن اس کے ہونٹوں پر ابھرنے والی مسکراہٹ بے حد گہری اور معنی خیز تھی۔ پھر قدرے نرم لہجے میں بولا۔ "میں تمھیں مذہب کی تبلیغ سے نہیں روکتا لیکن جو کچھ کرو ہاتھ پاؤں بچا کر ورنہ مکالا اور اس کے ساتھی ہماری تکہ بوٹی کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔"

"تم جسے زندگی سمجھ کر جینے کی کوشش کر رہے ہو میں اسے موت سے بدتر تصور کرتا ہوں۔ ہماری موت تو اسی دن واقع ہو گئی تھی جس دن بحری عقاب طوفان سے ٹکرا کر برباد ہوا تھا۔" جیکب نے کہا پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا آگے نکل گیا۔

"جیکب۔ میری بات سنو پلیز۔ کوئی ایسی حماقت مت کر گزرنا جو ہمیں کفِ افسوس ملنے کا موقع بھی فراہم نہ کرے۔ جیکب۔"

لیکن جیکب نے رکنے کے بجائے اپنی رفتار اور تیز کر دی مجھے اس کی حرکت سخت گراں گزری وہ جو منصوبہ بنا رہا تھا وہ ہم سب کے لیے تباہ کن تھا، اور وینیا کے وحشی لوگ دیوتا اور و کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے تھے اور جیکب ہمیں ٹھلا کر واپس جانے والے راستے پر ہو لیا، فوری طور پر میں کیلاش سے مل کر اسے نئی صورت حال سے آگاہ کرنا چاہتا تھا مبادا کہ جیکب جلد بازی میں کوئی حماقت کر گزرتا۔ ٹامی بدستور میرے ساتھ آگے آگے چل رہا تھا۔ کچھ دیر تک ہم دونوں اسی طرح آگے پیچھے چلتے رہے پھر ٹامی یک لخت ایک موڑ کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ کسی خطرے کی بو پا کر رکا ہو۔ اس کے کان کھڑے ہو چکے تھے جو میرے انداز کی تصدیق کر رہے تھے۔ میں ٹامی کی ایک ایک عادت سے واقف تھا چنانچہ میں نے حفظِ ماتقدم کے طور پر بڑھا ہاتھ جیب میں ڈال کر ریوالور کے دستے پر اپنی گرفت جمالی تاکہ کسی فوری خطرے سے دوچار ہونے کی صورت میں وقت برباد نہ ہو۔

ٹامی جس موڑ پر پہنچ کر رکا تھا وہاں سے ایک راستہ ساحل کی جانب جاتا تھا۔ دوسرے راستے پر خود رو جنگلی جھاڑیاں کی اس قدر بھتات تھی کہ وہاں سے کسی انسان کا گزرنا ناممکن تھا۔ میرے الٹے ہاتھ پر بھی درخت اس قدر کثرت سے موجود تھے کہ میں

اس کی دوسری جانب دیکھنے سے قاصر تھا۔ ثامی کا رخ چونکہ سیدھے راستے کے بجائے ساحل والے راستے کی جانب تھا اس لیے مجھے لک جانا پڑا۔ اگر وہاں میرے اندیشے کے مطابق کوئی خطرہ تھا تو ساحل والے راستے پر موجود تھا۔ جو میری نظروں سے اوجھل تھا۔

خود کو نادیدہ خطرے سے محفوظ رکھنے کی خاطر میں نے قدرے جھک کر گھنی جھاڑیوں کی آڑ لے لی۔ میری نگاہیں بدستور ثامی پر مرکوز تھیں جس کے کان رہ رہ کر کپکپا رہے تھے۔ ایسا صرف ایسی صورت میں ہوتا تھا جب وہ کسی خطرے کو دیکھ لیا کرتا تھا لیکن اس وقت مجھے اس کے رویے پر شدید حیرت ہوئی۔ اگر وہ کسی خطرے کو دیکھ چکا تھا تو اصولاً اسے بھونک بھونک کر مجھے اس کی نوعیت سے باخبر کرنا لازم تھا لیکن نہ تو اس نے پلٹ کر میری سمت دیکھا نہ ہی اس کے حلق سے کوئی آواز خارج ہوئی۔

چند ثانیے میں اپنی جگہ ساکت وجامد رہا پھر میں نے آہستہ آہستہ پنجوں کے بل آگے کی سمت بڑھنا شروع کیا۔ جوں جوں میرا اور ثامی کا درمیانی فاصلہ گھٹتا گیا میرا تجسس بڑھتا گیا۔ ثامی بدستور کسی خاص مرکز کی طرف پوری طرح متوجہ تھا۔ ایک بار میں نے اسے بے حد ہلکی آواز میں مخاطب کیا مگر خلافِ توقع اس نے میری آواز پر بھی کوئی دھیان نہیں دیا۔ میرے پاس اب سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ خود سامنے جا کر صورت حال کا جائزہ لوں۔ وقت ضائع کرنے کی صورت میں خطرے کی نوعیت میرے حق میں زیادہ شدید ثابت ہو سکتی تھی چنانچہ میں نے ریوالور کو سنبھالا اور تیزی سے لپک کر سامنے آ گیا۔

پھر ثامی کی پراسرار خاموشی کی وجہ بھی میری سمجھ میں آ گئی۔ ساحل والے راستے پر ثامی سے تقریباً بیس بائیس قدم کے فاصلے پر اوروفینا کا بوڑھا جادوگر سوکارو موجود تھا۔ سوکارو کو دیکھ کر ایک لمحے کو مجھے بھی جھرجھری آ گئی۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں اس وقت حلقوں سے باہر کی جانب ابلی نظر آ رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے چہرے پر دو روشن انگارے دہک رہے ہوں۔ وہ پوری توجہ سے ٹکٹکی باندھے ثامی کو دیکھ رہا تھا۔ شاید اس کی آنکھوں کے سحر نے ثامی کو پوری طرح تسخیر کر رکھا تھا۔

مجھے اس بات پر بھی تعجب ہوا کہ میرے سامنے آ جانے کے باوجود سوکارو نے میری سمت نہیں دیکھا۔ ثامی پر نظریں جمائے رہا۔ پھر معاً میرے ذہن میں سوکارو کی کہی ہوئی بات گونج گئی۔ اس نے کہا تھا کہ اسے ثامی کی آواز بند کرنا ہوگی۔ غالباً وہ اس وقت ثامی کو پوری طرح اپنی خوفناک نگاہوں کے جال میں پھنسا کر اس کی آواز ہمیشہ کے لیے بند کر دینے کی خاطر کوئی سحر پھونکنے میں محو تھا اسی وجہ سے اس نے مجھے بھی نظرانداز کر دیا۔

موقعے کی نزاکت میرے لیے بے حد نازک اور سنگین تھی میں نے سوکارو کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے کی خاطر اسے مخاطب بھی کیا مگر وہ جیسے گونگا اور بہرا ہو گیا تھا۔ یہی کیفیت ثامی کی تھی۔ میں اس کے قریب موجود تھا لیکن وہ میری موجودگی سے بے نیاز سوکارو کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ میں نے دوسری اور پھر تیسری بار زیادہ بلند آواز میں سوکارو کو مخاطب کیا مگر اس کی محویت پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ پھر اچانک میرے ذہن میں ایک خیال بڑی سرعت سے ابھرا۔ دوسرے ہی لمحے اس خیال پر عمل کرتے ہوئے لپک کر ثامی اور سوکارو کے درمیان حائل ہو گیا۔

مجھے اپنے مقصد میں ناکامی نہیں ہوئی۔ میرے درمیان میں آتے ہی ثامی کے حلق سے ایک کریہہ چیخ کی آواز بلند ہو کر ہوا کے دوش پر دور تک تیرتی چلی گئی۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے کوئی گھٹی ہوئی آواز موقع ملتے ہی خارج ہو گئی ہو۔ دوسری سمت سوکارو بھی یوں چونکا جیسے کوئی خواب دیکھتے دیکھتے اچانک بیدار ہو گیا ہو۔ مجھے اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ کر اس نے ایک لمحے کو بڑا کڑوا سا منہ بنایا لیکن پھر اس کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی۔ آنکھوں کی لالی پل بھر میں غائب ہو چکی تھی۔

”تم؟“ اس نے مجھے آہستہ سے مخاطب کیا۔ ”ہواؤں کے دیوتا۔“

”تم سناؤ بوڑھے ساحر۔“ میں نے ریوالور کو جیب میں رکھتے ہوئے بے تکلف انداز اختیار کیا۔ ”کیسے ہو؟ اگر میرا خیال غلط نہیں تو میں بہت دنوں بعد پہلی بار تمہیں دیکھ رہا ہوں۔“

”میرا اندازہ اس کے برعکس ہے۔“ سوکارو سرسراتی آواز میں بولا۔ ”اگر میرا علم غلط نہیں تو ہم پہلے بھی مل چکے ہیں۔“

”علم کا حصول بلاشبہ ذہن کی نشوونما کرتا ہے میرے عزیز لیکن سیاہ وسفید کا فرق بھی اپنی جگہ ہے۔“

”میں تسلیم کرتا ہوں کہ اوروفینا کے جزیرے پر میں کالے علم کا بے تاج بادشاہ ہوں۔“

”دنیا کے نقشے پر تمہارے جزیرے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی بڑے میدان میں پڑا ہوا کوئی مختصر سا ذرہ۔“

”تم دیوتا ہو۔ ماورا سموا کا یہی دعویٰ ہے لیکن ....“

”میں جانتا ہوں۔“ میں نے اس کی بات تیزی سے کاٹ دی۔ ”تمہیں ہمارے دیوتا ہونے پر شبہ ہے اور اس شبہے کی بنیاد تمہارا سیاہ علم ہے۔“

”ہاں۔ میرا علم کہتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی بھی ہماری طرح انسان ہیں۔“

"بہت خوب۔" میں نے دیدہ و دانستہ اس کا مضحکہ اڑانے کی خاطر زیرِلب مسکراتے ہوئے کہا۔ "اور کیا کہتا ہے تمہارا علم؟"

"کچھ نادیدہ قوتیں ایسی ہیں جو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مدد کر رہی ہیں لیکن سوکارو بہت جلد ان طاقتوں کو پچھاڑ دے گا۔"

"میں تمہاری بات پر کس ردِعمل کا اظہار کروں۔ دل کھول کر قہقہے لگاؤں یا بلند آواز میں رونا شروع کر دوں؟"

میرا جواب جلتی پر تیل کے مصداق ثابت ہوا۔ سوکارو اپنی جگہ بل کھا کر رہ گیا، وہ جو کچھ کہہ رہا تھا اس میں حق بجانب تھا، اس کا علم بھی اپنی جگہ ٹھیک تھا لیکن حالات کے پیشِ نظر حقیقت کا انکشاف ہمارے لیے بے حد اذیت ناک ثابت ہوتا، چنانچہ میں نے ایک مختلف طریقہ اختیار کرنے کی ٹھان لی۔

اور وہ تینا کا وہ پراسرار اور بوڑھا جادوگر میرا جواب سن کر تلملا اٹھا، اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر لالی ابھرنے لگی، وہ مجھے تیز نظروں سے گھورنے لگا، شاید وہ مجھے تسخیر کرنے کے لیے عمل تنویم سے کام لینا چاہتا تھا۔ میں مسکرا دیا پھر میں نے جلدی سے اپنی نظر تامی کی سمت پھیر دی جو اپنی جگہ کھڑا بار بار پچھلے پاؤں پر اچھل رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں تو کیا کہنا چاہتا ہے۔" میں نے تامی کو اونچی آواز میں مخاطب کیا۔ "لیکن پریشان مت ہو۔ ہم اس وقت جہاں موجود ہیں اسے انسانوں کی دنیا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور یہاں اس قسم کے کھیل تماشے بہت عام ہیں۔"

تامی کی بے چینی میرے جواب پر اور سوا ہو گئی، اس کے حلق سے بھونکنے کے بجائے خاؤں خاؤں کی آوازیں نکل رہی تھیں، میں اس کا مقصد سمجھ رہا تھا، وہ مجھے وہاں سے ہٹ جانے کا اشارہ کر رہا تھا شاید اس لیے کہ اس نے سوکارو کی خباثت کو پوری طرح محسوس کر لیا تھا۔ میں نے اس کے سر پر نہایت محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے چمکارا۔

"وقت کا انتظار کر۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"ہواؤں کے دیوتا۔ کیا یہ غلط ہے کہ تمہارا ایک نام بھی ہے۔ جمال، جمال اصغر؟"

میں سوکارو کی زبان سے اپنا نام سن کر ایک لمحے کو گڑبڑا گیا، مناملے نے بھی علم رمل کے ذریعے ہمارے ماضی میں جھانکنے کی کوشش کی تھی، وہ بھی یہ راز پا گیا تھا کہ ہماری اصلیت کیا ہے لیکن ہمارے ماضی کو کریدنے میں اسے مایوسی ہوئی تھی، جینی کی پراسرار قوت نے اسے گڑبڑا دیا تھا مگر سوکارو میرا نام جان گیا تھا۔

میرے دل کی دھڑکنیں یک لخت تیز اور بے ترتیب ہونے لگیں، میں نے نظریں گھما کر سوکارو کو دیکھا جو اپنی تمام تر خباثتوں کے ساتھ میرے سامنے سینہ تانے کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں کی سرخی ہر لحظہ گہری اور پراسرار ہوتی جا رہی تھی۔ میرے پاس اب ایک ہی راستہ باقی تھا، کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر اپنا آتشی کھلونا جیب سے نکالوں اور بے دریغ فائر کر کے اس منحوس بوڑھے کی زندگی کا خاتمہ کر دوں لیکن میں نے اس راستے پر چلنا گم لگنے میں عجلت سے کام نہیں لیا۔

سوکارو اگر اپنے کالے علم کے زور سے میرا نام جان سکتا تھا تو میرا ارادہ بھانپ کر پلک جھپکتے میں کوئی خطرناک جوابی کارروائی بھی کر سکتا تھا چنانچہ میں نے ضبط سے کام لیا، موقعے کی نزاکت کے تحت وقت کا یہی تقاضہ تھا کہ میں خاموش رہ کر حالات کا جائزہ لوں۔

"تم خاموش کیوں ہو میرے دوست؟" سوکارو زہرخند سے بولا۔ "کیا یہ غلط ہے کہ تمہارا نام جمال ہے؟"

"میں تسلیم کرتا ہوں۔" میں نے کچھ سوچ کر خود پر قابو پاتے ہوئے جواب دیا۔ "ہاں میرا نام جمال ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح تمہارا نام سوکارو ہے اور تمہارے لکڑی کے دیوتا کا نام اور وہ ہے۔"

"نہیں۔" سوکارو جھلا گیا۔ "تم دیوتا نہیں انسان ہو۔"

"انسان جب اپنی بلندیوں کی حد سے گزر جائے تو دیوتا بن جاتا ہے۔ لیکن تم اس راز کی تہہ تک نہیں پہنچ سکو گے۔"

"سوکارو نے آج تک کسی کے آگے گھٹنے ٹیکنا نہیں سیکھا۔"

"یہی غلطی تمہاری سب سے بڑی خامی ہے۔" میں اپنے دل کی دھڑکنوں کو سمیٹتے ہوئے قدرے اطمینان سے بولا۔ "جو جھکتے نہیں وہ بہت جلدی ٹوٹ جاتے ہیں۔ تمہارے ساتھ بھی یہی ہو گا۔"

"مجھے الجھانے کی کوشش مت کرو۔" وہ کسی زہریلے ناگ کی طرح بل کھاتے ہوئے بولا۔ "میں اس نادیدہ طاقت کو بھی بہت جلد بے نقاب کر دوں گا جو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے اور جس دن میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا وہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی زندگی کا سب سے اذیت ناک دن ثابت ہو گا۔"

"تامی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میں۔ میں اس کی آواز بہت جلد بند کر دوں گا۔" سوکارو نے تیزی سے جواب دیا۔ "اگر تم نے میرے اور اپنے کتے کے درمیان آنے میں ایک لمحے کی دیر کر دی ہوتی تو میں اس کی آواز باندھ چکا ہوتا۔"

"گویا تم اعتراف کر رہے ہو کہ میرے درمیان میں آ جانے

ے تمہارا جادو بیکار ہوگیا۔"
میرے لہجے کی چبھن سوکارو کی پیشانی پر ان گنت جھریوں کی صورت میں نمودار ہوگئی، اس نے مجھے اپنا معمول بنانے کی خاطر ایک بار پھر اپنی آنکھوں کی ساحرانہ قوتوں سے کام لینے کی کوشش کی لیکن میں اسے جھکائی دے گیا، ثامی کی طرف متوجہ ہوکر میں نے اس کی عنویت کے حصار کو توڑا پھر تیزی سے ایک خیال میرے ذہن میں ابھرا ہوسکے لمحے میں نے خود پر گہری سنجیدگی کا خول چڑھا لیا۔ سوکارو کو گھورتے ہوئے میں نے اپنی سیدھی ہتھیلی جس پر چراغ بجھانے کے باعث سیاہ داغ موجود تھا، اس کے سامنے کرکے سخت آواز میں کہا۔

"اسے غور سے دیکھو۔ یہ تمہاری ناکامی کا پہلا داغ ہے جو میری مٹھی میں بند ہے۔"

سوکارو چونکا تو میں نے اسے سنبھلنے کا موقع نہیں دیا، سرعت سے دوسرا وار کرتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا تو چراغ کی طرح تمہاری زندگی کی کپکپاتی لو کو بجھا کر دھوئیں میں تحلیل کر دیتا لیکن انسان اور دیوتا میں یہی فرق ہے۔ انسان جو خواہشات کا غلام ہے ہر معاملے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتا ہے لیکن اس کے برعکس دیوتا سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔"

سوکارو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے حقارت اور نفرت بھری نگاہوں سے گھورتا رہا۔

"میرا راستہ کاٹنے کی کوشش مت کرو" سوکارو نے میرا لہجہ سرد ہوگیا۔ "دیوتاؤں سے ٹکرانا تمہارے بس کی بات نہیں خاموشی سے ایک طرف ہٹ جاؤ، اسی میں تمہاری اور مکالا دونوں کی بہتری ہے۔"

"مجھے یقین تھا۔ وہ تم ہی ہوگے جو میری نگاہوں سے اوجھل تھے۔" سوکارو نے مٹھیاں بھینچ کر جواب دیا۔ "شاید میں نے تمہارے قریب آنے کی غلطی کی تھی۔"

"تم اب بھی ہماری طاقت کے بارے میں غلط سوچ رہے ہو۔" میں نے تیزی سے تیور بگاڑ کر کہا۔ "ہم چاہیں تو ہماری پلکوں کی محض ایک جنبش تمہارے ناپاک وجود اور تمہارے گندے علم دونوں کا قصہ پاک کرسکتی ہے۔"

سوکارو نے میری بات پر کسی ردعمل کا اظہار کرنے کے بجائے نظریں ترچھی کرکے ثامی کی جانب دیکھا جو بدستور پچھلی ٹانگوں پر اچھل اچھل کر حالات پر اپنی بے چینی کا مظاہرہ کررہا تھا، میری توجہ بھی ایک لمحے کو ثامی کی جانب مبذول ہوگئی اور وہی لمحہ میرے لیے بے حد خطرناک ثابت ہوا، ثامی اچانک ایک جست لگا کر سوکارو کی جانب بجلی کی طرح لپکا، میں نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو میری عقل خبط ہوکر رہ گئی۔ جس جگہ سوکارو ایک

---

## دہلی کا واقعہ

محمد اعظم نے T.V خریدا جس کی گارنٹی ایک سال کی تھی جب بھی T.V بگڑا محمد اعظم نے کمپنی کو فون کیا، مکینک آیا اور درست کرگیا۔ ایک سال بعد خراب ہوا تو اپنے علاقے کے مکینک سے رجوع کرنا پڑا۔ مکینک نے تیس روپے فیس جمع کرائی، شام کو آیا T.V دیکھا، اینٹینا گھمایا اور چلا گیا۔ T.V کام کرنے لگا۔ ہر مہینے میں ایک دوبار ایسا ہوتا۔ ایک روز محمد اعظم نے ایک دوکان پر "T.V گائیڈ" نامی کتاب رکھی دیکھی بارہ روپے میں خریدلی۔ پڑھی تو معلوم ہوا کہ ۷۵% T.V کی خرابی صرف اینٹینا کی خرابی سے ہوتی ہے۔ آخر میں کتاب والا کا چھپا ہوا کلر T.V گائیڈ کا بھی اشتہار دیکھا، محمد اعظم نے "کلر T.V گائیڈ" بھی پینتیس روپے میں خریدلی اور اسے پوری توجہ سے کئی کئی بار پڑھا۔ بہت سی باتیں معلوم ہوئیں تو محمد اعظم نے ہمت کرکے مرمت کا سامان جو T.V کو چیک کرنے میں مدد دیتا ہے ستر روپے میں خرید لیا۔ اپنے T.V پر ہی پہلا کام کیا اور کامیاب رہے۔ ہمت بڑھی۔ پڑوس کے لوگوں کے ٹی وی بھی درست کئے اور تین مہینے میں خود پر بھروسہ کرنے لگے۔ ایک دن دیکھا محمد اعظم کے گھر پر بورڈ لگا تھا:

"کلر اور بلیک اینڈ وائٹ T.V ری پیئر ہاؤس" ملنے کا وقت: صبح ۸ سے ۹ بجے تک، شام چھ بجے کے بعد

اس طرح محمد اعظم نے اپنے لئے پارٹ ٹائم ورک حاصل کرکے اپنی آمدنی بھی بڑھائی اور اپنے T.V کی مرمت فیس سے بھی بچ گیا۔ ہر وہ انسان جو اردو پڑھنا جانتا ہو اور T.V سے دلچسپی رکھتا ہو T.V گائیڈ اور کلر T.V گائیڈ پڑھ کر اچھا مکینک بن سکتا ہے۔

رام کرشن اگروال

سیکنڈ پیشتر موجود تھا اب وہاں ایک بڑے سائز کی ہڈی پڑی تھی۔ ثامی اسی ہڈی پر جھپٹا تھا میرے ذہن میں بجلی سی کوند گئی۔ شاید سوکارو نے ثامی کو اپنے جال میں پھانسنے کی خاطر خود کو غائب کر کے ایک ہڈی اس کے سامنے ڈال دی تھی۔ میں نے ثامی کو اس کے ارادے سے باز رکھنے کی خاطر اسے بلند آواز میں پکارنے کی کوشش کی لیکن بازی پلٹ چکی تھی، میری آواز حلق کے اندر ہی گھٹ کر رہ گئی۔

مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میری کھوپڑی کی پشت پر اچانک ہی کوئی قیامت ٹوٹ پڑی ہو میری پلکوں کے نیچے ان گنت روشنی کے جھماکے ہوئے پھر میرا ذہن گھپ اندھیروں میں تیزی سے ڈوبتا چلا گیا۔

●

"تڑپتے شعلوں کی وہ روشنی میری بینائی کو بے حد گراں اور ناگوار گزر رہی تھی۔

میں نے آہستہ سے کروٹ لی تو کراہ کر رہ گیا پھر ——
مجھے گزرے ہوئے سنگین لمحات یاد آئے تو میرا ذہن یک لخت بیدار ہو گیا۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو یوں محسوس ہوا جیسے کسی دوسری دنیا میں آ گیا ہوں۔ میری نگاہوں کے عین سامنے تقریباً آٹھ فٹ کی بلندی پر بے حد وزنی چٹان نما پتھر موجود تھا جس کی نوکیلی اور تیز دھاریں میرے جسم کی طرف تھیں اگر وہ پتھر بلندی سے چھوڑ دیا جاتا۔ مجھے اس تصور ہی سے جھرجھری آ گئی، خود کو اس پتھر سے بچانے کی خاطر میں نے دوسری کروٹ لی تو ایک بار پھر درد سے کراہ اٹھا۔

میں کسی ناہموار غار کی پتھریلی زمین پر پڑا تھا، میں نے آہستہ آہستہ اپنے ذہن کو کریدنا شروع کیا، مجھے ثامی کا ہڈی پر جھپٹنا اور اپنے سر پر پشت کی جانب پڑنے والی شدید ضرب کا خیال آیا تو خوف کی ایک سرد لہر میرے وجود میں سرایت کر گئی، وہ یقیناً سوکارو کی ایک عیارانہ چال تھی جو نہایت کارگر اور کامیاب ثابت ہوئی۔

جس وقت ہم دونوں ایک دوسرے کو مرعوب کرنے کی تگ و دو میں مصروف تھے اس وقت سوکارو نے میری پشت پر اپنے کسی ساتھی کی موجودگی کو دیکھ لیا تھا، اسے ثامی کی ذات سے یقیناً اس بات کا خدشہ لاحق ہوگا کہ وہ بھونک کر یا کسی اور طریقے سے مجھے اس نمودار ہونے والے خطرے سے آگاہ کر دے گا چنانچہ اس نے میری توجہ ثامی کی سمت مبذول کرائی اور ثامی کیلئے ہڈی کا جال بچھا کر خود کو جادو کے زور سے ہماری نگاہوں سے اوجھل کر لیا۔

پھر وہی ہوا جو اس نے چاہا تھا۔ ثامی ہڈی پر لپکا اور سوکارو کے ساتھی نے پشت سے میرے اوپر اپنا بھرپور اور شدید وار کیا کہ میں سنبھل نہ سکا اور انجام کار اس وقت کسی زمین دوز غار میں اپنے دشمنوں کی قید میں تھا، میرے سر پر پشت کی جانب ناقابلِ برداشت ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔

میں نے آہستہ سے سر کو جنبش دے کر ماحول کا جائزہ لیا، وہ پتھریلا اور خوفناک غار بے حد کشادہ اور وسیع تھا، میرے بائیں جانب والی دیوار پر زمین سے تقریباً دس بارہ فٹ کی بلندی پر ایک مختصر سا خلا نظر آ رہا تھا جس کی دوسری سمت کوئی الاؤ روشن تھا، اسی الاؤ کی روشنی کی لپٹ کچھ دیر پیشتر میری بینائی کو ناگوار گزر رہی تھی لیکن اس وقت اس کی روشنی میرے لیے کسی نعمتِ خداوندی سے کم نہیں تھی۔

میں نے خود کو تکلیف دہ فرش سے اٹھانے میں جلدی نہیں کی خاموش پڑا حالات پر غور کرتا رہا، مجھے حیرت تھی کہ مجھ پر جو افتاد پڑی اس سے نہ تو مجھے جینی کی پراسرار شخصیت نے بچانے کی کوشش کی نہ ہی جیکسن نے روحوں کے ذریعے کوئی امداد کی۔ ثامی جسے جیکسن نے ہمارا نجات دہندہ بتایا تھا وہ بھی ایک ہڈی کے لالچ میں آ گیا۔

پھر میرے ذہن میں سوکارو کا تصور ابھر آیا، جیکسن کی پراسرار قوت نے مجھے باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ اور دفینا کے جزیرے پر ہمیں بوڑھے جادوگر کی ساحرانہ قوتوں سے مقابلہ کرنا ہوگا، جنگارو کے حوالے سے اس نے مجھے یہ بھی یقین دلایا تھا کہ میں بہت جلد اپنی درخشاں کی صورت بھی ایک نئے رنگ و روپ میں دیکھ سکوں گا۔ درخشاں کا خیال ذہن میں ابھرا تو اس کا حسین تصور میری آنکھوں کے سامنے نمودار ہو گیا، خلافِ توقع وہ کچھ ملول نظر آ رہی تھی، میری آزادی سلب ہو جانے کے خیال نے میری درخشاں کے چہرے پر بھی غور و فکر کے اثرات طاری کر دیے تھے۔

"درخشاں۔" میں تڑپ اٹھا۔ "میری زندگی۔ میری روح۔ تم کیوں افسردہ ہو؟"

"یہ تم نے کیا کہا جمال۔" درخشاں کے تصور نے مچل کر جواب دیا۔ "تم پریشانیوں سے دوچار ہو اور مجھے اس کا رنج نہ ہو بھلا یہ کیوں کر ہو سکتا ہے۔ مجھے احساس ہے جمال کہ مجھے پانے کی خاطر تمہیں اذیت ناک حادثات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔"

"درخشاں۔"

"شاید میں نے تم سے ایک طویل سفر کی فرمائش کر کے اچھا نہیں کیا۔ لیکن میں کیا کرتی، تمہیں پا لینے کے خیال نے مجھے ہر بات سے بے نیاز کر دیا تھا۔"

"درخشاں۔ میں تمہاری خاطر اپنی زندگی بھی داؤ پر لگا سکتا ہوں۔"

"نہیں جمال، میری خاطر تم مصیبتیں جھیلو اور حالات کا نشانہ بنتے رہو یہ مجھے منظور نہیں۔" درخشاں کے افسردہ تصور نے کہا۔

"میری ایک بات مانو گے؟"

"حکم دو میری زندگی۔"

"تم۔ تم واپس پلٹ جاؤ۔"

"درخشاں۔" میں چیخ اٹھا۔

"ہاں جمال میری یہی خواہش ہے کہ تم خوش رہو۔"

"میری خوشی تو تم ہو۔" میں نے اضطرابی کیفیت کا مظاہرہ کیا۔ "تم سے منہ موڑنے سے تو بہتر ہوگا کہ میں موت کو گلے لگا لوں۔"

"سمجھنے کی کوشش کرو جمال، ہماری خوشیوں کے دشمن ہمیں آسانی سے نہیں ملنے دیں گے۔ وہ قدم قدم پر تمہاری راہ میں کانٹے بچھاتے رہیں گے، دشواریاں اور رکاوٹیں کھڑی کرتے رہیں گے۔"

"میں تمہاری خاطر موت سے بھی ٹکرا جاؤں گا۔"

"جمال۔ تم۔۔۔۔"

"نہیں درخشاں نہیں۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "خدا کے لیے تم مجھے واپسی کے لیے مجبور نہ کرنا۔"

"تم نہیں جانتے۔" وہ گلوگیر آواز میں بولی۔ "ہمارے دشمنوں کی تعداد بے شمار ہے۔"

"میں تمہارے حصول کی خاطر پوری دنیا سے ٹکرا جاؤں گا۔"

"جمال۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی، تم کتنے عظیم ہو، کاش میں۔۔۔۔"

درخشاں میرے جذبات کی گرمی پا کر کھل اٹھی۔ اس کے افسردہ چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اچانک اس کی گہری جھیل جیسی خوب صورت نیلی آنکھوں میں خوف کے تانے بانے ابھرنے لگے۔ اس نے میری پشت کی جانب دزدیدہ نظروں سے دیکھا پھر ایک پل میں میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی دبے قدموں میری پشت پر چل رہا ہو۔ قدموں کی وہ آہٹ میرا وہم نہیں ہو سکتی تھی شاید میری موت کے ہرکارے میری شمع حیات کو گل کرنے کی خاطر آ رہے تھے۔ انہیں تصورات کی وادیوں میں بھی درخشاں سے میرا ملاپ منظور نہیں تھا کتنے سنگدل اور بے رحم تھے وہ۔

میں نے آہستہ سے دوسری کروٹ لی پلٹ کر پشت کی سمت نظر ڈالی تو حیرت سے دم بخود رہ گیا۔ وہ یقیناً جینی ہی

تھی اس کا ناک نقشہ اور خدوخال سب کچھ بالکل جینی ہی جیسا تھا لیکن — میں نے پہلی بار جس جینی کو بحری عقاب میں اپنے کیبن میں دیکھا تھا یہ وہ جینی نہیں ہو سکتی تھی — وہ جینی بھرے بھرے اور توانا جسم کی مالک تھی، بے حد پھرتیلی، چست اور چالاک، اس کی نگاہوں کی چمک ناقابلِ فراموش تھی اس کے جسم میں جیسے پارہ بھرا ہوا تھا جس کا مظاہرہ میں اپنی نگاہوں سے دیکھ چکا تھا — مگر اس وقت جو جینی میری نگاہوں کے سامنے موجود تھی وہ بے حد لاغر اور نحیف تھی اس کے خدوخال مرجھائے ہوئے خزاں رسیدہ پھول سے بھی بدتر نظر آ رہے تھے آنکھوں کے گرد بڑے بڑے سیاہ حلقے موجود تھے، جسم پر جھریاں نظر آ رہی تھیں، جس انداز میں وہ اپنے قدموں پر کھڑی تھی وہ بھی ناقابلِ یقین تھا، ہوا کا ایک معمولی جھونکا بھی اس کے وجود کو تنکے کی طرح اڑا لے جا سکتا تھا۔

میں پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا، ایک بات جو مجھے اس کے جینی ہونے کا یقین دلا رہی تھی وہ اس کا لباس تھا جو میں پہلے بھی دیکھ چکا تھا، اس لباس میں کسی شک و شبے کی کوئی گنجائش نہیں تھی — وہ لباس دیکھ کر ہی میرے ذہن میں جینی کا تصور ابھرا تھا لیکن جوانی اور بڑھاپے کا وہ زمین اور آسمان کا فرق میرے لیے بے حد حیرت انگیز اور ناقابلِ فہم تھا۔ کچھ دیر تک میں اسے خالی خالی نظروں سے گھورتا رہا پھر میں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"تم — کیا تم — وہی ہو جو میں سمجھ رہا ہوں؟"

"تم کیا سمجھ رہے ہو؟"

اس کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں اس کا لب و لہجہ اور آواز بھی جینی ہی جیسی تھی۔

"تم — تم — جینی ہو؟" میں نے تھم تھم کر اپنا جملہ مکمل کیا۔

"ہاں — میں جینی ہوں؟" اس نے تعجب سے مجھے گھورتے ہوئے جواب دیا پھر بولی۔ "تم مجھے کیسے جانتے ہو؟"

"میں تم سے بحری عقاب پر مل چکا ہوں لیکن اس وقت تم ....." میں کہتے کہتے رک گیا، فوری طور پر میرے ذہن میں یہ خیال ابھرا کہ کہیں اس وقت بھی سوکارو کی ساحرانہ فریب کاریوں کا شکار تو نہیں ہو رہا۔

"تم خاموش کیوں ہو گئے؟" اس نے میری خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے دریافت کیا۔

"کون ہو تم؟" میں نے تیور بدل کر سوال کیا۔

"میں جینی ہوں مگر تمہیں میرا نام کیسے معلوم ہوا؟" وہ الجھتے ہوئے بولی۔ "ابھی تم کہہ رہے تھے کہ مجھ سے بحری عقاب پر مل چکے ہو — یہ بحری عقاب کیا شے ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ بحری عقاب کے سلسلے میں بھی سوکارو تمہیں زیادہ بہتر طور پر بتا سکتا ہے۔" میں نے اسے مشکوک نظروں سے تکتے ہوئے جواب دیا۔ "کیا بوڑھے ساحر نے تمہیں ہمارے بارے میں تفصیل سے کچھ نہیں بتایا؟"

"سوکارو — بوڑھا ساحر؟" جینی نے ان الفاظوں کو پرخیال انداز میں یوں دہرایا جیسے اپنے ذہن پر زور دے رہی ہو پھر تھوڑے توقف سے بولی۔ "سوکارو — یہ نام مجھے سنا ہوا لگتا ہے اور بوڑھا ساحر — اوہ۔" یک لخت اس کی آنکھیں چمک اٹھیں ہونٹ کاٹتے ہوئے نفرت سے بولی۔ "تم شاید اور وقینا کے اس خبیث شیطان کا ذکر کر رہے ہو جو خود کو بہت بڑا جادوگر سمجھتا ہے۔"

میں نے بوڑھی جینی کے چہرے پر بدلتے تاثرات کا بغور جائزہ لیا لیکن کوئی ایسی علامت نہ دریافت کر سکا جو میرے اس شبے کی تصدیق کر سکتی کہ وہ سوکارو کی ایما پر جینی کا روپ دھار کر میرا بھید معلوم کرنا چاہتی ہے، پھر بھی میں نے احتیاط سے کام لیا۔

"کیا تم مجھے اپنے بارے میں کچھ بتاؤ گی؟" میں نے سپاٹ لہجے میں دریافت کیا۔

"اب ان باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔" وہ اداس آواز میں بولی۔ "شاید تم بھی ان عیار اور مکار لوگوں کے ہاتھ لگ گئے ہو جو اور وقینا کے اقتدار کی خاطر اپنے ساتھیوں کا خون بہانے پر آمادہ ہو چکے ہیں — تقدیر تمہیں بھی اس غار میں میری طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کا انتظار کرنے کی خاطر لے آئی ہے — ایک بار جو یہاں آ جاتا ہے وہ صرف اور صرف موت کے بارے میں سوچ سکتا ہے — لیکن اب ہم ایک سے دو ہو گئے ہیں — شاید ہماری زندگی کے باقی ماندہ لمحات سکون سے گزر جائیں تمہارے آنے سے پیشتر میں ایک طویل عرصے تک ان غاروں کے درودیوار سے باتیں کیا کرتی تھی پھر میں نے چپ رہنے کی عادت ڈال لی اس کے سوا میرے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔"

"تم نے یہاں سے فرار ہونے کے بارے میں کبھی نہیں سوچا؟"

"نہیں — اس لیے کہ میں جانتی ہوں میرے دشمن مجھے یہاں سے زندہ نہیں جانے دیں گے۔"

"کیا تم جانتی ہو کہ اس غار سے نکلنے کا راستہ کون سا ہے؟"

"شروع شروع میں میں نے بھی تمہاری طرح ان ہی باتوں پر بے حد غور کیا لیکن پھر تھک ہار کر حالات اور ماحول سے مفاہمت کر لی۔"

"وہ تمہارے دشمن کیوں بن گئے؟" میں نے دو کھے لہجے میں سوال کیا پھر اپنا مفہوم واضح کرتے ہوئے بولا۔ "میرا مطلب ہے کہ اگر سوکارنو اور اس کے ساتھی تمہارے دشمن ہیں تو پھر اب تک زندہ کیسے ہو کیا وہ تمہیں مارنے کی طاقت نہیں رکھتے؟"

"اگر وہ مجھے مار سکتے تو اب تک جانے کب کا ٹھکانے لگا چکے ہوتے۔" وہ ایک سرد آہ بھر کر بولی۔

"تم۔ یہاں کب سے قید ہو؟"

"اب کچھ یقین سے نہیں کہہ سکتی۔" اس نے مجھے حسرت بھری نظروں سے دیکھا پھر زمین پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ "بات اتنی پرانی ہو چکی ہے کہ اب سب کچھ مجھے ایک خواب سا لگتا ہے۔ ایسا خواب جس کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔"

"کیا تمہارا تعلق بھی ان ہی لوگوں سے ہے جو اوشینا پر آباد ہیں؟"

"تم کون ہو؟" اس بار اس نے میرے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا پھر میرے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے بولی۔ "اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو شاید تم بھی مقامی نہیں ہو۔"

"ہم۔ میں ہواؤں کا دیوتا ہوں میرا نام جمال ہے۔" میں نے اپنے بھرم کو قائم رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"تم شاید میرے ساتھ کوئی دل چسپ مذاق کر رہے ہو۔" وہ زیر خند سے بولی۔ "جو دیوتا ہوتے ہیں وہ اتنے بے بس اور مجبور نہیں ہوتے۔"

"تمہارا لب و لہجہ بھی مجھے مقامی نہیں لگتا۔" میں نے اس کے طنز کو برداشت کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں۔ میں مقامی نہیں ہوں لیکن میری موت ضرور مقامی ہوگی۔" اس نے غار کے اس موکھے کی جانب دیکھا جہاں دوسری جانب میرے خیال کے مطابق کوئی الاؤ روشن تھا اس کے لہجے میں حسرتیں کوٹ کوٹ کر بھری تھیں۔ "شاید وہ ابھی تک میری موت کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔"

"اس طرف کیا ہے؟"

"زندگی۔" وہ تڑپ کر بولی پھر اپنا نچلا ہونٹ چبانے لگی۔

"کیا وہ ہماری باتیں بھی سن رہے ہوں گے؟" میں نے اس بار مدھم لہجے میں پوچھا۔

"کیا فرق پڑتا ہے۔" اس نے حقارت سے جواب دیا۔

"سنو۔" میں نے سرگوشی کی۔ "کیا تم مقامی زبان کے علاوہ کوئی اور زبان بھی بول سکتی ہو؟"

"تم شاید یقین نہ کرو لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں دنیا کی آٹھ زبانیں بے حد روانی سے بول سکتی ہوں۔"

"مجھے اپنے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔" میں نے انگریزی میں کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے کسی کام آ سکیں۔"

مجھے انگریزی بولتا دیکھ کر اس کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ایک لمحے کو اس کی پتھرائی ہوئی اداس آنکھیں برقی قمقموں کی تیز روشنی کی مانند چمک اٹھیں پھر وہ بڑی اپنائیت سے بولی۔

"میں تمہیں اپنی کہانی ضرور سناؤں گی۔ یہ اور بات ہے کہ تم شاید میری باتوں پر یقین نہ کرو۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا، خاموشی سے جینی کے چہرے کی بوڑھی جھریوں کو تکتا رہا، وہ کچھ دیر تک گم صم رہی شاید بھولی بسری یادوں کے بکھرے انبار سمیٹ رہی تھی۔ میں منتظر رہا۔ تقریباً دس منٹ کی طویل اور اکتا دینے والی خاموشی کے بعد اس نے انگریزی زبان میں بولنا شروع کیا۔

"آج سے بہت پہلے کی بات ہے جب میں اپنے والدین کے ساتھ اوشینا کے اس منحوس جزیرے پر قدم رکھا تھا ہمارا جہاز جس پر ہم سفر کر رہے تھے کسی تکنیکی خرابی کے باعث سمتوں کا تعین کرنے سے قاصر ہو گیا، ممکن ہے کوئی اور بات رہی ہو لیکن میرے والد نے مجھے یہی بتایا تھا۔ جہاز کے کپتان کو اس وقت ہوش آیا جب ہم طوفانوں میں گھر گئے۔ کسی سمندری چٹان سے ٹکرا جانے کے بعد جہاز کے نچلے حصے میں ایک بڑا سوراخ ہو گیا جس کی وجہ سے سمندر کا پانی بڑی تیزی سے جہاز کے اندر بھرنے لگا۔

باقی مسافروں کو حالات کا علم نہیں تھا، کپتان نے انہیں اس لیے بے خبر رکھا کہ اگر ایک بار خوف و ہراس پھیل گیا تو عملے کے افراد سکون سے ہنگامی حالات کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے لیکن میرے والد کو جو خود بھی کسی زمانے میں کپتان رہ چکے تھے صورت حال کا اندازہ ہو گیا۔ ان کا خیال تھا کہ جہاز کی تباہی یقینی ہے اس لیے ہمیں فوری طور پر اپنے بچاؤ کی فکر کرنا چاہیے تھی۔ ممی نے میرے والد کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ہمیں دوسرے مسافروں کے ساتھ رہ کر موت اور زندگی کا مقابلہ کرنا چاہیے لیکن والد نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا۔

بدقسمتی جہاز کا کپتان چونکہ والد صاحب کا دوست تھا اس لیے والد صاحب کے پیہم اصرار پر اس نے ایک چھوٹی لائف بوٹ جس پر ہنگامی حالات میں چھ سات آدمی سفر کر سکتے تھے ان کے حوالے کر دی۔ وہ ہماری آزادی کی آخری ساعت تھی۔" جینی نے سرد آہ بھر کر کہا پھر تھوڑے توقف کے بعد اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے بولی۔

"ایک رات جب سمندر قدرے پرسکون تھا والد صاحب

مجھے اور ممی کو ساتھ لے کر نہایت خاموشی سے لائف بوٹ میں سوار ہو گئے۔ کپتان نے والد صاحب کو سمجھانے کی کوشش بھی کی کہ رات کو لائف بوٹ پر سمندری سفر زیادہ مخدوش ثابت ہو سکتا ہے۔ ممی نے درخواست کی کہ اگر چلنا ہی ہے تو ایک دو افراد کو اور ہم سفر بنا لیا جائے لیکن والد صاحب نے کسی کا مشورہ قبول نہ کیا۔ ان کا خیال تھا کہ ہم جتنی جلد جہاز سے اپنا تعلق ختم کر دیں اتنا ہی بہتر ہے۔

"وہ رات بے حد خوف ناک اور بھیانک تھی۔ ہم لائف بوٹ میں بیٹھ کر جہاز سے دور ہوتے گئے۔ والد صاحب کو یقین تھا کہ ہم کسی قریبی ساحل سے جا لگیں گے اور پھر وہاں سے کسی دوسرے جہاز کے ذریعے ہم اپنا بقیہ سفر جاری رکھیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ دو رات اور ایک دن تک ہم سمندر کی لہروں پر ڈگمگاتے رہے پھر ایک صبح ہم اورفینا کے ساحل سے جا لگے۔ اس وقت میرے والد کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی جب دور سے انھوں نے دوربین کے ذریعے خشکی کی شکل دیکھی مگر یہ خوشی زیادہ دیرپا ثابت نہیں ہوئی۔

"جزیرے پر قدم رکھتے ہی یہاں کے ننگ دھڑنگ وحشی درندوں نے ہمیں اپنے گھیرے میں لے لیا۔ سب سے پہلے انھوں نے ہماری لائف بوٹ کو نیزے مار مار کر بے کار کیا پھر ہمارا سامان لوٹ لیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میرے لیے بے حد عبرت ناک اور ناقابل فراموش ہے۔ ہمیں ایک دن اور ایک رات تک ان وحشیوں کی قید میں رہنا پڑا پیٹر۔"

جینی جھرجھری لے کر خاموش ہو گئی۔ شاید یادوں کے زخم تازہ ہونے سے وہ تڑپ اٹھی تھی۔ اس کی آنکھوں میں وحشت کے تاثرات پھیل کر گہرے ہوتے چلے گئے۔ یوں خلا میں گھورنے لگی جیسے حال سے چھلانگ لگا کر ماضی میں گم ہو گئی ہو۔

"پیٹر۔" میں نے اس کی محویت کو توڑنے کی خاطر قدرے اونچی آواز میں مخاطب کیا۔ "پھر کیا ہوا؟"

"مجھے مکالا کی ناپاک زبان سے معلوم ہوا ہے کہ اب اس جزیرے پر سردار سمورا نامی کسی درندے کی حکومت ہے لیکن جب ہماری بدقسمتی ہمیں یہاں لائی تھی اس وقت یہاں بوگا نامی سردار تھا۔ اس نے اپنے آدمیوں کو سمجھانے کی کوشش بھی کی کہ ہمیں معاف کر دیا جائے لیکن ان وحشی درندوں نے بوگا کی بات بھی نہ سنی اور میرے والد کو اپنے دیوتا کے قدموں پر بھینٹ چڑھا دیا۔

"اس وقت میری عمر پانچ چھ سال رہی ہو گی لیکن وہ المناک منظر آج بھی میری نگاہوں میں محفوظ ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ والد کی دردناک موت پر میں چیخ چیخ کر رو رہی تھی۔ میں نے ممی کے وجود میں پناہ تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے کھینچ کر ان کی آغوش سے الگ کر دیا گیا۔ اس کے بعد میری ماں اورفینا پر بسنے والے انسان نما درندوں کے ظلم سہتی رہی اور پھر ایک روز میری ماں نے بھی میرا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس نے خود کو ایک درخت کی شاخوں کے درمیان پھنسا کر پھانسی دے لی اور تمام دکھوں سے آزاد ہو گئی۔

"میں چھوٹی تھی اس لیے ان کے ناپاک ارادوں سے محفوظ رہی۔ بوگا ہر چند کہ درندوں کے جتھے کا سردار تھا لیکن میرے اوپر بہت مہربان تھا اور میرا بے حد خیال رکھتا تھا۔ میں اس کی پناہ میں زندگی گزارتی رہی لیکن جب وقت کے ساتھ ساتھ میں نے جوانی کی سرحدوں میں قدم رکھا تو وحشی درندوں کی خون آلود زبانیں ان کے گندے ہونٹوں پر سرسرانے لگیں۔ میں ان وحشیوں کے درمیان رہتے رہتے اس ماحول کی عادی ہو چکی تھی لیکن ان کے اصرار کے باوجود میں اس غیر مہذب معاشرے میں گھل مل نہیں سکی۔ ایک روز جب بوگا کسی جشن کی تیاریوں میں مصروف تھا اس کے ایک نائب نے موقع سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ وہ اپنے اندر درندوں جیسی طاقت رکھتا تھا مگر پیشتر اس کے کہ وہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوتا بوگا واپس آ گیا۔ اس نے اپنے نائب کو للکارا اور اس کے جسم کو نیزے سے چھلنی کر ڈالا۔

"میرا خیال تھا اس واقعے کے بعد مقامی لوگوں کو کچھ عبرت ہو جائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بوگا کی جوابی کارروائی نے انھیں وقتی طور پر محتاط ضرور کر دیا تھا لیکن وہ بوگا کی حرکت پر خوش نہیں تھے۔ اندر ہی اندر اس کے خلاف سازشیں کر رہے تھے۔ مکالا اور سمورا اس سازش میں پیش پیش تھے۔

"کسی طرح بوگا کو بھی ان سازشوں کا علم ہو گیا چنانچہ ایک روز وہ مجھے اپنے ساتھ نہایت رازداری سے بھوری پہاڑیوں پر لے گیا اور وہیں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔"

"بھوری پہاڑی؟" میں نے چونکتے ہوئے کہا۔ "کیا تم جھیل والی بھوری پہاڑی پر جا چکی ہو؟"

"ہاں۔ میں نے وہاں تقریباً دو سال تک قیام کیا پھر ایک صبح جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دوبارہ خود کو اورفینا کے جزیرے پر پایا۔"

"بھوری پہاڑیوں پر کیا ہے؟" میں نے جینی سے پہلو بدل کے دریافت کیا۔

"وہاں اوبیگا رہتا ہے۔ دیوتاؤں میں سب سے بڑا دیوتا جسے مقامی لوگ تمام چیزوں کا خالق اور قسمت کا مالک سمجھتے ہیں۔ اوبیگا کے علاوہ وہاں بہت بڑے بڑے جادوگر بھی رہتے ہیں۔ سوکا ان کے قدموں کی دھول سے بھی بدتر ہے۔" جینی نے اپنی کہانی جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "بوگا مجھے ان پہاڑیوں

پر چھوڑ کر آیا تو میں بے حد خوف زدہ تھی اس لیے کہ وہاں مجھے دور دور تک کوئی آدمی یا آدم زاد نظر نہیں آ رہا تھا جہاں مجھے جنگلات بھی تھے جہاں جنگلی جانوروں کی موجودگی کا احتمال بھی تھا بوکا کی واپسی کے بعد میں نے خود کو محفوظ رکھنے کی خاطر ایک درخت پر پناہ لی لیکن کچھ دیر بعد ہی مجھے اچانک درخت کے نیچے دو قوی ہیکل افراد نظر آئے جو اور وقینا کے قبیلے والوں سے ملتے جلتے تھے۔ میں انھیں دیکھ کر بری طرح سہم گئی مگر انھوں نے مجھ پر بے حد شفقت اور مہربانی کا اظہار کیا۔ شاید وہ مجھے دیوتاؤں کی جانب سے کوئی تحفہ سمجھ رہے تھے' ان کی گفتگو سے میں نے یہی اندازہ لگایا۔

"وہ مجھے اپنے ساتھ گھنے جنگلات کے درمیان لے گئے جہاں انھوں نے مجھے اپنے پراسرار علوم کی تعلیم دینا شروع کی۔ وہ حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین قوتوں کے مالک تھے انھوں نے مجھ سے کبھی میرے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا' یوں ہی توجہ سے میری جادو کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ میں چار و ناچار ان کے کہنے پر عمل کرتی رہی' مجھے اس بات پر بھی حیرت تھی کہ وہاں ان دونوں کے علاوہ اور بھی بہت سارے جادوگر رہتے تھے لیکن ان دو کے علاوہ کوئی تیسرا مجھ سے کبھی ہم کلام ہونے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا تھا' وہ مجھے نظر آتے آتے یک لخت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے تھے' اکثر ان کی آوازیں مجھے سنائی دیتی رہتی تھیں لیکن چہرے نظر نہیں آتے تھے۔

"دو سال تک وہ مجھے اپنا علم سکھاتے رہے' میرے پاس وقت گزارنے کے لیے کوئی اور ذریعہ نہیں تھا اس لیے میں بڑی تندہی سے تمام علوم سیکھتی رہی۔ مجھے اس بات پر بھی بے حد تعجب تھا کہ وہاں مجھے نہ تو کبھی کسی عورت کی شکل نظر آئی نہ ہی کوئی بچہ نظر آیا' وہ سب بہت طویل العمر تھے۔ اور وقینا کے لوگ دن رات اپنے علم میں مگن رہتے تھے۔"

جینی ایک لمحے کو خاموش ہوئی پھر پہلو بدل کر بولنا شروع کیا۔

"تم شاید میری باتوں پر یقین نہیں کرو گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس دو سال کے عرصے میں ان دونوں نے مجھے ہر اعتبار سے ناقابلِ تسخیر بنا دیا' مجھے ایسے ایسے کمالات میں طاق کر دیا جو خود میرے لیے بھی ناقابلِ یقین تھے' ہواؤں کے رخ سے میں آنے والے حالات اور خطرات کا اندازہ کر سکتی ہوں جنگلی جانوروں کی زبان سمجھ سکتی ہوں جب چاہوں دوسروں کی نظروں سے غائب ہو سکتی ہوں بند کمرے سے ہوا کی طرح غائب ہو سکتی ہوں اور آنکھ بند کر کے دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک دیکھ سکتی ہوں۔"

"اس کے باوجود تمھارے دشمنوں نے تمھیں اس غار میں قید کر رکھا ہے۔" میں نے جینی کے بیان کے تضاد پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ "تم ناقابلِ تسخیر ہونے کے باوجود بے بس ہو اور خود اپنے بیان کے مطابق اس غار میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کا انتظار کرنے پر مجبور ہو۔"

"ہاں۔ میری ایک چھوٹی سی غلطی نے مجھے اس غار تک محدود کر دیا ہے۔" جینی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔ "طاقت کا نشہ دنیا کے تمام نشوں سے زیادہ تیز اور زود اثر ہوتا ہے۔ میں بھی اسی نشے کا شکار ہو گئی۔ طاقت کے زعم میں ایک دن میں دیوتاؤں کے مقابلے پر آمادہ ہو گئی تھی بس اسی دن سے میں نے خود کو اس غار تک محدود کر لیا۔ یہ بھوری پہاڑی کے عظیم جادوگروں کا حکم ہے۔"

"کیا سوکارو اور مکالا کو علم ہے کہ تم یہاں موجود ہو۔"

"نہیں۔ وہ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"

"اوہ۔" میں چونکا پھر کچھ سوچ کر جینی کو گھورتے ہوئے بولا۔ "کیا تم کو عمر کے مختلف ادوار میں واپس لوٹ جانے کا علم بھی آتا ہے؟"

"مجھے معلوم تھا کہ تم یہ سوال ضرور کرو گے۔" جینی نے ایک سرد آہ بھر کر کہنا شروع کیا۔ "تم مجھے بتا چکے ہو کہ ہماری ملاقات پہلے بھی ہو چکی ہے تم نے کسی بحری عقاب کا تذکرہ بھی کیا تھا۔ ہاں مجھے اپنی عمر کے ہر حصے میں واپس جانے اور پلٹ آنے کا علم بھی آتا ہے لیکن جب میں ایک دور سے کسی دوسرے دور میں داخل ہوتی ہوں تو مجھے سابقہ دور کی باتیں یاد نہیں رہتیں' پہلے ایسا نہیں تھا لیکن اب کچھ حیرت انگیز صلاحیتیں مجھ سے چھین لی گئی ہیں۔ کچھ عرصے کے لیے میرے اتالیق جادوگروں نے جنھوں نے مجھے جواہر خمسہ کی تمام قوتوں میں طاق کر دیا تھا مجھ سے دہیک بھی واپس لے لیا تھا لیکن بعد میں واپس کر دیا۔ شاید اس لیے کہ میں دہیک کے بغیر بھی نظر بندی کے فن میں یکتا ہو چکی تھی۔"

"دہیک کیا شے ہے؟" میں نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"سیاہ رنگ کا ایک تراشیدہ پتھر ہے جو آج بھی میرے پاس موجود ہے۔" جینی نے اپنے گلے سے بندھے دھاگے کو باہر کھینچا تو وہ سیاہ پتھر بھی نظر آنے لگا جو تسبیح کے بڑے دانے کے برابر تھا اور دھاگے میں پرو دیا ہوا تھا۔ "دیکھو یہ ہے وہ پہلا تحفہ جو مجھے میرے اتالیق جادوگر نے دیا تھا' تم اگر اسے منہ میں رکھ لو تو دوسروں کو دیکھ سکتے ہو لیکن دوسرے تمھیں نہیں

دیکھ سکتے۔ اور وفینا کے مذہبی لوگوں کا خیال ہے کہ دیوتا لود یگا نے ربیک کی پوری مالا پہن رکھی ہے اور وہ جس سے خوش ہوتا ہے ربیک کا ایک دانہ اسے بخش دیتا ہے۔"

"کیا تمہارے علاوہ اور بھی لوگ ہیں جو ربیک حاصل کر چکے ہیں؟"

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتی لیکن جہاں تک میرا خیال ہے ربیک کے دانے صرف بھوری پہاڑی کے عظیم جادوگروں کے پاس موجود ہیں۔"

میں چند لمحوں تک حیرت بھری نظروں سے ربیک کے پیا؟ چمکسار نے کو تکتا رہا پھر میں نے گفتگو کا رخ بدلتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تم میرے بارے میں بتا سکتی ہو کہ میں کون ہوں؟"

"تم؟" جینی نے میرے چہرے کی جانب ایک نظر بھر کر دیکھا پھر معنی خیز لہجے میں بولی۔ "تم اپنی کھوئی ہوئی محبت کی تلاش میں در بدر کی خاک چھانتے پھر رہے ہو کیا یہ غلط ہے؟"

"نہیں۔" میں نے تیزی سے جواب دیا پھر بولا۔ "کیا تم یہ بھی بتا سکتی ہو کہ میں اپنی محبت کی تلاش میں کب کامیاب ہوں گا؟"

"بتا سکتی ہوں لیکن اگر تم قبل از وقت آنے والے کل کے حالات سے آگاہ ہو گئے تو تمہارے راستے کی دشواریاں دو چند ہو جائیں گی اس لیے مناسب یہی ہے کہ وقت کا انتظار کرو۔"

"تمہارا کیا خیال ہے، کیا سوکارڈ اور اس کے سازشی دوست مجھے یہاں مہمان بنا کر لائے ہیں؟" میں نے جل کر کہا۔

"گھبراؤ مت جب تک تم میرے قریب ہو سوکارڈ تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔" جینی نے ٹھوس آواز میں کہا۔ "وقت کی دھول نے میرے چہرے پر گردشِ حالات کی جو تہیں جما دی ہیں وہ بے حد دبیز ہیں لیکن میں اب بھی تمہارے اور وفینا کے لوگوں پر بھاری ہوں۔ کاش میں نے اور وکو للکارنے کی حماقت نہ کی ہوتی۔"

جینی کی شخصیت کا ہر پہلو میرے لیے بے حد پراسرار اور ناقابلِ یقین تھا۔ میں اس کے مختلف پہلوؤں کو کریدتا رہا، وہ مجھے اپنے بارے میں تفصیل سے سب کچھ بتاتی رہی۔ جھیل والی بھوری پہاڑی پر سو سال تک جادوگروں سے پراسرار علوم سیکھنے کے بعد جب وہ دوبارہ اور وفینا کے جزیرے پر واپس آئی تو اس کی حیثیت تبدیل ہو چکی تھی وہ لوگوں کے درمیان آزادی اور دلیری سے دندناتی پھرتی۔ جب چاہتی خود کو ظاہر کر کے وحشیوں کو ششدر کر دیتی اور جب چاہتی ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی۔ اور وفینا کے لوگوں نے اس کے والدین کے ساتھ جو ظلم اور اذیت ناک برتاؤ کیا تھا وہ اسے یاد تھا چنانچہ وہ قبیلے کے لوگوں سے انتقام لیتی رہی، پراسرار طریقوں سے انہیں چن چن کر موت کے گھاٹ اتارتی رہی۔

مکالا اور سوکارڈ کے علاوہ سردار سمورا بھی اس کی فہرست میں شامل تھے۔ وہ اگر چاہتی تو انہیں بھی ٹھکانے لگا سکتی تھی مگر جینی نے کچھ اور ٹھان رکھی تھی۔ اس کا ارادہ تھا کہ پہلے وہ قبیلے کے تمام جوانوں کو ٹھکانے لگائے گی پھر سمورا، مکالا اور سوکارڈ کو اس درجہ دہشت زدہ کر دے گی کہ وہ خود اپنے ہاتھوں اپنا گلا گھونٹنے پر مجبور ہو جائیں گے لیکن قبل اس کے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتی ایک موقعے پر جذبات کی رو میں بہک کر دیوتا اور وکو سے ٹکرا جانے کی حماقت کر بیٹھی اور اسی جرم کی پاداش میں اسے اور یگا کے اشارے پر گوشہ نشینی کا حکم سنا دیا گیا چنانچہ اس نے خود کو اس غار تک محدود کر لیا جہاں قسمت نے مجھے بھی پہنچا دیا تھا۔ میں جینی کے ماضی کے اوراق الٹتا پلٹتا رہا۔ اس کا بغور مطالعہ کرتا رہا پھر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جینی لاشعوری طور پر پوری طرح چاق و چوبند ہے لیکن شعوری طور پر اسے اس لیے قدرے مفلوج کر دیا گیا تھا کہ وہ دوبارہ دیوتاؤں کی شان میں کسی گستاخی یا بے ادبی کی مرتکب نہ ہو۔

میں نے اسے بڑی عقاب پر بیٹھ کر آنے والا واقعہ سنایا۔ وہ حیرت سے میری کہانی سنتی رہی۔ میں نے اسے میز الشے کی کہانی سنائی تو وہ مسکرا دی لیکن اس نے مجھے یہی باور کرانے کی کوشش کی کہ اسے کچھ یاد نہیں۔ میں نے سوچ کر اسے اپنے بارے میں تمام حالات سے آگاہ کر دیا۔ وہ میری داستانِ حیات سنجیدگی سے سنتی رہی۔ اپنی روداد ختم کر کے میں نے درخشاں کی بازیابی کے سلسلے میں اسے کریدنے کی کوشش کی تو اس نے پھر وہی جواب دیا جو پہلے دے چکی تھی۔ میں نے اس ضمن میں اسے مزید کریدنا مناسب نہیں سمجھا۔ کچھ دیر تک خاموش رہا پھر معاً میرے ذہن میں ساوری کا خیال ابھر آیا۔

"جینی! کیا تم ساوری کے بارے میں بھی جانتی ہو کہ وہ کون ہے؟"

"وقت کا انتظار کرو۔" اس نے خلا میں گھورتے ہوئے کہا۔ "حالات کی بکھری ہوئی کڑیاں خود بخود ترتیب پاتی چلی جائیں گی۔"

"ساوری نے مجھے بتایا تھا کہ اور وفینا کا سابق سردار بوگا ابھی تک زندہ ہے۔"

"ہاں۔ وہ رحم دل سردار جس نے مجھے برباد ہونے سے بچایا تھا ابھی تک زندہ ہے اور دشمنوں کی قید میں ہے۔"

"کیا تم پر یہ فرض عاید نہیں ہوتا کہ تم اپنے اس محسن کو قید و بند سے آزاد کرا کے کھلی فضاؤں میں سانس لینے کا موقع فراہم کرو؟" میں نے جینی کو اکسانے کی کوشش کی۔ "بوگا کی آزادی تمہارے دشمنوں کی موت کا سامان بھی فراہم کرے گی۔"

"میں جانتی ہوں لیکن"

جینی کچھ کہتے کہتے یک لخت خاموش ہو گئی۔ اس نے نظر گھما کر غار کے بائیں جانب دیکھا پھر تیزی سے میرے قریب آ کر میرا ہاتھ تھام لیا، وہ میرے مقابلے میں کہیں زیادہ کمزور تھی، عورت ذات تھی میرا اس کا بظاہر کوئی مقابلہ نہیں تھا لیکن اس کے اندر بلا کی شیطانی قوت موجود تھی اس کے ہاتھ کی گرفت میرے لیے آہنی شکنجوں سے کم نہیں تھی۔ میں اس کی حرکت کا مقصد دریافت کرنا چاہتا تھا لیکن پھر اس کی ضرورت نہیں پیش آئی۔ قدموں کی آہٹ کے ساتھ ساتھ مکالا اور سوکارڈو سامنے آئے تو میں دم بخود رہ گیا۔

"کہاں ہے وہ" مکالا نے حقارت سے سوکارڈو کو دیکھتے ہوئے دریافت کیا تو جینی کی حرکت مجھ پر از خود واضح ہو گئی۔ میں اپنے دشمنوں کے سامنے موجود ہونے کے باوجود ان کی نگاہوں سے اوجھل تھا، مکالا کے سوال پر سوکارڈو نے حیرت سے اطراف کا جائزہ لیا پھر سنجیدگی سے بولا۔

"ممکن ہے وہ بدنصیب اور اندر چلا گیا ہو تاکہ تاریکی میں رہ کر ہماری نگاہوں سے پوشیدہ رہ سکے"

"پھر سوچ لے سوکارڈو۔ کہیں تیرا اندازہ غلط نہ ہو" مکالا غرایا "ہو سکتا ہے تیرے کالے علم نے تجھے دھوکا دیا ہو"

"ایسا ناممکن ہے عظیم مکالا۔ میں نے اسے اپنے علم کے زور ہی سے زیر کیا تھا"

"پھر۔ وہ کہاں چھپا ہے سامنے میرے سامنے پیش کر"

سوکارڈو نے جواب دینے کے بجائے اس سمت قدم اٹھائے جس سمت تاریکی تھی۔ ٹھیک اسی وقت جینی نے سرگوشی کی اور میں نے اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نڈر اور بلند آواز میں کہا "سوکارڈو۔ میں تاریکی میں نہیں روشنی میں کھڑا ہوں لیکن تیری سیاہ قوت دیوتاؤں کے سامنے کسی کام نہیں آسکتی"

میری آواز سن کر مکالا اور سوکارڈو دونوں اچھل پڑے۔ آواز کے رخ پر پلٹ کر میری جانب دیکھنے لگے لیکن شاید میں ان کی نگاہوں سے اوجھل تھا جس کا یقین مجھے سوکارڈو کا جواب سن کر ہوا۔

"اگر تم دیوتا ہو تو میرے سامنے کیوں نہیں آتے"

"میں تمہیں باور کرانا چاہتا ہوں کہ میرے مقابلے میں تمہاری کوئی حقیقت نہیں" میں نے جینی کے کہے ہوئے الفاظ دہرائے "زندگی چاہتے ہو تو میرا راستہ چھوڑ دو"

"میں تمہاری حماقت کو تسلیم نہیں کرتا" سوکارڈو کے بجائے مکالا چھاتی پیٹ کر بولا "اگر تم لازوال قوتوں کے مالک ہو تو مکالا کے سامنے آ کر مقابلہ کرو"

میں نے جینی کی سمت دیکھا جو خلاف توقع کچھ بے چین نظر آ رہی تھی، اس کی نظریں چاروں سمت یوں بھٹک رہی تھیں جیسے وہ کچھ دیکھنے کی کوشش کر رہی ہو۔ ان نگاہوں سے خوف بھی جھلک رہا تھا۔ وہ کسی نادیدہ خطرے سے بے حد ہراساں نظر آ رہی تھی۔ میرے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، میں نے سوچا کہیں وہ سوکارڈو کی قوت کے آگے خود کو کمتر تو نہیں محسوس کر رہی؟ اگر ایسا ہوا تو میرا کیا بنے گا؟ میں نے نظریں گھما کر سوکارڈو کی جانب دیکھا، اس کے بھدے ہونٹ متحرک تھے، یقیناً وہ مجھے بے نقاب کرنے کی خاطر کوئی سحر پھونکنے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔

"جمال" جینی نے تیزی سے مجھے مخاطب کیا "یہ لو میں یہ ربیک تمہیں تحفہ دے رہی ہوں اس کے ذریعے تم اپنے دیوتا ہونے کے ڈھونگ کو برقرار رکھ سکتے ہو لیکن خبردار اسے کبھی گلے سے اتارنے کی حماقت نہ کرنا"

جینی نے ایک ہاتھ سے ربیک والا دھاگہ اپنے گلے سے اتار کر میرے گلے میں ڈالا پھر میرا ہاتھ چھوڑ دیا، دوسرے ہی لمحے وہ نظروں سے غائب ہو گئی اور اسی لمحے سوکارڈو خوشی سے چیخ اٹھا۔

"مکالا۔ دیکھ تیرا دشمن تیرے سامنے موجود ہے میرے سحر نے اس حصار کو چکنا چور کر دیا جو اس نے اپنے گرد قائم کر رکھا تھا"

میں نے بوکھلا کر مکالا کی جانب دیکھا جو اپنا نیزہ میری جانب تان چکا تھا۔ اس کی خوں خوار آنکھوں سے بلا کی درندگی جھانک رہی تھی، جینی کی گرفت سے آزاد ہو جانے کے بعد میں ان کے سامنے آ گیا تھا۔ فوری طور پر میرے ذہن میں ربیک کا خیال ابھرا، اس سیاہ دانے کو منہ میں رکھ کر میں دوبارہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو سکتا تھا، میں نے اپنا ہاتھ تیزی سے ربیک کی جانب بڑھایا لیکن مکالا اپنا وار کر چکا تھا، میں نے خود کو بچانے کی کوشش کی لیکن مکالا کا حملہ اس قدر شدید اور اچانک تھا کہ میں بچ نہ سکا، نیزہ میری داہنی کہنی کو زخمی کرتا ہوا غار کی دیوار سے ٹکرا گیا، درد کی ٹیس اس قدر ناقابل برداشت اور اذیت ناک تھی کہ میں ربیک کو بھول کر کراہتا ہوا فرش پر الٹ گیا اور تڑپنے لگا۔

"دیوتا" مکالا کا وحشیانہ قہقہہ غار میں گونجا، وہ میری بے بسی پر فاتحانہ انداز میں طنز کرتے ہوئے بولا "سمندر اور ہواؤں کے عظیم دیوتا"

میرے اندر اتنی ہمت نہیں تھی کہ مکالا کی درندگی کا جواب دے سکتا، درد کی شدتوں نے مجھے پاگل کر دیا تھا۔ موت کی سرد لہر میرے وجود میں سرایت کر چکی تھی۔ میرے ہوش و حواس گم ہو چکے تھے، ربیک میرے گلے میں موجود تھا، اسے منہ میں رکھ کر میں خود کو دشمن کی نظروں سے محفوظ کر سکتا تھا لیکن شاید میرا ذہن ایک ہی وار میں معطل ہو کر رہ گیا تھا، میری سوچنے سمجھنے کی تمام قوتیں کسی کے زخم تک محدود ہو کر رہ گئی تھیں۔

میں نے تڑپتے ہوئے مکالا کی سمت رحم طلب نظروں سے دیکھا وہ کسی خونی درندے کی طرح میرے قریب گھات لگائے کھڑا تھا۔ نیزہ پھینکنے کے بعد اس نے کمر سے وہ خنجر نکال لیا جس سے وہ میری نگاہوں کے سامنے سمورا کے جشن کے موقعے پر نارما کی گردن اس کے سر سے جدا کر چکا تھا۔ سوکارڈ اس کے قریب کھڑا مجھے نفرت اور حقارت بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں انگاروں کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ میں نے جلدی سے اپنی توجہ دوسری طرف مبذول کر لی۔

"اٹھو ہواؤں کے دیوتا ۔ مکالا تمھیں بزدلوں کی طرح چھپ کر نہیں بہادروں کی طرح للکار کر مارے گا۔"

"خود کو قابو میں رکھو مکالا۔" میں نے درد کو برداشت کرتے ہوئے سنبھالا لینے کی کوشش کی۔ "مجھے جوابی کارروائی پر مجبور نہ کرو۔"

"جوابی کارروائی ۔ ہاہا ۔ ہاہا ۔ ہو ہو۔" مکالا ہزیانی انداز میں قہقہے بلند کرنے لگا پھر یک لخت سنجیدہ ہو گیا، ہاتھ میں دبے خنجر کو میری جانب اٹھا کر لہراتے ہوئے بولا۔ "تم ۔ مکالا کو ۔ خوف زدہ کرنا چاہتے ہو۔"

"اب بھی وقت ہے مکالا۔ تم نے دیوتاؤں کا خون بہا کر اچھا نہیں کیا۔"

"مکالا صرف اور دو کا پیروکار ہے ۔ اور دو جو عظیم ہے جو اپنے پجاریوں کی رہنمائی کرتا ہے میں اسی اور دو کے نام پر تمھیں مقابلے کی دعوت دیتا ہوں۔ تمھارا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ مکالا تمھارے خون کو اور دو کے قدموں میں بھینٹ چڑھائے گا۔ تمھاری قربانی اور دو کے لیے یقیناً مبارک ہوگی اور مکالا تیرا خون اپنی پیشانی پر تھوپ کر قبیلے کے تمام لوگوں کو بتائے گا کہ وہ دیوتاؤں کو بھی پچھاڑنے کی طاقت رکھتا ہے۔"

"سمورا نے ہمیں اس قبیلے میں مہمان کی حیثیت عنایت کی ہے اس لیے ہم اپنے میزبانوں کا خون بہانے سے گریز کر رہے ہیں۔" میں نے بمشکل خود کو اپنے قدموں پر دوبارہ اٹھاتے ہوئے کہا۔ خون کی مقدار جوں جوں میرے جسم سے خارج ہو رہی تھی میری کمزوری بڑھتی جا رہی تھی لیکن وہ وقت عارضی زخموں کی مرہم پٹی کا نہیں تھا مکالا اور سوکارڈ کی موجودگی نے میرے لیے موت اور زندگی کا مسئلہ کھڑا کر دیا تھا، میرے پاس سوائے چرب زبانی کے اور کوئی چارہ نہیں تھا، مجھے کسی پراسرار یا غیبی امداد کا انتظار بھی تھا چنانچہ میں نے وقت حاصل کرنے کی خاطر مکالا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سرد لہجے میں کہا۔ "تم اپنی حماقت سے باز آ جاؤ ورنہ تمھاری بھول کا خمیازہ تمھارے پورے قبیلے کو بھگتنا پڑے گا۔"

"سوکارڈ ۔ کچھ سنا تو نے، ہواؤں کا دیوتا مکالا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہا ہے ۔ مجھے بتا سوکارڈ، کیا میں ایک ہی جست میں اس کا سر تن سے جدا کر دوں یا اس کی باتوں پر قہقہہ لگاؤں۔" مکالا میرا مضحکہ اڑاتے ہوئے بولا۔ "دیکھ سوکارڈ غور سے دیکھ، ہواؤں کا زخمی دیوتا اپنے قدموں پر کھڑا ڈول رہا ہے ۔ تو کہے تو میں اسے پھونک مار کر اڑا دوں ۔ اپنے قدموں سے روند ڈالوں یا پھر اسے عظیم اور دو کے قدموں تک گھسیٹتا ہوا لے چلوں اور اس کے جسم کے ٹکڑے کر کے دیوتا کے قدموں میں ڈال دوں۔"

"سب کچھ تیری مرضی پر منحصر ہے مکالا۔" سوکارڈ نے بدستور مجھ پر اپنی نگاہیں جمائے ہوئے کہا۔ "دیوتاؤں نے تیرے جسم میں بجلیاں بھر دی ہیں، تجھے طوفانوں جیسی طاقت بخشی ہے تیری یہ قربانی آج تک پیش کی جانے والی تمام قربانیوں میں سب سے زیادہ عظیم تر ہوگی۔ وقت کی راس اب تیرے ہاتھ میں ہے میں تجھ سے اپنی خدمات کا صرف ایک انعام مانگتا ہوں۔"

"بول سوکارڈ ۔ اور دو قبیلے کے بدبخت جادوگر، جو مانگنا ہے بے خوف طلب کر۔ مکالا تجھے مایوس نہیں کرے گا۔"

"مجھے ہواؤں کے دیوتا کا سر درکار ہے۔" سوکارڈ بولا۔ "اس کی ناپاک کھوپڑی کو اپنے دروازے پر سجاؤں گا تاکہ مناما اور اس کے ساتھی بھی جان سکیں کہ سوکارڈ کی ساحرانہ قوتیں لازوال ہیں۔"

"ہاں ۔ ہاں ۔ تو ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تو نے مکالا سے جو تحفہ طلب کیا ہے وہ تجھے ضرور ملے گا۔" مکالا نے اچھل کر پینترا بدلتے ہوئے جواب دیا پھر مجھ سے اور قریب ہوتے ہوئے بولا۔ "دیوتا ۔ تم خاموش کیوں ہو ۔ کچھ بولو ۔ کوئی آخری خواہش مکالا کے سامنے پیش کرو۔"

میری حالت اس معصوم بھیڑ سے مختلف نہیں تھی جو اچانک بھیڑیوں کے جھنڈ میں پھنس گئی ہو، مکالا بے حد خوں خوار ہو رہا تھا سوکارڈ کی ساحرانہ قوتیں اس کی پشت پناہی کر رہی تھیں میرے

زخم سے اٹھنے والی درد کی شدید ٹیسیں میرے لیے ناقابلِ برداشت تھیں میں نے سوچا کیوں نہ اس آخری وقت میں مکالا سے چند لمحے ادھار مانگ لوں آرام سے کھڑے کھڑے فرش پر دراز ہو کر آنکھیں بند کر لوں کچھ دیر سکون سے سانس لے سکوں پھر موت کی آغوش میں ہمیشہ کے لیے ڈوب جاؤں۔

شاید میرے مقدر میں یہی درج تھا۔

"کیا بات ہے دیوتا؟" مکالا جو میری بے بسی کا مذاق اڑانے پر تلا ہوا تھا مجھے پچکارتے ہوئے بولا۔ "تمھارے چہرے پر یہ مردنی کیوں پھیل رہی ہے کیا آسمانی طاقتیں تم سے روٹھ گئی ہیں یا پھر تم ہواؤں کے تیز و تند طوفانوں کو طلب کرنے کے لیے کوئی عمل کرنے میں مصروف ہو۔ کچھ تو کہو دیوتا۔ کیا ہے تمھارے من میں؟ کیا سوچ رہے ہو مہاراج ہے؟"

"مکالا" سوکارو نے اس بار سنجیدگی سے کہا۔ "دیر مت کر جو کچھ کرنا ہے جلدی کر گزر ورنہ۔"

"ورنہ کیا ہو گا خبیث بوڑھے؟" مکالا نے گرج کر پوچھا۔

"نیک ساعتیں گزرتی جا رہی ہیں۔ ہاں میرا علم کہتا ہے کہ اگر تم نے دیر لگائی تو پانسہ پلٹ جائے گا۔"

"شاید تیری کھوپڑی پلٹ گئی بدبخت بوڑھے" مکالا حقارت سے بولا۔ "خاموش کھڑا رہ۔ میرا شکار کوئی معصوم پرندہ نہیں ہے دیوتا ہے دیوتا۔ ہواؤں کا دیوتا جو سمندر کے دیوتا سے بچھڑ کر کمزور ہو گیا ہے۔ میں اس عظیم دیوتا کو سسکا سسکا کر بے حد شان دار مگر بڑی اذیت ناک موت ماروں گا۔"

"مکالا، میری بات مان لے" سوکارو کا سیاہ علم۔۔۔!"

"زبان بند رکھ گیدڑ کی اولاد۔" مکالا نے سوکارو پر غراتے ہوئے میری جانب دیکھا پھر میرے اطراف دائرے کی صورت میں چکراتے ہوئے بولا۔ "مکالا اتنے سکون اور اتنے آرام سے دیوتا کی بھینٹ نہیں لے گا۔ اس کی شکل کو غور سے دیکھ سوکارو۔ زندگی کی پرچھائیں موت کی کڑی دھوپ کے آگے ماند پڑتی جا رہی ہے۔ یہ ہواؤں کا دیوتا ہے۔ ہاں وہی دیوتا جس کے ساتھی نے میرے دشمن کو رسولی کے عذاب سے نجات دلائی تھی یہ وہی ہے جس نے بزدلوں کی طرح چھپ کر میرے تین بہترین دوستوں کو مارا اور پھر شامیان کے اکڑے ہوئے جسم سمندر کی لہروں کے حوالے کر دیے۔ دل بھر کر اسے دیکھ لے بوڑھے خبیث یہ میرا وہی شکار ہے جس کی تلاش میں مکالا نے اپنی متعدد پرسکون راتیں برباد کی ہیں۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے سمورا اور ساورمی کو اپنے آدھے جہاز پر پناہ دی تھی۔ پھر۔ میں اسے اتنی جلدی کیسے ختم کر دوں ابھی تو مجھے اس کے گندے خون سے اپنے انتقام کی پیاس بجھانا ہے۔"

"مکالا" میں نے کچھ کہنا چاہا لیکن مکالا جس پر درندگی کا بھوت سوار تھا یک لخت اچھل پڑا خوشی سے نعرے لگاتے ہوئے بولا۔

"سن سوکارو۔ کان لگا کر غور سے سن ہواؤں کا دیوتا مکالا سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔" پھر اس نے میری جانب خون خوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "ہاں۔۔۔ ہاں مانگ۔ کیا مانگنا چاہتا ہے۔"

"مجھے بڑی شدت سے پیاس لگ رہی ہے۔" میں نے تھوک نگلتے ہوئے پہلی بار نہایت بے بسی سے کہا۔ "مجھے تھوڑا سا پانی پلا دے اس کے بعد تجھے اختیار ہے۔"

"کیا؟" مکالا نے چونک کر حیرت سے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔ "کیا تو مکالا سے مقابلہ نہیں کرے گا۔ کیا دیوتاؤں کی ساری عظیم قوتیں نیزے کے ایک ہی وار سے زنگ آلود ہو گئی ہیں۔"

"مجھے تھوڑا سا پانی پلا دے۔ اور مجھے کچھ نہیں چاہیے۔" میں نے ہانپتے ہوئے شکست خوردہ آواز میں درخواست کی۔

"سوکارو۔ عظیم منگارو کی ناجائز اولاد۔ کچھ سنا تو نے۔ ہواؤں کا دیوتا مکالا سے پانی مانگ رہا ہے۔" مکالا خوشی سے اچھلنے لگا۔ وہ اپنا خنجر بار بار ہوا میں بجلی کی طرح لہرا رہا تھا اور الٹے ہاتھ سے اپنی چھاتی ٹھونکتا جا رہا تھا۔

میری خستہ حالت نے اس کی بربریت کو ہوا دے دی تھی۔ وہ دل کھول کر اپنی فتح کا جشن منانا چاہتا تھا۔ اس کی جگہ میں ہوتا تو شاید میں بھی اسی انداز میں خوشی سے دیوانہ ہو جاتا۔

"مکالا" سوکارو نے ایک بار پھر بے حد سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا۔ "سعد ساعتیں گزرتی جا رہی ہیں۔ وقت برباد مت کر تجھے عظیم اور مقدس اور یگا کی قسم۔"

"ذلیل کتے۔ شب دیز کی اولاد۔ خبردار جو تو نے اپنی گندی زبان سے دوبارہ مقدس اور یگا کا نام لیا۔" مکالا گرج کر بولا۔

"تم۔ میں۔ تیرے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں وقت کی قدر کر۔" سوکارو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا پھر پھٹی پھٹی نظروں سے غار کی ناہموار چھت کو ادھر ادھر گھورتے ہوئے خوف زدہ آواز میں بولا۔ "میرا علم کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ چاروں طرف دھند کی چادر گہری ہوتی جا رہی ہے میری آنکھیں چندھیا رہی ہیں مکالا میری درخواست قبول کر لے ورنہ یہ سنہری موقع تیرے ہاتھ سے نکل جائے گا۔"

مکالا کسی زخمی درندے کی طرح بجلی کی مانند سوکارو کی جانب پلٹ پڑا۔ شاید سوکارو کی بار بار کی مداخلت نے اس کا پارہ چڑھا دیا تھا اس کے تیور بے حد خطرناک ہو گئے۔ سوکارو جلدی سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ مکالا نے اپنا خنجر فضا میں اچھالا پھر اسے الٹا تھام لیا۔ اس کی سرخ سرخ آنکھیں سوکارو پر

مرکوز تھیں۔ اس نے اپنا خنجر والا ہاتھ تیزی سے پھیلا کر پشت کی جانب کیا۔ میں سمجھ رہا تھا کہ اب سوکارو کی موت یقینی ہے۔ خنجر پھینکنے کے ایسے خطرناک طریقے میں بارہا کھیل تماشوں میں دیکھ چکا تھا لیکن اس وقت جو کچھ ہونے والا تھا وہ ایک سنگین حقیقت تھی۔

"میں موت سے نہیں ڈرتا مکالا لیکن میری بات پر اعتبار کرو۔" سوکارو نے بدستور سہمی ہوئی آواز میں کہا۔ "میری قوتِ بینائی دھند کے اس پار نہیں دیکھ سکتی لیکن میرا علم کہتا ہے کہ کوئی عظیم طاقت ہوا میں پرواز کرتی ہوئی ہماری طرف آرہی ہے۔"

مکالا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کی قہر آلود نظریں سوکارو کے سینے پر جمی ہوئی تھیں پھر اس نے اچانک کمر کو تھوڑا سا خم دیا، ساتھ ہی اس کا داہنا شانہ پشت کی جانب جھکا، اس کی کلائی میں لوچ پیدا ہوا تو میں نے خوف سے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ میں جانتا تھا کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ میں وہ خونی منظر نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ سوکارو کی موت میرے حق میں بہتری کا سبب تھی لیکن میرے اندر اتنی ہمت نہیں تھی کہ موت اور زندگی کے اس کرب ناک کھیل کو دیکھ سکتا۔ مجھے اس بات پر بھی حیرت تھی کہ سوکارو سفلی اور کالے علم میں عمل دخل رکھنے کے باوجود مکالا کے سامنے بھیگی بلی بنا ہوا تھا۔

میں آنکھیں بند کیے کھڑا رہا۔ مجھے یقین تھا کہ کسی بھی لمحے مکالا کا پھینکا ہوا خنجر سوکارو کے سینے میں دستے تک اتر جائے گا اور بوڑھے ساحر کے حلق سے نکلنے والی چیخ روح اور جسم کے تعلق کا رشتہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کردے گی۔ میرے دل کی دھڑکنیں بتدریج تیز ہوتی جارہی تھیں۔ میں سمجھ رہا تھا کہ سوکارو کے بعد میری باری ہوگی مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

لوبان اور صندل کی خوشبو کا وہ تیز جھونکا میری قوتِ شامہ سے ٹکرایا تو میں نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ وہ منظر میرے لیے ناقابلِ یقین تھا۔ سوکارو اور مکالا دونوں مجھے اپنی اپنی جگہ یوں ساکت و جامد نظر آرہے تھے جیسے وہ انسان نہیں پتھر کے مجسمے تھے جنھیں کسی سنگ تراش نے نہایت مہارت سے ایک خونی منظر میں ڈھال دیا تھا۔ سوکارو کی آنکھوں میں خوف و دہشت کے تاثرات منجمد ہو کر ٹھہر گئے تھے۔ اس کے دونوں ہاتھ فضا میں یوں بلند نظر آرہے تھے جیسے وہ موت سے پناہ کی درخواست کررہا ہو اور مکالا اپنی جگہ قہر و غضب کا شاہکار بنا کھڑا تھا۔ اس کا جسم آگے کی جانب جھکا ہوا تھا۔ نگاہیں بدستور بڑی بے رحمی سے سوکارو کے سینے پر گڑی تھیں۔ اس کا خنجر والا ہاتھ سر کی سیدھ میں اوپر فضا میں تھم گیا تھا۔ میں ابھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے وہ منظر دیکھ ہی رہا تھا کہ پشت سے ایک آواز ابھر کر میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"تماشہ ٹھپ ہوگیا۔ کھیل ختم پیسہ ہضم۔"

مجھے اپنی سانسیں حلق میں پھنستی محسوس ہوئیں۔ میں حیرت سے اچھل پڑا۔ وہ آواز میرے لیے بے حد مانوس تھی۔ میں نے بڑی سرعت سے پلٹ کر دیکھا۔ میری آنکھیں فرطِ حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ میرے سامنے وہی مجذوب موجود تھا جسے میں نے پہلی بار ماں کی قبر پر دیکھا تھا۔

اس کے جسم پر اس وقت بھی میل سے چکٹا ہوا پاجامہ نظر آرہا تھا۔ داڑھی اور سر کے بال خودرو جھاڑیوں کی طرح بے تحاشا بڑھے ہوئے تھے۔ جسم پر میل اور گندگی کی موٹی موٹی تہیں موجود تھیں۔ سینے پر بائیں جانب زخم کا ایک گہرا نشان تھا جس کے اطراف گاڑھا گاڑھا خون جما نظر آرہا تھا۔ اس کی روشن آنکھیں سوکارو اور مکالا پر جمی ہوئی تھیں۔

میں حیرت بھری نگاہوں سے خدا کے اس برگزیدہ بندے کو دیکھتا رہا جو عشقِ حقیقی میں ڈوب کر خود سے بھی بے نیاز ہوگیا تھا۔ وہ میرے ذہن کی پرواز سے کہیں زیادہ بلند تھا۔ اس کی آنکھوں کی وسعتوں میں کائنات کے سارے رنگ عیاں ہو کر رہ گئے تھے۔ وہ زمان و مکاں کی قید سے آزاد تھا۔ فاصلے اس کے لیے کوئی حقیقت نہیں رکھتے تھے۔ وہ خدا کی وحدانیت میں دیوانگی کی تمام سرحدوں کو پھلانگ گیا تھا۔

سوکارو نے شاید اسی لیے مکالا کو جلد بازی نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس کی گندی اور ناپاک قوتوں نے مجذوب کو نہیں دیکھا مگر وہ اتنا ضرور سمجھ چکا تھا کہ وقت کا زیاں ان کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوگا اور اس کے شبہات درست ثابت ہوئے۔

میں پلکیں جھپکائے بغیر مجذوب کو دیکھتا رہا۔ اس کے ہاتھوں میں اس وقت بھی وہی لکڑی تھی جس کی ضرب سے میری ٹانگ زخمی ہوئی تھی۔ میں اس لکڑی پر نظر جاتے ہوئے بھی تھا پھر میں نے ڈرتے ڈرتے نہایت ادب سے خدا کے اس نیک بندے کو آواز دی جو مجھے موت سے نجات دلانے آگیا تھا۔

"بابا! میں تم سے شرمندہ ہوں۔" میری آواز سن کر وہ چونکا۔ حیرت سے دیوانوں کی طرح مجھے دیکھنے لگا پھر داڑھی کھجاتے ہوئے بولا۔ "تو۔ تو کون ہے؟"

"میں تمھاری دعاؤں کا طلب گار ہوں۔" میں نے بے حد عاجزی سے کہا۔ "مجھے تمھاری نگاہِ کرم درکار ہے۔"

"چوہے دان میں پھنس کر بلبلا رہا ہے۔ لالچ میں آ کر دُم کٹا بیٹھا۔" اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔ "حالات سے کبڈی کھیلتے کھیلتے چٹخیاں کھا گیا۔ اڑا اڑا دھم ہو گیا۔"

"مجھے سہارا دو بابا۔ میری انگلی تھام لو۔"

"اپنی پرچھائیں دیکھ کر ٹھٹھے لگایا کر۔ قلابازیاں کھانا ترک کر دے۔"

"تم مجھے ٹال رہے ہو۔" میں رو دیا۔ "مجھے اپنی لکڑی بخش دو بابا۔ مجھے اسی کا سہارا بہت ہو گا۔"

"اونچی چھلانگ لگانا سیکھ لے۔ آسمان کو تھام کر اُلٹا لٹک جا۔ ساری غلاظتیں نکل جائیں گی۔"

"میں تمہارا اشارہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔" میں نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔ "اور کچھ نہیں کر سکتے تو مجھے بھی دیوانہ بنا دو۔ میں اکتا گیا ہوں۔"

"تصویروں کے ساتھ عشق لڑائے جا۔ سر منڈا لے اور اُلوں کا تماشہ دیکھ۔ چندریا چمک اٹھے گی۔"

"تم۔ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں بابا! مجھے مایوس مت کرو۔" میں ہاتھ جوڑ کر بولا۔ "مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس گورکھ دھندے سے نجات دلا دو۔"

"پھنس گیا۔ پھنس گیا۔" وہ زمین پر لکڑی مارتے ہوئے بولا۔ "زلف دراز میں تنکا پھنس گیا۔"

"میں دیواروں سے سر ٹکرا ٹکرا کر اپنی جان دے دوں گا۔" میں نے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔ "تم میری مدد کو آئے ہو تو پھر کھل کر میری رہنمائی کرو۔"

مجذوب نے مجھے سنجیدگی سے گھورا، یوں جیسے وہ میری بات کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"میں بکھر چکا ہوں مجھے سمیٹ دو۔" میں نے رقت بھرے لہجے میں التجا کی۔ "گھپ اندھیروں میں میرا دم گھٹنے لگا ہے۔"

"میری ایک بات مانے گا۔" اس بار مجذوب نے بڑی رازداری سے سرگوشی کی۔

"تم حکم دو بابا! تمہارے اشارے پر میں اپنی جان بھی دے سکتا ہوں۔"

"راہ چلتے زمین کی خاک اٹھا کر چاٹ لیا کر۔" وہ آنکھ ملتے ہوئے مسکرایا۔ "پیٹ کے سارے کیڑے مر جائیں گے۔"

میں اپنی جگہ تلملا کر رہ گیا۔

"مرچیں چبایا کر۔ عادت پڑ جائے گی۔"

"مجھے زندگی نہیں موت چاہیے۔" میں چیخ اٹھا۔ "تم مجھے زندگی نہیں دے سکتے تو مجھے مار ڈالو۔"

"کتنی بار مرے گا؟ ایک بار۔ دو بار۔ تین بار یا تیرہ بار۔" مجذوب نے حقارت سے کہا پھر میرے قریب آتے ہوئے بولا۔ "اندھے کنویں میں چھلانگ لگا دے۔ آنکھ بند کر کے ڈوب جا۔ بھیگ گیا تو بیڑا پار ہو جائے گا۔"

"اور خشک رہا تو کیا ہو گا؟"

"آندھیاں اور طوفان آتے رہیں گے۔ خاک اڑتی رہے گی۔"

میں ہونٹ کاٹ کر رہ گیا، وہ قدم اٹھاتے اٹھاتے میرے بہت قریب آ گیا تھا، میری نگاہ اس کے ہاتھ پر پڑی جس میں لکڑی کی ایک میلی کچیلی انگوٹھی موجود تھی، جانے کیوں میرے ذہن میں اس انگشتری کے حصول کا خیال بڑی سرعت سے ابھرا، میں نے کچھ سوچے سمجھے بغیر مجذوب کا ہاتھ تھام لیا اور انگوٹھی پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔ شاید میری ذہنی رو بہک گئی تھی یا پھر کوئی غیبی طاقت میری رہنمائی کر رہی تھی۔

"چھوڑ دے۔ چھوڑ دے۔"

"آج نہیں چھوڑوں گا بابا۔ تمہیں کچھ نہ کچھ مجھے دے کر جانا ہو گا۔ زندگی یا موت۔ جو تمہاری مرضی آئے۔"

مجذوب کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اس کی آنکھیں شعلے اگلنے لگیں۔ میں نے خوف زدہ ہو کر اپنا ہاتھ گھسیٹ لیا، لکڑی کی انگوٹھی میری مٹھی میں آ گئی، میں نے جلدی سے اسے اپنی




"آپ کو سستا نہیں گھٹیا مکان مل سکتا ہے!"

انگشتِ شہادت میں ڈال لیا۔

"دور جا۔ چلا جا۔ دور ہو جا۔"

مجذوب کے تیور بدل گئے، اس کی آواز میں قہر تھا، میں سہم کر پیچھے ہٹا تو ناہموار زمین پر میرے قدم ڈگمگا گئے، میں نے سنبھلنے کی کوشش کی مگر سنبھل نہ سکا، لڑکھڑا کر کھردرے فرش پر گرا تو میری آنکھوں کے پیچھے اندھیرا پھیلنے لگا۔ میں نے تیز تیز پلکیں جھپکانا شروع کر دیں لیکن اندھیرے کے بادل اور گہرے ہوتے چلے گئے پھر میرے ذہن کی تمام صلاحیتیں بھی اندھیروں میں ڈوب گئیں۔

٭

"کیا تمہیں یقین ہے کہ کل رات یہ یہاں نہیں تھا؟" وہ کوئی نسوانی آواز تھی جو میرے کانوں میں کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی۔

"ہاں۔ صبح تین بجے تک میں جاگتا رہا ہوں آخری بار جب میں نے دیکھا تو اس کا بستر خالی تھا۔" یہ آواز کیلاش کی تھی جسے میں ہزاروں میں پہچان سکتا تھا۔

"ہو سکتا ہے یہ دیر سے واپس لوٹا ہو۔" نسوانی آواز دوبارہ ابھری۔

"یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے کسی مقامی حسینہ کے جال میں پھنس کر اپنی پوری رات تاریک کر لی ہو۔" اس بار جیکب کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"تم کب سوئے تھے؟" کیلاش نے دریافت کیا۔

"میرا خیال ہے اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے جب میں انجیلِ مقدس کے مطالعے میں مصروف تھا، تمہارے کمرے سے ابھرنے والی سرگوشیاں میرے ذہن میں کچوکے لگا رہی تھیں اس لیے میں نے مقدس کتاب رکھ دی پھر خود کو گناہ سے محفوظ رکھنے کی خاطر اپنے کانوں میں روئی رکھ لی۔ غالباً ساڑھے گیارہ بجے میں مکمل طور پر سونے میں کامیاب ہو گیا تھا، اس وقت تک جمال کی واپسی نہیں ہوئی تھی۔"

"اور تم نے مجھے خبر کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی؟" کیلاش نے جھلا کر سوال کیا۔

"ارادہ تھا میرا۔ لیکن تمہاری سرگوشیوں سے یہی اندازہ ہوتا تھا کہ تم ہوش میں ہونے کے باوجود بے خبری میں مبتلا ہو اس لیے میں نے تمہیں خبردار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔"

"جیکب تم۔" کیلاش کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

"ہمارے قبیلے کے لوگ بے حد ملنسار اور خوش اخلاق ہیں سمندری دیوتا، لیکن تم لوگ اجنبی ہو اس لیے سوچ ڈوبنے کے بعد تمہارا لبستی میں گھومنا پھرنا مخدوش بھی ہو سکتا ہے۔" نسوانی آواز جو کالوری کی تھی پھر سنائی دی۔ "سردار ممورا نے ایک احسان کے عوض تمہیں اپنا مہمان مان لیا ہے لیکن۔۔۔۔"

"لیکن کیا؟" کیلاش نے دریافت کیا۔

"میرا خیال ممکن ہے غلط ہو لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگوں نے قبیلے میں تمہارے قیام کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا ہو۔"

"سمجھا۔ تم غالباً مکالا اور اس کے ساتھیوں پر شبہ کر رہی ہو؟"

"میں نے کسی کا نام نہیں لیا۔" کالوری نے جلدی سے اپنی صفائی پیش کی۔ "محض ایک امکانی خیال کا اظہار کیا تھا۔"

"تم شاید بھول رہی ہو کہ میں سمندری دیوتا ہوں۔" کیلاش بے حد گمبھیر لہجے میں بولا۔ "ہم ہوا کی سرسراہٹ کا سبب بھی جاننے کی قوت رکھتے ہیں۔"

"پھر؟ تمہارا کیا خیال ہے، ہواؤں کے دیوتا نے اتنی رات کہاں گزاری ہو گی؟" کالوری کی آواز میں ہلکا سا طنز بھی پوشیدہ تھا۔

"اب جواب دیجیے جناب دیوتا مہاراج!" جیکب نے اردو میں کہا۔ "اسی لیے میں نے ایک مشورہ دیا تھا کہ اس خوب صورت اور حسین ناگن کو دور رکھا جائے۔ کب تک تم دن رات اور اٹھتے بیٹھتے اس گناہ کی پوٹلی کے سامنے اپنا ڈھونگ جاری رکھ سکو گے۔"

میرا ذہن اب پوری طرح جاگ رہا تھا میرے دوست میرے نزدیک ہی میرے قریب موجود تھے ان کی باتوں سے میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ اس وقت میں اپنی رہائش گاہ پر ہوں اور رات میری واپسی تین بجے کے بعد کسی وقت ہوئی تھی جس کا علم نہ میرے دوستوں کو تھا نہ مجھے اندازہ تھا کہ میں کب اور کس طرح اپنے بستر تک پہنچا۔

غار میں پیش آنے والے حالات کا ایک ایک منظر میری نگاہوں میں محفوظ تھا۔ آخری بار مجذوب نے انگوٹھی حاصل کرنے کے بعد میں لڑکھڑا کر گرا تھا اس کے بعد کیا ہوا؟ میں نے اپنے ذہن پر زور دے کر اس سے آگے سوچنے کی کوشش کی لیکن اپنے ارادے میں ناکام رہا، حالات کے پیش نظر اپنے دوستوں کے درمیان میری واپسی بھی مجذوب کا کرشمہ سمجھی جا سکتی تھی۔

مجھے انگشتری اور ریبک کے علاوہ اپنی کہنی کا وہ زخم بھی یاد آیا جو مکالا کے نیزے سے پیدا ہوا تھا، میرا لباس خون سے بھیگ گیا تھا لیکن نہ تو ابھی تک میرے ساتھیوں نے میرے کہنی کے زخم کا کوئی ذکر کیا تھا نہ خون آلود لباس پر کوئی نکتہ چینی کی۔ میں نے اپنے زخم کو خود بھی محسوس کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے کامیابی نہیں ہوئی چنانچہ حالات کا اندازہ لگانے کی خاطر میں آنکھیں بند کیے لیٹا اپنے ساتھیوں کی باتیں سنتا رہا۔

"جیکب!" کیلاش نے اپنی مادری زبان میں سمجھانے کی

کوشش کی۔ "تم اپنی جگہ ٹھیک سمجھ رہے ہو لیکن ہم نے کچھ سوچ سمجھ کر ہی یہ حسین خطرہ مول لیا ہے۔"

"میں نے ایسے لوگ بہت کم دیکھے ہیں جو خود اپنی زبان سے اپنی غلطی اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہیں۔"

"تم حماقت کی بات کر رہے ہو۔ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔" کیلاش نے وضاحت کی۔ "ہم نے جو قدم اٹھایا ہے اس کے پیچھے ایک مصلحت بھی ہے جس کا اندازہ تمہیں بہت جلد ہو جائے گا۔"

"مجھے رات تمہارے کمرے سے ابھرنے والی سرگوشیوں سے بھی اندازہ ہو رہا تھا کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے لیکن جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ میرے نزدیک گناہ ہی ہے۔"

"تم کس بات کو گناہ سے تعبیر کر رہے ہو؟"

"کسی خوب صورت اور حسین عورت کا قرب ہی ہزاروں گناہوں کو جنم دینے کے لیے کافی ہے۔"

"ذاتی کردار کی پختگی اور اخلاق کی بلندی بھی کوئی معنی رکھتی ہے۔"

"شیطان ہزاروں اور لاکھوں روپ میں انسان کو ورغلاتا رہتا ہے۔" جیکب نے سنجیدگی سے کہا۔ "مانا کہ تم ابھی تک اپنے کردار کے معاملے میں ٹھوس ہو لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ تمہارے قدموں کی کوئی ایک ذرا سی لغزش خود تمہیں تمہاری نظروں سے گرا دے۔"

"میں تمہاری بکواس تسلیم نہیں کرتا۔"

"بحری عقاب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جبکہ ہم نے اپنے سفر کا آغاز یہ سوچ کر نہیں کیا تھا کہ جہاز کی مضبوطی بڑے سے بڑے طوفانوں کا منہ پھیر دے گی لیکن اس کا انجام کیا ہوا؟"

"ہمیں اس وقت یہ فضول بحث ختم کر کے جال کے بارے میں غور کرنا چاہیے۔" کیلاش نے بحث ختم کرنے کی خاطر کہا پھر بولا۔ "کیا کل شام تم دونوں ایک ساتھ تفریح کے لیے نہیں گئے تھے؟"

"خدا کا شکر ہے کہ تمہاری یادداشت ابھی تک قائم ہے۔" جیکب نے طنز کیا۔ وہ ابھی تک اردو میں بات کر رہے تھے شاید اسی لیے کالوری ان کی گفتگو میں حصہ نہیں لے رہی تھی۔

"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔" کیلاش نے اس بار مقامی زبان میں پوچھا۔

"تمہارا خیال درست ہے کل شام ہم دونوں تفریح کی غرض سے ایک ساتھ روانہ ہوئے تھے لیکن پھر ایک موڑ پر ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا جس کے بعد ہمارے راستے الگ الگ ہو گئے تھے۔"

"بات کیا تھی؟"

"سوری میں اس وقت اس کی وضاحت نہیں کر سکتا۔"

"ماجی کہاں تھا؟"

"رات تک وہ بھی موجود نہیں تھا لیکن شاید اس وقت باہر کھلی فضا میں لیٹا انگریزوں کی طرح سن باتھ لے رہا ہو گا، کچھ دیر پیشتر میں نے اسے باہر جاتے دیکھا تھا۔"

جیکب اور کیلاش کے درمیان چشمک جاری رہی جیکب بنیادی طور پر مذہبی خیالات کا آدمی تھا اس لیے اسے ہمارے درمیان کالوری کی موجودگی گراں گزر رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ عورت کی موجودگی ہی تمام فساد کی جڑ ہوتی ہے اس لیے اسے جتنا دور رکھا جائے اتنا ہی بہتر ہے عورت اور مرد کے قرب کو وہ آگ اور پٹرول کے ساتھ سے زیادہ خطرناک اور دھماکا خیز سمجھنے کا عادی تھا۔

"یہ۔ یہ انگوٹھی کیسی ہے؟" اچانک کیلاش نے کہا۔ شاید اس کی نظر میری انگلی پر پڑ گئی تھی۔

"لکڑی کی ایک معمولی انگوٹھی ہے۔" جیکب نے کچھ توقف سے جواب دیا۔ "ہو سکتا ہے یہ بھی کسی گناہ کی نشانی ہو۔"

"نہیں جھونپو۔ ایسا مت کہو۔" کالوری نے جیکب کی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا۔ "ہمارے قبیلے میں ایسی کوئی رسم نہیں ہوتی جسے گناہ کے نام سے منسوب کیا جائے ہم جو کچھ کرتے ہیں طاقت کے بل بوتے پر کرتے ہیں ایک دوسرے کو کوئی نشانی نہیں دیتے۔ دے بھی نہیں سکتے ورنہ رقابت کی آگ خون خرابے کا سبب بن جاتی ہے۔"

"کالوری!" کیلاش نے سنجیدگی سے دریافت کیا۔ "کیا تم ہوا دُش کے دیوتا کی انگلی میں موجود انگوٹھی پر کوئی روشنی ڈال سکتی ہو۔ کیا تمہارے قبیلے میں اس قسم کے زیورات پہننے کا رواج پایا جاتا ہے؟"

"نہیں۔"

"پھر یہ انگوٹھی کہاں سے آ گئی؟"

"کیا تم اپنے علم اور اپنی لازوال قوتوں کے ذریعے اس انگوٹھی کے بارے میں نہیں جان سکتے۔" کالوری کے لہجے میں اس بار سادگی اور معصومیت تھی۔

"نہیں۔" کیلاش نے برجستہ ایک معقول جواز پیش کیا۔ "دیوتاؤں کے درمیان کچھ معاہدے ایسے ہوتے ہیں جن کو کسی قیمت میں نہیں توڑا جا سکتا۔ کیا تم نے کبھی کسی تارے کو ٹوٹتے دیکھا ہے؟"

"ہاں۔"

"تارے اسی وقت ٹوٹتے ہیں جب کوئی آسمانی دیوتا معاہدے کی خلاف ورزی کرتا ہے۔" کیلاش نے کہا پھر وضاحت کرتے ہوئے بولا۔ "ہم ایک دوسرے کے سلسلے میں اپنی قوتوں کا استعمال نہیں کر سکتے۔ یہ اخلاقی پابندی ہوتی ہے اور جب کوئی دیوتا اس بندش کو توڑتا ہے تو آسمان سے ایک تارا ٹوٹ جاتا ہے اور اس طرح دیوتا کو اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے۔"

"تم لوگ مر کر کہاں جاتے ہیں؟" کالبوری نے پوچھا۔

"اس دیوتا کے استورلوم میں جس کے سلسلے میں معاہدے کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔" جیکب نے جلے کٹے لہجے میں نمک ملاتے ہوئے کہا۔ "آسمانی دیوتاؤں میں اسے سب سے زیادہ عظیم اور مالدار سمجھا جاتا ہے جس کے استورلوم میں سب سے زیادہ تارے موجود ہیں۔"

"تمہارے استورلوم میں کتنے تارے ہیں سمندری دیوتا؟"

"جس وقت یہ زمین کی جانب سفر پہ روانہ ہوئے تھے اس وقت تک تین میں سے دو استورلوم خالی ہو چکے تھے اور ایک کا تالا کھلا چھوڑ آئے تھے۔" جیکب نے گرہ لگائی۔

"بھونپو!" کیلاش نے غصیلی آواز میں جیکب کو تنبیہہ کی۔ "کیا تم بھول گئے ہو کہ دیوتاؤں کے راز سے پردہ اٹھانا بھی ایک سنگین جرم ہے؟"

جیکب کے جواب دینے سے پیشتر میں نے کروٹ لے کر آنکھیں کھول دیں۔ سب سے پہلے میں نے انگوٹھی پر نظر ڈالی پھر میرا ہاتھ بے اختیار سینے پر چلا گیا، میں نے ٹٹول کر دیکھا ریبک دھاگے میں پرویا ہوا میری گردن میں پڑا تھا۔ ابھی تک جیکب یا کیلاش کی نظر اس پر نہیں پڑی تھی، ریبک کی طرف سے مطمئن ہو کر میں نے کیلاش کی جانب دیکھا جو میرے بائیں جانب کالبوری کے ساتھ بیٹھا مجھے وضاحت طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کالبوری کی نگاہیں بھی مجھ پر جمی ہوئی تھیں۔

معاً مجھے اپنی کہنی کا زخم یاد آ گیا، میں نے اس جگہ کو ٹٹول کر دیکھا تو بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ جس جگہ مکالا کے پھینکے ہوئے نیزے سے شدید زخم آیا تھا اس جگہ مجھے کسی معمولی خراش کا نشان بھی نظر نہیں آ رہا تھا، میں نے تیزی سے لباس پر نگاہ ڈالی۔ وہ بھی بے داغ تھا، میرا دل دھڑکنے لگا، میرے ساتھ جو کچھ ہوا وہ مجذوب کا کرشمہ ہی تھا۔ اگر میرے ہاتھ میں لکڑی کی انگوٹھی اور گلے میں ریبک کا دانہ موجود نہ ہوتا تو شاید میں ان باتوں کو خواب ہی سمجھتا۔

"رات تم کہاں غائب تھے؟" کیلاش نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کل رات میں آسمان پر واپس چلا گیا تھا۔ ہم جلیس دیوتاؤں سے کچھ ضروری صلاح و مشورے کرنے تھے۔" میں نے کیلاش کو کالبوری کی موجودگی میں ٹالنے کی خاطر کہا۔ "کیا تم میری انگلی میں یہ انگوٹھی نہیں دیکھ رہے ہو؟"

"یہ انگوٹھی تو شاید بانجھ دیوتا کی ہے۔" جیکب نے اپنے خیال میں محض مذاق کیا تھا لیکن میری تیوری پر بل آ گئے۔ میں مجذوب کی شان میں نفرت بھی کوئی نازیبا بات سننے کو تیار نہیں تھا۔ میں نے جیکب کو غصیلی نگاہوں سے گھورا۔ اسے کوئی سخت جواب دینا چاہتا تھا کہ باہر سے سمورا کی آواز سنائی دی اور جیکب جو میری نظروں کا مفہوم بھانپ چکا تھا جلدی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔ کیلاش بدستور میرے چہرے پر نظریں جمائے میری کیفیت کا اندازہ لگانے کی ناکام کوششوں میں مصروف تھا۔



سمورا کے چہرے پر نظر آنے والی وحشت قابلِ غور تھی۔ اس وقت وہ تنہا نہیں تھا۔ اور وفینا کا مذہبی رہنما منامابھی اس کے ہمراہ تھا، دونوں ہی کے چہروں پر غور و فکر کی گہری علامتیں نظر آ رہی تھیں۔ جیکب دروازے پر کھڑا منامامنا کو گھور رہا تھا۔

"خوش آمدید سمورا!" کیلاش نے دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"سمندری دیوتا۔ ہم تمہارے پاس ایک اہم درخواست لے کر حاضر ہوئے ہیں۔" سمورا بیٹھتے ہوئے بولا۔ منامابدستور کھڑا رہا۔

"میں محسوس کر رہا ہوں کہ اس وقت تم کسی پریشانی سے دوچار ہو۔ کیا بات ہے؟"

"وہ۔ وہ آج تین ماہ بعد پھر بستی میں نظر آیا ہے۔" سمورا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ "اور۔ وہ جب بھی بستی کا رخ کرتا ہے کوئی نہ کوئی مصیبت ہمارا مقدر بن جاتی ہے۔"

"وہ کون؟" کیلاش نے بے پروائی سے دریافت کیا۔

"کارڈوبا۔" سمورا نے تھوڑے توقف کے بعد جواب دیا۔ "کیا تم یقین کرو گے سمندری دیوتا کہ ہم آج تک اس کی عمر کا اندازہ بھی نہیں لگا سکے۔ جب لوگا ہمارا سردار تھا تب وہ ہمارے ساتھ ہی بستی میں رہتا تھا لیکن لوگا کے بعد اس نے بستی کو خیرباد کہہ دیا۔ جنگلات کی طرف نکل گیا، ایک سال تک وہ کسی کو نظر نہیں آیا، ہمارا خیال تھا کہ وہ کسی جنگلی جانور کے لیے لقمۂ تر بن گیا ہوگا اور حشرات الارض نے اس کی ہڈیوں کا بھی صفایا کر دیا ہوگا۔ لیکن ہمارا اندازہ غلط ثابت ہوا۔ ایک سال بعد وہ اچانک بستی میں گھومتا پھرتا نظر آیا، دو تین روز تک ادھر ادھر بھٹکتا رہا پھر غائب ہو گیا۔"

"کیا تم نے یا تمہارے آدمیوں نے گھنے جنگلات میں اسے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی؟"

"نہیں۔" سمورا نے آہستہ سے کہا پھر گھوم کر مناما کو ایسی نظروں سے دیکھا جیسے مزید بولنے کے لیے اس کا مشورہ طلب کر رہا ہو۔ مناما نے جواب میں نگاہیں اٹھا کر چھت کی جانب دیکھا پھر گردن جھکا لی۔ سمورا ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"وہ جنگلات اتنے گھنے اور خطرناک ہیں کہ ہم نے کبھی روز

روشن میں بھی اس میں داخل ہونے کی جرأت نہیں کی۔"

"لوگا کے زمانے میں کارڈوبا کی کیا حیثیت تھی۔" میں نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اس زمانے میں وہ بے حد ہردل عزیز شخصیت کا مالک تھا' انتہائی حلیم اور ملنسار' ہر قسم کی بیماریوں کا علاج کرنے میں خاص مہارت رکھتا تھا' لوگا کا نائب تھا اس لیے بھی بستی کے تمام لوگ اس کا احترام اپنے اوپر فرض سمجھتے تھے۔"

"اوہ۔" کیلاش نے چونکتے ہوئے کہا پھر معنی خیز لہجے میں کہا۔ "سمورا! کیا تمہارا خیال ہے کہ کارڈوبا بھی اس راز سے۔"

"نہیں۔" سمورا نے تیزی سے جواب دیا۔ "اسے حالات کا علم نہیں ہے البتہ وہ ہماری طرف سے محتاط ضرور ہو گیا ہے۔ ممکن ہے وہ شبے میں مبتلا ہو۔"

"تم ابھی بتا رہے تھے کہ وہ جب بھی بستی کا رخ کرتا ہے کوئی نہ کوئی مصیبت تمہارے اوپر ضرور نازل ہوتی ہے۔"

"ہاں۔ پہلے ہم ان باتوں کو محض اتفاق سمجھتے تھے مگر بعد میں ہمیں یقین آ گیا کہ وہ مصیبتیں ہمارے اوپر اسی کی جانب سے نازل ہوتی ہیں۔" سمورا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ "بہت پہلے کی بات ہے' ایک بار میرے ایک نائب نے کارڈوبا سے یہ دریافت کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ گھنے جنگلات میں کیا کرتا پھر رہا ہے' جواب میں کارڈوبا نے بڑی حقارت سے مسکرا کر کہا تھا کہ اسے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اپنے سوال کا جواب مل جائے گا اور.....!"

"اور چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر تمہارا نائب حالات کا شکار ہو گیا۔"

"ہاں۔ اس کی موت بے حد اذیت ناک ہوئی تھی۔" سمورا نے مردہ آواز میں کہا۔ "ہمارے ساتھ بات کرتے کرتے وہ اچانک چیخ مار کر گرا اور زمین پر تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا اور پھر اس کے جسم پر سفید داغ نمایاں ہو گئے۔ اس کے بعد سے وہ جب بھی نظر آتا ہے ہم کسی نہ کسی پریشانی سے ضرور دوچار ہوتے ہیں۔"

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس کی صحیح عمر کیا ہو گی۔" اس بار جیکب نے پوچھا' خلافِ توقع وہ بہت سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

"ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ہمارے لیے اس کی عمر کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔" سمورا نے سپاٹ آواز میں کہا۔

"یہ تو بیان کر سکتے ہو کہ وہ کس کینڈے کا مالک ہے۔"

"وہ ہم میں سب سے زیادہ دراز قد ہے' ہم نے کبھی اس کی پیمائش نہیں کی پھر بھی ہمارا اندازہ ہے کہ وہ آٹھ نو فٹ سے کسی طرح کم نہیں ہو گا' جسامت کے اعتبار سے وہ ہڈیوں کا پنجر لگتا ہے' گوشت اس کی ہڈیوں کا ساتھ چھوڑ چکا ہے اور جگہ جگہ لوتھڑے کی طرح جھولتا نظر آتا ہے' اس کی رنگت الٹے توے کے مقابلے میں بھی زیادہ سیاہ ہے' جب لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے چلتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کوئی ذی روح نہ ہو' بے حد پراسرار اور بھیانک نظر آتا ہے۔"

"تم اگر میری بات کا یقین کرو تو تسلیم کر لو کہ کارڈوبا دراصل یوحنی ہے۔" جیکب نے بدستور سنجیدگی سے جواب دیا۔

"یوحنی۔"

"ہاں۔" جیکب نے وضاحت کی۔ "ایک قسم کے سانپ کو کہتے ہیں جس کی بابت مشہور ہے کہ کچھ ہزار سال کی عمر پا لینے کے بعد وہ جو شکل چاہے اختیار کر لیتا ہے' میں نے مشہور کتابوں میں بھی یوحنی کے بارے میں بہت کچھ پڑھ رکھا ہے۔"

کیلاش نے جیکب کو گھور کر دیکھا تو وہ شانے اچکاتا خاموشی سے باہر نکل گیا' سمورا کسی گہری سوچ میں غرق تھا' جیکب کے جانے کے بعد بولا۔

"ہو سکتا ہے بھوپو کا خیال درست ہو۔ کارڈوبا کے نظر آنے کے بعد جو آدمی بھی مرتا ہے اس کے منہ سے نیلا نیلا جھاگ ضرور ابلنے لگتا ہے۔"

"تم اس قدر گم صم اور خاموش کیوں ہو؟" میں نے پہلی بار مناما کو مخاطب کیا۔ "تمہارا علم رمل کیا کہتا ہے۔ کیا تم نے ہندسے اور خطوط کا حساب پھیلا کر کارڈوبا کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی؟"

"نہیں۔" مناما نے جھرجھری لیتے ہوئے خوف زدہ آواز میں جواب دیا۔ "صرف ایک بار میں نے کارڈوبا کے نام پر گیارہ عدد کوڑیوں کو ہوا میں اچھالا تھا۔ لیکن۔ ایک کوڑی حیرت انگیز طور پر غائب ہو گئی۔ اس دن کے بعد سے میں نے اس کے بارے میں دوبارہ کوئی عمل نہیں کیا۔"

"تم نے یقیناً دانش مندی کا ثبوت دیا۔" میں سنجیدہ ہو گیا۔ "ایک کوڑی کا غائب ہو جانا تمہارے لیے آسمانی تنبیہ تھی' اگر تم نے کوڑیاں اچھالنے کی حماقت دوبارہ کی ہوتی تو تمہارا انجام دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بھیانک اور عبرت ناک ہوتا۔"

"سمندری دیوتا۔" سمورا نے کیلاش کی سمت دیکھتے ہوئے نہایت عاجزی سے درخواست کی۔ "کیا تم اپنی آسمانی قوتوں کے ذریعے اور دفینا کے لوگوں کو کارڈوبا کے شر سے نجات نہیں دلا سکتے۔"

"ہم تمہاری درخواست پر ضرور غور کریں گے لیکن کارڈوبا کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے پیشتر ہمیں دیوتا اور دسے

مشورہ کرنا ہوگا۔" کیلاش نے نہایت خوب صورتی سے ایک بہانہ تراشا۔ "اور نہیں۔" میں نے فوری طور پر کچھ سوچتے ہوئے بے حد گمبھیر لہجے میں کہا۔ "کارڈوبا کے سلسلے میں اگر ہمارے خدمت گار بھوپو کا خیال درست ہے تو ہمیں دیوتاؤں کے دیوتا اور بگا سے رابطہ قائم کرنا پڑے گا۔"

میرا تیر ٹھیک نشانے پر بیٹھا' اور بگا کا نام سن کر سمورا اور منامادونوں کے چہرے فق ہو گئے' کیلاش مجھے حیرت سے گھورنے لگا۔ "تم ..... تم مقدس اور بگا کے بارے میں بھی جانتے ہو۔" سمورا نے مجھ سے دریافت کیا۔

"ہم ابھی تک اپنے کیے ہوئے عہد پر قائم ہیں۔" میرا لہجہ قدرے تلخ ہو گیا۔ "تم نے وعدہ لیا تھا کہ ہم بھوری پہاڑیوں کی سمت جانے کی کوشش نہیں کریں گے چنانچہ ہم نے انسانی بھیس میں وہاں پہنچنے کی وعدہ شکنی نہیں کی لیکن دیوتاؤں کی حیثیت سے ہم کرۂ ارض کے کسی حصے میں بھی جا سکتے ہیں۔"

"کیا تمہارا خیال ہے کہ مقدس اور بگا کارڈوبا کی پشت پناہی کر سکتا ہے۔" منامانے ڈرتے ڈرتے سوال کیا۔

"قبل از وقت ہم تمہیں دیوتاؤں کے دل کا حال نہیں بتا سکتے۔" میں نے تیزی سے کہا پھر سمورا کی جانب دیکھ کر سرسراتی آواز میں بولا۔ "کیا تم مجھے کارڈوبا کے سلسلے میں کچھ بتانا پسند کرو گے؟ کوئی ایسی بات جو تم نے کسی خاص مصلحت کی بنا پر ابھی تک ہم سے پوشیدہ رکھی ہو۔"

سمورا ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا' اور بگا کے حوالے پر اس کے اوسان پہلے ہی خطا ہو چکے تھے میرے سوال پر وہ یوں چونکا جیسے میں نے اس کی کسی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہو' چند لمحے تک وہ خالی خالی نظروں سے خلا میں گھورتا رہا پھر آہستہ سے بولا۔

"بوگا کی گم شدگی کے بعد مکوشلا کے سلسلے میں میرے اور کارڈوبا کے درمیان ٹھن گئی تھی۔"

"مکوشلا؟"

"وہ بھی بوگا کی منظور نظر تھی اور بستی کی سب سے زیادہ خوب صورت حسین اور جاندار لڑکی سمجھی جاتی تھی' بوگا کے بعد مکالا نے اسے حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کارڈوبا جو بوگا کا بے دام غلام اور پیشوا ہے مکالا کے آڑے آگیا' میں نے مکالا کی حمایت کرنا چاہی تو کارڈوبا میری توقعات کے خلاف مجھ سے بھی ٹکرانے پر آمادہ ہو گیا لیکن اس سے پیشتر اس نے ایک ایسی حرکت کی جس نے قبیلے کے تمام لوگوں کو اس سے متنفر کر دیا۔" سمورا نے اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "مکوشلا چونکہ بوگا کی امانت تھی اس لیے قبیلے کے تمام لوگ اس کی عزت کرتے تھے۔ کارڈوبا نے اسے مکالا سے بچانے کی خاطر ایک خوف ناک طریقہ اختیار کیا۔ مکوشلا کو اٹھا کر اورو کے بت کے پاس لے گیا پھر اسے دیوتا کے قدموں میں زندہ جلا دیا اور اسی رات وہ قبیلے کو چھوڑ کر گھنے جنگلات کی جانب چلا گیا۔"

"کیا قبیلے کے لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ مکالا اپنے سردار کی امانت میں خیانت کرنا چاہتا تھا اور کارڈوبا نے مکوشلا کی عزت بچانے کی خاطر اسے اورو کے قدموں میں بھینٹ چڑھایا تھا۔"

سمورا نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ خاموش بیٹھا ہونٹ کاٹتا رہا۔

"تمہاری جگہ میں ہوتا تو شاید میں بھی اپنی زبان بند رکھتا۔" کیلاش نے معنی خیز لہجے میں کہا۔ "مکالا تمہارا نائب اور ہم راز ہے ایسی صورت میں تمہارا اور مکالا کا کوئی اختلاف یقیناً دانش مندی کے خلاف ہوگا۔"

سمورا نے اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ منامابھی گردن جھکائے اپنی جگہ کسی بت کی مانند ایستادہ تھا۔

"سمورا۔" میں نے ٹھوس آواز میں کہا۔ "ہمیں معلوم ہے کہ سوکارو اور مکالا کے درمیان شروع سے بہت گاڑھی چھنتی رہی ہے ایسی صورت میں کیا یہ مناسب نہیں تھا کہ تم کارڈوبا کے کانٹے کو درمیان سے نکالنے کی خاطر سوکارو کی مدد حاصل کرتے' میرا مطلب ہے کہ سوکارو اپنے جادو اور کالے علم کے ذریعے بھی تمہارے اور مکالا کے مخالف کو ٹھکانے لگا سکتا تھا۔"

"میں نے بھی کوشش کی تھی لیکن سوکارو کا کالا علم بھی کارڈوبا کے اوپر بالکل بے اثر ثابت رہا۔ سوکارو کا خیال ہے کہ کچھ آسمانی قوتیں بھی کارڈوبا کے ساتھ شامل ہیں۔ یہ بات بعد میں قبیلے کے لوگوں کے درمیان بھی پھیل گئی' یہی وجہ ہے کہ وہ اب کارڈوبا کو دیکھ کر اس سے کترانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے قریب جانے سے خوف کھاتے ہیں۔"

"تمہاری حالت واقعی قابل رحم ہے۔" کیلاش سپاٹ آواز میں بولا۔ "پہلے مکالا اور سوکارو تمہارے بہترین رفیق اور ہم راز تھے لیکن وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ تمہارے یہی دوست تمہارے دشمن بن گئے اور دوستی اور دشمنی کی کہانی کا یہ دائرہ کسی حسین خوب صورت اور جاندار لڑکی کے درمیان گھومتا رہا۔ زارینا' مکوشلا اور اب ساوری۔"

"ایسا ناممکن ہے۔" سمورا یک لخت غصے میں سرخ ہو گیا۔ "ساوری کو بچانے کی خاطر میں اپنی زندگی بھی داؤ پر لگا سکتا ہوں۔"

"تم یہ دعویٰ پہلے بھی کر چکے ہو۔ لیکن۔ تم نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ تمہیں ساوری سے اس قدر ہمدردی کیوں ہے؟" میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

"یہ سمورا کی زندگی کا سب سے اہم راز ہے جو موت کے سلسلے ہی اس کے سینے میں دفن ہو جائے گا۔"

"تم شاید بھول رہے ہو کہ ہم دلوں کی دھڑکن کا مفہوم بھی جان لیتے ہیں۔"

"پھر۔ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟" سمورا نے تلملا کر ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا پھر نظریں جھکا کر ہاتھ ملنے لگا۔

کیلاش نے جلدی سے میری جانب دیکھا نگاہوں نگاہوں میں مجھے سمجھانے کی کوشش کی میرا اس طرح سمورا سے الجھ پڑنا سچویشن کو ہمارے حق میں مخدوش بھی کر سکتا ہے پھر وہ سمورا سے بولا۔

"تم پریشان مت ہو۔ جب تک ہم اور وینا میں تمہارے درمیان موجود ہیں کارڈوبا یا مکالا اور اس کے ساتھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے لیکن ہماری بھی ایک شرط ہے۔"

"وہ کیا؟" سمورا نے تیزی سے دریافت کیا۔

"ساوری کے راز کے علاوہ تم کوئی اور بات ہم سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کرو گے۔"

"مجھے منظور ہے۔"

"پھر سوچ لو سمورا۔" کیلاش نے اسے مرعوب کرنے کی خاطر سرد لہجہ اختیار کر لیا۔ "اگر تم نے دیوتاؤں کے ساتھ عہد شکنی کی تو پھر ہم تمہاری سلامتی کے ذمے دار نہیں ہوں گے۔"

"ٹھیک ہے۔" سمورا نے دوبارہ ہمیں یقین دلاتے ہوئے ٹھوس آواز میں کہا۔ "ساوری کے علاوہ میں تم سے کوئی راز پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کروں گا۔"

"تم نے ابھی کہا تھا کہ کچھ آسمانی قوتیں کارڈوبا کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔" میں تھوڑے توقف سے بولا۔

"ہاں۔ سوکارڈ نے اسی بات کا اندیشہ ظاہر کیا تھا۔"

"سمورا!" میں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چبھتے لہجے میں کہا۔ "کیا وہ پراسرار قوت جس کا تذکرہ سوکارڈ نے کیا ہے کسی انسان کی نہیں ہو سکتی؟"

"میں۔ سمجھا نہیں۔" سمورا نے مجھے وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔ "اپنے ذہن کو کریدو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارے ذہن میں کوئی ایسی بھولی بسری شخصیت ابھر آئے جسے تم نے فراموش کر دیا ہو۔"

سمورا اور مناما دونوں مجھے دیکھتے رہے کیلاش بھی میری بات سن کر چونکا لیکن خاموش رہا۔ کمرے میں کچھ دیر تک مکمل خاموشی طاری رہی پھر سمورا کی آواز ابھری۔

"کارڈوبا کی آمد نے میرے اوسان خطا کر دیے ہیں۔ میں تمہاری بات کی تہہ تک نہیں پہنچ سکا۔"

"سوچو سمورا۔ غور کرو۔" میں ٹھوس آواز میں بولا۔ "ہو سکتا ہے تمہیں کوئی ایسی بھولی بھالی اور معصوم لڑکی یاد آجائے جو جوان ہونے کے بعد قیامت بن گئی تھی۔ اپنی یادداشت کو جھنجھوڑو۔ شاید تمہیں وہ معصوم لڑکی یاد آجائے جس کی عزت بچانے کی خاطر بوگا نے اپنے ایک نائب کو بڑی درندگی سے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اور پھر اسی نائب کی موت نے تمہارے اور مکالا کے دلوں میں بوگا کے خلاف سازش کا بیج بویا تھا۔"

"یہ سردار سمورا پر سراسر بہتان ہے۔" مناما نے تیزی سے میری بات کی نفی کرتے ہوئے کہا۔ "یہ بات مکالا، سوکارڈ اور ان کے ساتھیوں نے مشہور کر رکھی ہے اس طرح وہ قبیلے کے لوگوں کو اپنا ہم نوا بنانے کے خواب دیکھ رہے ہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ سمورا نے بوگا کے خلاف۔"

"مناما!" میرا لہجہ یک لخت تلخ ہو گیا سمورا کے چہرے کی رنگت زرد پڑ رہی تھی میں نے اس کی کیفیت کا اندازہ لگا کر موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مناما کا جملہ کاٹ دیا اسے بگڑے ہوئے تیوروں سے گھور کر کہا۔ "کیا تم ہماری حیثیت کو فراموش کر رہے ہو؟"

"میں معافی کا طلب گار ہوں ہواؤں کے دیوتا لیکن ...."

"تم ہماری نظروں سے دور ہو جاؤ۔" میں نے غصے سے بھر کر حکمانہ انداز اختیار کیا۔ "تمہاری گستاخی تمہارے لیے نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے۔"

مناما نے تیکھی نظروں سے میری سمت دیکھا اسے یقیناً اس وقت میرا لب و لہجہ ناگوار گزرا ہوگا، وہ علم رمل کا ماہر تھا۔ اس نے اپنے ہندسوں اور خطوط کے حساب سے ہمارے ماضی کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی تھی اگر جینی نے ہماری مدد نہ کی ہوتی تو شاید وہ ہماری اصلیت سے واقف ہو چکا ہوتا۔ یوں بھی اسے اور وینا قبیلے میں مذہبی رہنما کی حیثیت حاصل تھی میرے سخت اور تلخ رویے نے اسے جھنجھلا دیا، شاید وہ پلٹ کر مجھے جواب دینا چاہتا تھا لیکن سمورا نے اسے موقع نہیں دیا۔ جلدی سے بولا۔

"مناما! میں تمہیں دیوتاؤں کے حکم کی تعمیل کا مشورہ دیتا ہوں۔"

مناما نے کوئی جواب نہیں دیا، خاموشی سے ہونٹ چباتا باہر چلا گیا۔

"کیوں سمورا!" مناما کے جانے کے بعد میں نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔ "کیا تمہارے تصور میں کوئی معصوم چہرہ ابھر رہا ہے۔"

"ہاں" سمورا نے ہونٹ چباتے ہوئے مدھم آواز میں کہا۔

"میں جینی کو نہیں بھول سکتا، وہ جوان ہونے کے بعد واقعی قیامت بن گئی تھی۔ تمہارا یہ خیال بھی درست ہے کہ جینی ہی کی شخصیت نے مجھے اور مکالا کو اقتدار حاصل کرنے کی سازش میں ملوث کیا تھا لیکن......"

"تمہارا خیال ہے کہ جینی مر کھپ چکی ہے۔ کیوں؟" میں نے سرسراتی آواز میں دریافت کیا۔

"ہاں۔ ہم سب نے یہی نتیجہ اخذ کیا تھا۔"

"تم لوگوں کا خیال غلط ہے۔" میں نے ٹھوس لہجے میں کہا۔ "جینی مری نہیں ابھی تک زندہ ہے اور تمہیں یہ جان کر یقیناً تعجب ہوگا کہ مقدس اور یگا نے جینی کو پورا پورا تحفظ دے رکھا ہے۔"

"تو کیا جینی......" سمورا کچھ کہتے کہتے خاموش ہوگیا، اس کے چہرے پر پھیلنے والی مردنی اس کی کیفیت کا اظہار تھی۔ میں نے اسے خوف زدہ کرنے کی خاطر پورے وثوق سے کہا۔

"ہاں۔ جینی۔ وہی کارڈوبا کی پشت پناہی کر رہی ہے۔"

"اور جینی جو کچھ کر رہی ہے اس میں مقدس اور یگا کی مرضی بھی شامل ہے۔" کیلاش نے بے حد سنجیدگی سے سمورا کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔ "یہی وجہ ہے کہ سوکارڈو کا ناپاک علم کارڈوبا کے سلسلے میں بے اثر ثابت ہو رہا ہے۔"

"اور یگا کی خوشنودی نے کارڈوبا کو یہ قوت بھی بخش دی ہے کہ وہ جس کی سمت نظر بھر کر دیکھ لیتا ہے وہ موت کا شکار ہو جاتا ہے۔" میں نے سمورا کے الجھے ہوئے ذہن پر ایک اور شدید حملہ کیا۔ سمورا کے چہرے کی رنگت ہلدی کی طرح زرد پڑتی جا رہی تھی۔

"تم نے مکالا اور سوکارڈو کو بھی اپنا دشمن بنا لیا ہے اور اب کارڈوبا نے تین ماہ بعد دوبارہ تمہارے قبیلے میں اپنے وجود کو ظاہر کیا ہے۔" کیلاش نے ٹھوس آواز میں کہا۔ "کیا تم تنہا اتنی ساری قوتوں کا مقابلہ کر سکو گے؟"

"تم۔ میں کیا کروں سمندری دیوتا؟" سمورا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا پھر بڑی عاجزی سے بولا۔ "کیا تم میری مدد نہیں کرو گے؟"

"مقدس اور یگا کا مشورہ حاصل کیے بغیر ہم تمہارے کسی کام نہیں آسکتے۔ البتہ ایک صورت ممکن ہے۔"

"وہ کیا؟" سمورا نے تیزی سے دریافت کیا۔ اس کی نگاہوں میں امید کی ایک کرن ٹمٹمانے لگی۔

"تم۔ ہمیں بوگا کا پتہ بتا دو۔" کیلاش نے اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ "ہم وعدہ کرتے ہیں کہ بوگا کو تمہارے حق میں ہموار کر لیں گے۔ بوگا نے اگر تمہیں معاف کر دیا تو مقدس اور یگا کی خفگی بھی ختم ہو جائے گی۔"

سمورا نے بے بسی سے باری باری ہماری جانب دیکھا پھر نظریں جھکا کر ہونٹ کاٹنے لگا شاید کیلاش کے مشورے اور حالات کی روشنی میں وہ کوئی آخری فیصلہ کرنے کے سلسلے میں اپنے آپ کو آمادہ کر رہا تھا۔

"وقت کی نزاکت کو سمجھنے کی کوشش کرو سمورا۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ تمہاری موجودہ ہچکچاہٹ تمہارے لیے سارے راستے مسدود کر دے۔"

"ہاں۔ شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو، مجھے وقت کی قدر کرنا چاہیے۔" سمورا نے جلدی سے نظریں اٹھا کر میری سمت دیکھا اس کی نگاہوں سے عاجزی ٹپک رہی تھی۔ "میں تمہیں بوگا کا پتہ بتا دوں گا لیکن کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ مجھے معاف کر دے گا؟"

"سمورا!" کیلاش پہلو بدل کر بولا۔ "تمہیں اگر ہمارے اوپر اعتماد نہیں تو اپنی زبان بند ہی رکھو۔ ہم یوں بھی تمہاری خاطر بلاوجہ مقدس اور یگا کے راستے میں حائل نہیں ہونا چاہتے۔"

"تم۔ تم ضمانت ہو سمندری دیوتا۔ میں تمہیں بوگا کے بارے میں......" لیکن سمورا اپنا جملہ مکمل نہیں کر سکا۔ منامانا تیزی سے دوبارہ اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور مسرت کے ملے جلے تاثرات نظر آرہے تھے۔ سمورا کے قریب پہنچ کر اس نے بغیر کسی تمہید کے کہا۔ "مقدس سمورا کا اقبال بلند ہو۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ مکالا نے خنجر مار کر سوکارڈو کو شدید زخمی کر دیا ہے۔"

"نہیں۔" سمورا اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ اس کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں منامانا کو گھورتے ہوئے پوچھا۔ "کیا تمہیں یقین ہے کہ مکالا ایسا کر سکتا ہے؟"

"میرے نائب نے اس اطلاع کی تصدیق کی ہے۔" منامانا نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "اس نے خود اپنی نظروں سے مکالا کو زخمی سوکارڈو کو اپنے ہاتھوں پر اٹھائے عبادت گاہ کی سمت جاتے دیکھا ہے۔"

"اگر تیری اطلاع درست ہے منامانا تو پھر مجھے یقین کر لینا چاہیے کہ مقدس اور یگا میرے حق میں مہربان ہو رہا ہے۔" سمورا نے آسمان کی جانب نگاہیں اٹھاتے ہوئے پُراعتماد لہجے میں کہا پھر ہماری طرف توجہ دیے بغیر لمبے لمبے قدم مارتا باہر چلا گیا، منامانا بھی اس کے ہمراہ تھا۔

مکالا کے ہاتھوں سوکارڈو کے زخمی ہونے کی اطلاع نے میرے دل کی دھڑکنیں بھی تیز کر دیں۔



میرے تصور میں غار والا منظر گھوم گیا۔ لوبان اور صندل کی خوشبو کے تیز جھونکوں نے میرے دشمنوں کو بے جان مجسموں کی طرح ساکت و جامد کر دیا تھا —— وقت کی بساط میرے حق میں پلٹی تو میں ان کے شر سے بے نیاز ہو گیا۔ ایک لمحے کی دیر ہو جاتی تو شاید مکالا وہ خنجر میرے جسم میں اتار چکا ہوتا۔ مجذوب کی موجودگی میں مجھے خطروں کی مطلق کوئی پروا نہیں رہی۔ میں اس کے سامنے کسی سوالی کی طرح ہاتھ پھیلائے مدد کی بھیک مانگتا رہا۔ وہ مجھ سے اشاروں کنایوں میں کچھ کہہ رہا تھا لیکن اس کی رمز آمیز باتیں میری سمجھ سے بالاتر تھیں۔ میں نے گڑگڑا کر اس سے لکڑی طلب کی اس نے مجھے دھتکار دیا۔ میں نے زندگی کے بجائے موت کی خواہش کا اظہار کیا تو اس کی پیشانی پر بل آ گئے۔

پھر وہ قریب آیا تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ میری وحشتوں میں اضافہ ہوا تو میں نے ہمت کر کے خدا کے اس برگزیدہ بندے کے ہاتھ سے لکڑی کی انگشتری اتار لی۔ شاید میں ہوش میں نہیں تھا جو اپنی اوقات سے تجاوز کر گیا۔ میری جسارت پر اس کے تیور بدل گئے۔ اس نے مجھے گھور کر دیکھا تو میرے قدم اکھڑ گئے۔ میں لڑکھڑانے لگا۔

ان نگاہوں میں کوئی سحر تھا جس نے مجھے ڈگمگا دیا تھا۔ میں نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن میری پلکوں کے پیچھے گھپ اندھیروں کی چادر دبیز ہوتی گئی۔ میں غنودگی کی کیفیتوں سے دوچار تھا، وہ نگاہیں میرے وجود کو تہ و بالا کر رہی تھیں لیکن میں نے انگشتری پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ زمین میرے قدموں کے نیچے تیزی سے سرک رہی تھی۔ میرے ہوش و حواس گم ہونے لگے تھے۔

میری گستاخی نے اسے برہم کر دیا تھا۔ اس کی نگاہوں کا سحر تیز ہونے لگا تو مجھے خود کو قدموں پر سنبھالے رکھنا دشوار ہو گیا۔ میں نے جلدی سے لکڑی کی انگشتری اپنی کلمے کی انگلی میں ڈال لی پھر مجھے کچھ یاد نہیں رہا۔ میرا ذہن اندھیروں میں ڈوب گیا۔

دوبارہ میری آنکھ کھلی تو میں اپنے ساتھیوں کے درمیان موجود تھا۔

غار میں مجذوب کی آمد بے سبب نہ تھی۔ قدرت کو میری زندگی منظور نہ ہوتی تو شاید میں اس وقت آرام سے بیٹھا اپنی داستان حیات نہ قلم بند کر رہا ہوتا۔ اس مرد قلندر کی ایک نگاہ غلط انداز ہی میری شمع حیات گل کر دینے کے لیے کافی ہوتی۔ میں اس کی دیوانگی کے کرشمے پہلے بھی دیکھ چکا تھا، شاید مینی اسی کے خوف سے بھاگ گئی تھی۔

میں اپنی جگہ ششدر کھڑا حالات پر غور کرتا رہا۔ میری بے ہوشی کے بعد غالباً مجذوب کی غار میں آمد کا مقصد پورا ہو چکا تھا۔ میں نے سوچا۔ صندلی خوشبو کا حصار ٹوٹتے ہی مکالا اور سوکارو کے جسم دوبارہ حرکت میں آ گئے ہوں گے۔ سوکارو نے یقیناً خود کو بچانے کی کوئی تدبیر کی ہو گی لیکن مکالا کی حیرت انگیز پھرتی اور درندگی نے اسے سنبھلنے کا موقع نہ دیا ہو گا۔

ساودی کا یہ خیال غلط نہیں تھا کہ مکالا درندگی اور جنون کا دوسرا نام ہے۔ اسی جنون نے مکالا کو پل بھر میں اندھا کر دیا تھا۔ مجھ پر حملہ آور ہوتے ہوتے وہ اچانک سوکارو کی جانب پلٹ پڑا تھا۔ پھر خون کی گردش نے اسے دیوانہ کر دیا۔ اور فینا کے حسین بوڑھے اور شاطر جادوگر کے ذریعے وہ اپنے مستقبل کے شاندار اور سہانے خواب دیکھ رہا تھا وقت کی ایک ہی گردش نے اسے اس کا دشمن بنا دیا۔ اور شاید سوکارو کے سینے سے خون کا فوارہ ابلتا دیکھ کر ہی مکالا کو اپنی جلد بازی اور حماقت کا احساس ہوا ہو گا۔ یہی وجہ تھی جو منا ما کے بیان کے مطابق وہ زخمی سوکارو کے جسم کو اپنے ہاتھوں پر اٹھائے قبیلے کی عبادت گاہ کی سمت جا رہا تھا۔

"بہت برا ہوا۔" کیلاش کی آواز نے میری محویت کا طلسم توڑ دیا۔ میں نے نظریں گھما کر کیلاش کی جانب دیکھا جس کی نگاہیں ابھی تک اس دروازے پر جمی تھیں جس سے سمورا اور منا ما واپس گئے تھے۔

"کیا بات ہے؟" میں نے دریافت کیا۔ "تم کس سوچ میں غرق ہو؟"

"ایک خوب صورت موقع ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔" کیلاش ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔ "اگر منا ما کے آنے میں ایک منٹ کی بھی دیر کر دی ہوتی تو سمورا ہمیں لوگا کے بارے میں سب کچھ بتا دیتا۔"

"ممکن ہے تمہارا خیال درست ہو لیکن سوکارو اور مکالا کے درمیان ٹھن جانے کی اطلاع بھی ہمارے لیے اہم ہے۔"

"حالات کا صحیح اندازہ کیے بغیر ہمیں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔"

"کیا مطلب؟" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "کیا تمہارا خیال ہے کہ مکالا نے محض تفریحاً اسے زخمی کیا ہو گا؟"

"معاملہ اگر دشمنی کا ہوتا تو مکالا اسے عبادت گاہ لے جانے کی ضرورت کیوں محسوس کرتا؟"

"ہوسکتا ہے سوکارد کو زخمی کرنے کے بعد اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا ہو اور....." میں روانی میں کہتے کہتے ایکدم خاموش ہوگیا۔

کیلاش مجھے وضاحت طلب نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔ "تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"یہی کہ اگر حالات اسی طرح ہمارے اطراف اپنا گھیرا تنگ کرتے رہے تو....."

"گزشتہ رات تم اتنی دیر تک کہاں رہے تھے؟"

کیلاش نے میری بات کاٹتے ہوئے اچانک دریافت کیا تو میں ایک لمحے کو گڑبڑا گیا۔ جیکب اور کابوری کی موجودگی میں میں نے اسے ٹال دیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ موقع ملتے ہی پہلی فرصت میں اسے جیکب کی حماقت انگیز اسکیم سے لے کر غار میں پیش آنے والے واقعات تک کی پوری تفصیل بتادوں گا لیکن اس وقت جب کیلاش نے رات کو میرے دیر سے آنے کے بارے میں سوال کیا تو نہ جانے کیوں میرے دل نے مجھے روک دیا۔ بس اچانک ہی میرے ذہن نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ میں ریک اور لکڑی کی انگوٹھی کے سلسلے میں اپنی زبان بند رکھوں اس لیے کہ وہ دونوں چیزیں مجھے غیبی امداد کے طور پر ملی تھیں اور عین ممکن تھا کہ میرے زبان کھولنے سے ان کی تاثیر جاتی رہتی۔

ممکن ہے میرے ذہن میں ابھرنے والا وہ خیال محض میرا اپنا وہم ہو لیکن میں نے اپنے ذہن کے اس مشورے کو رد نہیں کیا۔ شاید اس لیے کہ مجھے بچپن کی وہ کہانیاں یاد تھیں جو میں نے اپنے والدین کی زبانی سنی تھیں یا عہدِ طفلی میں کتابوں میں پڑھی تھیں۔ ان کہانیوں میں بھی یہی ہوا کرتا تھا کہ جب بڑی اور پراسرار قوتیں کسی سے خوش ہوکر اسے بطورِ انعام کوئی تحفہ دیتیں تو یہ تاکید کردیتی تھیں کہ اس کے سلسلے میں زبان بند رکھی جائے ورنہ یا تو اس تحفے کی تاثیر ختم ہوجائے گی یا وہ کہیں گم ہوجائے گا۔ میرے ذہن میں ان گم گشتہ کہانیوں کا دھندلا دھندلا سا عکس موجود تھا جو کیلاش کے سوال کرتے ہی میرے لاشعور سے نکل کر شعور میں آگیا۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔" کیلاش نے میری خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے مجھے دوبارہ کریدنے کی کوشش کی۔

"جیکب کا خیال ہے کہ اگر بستی سے اورو دیوتا کے بتوں کو غائب کردیا جائے یا تباہ کردیا جائے تو اورو قبیلے کے لوگ اس کے ہم خیال بن سکتے ہیں۔"

میں نے کچھ سوچ کر جیکب کی حماقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ "وہ قبیلے کے لوگوں کو عیسائی بنانے کا فیصلہ کرچکا ہے۔"

"اگر جیکب نے ایسی کوئی حماقت کی تو ہم بڑی اذیت ناک موت کا شکار ہوں گے۔" کیلاش نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ "میں نے افریقہ کے جنگلی قبائل کے بارے میں بہت کچھ پڑھ رکھا ہے۔ یہ جاہل اور اُجڈ ہونے کے باوجود اپنے عقائد سے منہ نہیں موڑتے۔ کیا مکالا نے ہم سے نہیں کہا تھا کہ وہ اورو دیوتا کے علاوہ کسی اور دیوتا کو ماننے کو تیار نہیں۔"

"یہی بات میں نے جیکب کو سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنی ضد پر اڑا ہوا ہے۔"

"ہمارا انجام ہماری توقعات سے بھی زیادہ خطرناک اور بھیانک ہوگا۔" کیلاش نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے جواب دیا پھر چونک کر مجھے گھورتے ہوئے بولا۔ "تم نے سمورا کے سامنے بھی اور یگا نامی دیوتا کا ذکر کیا تھا؟"

"ہاں۔" میں نے بہانہ تراشتے ہوئے کہا۔ "کل رات اتفاقاً ساوری سے میری ملاقات ہوگئی تھی، اسی نے مجھے بتایا تھا کہ قبیلے کے لوگ اور یگا کو تمام چیزوں کا خالق اور قسمتوں کا مالک سمجھتے ہیں جو بھوری پہاڑیوں پر رہتا ہے اور اپنے قریب کسی دوسرے کا وجود پسند نہیں کرتا، اسی لیے سمورا نے ہمیں ان پہاڑیوں کی سمت نہ جانے کی تاکید کی ہے۔"

"اور یہ لکڑی کی انگوٹھی؟ کیا یہ ساوری سے تمہاری کل رات کی حسین ملاقات کی یادگار ہے؟" کیلاش نے اس بار میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دریافت کیا۔ اس کے لہجے میں شوخی شامل تھی۔

"تم شاید بھول رہے ہو کیلاش!" میں نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔ "میں یہاں درخشاں کی تلاش میں آیا ہوں۔ اگر مجھے ساوری جیسی لڑکیوں کی تلاش ہوتی تو پھر اتنے طویل سفر کی صعوبتیں سہنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"اوہ۔ تم غالباً میری بات کا بُرا مان گئے۔" کیلاش نے جلدی سے کہا۔ "میں صرف انگوٹھی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یوں خلا میں گھورنے لگا جیسے درخشاں کے تصور میں گم ہوگیا ہوں۔ مجھے اپنے ارادے میں کامیابی ہوئی۔ کیلاش نے پھر مجھ سے انگوٹھی کے سلسلے میں یا رات دیر سے واپس لوٹنے کے بارے میں کوئی استفسار نہیں کیا۔

❋

ہم شام کی چائے سے فارغ ہوکر بیٹھے ہی تھے کہ سمورا اور منا ما آگئے۔ ہماری توقع کے عین مطابق سمورا کے چہرے پر

اس وقت بھی غور و فکر کے گہرے تاثرات موجود تھے۔ منا ماکی کیفیت بھی اس سے مختلف نہیں تھی۔ کیلاش کے دریافت کرنے پر سمورا نے سوکارو کے زخمی ہونے کی جو تفصیل سنائی وہ میرے لیے تعجب انگیز ہی تھی۔

مکالا کے بیان کے مطابق گزشتہ رات وہ اور سوکارو ایک ساتھ ہی ایک مکان کی چھت کے نیچے سوئے تھے۔ سوکارو کو خلافِ توقع پریشان دیکھ کر اس کا سبب بھی دریافت کیا مگر اورو فینا کے بوڑھے ساحر نے کسی خاص مصلحت کی بنا پر مکالا کو اپنی پریشانی کی وجہ بتانے سے انکار کر دیا۔ اس نے یہی کہا تھا کہ اگر پریشانی کی وجہ اس کی زبان تک آ گئی تو اس کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ مکالا اور وہ خاصی رات گئے تک بیٹھے باتیں کرتے رہے پھر سوکارو نے خود ہی کہا کہ وہ رات کا پچھلا پہر اپنی چھت کے نیچے نہیں گزار سکتا چنانچہ مکالا نے اسے اپنے ساتھ سونے کی پیشکش کی جسے سوکارو نے فوراً ہی منظور کر لیا۔

رات کے تقریباً دو بجے تک وہ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے۔ مکالا کے بار بار کے اصرار پر سوکارو نے اسے صرف اتنا بتایا کہ کچھ نادیدہ قوتیں اس سے خفا ہو گئی ہیں لیکن وہ قبل از وقت ان قوتوں کے سلسلے میں کچھ کہنے سے قاصر ہے۔ بوڑھے جادوگر نے دبی زبان میں یہ بھی کہا تھا کہ ان قوتوں کی ناراضگی کا اصل سبب ایک عورت کی ذات ہے۔

دو بجے کے بعد مکالا گھوڑے بیچ کر سو گیا۔ سونے کے معاملے میں وہ ہمیشہ ہی سے غفلت کی نیند سونے والا مشہور تھا۔ لوگوں کا عام خیال تھا کہ اگر سوتے میں مکالا کو ذبح بھی کر دیا جائے تو اسے خبر نہ ہوگی۔ بہرحال خوابِ خرگوش میں مدہوش ہو جانے کے بعد مکالا ہر چیز سے بے خبر ہو گیا۔ دوسری بار جب اس کی آنکھ کھلی تو کوئی اسے بازو تھام کر جھنجھوڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ ہڑبڑا کر بیدار ہوا تو اس نے سوکارو کو نیچے فرش پر زخمی حالت میں پڑا پایا۔ وہی مکالا کو مدد کے لیے جگانے کی سعی کر رہا تھا۔

مکالا نے سوکارو سے دریافت کیا کہ اسے زخمی کرنے میں کس کا ہاتھ ہے؟ سوکارو نے جواب میں مکالا سے درخواست کی کہ اسے فوری طور پر عبادت گاہ تک پہنچا دیا جائے جہاں وہ دیوتا کے قدموں میں محفوظ رہ سکتا تھا۔ مکالا نے سوکارو کے مشورے پر عمل کرنے میں دیر نہیں لگائی۔ سوکارو تمام راستے اس کے ہاتھوں پر جھولتا اور کراہتا رہا۔ خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے وہ بے حد کمزور نظر آ رہا تھا۔ عبادت گاہ تک پہنچتے پہنچتے اس کی حالت خاصی ابتر ہو گئی پھر جب مکالا نے اسے اورو دیوتا کے قدموں میں لے جا کر رکھا تو سوکارو نے تڑپ کر آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحے وہ حسرت بھری نگاہوں سے اورو کے بت کو تکتا رہا پھر اس پر دوبارہ بے ہوشی کا غلبہ طاری ہونے لگا۔

مکالا جو سوکارو کو اپنا دستِ راست سمجھتا تھا اس کی حالت پر کسی زخمی درندے کی مانند پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ بار بار وہ سوکارو سے اس طاقت کا پتہ نشان دریافت کر رہا تھا جس نے اسے زخمی کیا تھا۔ جواب میں سوکارو نے اپنے ہونٹوں پر خاموشی کی مہر لگا رکھی تھی لیکن دیوتا کے قدموں میں بے ہوش ہوتے وقت اس نے کراہ کر ایک نام لے لیا تھا۔"

سمورا اچانک خاموش ہو گیا۔ اس کے چہرے کے تاثرات گہرے ہونے لگے۔

"تم خاموش کیوں ہو گئے؟" کیلاش نے سپاٹ لہجے میں دریافت کیا۔ "کیا مکالا نے وہ نام تمہیں نہیں بتایا؟"

"بتا دیا ہے لیکن ..." سمورا نے اس بار بھی جملہ مکمل نہیں کیا۔ پلٹ کر منا ماکو یوں دیکھنے لگا جیسے بات آگے بڑھانے کے سلسلے میں اس کا مشورہ طلب کر رہا ہو۔

میرے علاوہ جیکب کی نظریں بھی سمورا اور منا ماکے چہروں پر بھٹک رہی تھیں۔ کالو بھی سمورا کے آتے ہی سامنے سے ہٹ گئی تھی لیکن برابر والے کمرے کے دروازے کے ساتھ آڑ میں کھڑی صورتِ حال کا جائزہ لے رہی تھی۔

"ہم تمہاری پریشانی کا سبب جانتے ہیں۔" کیلاش نے بڑے یقین سے کہا۔ "تم اگر وہ نام زبان تک لانے سے گھبرا رہے ہو تو ہم تمہیں مجبور نہیں کریں گے۔"

"تو کیا ... تت ... تم وہ نام جان گئے ہو؟" سمورا نے گھبرائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"صرف نام ہی نہیں، ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مکالا کے دل میں کیا ہے؟" کیلاش نے بے پروائی سے جواب دیا۔ "وہ جو قدم اٹھانے کے خواب دیکھ رہا ہے ہم اسے شرمندۂ تعبیر نہیں ہونے دیں گے۔"

"سوکارو کی ناگفتہ بہ حالت نے مکالا کی درندگی کو اور بھڑکا دیا ہوگا، کیوں؟" میں نے سرد لہجے میں سمورا کو مخاطب کیا۔ مجھے اس وقت کیلاش پر بڑی شدت سے غصہ آ رہا تھا۔ دیوتاؤں کا ڈھونگ نبھانے کی خاطر وہ روانی میں یہ بات کہہ گیا تھا کہ اسے سوکارو کی زبان سے نکلنے والا نام معلوم ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس تھی چنانچہ میں نے سمورا کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔ مقصد یہی تھا کہ اس کی زبان کھلوا کر وہ نام اگلوا لوں جسے وہ ہونٹوں تک لاتے ہوئے خوف زدہ نظر آ رہا تھا۔

"تمہارا خیال غلط نہیں ہے۔" سمورا بولا۔ "میں نے آج سے پیشتر مکالا کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔"

"اس وقت وہ کہاں ہے؟" کیلاش نے پوچھا۔

"وہ... وہ ابھی تک عبادت گاہ میں کسی آدم خور درندے کی کیفیت سے دوچار سوکارڈ کے قریب بیٹھا بار بار اس کی نبض ٹٹول رہا ہے۔" سمورا نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔ "اگر سوکارڈ مر گیا تو..."

"نہیں۔" کیلاش نے اس بار بھی جواب دینے میں جلد بازی کا مظاہرہ کیا۔ "سوکارڈ اتنی جلدی نہیں مرے گا۔ اس کے ناپاک جسم میں جو شیطانی روح موجود ہے وہ اتنی جلدی اس کا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔"

"کیوں مناما! تیرا کیا خیال ہے؟" سمورا نے پلٹ کر مناما سے دریافت کیا۔ "کیا ہمارا دشمن بچ جائے گا؟"

"ہم نے جو کہہ دیا وہ اٹل ہے سمورا!" میں نے حالات کو سنبھالنے کے لیے قدرے بلند اور ناگوار لہجے میں کہا۔ "سوکارڈ اور مکالا کا انجام ہماری مرضی کے مطابق ہوگا۔ دیوتا اور یگا کا بھی فیصلہ ہے۔"

"ک... کیا..." سمورا ہکلانے لگا۔ اس کی توجہ پھر میری جانب ہو گئی۔

"ہاں۔ اور یگا نے ہماری درخواست پر ہمارے دونوں دشمنوں کی روح ہمارے قبضے میں کر دی ہے۔"

"اور ہم اتنی آسانی سے انہیں موت کے حوالے نہیں کریں گے۔" کیلاش نے سرد آواز میں کہا پھر چھت کی جانب گھورنے لگا۔

"پھر... میرے لیے کیا حکم ہے سمندری دیوتا؟ تم... میں کیا کروں؟" سمورا نے بدستور ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں؟ کیا تم مکالا سے خوف زدہ ہو؟"

"نہیں۔ لیکن سوکارڈ اگر دیوتا کے قدموں میں مر گیا تو قبیلے کے لوگ مکالا کے ہمنوا ہو جائیں گے۔"

"کیا مطلب؟"

"ہاں سمندری دیوتا! قبیلے کے لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ کالبودی میری مرضی سے ہمارے درمیان رہ رہی ہے۔"

"کالبودی۔" میں چونک اٹھا۔ میں نے پلٹ کر کالبودی کی جانب دیکھا۔ اپنا نام سنتے ہی اس کے چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی اور پھر مکالا کی ہوشیاری میری سمجھ میں آ گئی۔ اس نے بڑی مکاری سے سمورا کی شخصیت کو اپنی سازش میں ملوث کرنے کی اسکیم بنائی تھی۔ یقیناً سوکارڈ کے زخمی ہونے کے سلسلے میں اس نے جو کہانی سنائی وہ لاجواب تھی لیکن میں سوکارڈ اور مکالا کو اپنی آنکھوں سے غار میں دیکھ چکا تھا اور یہ بھی بخوبی جانتا تھا کہ سوکارڈ نے بروقت مکالا کو ایک مفید مشورہ دینے کی کوشش کی تھی۔ وہ اسے آنے والے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا تھا اور یہی بات مکالا کی برہمی کا سبب بن گئی تھی۔ میں نے مکمل بات سمجھ لینے کے بعد سمورا سے پوچھا۔ "کیا مکالا نے کالبودی کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے؟"

"ہاں۔" سمورا نے جلدی سے کہا۔ "وہ یہی چاہتا ہے کہ سوکارڈ کی موت سے پہلے کالبودی قبیلے والوں میں چلی جائے۔ دوسری صورت میں دیوتا کی نگاہوں میں مجھے مجرم سمجھا جائے گا۔"

"میں نے بھی یہی کہا تھا۔" جیکب نے برا سا منہ بنا کر نفرت سے کہا۔ "اب بھی وقت ہے جتنی جلدی ہو سکے اس کے منحوس وجود کو یہاں سے دفع کر دو۔"

"یہ بھوتو کیا کہہ رہا ہے؟" سمورا نے دریافت کیا۔

"اس کا خیال ہے کہ کالبودی کی واپسی ہماری توہین ہو گی۔" میں نے سخت لہجہ اختیار کیا۔ "تم جا کر مکالا اور اس کے ساتھیوں کو ہمارے فیصلے سے آگاہ کر دو۔"

"ہواؤں کے دیوتا! کیا تم ہمیں یقین دلا سکتے ہو کہ سوکارڈ کے جسم کی بدروح اس کا ساتھ نہیں چھوڑے گی؟" اس بار مناما نے سوال کیا۔

"ہاں۔ جب تک ہم نہ چاہیں گے وہ اور دیوتا کے قدموں میں ایڑیاں رگڑتا رہے گا۔"

"اگر ایسا ہوا تو پھر مکالا کا زوال یقینی ہے۔" مناما بولا۔ "قبیلے کے لوگوں کو یقین آ جائے گا کہ سوکارڈ کے سلسلے میں مکالا نے جو کہانی سنائی ہے وہ من گھڑت ہے۔"

"تمہیں اس کا اندازہ کیسے ہوا؟" میں نے جبر سے پوچھا۔

"میرا حساب یہی کہتا ہے کہ مکالا ہمیں اپنی ناپاک سازشوں میں بلاوجہ گھسیٹ رہا ہے۔"

"اور تم یہ بات قبیلے کے لوگوں کو نہیں بتا سکتے؟"

"وہ مکالا کے قہر سے ڈرتے ہیں اور پھر سوکارڈ..." مناما حقارت سے بولا۔ "اس کے کالے علم کی گندی قوتوں نے بھی لوگوں کو ہراساں کر رکھا ہے۔"

"تم۔" سمورا نے کیلاش کی جانب دیکھتے ہوئے مرتعش آواز میں پوچھا۔ "تم مجھے کیا مشورہ دو گے سمندری دیوتا؟"

"مناما ٹھیک کہتا ہے۔" میں نے کیلاش کے جواب دینے سے پیشتر ٹھوس آواز میں کہا۔ "مکالا نے سوکارڈ کے زخمی ہونے کا جو سبب بیان کیا ہے وہ محض اس کے ذہن کی اختراع ہے۔"

"قبیلے والوں کو کون سمجھائے گا؟" سمورا نے بے بسی

سے دریافت کیا۔

"یہ تم ہم پر چھوڑ دو۔" کیلاش بولا۔ "کل صبح کا سورج تمہارے حق میں بہتری لیے طلوع ہوگا۔"

سمورا نے عقیدت بھری نگاہوں سے کیلاش کو دیکھا۔ شاید اس احمق کو ہماری باتوں پر یقین آگیا تھا۔

"تم نے کارڈوبا کا کوئی ذکر نہیں کیا؟" میں نے گفتگو کا رخ بدلتے ہوئے پوچھا۔ "کیا کارڈوبا کی نحوست سے اب تک کوئی پراسرار موت واقع نہیں ہوئی؟"

"نہیں۔" مناما نے جواب دیا۔ "ہمیں ابھی تک ایسی کوئی اطلاع نہیں موصول ہوئی۔ سوکارو کی وجہ سے ہم نے اسے تلاش کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔"

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔" کیلاش نے اسے یقین دلایا۔ "بس آج کی رات تمہارے اوپر اور بھاری ہے۔"

"سمندری دیوتا......"

"اب تم جاؤ سمورا! ہمیں سوچنے دو۔" کیلاش کا لہجہ تیکھا ہوگیا۔ "آج کی رات ہمیں بھی کچھ اہم فیصلے کرنے ہیں۔"

"ہوسکتا ہے کہ آج کی رات ہمارے لیے سکون اور آرام کی آخری رات ثابت ہو۔" جیکب نے سمورا کو واپسی کے ارادے سے اٹھتا دیکھ کر اپنی مادری زبان میں کہا پھر میری سمت دیکھ کر بولا۔ "میں ایک بار پھر تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ اس منحوس عورت کو چلتا کردو ورنہ اس کی نحوست ہم سب کو لے ڈوبے گی۔"

"جیکب!" کیلاش نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔ "کیا تم اس وقت اپنی زبان بند نہیں رکھ سکتے؟"

"یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔" جیکب نے تلملا کر جواب دیا۔ "کالودی کا بھوت تمہارے ہی سر پر سوار ہوا تھا۔"

"یہ گفتگو بعد میں بھی ہوسکتی ہے۔" میں نے جیکب کو سمجھانے کی کوشش کی۔

"تم لوگ کیا گفتگو کر رہے ہو سمندری دیوتا؟" سمورا نے ہمارے چہروں کے تاثرات دیکھتے ہوئے دریافت کیا۔

"ہم تمہاری دشواریوں کا حل تلاش کر رہے ہیں۔" جیکب نے مقامی لہجے میں سمورا کو مخاطب کیا پھر نہایت سرد لہجے میں بولا۔ "مجھے بتاؤ کہ تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟"

"اپنے دشمنوں کی موت۔"

"تو ترتیب وار گنتے چلو اپنے دشمنوں کے نام میں ذہن نشین کر رہا ہوں۔"

"بھونپو!" اچانک مناما بول پڑا۔ "کیا تم کسی طرح سوکارو کے منحوس وجود کو عبادت گاہ سے باہر لاسکتے ہو؟"

"کیا فرق پڑے گا؟"

"سردار کی شخصیت درمیان سے نکل جائے گی۔" مناما نے وضاحت کی۔ "اگر سوکارو اپنے قدموں سے اٹھ کر عبادت گاہ سے باہر آجائے تو قبیلے کے لوگ سردار کی نیت پر شبہ نہ کرسکیں گے۔"

"ایسا ہی ہوگا۔" جیکب نے سنجیدگی سے کہا۔ "تم قبیلے کے سرکردہ لوگوں کو اس بات پر راضی کرو کہ وہ آج رات عبادت گاہ کے باہر جمع رہیں۔ سوکارو انہیں اپنے قدموں پر رقص کرتا عبادت گاہ سے باہر نکلتا دکھائی دے گا۔"

"بھونپو! کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟" سمورا کی آنکھوں میں امید کی کرن چمکنے لگی۔

"ہاں آج رات تم ہماری طاقت کا کرشمہ بھی دیکھ لوگے۔"

"کیوں سمندری دیوتا! کیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے؟"

"ہمیں پریشان مت کرو سمورا!" جیکب نے تیزی سے کہا۔ "تم اور مناما اب جاسکتے ہو۔"

جیکب کے لب ولہجے میں کچھ ایسی ہی سنجیدگی تھی کہ مناما جلدی سے پلٹا اور باہر نکل گیا۔ سمورا نے بھی اس کی پیروی میں دیر نہیں لگائی۔ کیلاش کھا جانے والی نظروں سے جیکب کو دیکھ رہا تھا اور جیکب کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا تم سچ مچ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھے ہو؟" کیلاش نے تھوڑے توقف کے بعد جیکب کو مخاطب کیا۔

جیکب کیلاش کی آواز سن کر یوں چونکا جیسے ابھی تک خواب دیکھ رہا ہو۔

"کیا وہ دونوں چلے گئے؟" اس نے حیرت سے خالی کمرے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے تعجب سے دریافت کیا۔

"شاید تمہیں سفر میں اپنے ساتھ لاکر ہم نے دانشمندی کا ثبوت نہیں دیا۔" میں نے بھی دبی زبان میں اپنی خفگی کا اظہار کیا۔

"تمہیں بلاوجہ کی بکواس کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" کیلاش نے کہا۔ "سارا بنا بنایا کھیل چوپٹ کرکے رکھ دیا۔"

"کیا مطلب؟ کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی؟" جیکب نے بڑی معصومیت سے کیلاش سے وضاحت چاہی۔

مجھے جیکب کی اداکاری پر شدید غصہ آگیا میں اسے کوئی سخت بات کہنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ جینی کی پراسرار آواز ——— میرے کانوں میں سرسرائی۔ "اس بے چارے پر بہت خفا ہو جمال! اسے خود بھی نہیں معلوم کہ اس نے سمورا سے کیا باتیں کی ہیں۔"

"کیا مطلب؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔

"کچھ دیر کے لیے میں نے تمہارے دوست کو تسخیر کرلیا تھا۔"

"لیکن......"

"پریشان مت ہو۔ جو کچھ جیکب کی زبان سے نکلا ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔"

"کیا سوکارو عبادت گاہ سے باہر آجائے گا؟"

"ہاں اور بالکل اسی انداز میں جس کی پیش گوئی جیکب نے کی ہے۔ میں یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتی اس لیے جا رہی ہوں ہوسکتا ہے رات کو ہماری ملاقات دوبارہ ہو۔"

"کہاں؟"

"میرے پاس وقت کم ہے اس لیے تمہارے سوال کا جواب نہیں دے سکتی۔ اور ہاں جاتے جاتے ایک تاکید کر رہی ہوں۔ دیبک وغیرہ کے سلسلے میں اپنی زبان بند ہی رکھنا ورنہ نقصان میں رہو گے۔"

میں نے جینی کو عالم تصور میں دوبارہ مخاطب کیا لیکن اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ شاید وہ جا چکی تھی۔ میں نے جیکب کی سمت توجہ دی وہ بدستور بڑی معصومیت سے کیلاش سے اس کی خفگی کا سبب دریافت کر رہا تھا۔

کابوری بڑی سنجیدگی سے کیلاش کو یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی کہ اگر مکالا نے اس کی واپسی کا مطالبہ کر دیا ہے تو اب دنیا کی کوئی طاقت اسے موت کے چنگل سے نہیں بچا سکے گی۔

رات کے کھانے پر جیکب کی غیر موجودگی نے کیلاش کو بری طرح نروس کر دیا۔ میرا ذاتی خیال بھی یہی تھا کہ کہیں جیکب کسی ایسی جذباتی حماقت کا ارتکاب نہ کر بیٹھے جو ہم سب کے لیے الجھن کا سبب بن جائے۔ سمورا کے جانے کے بعد کیلاش نے اسے باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ وہ سوکارو کے سلسلے میں جو دعویٰ کر بیٹھا ہے وہ اس کی نفسیاتی دیوانگی کا ایک رخ تھا اور اسے دوبارہ ایسی کسی حرکت سے گریز کرنا چاہیے لیکن جیکب اس بات کو ماننے پر تیار نہیں تھا کہ اس نے سوکارو کے بارے میں کوئی پیش گوئی کی ہے۔ اس بحث نے طول پکڑ لیا پھر قبل اس کے کہ میں کیلاش اور جیکب کے درمیان کوئی مصالحتی صورت نکالتا جیکب تیزی سے باہر چلا گیا۔

میرا خیال تھا کہ وہ کچھ دیر تک ٹھنڈی ہوا میں گھومنے کے بعد لوٹ آئے گا لیکن جب رات کے کھانے پر بھی وہ غیر حاضر رہا تو ہماری تشویش بڑھ گئی۔ ہر چند کہ مجھے یقین تھا کہ جینی نے جیکب کی زبانی جو بات کہی ہے وہ ہر قیمت پر پوری ہوگی لیکن اتنی دیر تک جیکب کا گھر سے باہر رہنا بھی مناسب نہیں تھا۔ مجھے اس بات کا خطرہ تھا کہ کہیں جیکب بھی میری طرح کسی سازش کا شکار نہ ہو جائے۔ سوکارو کے زخمی ہونے کے بعد حالات نے جو کروٹ لی تھی وہ سمورا کے لیے بھی خاصی پریشان کن تھی۔ جیکب کس گنتی میں شمار کیا جا سکتا تھا۔

کھانے کی میز سے اٹھتے وقت ہمارے درمیان اسی مسئلے پر گفتگو ہو رہی تھی کہ کابوری نے جو سمورا کے جانے کے بعد سے بے حد گم صم اور اداس نظر آ رہی تھی اچانک کیلاش کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ "سمندری دیوتا! کیا یہ ممکن نہیں کہ تم مجھے مکالا کے پاس واپس لوٹ جانے کی اجازت دے دو؟"

"کابوری!" کیلاش نے اسے سخت نظروں سے گھورا۔ "کیا تم اپنے ہوش میں نہیں ہو؟"

"میں موت سے نہیں ڈرتی لیکن اگر مجھے مکالا کے ہاتھوں موت نصیب ہوئی تو مکوشلا اور زادیا کی بے چین روحیں مجھے کبھی معاف نہیں کریں گی۔" کابوری سپاٹ لہجے میں بولی۔ "تم مکالا کو نہیں جانتے، وہ اپنی دھن کا پکا ہے۔ ایک بار جو دل میں ٹھان لے اسے ہر قیمت پر کر گزرتا ہے۔ اگر سردار نے میری واپسی کے سلسلے میں اس کا مطالبہ پورا نہ کیا تو میری موت شاید زادیا سے بھی زیادہ دردناک اور بھیانک ہو۔"

"تم موت سے نہیں ڈرتیں مگر مکالا کی ذات سے خوف زدہ ہو۔ کیا یہ حماقت نہیں؟"

"تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکو گے۔" کابوری نے بڑی عاجزی سے درخواست کی۔ "میرا زندہ رہنا ضروری ہے ورنہ...."

"بوگا کی گمشدگی کا راز بھی تمہارے خوب صورت [illegible] ٹکڑوں کے ساتھ دفن ہو جائے گا۔" کیلاش کے بجائے اس بار میں نے کابوری کو براہ راست مخاطب کیا۔ "کیوں تم اسی ایک بات سے خوف زدہ ہو نا؟"

"تم...!" کابوری نے مجھے حیرت سے دیکھا۔ "تم بوگا کے بارے میں کیا جانتے ہو؟"

"سمورا نے سوکارو کے ساتھ مل کر بوگا کو اپنی ناپاک سازش کا شکار کیا تھا۔ اسی لیے وہ مکالا کے مطالبے سے پریشان ہو رہا ہے۔"

"تمہیں یہ باتیں....؟"

"زادیا کی بے چین روح نے بتائی ہیں۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "سمندری دیوتا نے تمہیں سمورا سے اسی لیے مانگا ہے کہ تم بوگا کے سلسلے میں ہماری رہبری کرو۔"

"تم دیوتا ہو کیا تمہاری پراسرار قوتیں بوگا کا راز نہیں پا سکیں؟" کابوری نے مجھے معنی خیز نظروں سے گھورتے ہوئے ایک غیر متوقع سوال کیا۔

"بوگا اور دیوتا کا پجاری تھا اس لیے ہم اس کے معاملے

میں اپنی پراسرار اور لازوال قوتوں سے کام نہیں لے سکتے۔" کیلاش نے ایک معقول جواز پیش کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا زاریا تمھاری سہیلی نہیں تھی؟" میں نے کالوری کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو محسوس کرتے ہوئے اسے اکسانے کی کوشش کی۔ "کیا تم بھی زاریا کی طرح کسی حماقت کا ثبوت دے کر موت کو گلے لگانا چاہتی ہو؟"

"میرے بچاؤ کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ میں مکالا کے پاس لوٹ جاؤں۔" کالوری ہونٹ کاٹتے ہوئے بولی۔ "حالات نے وقتی طور پر سوکارو، مکالا اور سردار کے درمیان ایک عارضی خلیج پیدا کر دی ہے۔ تم نے اسے دیوتا کے عتاب سے نجات دلا کر دلیر بنا دیا ہے ورنہ تمھارے آنے سے پہلے وہ مکالا اور سوکارو کے اشاروں پر ناچتا تھا۔"

"تمھارا خیال غلط ہے؟" کیلاش نے کہا۔ "اگر سمورا مکالا کے اشاروں پر ناچتا تو ساوری کے سلسلے میں......"

"ساوری کی بات جانے دو سمندری دیوتا!" کالوری تیزی سے بولی۔ "وہ بھی لوگا کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو سمورا نہ جانے کب کا اسے مکالا کی ہوس کی بھینٹ چڑھا چکا ہوتا۔"

کالوری کا جواب ہمارے لیے بے حد اہم تھا۔ کیلاش بھی ساوری کے سلسلے میں یہ نئی اطلاع پا کر چونکے بغیر نہ رہ سکا۔ میرا دل چاہا کہ کالوری سے اس نسبت کی وضاحت طلب کر لوں جو ساوری اور لوگا کے درمیان برقرار تھی لیکن میں نے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ کچھ سوچ کر معنی خیز انداز میں بولا۔ "ہم سب کچھ جانتے ہیں۔ یہ بھی کہ سمورا نے مکوشلا کی بربادی پر قبیلے والوں کے سامنے اپنی زبان کیوں بند رکھی اور یہ بھی کہ وہ ساوری کو مکالا کے سپرد کرنے سے کیوں گریز کر رہا ہے۔"

"پھر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

"لوگا کا پتہ نشان۔"

"بھجو ہو کہاں ہے؟" کالوری نے میری بات نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیا مطلب؟" کیلاش نے اسے سخت نظروں سے گھورا۔

"اس نے سردار کے سامنے کہا تھا کہ سوکارو آج رات عبادت گاہ سے باہر آ جائے گا۔"

"ہاں اس نے ٹھیک کہا تھا۔" کیلاش نے بدستور خشک لہجے میں جواب دیا۔

"تو کیا وہ بھی تمھاری طرح دیوتا ہے؟"

"نہیں وہ صرف ہمارا خدمت گار ہے۔ ہم نے اس کی خدمت کے عوض اسے کچھ طاقت بطور تحفہ دے رکھی ہے۔ آج رات وہ اسی طاقت کا مظاہرہ کرے گا لیکن تم کو بھجو ہو کی ذات سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی؟"

"اگر اس کی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی تو میں تمھیں لوگا کے بارے میں سب کچھ بتا دوں گی۔" کالوری نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ اسے کہاں رکھا گیا ہے؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔

"ابھی نہیں، آج کی رات گزر جانے دو۔ پھر میرے ہونٹوں کے سارے قفل ٹوٹ جائیں گے۔"

ہم نے زیادہ اصرار مناسب نہیں سمجھا لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ سکی۔ زاریا کی روح نے میرے خواب میں آ کر بتایا تھا کہ اپنی زندگی میں وہ اس جگہ سے ناواقف تھی جہاں لوگا کو رکھا گیا ہے۔ اگر وہ اس راز سے واقف ہوتی تو یقیناً اپنی زبان بند نہ رکھتی۔ ساوری نے بھی مجھے یہی باور کرایا تھا کہ قبیلے کے لوگ جس دن اس راز سے واقف ہو گئے کہ ان کا سابقہ سردار مرا نہیں زندہ ہے۔ اسی دن وہ سمورا، مکالا اور ان کے ساتھیوں کی تکہ بوٹی کر ڈالیں گے۔ پھر وہ راز کالوری کو کس طرح معلوم ہو گیا اور اگر وہ اس راز سے واقف تھی تو اب تک اس نے اپنی زبان کیوں بند کر رکھی تھی؟ اصولی طور پر اسے زاریا کی عبرت ناک موت کے بعد ہی قبیلے والوں کو لوگا کے زندہ ہونے کا یقین دلا دینا چاہیے تھا۔ اس طرح زاریا کی روح کو سکون بھی مل جاتا اور کالوری کا انتقام بھی پورا ہو جاتا۔

میری طرح کیلاش بھی شاید ان ہی گتھیوں کو سلجھانے میں محو تھا کہ کالوری حقارت سے بولی۔

"سردار کا خیال تھا کہ زاریا کی موت کے بعد وہ سکون کا سانس لے سکے گا لیکن سوکارو کے زخمی ہونے کی اطلاع نے اسے کرب میں مبتلا کر دیا ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ سمورا اپنے دشمن کی موت نہیں چاہتا۔"

"مکالا نے اسی لیے اسے دیوتا کے قدموں میں ڈال دیا ہے۔" وہ ہذیانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے بولی۔ "وہ جانتا ہے کہ اگر عبادت گاہ میں سوکارو کی موت واقع ہوئی تو قبیلے کے لوگ سردار پر لگایا ہوا الزام تسلیم کر لیں گے۔ مکالا مکاری میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ اس نے سردار کو اپنے دشمن کی موت کے بجائے اس کی زندگی کی خاطر دیوتاؤں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور کر دیا ہے۔ کیا تم اسے مکالا کی عیاری نہیں کہو گے؟"

"لیکن سوکارڈ کے عبادت گاہ سے باہر آجانے کے بعد مکلا کیا کرے گا؟" میں نے سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"وہ کوئی نئی چال چلنے کی کوشش کرے گا۔" کالبوری نے رازداری سے کہا۔ "اس کی شاطرانہ چالوں سے تو کارڈوبا بھی مات کھا کے بستی کے ہنگاموں کو خیرباد کہہ کر خوفناک جنگلوں میں چلا گیا۔"

"تم، کارڈوبا کے بارے میں کیا جانتی ہو؟"

"وہ لوگا کا وفادار تھا۔ مکوشلا لوگا کی امانت تھی پھر وہ اس امانت کو ختم کر کے قبیلے میں کس طرح رہ سکتا تھا۔ مکوشلا کو جلا کر راکھ کر دینے کے بعد اگر وہ قبیلے والوں کو مل جاتا تو وہ نیزے مار مار کر اس کا جسم چھلنی کر ڈالتے۔"

"تو کیا مکوشلا کو۔۔۔۔" میں نے دیدہ دانستہ اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔ اس طرح میں اپنے ذہن میں ابھرنے والے ایک فوری خیال کی تصدیق کرنا چاہتا تھا۔ مجھے اپنے ارادے میں ناکامی نہیں ہوئی۔ کالبوری میرے قریب میں آگئی میرے اور قریب آکر مدھم آواز میں بولی۔

"ہاں مکوشلا کو کارڈوبا نے نہیں مکلا نے اپنی ناکامی کا انتقام لینے کے لیے آگ کے شعلوں میں جھونک کے سارا الزام کارڈوبا پر لگا دیا تھا۔ اگر کارڈوبا اسی رات جنگلوں میں جا چھپتا تو اس کا انجام بڑا بھیانک ہوتا۔"

"تم شاید ہم سے مذاق کر رہی ہو۔" کیلاش نے سپاٹ آواز میں قدرے ناگواری کا اظہار کیا۔ "اگر قبیلے والوں کو لوگا کی امانت اتنی ہی عزیز تھی تو انھوں نے بعد میں مکوشلا کا انتقام کیوں نہیں لیا؟ کیا اب وہ کارڈوبا کو اپنے نیزوں کا نشانہ نہیں بنا سکتے؟"

"سردار کے بیان پر غور کرو سمندری دیوتا! کیا اس نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ جنگلات کی طرف نکل جانے کے بعد ایک سال تک وہ کسی کو نظر نہیں آیا۔"

"لیکن اب کیا بات ہے؟"

"اب قبیلے کے لوگ اس سے خوف کھاتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ کارڈوبا نہیں بلکہ اس کی روح ہے جسے دیوتاؤں نے پراسرار قوتوں سے نواز دیا ہے۔"

"اور پراسرار قوتوں کا مالک ہونے کے باوجود وہ ابھی تک مکلا کو ٹھکانے نہیں لگا سکا۔" کیلاش نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"شاید اس میں بھی دیوتاؤں کی کوئی مصلحت ہو۔" کالبوری نے سنجیدگی سے جواب دیا پھر اس نے اپنے ہونٹ سختی سے دانتوں تلے بھینچ لیے اور سہمے ہوئے انداز میں قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"تم نے کالبوری کی باتوں سے کیا نتیجہ اخذ کیا؟"

"ہوسکتا ہے اس کی باتیں ہمارے لیے کارآمد ثابت ہوں۔"

"جیکب کی طفلانہ حرکت نے سارا کھیل بگاڑ دیا۔" کیلاش بولا۔ "ممکن ہے وہ اس وقت بھی کسی حماقت میں مبتلا ہو۔"

"میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ جیکب نے سوکارڈ کے بارے میں جو پیش گوئی کی ہے وہ درست ثابت ہوگی۔"

"کیا مطلب؟" کیلاش نے مجھے وضاحت طلب نظروں سے گھورا۔

"نہ جانے کیوں میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ جینی کی پراسرار قوت اس موقع پر بھی ہماری مدد ضرور کرے گی۔"

کیلاش کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن اسی لمحے جیکب اندر داخل ہوا۔ حسب معمول وہ اس وقت بھی اکھڑا اکھڑا دکھائی دے رہا تھا۔

"کہاں سے تشریف آ رہی ہے جناب کی؟" کیلاش نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جیکب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ نظر اٹھا کر باری باری ہمیں دیکھا پھر خاموشی سے کھانے کے کمرے میں چلا گیا۔

"تم کالبوری کو شیشے میں اتارنے کی کوشش کرو۔ میں جیکب کو سنبھالتا ہوں۔" میں نے کیلاش سے کہا پھر اسے کالبوری کی طرف روانہ کر کے خود جیکب کے پاس چلا گیا جو نہایت اطمینان سے کھانے کی میز پر اپنے لیے ڈنر ترتیب دینے میں مصروف تھا۔



رات کے تقریباً گیارہ کا عمل تھا جب میں اپنی رہائش گاہ سے باہر نکلا۔ جیکب اس وقت گہری نیند سو رہا تھا۔

مجھے یقین تھا کہ جینی نے اور وفینا کے بوڑھے جادوگر کے بارے میں جیکب کی زبان سے جو کلمات ادا کرائے تھے وہ اپنی جگہ اٹل ثابت ہوں گے۔ جینی کے حوالے سے کیلاش بھی مطمئن ہو گیا تھا لیکن میں تمام صورت حال کا جائزہ قریب سے لینا چاہتا تھا۔ ذاتی طور پر ریبک کی آزمائش بھی مقصود تھی جو ابھی تک میرے گلے میں پڑا تھا۔

سمورا کے مقرر کردہ دونوں محافظ رہائش گاہ کے سامنے پوری طرح محتاط نظر آ رہے تھے۔ میں نے ریبک کو گریبان سے باہر نکالا۔ چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر بڑی عقیدت سے چوم کر منہ میں رکھ لیا۔ جینی نے مجھے بتایا تھا کہ ریبک جبودی پہاڑیوں پر بسنے والے عظیم ساحروں کا ایک حیرت انگیز تحفہ ہے جسے منہ میں رکھ لینے کے بعد انسان دوسروں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ میں پہلی بار اس عجیب و غریب شے کی آزمائش کرنے جا رہا تھا۔

سیاہ رنگ کے دانے کو منہ میں رکھنے کے بعد میں آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھانے لگا۔ میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ میں نے سوچا، اگر جینی نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے تو اس وقت

میری صورت کس قدر مضحکہ خیز ہوگی جب میں دبے قدموں رہائش گاہ کے باہر موجود محافظوں کے قریب سے یہ سوچ کر گزر رہا ہوں گا کہ وہ مجھے دیکھنے سے قاصر ہیں لیکن میرے خیال کے برعکس وہ میری ایک ایک حرکت دیکھ رہے ہوں گے۔

میری حالت عجیب تھی لیکن اس وقت میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں محافظوں کے درمیان سے گزر گیا اور انھوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ جیینی نے ربیک کے بارے میں جو کہا تھا وہ سچ ثابت ہوگیا تھا لیکن اس کے باوجود مجھے تسلی نہیں ہوئی۔ ایک لمحے کو میرے ذہن میں یہ خیال گزرا کہ ہوسکتا ہے محافظوں نے جو ہمیں دیوتا سمجھتے ہیں جان بوجھ کر میری نقل و حرکت پر غور کرنے سے گریز کیا ہو چنانچہ میں کچھ دور جانے کے بعد دوبارہ ان کی طرف پلٹا۔

اب وہ دونوں میری نگاہوں کے بالکل سامنے تھے۔ میں ان کے قریب چلا گیا۔ میں نے انھیں ہاتھ اٹھا کر مختلف اشارے کیے مگر انھوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ میرا دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا۔ اسی خوشی میں میں نے ایک بچکانہ حرکت کر ڈالی۔ اپنے آپ کو ربیک کی پراسرار اور ناقابلِ یقین قوت کا مزید یقین دلانے کے لیے میں نے جھک کر زمین سے ایک چھوٹا سا کنکر اٹھایا اور نشانہ لے کر ایک محافظ کے سینے پر زور سے مارا۔ اب تک اگر وہ مجھے دیوتا سمجھ کر طرح دے رہے تھے تو کنکر والی حماقت انگیز حرکت پر ان کا چونکنا یقینی بات تھی لیکن کنکر کی ضرب پر صرف وہی محافظ چونکا جس کا نشانہ لیا گیا تھا، دوسرے نے کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔

"کیا بات ہے؟" دوسرے محافظ نے پہلے کو اپنی طرف گھورتے دیکھ کر دریافت کیا۔ "تم مجھے ایسی نگاہوں سے کیوں دیکھ رہے ہو؟"

"یونہی۔" پہلے نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"تمھیں اگر نیند آرہی ہے تو کچھ دیر لیٹ جاؤ، میں چوکس رہوں گا۔"

"ہاں شاید مجھے آرام کی ضرورت ہے۔" پہلے محافظ نے کچھ سوچ کر جواب دیا پھر وہ درخت کی جانب پلٹا ہی تھا کہ میں نے دوسرا کنکر اٹھا کر اس کے سر کا نشانہ لیا۔ اس بار وہ ضبط نہ کرسکا تیزی سے تلملا کر گھوما۔ اپنے ساتھی کو خوں خوار نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔ "کیا تم ہوش میں نہیں ہو؟"

"کیا مطلب؟" دوسرے نے تعجب سے وضاحت چاہی۔

"مطلب سمجھانے کے لیے ایک پتھر اٹھا کر مجھے بھی تمھاری کھوپڑی کو نشانہ بنانا پڑے گا۔" پہلے نے سر کھجاتے ہوئے غصے سے جواب دیا۔

"اوہ۔" دوسرے نے خلافِ توقع تحمل سے کام لیا۔ "تم نے شاید آج پھر وہی نشہ آور پھل کھا لیے ہیں۔"

"بخدا، میں پوری طرح ہوش میں ہوں۔" پہلا سینہ تان کر بولا۔ "تمھیں مجھ سے معافی مانگنا ہوگی۔"

"ٹھیک ہے، جاؤ، آرام کرو۔"

"تم... تم شاید مجھ پر ترس کھانے کی کوشش کر رہے ہو۔" پہلا بھڑک گیا۔

میرے پاس اگر وقت ہوتا تو اس دل چسپ تماشے کو مزید طول دے کر لطف اندوز ہونے کی کوشش ضرور کرتا لیکن اس وقت سوکارو اور مکالا کا معاملہ زیادہ اہم تھا اس لیے میں نے وہاں رکنا مناسب نہیں سمجھا پلٹ کر عبادت گاہ کی جانب قدم اٹھانے لگا۔ ربیک کے عملی مظاہرے کے بعد مجھے جو خوشی ہوئی اس کا اظہار مشکل ہے۔ اب مجھے دیوتاؤں کا ڈھونگ رچانے میں بے حد آسانی ہوگئی تھی۔ کچھ دشواریوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ جن کا ذکر میں آگے چل کر کروں گا۔

میں اپنے خیال میں ڈوبا تیز تیز قدم اٹھاتا رہا۔ عبادت گاہ تک پہنچنے میں مجھے زیادہ دیر نہیں لگی لیکن وہاں جا کر مجھے اس بات پر ضرور حیرت ہوئی کہ نہ تو وہاں سمورا یا منا موجود تھے نہ قبیلے کے سربرآوردہ لوگ جن کے لیے جیکب نے تاکید کی تھی۔ ہر طرف گھپ اندھیرا اور گہری خاموشی طاری تھی۔ شاید جیینی کی پیش گوئی میرے وہاں پہنچنے سے پیشتر ہی پوری ہوچکی تھی۔ مجھے یہ سوچ کر مایوسی ہوئی لیکن پھر میں چونک اٹھا۔ عبادت گاہ کے اندر سے مجھے کسی کی آواز سنائی دی تھی۔ میں نے اپنی توجہ عبادت گاہ کی جانب مبذول کر دی۔ چند ثانیے تک خاموشی رہی پھر دوبارہ جو آواز ابھری وہ پہلی آواز کے مقابلے میں قدرے بلند اور واضح تھی اس آواز کو سن کر میرے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی۔ میں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا عبادت گاہ میں داخل ہوا پھر جیسے ہی میری نظر مکالا پر پڑی میں ٹھٹک کر رک گیا۔ چربی سے جلنے والے مدھم چراغ کی کپکپاتی روشنی نے اس منظر کو بڑا ڈراؤنا اور خوفناک بنا دیا تھا۔ میں نے سوکارو کو دیکھا جو اور دیوتا کے مجسمے کے سامنے کھردرے فرش پر بے سدھ پڑا تھا۔ اس کے پیٹ پر جما ہوا سیاہ خون اس زخم کی نشان دہی کر رہا تھا جس نے سوکارو کی زندگی کو موت کے دہانے پر لا کھڑا کیا تھا اور مکالا سوکارو کے قریب فرش پر گھٹنے ٹیکے بیٹھا اورو کے بے جان مگر ہیبت ناک بت سے مخاطب تھا۔

"اور وفینا کے عظیم دیوتا! آج مکالا بھی تیرے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگیا ہے۔ بدبخت سوکارو موت کے کنارے کھڑا ہے اس کے جسم میں جو گندی روح ہے اسے آسمانوں پر بلانے کے بجائے آزاد چھوڑ دے۔ تو مکالا کی یہ خواہش پوری کر دے۔ مکالا

تیرے اس احسان کے عوض تیرے قدموں میں ان انسانی دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھانے کا وعدہ کرتا ہے جنھوں نے سمورا کو دربدر غلام دیا ہے۔ مہنگارو کی مقدس روح کی قسم میں ان دیوتاؤں کی زندگی اجیرن کردوں گا جنھوں نے مکالا کے ہاتھوں سوکارو کو زخمی کرایا ہے۔ ہاں اے عظیم دیوتا! تیرا یہ پجاری طیش میں آکر اندھا ہو گیا تھا۔ مجھے اور یگا کی برتری کی قسم سوکارو کے پلید جسم میں شیطانی روح کو ایک بار پھر سے بیدار کردے۔"

ہر چند کہ میں بیک میرے منہ میں موجود تھا لیکن میں مکالا کے سامنے جانے سے کترا رہا تھا۔ کچھ دیر تک وہ اور دے عجیب و غریب اور بے ہنگم لہجے میں دعائیں کرتا رہا پھر جھک کر سوکارو کو گھورنے لگا۔ چراغ کی کپکپاتی روشنی نے اس کے چہرے پر نظر آنے والے تاثرات کو بے حد بھیانک بنا رکھا تھا۔

"سوکارو!" چند لمحوں تک خاموش رہنے کے بعد اس کی آواز دوبارہ عبادت گاہ میں گونجی۔ "آنکھ کھول سوکارو! اوڈفینا کے بدبخت جادوگر! دیکھ مکالا تیرے ناپاک جسم کے قریب بیٹھا تجھے آواز دے رہا ہے۔ مجھے بتا دے شب تاریک کی منحوس پیداوار کہ وہ کون سی دھند کی چادر تھی جسے دیکھ کر تیری آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ مجھے اس طاقت کا پتہ بتادے مکالا کا قہر تیرے دشمنوں کو ملیا میٹ کرکے رکھ دے گا۔"

سوکارو کے جسم کو کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں ہوئی۔ بظاہر یہی لگ رہا تھا جیسے اس کا جسم موت کی سرد لہر سے ٹکرا کر پوری طرح اکڑ چکا ہے۔ مکالا اس سے نہایت گندی اور بے ہودہ زبان میں اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتا رہا۔

میں اپنی جگہ خاموش کھڑا مکالا کی وحشت اور جھلاہٹ کا تماشہ دیکھتا رہا پھر اچانک میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ سوکارو کے سرہانے میں نے جیبنی کو نمودار ہوتے دیکھا تھا۔ اس وقت بھی اس کے جسم پر وہی چیتھڑا لباس موجود تھا لیکن اس کی شکل دیکھ کر میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اس کے سر کے بال بے تحاشا بڑھے ہوئے پاؤں کے ٹخنوں تک لہرا رہے تھے آنکھیں حلقوں سے باہر نکلی نظر آ رہی تھیں زبان ہونٹوں کے باہر جھول رہی تھی۔ ہاتھوں کے ناخن بے حد لمبے اور تیز دھار چھریوں کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔

مکالا بدستور سوکارو سے مخاطب تھا۔ شاید جیبنی اس کو نظر نہیں آ رہی تھی۔ پھر میں نے جیبنی کو سوکارو کے اوپر جھکتے دیکھا۔ اس کی زبان دراز ہوتی جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ لٹک کر سوکارو کے پیٹ کے زخم تک پہنچ گئی اور جمے ہوئے خون پر یوں لپلپانے لگی جیسے وہ خون اس کی مرغوب غذا ہو۔

میں نے جلدی سے آنکھیں بند کرلیں۔ وہ منظر اس قدر گھناؤنا اور غلیظ تھا کہ میرا جی متلانے لگا۔ میرا دل چاہا کہ وہاں سے الٹے قدموں بھاگ جاؤں لیکن اسی لمحے مکالا کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔ "عظیم مہنگارو کی ناجائز اولاد! مجھے معلوم تھا کہ تیری گندی روح موت کو پچھاڑ دے گی۔ ہاں ہاں گیدڑ کی دم تو خود سے دیکھ، مکالا تیرے قریب موجود ہے۔"

میں نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ مجھے ایک لمحے کو یوں لگا جیسے میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ جیبنی کا ہیبت ناک وجود وہاں موجود نہیں تھا اور سوکارو جو کچھ دیر پیشتر اکڑی ہوئی سرد لاش نظر آ رہا تھا۔ آنکھیں کھولے پھٹی پھٹی نظروں سے مکالا کو دیکھ رہا تھا۔

"کچھ بول سوکارو! ہڈیوں کے پنجر!" مکالا نے ایک بھرپور ہاتھ سوکارو کے کولھے پر مارتے ہوئے کہا۔ "الو کی طرح دیدے پھاڑے اپنے باپ کو کیا دیکھ رہا ہے؟"

"مکالا! م..... میں کہاں ہوں؟" سوکارو کی نحیف آواز عبادت گاہ میں گونجی۔

"تو زندہ ہے۔ ہاں خارش زدہ دوغلے کتے! تیری پلید روح آسمانوں پر نہیں زمین پر بھٹکنے کے لیے تیرے جسم میں واپس آگئی ہے۔"

مکالا نے خوشی میں اسے جھنجھوڑنا شروع کردیا۔

"م..... میں یہاں..... عبادت گاہ میں کیسے آگیا؟" سوکارو نے کراہ کر اٹھتے ہوئے حیرت سے سوال کیا۔

"تجھے یہاں میں لایا تھا۔"

"تو کیا..... اوڈ نے مجھے اپنے قدموں میں پناہ دے دی۔" سوکارو نے سہمی ہوئی نظروں سے اوڈ کے بت کو دیکھا۔ "مجھے یقین نہیں آ رہا۔"

"یقین کر سوکارو! تو زندہ ہے۔ شاید اس لیے کہ تو نے ہواؤں کے دیوتا کا سر طلب کیا تھا۔ مکالا تیری یہ آرزو ضرور پوری کرے گا۔"

"ہواؤں کا دیوتا" سوکارو یک لخت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ آنکھیں جھپکاتے ہوئے بولا۔ "کہاں چلا گیا وہ اور..... وہ غار....."

"خاموش" مکالا نے برق رفتاری سے سوکارو کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "اپنی گندی زبان بند رکھ۔ غار کی باتیں ذہن سے نکال دے میری بات ذہن نشین کرلے۔"

پھر مکالا نے مدھم لہجے میں وہی کہانی اوڈفینا کے بوڑھے جلاد کو سنادی جو وہ سمورا اور قبیلے کے لوگوں کو سنا چکا تھا۔

"تو عظیم ہے مکالا!" سوکارو اسے تعریفی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ "کابوری کی واپسی تیری سب سے بڑی جیت ہوگی۔ سمورا کا سورج اب بہت جلد غروب ہو جائے گا۔"

"تیرا جادو اور کالا علم کیا کہتا ہے؟ کیا سردار کابوری کو واپس لے آئے گا؟" اس بار مکالا نے سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"عبادت گاہ سے باہر نکل مکالا! یہاں مجھے سینے میں اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا ہے۔"

"ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے دیوتا تیرے گندے وجود کو زیادہ دیر نہ برداشت کرنا چاہتا ہو۔" مکالا نے اور دیو کے بت پر ایک نظر ڈالتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "چل جلدی کر مقدس دیوتا کی نگاہوں سے دور ہو جا۔"

سوکارو اور مکالا دروازے کی جانب پلٹے۔ مجھے اپنا دم سینے کی گہرائیوں میں گھٹتا محسوس ہوا۔ ایک لمحے کو میں بھول گیا تھا کہ دیبک میرے سر میں موجود ہے لیکن جب وہ دونوں میرے قریب سے گزر کر عبادت گاہ کے صحن میں پہنچے تو میں نے اطمینان کا سانس لیا پھر پلٹ کر میں بھی ان کے پیچھے قدم اٹھانے لگا۔

"سوکارو!" اچانک مکالا نے بوڑھے جادوگر کو شانوں سے پکڑ کر روکتے ہوئے کہا۔ "مکالا کی کہاوتی یاد رکھنا۔ اگر تو نے غار والی داستان کے سلسلے میں زبان کھولی تو تیری لاش پر مکھیاں بھی بھنبھنانے سے انکار کر دیں گی۔"

"میں بھول چکا ہوں، سب کچھ فراموش کر چکا ہوں۔ مجھے صرف ایک بات یاد ہے مکالا قہر اور دہشت کا دوسرا نام ہے۔ مکالا عظیم ہے۔" سوکارو نے سرسری آواز میں جواب دیا پھر عقیدت بھرے انداز میں مکالا کے گرد ناچنے لگا۔

جیکب کی زبان سے نکلی ہوئی بات سچ ثابت ہو رہی تھی۔ سوکارو رقص کرتا ہوا عبادت گاہ سے باہر جا رہا تھا جیسے کی پراسرار روح نے ایک نئے روپ میں سامنے آ کر اپنی گندی زبان کے لعاب سے سوکارو کا زخم مندمل کر کے اسے دوبارہ قدموں پہ کھڑا کر دیا تھا۔ ہر بات اسی انداز میں پیش آ رہی تھی جس طرح پیش گوئی کی گئی تھی مگر سمورا اور اس کے قبیلے کے لوگ نہ جانے کیوں غائب تھے۔

سوکارو اور مکالا کے ساتھ ساتھ میں بھی عبادت گاہ سے باہر آ گیا۔ میرا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ میں نے اندھیرے کے باوجود اطراف کا جائزہ لیا۔ وہاں بظاہر کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ مکالا سینہ تانے گردن اونچی کیے بڑے شاہانہ انداز میں آہستہ آہستہ عبادت گاہ سے دور ہو رہا تھا اور سوکارو جو تبدیلیوں کا پیکر ہی نظر آتا تھا اس کے اردگرد وحشیوں کے روایتی انداز میں رقص کر رہا تھا پھر اچانک مکالا کے قدم تھم گئے۔ سوکارو بھی رقص کرتے کرتے یک لخت رک گیا۔

موم کی مشعل کی روشنی نے مجھے بھی اپنی سمت متوجہ کر لیا اور تب میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ میں نے سمورا اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جو نتیجہ اخذ کیا تھا وہ غلط تھا۔ انہوں نے زیادہ دانش مندی کا ثبوت دیا تھا۔ وہ عبادت گاہ سے کچھ فاصلے پر چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں کی صورت میں درختوں کی آڑ میں روپوش تھے ایک دم مجمعے کی صورت میں سامنے آئے تو مکالا اور سوکارو بھی ششدر رہ گئے۔ مناما کے ایک نائب نے موم کی مشعل اپنے ہاتھ میں بلند کر رکھی تھی۔ سمورا اور مناما آگے آگے تھے۔ ان کے ساتھ مصنوعی چہرے والے کچھ لوگ تھے اور کچھ دوسرے افراد بھی تھے جو یقیناً سمورا نے جیکب کی ایما پر جمع کیے ہوں گے۔

سمورا کے چہرے پر مسرتیں دمک رہی تھیں اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ وہ بڑے پروقار انداز میں زمین پہ قدم جمائے کھڑا مکالا اور سوکارو کو دیکھ رہا تھا۔ میں قدم بڑھاتا مجمع کے قریب چلا گیا جہاں سے میں دونوں فریق کے چہروں کے تاثرات بہ آسانی دیکھ سکتا تھا۔ کچھ دیر تک سمورا اور مکالا ایک دوسرے کو نگاہوں میں تولتے رہے پھر سمورا کی بھرپور آواز سنائی دی۔

"مکالا! اور وفینا کا سردار تجھے خبیث سوکارو کی زندگی پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔"

"میں نے غلط نہیں کہا تھا۔" مکالا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ "مجھے مقدس روحوں نے یہی بتایا تھا کہ بدبخت سوکارو کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا ہے۔ اس کی تمام ذمے داری کابوری کی ذات پر عائد ہوتی ہے۔"

"کیا عظیم مکالا ہمارے اکابرین کے سامنے ان مقدس روحوں کا نام لینا پسند کرے گا جنہوں نے کابوری کو حالات کا ذمے دار قرار دیا اور معزز سمورا کی شخصیت کو اس حادثے میں ملوث کرنے کی کوشش کی۔" اس بار مناما نے اونچی آواز میں دریافت کیا۔

"نہیں۔" مکالا سختی سے بولا۔ "مقدس روحوں کی نشاندہی کر کے میں ان کے نادیدہ عتاب کا نشانہ نہیں بننا چاہتا۔ مناما کو میرے بیان پر اگر شبہ ہے تو اس شبہے کی وجہ بیان کی جائے۔"

"اگر سوکارو عبادت گاہ میں دیوتا کے قدموں کے سامنے مر گیا ہوتا تو معزز سمورا کی سربلندی قبیلے والوں کی نگاہوں میں مشکوک ہو جاتی۔ کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا؟" مناما سنجیدگی سے بولا۔

"بے شک۔ مقدس روحوں کا یہی خیال تھا کہ سردار نے کابوری کو اجنبیوں کے حوالے کر کے اچھا نہیں کیا۔"

"اور اب مقدس روحوں کا کیا خیال ہے؟" مناما نے پوچھتے

جوشانداز میں سوال کیا۔

"دیوتا اور وڈ نے مقدس روحوں کا کہا غلط کر دکھایا ایسا کیوں اور کیسے ہوا اس کی وجہ دیوتا کے سوا اور کوئی نہیں جان سکتا البتہ عظیم اوڈ نے بدبخت سوکارڈ کو نئی زندگی دے کر سردار کے دامن کو داغدار ہونے سے بچا لیا۔" مکالا نے انتہائی ڈھٹائی سے جواب دیا پھر براہِ راست سمورا سے مخاطب ہوا۔ "کیا میری فرمائش پر کالوری کو قبیلے میں واپس بلا لیا گیا ہے؟"

"نہیں۔" سمورا نے دبنگ لہجے میں جواب دیا۔ "قبیلے کے تمام لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ سمندری دیوتا نے مجھے رسوائی کے عذاب سے نجات دلائی تھی اور ہم نے ان کی خدمت کا عہد کیا تھا۔"

"لیکن میرا کالا علم اب بھی یہی کہتا ہے کہ وہ بھی ہماری طرح انسان ہیں۔" سوکارڈ نے پہلی بار زبان کھولی۔

"اگر تیرا علم سچا ہے تو پھر ابھی تک وہ تیرے گندے علم کا نشانہ کیوں نہیں بنے؟" منامانے سرد آواز میں سوال کیا۔

"کچھ نادیدہ قوتیں ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔"

"وہ آسمانی قوتیں ہیں جو صرف دیوتاؤں کے حصے میں آتی ہیں۔"

"سوکارڈ کا علم آج تک کبھی غلط ثابت نہیں ہوا۔"

"پھر۔ اب تجھے بار بار ناکامی کا منہ کیوں دیکھنا پڑ رہا ہے۔"

"مقدس روحیں....."

"اپنی گندی زبان بند رکھ بدبخت!" اس بار سمورا گرج کر بولا۔ "تیرا ناپاک عمل سمندر اور ہواؤں کے دیوتا کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ وہ عظیم اور لازوال قوتوں کے مالک ہیں۔ منحوس لمحات کی پیداوار! کیا تو یقین کرے گا کہ جھونپو نے پیش گوئی کی تھی کہ آج رات تورقص کرتا ہوا عبادت گاہ سے باہر آجائے گا۔ ہم اسی کی پیش گوئی کا کرشمہ دیکھنے یہاں جمع ہوئے ہیں۔"

"ہاں مکالا! یہ سچ ہے۔" مصنوعی چہرے والوں نے مکالا کو سردار کی بات کا یقین دلانے کی کوشش کی۔

مکالا نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن اس کے چہرے پر کسی قسم کے فکر و تردد کے تاثرات بھی نہیں ابھرے۔ بدستور اپنی جگہ کسی آہنی چٹان کی مانند جما کھڑا سمورا اور اس کے ساتھیوں کو گھورتا رہا البتہ سوکارڈ کے چہرے کا رنگ بڑی تیزی سے بدل رہا تھا جیسے پیش گوئی والی بات سن کر اس کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئیں۔ وہ کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔

"تو کس سوچ میں ڈوبا ہے مکالا؟" سمورا نے تھوڑے توقف کے بعد بلند آواز میں کہا۔ "کیا تجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ تیرا بدبخت دوست عظیم دیوتا کے رحم سے دوبارہ زندہ ہو کر تیرے برابر اپنے قدموں پر کھڑا ہے اور سمورا کی ذات ایک الزام کی زد

ہی آتے آتے رہ گئی۔"

"سردار سمورا! کیا تو نے سمندر اور ہواؤں کے دیوتاؤں سے کالوری کی واپسی کا مطالبہ کیا تھا؟" مکالا نے سپاٹ لہجے میں دریافت کیا۔

"ہاں۔ میں نے تیری ایما پر ایسا کرنے کی جسارت کی تھی۔"

"پھر؟"

"سمندری دیوتا نے کالوری کی واپسی کا مطالبہ سختی سے رد کر دیا اور پھر جھونپو نے بدبخت سوکارڈ کی زندگی کی پیش گوئی کر کے میری زبان بند کر دی۔"

"میں ایک بار پھر کالوری کا مطالبہ کرتا ہوں۔" مکالا نے اس بار بگڑے ہوئے تیوروں سے سینہ ٹھونک کر بلند آواز میں کہا۔

"مکالا!" سمورا کے تیور بھی خطرناک ہو گئے۔ "کیا تو دیوتاؤں کے عتاب کو للکارنے کی کوشش کر رہا ہے؟"

"مکالا اوڈ کا پجاری ہے اور اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔"

"تیری خودسری قبیلے کے دوسرے لوگوں کے لیے بھی تباہی اور بربادی....."

سمورا اپنا جملہ مکمل نہ کر سکا۔ اس کے سیدھے ہاتھ پر کھڑے ہوئے ایک مصنوعی چہرے والے کے حلق سے بلند ہونے والی چیخ اس قدر کرب ناک اور بھیانک تھی کہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ منامانے تیزی سے پلٹا لیکن چیخنے والے نے زمین پر گر کر یوں تڑپنا شروع کر دیا جیسے کسی شدید اذیت سے دوچار ہو پھر اس نے تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیا۔ اسی وقت جینی کی پُراسرار آواز میرے کانوں میں سرسرائی۔

"میں نے تمہارے لیے ایک اور آسانی پیدا کر دی ہے۔ مصنوعی چہرے والے کی پُراسرار موت مکالا کو تم لوگوں سے خوفزدہ کر دینے کے لیے کافی ہے۔"

"لیکن اس کا قصور کیا تھا؟"

"وہ مکالا کا ہم راز اور ساتھی تھا لیکن تم ان جھگڑوں میں مت پڑو۔" جینی نے کہا۔ "میں اس وقت تمہیں ایک اور بُری خبر سنانا چاہتی ہوں۔ کالوری درندگی کا شکار ہو کر موت سے دوچار ہو چکی ہے۔ اس کی لاش تمہاری رہائش گاہ کے قریب موجود ہے۔"

"یہ کیسے ہوا ہے؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔ "کیا اسے بھی تم نے.....؟"

"وقت مت ضائع کرو۔" جینی نے میرا جملہ کاٹتے ہوئے کہا۔ "تم بلند آواز میں اعلان کرو کہ مصنوعی چہرے والے کی موت تمہارے عتاب کا نتیجہ ہے اور تم ہی نے مکالا کے مطالبے پر اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کالوری کو موت کے گھاٹ اتار کر اس کی لاش کو

قبیلے والوں نے اسے تحفے کے طور پر کھلے آسمان کے نیچے ڈال دیا ہے۔"
"لیکن اس طرح حالات ...."
"میں جا رہی ہوں جان! کچھ مجبوری ایسی ہے کہ زیادہ دیر تک تمہارے قریب نہیں ٹھہر سکتی۔"

میں نے دو تین بار جینی کو آواز دی لیکن وہ شاید جا چکی تھی۔ پھر میں نے دل کڑا کر کے کرخت آواز میں وہی سب کچھ دہرا دیا جو جینی نے کہا تھا۔ اس کے بعد میں ریبک کو بدستور منہ میں دبائے اپنی رہائش گاہ کی سمت بے تحاشہ دوڑنے لگا۔ میرے پیچھے بے شمار قدموں کی آوازیں ابھر رہی تھیں۔



کابوری کی ادھڑی ہوئی لاش ہماری رہائش گاہ سے تھوڑے فاصلے پر کھلے آسمان کے نیچے پڑی تھی۔ پہلی نظر میں ایسا ہی معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی آدم خور درندے کا شکار ہو گئی ہو۔ اس کے جسم پر جا بجا ایسی خراشیں نظر آ رہی تھیں جیسے کسی تیز دھار آلے یا ناخن سے اسے کھسوٹنے کی کوشش کی گئی ہو۔ چہرہ خون سے لت پت تھا۔ پھٹی پھٹی خوف زدہ آنکھیں حلقوں سے ابلی دکھائی دے رہی تھیں۔ مرنے سے پیشتر اس نے جو منظر دیکھا تھا وہ یقیناً اتنا ہی دہشت ناک اور ڈراؤنا تھا کہ اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔ سر کے بال اس طرح گرد آلود اور الجھے الجھے تھے جیسے اسے مرنے کے بعد بھی زمین پر ٹانگیں پکڑ کر دور تک گھسیٹا گیا ہو۔

لاش کے گرد دیکھتے ہی دیکھتے اچھی خاصی بھیڑ لگ گئی۔ سمورا، منالا اور اس کے ساتھی حیرت بھری نظروں سے کابوری کی اکڑی ہوئی سرد لاش کو دیکھ رہے تھے۔ مکالا کا چہرہ سپاٹ تھا۔ وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے یوں اپنی مٹھیاں بھینچنے لگتا تھا جیسے شدید غصے کے عالم میں ہو۔ سوکارو اس کے قریب ہی موجود تھا۔

عبادت گاہ سے واپسی پر میں سیدھا اپنی رہائش گاہ پہنچا اور ریبک منہ سے نکالنے کے بعد میں نے کیلاش کو بیدار کیا۔ اسے کابوری کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ جب میں نے اسے کابوری کی لاش کی اطلاع دی تو ایک لمحے کو کیلاش کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھرے جیسے اس کی کوئی عزیز شے اچانک چھن گئی ہو لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے خود پر قابو پا لیا۔ اس کے بعد ہم ایک ساتھ ہی وہاں سے روانہ ہوئے۔

راستے میں میں نے کیلاش کو پھر ایک نئی کہانی سنائی۔ میں نے اسے بتایا کہ لوگوں کے شور و غل کی آوازیں سن کر میری آنکھ کھلی پھر کابوری کی لاش اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد میں نے اسے حالات سے باخبر کرنا ضروری سمجھا۔ میری کہانی میں خامے جھول تھے لیکن حادثے کی اچانک اطلاع نے کیلاش کو اتنا گڑبڑا دیا تھا کہ اس نے مجھ سے مزید کوئی استفسار نہیں کیا۔ اس خیال سے کہ کیلاش موقع واردات پر پہنچ کر کسی بوکھلاہٹ کا ثبوت نہ دے، میں نے جینی کا حوالہ دے کر اسے باور کرا دیا کہ کابوری کی موت میں بھی ان ہی نادیدہ قوتوں کا ہاتھ ہے جو ہماری مدد کر رہی تھیں۔

کیلاش نے جیکب کو بھی بیدار کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس کا خیال تھا کہ جیکب کو اس وقت تنہا رہائش گاہ پر چھوڑنا مناسب نہ ہوگا لیکن میں نے منع کر دیا۔ ایسے موقعے پر جیکب کو ساتھ لے جانا میرے نزدیک قطعی غیر دانش مندانہ اقدام ہوتا۔ صورتِ حال کی نزاکت کے پیشِ نظر اس کے منہ سے نکلا ہوا کوئی غلط جملہ پورے ڈرامے کی ناکامی کا باعث بن سکتا تھا۔ کیلاش نے تھوڑی سی بحث کے بعد میری تجویز سے اتفاق کر لیا۔ جیکب کو اس کے بستر ہی پر محوِ خواب رہنے دیا۔ راستے میں اس نے مجھ سے پوچھا۔ "کیا جینی نے کابوری کی موت کی کوئی وجہ نہیں بتائی؟"

"وہ مکالا اور اس کے ساتھیوں پر ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ ہمیں کابوری کی واپسی کا مطالبہ اچھا نہیں لگا لہٰذا ہم نے اسے زندگی کی قید سے آزاد کر کے واپس کر دیا۔"

"سوکارو کا کیا بنا؟ کیا وہ عبادت گاہ سے باہر آ گیا؟"

"ہاں جینی نے یہی بتایا ہے۔"

ہم دونوں مجمعے کے قریب جا کر رک گئے۔ میں نے کیلاش کے چہرے کا جائزہ لیا۔ میرا خیال تھا کہ کابوری کی موت کی خبر پا کر اسے فوری طور پر جو دھچکا پہنچا تھا اس کا اثر جائے حادثہ پر پہنچ کر دوبارہ ظاہر ہوگا لیکن میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ کیلاش جو بنیادی طور پر سوجھ بوجھ والا تھا اپنی جگہ ثابت قدم رہا۔ کابوری کی لاش دیکھنے کے بعد بھی وہ حیرت انگیز طور پر مطمئن نظر آ رہا تھا۔

"لاش کے بارے میں تمہارا کیا اندازہ ہے؟" میں نے دبی زبان میں دریافت کیا۔

"یہ کسی نادیدہ قوت کی حرکت نہیں معلوم دیتی۔" کیلاش سنجیدگی سے بولا۔

"کیا مطلب؟"

"میرا تجربہ بتا رہا ہے کہ کابوری کی موت میں کسی سفاک قاتل کا ہاتھ ہے جسے جنونی بھی کہا جا سکتا ہے۔"

"کوئی خاص وجہ؟"

"اگر پراسرار قوتوں کو صرف کابوری کی موت ہی مقصود تھی تو

سیدھا سادا طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا تھا۔ لاش کی بے حرمتی کی کیا ضرورت تھی؟"

"لاش کی بے حرمتی سے تمہاری کیا مراد ہے؟" میں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ممکن ہے میرا خیال غلط ہو لیکن لاش کی ظاہری حالت یہی بتاتی ہے کہ کالبوری کی موت کسی اور جگہ واقع ہوئی ہے۔ اس کے مردہ جسم کو یہاں تک نہایت بے دردی سے کھینچ کر لایا گیا ہے۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لاش کو پہلی نظر دیکھنے کے بعد میں نے بھی یہی رائے قائم کی تھی جس کا اظہار کیلاش کر رہا تھا۔ کالبوری کی موت کی اطلاع مجھے جینی نے دی تھی لیکن اس کی باتوں سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ اس واردات میں اس کا ہاتھ نہیں۔ میرے دریافت کرنے پر اس نے کوئی معقول جواب نہیں دیا۔ کسی مجبوری کا اظہار کر کے وہ بہت جلدی میں واپس چلی گئی تھی۔

پھر اگر کالبوری کی موت میں جینی کا ہاتھ نہیں تھا تو اسے کس نے موت کے گھاٹ اتارا اور اس کی وجہ کیا تھی؟ میرے ذہن میں یہ سوال تیزی سے ابھرا۔ مصنوعی چہرے والے کی موت کے سلسلے میں جینی کا اعتراف میرے لیے قابلِ غور بن گیا۔ اگر اس نے کالبوری کو بھی ٹھکانے لگایا ہوتا تو وہ یقیناً اس کا اقرار بھی کر لیتی۔ پھر اس کا جملہ میرے ذہن میں گونج اٹھا۔ جینی نے کہا تھا کہ وہ مجھے ایک بری خبر سنانا چاہتی ہے۔ مطلب صاف تھا۔ کالبوری کی موت کی اطلاع اسے بھی کسی اور ذریعے سے ملی ہو گی لیکن وہ ذریعہ کیا تھا؟

میرا ذہن اسی ادھیڑ بن میں لگا تھا کہ اچانک سمورا لاش کے قریب سے ہٹ کر تیزی سے ہمارے قریب آ گیا۔ شاید اس نے ہمیں دیکھ لیا تھا۔ میں قدموں کی آہٹ پا کر چونکا پھر سمورا کو دیکھتے ہی ہم نے اپنے چہروں پر دیوتاؤں جیسا رعب اور دبدبہ قائم کر لیا۔ کیلاش ایسی نگاہوں سے سمورا کو دیکھ رہا تھا جیسے کچا ہی چبا ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

"سمندری دیوتا! تم عظیم ہو۔ وہی ہوا جس کی پیش گوئی بھونپو نے کی تھی۔"

"ہم نے بھی تم سے یہی کہا تھا سمورا!" کیلاش نے ٹھوس مگر حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ "دیوتا اور بگا نے سوکارو کی روح ہمارے قبضے میں دے دی تھی اور ہم نے صرف تمہاری خاطر اسے نئی زندگی عطا کر دی ہے۔"

"لیکن ہم مکالا سے خوش نہیں۔" میں نے بھی نفرت کا اظہار کیا۔ "اس نے کالبوری کی واپسی کا مطالبہ کر کے ہمارے قہر کو للکارا تھا جس کا نتیجہ تمہاری نگاہوں کے سامنے ہے۔"

"سمورا بے گناہ ہے۔ مقدس اور د کی قسم اگر تم نے میرا ساتھ نہ دیا ہوتا تو میں برباد ہو گیا ہوتا۔" سمورا لجاجت سے بولا۔

"ہم جانتے ہیں کہ تم بے قصور ہو لیکن تمہارے قبیلے کی کالی بھیڑیں بھی موجود ہیں جو تمہیں کسی کروٹ چین نہیں لینے دیں گی۔" کیلاش نے سرد لہجے میں کہا۔ "ہم اب سنجیدگی سے آسمانوں کی طرف واپس جانے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔"

"کیا تم مجھ سے خفا ہو سمندری دیوتا؟"

"بات خفگی کی نہیں ہمارے عتاب کی ہے۔ اگر ہم نے کسی دن غصے میں اپنی آنکھوں کے زاویے بدل لیے تو جانتے ہو کیا ہو گا؟ سمندری طوفان پھر کراودیفا کی بستی کو نگل جائے گا۔"

"نہیں سمندری دیوتا نہیں۔" سمورا تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہے۔"

سمورا گڑگڑانے لگا۔ اس کی آواز سن کر اس کے ساتھی بھی ہماری طرف متوجہ ہو گئے پھر جو بھیڑ کالبوری کی لاش کی گرد اکٹھا تھی۔ وہ ہمارے اطراف پھیل گئی۔ مکالا سمورا کی پشت پر آ کر تھم گیا۔ اس کے تیور بے حد تیکھے نظر آ رہے تھے، پلکیں جھپکائے بغیر وہ خشمگیں نگاہوں سے ہماری سمت گھور رہا تھا۔ سوکارو مصنوعی چہرے والے کے قریب موجود تھا۔ اس نے آگے بڑھنے کی جرأت نہیں کی لیکن ہمیں اپنے سامنے دیکھ کر اس کی نگاہوں کے تیور بھی تبدیل ہو رہے تھے۔ البتہ قبیلے کے سربرآوردہ لوگ ہمیں عقیدت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ شاید اس لیے کہ انہیں سمورا کی زبانی بھونپو کی پیش گوئی کا علم ہو گیا تھا اور وہ اپنی آنکھوں سے سوکارو کو عبادت گاہ سے رقص کرتے ہوئے نکلتا دیکھ چکے تھے۔

کچھ دیر تک ہمارے درمیان نگاہوں کا تصادم ہوتا رہا۔ سمورا کی حالت قابلِ دید تھی۔ مکالا کو دیکھ کر وہ بری طرح نروس ہو رہا تھا۔ اس نے قریب جا کر مدھم آواز میں مکالا سے کچھ کہا بھی لیکن مکالا نے اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس نے سمورا کی موجودگی کو سرے سے محسوس ہی نہ کیا ہو یا پھر اس کی جانب توجہ دینا ضروری نہ سمجھا ہو۔

عام حالات میں وہ پوزیشن میرے لیے یقیناً بے حد تشویش ناک ہوتی لیکن ربیک کی موجودگی میں مجھے کسی بات کا خوف نہیں محسوس ہوا۔ بساط کا رخ پلٹتا دیکھ کر میں پل بھر میں ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو سکتا تھا اور اس کے بعد انہیں اپنی نادیدہ قوتوں کا یقین دلانے کے لیے حتی الامکان اچھل کود کر سکتا تھا۔ میرے ہاتھ میں لکڑی کی وہ انگوٹھی بھی موجود تھی جو میں نے مجذوب سے حاصل کی تھی۔ نہ جانے کیوں مجھے یقین تھا کہ اس انگوٹھی کی موجودگی میں کوئی بھی گندی یا شیطانی طاقت میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔

"مکالا!" کیلاش کی دبنگ آواز خاموشی کا سینہ چیرتی

ہوئی ابھری۔ "تم نے سمورا سے کالبوری کی واپسی کا مطالبہ کیا تھا۔ ہم نے تمہارا مطالبہ تسلیم کر لیا۔ کالبوری کو واپس لوٹا دیا۔ اب تم اسے اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو۔"

"سمندری دیوتا! تم نے ہمارے قبیلے کی ایک عورت کو مار کر اچھا نہیں کیا۔" مکالا سپاٹ آواز میں بولا۔ "وقت کی رفتار اس وقت تمہارے ساتھ ہے اس لیے تم اپنا وار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔"

"تمہارے لہجے سے گستاخی ابھی دور نہیں ہوئی۔" میں نے مکالا کو گھورتے ہوئے کہا۔ "تمہیں دیوتاؤں سے گفتگو کرتے وقت اپنی حیثیت اور ان کے مرتبے کا خیال رکھنا چاہیے۔"

"مقدس اور عظیم اوروں کی قسم۔ مکالا مر سکتا ہے لیکن کسی کے آگے گھٹنے نہیں ٹیک سکتا۔" مکالا نے روکھے لہجے میں جواب دیا۔

"مکالا! اپنی زبان بند کر لے۔" اس بار سمورا نے اسے تنبیہ کی۔ "میں قبیلے کے سردار کی حیثیت سے تجھے خاموش رہنے کا حکم دیتا ہوں۔"

جواب میں مکالا کسی زخمی چیتے کی طرح تیزی سے پلٹا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ اس پر حملہ کر بیٹھے گا۔ اس کے تیور یکلخت بے حد خطرناک ہو گئے تھے لیکن اسی وقت مناما کی آواز ابھری۔

"مکالا! کیا ہم نے سمورا کو سردار بناتے وقت اس کی اطاعت کا عہد نہیں کیا تھا؟ یاد رکھ، سردار کا ایک اشارہ پورے قبیلے کے لوگوں کو تیری دشمنی پر آمادہ کر سکتا ہے۔ تو اکیلا کس کس کا مقابلہ کرتا پھرے گا؟"

مکالا ایک بار پھر ایڑیوں پر گھوما۔ اس نے مناما کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھا پھر اپنا نچلا ہونٹ چبانے لگا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ بڑی مشکل سے خود کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اگر مناما نے بروقت اسے نہ ٹوکا ہوتا تو شاید بات بگڑ چکی ہوتی لیکن مناما کی بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

"کیا تو بھول رہا ہے کہ سمندری دیوتا نے سب بھوبھو کے عتاب سے نجات دلائی تھی؟" سمورا بلند آواز میں بولا۔ "میں نے قبیلے والوں کی موجودگی میں سمندر اور ہواؤں کے دیوتا کو زبان دی تھی کہ ہم ان کا احترام کریں گے۔"

"ہاں مجھے رفتہ رفتہ یاد آ رہا ہے۔" مکالا نے معنی خیز انداز میں سمورا کو گھورتے ہوئے کہا۔ "مقدس مناما نے مجھے چونکا دیا۔ مجھے وہ وقت بھی یاد آ گیا جب لوگا کے بعد ہم نے تمہیں اپنا سردار منتخب کیا تھا۔"

"مکالا!" سمورا کا لب و لہجہ اچانک نرم پڑ گیا۔ "حالات کو سمجھنے کی کوشش کر۔"

"میں سمجھ رہا ہوں مقدس سردار!" مکالا نے چبھتے ہوئے لہجے میں جواب دیا پھر وہ ہماری طرف پلٹ کر بولا۔ "تم نے مکالا کا مطالبہ پورا کر کے اس کی عزت بڑھائی ہے۔ مکالا تمہارے اس احسان کو یاد رکھے گا۔"

"ہم نے تم پر ایک احسان اور بھی کیا ہے۔" کیلاش نے پرشکار انداز میں جواب دیا۔ "سوکارو کو موت کے چنگل سے نجات دلا کر دوبارہ تمہارے حوالے کر دیا ہے۔ کیا تم اس احسان کا شکریہ نہیں ادا کرو گے؟"

"ہاں تم نے بدبخت سوکارو کی جان بچا کر مجھ پر ایک اور احسان کیا ہے۔ مکالا تمہارے احسانوں کا حساب بہت جلد چکا کرے گا۔" مکالا کے لہجے میں دوبارہ درندگی آ گئی۔ کیلاش کی بات نے جلتی پر تیل کا کام دکھایا تھا۔ مکالا یکلخت بھڑک اٹھا۔

"نہیں مکالا! نہیں۔" اس بار سوکارو نے اسے روکتے ہوئے کہا۔ "دیوتا تیرا اقبال بلند رکھے۔ تجھے سردار اور مقدس مناما کے سامنے اپنی آواز اونچی نہیں کرنا چاہیے۔"

"چمگادڑ کی غلیظ بیٹ! کیا تو مکالا کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے؟" مکالا بھرے بادلوں کی طرح گرج کر بولا۔

"ہواؤں کے رخ کو سمجھنے کی کوشش کر عظیم مکالا!" سوکارو نے معنی خیز انداز میں کہا۔ "میری نگاہیں مقدس لوگا کی بے چین روح کو دیکھ رہی ہیں۔ شاید وہ بھی تجھے آوازیں دے رہا ہے۔ کان لگا کر غور سے سن مکالا! لوگا کی روح تجھ سے کچھ طلب کر رہی ہے۔"

"ہاں ہاں مجھے یاد آ گیا۔" مکالا نے فوری طور پر کینچلی بدلتے ہوئے پراسرار انداز اختیار کیا۔ سمورا کو دیکھتے ہوئے بولا۔ "لوگا نے ایک بار مجھے نصیحت کی تھی کہ میں خون کی گرمی اور گردش پر قابو رکھنے کی عادت ڈالوں۔ میں شاید طوفانوں کی طرح ہر بند توڑ کر گزر جانے کا عادی ہو گیا ہوں۔ لوگا نے کہا تھا کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اس لیے انسان کو صبر سے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔ وہ بڑا عظیم تھا۔ یاروں کا یار تھا لیکن.....

مکالا نے اپنا جملہ مکمل نہیں کیا وہ سمورا کو گھورنے لگا جس کے چہرے پر بے بسی کے تاثرات پھیل کر گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ سوکارو کا اشارہ بہت نمایاں اور صاف تھا۔ اس نے مکالا کو یاد دلانے کی کوشش کی تھی کہ لوگا کا آخری حربہ ابھی ان کے پاس ہے جس کے ذریعے سمورا کی تنی ہوئی گردن کو جھکایا جا سکتا ہے اور قبیلے کے لوگوں کو اس کے خلاف بغاوت پر اکسایا جا سکتا ہے۔

سمورا کی حالت قابلِ رحم تھی۔ کیلاش اور میں خاموش کھڑے حالات کا جائزہ لیتے رہے۔ مکالا آہستہ آہستہ سمورا پر غالب

آتا جا رہا تھا۔ بنا ما اور اس کے ساتھی بھی سمورا کی کیفیت کو محسوس کر رہے تھے پھر مجھے سمورا کی حالت پر رحم آ گیا۔ میں نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"سردار سمورا! ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم اس وقت کسی خاص ذہنی خلفشار میں مبتلا ہو۔"

"نہیں" سمورا نے بے بسی سے اپنی الجھن چھپاتے ہوئے کہا۔ "ایسی کوئی بات نہیں ہے ہواؤں کے دیوتا!"

"ٹالنے کی کوشش مت کرو۔ ہماری دور بین نظریں سب کچھ دیکھ رہی ہیں۔" میں نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ "ہم اور ونیا کے سابقہ سردار لوگا کو بھی دیکھ رہے ہیں جس کی روح آہنی اور سنگلاخ دیواروں کے درمیان قید ہے۔"

سمورا میرا جواب سن کر زرد پڑ گیا۔ سوکارو نے مجھے چونک کر دیکھا اور مکلا کی نگاہوں میں خون کے ڈورے تیرنے لگے۔ وہ ایک قدم بڑھا کر میرے قریب آ گیا۔ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سرسراتی آواز میں بولا۔ "تم کیا جانتے ہو لوگا کے بارے میں؟"

"وہ سب کچھ جو تم اور تمہارے ساتھی نہیں جانتے۔" میں نے پہلی بار جواب میں مکلا کو خوں خوار نظروں سے گھورا۔

"گویا میرا اندیشہ درست نکلا۔ سردار نے تمہیں اپنا راز دار بنا لیا ہے اور اب تم اس کی پشت پناہی کرو گے۔"

"یہ تمہارا وہم ہے۔ سمورا نے ہمیں کچھ نہیں بتایا لیکن ہماری پراسرار قوتوں نے......"

"مکلا ایک بار دھوکا کھا گیا لیکن دوسری بار وہ محتاط رہے گا۔" اس نے میرا جملہ کاٹتے ہوئے سرد آواز میں جواب دیا۔ "بدبخت سوکا رو نے اگر مجھے اپنی طرف متوجہ نہ کیا ہوتا تو وہ غار تمہاری زندگی کی آخری آرام گاہ بن جاتا۔"

مکلا کی آواز اتنی مدھم تھی کہ سمورا یا اس کے ساتھی اس کا جملہ نہ سن سکے، البتہ کیلاش غار کا حوالہ سن کر چونک اٹھا۔ میں کیلاش کی سمت متوجہ ہونے کے بجائے مکلا کو دیکھتا رہا۔ اس کی آنکھوں میں درندگی رقص کر رہی تھی۔ وہ نگاہوں نگاہوں میں میری طاقت کی پیمائش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میری خاموشی اس کے حوصلے اور بلند کر دیتی چنانچہ میں مسکرا دیا اور مکلا کو گھورتے ہوئے کہا۔ "کس غار کی بات کر رہے ہو؟ میں سمجھا نہیں۔"

"مکلا نے آج تک کسی کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ تمہیں اس کا اندازہ بہت جلد ہو جائے گا۔"

"سوکارو کو شبہ ہے کہ تم نے مکلا احادثہ شاید ابھی تک تمہارے اعصاب پر طاری ہے؟" میں نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم ایک بار جس شعبدہ بازی کا مظاہرہ کر چکے ہو وہ دوبارہ تمہیں مکلا کے عتاب سے نہیں بچا سکے گی۔"

"ابھی کچھ دیر پیشتر تم مقدس بوگا کی گفتگو کر رہے تھے۔" کیلاش نے درمیان میں بولتے ہوئے پوچھا۔ "یہ غار اور شعبدہ بازی کا ذکر کہاں سے آ گیا؟"

"اس کا جواب تمہیں ہواؤں کا دیوتا دے گا جو میری آنکھوں میں دھول جھونک کر......"

"مکلا!" میں نے اس بار بلند آواز میں اسے للکارا۔ "تم گستاخ ہوتے جا رہے ہو۔ اپنی زبان کو لگام دو ورنہ ہمیں تمہیں بھی کوئی سبق دینا پڑے گا۔ زندگی چاہتے ہو تو کالوری کی لاش کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر ہماری نگاہوں سے دور ہو جاؤ۔"

"مکلا! کیا تو اپنی شرارت سے باز نہیں آئے گا؟" سمورا نے ایک بار پھر اسے تنبیہہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی آواز میں وہ پہلے جیسی گھن گرج نہیں تھی۔ شاید لوگا کے حوالے نے اسے بزدل بنا دیا تھا۔ قبیلے کے معزز افراد کی موجودگی میں وہ کھل کر مکلا کے ساتھ کوئی دو ٹوک فیصلہ کرنے سے قاصر تھا۔

"سوکارو!" مکلا نے سمورا کو جواب دینے کے بجائے اور ونیا کے بوڑھے جادوگر کو غضب ناک نگاہوں سے گھورتے ہوئے خوں خوار لہجے میں مخاطب کیا۔ "اپنی گندی اور ناپاک زبان پر پڑے قفل توڑ دے قبیلے کے تمام چودھری اس وقت یہاں موجود ہیں۔ ان سب کی موجودگی میں بتا دے کہ ان دونوں دیوتاؤں کی اصلیت کیا ہے۔"

"مکلا! میرا کہا مان لے......"

"بدبخت بوڑھے۔" مکلا نے چیخ کر سوکارو کی آواز دبا دی۔ گرجتے ہوئے بولا۔ "مکلا تجھے زبان کھولنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر تو نے انکار کیا تو میں تیرے گندے جسم کی دھجیاں اڑا دوں گا۔"

مکلا نے اچانک بے قابو ہو کر جو صورتِ حال پیدا کر دی تھی وہ ہمارے لیے بے حد نازک تھی۔ میں نے اسے کالوری کی موت کی آڑ لے کر مرعوب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اچانک ہی بپھرے سے اکھڑ گیا۔ سمورا کی بار بار کی مداخلت نے اس کے غصے کو بھڑکا دیا تھا۔ مجھے اس وقت جینی یاد آ گئی۔ اب صرف اسی کی پراسرار قوت ہمارے دیوتا والے ڈھونگ کی حیثیت کو برقرار رکھ سکتی تھی۔ وہ چاہتی تو مکلا کو بھرے مجمعے میں کسی مضحکہ خیز صورتِ حال سے دوچار کر کے اس کے دل میں ہمارا خوف بٹھا سکتی تھی۔

میرے علاوہ کیلاش نے بھی بدلتی ہوئی صورتِ حال سے پیدا ہونے والے خطرناک نتائج کا اندازہ لگا لیا تھا چنانچہ مجھے انگریزی میں مخاطب کرتے ہوئے دبی زبان میں بولا۔ "جمال! کیا تمہارے پاس ریوالور موجود ہے؟"

"نہیں۔" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے جواب دیا۔

"بچاؤ کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ ہم کسی طرح اپنی

رہائش گاہ تک پہنچ جائیں اس کے بعد تم گیردھما کے ان وحشیوں کو ہم سے دور دھکیل دو گے۔"

"فرار ہونے کا خیال دل سے نکال دو۔" میں نے مشورہ دیا۔ "کسی طرح ان درندوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرو۔"

"ایک صورت اور بھی ہے۔ تم تنہا واپس جا کر دیوالور لانے کی کوشش کرو۔ میں اتنی دیر تک ہجوم کو باتوں میں الجھاتا ہوں۔"

"نہیں کیلاش! میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔"

میں بدستور مکالا کی سمت دیکھ رہا تھا جس کی قہر آلود نظریں سوکارو پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ سوکارو کے پلٹنے کا منتظر تھا لیکن بوڑھا ساحر کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔ سمورا اور رمناما کی نظریں بھی مکالا اور سوکارو کی جانب اٹھ رہی تھیں پھر میں نے اچانک مکالا کو پینترا بدلتے دیکھا۔ پلک جھپکتے میں اس نے اپنا خنجر سیدھے ہاتھ میں تولا، اس کے تیور حد درجہ غضب ناک تھے۔ سوکارو کی خاموشی مکالا کو جنون کی کیفیتوں سے دوچار کر رہی تھی۔ وہ حلق کے بل پوری شدت اور درندگی سے چیخا۔

"خارش زدہ کتے! اب دنیا کی کوئی طاقت تجھے میرے عتاب سے نہیں بچا سکتی، مرنے کے لیے تیار ہو جا۔"

"مکالا!" میں نے دل کڑا کر کے اس وحشی کو آواز دی۔ "کیا تو دیوتاؤں کی لازوال قوت کا امتحان لینا چاہتا ہے؟"

مکالا نے میری بات پر کان دھرنے کی زحمت نہیں گوارا کی۔ بلی کی طرح تڑپ کر اس نے خنجر والا ہاتھ بلند کیا لیکن دوسرے ہی لمحے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نادیدہ قوت نے اسے ربر کی گیند کی مانند ہوا میں اچھال دیا ہو۔ خنجر اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا اور وہ خود قلابازیاں کھاتا ہوا میرے قدموں کے قریب آ گیا۔ شاید جیسنی کی پراسرار قوت ہماری مدد کو آ گئی تھی۔

پہلی بار میں نے مکالا کی آنکھوں میں خوف کی ایک جھلک دیکھی۔ ایک لمحے کو اس نے مجھے سہمی ہوئی نظروں سے دیکھا مگر دوسرے ہی پل وہ کمان کی طرح بل کھا کر اچھلا اور اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ اس کی شعلہ بار آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔

"نظریں نیچی کر لے مکالا! ورنہ تیرا انجام بہت خطرناک ہو گا۔" میں نے جیسنی کی موجودگی کے خیال سے ہمت کرتے ہوئے کہا۔ "جا، واپس چلا جا۔"

"تم..... تم دیوتا نہیں ہو، میں تمہیں....."

مکالا اپنا جملہ مکمل نہیں کر سکا۔ تڑپ کر دوبارہ زمین پر اوندھے منہ گرا اور قلابازیاں کھانے لگا۔ مجھے اب مکمل یقین ہو گیا تھا کہ جیسنی کی نادیدہ قوت ہماری پشت پناہی کر رہی ہے چنانچہ میں نے دبنگ آواز میں ہجوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اور رمبنا کے جاہل اور گنوار لوگو! تم نے مکالا کی گستاخی کا انجام اپنی نگاہوں سے دیکھ لیا۔ بولو، کیا تم اس کی دردناک موت چاہتے ہو۔ میرا ایک اشارہ تمہاری خواہش پوری کرنے کے لیے کافی ہو گا۔"

"رحم، ہواؤں کے دیوتا! رحم۔" مصنوعی چہرے والوں نے یک زبان ہو کر کہا۔ "مکالا کو معاف کر دیا جائے۔ آئندہ یہ تمہاری شان میں گستاخی کرنے کی جسارت نہیں کرے گا۔"

میں نے حقارت سے مکالا پر نظر ڈالی جو زمین پر پڑا بری طرح کراہ رہا تھا۔

"میں تمہارے آگے ہاتھ باندھ کر مکالا کی جان بخشی کی درخواست کرتا ہوں۔" سمورا نے میرے سامنے گھٹنے کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"تم ہم سے ایک زہریلے سانپ کی زندگی کی بھیک مانگ رہے ہو۔ سوچ لو، کہیں یہ نئی زندگی پا کر سب سے پہلے تمہیں ہی ڈسنے کی کوشش نہ کرے۔"

"موت اور زندگی اور یگا کے ہاتھ میں ہے۔" سمورا نے جواب دیا۔ "سردار ہونے کے ناتے میرا فرض ہے کہ اپنے لوگوں کی جان کی حفاظت کروں۔"

"ہم تمہاری درخواست قبول کرتے ہیں۔" میں نے سینہ تان کر اکڑتے ہوئے کہا۔ "اس بدکردار کو اٹھا کر ہماری نگاہوں سے دور کر دو۔"

مصنوعی چہرے والوں نے میرے حکم کی تعمیل میں دیر نہیں لگائی۔ آگے بڑھ کر انھوں نے درد سے بلبلاتے ہوئے مکالا کو اٹھایا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتے بستی کی جانب لوٹ گئے۔ سوکارو اور قبیلے کے معزز اور دو لوگوں نے بھی وہاں رکنا مناسب نہیں سمجھا اور گردنیں جھکائے واپس جانے پر مجبور ہو گئے۔ صرف سمورا باقی رہ گیا جو بدستور ہمارے سامنے ہاتھ جوڑے گھٹنے کے بل بیٹھا تھا۔

"تم اب کیا چاہتے ہو؟" میں نے تھوڑے توقف کے بعد سمورا سے دریافت کیا۔

"سمورا کو قدم قدم پر تمہاری مدد درکار ہے۔" وہ ملتجی بن گیا۔ "تم نہ ہوتے تو سوکارو دیوتا کے قدموں میں مر گیا ہوتا اور قبیلے کے لوگ اس کہانی پر یقین کر لیتے جو ان کے ذہن میں زہر کی طرح بھر دی گئی تھی۔"

"اور اب تم نے مکالا کی زندگی کی بھیک بھی طلب کر لی۔" کیلاش نے نفرت سے کہا۔ "وہ جو قبیلے میں تمہارا سب سے خطرناک دشمن ہے۔"

"میں جانتا ہوں سمندری دیوتا! لیکن....." سمورا کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

"تم مکالا سے خائف ہو، کیوں؟"

"نہیں سمورا موت کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا مگر....."

سمورا ایک بار پھر ہچکچانے لگا۔

"میں بتاتا ہوں۔" میں نے سمورا کو حقارت سے گھورتے ہوئے کہا۔ "تم نے مکالا کی زندگی کی درخواست کسی ہمدردی کے جذبے کے تحت نہیں کی۔ اس کی زندگی کے ساتھ تمہاری اپنی زندگی کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ اس لیے تم نے ایک تیر سے دو شکار کر ڈالے۔ تم تاریک براعظم کے ایک گم گشتہ علاقہ میں رہنے کے باوجود بے حد زیرک اور دور اندیش ہو۔"

"مجھے غلط مت سمجھو ہواؤں کے دیوتا! میں جانتا ہوں کہ میں نے مکالا کی زندگی بچا کر اچھا نہیں کیا۔ وہ اس جزیرے پر میرا سب سے خطرناک اور بدترین دشمن ہے....."

"پہلے نہیں تھا۔" میں نے لقمہ دیا۔ "ساوری نے جب سے جوانی کی سرحدوں میں قدم جمانا شروع کیا ہے اس کی نگاہوں کے زاویے تبدیل ہوتے گئے اور اب تمہارے درمیان ساوری کی جوانی ہی رسہ کشی کا سبب بنی ہوئی ہے۔ تم آج مکالا کی ہوس پر ساوری کو بھینٹ چڑھا دو۔ کل سے وہ دوبارہ تمہارا دوست بن جائے گا۔"

"یہ میری زندگی میں ممکن نہیں۔" سمورا تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ساوری کے تذکرے نے ایک بار پھر اس کے تیور تیکھے کر ڈالے تھے۔ وہ خاموش کھڑا ہونٹ کاٹتا رہا۔

"سمورا!" کیلاش کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "کیا تمہیں اب بھی ہمارے دیوتا ہونے یا ہماری بے پناہ اور لازوال قوتوں پر کوئی شبہ ہے؟"

"تم... تم میرے محسن ہو۔" سمورا جلدی سے بولا۔ "مجھے شرمندہ نہ کرو۔"

"ہم نے تمہیں اور دیوتا کے عتاب سے نجات دلائی ہے۔ ہم نے تمہارے جزیرے پر اپنے آدھے جہاز کو لنگر انداز نہ کیا ہوتا تو مردہ گوشت کا بدنما لوتھڑا رسولی کی شکل میں تمہارے وجود سے بدستور چمٹا رہتا۔"

"میں تمہارا احسان مند ہوں۔"

"ہم نے مکالا کے تین ساتھیوں کو اپنی لازوال قوتوں کے ذریعے غائب نہ کیا ہوتا تو اس رات وہ ساوری کو یقیناً اٹھا لے گئے ہوتے جس رات تم ہمارے آدھے جہاز پر بے ہوشی کی کیفیتوں سے دوچار تھے۔ ہم نے بروقت مداخلت نہ کی ہوتی تو ساوری کی زندگی کی تمام چمک دمک ماند پڑ گئی ہوتی۔"

"اوہ۔" سمورا چونکا۔ "تو... وہ تمہاری ہی نادیدہ قوتوں کا کمال تھا۔"

"سوکارو کی سانس اس کے گندے جسم سے تمام رشتے ناتے توڑ چکی تھی۔" کیلاش سپاٹ لہجے میں بولا۔ "مقدس اور بیگا نے اس کی روح کو ہمارے قبضے میں دے دیا تھا اور ہم نے صرف تمہاری درخواست پر اس کی روح کو دوبارہ اس کے جسم میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا۔"

"تم عظیم ہو۔ تمہاری قوتیں لازوال ہیں۔"

"سمورا! اگر اب ہم کالوری کے بعد تم سے ساوری کا مطالبہ کریں تو؟"

"سمندری دیوتا!" سمورا اپنی جگہ لرز کر رہ گیا۔ اس کی نگاہوں میں بے بسی اور غصے کے ملے جلے تاثرات پھیل کر گردش کرنے لگے۔ کبھی وہ نظریں جھکا کر مٹھیاں بھینچنے لگتا اور کبھی نگاہیں اٹھا کر حیرت بھری نظروں سے کیلاش کو یوں دیکھنے لگتا جیسے اسے اپنی قوت سماعت پر شبہ ہو رہا ہو یا پھر اسے کیلاش سے اس جملے کی توقع نہیں تھی۔

"جواب دو سمورا! کیا تم ہماری خواہش کو پورا کرنے سے انکار کر سکو گے؟" کیلاش نے سرد اور سپاٹ انداز میں پوچھا۔

"مم... مم... میں تم سے ہاتھ باندھ کر اپنی موت کی درخواست کروں گا۔" سمورا نے دوبارہ بھکاریوں جیسے انداز میں ہاتھ جوڑ لیے۔

"کیا تم ہمیں وہ وجہ بتانا پسند کرو گے جس نے تمہیں ساوری کے مقابلے میں اپنی زندگی داؤ پر لگا دینے پر مجبور کر دیا ہے؟"

"وہ... وہ میری زندگی کا سب سے اہم اور قیمتی راز ہے۔"

"جسے تم زندگی کی آخری سانسوں تک اپنے وجود کی گہرائیوں میں دفن کیے رہو گے۔ کیوں؟"

"مم... میں ایسا کرنے کے لیے مجبور ہوں۔"

"اور تمہاری اس مجبوری کا تعلق بھی لوگا کی ذات سے ہے۔"

میں نے اندھیرے میں ایک تیر چھوڑا۔ مجھے اپنے ارادے میں ناکامی نہیں ہوئی۔ میرا نشانہ خطا نہیں گیا۔ سمورا چونک کر مجھے پھٹی پھٹی نظروں سے گھورنے لگا۔ اس کے دل کی دھڑکنوں کا اندازہ اس کے سینے کے متحرک اتار چڑھاؤ سے بخوبی لگایا جا سکتا تھا۔ میں نے اسے سنبھلنے کا موقع نہیں دیا۔ جلدی سے چیختے ہوئے لہجے میں بولا۔ "سمورا! اگر ہم مکالا کے ساتھ ساتھ سوکارو کی زندگی بھی ختم کر دیں تو کیا تمہیں خوشی نہیں ہو گی؟"

"میں سمجھا نہیں؟"

"تم اتنے معصوم بھی نہیں جتنا خود کو ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔" میں تلملا کر بولا۔ "تم نے مکالا کی زندگی کی بھیک محض اس لیے مانگی تھی کہ مکالا کی تنہا موت تمہارے لیے زیادہ خطرناک ثابت ہوتی۔ اس کی وجہ سوکارو کی ذات ہے۔ سوکارو جو تمہارے

لیے مکالا سے زیادہ کارآمد ثابت ہوا تھا۔"

"یاد کرو سمورا! کیا سوکارو نے تمھیں سردار کی گدی تک پہنچانے میں سب سے اہم کردار نہیں ادا کیا تھا؟"

سمورا نے کوئی جواب نہیں دیا، کسی بت کی طرح اپنی جگہ بے حس و حرکت کھڑا مجھے سہمی سہمی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔

"ذہن پر زور ڈالو سردار سمورا! شاید تمھیں وہ گھڑی وہ لمحہ یاد آجائے جب سوکارو نے تمھاری خاطر مکالا کی ایما پر بوگا کو اپنے کالے اور گندے علم کے جال میں پھانس کر بے بس کیا تھا۔"

"ہواؤں کے دیوتا! تم......"

"ہم سب کچھ جانتے ہیں سمورا!" میں نے حقارت سے اس کی بات کاٹتے ہوئے جواب دیا۔ "اگر مکالا ہمارے عتاب کا شکار ہو جاتا تو سوکارو کی زبان بند نہ رہتی۔ وہ مکالا کی موت کا انتقام لینے کے لیے قبیلے کے لوگوں کو بوگا کے راز سے آگاہ کر دیتا اور پھر تمھارا انجام مکالا کے مقابلے میں زیادہ خطرناک اور عبرتناک ہوتا۔"

"جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔" سمورا خوف زدہ آواز میں بولا پھر خوشامد کرنے لگا۔ "اب تم مجھے مکالا اور سوکارو کی دشمنی سے نجات دلا سکتے ہو۔"

"ایک شرط پر۔" کیلاش نے تیزی سے کہا۔ "تم ہمیں اپنی زبان سے بوگا کے بارے میں سب کچھ بتا دو۔"

"نہیں۔" میں فیصلہ کن لہجے میں بولا۔ "اب اس کا وقت گزر چکا ہے۔ ہم اپنی لازوال قوتوں کے ذریعے بھی سب کچھ معلوم کر سکتے ہیں۔"

"انسان غلطیوں کا پتلا ہے۔ قدم قدم پر لڑکھڑا جاتا ہے کیا تم سمورا کی ایک غلطی نہیں معاف کر سکتے؟" وہ مجھ سے درخواست کرنے لگا۔ "یقین کرو، اگر میری جگہ تم ہوتے تو شاید تم بھی حالات کے پیش نظر وہی سب کچھ کرتے جو میں نے کیا۔"

"اور تم نے جو کچھ کیا ہے اب اس کی سزا بھی بھگتنا پڑے گی۔" میں نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تم سمورا کے سلسلے میں کوئی رعایت نہیں کر سکتے؟"

"نہیں، اب وقت گزر چکا ہے۔"

"کیا ساوری اور بوگا کے درمیان کوئی ایسا ہی تعلق تھا جس نے تمھیں ساوری کی حفاظت پر مجبور کر دیا ہے؟" کیلاش نے پوچھا۔

"مجھے افسوس ہے سمندری دیوتا! میں اپنی زبان نہیں کھول سکتا۔" سمورا نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "اگر میں نے اورو کے مقدس بت کے سامنے اس راز کو راز رکھنے کا عہد نہ کیا ہوتا تو تمھیں سب کچھ بتا دیتا۔"

"کیا مکالا اس راز سے واقف ہے؟"

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتا، لیکن میرا خیال ہے کہ وہ اس راز سے واقف نہیں ہے۔ اگر واقف ہوتا تو ساوری کے سلسلے میں اس کے ارادے اتنے گندے اور ناپاک کبھی نہ ہوتے۔"

"شاید اسی لیے تم بھی ساوری کی حفاظت پر مجبور ہو ورنہ سردار کی حیثیت سے اس پر پہلا حق......"

"نہیں سمندری دیوتا! نہیں۔" سمورا چیخ اٹھا۔ "مجھے اتنی گندی گالی مت دو۔"

"مجھے بتاؤ سمورا!" کیلاش نے تحکمانہ انداز میں کہا۔ "کیا بوگا ابھی تک زندہ ہے؟"

سمورا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہونٹ چبانے لگا۔

"یاد رکھو۔ اگر تم نے اس وقت اپنی زبان بند رکھی تو پھر ہم تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکیں گے۔"

"تم... میں مجبور ہوں۔" وہ بے بسی سے بولا۔ "اگر موت ہی سمورا کا مقدر بن چکی ہے تو پھر یہی سہی لیکن میں دیوتا کے روبرو کیے ہوئے عہد کو نہیں توڑ سکتا۔"

"میں تمھاری مجبوری بھی جانتا ہوں۔" میں نے یوں ہی تیور بدلتے ہوئے نفرت کا اظہار کیا۔

"رحم، ہواؤں کے دیوتا رحم۔" وہ گڑگڑانے لگا۔ "میں تم سے رحم کی درخواست کرتا ہوں۔"

"تم اب جا سکتے ہو سمورا!" میں نے اسے دھتکارتے ہوئے جواب دیا۔ "مکالا اور سوکارو کی زندگی ہم نے تمھاری خاطر بخش دی۔ اب جو کچھ ہو گا اس کی ذمے داری تم پر ہو گی۔"

"میں سمجھا نہیں؟" وہ خوف زدہ نظروں سے میری صورت تکنے لگا۔ "تم خوش نصیب ہو جو اورو کی پتھر کی مورتی تمھارے گھر کی زینت بنی ہوئی ہے۔" میں نے حبیب کی فراہم کردہ اطلاع سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے پراسرار لہجہ اختیار کیا پھر سمورا کو معنی خیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"مجھ سے پہلے دیوتا کا وہ قیمتی مجسمہ بوگا کی رہائش گاہ کی زینت بنا ہوا تھا۔" سمورا نے مجھے وضاحت طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ قبیلے کی ریت ہے کہ پتھر کا وہ نایاب اور متبرک مجسمہ سردار کے پاس محفوظ رہتا ہے۔"

"اور اگر وہ مجسمہ سردار کے گھر سے غائب ہو جائے تو؟"

"پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا۔" سمورا نے کہا پھر یکلخت سہمے ہوئے لہجے میں بولا۔ "تم... تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"مجھے بھی افسوس ہے اور یقیناً قبیلے کے معزز سردار! جو کچھ پیش آنے والا ہے ہم اس کی نشان دہی نہیں کر سکتے۔ لیکن جو ہو گا وہ

تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔"

میں اپنا جملہ مکمل کرکے تیزی سے پلٹا اور اپنی رہائش گاہ کی جانب قدم اٹھانے لگا۔ سمورا نے بھی ہمارے ساتھ آنے کی کوشش کی لیکن کیلاش کے منع کرنے پر واپس چلا گیا۔

میرے ذہن میں جینی کا تصور ابھر آیا۔ اس کی پراسرار قوت ہمارے لیے کارآمد ثابت ہو رہی تھی۔ مکلالا کے حق میں، میں نے جو سوچا وہ پورا ہو جانے کے بعد قبیلے کے سردار اور دوسرے لوگوں کی نگاہوں میں ہمارا مقام اور بلند ہو گیا تھا لیکن کالوری کی موت کا معمہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا تھا۔ میں اپنے خیالوں میں محو تھا کہ کیلاش نے میرے قریب آتے ہوئے کہا۔

"کالوری کی موت نے مکلالا کو ہمارے خلاف اور بھڑکا دیا ہے۔ آج جینی کی نادیدہ قوت نے ہمارا بھرم رکھ لیا لیکن اس طرح ہم کب تک حالات کا مقابلہ کر سکیں گے؟ میرا مطلب ہے کہ اگر کبھی جینی کی نگاہوں کے زاویے بدل گئے تو ہمارا کیا انجام ہوگا؟"

"اس کا جواب تو آنے والا وقت ہی دے سکتا ہے۔"

"کیا جینی نے تمہیں بوگا کے بارے میں کچھ بتا دیا ہے؟"

"نہیں۔"

"نہیں۔" کیلاش حیرت سے بولا۔ "پھر تم نے اس وقت سمورا کو جھڑکی کیوں دیا جب میں اس سے بوگا کے بارے میں دریافت کر رہا تھا؟"

"مجھے یقین تھا کہ وہ بوگا کے سلسلے میں اپنی زبان نہیں کھولے گا۔"

"کوئی خاص وجہ؟"

"ہاں وہ حالات جو ہماری نظروں سے دیکھ چکی ہیں۔" میں نے کہا۔ "تذاریلا نے سمورا کے جشنِ صحت کے موقعے پر زبان کھولنے کی کوشش کی تھی اسے مکلالا کی درندگی چاٹ گئی۔ تم اسے اتفاق بھی کہہ سکتے ہو لیکن کالوری کی موت کو کس خانے میں فٹ کرو گے؟ اس نے وعدہ کیا تھا کہ اگر سوکار عبادت گاہ سے باہر آگیا تو وہ تمہیں بوگا کے بارے میں سب کچھ بتا دے گی لیکن قبل اس کے کہ وہ زبان کھولتی اسے بھی راستے سے ہٹا دیا گیا۔ ایسی صورت میں سمورا زبان کھولنے کی غلطی نہیں کر سکتا۔"

"اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جینی نے جان بوجھ کر کالوری کو ہمارے درمیان سے ہٹا دیا۔"

"فی الحال یہی سوچا جا سکتا ہے۔"

کیلاش میرا جواب سن کر کسی گہری سوچ میں غرق ہو گیا پھر تھوڑے توقف کے بعد چونک کر مجھے گھورتے ہوئے بولا۔ "مکلالا نے تم سے کسی غار میں ملاقات کا حوالہ دیا تھا کیا تم اس سے مل چکے ہو؟"

"نہیں تو۔" میں نے جلدی سے سفید جھوٹ سے کام لیتے ہوئے کہا۔ "ہو سکتا ہے وہ جینی کی پراسرار قوت ہو جو میرا روپ اختیار کرکے مکلالا کے سامنے نمودار ہوئی ہو۔"

"مگر جینی کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ میرا مطلب ہے کہ جب وہ اپنی قوتوں کے ذریعے ہی سارے کام نکال سکتی ہے تو اسے بلاوجہ میرا یا تمہارا روپ دھارنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے؟"

"ہو سکتا ہے اس طرح وہ ہمیں اپنی کسی سازش میں ملوث کرنا چاہتی ہو۔"

"سازش سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"سمجھنے کی کوشش کرو کیلاش۔" میں نے بدستور سنجیدگی سے جواب دیا۔ "کیا جینی بلاوجہ ہماری مدد کر رہی ہوگی؟ نہیں اگر اسے صرف ہماری مدد ہی کرنا ہوتی تو وہ اپنی پراسرار قوتوں کے ذریعے ہمیں سب سے پہلے اس منحوس جزیرے سے نکالنے کی کوشش کرتی۔ مکلالا یا سوکار سے الجھنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"تم شاید ٹھیک ہی سوچ رہے ہو۔"

"کیا بات ہے میرے دوست؟" میں نے کیلاش کے لہجے میں مایوسی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "کیا تم اتنی جلدی حالات سے خوف زدہ ہو گئے؟ تم تو ایک نہایت کامیاب اور تجربہ کار سرجن ہو۔"

"سرجن بھی انسان ہوتا ہے۔ پتھر نہیں جس پر سرد و گرم کا کوئی اثر نہ ہو۔"

"سمجھا۔" میں نے کیلاش کی سنجیدگی ختم کرنے کے لیے اسے چھیڑنے کی کوشش کی۔ "کالوری کی موت نے غالباً تمہارے ذہن کو بہت زیادہ متاثر کر دیا ہے۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ دیوتاؤں کا جو ناٹک ہم نے رچا رکھا ہے وہ کب تک چلتا رہے گا؟" کیلاش نے میری بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"جب تک جینی اور قسمت کو منظور ہوگا۔"

"نہیں جمال! ہمیں سب سے پہلے خیر اور وینا کے اس گمنام اور منحوس جزیرے سے واپسی کا کوئی راستہ تلاش کرنا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم سمورا کو شیشے میں اتار کر اسے اپنے حق میں ہموار کر لیں تو کام بن سکتا ہے۔"

"کیا وہ ہم سے یہ دریافت نہیں کرے گا کہ ہم دیوتا ہونے کے باوجود اس سے واپسی کا راستہ کیوں دریافت کر رہے ہیں؟"

"تم فکر مت کرو، میں کوئی نہ کوئی معقول جواز تلاش کر لوں گا۔"

میں اور کیلاش گفتگو کرتے رہے۔ اس روز میں نے پہلی بار کیلاش کو بڑی کیفیت سے دوچار پایا ورنہ وہ نہایت باہمت اور نڈر واقع ہوا تھا۔ یوں بھی وہ ایک سرجن تھا جس کے لیے زندگی اور موت کا کھیل بڑی عام اور روزمرہ کی بات تھی۔ اگر ریبیک میری تحویل میں نہ ہوتا اور میں نے اس کی حیرت انگیز قوت کا کرشمہ نہ آزما لیا ہوتا تو شاید کیلاش کی کیفیت نے مجھے بھی ضرور متاثر کیا ہوتا لیکن ریبیک کی موجودگی نے مجھے قدرے نڈر اور بے خوف بنا دیا تھا۔

ہم گفتگو کرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ میں داخل ہوئے تو وہاں جیکب کو عجیب حالات سے دوچار پایا۔ بستر کے قریب وہ ننگی زمین پر بالکل سادھوؤں جیسے انداز میں آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور ہونٹ یوں متحرک تھے جیسے کسی منڈل میں بیٹھا کوئی جاپ کر رہا ہو۔ میں دروازے پر ہی ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیلاش نے مدھم آواز میں بولا۔ "میرا خیال ہے ہمارے دشمنوں نے آج پھر جیکب کو اپنا ہدف بنانے کی کوشش کی ہے۔"

"مجھے خود بھی حیرت ہے۔" کیلاش نے سرگوشی کی۔ "کسی پادری کا ایں پنڈت پجاریوں کے انداز میں بیٹھک لگانا یقیناً حیرت انگیز بات ہے۔"

ہم ابھی جیکب کے بارے میں آپس میں سرگوشی کر رہے تھے کہ اس نے بدستور آنکھیں بند کیے کیے بلند اور ٹھوس آواز میں کہا۔ "کس سوچ میں گم ہو مورکھو! آگے بڑھو اور تم بھی میرے قریب آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاؤ کہ اسی میں تم دونوں کی مکتی ہے۔"

میں نے اور کیلاش نے ایک دوسرے کو خاموشی سے وضاحت طلب نظروں سے دیکھا پھر دبے قدموں آگے بڑھ کر جیکب کے قریب بیٹھ گئے۔ ہمارے قدموں کی آہٹ پا کر اس نے آنکھیں کھول کر ہمیں غور سے دیکھا پھر سیدھا ہاتھ باری باری ہماری جانب یوں اٹھایا جیسے آشیرواد دے رہا ہو۔ اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی طاری تھی۔

"جیکب!" کیلاش نے اسے بڑی نرمی سے مخاطب کیا۔ "تم اس وقت کیا محسوس کر رہے ہو؟"

"مجھے ایسا جان پڑتا ہے جیسے اس سمے میں آسمان پر اڑ رہا ہوں اور اندر سبھا کی اپسرائیں مجھے اشنان کرا رہی ہوں۔"

"تمھیں اپنا نام یاد ہے؟"

"میں اپالو ہوں، موسیقی اور مردانہ حسن کا دیوتا۔"

"اور ہم؟" میں نے جیکب کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"تم... تم آدم کی اولاد ہو جس نے ایک غلطی کے عوض جنت کھو دی تھی۔"

"جب ہم یہاں سے گئے تھے اس وقت تم محوِ خواب تھے۔" کیلاش نے نہایت پیار سے کہا۔ "کیا تمھیں یاد ہے؟"

"ہاں میں اس وقت نیند کی آغوش میں۔" جیکب نے کہا۔ "تھا جب کسی نے مجھے بازو سے تھام کر جھنجوڑا۔" جیکب نے پلکیں جھپکاتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "میری آنکھ کھلی تو وہ میرے قریب کھڑا مجھے غصیلی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ میں نے سہم کر آنکھیں بند کرلیں مگر اس نے دوبارہ جھنجوڑ کر مجھے اٹھنے پر مجبور کر دیا۔"

"کون تھا وہ؟"

"جو کوئی بھی تھا انتہائی مکروہ اور بھیانک شکل کا مالک تھا۔" جیکب نے جھرجھری لے کر آنکھیں موند لیں۔

میں نے کیلاش کی سمت دیکھا۔ وہ پوری توجہ سے جیکب کو دیکھ رہا تھا۔ "تم نے اپنی آنکھیں کیوں بند کرلیں؟"

"تم... تم دونوں کون ہو؟" جیکب نے آنکھ کھول کر سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "بھیانک صورت والے کے ساتھی تو نہیں؟"

"ہم تمھارے دوست ہیں۔"

"دوست؟" جیکب نے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا پھر بڑی رازداری سے بولا۔ "کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ اس نے کالبوری کو بلا وجہ اتنی بے دردی سے کیوں مار ڈالا؟"

"کیا؟" میں حیرت سے اچھل پڑا۔ "تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ کالبوری کو مار دیا گیا ہے؟"

"اسی مکروہ شکل والے نے بتایا تھا اور... اور..."

"اور کیا، ہاں یاد کرو۔ اس نے اور کیا کہا تھا؟" کیلاش نے کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ وہ کالبوری سے دیوانہ وار محبت کرتا تھا لیکن کالبوری بے وفا ثابت ہوئی اور..." جیکب ایک لمحے کو رکا پھر چٹکی بجاتے ہوئے بولا۔ "مجھے یاد آگیا۔ اس نے یہی کہا تھا کہ وہ اس بے وفا عورت سے اپنی ناکامی کا انتقام لے چکا ہے اور اب وہ اس کے چاہنے والے کو بھی بہت جلد موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ کچھ نام بھی لیا تھا اس نے۔"

جیکب پھر خاموش ہو کر یوں خلا میں گھورنے لگا جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ کیلاش کچھ دیر تک اسے ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا پھر میری طرف متوجہ ہو کر ٹھوس لہجے میں بولا۔ "جمال! مجھے افسوس کے ساتھ تمھیں یہ بتانا پڑ رہا ہے کہ جیکب ایک ایسے مرض میں مبتلا ہو چکا ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔"

"کیلاش!" میں دھک سے رہ گیا۔ "کیا تم سنجیدہ ہو؟"

"ہاں۔" کیلاش نے ہاتھ ملتے ہوئے جواب دیا۔ "میڈیکل سائنس میں ایسے کیس شاذونادر ہی سامنے آتے ہیں۔"

"لیکن اسے کیا ہوا ہے؟"

"یہ اپنی یادداشت کھو چکا ہے اور دیوانگی کے دوسرے مرحلے میں ہے۔ جب دیوانگی کی شدت بڑھ کر جنون کی کیفیت اختیار کرے گی تو یہ خون آشام درندوں سے بھی زیادہ طاقت ور اور ہولناک بن جائے گا۔"

"پھر؟"

"صرف ایک ہی طریقہ ہے۔" کیلاش نے بے بسی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "سلوپوائزن۔"

"نہیں۔" میں حیرت سے اچھل پڑا۔ کیلاش کو گھورتے ہوئے بولا۔ "کیا... کیا تم اسے زہر دے کر ہلاک کرو گے؟"

"اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ باقی نہیں رہا۔" اس بار کیلاش نے تشویش ناک انداز میں کہا۔ "جلدی کرو جمال! دوسرے کمرے سے جاکر میرا میڈیکل بیگ اٹھالاؤ۔ ہمیں اپنے بچاؤ کے لیے مجبوراً اپنے عزیز دوست کے خون سے ہاتھ رنگنا پڑیں گے۔"

"کیلاش؟"

"میں تمہاری کیفیت کا اندازہ لگا سکتا ہوں جمال! جیکب میرا بھی دوست ہے لیکن ہمیں حالات کے پیشِ نظر دل پر پتھر رکھنا ہوگا۔"

"تم ایک کامیاب ڈاکٹر اور سرجن ہونے کے باوجود ہمت ہار رہے ہو۔"

"ہم اگر اس وقت ساحل کے بجائے بحری عقاب پر ہوتے تو زندگی کی کچھ امید ہوسکتی تھی۔"

"کیا مطلب؟"... میں نے چونک کر کیلاش کو دیکھا۔

"ایسے مریضوں کے لیے کسی بہت ہی عزیز اور قریبی شخصیت کا لعابِ دہن بے حد مفید ہوتا ہے۔" کیلاش نے کنکھیوں سے جیکب کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ "روپا یہ کام نہایت کامیابی سے انجام دے سکتی تھی۔"

"میں لعنت بھیجتا ہوں اس عورت پر۔" جیکب نے روپا کا نام سنتے ہی آنکھیں کھول کر حقارت سے کہا۔

اور تب میرے دل کو سکون آگیا۔ جیکب کی وہ اداکاری کچھ اتنی ہی سنجیدہ اور بھرپور تھی کہ میں اس میں بناوٹ کا کوئی پہلو نہیں دیکھ سکا لیکن کیلاش کی دوربین نگاہوں سے حقیقت زیادہ دیر پوشیدہ نہ رہ سکی۔ شاید اسی لیے کیلاش نے اسے ٹٹولنے کی خاطر پہلے زہر اور پھر روپا کے لعابِ دہن کا ذکر کیا تھا۔ پہلے مشورے پر جیکب اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی نہ ہوا لیکن روپا کا نام سنتے ہی تلملا کر آنکھیں کھول دیں۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تمہیں اس وقت یہ بے ہودہ ناٹک پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"... میں نے جیکب کو گھورتے ہوئے دریافت کیا۔

"میں سرجن کیلاش کی توجہ بٹانا چاہتا تھا۔"

"کیا مطلب؟"

"تم کیلا کی جدائی کے غم کے بعد کالوری کی اندوہناک موت۔" جیکب نے سینے پر صلیب کا نشان بناتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ "مجھے خدشہ تھا کہ کہیں یہ اپنا ذہنی توازن نہ کھو بیٹھے۔"

"آئینے میں شکل دیکھو۔" کیلاش بولا۔ "تم سے گاؤدی دکھائی دے رہے ہو۔"

"تمہیں کالوری کی موت کی اطلاع کس طرح ملی؟" میں نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔ مجھے بخوبی یاد تھا کہ جب میں عبادت گاہ سے واپس لوٹا تھا اس وقت جیکب کے حلق سے خارج ہونے والے خراٹوں کی آوازرات کے ویرانے میں دور تک سنائی دے رہی تھی۔ میری اور کیلاش کی روانگی کے وقت بھی وہ مدہوشی کی حالت سے دوچار تھا۔ پھر اسے کالوری کو پیش آنے والے حادثے کی اطلاع کیسے ہوئی اور اس خبر کے ملنے کے بعد وہ ہمارے قریب کیوں نہیں آیا؟ اگر وہ کالوری کی لاش کی حالت دیکھ کر سہم گیا تھا تو پھر کچھ دیر پیشتر وہ جو ناٹک کر رہا تھا اس کا کیا مطلب تھا؟ دوسری صورت میں بھی جیکب کے چہرے پر نظر آنے والا وہ سکون میرے لیے حیرت انگیز ہی تھا۔

"ربِ عظیم کی قسم۔ اگر آج بروقت میری آنکھ نہ کھل گئی ہوتی تو میں برسوں پچھتاتا رہتا۔" جیکب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک اس بات کی ترجمانی کر رہی تھی کہ وہ بے حد خوش ہے اور ایسی خوشی جیکب کو ہمیشہ اسی وقت حاصل ہوتی تھی جب اس کی کوئی دلی مراد پوری ہو جاتی تھی۔ میں وضاحت طلب نظروں سے اسے تکتا رہا پھر میں نے اسے ٹٹولنے کی خاطر دریافت کیا۔

"کیا تم نے کالوری کی لاش کو اپنی نظروں سے دیکھا ہے یا محض اس کے مرنے کی خبر سنی ہے؟"

"میرے پاس اتنا وقت کہاں تھا کہ اس کی لاش پر توجہ دیتا۔"

"گویا تم نے کالوری کی موت کی خبر سن کر ایک فضول اور بے ہودہ ناٹک رچانے کی ٹھان لی تھی۔" کیلاش نے ناگوار انداز میں کہا۔ صاف ظاہر تھا کہ جیکب کی وہ بات اسے سخت گراں گزری ہوگی۔

"اعصابی کھنچاؤ کو کم کرنے کی خاطر اس قسم کی بے سروپا حرکتیں بے حد مفید ہوتی ہیں۔" جیکب نے سپاٹ آواز میں جواب دیا۔ "جہاں تک کالوری کی موت کا تعلق ہے مجھے بھی اس سے دکھ پہنچا لیکن اس بدنصیب کو اگر وہ حادثہ پیش آیا ہوتا تو

شاید مجھے اپنے مقصد میں اتنی جلدی اس قدر شاندار کامیابی بھی نصیب نہ ہوتی۔"

"کامیابی؟" میں نے جیکب کو گھورا۔ "تم کس کامیابی کی بات کر رہے ہو؟"

"وہ کامیابی جس کا تذکرہ میں تم سے ایک بار پہلے بھی کر چکا ہوں۔" جیکب نے جذباتی انداز میں کہا پھر سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ "پتھر کا وہ قیمتی مجسمہ جو سمورا کے گھر پر تھا اب غائب ہو چکا ہے۔"

"نہیں۔" میں حیرت سے اچھل پڑا۔

سمورا سے جدا ہوتے وقت کچھ دیر پیشتر ہی میں نے محض اسے مرعوب اور خوف زدہ کرنے کی خاطر اور وو کے اس بت کا ذکر کیا تھا جو اس کے گھر پر موجود تھا۔ میں نے کہا تھا کہ وہ مجسمہ غائب بھی ہو سکتا ہے جو سمورا کے لیے اور وو دیوتا کی ناراضگی کا ایک اشارہ ہو گا اور اب جیکب مجھے اس مجسمے کے غائب ہونے کی اطلاع سنا رہا تھا۔

جیکب کی وہ اطلاع کیلاش کے لیے بھی بے حد حیرت انگیز ثابت ہوئی۔ اس نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔ "تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ پتھر کا وہ قیمتی مجسمہ سمورا کے گھر سے غائب ہو چکا ہے؟"

"یہ نیک اور مبارک کام میں نے خود اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیا ہے۔" جیکب معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔ "قوت کا وہ عظیم سرچشمہ جسے اور وو قبیلے کے جاہل اور گنوار لوگ اپنا دیوتا مانتے ہیں اس وقت بڑا کمزور اور بے بس نظر آ رہا تھا جب میں نے اسے چرانے کے بعد پوری قوت سے گھنے جنگلات کی خاردار جھاڑیوں کی طرف پھینکا تھا۔ وہ اپنے بچاؤ کے لیے کچھ بھی تو نہ کر سکا۔"

"جیکب!" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔ "کیا تم اس وقت سنجیدہ ہو؟"

"نہیں۔ اس وقت میرا دل بے اختیار قہقہے لگانے کو چاہ رہا ہے۔ سنجیدہ تو میں اس وقت تھا جب میں نے پتھر کے اس بے جان اور حقیر مجسمے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچا تھا۔ یقین کرو، اس وقت ایک لمحے کو میرے قدم لڑکھڑا گئے تھے۔ میں نے سوچا کہیں اس کی نادیدہ قوت مجھے بھی پتھر کی بے جان مورتی میں نہ تبدیل کر دے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ میں کسی کھلونے کی طرح اسے ہاتھوں میں لیے دوڑتا رہا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے وہیں سمورا کے گھر میں فرش پر بکھیر دوں لیکن پھر میں نے اسے لوگوں کی نظروں سے غائب کر دینا زیادہ مناسب خیال کیا۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہاری اس حرکت کو کسی اور نے نہیں دیکھا ہو گا؟"

"کیا فرق پڑتا ہے۔" جیکب نے ٹھوس آواز میں جواب دیا۔

"سچائی اور حق کے راستوں پر جو موت نصیب ہو وہ عظیم ہوتی ہے۔"

"لیکن تمہیں اچانک یہ سب کیسے سوجھ گئی؟" کیلاش نے کہا۔ "میرا مطلب ہے کہ کیا تم کالبوری کی موت کی اطلاع پا کر بدحواس نہیں ہوئے؟"

"نہیں۔" جیکب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "شاید اسی لیے اس نے پہلے میری توجہ پتھر کے اس مجسمے کی طرف دلائی اور کالبوری کی موت کا ذکر بعد میں کیا۔"

"کس کی بات کر رہے ہو؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔" جیکب بولا۔ "آج سے پیشتر میں نے اسے قبیلے کے لوگوں کے درمیان کبھی نہیں دیکھا اس کی باتوں سے میں نے یہ اندازہ ضرور لگا لیا کہ وہ اور وو قبیلے کے لوگوں سے اپنا کوئی پرانا حساب چکتا کرنا چاہتا ہے۔ مجھے نیند سے بیدار کرنے کے بعد اس نے سب سے پہلے یہی کہا کہ اس وقت سناما اور سمورا کے علاوہ قبیلے کے بیشتر معزز لوگ اس مقام پر جمع ہیں جہاں کالبوری کی لاش موجود ہے۔ لاش کا نام سن کر میں بوکھلایا تو اس نے فوری طور پر مجھے اس بات پر اکسایا کہ میں اور وو کا وہ قیمتی مجسمہ غائب کر دوں جو سمورا کے گھر پر رکھا ہے۔ اسی نے مجھے یقین دلایا کہ مجسمہ غائب کرنے کے لیے مجھے دوبارہ اتنا خوب صورت موقع نہیں ملے گا چنانچہ میں فوری آمادہ ہو گیا۔"

"کیا وہ بھی تمہارے ساتھ تھا؟" کیلاش نے دریافت کیا۔

"میں نے اس بات پر غور نہیں کیا۔" جیکب نے بڑی سادگی سے کہا۔ "تین مجسموں میں سے سب سے قیمتی مجسمے کو غائب کر دینے کا خیال میرے لیے اس قدر اہم اور فرحت بخش تھا کہ میں نے اور کسی بات پر کوئی توجہ نہیں دی، لیکن میرا خیال ہے کہ وہ

میرے ساتھ نہیں تھا۔“

”کیا تم اسے دوبارہ دیکھو تو پہچان لوگے؟“ میں نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔

”میں اس کے چہرے کے خدوخال پر غور نہیں کر سکا لیکن اس کا دراز قد...“ جیکب نے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ”میرا اندازہ اگر غلط نہیں تو وہ سات فٹ سے کسی طرح کم نہیں تھا۔ جسامت کے اعتبار سے وہ ہڈیوں کا پنجر نظر آ رہا تھا اور اس کے جسم کی رنگت کیا تم یقین کرو گے کہ وہ الٹے توے کی کالک سے زیادہ سیاہ نظر آ رہا تھا۔“

”جیکب!“ میں نے اسے یاد دلانے کی کوشش کی۔ ”کیا تم بھول گئے ہو کہ سمورا نے کارڈوبا کا ایسا ہی حلیہ بیان کیا تھا؟“

”ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کارڈوبا ہی رہا ہو۔“ جیکب نے بے پروائی سے جواب دیا۔

”کیا تم نے محسوس کیا تھا کہ گوشت اس کی ہڈیوں کا ساتھ چھوڑ چکا ہے اور جگہ جگہ لوتھڑوں کی صورت میں جھولتا نظر آ رہا ہے۔“ میں نے سمورا کے بیان کردہ حلیے کو اور وضاحت سے بیان کرتے ہوئے کہا۔ ”غور کرنے کی کوشش کرو۔ کیا وہ لمبے لمبے ڈگ بھر کر چلنے کا عادی نظر آتا تھا؟“

”نہیں میں نے ایسی کوئی بات نہیں محسوس کی۔ یا شاید مجھے اتنا ہوش نہیں تھا۔“ جیکب نے رک رک کر کہا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ اپنی بھولی بسری یادداشت کو کریدنے کی ناکام کوشش کر رہا ہو۔

”تمہیں جنگل کا وہ حصہ یاد ہے جہاں تم نے اورو کے بت کو پھینکا ہے؟“

”نہیں۔“ اس بار جیکب نے مجھے چونک کر معنی خیز نظروں سے گھورتے ہوئے قدرے تلخ لہجے میں جواب دیا۔ ”مجھے کچھ بھی یاد نہیں میں سب کچھ بھول چکا ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ میں نے کوئی بھیانک خواب دیکھا ہو۔“

”جیکب!“ کیلاش نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ ”ہم تمہارے دوست ہیں دشمن نہیں اس لیے تمہارے حق میں......“

”انجیل مقدس کی قسم، میں تمہیں جو کچھ بتا چکا ہوں اس کے آگے ایک لفظ بھی نہیں بتا سکوں گا۔“ جیکب نے کیلاش کا جملہ کاٹتے ہوئے تیزی سے کہا پھر غصے کے عالم میں جلدی جلدی اپنی مٹھیاں کھولنے اور بند کرنے لگا۔

وہ نفسیاتی کیفیت سے دوچار تھا۔ کیلاش نے مجھے اشارے سے سمجھایا کہ اس وقت جیکب کو چھیڑنا مناسب نہ ہوگا چنانچہ میں نے اسے مزید کریدنے کی کوشش نہیں کی۔ خاموشی سے لباس تبدیل کرنے کے ارادے سے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

دوسری صبح ہم بیدار ہوئے تو سمورا ہمارے دروازے پر موجود تھا۔

اس کے چہرے پر طاری سرخی اس کی کیفیت کا اظہار کر رہی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ وہ کس مقصد سے ہمارے پاس آیا ہے۔ کل تک ہم اس کے رحم و کرم پر تھے۔ اس کی ابرو کا ایک بل دیکھ کر ہماری راتوں کی نیندیں اور دن کا چین برباد ہو جاتا تھا۔ وہ اوروفینا کا سردار تھا اور ہماری حیثیت وہاں ان مجرموں جیسی تھی جنہیں کالے پانی کی سزا دی گئی ہو۔

کیلاش کی سرجری نے سمورا کی نگاہوں میں ہماری قدر و قیمت ضرور بڑھا دی تھی لیکن قبیلے کے کچھ لوگ جن میں مکلا سرفہرست تھا وہاں ہماری موجودگی کو اچھی نگاہوں سے نہیں دیکھتے تھے۔ اگر ان کے اختیار میں ہوتا تو شاید اب تک وہ ہمیں بھی اپنے رسم و رواج کے مطابق اورو کے قدموں میں دہکتی مقدس آگ میں جلا کر خاک کر چکے ہوتے۔

قسمت نے ہمارے ساتھ جو بھیانک مذاق کیا تھا ہم اس کی سزا بھگتنے پر مجبور تھے۔ بظاہر ہم آزاد تھے خطرناک یا پاگل قیدیوں کی طرح ہمارے ہاتھ پیر زنجیروں میں نہیں جکڑے گئے تھے ہمیں جزیرے میں گھومنے کی عام اجازت تھی لیکن وہاں سے ہماری رہائی کے تمام راستے مسدود کر دیے گئے تھے۔ کتنی مضحکہ خیز تھی وہ آزادی۔ بالکل ایسی جیسی کسی پرندے کو اس کے پر کاٹنے کے بعد مطلق جانے۔ ایسے میں اندرونی گھٹن اور بے بسی کا اندازہ صرف وہی لگا سکتے ہیں جو بذات خود ایسے حالات سے دوچار ہو چکے ہوں۔

اوروفینا کے گمنام ساحل پر ہم پر جو کچھ بیت چکی اس کا اندازہ اس داستان کو پڑھنے والے قارئین کو بھی۔ [illegible] پھر قسمت کی دیوی ہم پر مہربان ہونے لگی۔ جینی کی پراسرار قوت ہماری پشت پناہی کرنے لگی۔ جیکسن ہر چند کہ ہم سے ہزاروں میل دور تھا لیکن اس کے تابع روحیں ہمیں آنے والے حالات سے باخبر کر دیتی تھیں۔ پھر جینی کے دیبک کا تحفہ تھا جس نے میرے ہاتھ اور مضبوط کر دیے اور ان تمام چیزوں سے بڑھ کر مجذوب کی وہ انگوٹھی تھی جو میری انگلی میں موجود تھی۔ ایک عام شخص کی نگاہوں میں لکڑی کی اس انگشتری کی قیمت کچھ بھی نہ ہوتی لیکن میرے لیے وہ کسی نعمت سے کم نہ تھی اس لیے کہ میں نے اسے خدا کے ایک برگزیدہ بزرگ سے حاصل کیا تھا۔

غرض کہ قسمت نے حالات کی گتھی کو ہمارے حق میں کچھ کم کر دیا اور اب سمورا ہمارے رحم و کرم پر تھا۔ جیکب کی پیش گوئی درست ثابت ہوئی تو قبیلے کے لوگوں کی نگاہوں میں اس کی ڈولتی ڈگمگاتی ساکھ دوبارہ بحال ہو گئی لیکن اورو کی پتھر کی مورتی غائب ہو جانے کے بعد وہ ایک بار پھر کانٹوں کی سیج پر

نظر آ رہا تھا۔

گزشتہ رات اسی نے ہمیں بتایا تھا کہ پتھر کا وہ مجسمہ اور قبیلے کے سردار کے پاس دیوتا کے روپ میں سب سے زیادہ قیمتی اور مقدس امانت سمجھا جاتا ہے۔ میں نے سمورا کو مرعوب کرنے کے لیے یوں ہی اندھیرے میں ایک تیر چھوڑ دیا تھا۔ اس پر اس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ اور دیوتا کا وہ مجسمہ اس کے قبضے سے غائب بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارا مقصد سمورا کو دہشت زدہ کرنے کے سوا اور کچھ نہ تھا لیکن اسی رات جبکہ بیلے نے ہمیں بتایا کہ وہ پتھر کے اس مجسمے کو چرا کر خار دار جھاڑیوں میں پھینک آیا ہے اور اب سمورا ہمارے دروازے پر ایک سوال کی صورت میں حاضر تھا۔

”کیا بات ہے سمورا! اتنی صبح کیسے زحمت کی؟“

”سمندری دیوتا! سمورا کا سورج گہنا رہا ہے۔ اگر تم نے مدد نہ کی تو میں برباد ہو جاؤں گا۔“ اس نے کیلاش کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بڑی عاجزی سے بولا۔ ”تم عظیم قوتوں کے مالک ہو تم چاہو تو میری عزت بچ سکتی ہے ورنہ مجھے خود اپنے ہاتھوں اپنی زندگی موت کے حوالے کرنا پڑے گی۔“

”ہم تمہاری پریشانی کی وجہ جانتے ہیں لیکن......“

”مجھے مایوس مت کرنا۔“ سمورا گڑگڑانے لگا۔ ”تم مقدس اور بیگا کے دوست ہو جس نے بدکردار سوکارو کی روح تمہارے قبضے میں کر دی تھی۔ تم نہ ہوتے تو سمورا کی عزت پہلے ہی خاک میں مل چکی ہوتی۔ اب بھی تم مجھ پر رحم نہیں کرو گے تو میں تمہاری چوکھٹ سے اپنا سر لہولہان کر لوں گا۔“

”اورو کا وہ قیمتی مجسمہ؟ کیوں سمورا؟“ میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

”ہاں ہواؤں کے دیوتا! تم نے سچ کہا تھا۔ دیوتا کا وہ نایاب اور متبرک مجسمہ میرے گھر سے غائب ہو چکا ہے۔“

”اگر قبیلے کے عوام کو بھی اس کی خبر مل گئی تو کیا ہو گا؟“

”ان کی نگاہوں کے زاویے بدل جائیں گے۔“ سمورا نے سہمے ہوئے انداز میں جواب دیا۔ ”تم انھیں نہیں جانتے لیکن میں نے ان کے درمیان پوری زندگی گزاری ہے۔ میں ان کی رگ رگ اور نس نس سے واقف ہوں۔ پتھر کا وہ نایاب مجسمہ سردار اور قبیلے کے درمیان ایک آہنی اور مضبوط دیوار کی حیثیت رکھتا ہے جسے پھلانگنا ان کے اختیار کی بات نہیں لیکن اگر انھیں مجسمے کے غائب ہونے کی اطلاع مل گئی تو......“

سمورا بولتے بولتے یک لخت خاموش ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ شاید ذلت اور رسوائی کے احساس نے اس کی آواز کو حلق کے اندر ہی اندر گھٹ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس کی حالت قابلِ دید تھی۔

”تو...... تو کیا ہو گا سردار سمورا؟“ میں نے پوچھا۔ ”تم بولتے بولتے خاموش کیوں ہو گئے؟“

”قبیلے کے لوگ مجھے حقارت سے دھتکار دیں گے۔ منا ما اور اس کے ساتھی مجھے دیوتا کے قدموں میں لے جا کر زمین کے اندر نصف دفن کر دیں گے۔ تین روز تک مجھے بھوکا پیاسا رکھا جائے گا۔ ان تین دنوں کے اندر اگر وہ نایاب مجسمہ دستیاب ہو گیا تو مجھے میرا کھویا ہوا مقام دوبارہ مل جائے گا۔ جس شخص پر مجسمے کو چوری کرنے کا الزام ثابت ہو گیا اسے عبرت ناک سزا دی جائے گی۔ لیکن اگر مجسمہ دستیاب نہ ہوا تو پھر میرے جسم کو نیزوں سے چھلنی کر دیا جائے گا۔“

”تمہارا شبہ کس پر ہے؟“ کیلاش بولا۔ ”کیا یہ حرکت منکلا اور اس کے ساتھیوں کی ہو سکتی ہے؟“

”میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔“ سمورا نے مردہ لہجے میں جواب دیا۔

”کیا پہلے ایسا کبھی ہوا تھا کہ پتھر کا وہ مجسمہ غائب ہو کر دوبارہ مل گیا ہو؟“

”ممکن ہے ہمارے باپ داداؤں کے زمانے میں ایسا ہوا ہو مگر جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ایسا کبھی نہیں ہوا۔“

”اور اگر قبیلے کے لوگوں کو دیوتا کے مجسمے کے غائب ہونے کا سرے سے علم ہی نہ ہو تو؟“

”جب تک وہ بے خبر رہیں گے اس وقت تک مجھے اپنا سردار تسلیم کرتے رہیں گے لیکن جس دن انھیں اصلیت کا علم ہو گیا وہ دن میری آزادی اور عافیت کا آخری دن ہو گا۔“

”تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟“ میں نے سرد آواز میں پوچھا۔

”دیوتا کے متبرک مجسمے کی واپسی۔“

”فی الحال یہ ممکن نہیں۔ اس لیے کہ مقدس اور بیگا ابھی تم سے خوش نہیں ہے۔“

”قبیلے کے لوگ مجھے کتوں سے بدتر موت مرنے پر مجبور کر دیں گے۔“

”ایسا نہیں ہو گا۔“ میں نے ٹھوس لہجے میں اسے یقین دلایا۔ ”قبیلے کے لوگوں کو دیوتا کے مجسمے کے غائب ہونے کا علم نہیں ہو گا۔“

”لیکن میں......“

”اپنی گندی اور ناپاک زبان بند رکھو۔“ میں نے اس کی بات کاٹ کر جھڑکتے ہوئے کہا۔ ”جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے غور سے سنو۔ اور بیگا تم سے خفا ہے۔ اس کی خفگی اکیس روز تک برقرار رہے گی۔ ہو سکتا ہے وہ اس مدت سے پہلے ہی تم کو معاف

رہے۔ لیکن جب تک اس کی ناراضگی ختم نہیں ہوتی دیوتا کا مجسمہ تمہیں واپس نہیں مل سکے گا۔"

"تک... کیا تمہیں یقین ہے کہ اس مجسمے کو چوری نہیں کیا گیا؟" سمورا نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ "میرا مطلب ہے کہ کہیں یہ حرکت بدبخت سوکارو کی نہ ہو؟"

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔" میں نے دیوتاؤں جیسے انداز میں گردن اکڑاتے ہوئے جواب دیا۔ "پتھر کا وہ نایاب مجسمہ کیسے کب اور کہاں غائب ہوا ہم بخوبی جانتے ہیں۔ ہماری نگاہیں اس وقت بھی اسے دیکھ رہی ہیں۔"

"تم... تم عظیم ہواؤں کے دیوتا!"

"کیا مجسمے کے غائب ہونے سے پہلے ہم لازوال قوتوں کے مالک نہیں تھے؟" میں نے تیز نظروں سے سمورا کو گھورا تو وہ بوکھلا گیا۔ ہاتھ جوڑ کر بولا۔ "تم پہلے بھی عظیم تھے۔ آج بھی عظیم ہو اور آئندہ بھی عظیم ہی رہو گے۔"

"دیوتا کے مجسمے کو دوبارہ حاصل کرنے کی خاطر تمہیں ایک اہم کام انجام دینا ہوگا۔" میں نے کچھ سوچ کر نہایت سنجیدگی سے کہا۔ "بوگا کی حالت نازک ہے۔ اور بگا کو ابھی اس کی موت منظور نہیں اسی لیے وہ تم سے خفا ہو گیا ہے۔"

"پھر... مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"بوگا سے ملو۔ اسے یقین دلانے کی کوشش کرو کہ تم نے جو کچھ کیا حالات سے مجبور ہو کر کیا۔"

"لیکن وہ..."

سمورا نے کچھ کہنا چاہا لیکن میں نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا۔ بدستور مخصوص اور سرد لہجے میں تاکید کی۔ "ایک بات کا خیال رہے۔ مکالا، سوکارو یا کسی اور کو تمہاری نقل و حرکت کا علم نہ ہو اور تم جب بھی ملاقات کا ارادہ کرو وقت کا خیال رکھنا۔ آدھی رات گزر جانے کے بعد ہر ساعت تمہارے لیے نیک ہوگی۔ اس سے زیادہ ہم تمہاری رہنمائی نہیں کر سکتے۔"

سمورا نے فوراً ہی کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر تک خاموش بیٹھا ہونٹ چباتا رہا، وہ کسی ذہنی الجھن میں مبتلا تھا۔ وقت کی نزاکتوں نے اسے حالات کے بھنور میں الجھا دیا تھا۔ ہم اس کی کیفیت کا اندازہ لگا رہے تھے۔

میں نے دیدہ و دانستہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سمورا کو بوگا سے ملاقات کا مشورہ دیا تھا۔ عام حالات میں وہ ہمارے سامنے متعدد موقعوں پر بوگا کے سلسلے میں زبان کھولنے سے اپنی معذوری کا اظہار کر چکا تھا۔ کیلاش کا خیال تھا کہ بوگا کی شخصیت اور وفینا کے جزیرے میں ہمارے حق میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ سادری نے بھی بجری عقاب پر کچھ ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا تھا لہٰذا میں نے وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سمورا کی سوچ کے دھارے کو بوگا کی سمت موڑ دیا۔ وہ اس وقت پوری طرح گم تھا۔ میں نے اس پر بھرپور ضرب لگانے میں کسی جھجک کا مظاہرہ نہیں کیا۔

"ہواؤں کے عظیم اور مقدس دیوتا! کیا تمہیں یقین ہے کہ اورو کا مجسمہ مجھے دوبارہ مل جائے گا؟" سمورا نے تھوڑے توقف کے بعد پوچھا۔

"اس کا انحصار بوگا کی مرضی پر ہوگا۔"

"لیکن وہ..."

"وہ تمہارے حق میں نقصان دہ نہیں ہوگا۔" میں نے تیزی سے کہا پھر اس خیال سے کہ کہیں بوگا مر نہ چکا ہو بات کو الجھاتے ہوئے بولا۔ "کیا تم بھول رہے ہو کہ وہ بنیادی طور پر نیک اور شریف تھا۔ تم نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا وہ ہر چند کہ نامناسب تھا لیکن ہم جانتے ہیں کہ بوگا کا جسم اور اس کی روح آج بھی تمہیں اپنا دوست تصور کرتی ہے۔ کیا یہ غلط ہے کہ تمہارے درمیان جس سازش نے جنم لیا اس میں مکالا اور سوکارو پیش پیش تھے؟"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" سمورا سسکنے لگا۔ "مجھے مکالا نے بھڑکایا تھا اور پھر سوکارو کی کمینگی نے مجھے مجبور کر دیا۔"

"ہم سب جانتے ہیں۔ ہمیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔" کیلاش نے سنجیدگی سے کہا۔ "ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ عظیم اورو کا قیمتی مجسمہ تمہیں واپس مل جائے گا لیکن اس کے لیے بوگا کی زندگی شرط ہے۔"

سمورا نے جواب میں ہماری جانب رحم طلب نظروں سے دیکھا پھر کسی لٹے ہوئے جواری کی طرح آہستہ سے اپنے قدموں پر کھڑا ہوا پھر جھکے جھکے انداز میں قدم اٹھاتا بستی کی جانب واپس لوٹ گیا۔

"مجھے اب بوگا کے سلسلے میں اپنی کامیابی کا یقین آ رہا ہے۔" کیلاش نے سمورا کے جانے کے بعد کہا۔

"قبل از وقت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

"بہرحال اب ہمیں سمورا کی نقل و حرکت پر گہری نگاہ رکھنا ہوگی۔"

"میں جینی سے درخواست کروں گا کہ وہ ہمیں صرف سمورا کے ارادوں سے آگاہ کرتی رہے۔ باقی کام میں کر لوں گا۔" میں نے کیلاش کو مطمئن کرنے کی خاطر کہا۔ "ظاہر ہے کہ ہم روزانہ رات کو مستقل سمورا کی نگرانی نہیں کر سکیں گے۔"

کیلاش کوئی جواب دینا چاہتا تھا کہ جیکب تولیے سے منہ صاف کرتا ہوا سامنے آ گیا۔ ہم نے اس کی موجودگی میں کوئی بات

تو زمانا سب نہیں سمجھی ورنہ مجھے کو تلاش کر کے سمورا کو اس کی واپسی کا ذکر ہی جیکب کو بھیڑکا دینے کے لیے بہت کافی ہوتا۔



کوئی نرم سی شے میرے گالوں پر سرسرائی تو میں نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔ پھر میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں میں نے غور سے دیکھا میری آنکھیں دھوکا نہیں کھا رہی تھیں۔

وہ درخشاں ہی تھی جو میرے اوپر جھکی ہوئی تھی اس کے آوارہ بالوں کی ایک لٹ میرے گالوں پر سرسرا رہی تھی جسے محسوس کر کے میں نے آنکھیں کھولی تھیں۔ اس کا گلاب جیسا چہرہ میری نگاہوں کے سامنے تھا لیکن اس کی آنکھیں بڑی مغموم اور اداس دکھائی دے رہی تھیں۔ "درخشاں! میری زندگی، تم اس قدر اداس کیوں ہو؟" میں نے تڑپ کر پوچھا۔

"تم میری اداسی کا سبب نہیں جانتے جمال!" وہ مغموم لہجے میں بولی "کیا یہ میری بدنصیبی نہیں کہ تم میرے اتنے قریب ہو کر بھی مجھ سے دور دور ہو؟"

"یہ دوری عارضی ہے میری روح! میں بہت جلد تمہیں دوبارہ پالوں گا۔" میں نے جلدی سے کہا پھر آہستہ سے بولا "کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ ہم اسی دنیا میں ایک دوسرے کو دوبارہ پالیں گے؟"

"ہاں میں نے یہی کہا تھا" وہ ایک سرد آہ بھر کر خلاؤں میں گھورتے ہوئے بولی "مجھے آج بھی یقین ہے جمال! کہ ہم ایک دوسرے سے ضرور ملیں گے لیکن ملاپ کی مدت اتنی طویل ہو جائے گی۔ میری خاطر تمہیں اس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مجھے پہلے اس کا اندازہ نہیں تھا ورنہ میں تمہیں اپنی تلاش پر مجبور نہ کرتی۔"

"ایسا مت کہو میری زندگی!" میں نے دل کی گہرائیوں سے اسے اپنی محبت کا یقین دلاتے ہوئے کہا "تمہارا جمال تمہاری خاطر دنیا کے آخری کونے تک جا سکتا ہے۔"

"میں جانتی ہوں جمال لیکن...."

"درخشاں!" میں اس کا جملہ کاٹتے ہوئے بولا "تم نے کہا تھا کہ ہم ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں اور بحری عقاب کے سفر کا اختتام ہی میری مطلوبہ منزل ہے۔"

"میں نے ٹھیک کہا تھا جمال!"

"مجھے بتاؤ درخشاں کہ تم کہاں ہو؟" میں بے چین ہو گیا۔ "تمہیں پا لینے کے بعد زندگی میرے لیے بہت آسان اور خوش گوار ہو جائے گی۔ میں اپنی ساری پریشانیاں اور صعوبتیں بھول جاؤں گا۔ یاد ہے درخشاں! جب میں دن بھر کا تھکا ماندہ واپس لوٹتا تھا تو تمہارے لبوں کا پرکیف تبسم مجھے دوبارہ ترو تازہ کر دیتا تھا؟"

"میں اس زندگی کو بھلا کیسے بھلا سکتی ہوں" اس دور کی حسین یادیں ہی تو ہیں جو میری روح کو ابھی تک اس دنیا میں بھٹکا تی پھر رہی ہیں ورنہ اب تک میں آسمانوں کے دور پار خلاؤں میں نہ جانے کہاں گم ہو چکی ہوتی۔"

"نہیں درخشاں! نہیں، تم میرا انتظار کرتی رہو میں بہت جلد تمہیں تلاش کر لوں گا۔"

"مجھے یقین نہ ہوتا تو میں تمہیں اتنے طویل سفر کے لیے بھی مجبور نہ کرتی" وہ اداس لہجے میں بولی "بحری عقاب نے تمہیں تمہاری منزل تک پہنچا دیا ہے لیکن ابھی کچھ دشواریاں ہیں جو ہمارے درمیان دیوار بن کر حائل ہیں۔"

"تم مجھے صرف اپنا پتہ اپنا نشان بتا دو۔ میں تمام رکاوٹوں کو پھلانگ کر تمہارے قریب پہنچ جاؤں گا۔"

"میں مجبور ہوں جمال! کاش میں تمہیں بتا سکتی کہ میں تم سے کس قدر قریب ہوں۔"

"ان مجبوریوں کا حصار توڑ دو درخشاں! میری خاطر۔ صرف ایک بار میری منزل کی نشان دہی کر دو پھر دنیا کی کوئی طاقت میرا راستہ نہیں روک سکے گی۔ تمہارے حصول کی خاطر میں موت سے بھی ٹکرا جاؤں گا۔"

درخشاں میری بے چینی دیکھ کر افسردہ ہو گئی وہ میری جانب پلٹی۔ میں تڑپ کر اٹھ بیٹھا لیکن اسی لمحے درخشاں میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی اور پھر میری نگاہوں نے جو منظر دیکھا اسے دیکھ کر مجھے جھرجھری آ گئی۔

زاریا کی کٹی ہوئی گردن میری نظروں کے سامنے فضا میں معلق تھی۔ اس کا چہرہ جو خون میں لتھڑا ہوا تھا۔ خوف ناک اور بھیانک دکھائی دے رہا تھا۔ سر کے کھلے ہوئے بال الجھے تھے۔ خون کے تازہ قطرے آج بھی اس کی گردن سے بوند بوند ٹپک رہے تھے اور اس کی آنکھوں کی پتلیاں بڑی وحشت ناک انداز میں حرکت کر رہی تھیں جیسے کچھ تلاش کر رہی ہوں۔ پھر وہ اچانک میرے چہرے پر پہنچ کر تھم گئیں۔ میں نے غور سے دیکھا زاریا کی آنکھوں میں دم توڑتی حسرتیں مچل رہی تھیں۔

"تم.... تم وہی ہو نا جس کی نگاہوں کے سامنے سکالانے میرے جسم کو چھلنی کیا تھا؟"

"ہاں میں وہی ہوں لیکن تمہاری موت میں میرا کیا قصور ہے؟" میں نے خوف زدہ لہجے میں جواب دیا "میں بھلا تمہیں قبیلے والوں کی درندگی سے کیسے بچا سکتا تھا؟"

"ہاں اس وقت تم مجبور تھے بے بس تھے لیکن اب وقت نے تمہارے ہاتھ مضبوط کر دیے ہیں۔ اب تم میری مدد کر سکتے ہو۔"

"میں میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"تم میرے دشمنوں کو چن چن کر جہنم رسید کر سکتے ہو۔" زاریا کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔ "تم کو میرا ساتھ دینا ہوگا۔ تمہیں میرے محبوب کو طویل قید تنہائی سے نجات دلانا ہوگی ورنہ اس کا دم گھٹ جائے گا۔ وہ مر گیا تو زاریا کا انتقام ادھورا رہ جائے گا اور اگر میرا انتقام پورا نہ ہوا تو میری بے چین روح نہ جانے کب تک اسی دنیا میں بھٹکتی رہے گی۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارا محبوب ابھی تک زندہ ہے؟" میں نے دل کڑا کر کے پوچھا۔

"ہاں وہ زندہ ہے اور اسی جزیرے پر موجود ہے۔" زاریا نے حسرت بھرے انداز میں کہا۔ "میری روح نے اسے تلاش کر لیا تھا لیکن خبیث سوکارو کے کالے علم نے میری راہ میں اندھیرے پیدا کر دیئے۔ اب مجھے تاریکی کے سوا اور کچھ نہیں دکھائی دیتا۔"

"پھر تم لوگا تک میری رہنمائی کس طرح کرو گی؟"

"تمہاری رہنمائی بدکردار سمورا کرے گا۔ ہاں۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔ "تمہاری لازوال قوتوں نے اردو کا قیمتی مجسمہ غائب کر کے اس کی راتوں کی نیند حرام کر دی ہے اور اب۔۔۔ اب وہ تمہاری ہدایت پر لوگا سے ملنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ دوسری صورت میں قبیلے کے لوگ اس کے ساتھ جو سلوک کریں گے وہ بڑا وحشیانہ اور عبرت ناک ہوگا۔"

"تمہیں حالات کا اندازہ کیسے ہوا؟"

"روح آزاد ہوتی ہے۔ میرا خیال تھا کہ مکالا یا سوکارو کی طاقتیں میرا راستہ نہیں کاٹ سکیں گی لیکن میرا اندازہ غلط نکلا، مکالا میرے خلاف کچھ نہیں کر سکتا لیکن سوکارو! اسی بدبخت نے سمورا کے ساتھ مل کر میرے محبوب کو اپنے ساحرانہ جال میں پھانسا تھا اور اب اسی نے اپنے گندے علم کے ذریعے میرے اور لوگا کے درمیان گھپ اندھیرے پیدا کر دیئے ہیں۔ اس لیے اب تم زاریا کا انتقام پورا کرو گے۔ تمہیں لوگا کا ساتھ دینا ہوگا۔ قبیلے کے لوگوں کو یقین دلانا ہوگا کہ وہ جسے اپنا سردار سمجھ رہے ہیں وہ انسان نہیں درندہ ہے جس نے اپنے دوست کے ساتھ دغا کی ہے۔ تمہیں سمورا اور اس کے بدکردار ساتھیوں کو قبیلے والوں کے سامنے بے نقاب کرنا ہوگا۔"

زاریا کی آواز دھیما ہوتی جا رہی تھی۔ اس کی خون آلود نظریں میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں پھر وہ ایک ثانیے کو خاموش ہو گئی۔ اس کے بعد اس نے پورے یقین اور اعتماد سے کہا۔ "تم نے اگر میرا ساتھ دیا تو زاریا تمہیں تمہاری منزل تک پہنچا دے گی۔"

"میری منزل؟" میں چونکا۔ "کیا تم جانتی ہو کہ میری منزل کیا ہے؟"

"ہاں روحیں سب کچھ جانتی ہیں۔" وہ سپاٹ آواز میں بولی۔ "میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میرے آنے سے پیشتر تم اپنی پوجا کو دوشکا سے باتیں کر رہے تھے۔ کیا وہ تمہاری منزل نہیں ہے؟"

"وہی ہے۔" میں بے چین ہو گیا۔ "کیا تم درخشاں تک میری رہنمائی کر سکتی ہو؟"

"لوگا کا انتقام پورا ہو جانے کے بعد میری روح تمہاری غلام بن جائے گی۔"

"میرے ساتھی نے اردو کا وہ نایاب مجسمہ غائب کر دیا جو سردار کے پاس ایک مقدس امانت سمجھا جاتا ہے۔ میں قبیلے کے لوگوں کو اس راز سے آگاہ کر دوں تو وہ سمورا کا کریا کرم کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔"

"میں جانتی ہوں لیکن اس طرح تم میرے محبوب تک نہیں پہنچ سکو گے۔" زاریا نے کہا۔ "لوگا ایک بار منظر عام پر آ جائے تو ہمارے سارے دشمن خود اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا گھونٹنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ رہا وہ پتھر کا نایاب مجسمہ تو وہ بھی بہت جلد تمہاری تحویل میں آ جائے گا۔"

"کیسے؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"تمہارا ٹامی کسی لمحے بھی دیوتا کی اس مورتی کو منہ میں دبائے یہاں پہنچنے والا ہے۔" وہ بڑی عقیدت سے بولی۔ "تم کون ہو۔ کہاں سے آ رہے ہو، میں سب کچھ جانتی ہوں لیکن تمہاری لازوال قوتوں کا راز میری پہنچ سے باہر ہے۔ تم اگر دیوتا ہو تو تمہارا رتبہ اور بھی زیادہ بلند ہے ورنہ تمہارا کتا اس کی مورتی کے قریب جانے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا تھا۔"

میں نے زاریا کو غور سے دیکھا پھر قبل اس کے کہ میں اس سے کچھ دریافت کرتا ٹامی تیزی سے کمرے میں داخل ہوا اور حیرت سے میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ زاریا کا بیان غلط نہیں تھا۔ ٹامی نے اپنے دانتوں کے درمیان اردو کی مورتی کو دبا رکھا تھا۔ میرے بستر کے قریب آ کر وہ نہایت وفاداری کے انداز میں دم ہلانے لگا۔ مجھے جیکسن کی بات یاد آ گئی۔ اس نے کہا تھا کہ درخشاں تک پہنچنے میں مجھے جو دشواریاں پیش آئیں گی اس میں ٹامی میرے لیے سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوگا۔

میں پلکیں جھپکائے بغیر پتھر کے اس قیمتی اور متبرک مجسمے کو دیکھتا رہا جو اردو قبیلے کے سردار کی برتری کی نشانی تھی۔ اسی مقدس مجسمے کے گم ہو جانے سے سمورا کو اپنا عروج زوال پذیر نظر آ رہا تھا۔ اس کی راتوں کی نیند حرام ہو چکی تھی۔ وہ پوری طرح میری مٹھی میں آ گیا تھا۔ جبکہ ٹامی نے قبیلے کے لوگوں پر اپنا مذہبی رنگ جمانے کے لیے اس مورتی کو نہایت آسانی سے غائب کر دیا تھا۔

مگر جیکب کا بیان درست تھا تو پھر یہ بات بھی یقینی تھی کہ کچھ پراسرار اور نادیدہ قوتیں سمورا کی برتری کو ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں مگر ایسا ہوتا تو جیکب اتنی آسانی سے اس مجسمے تک رسائی نہیں حاصل کر سکتا تھا اور اب پتھر کا وہی انمول مجسمہ ٹامی اپنے منہ میں دبائے میرے بستر کے قریب کھڑا تھا۔

"میری بات غور سے سنو۔" زادیا کی آواز میرے کانوں میں گونجی "آج کی رات تمہارے لیے بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ اورو کے مجسمے کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے سمورا انتہائی قدم بھی اٹھا سکتی ہے۔"

"کیا اسے علم ہو گیا کہ اورو کا مجسمہ میرے قبضے میں آچکا ہے؟" میں نے سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"نہیں لیکن آج رات وہ بوگا سے ملاقات کی کوشش ضرور کرے گی۔" زادیا نے حقارت سے کہا "اگر یہ موقع اس کے ہاتھ سے نکل گیا تو پھر شاید اسے تمام زندگی پچھتانا پڑے گا۔"

"میں سمجھا نہیں؟" میں نے وضاحت چاہی "آج رات ایسی کیا بات ہے جو اسے بوگا سے ملنے پر مجبور کر رہی ہے؟"

"آج اسے بوگا کی زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے اس کے حلق میں اپنے خون کے قطرے ٹپکانا ہوں گے۔" زادیا بولی "یہ مجسمہ غائب نہ ہوتا تو بھی سمورا کے لیے یہ ملاقات ضروری ہوتی۔ تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکو گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اگر آج کی رات بدکردار سمورا نے میرے محبوب کو اپنے جسم کے خون کے قطرے فراہم نہ کیے تو عنقا اور بوگا کا عتاب اسے پاتال سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور کر دے گا۔"

"کیا بوگا خون کے قطروں سے منہ نہیں پھیر سکتا؟" میں نے کچھ وضاحت کرتے ہوئے بولا "میرا مطلب ہے کہ کیا بوگا کا انکار سمورا کے لیے عتاب کا باعث نہیں بن سکتا؟"

"نہیں، جو چیز مقدس اور بوگا کے نام پر دی جا چکی اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔"

"کیا مکالا اور سوکارو کو بھی اس بات کا علم ہے کہ سمورا آج کی رات بوگا سے ملاقات کرنے جائے گا؟"

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔"

زادیا کی بے چین اور اداس آنکھیں میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔ میں اس کی کٹی ہوئی گردن کو اپنے سامنے فضا میں معلق دیکھتا رہا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں نے قبیلے والوں سے اس کا انتقام چکا دیا تو وہ درخشاں تک میری رہنمائی کرے گی۔ وہ نہ کہتی تو بھی بوگا کی شخصیت ہمارے لیے بے حد اہم ہوتی، اس حقیقت کا انکشاف سب سے پہلے سادھو نے اس وقت کیا تھا جب سمورا ابھی مقتب پر کیلاش کے زیر علاج تھی۔

میں آنے والے کل کے بارے میں سوچنے لگا۔ درخشاں کو دوبارہ پالینے کا تصور اس قدر خواب ناک تھا کہ میں بہکنے لگا پھر معاً میرے ذہن میں ایک خیال برق سرعت سے ابھرا کہیں ایسا تو نہیں کہ زادیا محض درخشاں کی آڑ لے کر میری ذات سے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کر رہی ہو۔ میں نے اس خیال کی روشنی میں اسے غور سے دیکھا، کچھ سوچ کر سنجیدگی سے بولا "زادیا کیا تم اپنے اس وعدے پر قائم رہو گی کہ بوگا کا انتقام پورا ہو جانے کے بعد درخشاں تک میری رہنمائی کر دو گی؟"

"ہاں، میں نے تم سے یہی عہد کیا ہے۔"

"تم روح ہو، اگر اپنا مطلب نکل جانے کے بعد میری نگاہوں سے اوجھل رہیں تو میں تمہارا کیا بگاڑ لوں گا؟" میں سپاٹ آواز میں بولا۔

"بوگا سے اگر میرا پیار سچا ہے تو میں تمہیں کبھی فریب نہ دوں گی البتہ یہ ممکن ہے کہ بدبخت اور بدکردار سوکارو میرے اور تمہارے درمیان اندھیروں کی ویسی ہی دیوار کھڑی کر دے جیسی اس نے میرے اور میرے محبوب کے درمیان کھڑی کر دی ہے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا پھر جلدی سے بولی "میں اب جا رہی ہوں۔ ہو سکتا ہے سمورا اپنے گھر سے نکل چکا ہو۔"

"کیا تم بھی اس کا تعاقب کرو گی؟"

جواب میں زادیا نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے اس کی کٹی ہوئی گردن سے خون کے قطرے تیزی سے ٹپکنے لگے پھر وہ یک لخت میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔ میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ سب سے پہلے میری نظر ٹامی پر پڑی جو میرے قریب پتھر کی مورتی منہ میں دبائے کھڑا تھا۔ میں نے جلدی سے اورو کا وہ مختصر مگر قیمتی مجسمہ ٹامی کے منہ سے لیا اور دبے قدموں اس کمرے میں چلا گیا جہاں میں نے اپنا قیمتی سامان رکھا ہوا تھا۔ اورو کے مجسمے کو حفاظت سے ایک محفوظ مقام پر چھپا کر میں دوبارہ خواب گاہ میں واپس آیا۔ جیکب گھوڑے بیچ کر بے خبر سو رہا تھا۔ میں نے اپنی دستی گھڑی پر نظر ڈالی۔ اس وقت رات کا ایک بجا تھا۔

ٹامی کو آہستہ سے تھپک تھپک کر میں نے آرام کرنے کا اشارہ کیا پھر دبیک منہ میں لٹکتا ہوا رہائش گاہ سے باہر آگیا۔ دوسرے ہی لمحے میں لمبے لمبے قدم اٹھاتا سمورا کی رہائش گاہ کی طرف جا رہا تھا۔ اس رات میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر چینی کا دیا ہوا پائپ اور زہریلی سوئیوں کا تحفہ بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ نہ جانے کیوں مجھے یقین تھا کہ میں بوگا تک پہنچنے میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔

میں رہائش گاہ پر تعینات محافظوں کے سامنے سے ہوتا ہوا گزر گیا، ریک منہ میں ہونے کی وجہ سے میں ان کی نظروں سے اوجھل تھا البتہ وہ مجھے دکھائی دے رہے تھے۔

میرا ذہن سمورا اور لوگا کی ملاقات میں الجھا ہوا تھا۔ لوگا کی حیثیت ہمارے لیے بے حد اہم تھی۔ ہر چند کہ ہم نے اسے کبھی عالم تصور میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کی عادات و اطوار سے بھی ناواقف تھے لیکن ہمیں یقین تھا کہ اگر ہم اسے ایک طویل قید سے آزاد کرا کے قبیلے والوں کے روبرو لانے میں کامیاب ہو گئے تو ہمیں لوگا کے علاوہ اور دیفنا کے عوام کی نگاہوں میں بھی ایک خاص عزت حاصل ہو جائے گی اور تب اس گمنام جزیرے میں ہمیں زندگی گزارنا اتنی دشوار نہ ہو گی جتنی سمورا کے دور میں تھی۔

زاریا کا خیال تھا کہ اس رات سمورا اور لوگا کی ملاقات یقینی ہو گی، وہ مرنے کے باوجود اپنے محبوب کو پالینے کی حسرت میں ابھی تک دنیا میں بھٹک رہی تھی اور میں زندہ ہونے کے باوجود درخشاں سے دور تھا۔

درخشاں کا تصور ذہن کے دھندلکوں پر ابھرا تو مجھے بھولی بسری باتیں یاد آنے لگیں، درخشاں میری زندگی کا حاصل تھی اسے پالینے کے بعد میں نے خود کو دنیا کا خوش قسمت ترین آدمی تصور کیا تھا شاید اس لیے کہ میری محبت یک طرفہ نہیں تھی درخشاں بھی مجھ سے ٹوٹ کر محبت کرتی تھی میری خاطر اس نے اپنا دھرم بدل دیا، وہ کاجل سے درخشاں بن گئی اور وہ خلیج جو ہمارے درمیان حائل تھی ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی۔

شادی کے بعد ہمارے روز و شب قابلِ رشک ثابت ہوئے لیکن پیار کے وہ پرسکون لمحے بڑے مختصر تھے۔ پنڈت پجاریوں نے درخشاں اور میری شادی کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا، وہ میری جان کے دشمن بن گئے، مجھے موت کے گھاٹ اتار دینے کی خاطر وہ روپ بدل بدل کر مجھ سے ٹکرائے میرے اور درخشاں کے رشتے کو توڑنے کی خاطر انھوں نے تمام جتن کر ڈالے پھر جب مجھ پر ان کا بس نہ چلا تو انھوں نے معصوم درخشاں کو عین اس وقت اپنے جنتر منتر کا نشانہ بنا دیا جب وہ میرے بچے کو جنم دینے والی تھی۔ کیلاش نے میری خوشیوں کو بچانے کی خاطر ہر ممکن کوشش کی لیکن اس کی مسیحائی بھی میرے کسی کام نہ آ سکی۔ پھر خوشیوں کا وہ باب ختم ہو گیا۔

درخشاں نے مرتے وقت مجھ سے ایک طویل سفر کی فرمائش کی جس کی تکمیل کی خاطر میں آج تک بھٹک رہا تھا، مجھے اور دیفنا کے لوگوں یا وہاں کے بے ہودہ رسم و رواج سے کوئی تعلق نہیں تھا، سمورا اور لوگا کے درمیان کیا رشتہ تھا؟ مکالا اور لوڑھے سوکارو کے درمیان دوستی کا جو معیار قائم تھا اس کی کیا نوعیت تھی؟ ساوری کون تھی اور اس کی حفاظت کی خاطر سمورا نے اپنی جان کی بازی کیوں لگا رکھی تھی یا بھوری پہاڑیوں کا راز کیا تھا؟ مجھے ان تمام فضولیات سے بھلا کیا غرض تھی لیکن وقت اور حالات نے مجھے الجھا دیا۔ میں جس قدر درخشاں کے قریب ہونے کی کوشش کرتا بدلتے واقعات کے طوفانی دھارے مجھے بہا کر اسی قدر دور لے جاتے میرے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا کہ ان درمیانی رکاوٹوں کو دور کروں۔ ان سے ٹکرائے بغیر میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔

میں اپنے پیچھے اپنی زندگی سے وابستہ جو ماحول چھوڑ آیا تھا اس کے بارے میں بھی مجھے کوئی اطلاع نہیں تھی، مجھے دیوان جی پر مکمل اعتماد تھا، وہ میری غیر موجودگی میں جاگیر کے کاموں کی دیکھ بھال کر سکتے تھے، انھیں ہمیشہ میرا مفاد عزیز رہا تھا لیکن میری عدم موجودگی میں ان پر کیا گزر رہی ہو گی۔ وہ کن حالات اور واقعات سے دوچار ہوں گے، مجھے کسی بات کا کوئی علم نہیں تھا۔

وقت کی بساط نے پلٹ کر کس قدر مضحکہ خیز صورت اختیار کر لی تھی، میں دنیا میں رہنے کے باوجود دنیا کے تمام خطوں سے کٹ کر رہ گیا تھا۔ میری دنیا صرف اور دیفنا کے گمنام جزیرے اور اس پر بسنے والے وحشی درندوں تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ کیلاش اور حبیب جیسے مخلص دوست اگر میرے ہمراہ نہ ہوتے تو شاید ایک اجنبی ماحول میں گھٹن کا احساس میرے لیے زیادہ شدید ہوتا اور کیا عجب تھا کہ حالات مجھے اپنے شکنجوں میں اس طرح گھیر کر جکڑتے کہ میں خود اپنے ہاتھوں اپنی زندگی ختم کرنے پر مجبور ہو جاتا۔

میرا ذہن واقعات کے بھنور میں الجھا ہوا تھا لیکن میرے قدم بدستور تیز تیز اٹھ رہے تھے، میری رفتار میں کوئی فرق نہیں آیا پھر میں اس وقت چونکا جب سمورا کے گھر کے قریب پہنچ کر اسے مکان سے نکلتے دیکھا۔ اگر مجھے تھوڑی دیر اور ہو جاتی تو شاید وہ میری دسترس سے دور جا چکا ہوتا اور میرے لیے اس کی تلاش آسان نہ ہوتی۔

سمورا کو دیکھ کر میں ٹھٹھر گیا۔ وہ تنہا نہیں تھا، منا ما بھی اس کے پیچھے پیچھے تھی، اسے سمورا کے ساتھ دیکھ کر مجھے تعجب بھی ہوا، میرا خیال تھا کہ سمورا، سوکارو اور مکالا کے علاوہ جن نے لوگا کے خلاف سازشوں کا جو جال بنا تھا اس میں کوئی چوتھا فرد شریک نہ ہو گا لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہوا، منا ما اور سمورا کو اس وقت ایک ساتھ دیکھ کر مجھے اپنی رائے بدلنا پڑی۔

گھر سے باہر آ کر سمورا نے اطراف کا جائزہ لیا پھر منا ما کے

ساتھ چلنے لگا۔ دیبک کی موجودگی میں وہ مجھے نہیں دیکھ سکتے تھے۔
میں تیزی سے دیبک کراں کے قریب ہو گیا اور تب میں نے دیکھا کہ
وہ دونوں کسی گہری سوچ میں غرق تھے۔ سمورا جو کل تک بستی
میں سینہ تان کر اور گردن اونچی کر کے چلنے کا عادی تھا اس وقت
بے حد کمزور اور پریشان نظر آ رہا تھا۔ مناما کی کیفیت بھی اس سے
کچھ زیادہ مختلف نہ تھی۔

وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بستی سے نکل کر انھوں نے
اپنا رخ اس سمت کر لیا جدھر ساحل کے ساتھ ساتھ چٹانوں کا
سلسلہ قائم تھا۔ وہ چلتے چلتے ایک دم تیزی سے رک کر پیچھے چاروں
طرف دیکھنے لگتے، انھیں اس بات کا خطرہ لاحق تھا کہ کوئی اور
تو ان کا تعاقب نہیں کر رہا۔ میں ان کے ساتھ ساتھ قدم ملا رہا تھا۔
ان کی طویل خاموشی مجھے گراں گزر رہی تھی وہ نہ جانے کن خیالوں
میں گم تھے کہ ابھی تک ان کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔
میں ان کی حرکات و سکنات کا جائزہ لیتا رہا اور ساتھ ساتھ ان
راستوں کو بھی ذہن نشین کرتا رہا۔

تقریباً ایک گھنٹے تک وہ خاموشی سے اپنا سفر کرتے رہے میں
محسوس کر رہا تھا کہ جوں جوں چٹانوں کا سلسلہ قریب آ رہا تھا
سمورا کے چہرے پر نظر آنے والی وحشت بڑھتی جا رہی تھی پھر
وہ چٹانوں کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ ایک بار پھر انھوں نے
دزدیدہ نگاہوں سے اطراف کا بغور جائزہ لیا پھر سمورا نے مناما کو
مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"مناما میرے رفیق! کیا تجھے یقین ہے کہ لوگا مجھے معاف
کر دے گا؟"

"مقدس اودیگا نے اس کے اوپر اپنی مہربانیوں کا سایہ
کر رکھا ہے اس لیے میری نگاہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکیں لیکن
میرا حساب یہی بتاتا ہے، وہ آسانی سے قابو میں نہیں آئے گا۔
اسے رام کرنے کے لیے خاصی تگ و دو کرنی پڑے گی۔"

"میرے بارے میں تیرا علم کیا کہتا ہے؟" سمورا نے الجھتے ہوئے
دریافت کیا۔ "کیا اودوفینا پر میرا اقتدار برقرار رہے گا؟"

"حالات پر منحصر ہے۔ قبل از وقت کوئی پیش گوئی نہیں
کی جا سکتی۔"

"مناما! کہیں ایسا تو نہیں کہ تو مجھے بہلانے کی کوشش کر رہا ہو؟"

"دیوتا کی مقدس مورتی کا گم ہو جانا تیرے حق میں نحس بھی
ثابت ہو سکتا ہے۔" مناما نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ "میرا
علم یہی کہتا ہے کہ وہ مورتی تجھے واپس مل جائے گی لیکن....." مناما
کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

"لیکن کیا مناما؟" سمورا اسے گھورتے ہوئے بولا۔ "تو چپ
کیوں ہو گیا؟ مجھے بتا، تیرا علم میرے سلسلے میں آنے والے کل کے لیے
کیا کہتا ہے؟"

"مقدس مجسمے کی گمشدگی میں اودیگا کی ناراضگی کو کوئی دخل
نہیں ہے۔"

"پھر اسے کس نے غائب کیا؟"

"وقت کی رفتار نے میری عقل کند کر دی ہے۔" مناما نے
ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "بدبخت سوکارو کے گندے علم نے میری صلاحیتوں
کو زنگ آلود کر دیا۔ ہندسوں اور خطوط کی ترتیب آپ ہی آپ
بگڑنے لگتی ہے اور یہ سب کچھ....."

"میں تجھ سے مقدس مجسمے کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔"
سمورا جھلا کر بولا۔ "اگر اس کی گمشدگی میں عظیم اودیگا کا ہاتھ
شامل نہیں ہے تو پھر وہ کون ہو سکتا ہے؟ مکالا۔ بدکردار اور
خبیث سوکارو یا کوئی اور؟"

"وہ جو بھی ہے اسی جزیرے پر موجود ہے میرا حساب یہی
بتاتا ہے اور۔ اگر ہندسوں کی ترتیب نے مجھے دھوکا نہیں دیا
تو....." مناما ایک بار پھر کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

"زبان بند مت کر مناما!" سمورا غرایا۔ "جو کچھ تیرا حساب
کہتا ہے کھل کر مجھے بتا دے۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

"اوروکے مجسمے کے غائب ہونے میں بھی اسی کا ہاتھ ہے
جس نے اس خدشے کا اظہار کیا تھا۔"

"ہواؤں کا دیوتا!" سمورا حیرت سے اچھل پڑا۔

مجھے بھی مناما کے اس جملے پر شدید حیرت ہوئی۔ جیکب کے بیان
کے مطابق میرا خیال تھا کہ وہ پراسرار شخصیت کارڈوبا کی تھی
جس نے کالبدی کی موت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جیکب کو بروقت
سوتے سے بیدار کیا اور اسے اس بات پر آمادہ کیا کہ سمورا کی رہائش گاہ
سے دیوتا کی مورتی غائب کر دے۔ جیکب جس نے پہلے سے سوچ
رکھا تھا کہ وہ جزیرے پر موجود اوروکے تینوں مجسموں کو نیست و نابود
کرنے کے بعد قبیلے کے لوگوں کو اپنے مذہبی رنگ میں رنگنے
کی کوشش کرے گا۔ کارڈوبا کے مشورے پر عمل کرنے کو تیار ہو گیا
لیکن مناما جو علم رمل کا ماہر تھا ایک نئی کہانی سنا رہا تھا۔

میرے ذہن میں متعدد خیالات نہایت سرعت سے ابھر
کر آپس میں گڈمڈ ہونے لگے، ہو سکتا تھا کہ جینی کی پراسرار طاقت
نے میری زبان سے نکلے ہوئے ایک امکانی خدشے کو حقیقت
کے سانچوں میں ڈھالنے کے لیے جیکب کو محض ذریعہ بنا لیا ہو اور
جیکب کو آمادہ کرنے کی خاطر اس نے کارڈوبا کی شخصیت کو
استعمال کیا ہو۔ لیکن یہ خیال بڑا مضحکہ خیز نظر آتا تھا۔ ایک
مجسمے کو غائب کرانے کی خاطر جینی کی بے پناہ پراسرار قوتوں کو

کس قدر پیچیدگیوں کی کیا ضرورت تھی؟ وہ خود بھی مجسمے کو غائب کر کے مجھے آگاہ کر سکتی تھی یا پھر کارڈوبا کے ذریعے اس مش کو پورا کر سکتی تھی۔ جبکہ بیچ کو درمیان میں آلۂ کار بنانے کی کیا ضرورت تھی؟

کیا جینی نے محض حالات کو الجھانے کی خاطر ایسا کیا ہوگا؟ اور اگر حقیقت یہی تھی تو پھر مناما کو جینی کا نام لینا چاہیے تھا۔ اس نے اس قدر وثوق سے میرا نام کیوں لیا؟ میں مناما کے چہرے پر طاری سنجیدگی کو غور سے دیکھتا رہا۔

"ہاں سمورا! میرا علم یہی کہتا ہے۔" مناما نے دوبارہ اپنے حساب کی تصدیق کی تو سمورا تلملا گیا۔

"شاید تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے یا پھر ہنگاروں کی ناجائز اولاد سوکارڈ نے اپنے گندے علم کے زور سے تیرا حساب بگاڑ دیا ہے۔ تو نے پہلے بھی اسی خیال کا اظہار کیا تھا کہ وہ دیوتا نہیں بلکہ ہماری طرح انسان ہیں۔"

"میرا حساب اب بھی یہی بتاتا ہے۔" مناما نے بدستور سنجیدگی سے جواب دیا۔

"پھر۔ انھوں نے مجھے رسوئی کے عتاب سے کس طرح نجات دلائی؟" سمورا غصے سے بولا۔ "عبادت گاہ سے سوکارڈ کے باہر آنے کے سلسلے میں ان کی پیشن گوئی بھی درست ثابت ہوئی اس کے بعد ہواؤں کے دیوتا نے اوروکے قیمتی مجسمے کے بارے میں جس خدشے کا اظہار کیا وہ بھی پورا ہوگیا۔ کیا یہ سب کچھ اتفاق ہے کیا انسانی پراسرار قوتوں کا مالک بن سکتا ہے؟"

"میں تیرے خیالات سے متفق ہوں لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ کچھ نادیدہ اور لازوال قوتیں ان کی پشت پناہی کر رہی ہوں۔"

سمورا نے چونک کر مناما کو دیکھا، کچھ دیر تک اپنا نچلا ہونٹ کاٹتا رہا پھر سپاٹ آواز میں بولا۔

"تو یہیں رک کر میرا انتظار کر۔ میں اس کے حلق میں خون کے قطرے ٹپکا کر واپس آتا ہوں۔"

"سردار! کیا یہ ممکن نہیں کہ میں بھی تمھارے ساتھ چلوں۔"

"کیوں؟" سمورا نے اسے مشکوک نظروں سے گھورا "تو وہاں کیوں جانا چاہتا ہے؟"

"مم۔ میں۔ میں اپنے سردار کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں۔" مناما نے دبی زبان میں اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

"تو۔ تو بوگا کو اپنا سردار کہہ رہا ہے۔" سمورا کے تیور خطرناک ہوگئے۔ "کیا زندگی سے تیرا دل بھر گیا ہے۔"

"اوروفینا کے جزیرے پر مجھے مذہبی رہنما کی حیثیت حاصل ہے۔" مناما نے سپاٹ آواز میں جواب دیا۔ "اوروکی مقدس مورتی گم ہوجانے کے بعد تو ہمارا سردار نہیں رہا۔"

"مناما!" سمورا کسی زخمی درندے کی طرح چیخ اٹھا۔ "کیا تو اپنے حواس کھو بیٹھا ہے؟"

"قبیلے کے لوگوں کو حالات کا علم ہوگیا تو تیرا انجام برا ہوگا۔"

"نہیں۔ قبیلے کے لوگوں کو حالات کا علم نہیں ہوگا۔" سمورا کا لہجہ سرد اور سفاک ہوگیا۔ "تجھے اپنی منحوس زبان بند رکھنا پڑے گی۔"

"ایسا ممکن ہے لیکن اسی صورت میں کہ تو مجھے بوگا سے ملا دے۔"

"شاید میں نے تجھے اپنا ہمراز بنا کر اچھا نہیں کیا۔"

"وہ وقت گزر گیا۔ اب تیری عافیت اسی میں ہے کہ تو وقت کے آگے گھٹنے ٹیک کر سرنگوں ہوجا۔" مناما نے ٹھوس لہجے میں مشورہ دیا۔

"سمورا موت کو گوارا کر سکتا ہے لیکن اپنا سر خم نہیں کر سکتا۔"

"بوگا عظیم ہے۔ میری مان تو اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اپنی غلطیوں کی معافی طلب کر لے، ہوسکتا ہے کہ وہ تجھے اپنی دوستی کے ناتے بخش دے۔"

"ہواؤں کے دیوتا نے کہا۔ ہے کہ اگر میں بوگا کو راضی کر لوں تو اوروکا گم شدہ مجسمہ مجھے دوبارہ مل سکتا ہے۔" سمورا نے مناما کو حقارت بھری نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ "مقدس اوریگا کی ناراضگی ختم ہوگئی تو قبیلے پر میرا اقتدار دوبارہ بحال ہوجائے گا۔"

"لیکن میرا علم کچھ اور کہتا ہے۔"

"کیا؟"

"تیرے اقتدار کے دن اب پورے ہو چکے ہیں۔" مناما نے کہا۔ "زاریا کی موت رائیگاں نہیں گئی، اس کا خون رنگ لا رہا ہے اور کیا عجب ہے کہ زاریا کی کربناک موت ہی نے اوریگا کی نگاہوں کے زاویے بدل دیے ہوں۔"

"مجھے اپنی حماقت کا احساس ہو رہا ہے۔" سمورا کی نگاہوں میں خون اتر آیا۔ "وہ میری زندگی کا سب سے منحوس اور بدترین لمحہ تھا جب میں نے تجھے اپنا رفیقِ جان کر اعتماد میں لینے کی کوشش کی۔ اگر میں اپنی زبان بند رکھتا تو نہ تجھے بوگا کی زندگی کا علم ہوتا نہ مقدس امانت کی گم شدگی کا پتہ چلتا۔"

"اب ان باتوں سے کیا حاصل۔ جو ہونا تھا ہوچکا۔"

"نہیں ساجھی وقت کی رفتار میرے ہاتھ میں ہے۔" سمورا کے لہجے میں درندگی آگئی، بجلی جیسی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے کمر سے لٹکتا ہوا خنجر نکال کر ہاتھوں میں تھام لیا پھر اسے فضا میں لہراتے ہوئے نہایت سفاک لہجے میں بولا۔ "میرے ہاتھوں کی دوسری حرکت تیری زبان کو ہمیشہ کے لیے بند کر دے گی۔ پھر قبیلے والوں کو حالات کا علم نہیں ہوسکے گا۔"

"مقدس اوریگا کی طاقت عظیم ہے۔ اس کا عتاب میری

موت کے بعد تیرے لیے اور زیادہ خطرناک اور عبرت ناک ہوگا۔"

"اگر تو اپنی منحوس زبان بند کرنے کا عہد کرے تو میں تیرے خون سے اپنے ہاتھ نہیں رنگوں گا۔ ورنہ مجھے مجبوراً تجھے موت کے گھاٹ اتارنا ہوگا۔"

"نہیں۔ میں تیرے ساتھ کوئی عہد نہیں کر سکتا۔"

"پھر مرنے کے لیے تیار ہو جا۔"

سمورا نے سرد لہجے میں جواب دیا پھر اس کا ہاتھ بجلی کی طرح لہرایا۔ مناما نے پھرتی سے دو قدم پیچھے ہٹنے کی عقلمندی نہ کی ہوتی تو اس کا پیٹ یقیناً چاک ہو گیا ہوتا۔

"سمورا!" مناما نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ "اب بھی وقت ہے اپنے ارادے سے باز آجا ورنہ۔۔۔۔!"

لیکن وہ اپنا جملہ پورا نہ کر سکا۔ سمورا نے چیتے کی طرح جھپٹ کر دوسرا وار کیا جو بے حد مہلک ثابت ہوا۔ خنجر مناما کے سینے پر ایک گہرا شگاف لگاتا ہوا گزر گیا۔ خون کی دھار ابل کر مناما کے جسم کو رنگین بنانے لگی۔ میں چاہتا تو مناما کی مدد کر سکتا تھا لیکن میں نے مداخلت مناسب نہیں سمجھی اس لیے کہ مجھے صرف لوگا کی کمین گاہ تک پہنچنا تھا، مناما کی ذات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

خون کی سرخی نے موت کا بھیانک احساس دلایا تو مناما نے پلٹ کر بھاگنے کی کوشش کی۔

"مناما! رک جا۔" سمورا نے اسے للکارا لیکن موت کی دہشت نے جیسے مناما کو بہرا کر دیا تھا۔ وہ دیوانہ وار بھاگتا رہا لیکن پھر اچانک دوڑتے دوڑتے ایک جھٹکے سے رک گیا۔ اس کے حلق سے ایک کرب ناک چیخ بلند ہو کر ویرانے میں دور تک پھیلتی چلی گئی۔ اس کے جسم نے یکے بعد دیگرے دو تین جھٹکے لیے پھر وہ اوندھے منہ سنگلاخ زمین پر کسی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح ڈھیر ہو گیا۔ سمورا کا پھینکا ہوا خنجر اس کی پشت پر دستے تک گھسا نظر آرہا تھا۔

"مجھے تیری موت پر دکھ ہے میرے رفیق لیکن تیرے دن پورے ہو چکے تھے۔ تو نے سمورا کے ساتھ دشمنی مول لے کر اپنی عبرت ناک موت کو للکارا۔ میں نے تیری خواہش پوری کر دی۔ اب تو ہمیشہ آرام اور سکون کی نیند سوتا رہے گا۔ میں نے تیری زبان پر اپنے عتاب کی مہر لگا دی ہے اس لیے کہ تو قبیلے کے لوگوں کے سامنے میرے خلاف زہر نہ اگل سکے۔ میں کچھ دیر کے لیے تجھ سے اجازت چاہوں گا۔ پہلے لوگا کی خیریت دریافت کر لوں پھر تیری اکڑی ہوئی لاش کو ٹھکانے لگانے کی کوشش کروں گا۔ تیری موت نے میری مشکل حل کر دی ہے۔ میں مجسمے کی گمشدگی کو تیری گمشدگی سے منسلک کر کے قبیلے کے لوگوں کو باور کرانے کی کوشش کروں گا کہ مقدس رنگا نے تجھے [illegible] کے ساتھ جھوٹی پہاڑیوں پر غضب کیا ہے۔

اس طرح میری سرداری بھی برقرار رہے گی اور میں سمندری اور ہواؤں کے دیوتا کی ہمدردیاں حاصل کر کے قبیلے والوں کے سامنے اپنا وقار برقرار رکھنے کی کوشش کروں گا۔ مجھے معاف کر دینا میرے رفیق کہ میں تیری لاش کو قبیلے کے رسم و رواج کے مطابق ٹھکانے لگانے سے قاصر ہوں۔"

سمورا کچھ دیر تک مناما کی اکڑی ہوئی لاش سے باتیں کرتا رہا پھر اس نے آگے بڑھ کر مناما کے جسم سے خنجر نکال کر دوبارہ اپنی کمر میں اڑس لیا اور چٹانوں کی جانب قدم اٹھانے لگا۔ میں ایک خاموش تماشائی کی طرح سمورا کے ساتھ لگا رہا۔

مناما کی موت نے سمورا کی ذہنی کیفیت کا اظہار کر دیا تھا۔ وہ ہر قیمت پر قبیلے کا سردار بنا رہنا چاہتا تھا۔ اسی گدی کی خاطر اس نے لوگا کو نہایت خوبصورتی سے راستے سے ہٹایا تھا لیکن ساوری کے جوان ہونے پر مکالا اور اس کے درمیان ٹھن گئی۔ بوڑھا ساحر چونکہ مکالا کو پسند کرتا تھا اس لیے وہ بھی مکالا کی طرف ہو گیا۔ یوں قبیلے کے اندر دو ٹولیاں بن گئیں۔ سمورا سردار تھا اس لیے اس کے ہاتھ زیادہ مضبوط تھے لیکن مقدس اور قیمتی مجسمے کے غائب ہو جانے سے وہ بالکل تنہا رہ گیا تھا۔ حالات کے پیش نظر اس نے مناما کو اپنا ہمراز بنانے کی کوشش کی مگر مناما نے جب لوگا کو اپنا سردار کہا تو وہ اپنا غصہ ضبط نہ کر سکا اور انجام کار مناما کو اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے۔

میرے لیے ان وحشیوں کے درمیان کھیلی جانے والی خون کی ہولی یا قتل و غارت گری کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔ وہ جس ماحول میں پروان چڑھے تھے اس میں انسانی قدروں کا لحاظ و مروت کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ وہ تہذیب کی ابجد سے بھی ناواقف تھے۔ ان کے درمیان برسوں سے جو جنگلی اور وحشیانہ رسمیں چلی آرہی تھیں وہی ان کا مذہب تھا۔ اس پر وہ سختی سے عمل کرنے کے عادی تھے۔ ان کی اصلاح ناممکن تھی۔ ظلم و تشدد، قتل و غارت گری ان کے دلچسپ مشغلے تھے۔ وہ اگر کسی کو بڑا مانتے تھے تو اپنے روایتی دیوتاؤں کو یا پھر اس شخص کو جو اتفاق رائے سے ان پر بحیثیت سردار مسلط کر دیا جاتا۔

سمورا بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ شاید اسی لیے رفیق کہنے کے باوجود اس نے مناما کے کانٹے کو پل بھر میں اپنے درمیان سے ہٹا دیا اور اب وہ پتھریلی زمین پر تیزی سے قدم بڑھا رہا تھا۔ چٹانوں کے قریب پہنچ کر اس نے پھر کسی ممکنہ تعاقب کی تصدیق کی پھر ایک تنگ سی دراڑ میں داخل ہو گیا۔ دراڑ خاصی دور تک بل کھاتی چلی گئی تھی۔ سمورا اپنے توانا جسم کو تنگ راستے کی مناسبت سے سمیٹتا اور سنبھلتا رہا۔ وہ خاصی جلدی میں تھا

راستے اس کے دیکھے بھالے تھے اس لیے اسے کوئی دشواری نہیں پیش آرہی تھی۔

دراڑ کے سلسلے کو عبور کرکے وہ ایک کھلے حصے میں آگیا جہاں پتھریلی زمین پر سمندر کا پانی موجود تھا، پانی کے دوسری جانب بلند چٹانیں موجود تھیں سمورا نے پتھریلی زمین کا وہ حصہ بھی تیز رفتاری سے عبور کیا اس کے بعد وہ چٹان کے اوپر چڑھنے لگا، میں برابر اس کے ساتھ لگا رہا، چٹان پر کچھ دور اوپر جانے کے بعد وہ ایک ایسے مقام پر پہنچ کر رک گیا جہاں چیل کی شکل سے ملتا جلتا ایک خاصہ بڑا پتھر کا ٹکڑا چٹان سے نیچے کی جانب جھکا ہوا نظر آرہا تھا۔ اس پتھر کے قریب جاکر سمورا ایک لمحے کو رکا، کچھ دیر تک خاموش کھڑا ماحول کی سن گن لیتا رہا پھر وہ وزنی پتھر کے قریب بائیں جانب والے راستے پر ہولیا۔ پندرہ بیس منٹ تک وہ چٹانوں پر ادھر ادھر چکر مارتا رہا پھر ایک تنگ سی دراڑ کے اندر داخل ہوگیا جو میرے اندازے کے مطابق دس پندرہ منٹ تک بل کھاتی چلی گئی تھی دراڑ کے اختتام پر آگے جانے کا راستہ بظاہر مسدود نظر آتا تھا لیکن سمورا نے چٹان کے ایک حصے پر دونوں ہاتھ جما کر طاقت صرف کی تو وہاں بھی ایک خلا پیدا ہوگیا جس کے اندر سے ایک آدمی بمشکل گزر سکتا تھا۔

سمورا کی پیروی میں میں نے بھی اس خلا سے گزرنے میں خاصی جلد بازی کا مظاہرہ کیا۔ دوسری جانب خاصا اندھیرا تھا میں نے ایک دو جگہ معمولی ٹھوکریں کھائیں لیکن سنبھل گیا۔ سمورا چونکہ ان راستوں سے واقف تھا اس لیے وہ نہایت آرام سے آگے قدم اٹھاتا رہا۔ کچھ دیر ہم آگے پیچھے چلتے رہے پھر سمورا نے ایک اور وزنی پتھر کو درمیان سے ہٹایا تو گھپ اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن نے مجھے چونکنے پر مجبور کردیا اس کے بعد ہمیں زیادہ دور سفر نہیں کرنا پڑا۔ کچھ دیر بعد میں سمورا کے ساتھ ایک کشادہ غار میں موجود تھا جس کے اندر ہر طرف خاصی روشنی بھی موجود تھی۔

غار کے درمیان ایک مخروطی قسم کا نوکیلا وزنی پتھر فرش کے اندر دھنسا نظر آرہا تھا جس پر لوہے کی ایک زنگ آلود زنجیر دکھائی دے رہی تھی روشنی کا بندوبست یہاں بھی بالکل اسی انداز میں کیا گیا تھا جیسا میں ایک بار پہلے دیکھ چکا تھا، غار کے اندر چٹان کو کاٹ کر ایک بلند جگہ ایک چھوٹا سا سوراخ کیا گیا تھا جس کی دوسری سمت غالباً موم کی مشعل روشن تھی اس کی روشنی کشادہ غار کو بھی روشن کیے ہوئی تھی۔

سمورا کچھ دیر تک خاموش کھڑا نوکیلے مخروطی پتھر کو حسرت بھری نظروں سے گھورتا رہا۔ بظاہر وہاں کوئی آدم یا آدم زاد نظر نہیں آرہا تھا لیکن جب میں سمورا کے ساتھ گھوم کر وزنی پتھر کی دوسری سمت گیا تو وہ شخص میری نظروں میں آگیا جو سنگلاخ فرش پر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر چھپائے اوندھا پڑا تھا۔ زنگ آلود زنجیر کا دوسرا سرا اس کے پیروں میں بیڑیوں کی طرح موجود تھا۔

"لوگا" میرے ذہن میں ایک نام تیزی سے گونجا، میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں، میں اس شخص کو غور سے دیکھنے لگا اس کی شکل اس کے ہاتھوں کے درمیان چھپی تھی لیکن میں اس کی جسامت اور قد وقامت کا بخوبی اندازہ لگا سکتا تھا۔ میرا خیال تھا کہ لوگا قید تنہائی کی صعوبتیں جھیلتے جھیلتے بے حد لاغر اور نحیف ہو چکا ہوگا۔ وہ سمورا کے راستے کا سب سے قوی اور بڑا پتھر تھا اس لیے اس کے ساتھ کسی اچھے سلوک کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی لیکن وہ شخص جو فرش پر اوندھے منہ پڑا تھا اگر لوگا ہی تھا تو پھر میرا خیال درست نہیں تھا۔

وہ درمیانہ قد اور دوہرے بدن کا مالک تھا۔ اس کے جسم پر میل اور گندگی کی خاصی دبیز تہیں موجود تھیں لیکن ہاتھ اور کہنیوں کے پاس سے اس کی جلد کا اصلی روپ بھی نظر آرہا تھا جو مقامی لوگوں کے مقابلے میں خاصا اجلا کہا جا سکتا تھا اس کے جسم پر لباس نام کی اگر کوئی شے موجود تھی تو وہ ایک خستہ حال لنگوٹی ہی تھی، اس کے سر کے بال خاصے دراز اور الجھے ہوئے تھے۔

سمورا اسے خاموش کھڑا حقارت بھری نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس نے غار کے اس حصے کی جانب دیکھا جس کی دوسری سمت سے روشنی پھوٹ رہی تھی چند لمحے وہ خلا کے پتھریلے حصے پر روشنی کی پراسرار کپکپاہٹ کو غور سے گھورتا رہا پھر اس نے مدھم لہجے میں کسی کو آواز دی۔

"اوگارا! کیا تو جاگ رہا ہے؟"

"سردار!" خلا کی دوسری جانب سے ایک سرسراتی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی "تیرا غلام پوری طرح ہوشیار ہے۔"

"کیا تجھے میری آمد کی خبر ہوگئی تھی؟"

"اوگارا جانتا ہے کہ غفلت کی سزا بھیانک موت ہے اس لیے وہ اپنے فرائض سے کبھی غافل نہیں ہوتا۔ میں نے تمہیں اسی وقت دیکھ لیا تھا جب تم نے پتھریلی زمین پر بہتے پانی میں قدم رکھا تھا۔"

"کیا تیری عقابی نگاہیں اس وقت بھی جاگ رہی ہیں؟"

"ہاں مقدس سمورا! میری نظریں اس وقت بھی نشیبی راستوں پر بھٹک رہی ہیں میں پوری طرح محتاط ہوں۔"

"اوگارا!" سمورا نے سرد لہجے میں کہا۔ "کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تو نے اس وقت عظیم مکالا کو خوش آمدید کیوں نہیں کہا۔"

"شبِ دیجور میں بھٹکنے والی بے چین روحوں کی قسم میں نے تیرے سوا کسی اور کو نہیں دیکھا۔ میں جانتا ہوں کہ غفلت کی سزا بھیانک......"

"آنکھیں کھلی رکھنا اوگارا! آج کی رات ہمارے لیے بہت اہم ہے۔"

سمورا نے تیز لہجے میں کہا۔ مجھے اس کے اور اوگارا کے درمیان ہونے والی گفتگو پر سخت حیرت ہوئی۔ بوگا کو جہاں قید کیا گیا تھا وہاں سمورا کا ایک خاص آدمی ہر وقت محتاط رہتا تھا۔ غار کی دوسری جانب چٹانوں کے درمیان کوئی ایسا معقول بندوبست ضرور رہا ہوگا جہاں سے نشیبی علاقوں کو بہ آسانی دیکھا جا سکتا تھا جاہل اور وحشی درندوں کی وہ سوجھ بوجھ میرے لیے حیرت انگیز ثابت ہوئی۔

زمین پر پڑا ہوا شخص غالباً گہری نیند میں تھا لیکن پھر وہ کراہ کر اٹھنے پر مجبور ہو گیا۔ سمورا کی وہ حرکت بھی درندگی کی ایک بدترین مثال تھی۔ اوگارا سے گفتگو ختم کرنے کے بعد اس نے اپنی خون خوار نظریں دوبارہ بوگا پر مرکوز کر دیں کچھ دیر اسے تکنکی باندھے حقارت بھری نظروں سے دیکھتا رہا پھر اچانک اس نے ایک بھرپور اور شدید ٹھوکر ماری جس کی تکلیف نے بوگا کو کراہ کر سیدھا ہو جانے پر مجبور کر دیا اور تب میں نے پہلی بار اس کے چہرے کے خدوخال کو دیکھا۔ بڑھی ہوئی جھاڑ جھنکار داڑھی نے اس کی شکل کو اپنے اندر سمیٹ رکھا تھا لیکن اس کے باوجود وہ صحت مند نظر آ رہا تھا۔ خاص طور پر اس کی آنکھیں بے حد روشن اور چمک دار تھیں۔

"تو۔ تو پھر آ گیا۔" اس نے کراہتے ہوئے سمورا کو مخاطب کیا پھر اپنے جسم کو سمیٹ کر وزنی پتھر سے لگا دیا۔ زنگ آلود زنجیر اس کے حرکت کرنے سے آہستہ سے کھڑکھڑا کر رہ گئی۔

"ہاں۔ عظیم بوگا! سمورا پھر تیری خیریت دریافت کرنے آ گیا۔"

"اتنی جلدی جلدی زحمت مت اٹھایا کر۔" بوگا نے ٹھوکر سے پیدا ہونے والی تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے کہا۔ "تو اب اوڈینا کا سردار ہے اور سردار کو اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہنا چاہیے۔"

"تو آج تک نہیں بدلا۔" سمورا نے زہر خند سے جواب دیا۔ "موت کے سرسراتے گزرتے لمحوں کی ہر آہٹ کے ساتھ تیرے قریب ہوتے جا رہے ہیں لیکن تو ابھی تک سمورا کے ساتھ اپنی دوستی کا دم بھر رہا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ تو اپنی رہائی کے خواب دیکھ رہا ہو۔"

"محبت اور جنگ میں تمام حربوں کا استعمال جائز سمجھا جاتا ہے۔ رہا دوستی کا مسئلہ تو میں آج بھی تجھے اپنا بہترین دوست سمجھتا ہوں۔"

"میں آج بھی تیری دوستی کے رشتوں کو تازہ کرنے کی غرض سے یہاں آیا ہوں۔"

"مجھے یقین تھا کہ تو ضرور آئے گا۔" بوگا نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "تو نہ آتا تو مجھے تیری دانش مندی پر شبہ ہوتا۔"

"تیری یادداشت ہمیشہ سے بے مثال رہی ہے۔ قبیلے کے لوگ آج بھی تیرا نام بڑی عزت و عقیدت سے لیتے ہیں۔"

"سمورا!" اس بار بوگا نے حسرت بھری آواز میں احتجاج کیا۔ "مجھے سورج کی روشنی دیکھے ایک زمانہ بیت گیا۔ میں اپنے ماضی کو ایک بھیانک خواب سمجھ کر بھول چکا ہوں لیکن تو جب بھی آتا ہے بوگا کے سینے پر چرکے لگانا نہیں بھولتا۔"

"یہی چرکے ہمارے درمیان دوستی کے مقدس رشتے کو تازہ کیے ہوئے ہیں۔" سمورا نے حقارت سے کہا پھر اپنا خنجر نکالتے ہوئے بولا۔ "تیار ہو جا بوگا! آج سمورا ایک بار پھر قبیلے کی پرانی رسم نبھانے آیا ہے میرے خون کے قطرے تیرے حلق میں پہنچ کر تیرے وجود کو تر و تازہ رکھیں گے۔"

بوگا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حسرت بھری نگاہوں سے سمورا کو دیکھتا رہا۔ پھر میں نے سمورا کو خنجر کی نوک سے الٹے ہاتھ کی پہلی انگلی میں شگاف لگاتے دیکھا۔ خون کے قطرے اس کی انگلی سے ٹپکنے لگے تو وہ تیزی سے بوگا کے قریب چلا گیا۔ میرا خیال تھا کہ بوگا جو نہ جانے کب سے قید کی تکلیفیں برداشت کر رہا تھا آسانی سے رسم کی ادائیگی پر آمادہ نہیں ہوگا لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہوا۔ میری توقع کے خلاف بوگا نے کچھ کہے بغیر ہی اپنا منہ کھول دیا۔ سمورا نے جلدی سے خون کے چند قطرے اس کے حلق میں ٹپکائے پھر دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولا۔

"مجھے حیرت ہے۔ میں نے تجھے فریب سے دوچار کر کے تیرے عقیدت مندوں کی نگاہوں سے ہمیشہ کے لیے دور کر دیا۔ تو ایک طویل مدت سے اس ویران غار میں پڑا زندگی اور موت کی درمیانی ساعتیں پوری کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود تو سمورا کو اپنا دوست سمجھتا ہے۔"

"دشمنی تو نے کی تھی۔ وہ تیرا فعل تھا لیکن میں کل بھی تجھے اپنا دوست سمجھتا تھا اور آج بھی تجھے اپنا بہترین رفیق سمجھتا ہوں۔"

"بوگا! کیا تو سچ کہہ رہا ہے۔"

"جو شخص موت کے کنویں میں پیر لٹکائے ہو اس سے جھوٹ کی توقع نہیں کرنا چاہیے۔"

"اگر تو سچ بول رہا ہے تو آج تجھے اپنی دوستی کا ثبوت دینا

ہوگا۔" سمورا بوگا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے گھورتے ہوئے بولا۔" کیا تو مقدس اور یگا کے نام پر اپنے دوست کو معاف کر سکتا ہے؟"

بوگا ایک لمحے کو چونکا پھر اپنا ہونٹ چبانے لگا۔ اس کی آنکھوں کی چمک ماند پڑنے لگی۔ کچھ دیر تک وہ سمورا کو وضاحت طلب نظروں سے گھورتا رہا پھر سپاٹ لہجے میں بولا۔

"کیا میں یہ سمجھوں کہ تو نے ساودی کے سلسلے میں اپنا عہد توڑ دیا ہے۔"

"نہیں۔ ساودی آج بھی دیویوں کی طرح پاک ہے۔" سمورا تیزی سے بولا۔" مکالا یا اس کے ساتھیوں کے ہاتھ ابھی تک ساودی تک نہیں پہنچ سکے۔"

"پھر۔ تو معافی کس بات کی طلب کر رہا ہے؟"

"اور دو کا وہ مقدس اور نایاب مجسمہ جو میرے پاس تیرے باپ کی امانت تھا پراسرار طور پر غائب ہو گیا ہے۔"

"کیا۔ کیا تو سچ کہہ رہا ہے سمورا؟" بوگا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"ہاں۔" سمورا ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔" قبیلے کے لوگ ابھی تک اس راز سے واقف نہیں ہوئے۔ اگر تو مجھے اور یگا کے مقدس نام پر معاف کر دے تو گم شدہ مجسمہ مجھے دوبارہ مل سکتا ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ تو ایک بار پھر مکالا اور بدکردار سوکا کے فریب کا شکار ہو رہا ہے۔" بوگا نے تیزی سے کہہ پھر بولا۔" کیا تو نے منالا سے بھی دریافت کیا کہ اس کا حساب کیا کہتا ہے۔"

"منالا کی کوڑیاں ٹوٹ کر بکھر چکی ہیں۔ میں نے اس کے ہندسوں اور خطوط کے حساب کو ختم کر دیا۔"

"کیا۔ کیا تو نے اور دو فینا کے مذہبی رہنما کو بھی اپنی زندگی کا نشانہ بنا ڈالا؟"

"ہاں۔" سمورا نفرت سے بولا۔" مجسمے کی گم شدگی کی اطلاع ملتے ہی اس بدبخت نے طوطے کی طرح نگاہیں پھیر لی تھیں۔ وہ مجھے ایک نظر دیکھنے کا آرزو مند تھا۔"

"تو نے برا کیا سمورا! بہت برا کیا۔" بوگا نے سنجیدگی سے جواب دیا۔" منالا کی موت تیرے حق میں تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ تجھے اسے میری زندگی کے راز سے آگاہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

"بوگا! کیا تو مجھے منالا کی موت کی آڑ لے کر خوف زدہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔"

"نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں سمورا! جو کچھ تو بتا رہا ہے میرے بزرگوں نے اسی کی پیش گوئی کی تھی۔" بوگا نے جذباتی انداز میں جواب دیا۔" مقدس مجسمے کا غائب ہو جانا۔ مذہبی رہنما کی موت اور۔ اور کیا اور دو فینا کے جزیرے پر کچھ اجنبی بھی موجود ہیں؟" بوگا کا آخری جملہ سن کر سمورا کے علاوہ میں بھی چونک اٹھا۔ اس نے اپنے بزرگوں کی کسی پیش گوئی کا تذکرہ کیا تھا۔ اس پر جو کچھ بیت رہی تھی شاید اس کا علم اسے پہلے سے تھا۔ غالباً اسی لیے وہ ابھی تک حالات سے دل برداشتہ نہیں ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں کی پراسرار چمک بے معنی نہیں تھی۔ وہ یقیناً بساط الٹنے کے لیے موقع کا منتظر تھا۔ اس کے بزرگوں نے اسے جو کچھ بتایا تھا وہ غلط نہیں تھا۔ اور دو فینا کے جزیرے پر ہماری موجودگی کا علم اسے ہماری آمد سے بہت پہلے ہو چکا تھا لیکن اس نے اپنی زندگی کے اس اہم راز میں سمورا کو شریک نہیں کیا۔

"تجھے اجنبیوں کی موجودگی کا علم کیسے ہوا؟" سمورا نے اسے نفرت سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"شاید تو میری بات پر یقین نہ کرے لیکن یہ حقیقت ہے کہ تیری غداری سے بہت پہلے میرے بزرگوں نے مجھے آنے والے حالات سے آگاہ کر دیا تھا اور پھر۔ کوبل نے بھی مرنے سے ایک رات قبل حساب لگا کر میرے بزرگوں کی بات کی تصدیق کر دی تھی۔"

"کوبل۔" سمورا ہونٹ چباتے ہوئے حقارت سے بولا۔" تو کیا تو نے ساودی کے اس بدنصیب باپ کو بھی بزرگوں کے راز بتا دیے تھے۔"

"نہیں۔ کوبل نے خود ہی مجھے تمام خطروں سے آگاہ کیا تھا۔"

"سمجھا۔ شاید اسی لیے تو نے ساودی کو ہمارے ہاتھوں سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک فرضی کہانی سنائی تھی۔"

"یہ تیرا وہم ہے۔" بوگا نے تیزی سے جواب دیا۔" کوبل نے مجھ سے یہی کہا تھا کہ جس روز ساودی بے عزت ہوئی وہ دن تیری بربادی اور تباہی کا بدترین آغاز ہوگا۔ تو میرا دوست ہے اس لیے میں نے تجھے بہت پہلے ساودی کی حفاظت کا مشورہ دیا تھا۔"

سمورا کی آنکھوں میں خون اُبلنے لگا۔ وہ بوگا کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورنے لگا۔

"میری بات کا یقین کر سمورا! میں تجھ سے فریب نہیں کر رہا۔"

"ساودی کو بھول جا بوگا!" سمورا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔" میری بات کا جواب دے۔ کیا تو اور یگا کے مقدس نام پر مجھے معاف کرنے کو تیار ہے؟"

"نہیں۔ میں دیوتاؤں کی مرضی میں دخل نہیں دے سکتا۔"

"میں تجھ سے درخواست کر رہا ہوں۔"

"میں مجبور ہوں۔"

"بوگا! اچانک سمورا نے تیور بدل کر سفاک لہجے میں کہا۔

"اس خیال کو ذہن سے نکال دے کہ سمورا کی زندگی میں تو دوبارہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لے گا۔ تیری زندگی اور موت دونوں میرے اختیار میں ہیں۔"

"دیر مت کر سمورا!" لوگا سپاٹ آواز میں بولا۔ "اگر تو سمجھتا ہے کہ میری زندگی تیرے راستے کی دیوار بن رہی ہے تو مجھے موت کے گھاٹ اتارنے سے دریغ مت کر لیکن اتنا یاد رکھنا کہ کسی سردار کی موت بھی دیوتاؤں کے عتاب کا سبب بن سکتی ہے۔"

"دیوتاؤں کا عتاب" سمورا نے حقارت سے کہا پھر وحشیانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔ "لوگا! تو نے قبیلے کے لوگوں کو جس سحر میں مبتلا کیا تھا وہ اب ٹوٹ چکا ہے۔ میری طرف غور سے دیکھ۔ کیا تو نے میری گردن کی رسولی کو بھی دیوتاؤں کا عتاب نہیں کہا تھا۔"

"ہو سکتا ہے دیوتاؤں کو تیرے اوپر رحم آگیا ہو۔"

"نہیں۔" سمورا گرج اٹھا۔ "میرے ساتھ یہ مہربانی ان اجنبی لوگوں نے کی ہے جو اورفینا کے جزیرے پر میرے مہمان ہیں۔ وہ سمندر اور ہواؤں کے عظیم دیوتا ہیں ان کی قوتیں لازوال ہیں۔"

"میں نہیں مانتا۔" لوگا نے پہلی بار نفرت کا اظہار کیا۔ "سب سے زیادہ عظیم اورنیکا ہے جو تمام چیزوں کا خالق اور قسمتوں کا مالک ہے۔"

"آج اس کا فیصلہ بھی ہو جائے گا۔ میری بات کا جواب دے لوگا! میں آخری بار تجھ سے پوچھ رہا ہوں۔ کیا تو مجھے معاف کرنے کو تیار ہے؟"

"نہیں۔" لوگا فیصلہ کن انداز میں بولا۔ "میں تجھے اورنیکا کے نام پر معاف نہیں کر سکتا۔"

"ایک بار پھر سوچ لے تیری موت کے ساتھ ساتھ ساوری کی عزت بھی مٹی میں مل جائے گی۔"

"میرا نام لوگا ہے۔ لوگا اورنیکا کا پجاری وہی ہوتا ہے جو دیوتا کے نام پر اپنی زندگی قربان کر دے۔"

"تو پھر اپنی زندگی کی بھینٹ دینے کو تیار ہو جا۔"

سمورا کے تیور خطرناک ہو گئے۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا۔ لوگا کے انکار نے اسے جنونی بنا دیا۔ ایک قدم پیچھے ہٹ کر اس نے خنجر کو فضا میں بلند کیا۔ میرے لیے وہ لمحہ بے حد اہم تھا۔ لوگا کی زندگی اورفینا کے گمنام اور پراسرار جزیرے پر پہنچنے کے لیے بے حد کارآمد تھی چنانچہ میں تیزی سے آگے بڑھا لیکن قبل اس کے کہ میں سمورا کو اس کے ارادے سے باز رکھنے میں کامیاب ہوتا وہ بجلی کی سی پھرتی سے خنجر پھینک چکا تھا لیکن پھر دوسرے ہی لمحے جو کچھ ہوا اس نے میری عقل بھی خبط کر دی۔

سمورا کا پھینکا ہوا خنجر لوگا کے بجائے تکون پتھر سے ٹکرا کر ایک طرف دور جا گرا پھر سنگلاخ فرش سے دھوئیں کے کثیف بادل تیزی سے بلند ہونے لگے میرے دیکھتے ہی دیکھتے بادلوں نے لوگا کو اپنے اندر چھپا لیا۔ سمورا نے بادلوں کو چیر کر آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن اس طرح ایک جھٹکے سے اچھل کر دور جا گرا جیسے کسی نادیدہ قوت نے اسے گیند کی مانند اچھال دیا ہو۔

زمین پر گرنے کے بعد وہ ایک تماشے کے لیے بادلوں کی طرف متوجہ ہوا پھر دوسرے ہی لمحے بوکھلا کر اٹھا اور واپسی کے لیے بے تحاشہ بھاگنے لگا۔ میں نے وہاں رکنا چاہا۔ لوگا تک پہنچ جانے کے بعد خالی ہاتھ نہیں واپس آنا چاہتا تھا مگر اسی لمحے جینی کی گھبرائی ہوئی آواز میرے کانوں میں صدائے بازگشت بن کر گونجنے لگی۔

"دیوتاؤں کی پراسرار قوتوں سے ٹکرانا تمہارے لیے بھی خطرناک ثابت ہوگا۔ جتنی جلدی ممکن ہو اس طلسم کدے سے باہر نکل جاؤ۔"

جینی کی آواز سننے کے بعد میں نے وہاں مزید رکنے کی حماقت نہیں کی۔

●

دوسرے روز میں نے پوری بستی میں مناما کو تلاش کر ڈالا لیکن کہیں اس کا نام و نشان نہ ملا۔ ہر چند کہ سمورا نے اسے میری نگاہوں کے سامنے اپنے قہر و غضب کا نشانہ بنایا تھا لیکن نہ جانے کیوں مجھے وہ باتیں خواب سی لگ رہی تھیں شاید اس لیے کہ مجھے رات کی بات صرف پراسرار بادلوں کے نمودار ہونے اور جینی کی تنبیہہ تک یاد تھی۔ میں جینی کے مشورے پر تیزی سے غار سے باہر نکلا تھا اس کے بعد کیا ہوا مجھے کچھ یاد نہیں رہا۔

جیکب اور کیلاش دونوں میرے ساتھ تھے۔ دونوں ہی نے مجھ سے استفسار کیا کہ میں مناما کی جستجو میں کیوں مارا مارا پھر رہا ہوں لیکن میں نے جیکب کو مذاق میں ٹال دیا اور کیلاش کو یہ کہہ کر الجھا دیا کہ گزشتہ رات میں نے خواب کی حالت میں مناما کو کرب ناک عالم میں موت سے ہمکنار ہوتے دیکھا ہے۔ کیلاش کا خیال تھا کہ ہم سمورا سے اپنے شبہے کی تصدیق کر سکتے ہیں لیکن میں نے سمورا سے پوچھ گچھ مناسب نہیں سمجھی۔

"میرا خیال ہے کہ تم دو تین وقت صرف پانی پر گزارا کرو۔"

جیکب نے میری سنجیدگی کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ "گزشتہ رات تم نے غالباً بھوک سے زیادہ شکم سیر ہونے کی کوشش کر ڈالی اور میرا تجربہ کہتا ہے کہ پیٹ زیادہ بھرا ہو تو انسان سوتے میں سہانے سہانے خواب دیکھنے لگتا ہے۔"

"خود اپنے بارے میں تمہاری کیا تشخیص ہے۔" کیلاش نے پوچھا۔ "کیا تم خود کو ہوش مند کہہ سکتے ہو؟"

"کیوں۔ کیا میں نے تم سے کہا ہے کہ گزشتہ رات میں اپیا کے ساحل پر چہل قدمی کر رہا تھا اور میری گناہ گار آنکھوں نے ڈکیلا کو سر کے بل آسمان کی جانب پرواز کرتے دیکھا ہے؟" جیکب نے کیلاش کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھنا چاہا۔

"تم گفتگو کے علاوہ شکل سے بھی اس وقت کسی تھرڈ کلاس تھیٹر کے مسخرے لگ رہے ہو۔" کیلاش بولا۔ "کسی کی بھیانک موت کو سہانے خواب کے نام سے نہیں یاد کیا جا سکتا البتہ روپا جن حالات کا شکار ہوئی تھی اسے....."

"میں اپنی غلطی تسلیم کرتا ہوں۔" جیکب جلدی سے بولا۔ "مزبان ہی تو ہے پھسل گئی ہوگی مگر کیا تم اسے دانش مندی کہو گے کہ ہم ایک گمنام جزیرے میں کسی اجنبی کے بارے میں اس طرح پرسش احوال کرتے پھر رہے ہیں جیسے وہ ہمارا قریبی عزیز رہا ہو۔"

"کسی شبہے کی تصدیق کرنے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں۔"

"تسلیم۔" جیکب نے بحث کرتے ہوئے کہا۔ "اب فرض کر لو کہ جمال کا خواب اتفاقاً درست ثابت ہوتا ہے تو تم کیا کرو گے؟ منا ما کی موت پر قبیلے والوں کے درمیان بیٹھ کر سینہ کوبی کرو گے یا اس بات کا باقاعدہ اعلان کرو گے کہ قبلہ جمال صاحب کو سوتے میں غیب کی باتیں نظر آنے لگی ہیں؟"

"آج کا سورج تمہارے حق میں خاصا خوش گوار ثابت ہو رہا ہے۔" کیلاش نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "بھگوان کی کرپا کہ تم صبح ہی صبح چہک رہے ہو۔"

"تم اسے سورج مہاراج کے بجائے جمال کی مہربانی بھی کہہ سکتے ہو۔" جیکب نے پھر فقرہ چست کیا۔ "جمال نے صبح ہی صبح ایک مضحکہ خیز خبر سنائی ہوتی نہ مجھے شرارت کی سوجھتی۔"

"کیا؟" میں نے حیرت سے دریافت کیا۔ "تم اس وقت شرارت کے موڈ میں ہو؟"

"کیوں۔ کیا میں انسان نہیں ہوں۔"

"تم اگر انسان ہوتے تو اس رات روپا کو مایوس نہ کرتے جب وہ بجری عقاب پر نصف رات گئے تمہارے کیبن میں لاما کے لیے دعا کرانے آئی تھی۔" کیلاش نے کچھ زیادہ ہی شوخی کا ثبوت دیتے



**انھلیٹ:۔** "نرس! میرا ٹمپریچر کتنا ہے؟"

**نرس:۔** "ایک سو دو۔"

**انھلیٹ:۔** "اور عالمی ریکارڈ کیا ہے؟"



ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ "تم چاہتے تو اسی رات روپا کے حق میں دعا اور دوا فراہم کر کے انسانیت کے زمرے میں شامل ہو سکتے تھے۔"

"کیا میں یہ سمجھوں کہ تم نے میرے ساتھ کوئی معیاری مذاق کیا ہے؟" جیکب نے برا سا منہ بنایا۔

"یہ بھی تمہارے معیار پر منحصر ہے کہ تم میری بات کو کیا رنگ دیتے ہو۔"

جیکب پلٹ کر کچھ کہنا چاہتا تھا کہ سامنے سے سمورا آگیا وہ اس وقت تنہا نہیں تھا۔ ساوری بھی اس کے ہمراہ تھی۔ دونوں کسی گہری سوچ میں غرق تھے۔ میں نے کترا کران کے سامنے سے ہٹ جانا چاہا لیکن سمورا ہمیں دیکھ چکا تھا اس لیے وہ تیزی سے ہماری جانب قدم اٹھانے لگا۔ میں خود کو بے پروا ظاہر کرنے کے لیے دوسری جانب دیکھنے لگا۔

"ہواؤں کے دیوتا! میں اس وقت تمہاری ہی طرف آ رہا تھا۔"

"خیریت۔" کیلاش سنجیدگی سے بولا۔ "تم کچھ پریشان نظر آ رہے ہو۔"

"ہاں۔ اور وفینا کے جزیرے پر ... رسے بعد کسی نے قبیلے کے سردار کو مقابلے کی دعوت دی ہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔" میں نے تیزی سے دریافت کیا۔

"مکالا کا کارندہ آج صبح ہی صبح میرے پاس آیا تھا، اس نے کہا ہے کہ دو روز بعد دیوتا کے استھان کے موقع پر ساگو میرے ساتھ مقابلہ کرے گا۔" سمورا نے کہا پھر دبی زبان میں بولا۔ "ساگو مکالا کا خاص آدمی ہے اور اوروفینا کے جزیرے پر اس کی ٹکر کا کوئی دوسرا پہلوان نہیں ہے۔"

"ساگو اگر جیت گیا تو کیا تمہیں اپنی موجودہ حیثیت سے دست بردار ہونا پڑے گا؟" کیلاش نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہوگا۔" اس بار ساوری نے حقارت سے کہا۔ "تمہیں شاید ہمارے رسم و رواج کا علم نہیں اس قسم کے مقابلے ہمیشہ اسی وقت ہوتے ہیں جب کوئی شخص سردار کے نائب کو ہٹا کر اس کی جگہ لینا چاہے۔"

"میں جانتا ہوں۔ اس میں مکالا مکالا کی شرارت ہے۔" سمورا نے کہا۔ "نائب ہونے کی حیثیت میں وہ کھل کر میرا ...

وا نہیں کر سکتا اسی لیے اس نے اپنے پٹھو کو مقابلے کے لیے آمادہ کیا ہے اور خود درمیان سے ہٹ گیا ورنہ اسے چاہیے تھا کہ وہ ساگو کا چیلنج قبول کرتا اور نائب کا فیصلہ ان دونوں کے مقابلے کے نتیجے پر منحصر ہوتا۔"

"اگر تم یہ مقابلہ ہار گئے تو کیا ہوگا؟"

"بات میری ہار جیت کی نہیں۔ نائب کی تقرری کی ہوگی۔" سمورا بولا۔ "تمہاری اطلاع کے لیے یہ بھی بتا دوں کہ مقابلے کے درمیان دونوں فریق ہر قسم کا حربہ استعمال کر سکتے ہیں اور ان کی ٹولی کے افراد دور سے ان کی مدد بھی کر سکتے ہیں۔"

"اوہ۔" میں چونک اٹھا۔ گویا مکالا نے ایک تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک طرف اس نے ساگو کو تمہارے مقابلے پہ کھڑا کر دیا اور دوسری طرف بدبخت سوکارو کو بھی تمہارے اوپر اپنے کالے جادو اور گندے علم کو آزمانے کا موقع فراہم کر دیا۔ مجھے کھل کر بتاؤ سمورا! کیا یہ مقابلہ تمہاری موت پر بھی ختم ہو سکتا ہے۔"

"ہاں۔ اگر ایک فریق چاہے تو دوسرے فریق کی موت تک مقابلہ جاری رکھ سکتا ہے لیکن عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ سردار کے ساتھ مقابلے کا مقصد صرف نائب کا چناؤ ہوتا ہے۔ اگر اسی موقع پہ کوئی دوسرا منتخب ہونے والے نائب کو للکار دے تو پھر ان دونوں کے درمیان مقابلہ ہوتا ہے۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ساگو کی طرف سے مقابلہ جاری رکھنے کی صورت میں تم اسے پچھاڑ لو گے؟" کیلاش نے سنجیدگی سے سمورا کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے اپنے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں لیکن ساگو ابھی میرے سامنے بچہ ہے۔"

"پھر۔ تم پریشان کیوں ہو؟"

"مقابلے کے وقت سردار کو وہ نشانی بھی قبیلے والوں کے سامنے رکھنا پڑتی ہے جو سردار کے پاس دیوتاؤں کی امانت ہوتی ہے۔"

"کیا تمہارے پاس بھی ایسی کوئی نشانی موجود ہے؟" کیلاش نے سوال کیا۔

میں نے سمورا کو جواب دینے کا موقع نہیں دیا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے کیا بتانا چاہ رہا تھا۔ اس کی پریشانی کا سبب وہ قیمتی مجسمہ تھا جو حیرت انگیز طور پر اس کے پاس سے غائب ہو کر شامی کے ذریعے میری تحویل میں آ چکا تھا۔ مکالا کو یقیناً اس کی گمشدگی کی بھنک مل گئی ہوگی۔ اسی لیے اس نے سمورا کو بیک وقت کئی امتحانات میں الجھانے کی کوشش کی تھی۔

"سمورا!" میں نے اس کی مجبوری کو تاڑتے ہوئے جلدی سے کہا۔ "کیا تمہارے بجائے تمہاری ٹولی کا کوئی دوسرا آدمی ساگو سے مقابلے کے لیے میدان میں نہیں آ سکتا؟"

"آ سکتا ہے لیکن ایسی صورت میں قبیلے کے لوگ سردار کو عزت کی نظروں سے نہیں دیکھتے۔"

"تم پریشان مت ہو۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہاری مشکلات حل ہو جائیں۔"

"دیوتاؤں کی وہ امانت ....."

"تم اسے اپنے ساتھ لے کر میدان میں جاؤ گے۔" میں نے نہایت وثوق سے کہا۔ "میں تمہارا پورا پورا ساتھ دوں گا۔"

"اور تم غلط فہمی کا شکار ہو کر ساگو کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر جاؤ گے۔" جیکب نے اپنی زبان میں کہا۔

"بھونپو! کیا تم اپنی منحوس زبان بند نہیں رکھ سکتے۔" کیلاش نے ساوری کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے جیکب کو سخت لہجے میں تنبیہہ کی۔

"میں سمجھ رہا ہوں۔ تم دونوں ایک حسین دوشیزہ کو شیشے میں اتارنے کی خاطر ڈینگیں مار رہے ہو۔ میں لعنت بھیجتا ہوں ایسے جھوٹ پر جو کسی کی زندگی کے لیے خطرناک ثابت ہو۔" جیکب نے جھلاتے ہوئے کہا پھر ایک نظر ساوری پہ ڈالی اور پلٹ کر تیزی سے چلا گیا۔

"یہ۔ یہ بھونپو ابھی کیا کہہ رہا تھا؟" سمورا نے دریافت کیا۔

"شاید وہ کسی بات پر الجھ رہا تھا۔"

"ہاں۔" کیلاش نے بڑی خوب صورتی سے بہانہ تراشا۔ "بھونپو کہہ رہا تھا کہ اگر تمہاری جگہ اسے ساگو سے مقابلے کا موقع مل جائے تو وہ پلک جھپکتے میں اس کی ہڈیوں کا سرمہ بنا سکتا ہے۔"

"مجھے ساگو سے کوئی خطرہ نہیں لیکن۔" سمورا نے اپنا جملہ نامکمل چھوڑ کر میری جانب رحم طلب نظروں سے دیکھا۔

"میری بات پہ اعتماد رکھو سمورا! میں تمہاری پریشانی کا سبب جانتا ہوں۔ تم جا کر ساگو سے مقابلے کی تیاری کرو۔ باقی کام میں کر لوں گا۔"

"ہواؤں کے دیوتا! کیا تم بھول گئے کہ ....."

"اپنی زبان بند رکھو۔" میں نے ڈپٹ کر جواب دیا۔ "کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں انسان کو خود اپنے سائے سے بھی پوشیدہ رکھنا چاہیے۔ تم اطمینان رکھو جس الجھن نے تمہیں پریشان کر رکھا ہے وہ میں دور کر دوں گا۔ تم ساگو سے مقابلے کے وقت پوری شان سے میدان میں جاؤ گے اور دیوتاؤں کی امانت بھی تمہارے ساتھ ہوگی۔"

سموا نے کوئی جواب نہیں دیا، عقیدت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔

"ہماری لازوال قوتیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔" کیلاش نے میری تقلید دہانی پر سنجیدگی سے کہا۔ "ساگو کی شکست کو ہم اس کی عبرت ناک موت میں بھی بدل سکتے ہیں۔ کیا تم اس کی موت کو پسند کرو گے؟"

"دشمن کو سر اٹھانے سے پیشتر ہی پیروں تلے کچل ڈالنا دانش مندی کہلاتا ہے۔ مقابلے کے دوران اگر مجھے موقع ملا تو میں اسے موت کے گھاٹ اتارنے سے دریغ نہیں کروں گا۔"

"تم نے کہا تھا کہ مقابلے کے دوران فریقین کی ٹولیوں کے افراد بھی اپنی پراسرار قوتوں کا برملا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔"

"ہاں پہلے بھی ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔"

"مناما کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" کیلاش نے پوچھ لیا۔ "کیا وہ سوکارو کے ساحرانہ عمل کے سامنے اپنی قوت کا مظاہرہ کر سکے گا؟"

"مم۔ میں نے ابھی مناما سے اس مقابلے کا ذکر نہیں کیا۔" سموا مناما کے ذکر پر پریشان ہو گیا۔

"مناما علم رمل کے ذریعے تمہیں یہ تو بتا سکتا ہے کہ مقابلے کا نتیجہ کس کے حق میں ہو گا۔" کیلاش نے کہا پھر چبھتے ہوئے لہجے میں بولا۔ "کیا تم نے اس سے یہ بھی دریافت کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی؟"

میں نے ساوری کے چہرے پر نظریں جمائے رکھیں، مناما کے ذکر پر اس نے کسی ردِ عمل کا اظہار نہیں کیا، صاف ظاہر تھا کہ سموا نے اسے مناما کی موت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہو گا۔

"تم لوگوں سے ملاقات کرنے کے بعد میں اس کی طرف جاؤں گا۔" سموا نے بات نبھانے کی کوشش کی۔

"کیا تمہیں امید ہے کہ مناما تمہیں مل جائے گا؟" کیلاش کا لہجہ معنی خیز ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ میں سمجھا نہیں سمندری دیوتا!" سموا کی رنگت زرد پڑنے لگی۔

"ہو سکتا ہے سوکارو کو مناما کی ذات سے پہلے سے خطرہ لاحق رہا ہو اور اس لیے......"

"جو قدم جلد بازی میں اٹھائے جائیں وہ ہمیشہ پچھتاوے کا سبب بن جاتے ہیں۔" میں نے جلدی سے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے سپاٹ آواز میں کہا۔ "تم سے بھی ایک بھول ہو گئی ہے۔"

"تم شاید ٹھیک کہہ رہے ہو ہواؤں کے دیوتا!"

"ساوری کے بارے میں تم نے کیا سوچا ہے؟" میں نے یک لخت بدلے ہوئے تیور سے سوال کیا تو سموا کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

وہ میری بات سن کر اس طرح چونکا جیسے کوئی بھیانک اور ڈراؤنا خواب دیکھتے دیکھتے اچانک آنکھ کھل گئی ہو۔ کچھ دیر مجھے ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا پھر بات کو گھماتے ہوئے بولا۔

"میرا خیال ہے کہ مکالا کو سوکارو کی ساحرانہ قوتوں کے ذریعے حالات کا علم ہو گیا ہے اسی لیے اس نے ساگو کو میرے مقابلے پر کھڑا کر دیا۔"

"کیا مکالا تم سے براہِ راست اس امانت کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار نہیں کر سکتا تھا؟"

"کر سکتا تھا لیکن شاید وہ پورے قبیلے کے سامنے میری بے بسی کا تماشا دیکھنا چاہتا ہے۔"

"سموا!" میں نے ساوری کی مناسبت سے اپنے ایک شبہے کی تصدیق کی خاطر پوچھا۔ "کیا مکالا سے تمہاری مخاصمت کا کوئی طریقہ ممکن ہو سکتا ہے؟"

"ہاں۔" میرے سوال پر سموا ایک بار پھر چونک اٹھا۔ شاید وہ میرے جملے کی تہہ تک پہنچ گیا تھا۔ اس نے کنکھیوں سے ساوری پر ایک نظر ڈالی پھر ہونٹ چباتے ہوئے بولا۔ "کتے کے آگے ہڈی ڈال دی جائے تو وہ بھونکنا بند کر دے گا۔"

"ہڈی ختم ہو جانے کے بعد کتا دوبارہ بھونکنا شروع کر دے گا۔"

"ہم۔ ٹھیک کہتے ہو لیکن ایک طریقہ ایسا ہے جو کتے کے وجود کو ہمیشہ کے لیے ختم کر سکتا ہے، ہڈی میں زہر ملا کر پیش کیا جائے۔"

"نہیں۔" میں نے اچانک سخت اور ناگوار انداز اختیار کر لیا۔ "تم قبیلے کے سردار ہو۔ کوئی ایسی گری ہوئی حرکت نہیں کرو گے جو تمہاری شان کے خلاف ہو۔"

"مکالا کا خطرہ ٹل جائے تو قبیلے میں اس کی ٹولی کا زور بھی ٹوٹ جائے گا۔"

"تم شاید بھول رہے ہو سموا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔" میں نے تلملا کر کہا تو سموا کانپ اٹھا۔

"تم عظیم ہو۔ تمہاری قوتیں لازوال ہیں لیکن کیا تمہیں یقین ہے کہ حالات......"

"وقت کا انتظار کرو اور خاموشی سے تماشا دیکھتے رہو۔" میں نے اس کا جملہ کاٹتے ہوئے کہا۔ "مکالا سے مفاہمت کا جو طریقہ تمہارے ذہن میں کلبلا رہا ہے اسے ذہن سے نکال دو ورنہ خسارے میں رہو گے۔"

میرا لہجہ اتنا سفاک تھا کہ سمورا پھریری لے کر خاموش ہو گیا۔ ساوری میری جانب بار بار معنی خیز اور وضاحت طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ کیلاش حالات کی نوعیت سے ناواقف تھا اس لیے اس نے بھی خاموشی اختیار کر رکھی تھی البتہ بار بار ایسے انداز میں اپنے چہرے کے تاثرات بدل لیتا تھا جیسے ہماری گفتگو کا لب لباب اس کی سمجھ میں بھی آ رہا ہو۔

"تم نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔"

"ہواؤں کے دیوتا! تم کو حالات کا علم نہیں ہے۔" وہ دبی زبان میں بولا۔ "میرے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے۔"

"ہمیں حالات کا علم نہیں ہے۔" میں نے حقارت سے سمورا کو یوں گھورا جیسے اس کے جملے سے ہماری سخت توہین ہوئی ہو۔ "کیا تم اپنے ہوش و حواس میں ہو؟"

"م۔ م۔۔۔ میں معافی چاہتا ہوں۔" سمورا گڑگڑانے لگا۔

"نہیں۔" کیلاش نے موقع کی مناسبت سے گرج کر جواب دیا۔ "تم بدترین سزاؤں کے مستحق ہو۔ تم نے دیوتاؤں کی شان میں گستاخی کر کے مقدس اوبگا کو بھی ناراض کرنے کی کوشش کی ہے۔"

"رر رحم۔ رحم۔ سمندری دیوتا! رحم۔"

"تم جا کر ساگو سے مقابلے کی تیاری کرو۔ ساوری ہمارے ساتھ جائے گی۔" میں نے کچھ سوچ کر فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"مکالا اور قبیلے کے لوگ اس بات کو پسند نہیں کریں گے۔" سمورا نے خوف زدہ آواز میں کہا۔ "وہ ساوری کو میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ برداشت نہیں کریں گے۔"

"میں جانتا ہوں اسی لیے ساوری کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔"

"وہ۔ وہ تمہاری جان کے دشمن ہو جائیں گے۔"

"ہمارا فیصلہ اٹل ہے۔ ساوری ہمارے ساتھ جائے گی۔" میں نے کرخت لہجہ اختیار کر لیا۔ "بولو۔ کیا تم میرے حکم سے سرتابی کی جرأت کر سکو گے؟"

"نہیں۔" سمورا نے جلدی سے کہا پھر اپنا ہونٹ کاٹنے لگا۔

پھر ہم سمورا سے مل کر واپس ہوئے تو ساوری ہمارے ساتھ تھی اس نے ہمارے ساتھ آنے میں کسی لیت و لعل کا اظہار نہیں کیا۔

❋

ساوری کو اپنے ساتھ لانے میں میری صرف اتنی مصلحت تھی کہ میں اسے حالات کے تھپیڑوں سے محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔

لوگا اور سمورا کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لینے کے بعد میں نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ لوگا نے ساوری کو پراسرار بنا کر سمورا کے حوالے کیا ہوگا۔ اسے اپنے بزرگوں کے ذریعے پیش آنے والے واقعات کا علم تھا اس لیے اس نے ساوری کے بچاؤ کی خاطر یہ کہانی گھڑ دی کہ اگر اس کی عزت کی حفاظت نہ کی گئی اور اس کے جسم کو پامال کیا گیا تو دیوتا ناراض ہو جائیں گے اور سمورا کی سرداری بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ یہی وجہ تھی کہ سمورا اپنی زندگی کی بازی لگا کر بھی اب تک ساوری کی حفاظت کر رہا تھا لیکن اب حالات مختلف صورت اختیار کر گئے تھے۔

اور وفینا کی سرزمین پر مکالا، بوڑھے سوکارو اور سمورا کی دوستی بے مثال سمجھی جاتی تھی۔ اسی دوستی کے تکون نے لوگا کے خلاف سازش کا کامیاب جال بنا اور سمورا کو جزیرے کا سردار بنا دیا لیکن ساوری کی جوانی ان کے درمیان دشمنی کا سبب بن گئی۔ مکالا جو بنیادی طور پر بے حد عیاش تھا ہر قیمت پر ساوری کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ دوسری طرف سمورا کو یہ خطرہ لاحق تھا کہ اگر دیوتا ناراض ہو گئے تو اس کی سرداری ختم ہو جائے گی اسی کشمکش نے دونوں کو ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بنا دیا لیکن اب سمورا کو شبہ ہو گیا تھا کہ لوگا نے اس کے ساتھ ساوری کی آڑ لے کر ایک زبردست چال چلی تھی۔ شاید اس طرح وہ سمورا اور مکالا کو آپس میں لڑوا کر قبیلے والوں کو اپنے خلاف کی جانے والی سازش سے آگاہ کرنے کا خواہش مند تھا۔ لوگا نے یقیناً بڑی ذہانت اور دور اندیشی سے کام لیا تھا لیکن اس کی بساط اچانک پلٹ گئی۔

منامہ کی موت کے بعد سمورا کی آدھی کمر ٹوٹ چکی تھی اور مجسمے کی گمشدگی نے اسے پہلے ہی بوکھلا دیا تھا اور پھر ساگو نے مقابلے کی دعوت دے کر اس کے رہے سہے اوسان بھی خطا کر دیے۔ ایسی صورت میں دو باتیں ممکن تھیں۔ سمورا ساوری کو چارہ بنا کر مکالا کے سامنے پیش کر دیتا تو اس کی نفرت محبت میں تبدیل ہو جاتی، ساگو اپنا چیلنج واپس لے لیتا اور سوکارو دوبارہ سمورا کی مدد کرنا شروع کر دیتا۔ لیکن مکالا اور سمورا کے درمیان تعلقات جو شدید نوعیت اختیار کر چکے تھے اس کا علم قبیلے کے سربرآوردہ لوگوں کو بھی تھا۔ چنانچہ ایسے حالات میں اگر ساوری کو مکالا کے حوالے کیا جاتا تو یا تو قبیلے کے لوگوں کی نگاہوں میں سمورا کی کوئی وقعت نہ رہتی یا پھر مکالا از خود یہ سوچ کر ساوری کی پیشکش کو ٹھکرا دیتا کہ اور وفینا کی سرداری حاصل ہو جانے کے بعد وہ ساوری پر اپنا تسلط بزور قوت جما سکتا تھا۔

سمورا نے بھی میری طرح حالات کے نشیب و فراز پر غور

کیا ہوگا، اس نے اپنے ذہن میں کیا فیصلہ کیا مجھے اس کا مطلق کوئی علم نہیں تھا لیکن ایک بات یقینی تھی کہ یا تو ساوری مکالا کی ہوس کا شکار ہو جاتی یا پھر بازی مات ہونے سے پہلے پہلے سمورا اپنے انتقامی جذبوں کے تحت خود اپنے ہاتھوں اسے برباد کر دیتا۔ ان ہی پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد میں ساوری کو اپنے ہمراہ لے آیا تھا۔

شام کی چائے کے بعد ہم چیل قدمی کے ارادے سے باہر نکلنے کی تیاری کر رہے تھے کہ ہمارا ایک محافظ زخمی حالت میں لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کی حالت بے حد ابتر تھی۔ جسم پر کئی جگہ گہرے گہرے زخموں کے نشان تھے۔ وہ سر تا پا خون میں لت پت نظر آ رہا تھا۔ سانس کی بگڑی ہوئی رفتار بتا رہی تھی کہ کسی دم کا مہمان رہ گیا ہے۔

ہم سب بوکھلا کر کھڑے ہو گئے۔ کیلاش تیزی سے زخمی محافظ کی جانب لپکا۔

"یہ کیسے ہوا؟"

"وہ۔ وہ۔ ساوری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ سمندری دیوتا!" محافظ نے اٹک اٹک کر کہا۔ "انھوں نے۔ میرے ساتھی کو مار ڈالا۔"

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اجنبی اور خوب صورت عورت کا وجود اپنے اطراف خطروں اور خون خرابیوں کو جنم دیتا رہتا ہے۔"

"جیکب!" میں جھلا گیا۔ "خدا کے لیے اس وقت اپنی زبان بند رکھو۔"

"وہ تعداد میں کتنے ہیں؟" کیلاش نے زخمی سے پوچھا۔

"آٹھ۔" اس نے اپنی اکھڑتی سانسوں کو بمشکل سمیٹتے ہوئے بتایا۔ "انھوں نے اپنے چہروں پر درختوں کی چھال کے نقاب چڑھا رکھے ہیں۔ وہ اچانک ہم پر ٹوٹ پڑے تھے۔ ورنہ۔"

"جمال! جلدی کرو۔ اپنے ریوالور سنبھال لو۔" کیلاش نے تیزی سے کہا۔ "ہمارے پاس اب مقابلے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔"

"ایک چارہ ہے جسے ان کے سامنے ڈال کر واپس کیا جا سکتا ہے۔" جیکب نے نفرت سے ساوری کو گھورتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ اندر آنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ وہ مقدس اوریگا کے نام پر ساوری کو واپس مانگ رہے ہیں۔ تمھاری طرف سے انکار کی صورت میں وہ تمھیں مقابلے کے لیے للکاریں گے۔ شاید۔۔۔ سو۔۔۔ سوکارنو۔۔۔ انھیں بھڑ۔ بھڑکا۔۔۔ آ۔ آ۔"

زخمی اپنا جملہ مکمل نہ کر سکا۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ جیکب نے ہاتھ اٹھا کر اپنے سینے پر صلیب کا نشان بنایا پھر اس کے ہونٹ حرکت کرنے لگے۔ شاید وہ مرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کر رہا تھا۔

میں نے اور کیلاش نے اپنے اپنے ریوالور سنبھال لیے۔ ساوری کا چہرہ دہشت سے زرد پڑ گیا تھا۔ ہم نے دروازے میں جھری کر کے باہر کا جائزہ لیا۔ وہ تعداد میں آٹھ ہی تھے۔ احاطے کے باہر سینہ تانے کھڑے ہمارے باہر نکلنے کے منتظر تھے۔ دوسرے محافظ کی لاش انھوں نے نیزے پر بلند کر رکھی تھی۔ یہ غالباً ہمارے لیے اس بات کا کھلا چیلنج تھا کہ یا تو ہم ان سے مقابلہ کریں یا خاموشی سے ساوری کو ان کے حوالے کر دیں۔

سمورا نے جس خطرے کا اظہار کیا تھا وہ ہماری نگاہوں کے سامنے تھا۔ ان کی تعداد صرف آٹھ تھی جنھیں ہمارے ریوالور کی گولیاں آسانی سے چاٹ کر ختم کر سکتی تھیں لیکن اس طرح بات بڑھ جانے کا خدشہ لاحق تھا۔ وہ اگر موت ہی کے طلب گار تھے تو ان کی مزید تعداد بھی سامنے آ سکتی تھی۔ موت اور زندگی کا وہ کھیل کب تک جاری رکھا جا سکتا تھا۔

کیلاش کی موجودگی میں میرے لیے اب ریک کا استعمال بھی ممکن نہیں تھا۔ جینی کی پراسرار روح نے سختی سے تاکید کی تھی کہ ریک کے سلسلے میں مجھے اپنی زبان بند رکھنی ہوگی ورنہ اس کی تاثیر ختم ہو جائے گی۔ معاً مجھے بلو پائپ کا خیال آ گیا۔ میں لپک کر اسے اٹھا لایا۔ ساوری نے میرے پاس بلو پائپ کی موجودگی کو حیرت بھری نظروں سے دیکھا لیکن وہ وقت وضاحتوں کا نہیں تھا۔ میں نے احتیاط سے کام لیتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تم اس انوکھے اور خطرناک ہتھیار کا استعمال جانتی ہو؟"

"ہاں۔" وہ کانپتی آواز میں بولی۔ "تم اس کے ذریعے اپنے دشمنوں کو نہایت آسانی سے ایک ایک کر کے ختم کر سکتے ہو لیکن یہ تمھارے پاس کہاں سے آیا؟"

"کیوں۔ کیا تمھارے قبیلے کے لوگ اس کا استعمال نہیں کرتے۔"

"بہت پرانی بات ہے۔" اس نے کہا۔ "لیکن اب مقامی لوگوں کے پاس ایک زمانے سے زہریلی سوئیوں کا ذخیرہ ختم ہو چکا ہے اس لیے وہ اس کا استعمال بھولتے جا رہے ہیں۔"

"جمال! جلدی کرو۔" کیلاش جھلاتے ہوئے بڑبڑایا۔ "ہمیں پہلی فرصت میں ان کی نصف تعداد کو ختم کر دینا چاہیے۔ وہ دھماکوں کی آواز سن کر رکنے کی ہمت نہیں کریں گے۔"

کیلاش نے اپنے جملے کے اختتام کے ساتھ ہی ریوالور والا ہاتھ بلند کیا لیکن میں نے جلدی سے اسے روک دیا۔ یہ سمجھا کر مطمئن کر دیا کہ ریوالور کا عام استعمال ان کے دلوں سے دھماکے کا خوف دور کر دے گا۔ پھر میں نے ساوری کو اشارہ کیا۔ وہ سہمے ہوئے انداز میں دروازے کے قریب آ گئی۔ بلو پائپ کو منہ میں دبا کر اس نے پہلی زہریلی سوئی ہوا میں پھینکی۔ اس کا نشانہ خطا نہیں گیا۔ جس آدمی نے دوسرے محافظ کی لاش کو بے دردی سے نیزے پر بلند کر رکھا تھا۔ وہ

تیو ملک فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ اس کے ساتھی چونک کر دو قدم پیچھے ہٹ گئے۔ اسی لمحے جینی کی پُراسرار آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"تم باہر نکل کر ان کا مقابلہ کرو۔ تم عظیم اور لازوال قوتوں کے مالک ہو۔ وہ تمہارے سامنے قدم نہیں جما سکیں گے۔"

"کیا تم میرے ساتھ مذاق کر رہی ہو؟" میں نے عالمِ تصور میں جینی سے کہا۔ "وہ اب بھی تعداد میں سات ہیں۔ ان کے نیزے میرے جسم کو پل بھر میں چھلنی کر دیں گے۔"

"میں تم سے کسی بات کی وضاحت نہیں کر سکتی لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم بے پناہ پُراسرار قوتوں کے مالک ہو۔ میری بات پر یقین کرو۔ بے دھڑک باہر نکل کر انھیں بتا دو کہ تم دیوتاؤں سے زیادہ طاقت ور اور ناقابلِ تسخیر ہو۔"

"جینی! کیا تم....."

"میرے پاس وقت کم ہے۔ اور میں زیادہ دیر تک تمہارے قریب رک بھی نہیں سکتی۔"

"کیوں؟ آخر بات کیا ہے؟" میں نے حیرت سے دریافت کیا۔

"مجھے افسوس ہے۔ میں تمھیں بتانے سے مجبور ہوں۔"

"لیکن....."

"وقت کی قدر کرو۔ میں جا رہی ہوں۔"

جینی کی آواز سن کر میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ ایک بار پہلے بھی اس نے کچھ ایسے جملے کہے تھے، کوئی خاص سبب تھا جس کی وجہ سے وہ میرے پاس رکنے سے کتراتی تھی۔ لیکن وہ کیا راز تھا؟ اچانک اس کے رویے میں یہ تبدیلی کیوں رونما ہو گئی۔ میرے پاس وہ کون سی قوت تھی جس کا علم جینی کو تھا اور میں اس سے لاعلم تھا۔ کیا دیبک کو میرے حوالے کر دینے کے بعد اس کی پُراسرار قوتیں میرے قبضے میں آ گئی تھیں؟

ساوری ایک آدمی کو ٹھکانے لگا دینے کے بعد دوسری زہریلی سوئی بلو پائپ میں رکھنے جا رہی تھی۔ میں نے اسے روک دیا۔ اپنا ریوالور کیلاش کے حوالے کر کے میں نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو اس نے جھپٹ کر میری کلائی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔

"یہ کیا حماقت ہے۔ کیا تم نہتے باہر جاؤ گے۔"

"میں ہواؤں کا دیوتا ہوں اور دیوتا آتشی ہتھیار استعمال نہیں کرتے۔"

"تم شاید دیوانے ہو گئے ہو۔"

"میری چال سمجھنے کی کوشش کرو۔" میں نے سرگوشی کی۔ "تم اور ساوری یہاں بیٹھ کر آسانی سے میری حفاظت کر سکتے ہو۔ میں باہر جا کر انھیں مرعوب کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ جب تک میں اشارہ نہ کروں تم لوگ آتشی اسلحے یا بلو پائپ کا استعمال نہیں کرو گے۔"

"تم ایک خطرناک رسک لے رہے ہو۔ اگر انھوں نے اچانک تمھیں گھیر لیا تو ہم کوئی جوابی کارروائی نہیں کر سکیں گے۔"

"موت برحق ہے۔ کیا تم اس حقیقت پر ایمان نہیں رکھتے؟"

"دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں چھلانگ لگانے کو دانش مندی نہیں کہا جا سکتا۔"

"جیکب کو دیکھو۔ کس قدر پُرسکون انداز میں مرنے والے کے لیے دعائے خیر کر رہا ہے۔ جینے کا ایک انداز یہ بھی ہے۔"

میں کیلاش سے ہاتھ چھڑا کر باہر آ گیا۔ وہ مجھے سامنے دیکھ کر دوبارہ آگے بڑھ آئے۔ ان کی نگاہوں میں میرے لیے شدید نفرت اور حقارت جھلک رہی تھی۔ ان کے نیزے میری سمت اٹھنے شروع ہو گئے پھر ایک تنومند شخص نے سینہ تان کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہم تم سے ساوری کو واپس لینے آئے ہیں۔ اسے ہمارے حوالے کر دو۔ ہمارا تمھارا جھگڑا ختم ہو جائے گا۔"

"کیا تم دیوتاؤں سے ٹکرانے کا انجام جانتے ہو؟" میں نے سرد اور سپاٹ لہجے میں سوال کیا۔

"تم دیوتا نہیں ہو۔ ہماری طرح انسان ہو۔ بوڑھے سوکارو اور عظیم مکالا نے ہمیں یہی بتایا ہے۔"

"تمھارا انجام عبرت ناک ہو گا۔"

"ہم موت سے نہیں ڈرتے۔" وہ سینے پر ہاتھ مار کر بولا۔ "ساوری کو ہمارے حوالے کر دو یا پھر ہم سے مقابلہ کرو۔"

وہ نیزہ پھینک کر خم ٹھونکتا ہوا میرے قریب آ گیا۔ قد و قامت کے اعتبار سے وہ میرے مقابلے میں خاصا بھاری بھرکم نظر آ رہا تھا۔ جینی کی آواز میرے کانوں میں نہ گونجی ہوتی تو شاید میں ان درندوں کے قریب جانے کا تصور بھی نہ کرتا لیکن اب میں ان کے سامنے کھڑا تھا۔ میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ میں ان کا مقابلہ کرتا۔ میں نے بھاری بھرکم آدمی کو حقارت بھری نظروں سے دیکھا۔ میں نفسیاتی اعتبار سے اسے مرعوب کرنا چاہتا تھا لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ پینترے بدل رہا تھا، حملہ کرنے کے لیے وہ کسی مخصوص موقع کی تلاش میں تھا۔

میں اس کی نگاہوں کے زاویے دیکھتا رہا۔ اس کا انداز کسی خون خوار جنگلی درندے سے ملتا جلتا تھا۔ کچھ دیر تک وہ میرے گرد چکرا مارتا رہا پھر اچانک اچھل کر اس نے میری گردن دبوچ لی۔ ایک لمحے کو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں کسی آہنی شکنجے میں پھنس گیا ہوں۔ اس کے جسم میں بے پناہ قوت تھی۔ مجھے اس کی

گرفت میں اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ میں نے خود کو اس کے شکنجے سے چھڑانے کی خاطر پینترا بدلا تو ایسا لگا جیسے میرے جسم میں طوفانی قوتیں سمٹ آئی ہوں میرے ہاتھ کی ایک معمولی جنبش نے اسے ربڑ کی گیند کی طرح دور اچھال دیا۔

میرے حریف کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں، خود میں بھی ششدر رہ گیا۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی کے ساتھ ہاتھا پائی نہیں کی تھی لیکن اس وقت مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ شریر اور ناسمجھ بچوں نے مجھے گھیر لیا ہو۔ میرا حریف زمین پر گرنے کے بعد دوبارہ کھڑا ہو گیا۔ دوسری بار اس نے اپنی دانست میں زیادہ محتاط انداز میں خطرناک حملہ کیا لیکن اس بار بھی اسے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ میں نے ہاتھ اٹھا کر محض اپنے بچاؤ کی کوشش کی تھی لیکن وہ فضا میں میرے سر کے اوپر سے اڑتا ہوا دوسری جانب جا کر سر کے بل گرا۔

میں نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ اس کا چہرہ لہولہان ہو رہا تھا اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کراہ کر رہ گیا۔ اس کا حشر دیکھ کر اس کا دوسرا ساتھی آگے بڑھا لیکن میری ایک ہی ٹھوکر نے اسے بھی زمین بوس کر دیا پھر وہ یکے بعد دیگرے مجھ پر حملہ آور ہوتے رہے لیکن ان کا انجام خطرناک ہوتا رہا۔ جینی نے غلط نہیں کہا تھا۔ میں اس وقت اپنے جسم کے اندر بجلی کے شرارے محسوس کر رہا تھا، جیسے میری رگوں میں خون کے بجائے آگ بھری ہو۔

میرے حریف بھی بہت ڈھیٹ ثابت ہوئے جب تک وہ قدموں پر اٹھنے کے قابل رہے بار بار میرے مقابلے پر آتے رہے پھر جب وہ نڈھال ہو گئے تو میرے سامنے ہاتھ جوڑنے لگے۔

"ہواؤں کے دیوتا! ہمیں معاف کر دو، خبیث سوکارڈ نے ہمیں دھوکا دے کر تمہارے مقابلے پر آمادہ کیا تھا، ہم بے قصور ہیں۔"

"جاؤ۔ دفع ہو جاؤ اور سوکارڈ کو بتا دینا کہ دیوتاؤں سے ٹکرانے کا انجام دوسری بار بھیانک موت کی صورت میں ظاہر ہوگا۔" میں نے گرج کر کہا۔

وہ میری آواز سن کر کانپتے ہوئے اٹھے لیکن پھر ایک ایک کر کے دوبارہ گرنے لگے۔ میں نے پلٹ کر پشت کی سمت دیکھا، ساوری بلو پائپ ہاتھ میں لیے کھڑی تھی اس کا چہرہ شعلوں کی طرح دہک رہا تھا۔ مجھے یہ سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں پیش آئی کہ میرے حریف دوسری بار کیوں گرے تھے۔ ساوری نے اپنے انتقام کی آگ بجھانے کے لیے انہیں ہمیشہ کی نیند سلا دیا تھا۔

کیلاش ساوری کے قریب کھڑا مجھے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ شاید اسے اپنی بینائی پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ خود میری اپنی کیفیت بھی کیلاش سے مختلف نہیں تھی۔

✻

وہ وحشیوں کے درمیان پلی بڑھی تھی لیکن اس نے ان کی بو باس کو نہیں اپنایا۔ اپنے وطن اور گھر بار سے ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود وہ اپنی تہذیب کو نہیں بھولی تھی اور یہی وجہ تھی جو اچانک دیوانگی کی سرحدوں کو پھلانگ کر جنون کی سرحدوں تک جا پہنچی تھی۔ دشمن اس کو پامال کر دینے کی خاطر اپنے ساتھ لے جانے آئے تھے ـــــ میں انہیں اس قابل چھوڑنا چاہتا تھا کہ وہ اپنے قدموں سے واپس جا سکیں اور مکالا کو اپنی ٹوٹی پھوٹی حالت دکھا کر باور کرا سکیں کہ اب ساوری ہماری پناہ میں تھی۔

لیکن اس نے اچانک سامنے آ کر انہیں ابدی نیند سلا دیا۔

بہت دیر تک وہ غصے کی شدتوں سے دوچار رہی کسی بت کی طرح خاموش کھڑی ان کی لاشوں کو حقارت بھری نگاہوں سے گھورتی رہی پھر جب جنون میں کمی آئی تو اس نے بلو پائپ اور زہریلی سوئیاں میری طرف پھینک دیں منہ ڈھانپ کر کسی معصوم بچی کی مانند پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ کیلاش اسے تسلی دے کر اندر لے آیا، خاصی دیر تک وہ سہمی سہمی بیٹھی سسکتی رہی پھر نارمل ہونے لگی۔

ہمارے بے حد اصرار پر اس نے اپنی داستانِ حیات دہرانی شروع کر دی۔ اس کی کہانی بھی جینی سے ملتی جلتی تھی، حالات کا شکار ہو کر وہ بھی اپنے باپ کورنل کے ساتھ اوروفینا کے جزیرے تک آ گئی تھی۔ اس کا باپ سیاح تھا اس لیے دنیا کی مختلف زبانوں سے واقف تھا۔ جنوبی افریقہ کے اندرونی علاقوں میں اس نے اپنا خاصا وقت برباد کیا تھا۔ وہیں اس نے کالے جادو کی تعلیم حاصل کی تھی اور مستقبل بینی میں دسترس حاصل کی تھی۔

بوگا نہیں چاہتا تھا کہ کورنل کو موت کا حکم سنائے وہ اسے اپنا نائب بنانا چاہتا تھا۔ اس کی اسی خواہش نے مکالا اور سوکارڈ کو اس کا دشمن بنا دیا۔ تب تمورا بوگا کا نائب تھا، ایک موقع پر کورنل نے اس کی پیشانی کی لکیروں کا مطالعہ کرنے کے بعد اسے بتا دیا کہ اوروفینا پر بوگا کے بعد اسی کی سرداری قائم ہوگی۔ حکومت کے نشے میں آ کر تمورا بوگا سے اپنی وفاداری بھول گیا۔ سوکارڈ اور مکالا کے ساتھ مل کر اس نے نہایت دور اندیشی سے بوگا کو راستے سے ہٹانے کی خاطر چٹانوں والے غار میں قید کر دیا۔

تیس روز تک قبیلے کے لوگ اپنے ہر دل عزیز سردار کو ورونینا کے طول و عرض میں تلاش کرتے رہے پھر انھوں نے اپنے رواج کے مطابق سمورا کو اپنا سردار منتخب کر لیا، بوگا کے بعد کودل کو سوکارو کی نفرت کا نشانہ بننا پڑا، اپنے سامنے وہ جزیرے پر کسی اور ساحر کی موجودگی کو برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لیے کودل کو دیوتا کے قدموں میں بھینٹ چڑھا دیا گیا۔

ساوری کا انجام بھی شاید کودل سے مختلف نہ ہوتا لیکن وہ معصوم تھی۔ اس کے علاوہ بوگا نے سمورا کو باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ جس دن اس نے ساوری کو موت کے گھاٹ اتارا یا اس کو ہاتھ بھی لگایا، وہ اس کی حکومت کا آخری دن ہو گا، بوگا نے یہ بات سمورا کے ذہن میں بٹھا دی تھی کہ مقدس دیوتا نے ساوری کو قبول کر لیا ہے اور اگر بھوری پہاڑی پر بسنے والے دیوتاؤں کے دیوتا اور بگا کی اس معصوم نشانی کو ختم کیا گیا تو اس کا عتاب سمورا کو برباد کر دے گا۔

بوگا نے ساوری کو بچانے کی خاطر جو چال چلی تھی اس میں اس کی اپنی خود غرضی بھی شامل تھی کودل نے بوگا کے مستقبل میں جھانکنے کے بعد ان تمام پیش گوئیوں کی تصدیق کر دی جو بوگا کو اس کے آبا و اجداد کی زبانی معلوم ہوئی تھیں وہ کودل کا معتقد ہو گیا اور غالباً کودل نے جو اپنے مستقبل کے بھیانک انجام سے بھی واقف تھا ساوری کو بچانے کی خاطر بوگا کی ضعیف الاعتقادی سے فائدہ اٹھایا، اس نے بوگا کو یقین دلایا تھا کہ اگر اس نے ساوری کی زندگی اور عزت کی حفاظت کی تو ایک دن ساوری ہی اس کی نجات کا ذریعہ بنے گی اور بوگا کے دوبارہ برسر اقتدار آنے کے سلسلے میں ساوری کی ذات کو ایک اہم تعلق ہوگا۔

سمورا بھی اپنے قبیلے والوں کی طرح جنگلی رسم و رواج کا عادی تھا لیکن اس نے ساوری پر کبھی بری نگاہ نہیں ڈالی اسے بیٹی کا نام دینے کے بعد سمورا نے اسے قبیلے کے لوگوں کی میلی اور گندی نظروں سے بچا لیا لیکن ساوری جوان ہوئی تو سب سے پہلے مکالا کی نیت بدلی، سمورا نے اسے روکنے کی کوشش کی تو ان کے درمیان دوستی کا رشتہ آہستہ آہستہ رقابت کی صورت اختیار کرنے لگا۔

بوڑھا اور خبیث سوکارو دشمنی کی اس آگ کو ہوا دیتا رہا، بوگا کے زمانے میں اسے قبیلے والوں کی نگاہوں میں ایک خاص اہمیت حاصل تھی لیکن سمورا نے مناما کو اپنا دست راست بنا کر اس کی حیثیت کو دھچکا پہنچانے کی کوشش تھی سوکارو نے بظاہر مناما سے بنائے رکھنے کی سعی جاری رکھی لیکن اندرونی طور پر وہ مکالا کے وجود کے اندر دبی ہوئی چنگاریوں کو ہوا دے کر بھڑکاتا رہا پھر جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور مکالا اور سمورا میں ساوری کی وجہ سے باقاعدہ ٹھن گئی تو سوکارو نے مناما کو بھی راستے سے ہٹانے کی بھرپور کوشش شروع کر دی۔

ساوری نظریں نیچی کیے اپنی داستان سناتی رہی سمورا نے اسے بوگا کے راز سے صرف اسی حد تک آگاہ کیا تھا کہ وہ مرا نہیں زندہ ہے اور دیوتاؤں نے ایک خاص مدت کے لیے اسے اپنے پاس بلا لیا ہے اس نے ساوری کو سختی سے تاکید کر دی تھی کہ وہ دیوتاؤں کے اس مقدس راز کو صرف اپنے سینے تک محفوظ رکھے البتہ اگر اچانک کبھی سمورا کا سورج غروب ہو جائے تو وہ قبیلے کے لوگوں پر اس راز کا انکشاف کر سکتی ہے۔

میرا ذہن ساوری کی داستان حیات سننے کے ساتھ ساتھ اپنی جسمانی قوت میں بھی الجھا ہوا تھا جسے میں نے جینی کی یقین دہانی کے بعد محسوس کیا تھا، ساتھ آٹھ مٹے کٹے اور تنومند وحشی درندوں سے مقابلہ کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں تھی لیکن میں نے کسی ہتھیار کے بغیر وہ کارنامہ سرانجام دیا تھا، شاید جینی کی پراسرار روح نے اپنی تمام تر قوتیں رابطے کے ذریعے مجھے بخش دی تھیں۔

”مقدس باپ! میں تمھاری پناہ کی طلب گار ہوں۔“ ساوری نے اپنی داستان ختم کرنے کے بعد اچانک جیکب سے درخواست کی تو وہ گڑبڑا کر رہ گیا۔ اس کی بوکھلاہٹ کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ساوری نے پہلی بار اس کو انگریزی میں مخاطب کیا تھا۔

”تت تم......“

”ہاں مقدس باپ! جب میں نے اپنے باپ کے ساتھ اس منحوس جزیرے پر قدم رکھا تھا اس وقت میرے گلے میں بھی مسیح کی نشانی صلیب کی صورت میں موجود تھی جسے میرے باپ نے خطرے کی بو سونگھ کر میرے گلے سے اتار دیا۔ میں نے آج تک اپنے مذہب کی اس نشانی کو اپنی زندگی سے زیادہ سنبھال کر رکھا ہے۔“

”کہاں ہے وہ مقدس صلیب؟“

”میں نے اسے ایک محفوظ مقام پر دفن کر دیا تھا۔ مجھے خطرہ تھا کہ اگر جنگلیوں کو میری شناخت کا نشان مل گیا تو وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔“

”تم نے دور اندیشی کا ثبوت دیا۔“

”فادر جیکب! کیا تم مجھے راہبہ بنا سکتے ہو؟“

"کیوں نہیں" جیکب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "میں تمہیں مسیح کے بتائے ہوئے زریں اصولوں پر چلنے کی تعلیم دوں گا، تم میرے ساتھ مل کر اور وفینا کے جنگلیوں کو انسان بنانے کی کوشش کرو گی۔"

"کیا مسیح کی تعلیم عام کرنے کے لیے ساوری کا راہبہ بننا ضروری ہے؟" کیلاش نے دبی زبان میں کہا۔

"ہاں۔ انسان کو کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا بھی پڑتا ہے۔ وہ جو امر ہونا چاہتے ہیں انہیں اپنے من کو مارنا پڑتا ہے اور جب انسان من کو مارنے کا فن سیکھ لیتا ہے تو بہت بلند ہو جاتا ہے۔"

"تم شاید بھول رہے ہو کہ ہم ایک گمنام جزیرے پر وحشیوں کے درمیان آ کر پھنس گئے ہیں۔"

"میں جانتا ہوں۔ شاید قدرت نے مجھے اسی مقصد کے لیے یہاں بھیجا ہے کہ میں اور وفینا کے بھٹکے ہوئے لوگوں کی اصلاح کر سکوں۔" جیکب نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں نے اپنے مشن کا ایک حصہ پورا کر لیا ہے، دو حصے اور باقی رہ گئے ہیں اس کے بعد..."

"نہیں۔" میں نے اسے ٹوکتے ہوئے سختی سے کہا۔ "تم اب دوبارہ کسی حماقت کا ثبوت نہیں دو گے۔"

"تم جسے حماقت سمجھ رہے ہو وہ میرے نزدیک عین عبادت ہے۔"

جیکب اپنی بات پر ڈٹا رہا، ساوری اس کی ہم خیال تھی اس لیے وہ بھی ہاں میں ہاں ملاتی رہی۔

"ساوری!" کیلاش نے نہایت خوب صورتی سے موضوع بدلتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔ "کیا تمہارا خیال ہے کہ مکالا اپنے آٹھ آدمیوں کی موت برداشت کر لے گا؟"

"نہیں۔ اس نے جو آدمی بھیجے تھے وہ اس کے بے حد وفادار اور جاں نثار ساتھی تھے، ان کی موت کی خبر مکالا کو اور خونخوار بنا دے گی لیکن تم..." ساوری نے اچانک میری جانب دیکھتے ہوئے حیرت سے کہا۔ "مجھے یقین نہیں آتا کہ تم نے انہیں مارا ہو گا۔"

"تمہارا کیا خیال ہے...؟"

"تم نے دیوتاؤں کا جو ڈھونگ رچا رکھا ہے مجھے اس کی اصلیت بہت پہلے سے معلوم ہے لیکن میرا خیال ہے کہ کوئی پراسرار قوت تمہاری پشت پناہی ضرور کر رہی ہے ورنہ تم بدکردار اور خبیث سوکارو کی ساحرانہ قوتوں سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتے تھے۔"

"یہ تمہارا وہم ہے۔" میں نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی۔ "میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ صرف خدا کا دیا ہوا ہے۔"

"ہو سکتا ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن مجھے یقین نہیں آتا۔"

"تم غلطی پر ہو۔ انسان چاہے تو اپنے وجود میں ڈوب کر وہ سب کچھ پا سکتا ہے جو بظاہر بہت مشکل اور ناممکن نظر آتا ہے۔" جیکب نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو فادر جیکب!" کیلاش نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔ "انسان بلندیوں کی انتہا تک جا سکتا ہے لیکن تم اس خوف کا کیا کرو گے جو ہمارے اندر چھپا بیٹھا ہے۔"

"ہمیں اسی خوف کو مارنا ہو گا۔"

"لیکن اس خوف کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ انسان کو راستے سے بھٹکانے کی خاطر یہی خوف قسم قسم کی صورت میں بدل کر سامنے آتا ہے، کبھی تو کیلا کی شکل میں اور کبھی روپا کا روپ دھار کر۔"

"اور کبھی وہ شیطان کی خصلت اختیار کر کے سرجن کی صورت بھی اختیار کر لیتا ہے۔" جیکب نے برا سا منہ بنا کر جواب دیا۔

"یہ توکیلا اور روپا کون ہیں؟" ساوری نے جیکب سے پوچھا۔

"میں بتاتا ہوں۔" کیلاش نے تیزی سے کہا پھر وہ توکیلا اور روپا کے بارے میں اپنی زبان کھولنے کی خاطر پر تول رہا تھا کہ میں نے ساوری کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔

"کیا سمورا نے تمہیں منا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا؟"

"بتایا ہے لیکن تم... تم کو اس کی بھنک کس طرح مل گئی؟"

"سمورا نے کیا کہانی سنائی ہے؟"

"یہی کہ اور وفینا کا نیک دل مذہبی رہنما خبیث سوکارو کے کالے علم کا نشانہ بن گیا۔ مگر، تم اسے کہانی کیوں سمجھ رہے ہو۔"

"اس لیے کہ سمورا کی بربادی کے دن اب قریب آ گئے ہیں۔"

"میں تمہاری باتوں کو کیا سمجھوں۔" ساوری بولی۔ "کبھی کبھی مجھے یوں لگتا ہے جیسے تم سچ مچ دیوتا ہو۔ پراسرار قوتوں کے مالک۔"

"انسان جب اپنے مسلک سے ہٹ جائے تو اسی قسم کی بے سروپا باتیں کرنے لگتا ہے۔" جیکب نے کڑوا سا منہ بنایا۔

"ساگو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

"سمورا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ اور وفینا کا سب سے نامی گرامی پہلوان ہے اور بے پناہ طاقت کا مالک ہے۔"

"تم نے کبھی دیکھا ہے اسے؟"

"نہیں۔" ساوری نے جواب دیا۔ "میں نے بھی یہ نام پہلی بار سردار کی زبان سے سنا ہے۔"

"کیا سمورا نے تمہیں اور وفینا کی سرحدوں کے بارے میں بھی کچھ بتایا ہے؟"

"میں سمجھی نہیں۔"

"غور کرنے کی کوشش کرو۔ اگر ساگو کا تعلق اسی قبیلے سے ہے تو کبھی نہ کبھی وہ تمہیں ضرور نظر آتا یا تم نے اس کا نام بھی

سنا ہوتا ہے۔

"میں اب بھی تمہارا مطلب نہیں سمجھ سکی۔"

"میں سمجھاتا ہوں۔" کیلاش نے میرا مفہوم بھانپتے ہوئے کہا۔ "ہمارا خیال ہے کہ اوروفینا کی سرحدوں پر کچھ قبیلے اور بھی موجود ہیں۔ کیا سمورا نے تم سے ان کا ذکر کیا ہے؟"

"نہیں۔ مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں۔" ساوری نے حیرت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ "سمورا نے مجھے صرف یہی بتایا ہے کہ ساگو مکلالا کا خاص پٹھو ہے اور آج تک اس نے اکھاڑے میں کسی کو اپنے اوپر سبقت نہیں لے جانے دی۔"

"کارڈوبا کا کیا چکر ہے؟" میں نے سپاٹ آواز میں دریافت کیا۔ "سمورا نے بتایا تھا کہ وہ اسے بہت دنوں بعد پھر نظر آیا ہے لیکن ابھی تک ہمیں کسی کی موت کی اطلاع نہیں ملی۔ کوئی ایسی موت جسے کارڈوبا کی پراسرار قوت سے منسوب کیا جاسکے۔"

"میرا خیال ہے کہ وہ کارڈوبا کی بھٹکتی ہوئی روح ہے۔" ساوری خوف سے جھرجھری لیتے ہوئے بولی۔ "میں نے اسے صرف ایک بار دیکھا تھا لیکن مجھے اس کی نگاہوں میں یا اس کی حرکات وسکنات میں زندگی کی کوئی علامت نظر نہیں آئی، یوں لگتا ہے جیسے وہ مشینی انداز میں چل رہا ہو۔ ماحول سے بے خبر اور قرب وجوار سے بے پروا۔"

"سمورا کا خیال ہے کہ وہ مکلالا سے اپنا انتقام لینا چاہتا ہے لیکن مکلالا ابھی تک زندہ ہے۔"

"ہوسکتا ہے کہ یہ بھی کوئی گہرا راز ہو۔"

"میں تمہاری رائے سے متفق ہوں۔" ساوری بولی۔ "اوروفینا کی سرزمین سے گزرنے والی ہوائیں بھی بے حد پراسرار ہوتی ہیں۔ یہاں جو واقعات اور حادثات رونما ہوتے ہیں، وہ عقلِ سلیم بھی تسلیم نہیں کرسکتی۔ یہاں زندگی کو انسانیت اور..."

باہر سے شامی کے اچانک زور زور سے بھونکنے کی آواز سنائی دی تو ساوری اپنا جملہ مکمل نہ کرسکی۔ میں اور کیلاش تیزی سے اٹھ کر باہر کی جانب لپکے پھر دروازے پر ہی ٹھٹک کر رک گئے۔ شامی جس پر بھونک رہا تھا وہ گہرے سیاہ رنگ کا ایک طویل القامت آدمی تھا جو ہماری رہائش گاہ کی جانب پشت کیے مشینی انداز میں چلتا ہوا بستی کی سمت واپس جارہا تھا۔

میرے ذہن میں فوری طور پر جو نام ابھرا وہ کارڈوبا کے سوا کسی اور کا نہیں تھا۔ اس کا قد سات فٹ کے لگ بھگ تھا۔ جسامت کے اعتبار سے وہ ہڈیوں کا پنجر ہی نظر آرہا تھا۔ میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں۔ شامی اگر چاہتا تو دو چار جست میں لپک کر اس کو دبوچ سکتا تھا لیکن وہ اس کے قریب جانے کی ہمت نہیں کررہا تھا اور کارڈوبا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس کی دسترس سے دور ہوتا جارہا تھا پھر وہ ایک درخت کی آڑ میں پہنچ کر ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔

شامی نے یک لخت دوڑنا شروع کردیا، درخت کا فاصلہ ہماری رہائش گاہ سے بمشکل پچیس گز کے فاصلے پر رہا ہوگا، شامی کے ساتھ ہم نے بھی دوڑ لگادی لیکن درخت کے قریب پہنچ کر ہم حیرت زدہ رہ گئے، وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا، قرب وجوار میں ایسا کوئی دوسرا درخت یا جنگلی جھاڑیاں بھی نہیں تھیں جنہیں ہم کارڈوبا کی عارضی پناہ گاہ سمجھ سکتے۔

وہ اچانک ہی پراسرار طور پر ہماری نظروں سے غائب ہوگیا۔ میں نے شامی کی سمت دیکھا جس نے بھونکنا بند کردیا تھا لیکن اس کی نظریں بدستور درخت پر جمی ہوئی تھیں۔ کچھ سوچ کر میں نے جلدی سے شامی کے گلے میں پڑے ہوئے پٹے پر اپنی گرفت مضبوط کی اور اسے واپس رہائش گاہ کی طرف لے آیا لیکن اس کی وحشت کسی طرح کم نہیں ہورہی تھی، بار بار وہ پٹہ چھڑا کر درخت کی جانب واپس جانے کے لیے زور لگارہا تھا۔

میں نے کیلاش کی طرف دیکھا۔ وہ بھی کسی گہری سوچ میں گم نظر آرہا تھا۔

❋

کارڈوبا کے بارے میں کالبوری نے جس خدشے کا اظہار کیا تھا وہ درست ثابت ہوا۔ اگر وہ انسان ہوتا تو اس طرح درخت کی آڑ میں جاکر ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہوجاتا۔ مقدس دیوتاؤں نے یقیناً اس کو کچھ پراسرار قوتیں ودیعت کردی تھیں جو اس کی بے چین روح ابھی تک اوروفینا کے گردونواح میں بھٹکتی پھر رہی تھی۔

میرے ذہن میں یہ خیال بھی ابھرا کہ جس طرح جیبنی نے مجھے ریبک کا تحفہ دیا ہے اسی طرح ممکن ہے بھوری پہاڑی کے طویل العمر اور جہاں دیدہ جادوگروں نے کارڈوبا کو بھی ریبک سے نواز دیا ہو لیکن اگر ایسا ہوتا تو اسے روزِ روشن میں یوں دندناتے پھرنے کی کیا ضرورت تھی۔

جیکب نے دیوتا کی امانت پتھر کے مجسمے کی چوری کے سلسلے میں جو حلیہ بیان کیا تھا وہ بھی کارڈوبا کے سوا کسی اور کا نہیں تھا۔ تو کیا وہ جیکب سے ملنے آیا تھا؟ اسے جیکب سے اور کیا کام درپیش تھا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ اوروں کے اس نایاب مجسمے کی تلاش میں ہو۔ مگر یہ تصور بھی زیادہ مضبوط نہیں تھا۔ اگر اسے مجسمے کی تلاش ہوتی تو وہ اسے اس وقت بھی تلاش کرکے اپنے قبضے میں کرسکتا تھا جب جیکب نے اسے سمورا کے گھر سے آنے کے

بعد جنگلی جھاڑیوں میں پھینک دیا تھا۔

سمورا نے یہی کہا تھا کہ وہ جب بھی بستی میں نظر آتا ہے، کوئی نہ کوئی بربادی ضرور عمل میں آتی ہے' یہی نحوست تھی جس کی وجہ سے لوگ اس سے خائف رہنے لگے تھے' وہ جس راستے پر بلبلے ڈگ بھرتا نظر آتا بستی کے لوگ اس سے کترا کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتے۔ اب تک بہت سارے لوگ اس کی آنکھوں کے سحر کا شکار ہو چکے تھے۔ وہ جس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک نظر دیکھ لیتا اس کی موت بڑی اذیت ناک ثابت ہوتی، جس سے ہم کلام ہوتا وہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر کرب ناک حالات کا شکار ہو کر زندگی سے رشتہ توڑ لیتا۔

مکوشلا کو دیوتاؤں کے قدموں میں بھینٹ چڑھانے کے بعد سے وہ پراسرار بن گیا تھا۔ سمورا نے بڑے یقین سے کہا تھا کہ مکوشلا کو مقدس آگ میں جھونکنے کا ہولناک فرض کارڈوبا کے ہاتھوں ادا ہوا تھا جبکہ کالوری کا خیال تھا کہ وہ حرکت مکالا کی تھی اور کارڈوبا بستی والوں کے عتاب سے بچنے کی خاطر جنگلات کی طرف نکل گیا۔ اسے مکالا کی تلاش تھی' وہ مکالا سے اپنا انتقام لینے کے لیے قبیلے کے درمیان بھٹک رہا تھا۔

مگر کیوں؟

کیا دیوتاؤں کی بخشی ہوئی پراسرار قوتیں مکالا سے انتقام لینے میں اس کی معاون نہیں ثابت ہو رہی تھیں یا پھر کارڈوبا کی روح کو کسی موقعے کی تلاش تھی ؟ وہ دوسروں کے لیے ہلاکت کا باعث بن سکتا تھا تو پھر مکالا ابھی تک اس کی گرفت سے بچا بچا کیوں گھوم رہا تھا۔ اور کارڈوبا نے جیکب ہی کے ذریعے اوروکے قیمتی مجسمے کو کیوں غائب کرایا ؟ کیا وہ اپنی قوتوں کے ذریعے کسی اور طریقے سے سمورا کو حالات کے شکنجوں میں پھنسانے سے قاصر تھا ؟

اس کی حقیقت کیا تھی ؟ وہ کیا چاہتا تھا ؟ کیوں اپنی پراسرار نقل و حرکت سے بستی والوں کو خوف زدہ کیے ہوئے تھا ؟

میرے ذہن نے کارڈوبا کے سلسلے میں جتنا سوچا اتنا ہی الجھتا چلا گیا پھر جو نام میرے سامنے آیا وہ بوڑھے اور عیار ساحر سوکارڈ کا تھا۔ وہ مکالا کی پشت پناہی کر رہا تھا اس لیے یہ بات قرین قیاس تھی کہ اس نے مکالا کے گرد کوئی ایسا جادوئی جال بن دیا ہو جو کارڈوبا کی روح کے لیے ناقابل تسخیر ہو اور اسی ناکامی نے کارڈوبا کو جھنجلا کر قبیلے کے دوسرے لوگوں کو اپنے عتاب کا نشانہ بنانے پر اکسا دیا ہو۔

ساوری کی شخصیت نے درمیان میں آ کر ایک نئی صورت اختیار کر لی تھی' سمورا نے پہلے ہی اس بات کا خدشہ ظاہر کیا تھا کہ مکالا اور اس کی ٹولی کے افراد کے علاوہ بستی کے دوسرے لوگ بھی اس بات کو پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھیں گے کہ ساوری ہمارے پاس ہے۔ ساوری کی ذات ہی مکالا اور سمورا کے درمیان رنجش کا سبب بنی تھی۔ اب اسی کی خاطر مکالا کے آٹھ بہترین ساتھی ہمارے ہاتھوں موت کا شکار ہو گئے تھے۔

مکالا اور سوکارڈ کو جب اپنے ساتھیوں کی موت کا احوال معلوم ہوا ہوگا تو ان کے دلوں پر کیا گزری ہوگی۔ وہ یقیناً اپنی ناکامی پر تلملائے ہوں گے۔ ہماری طاقت کا کرشمہ سوکارڈ کے کالے علم کے لیے ایک ناقابل حل معمہ بن گیا ہوگا، مکالا کی خباثتیں دوچند ہو گئی ہوں گی۔ ساوری نے ایک موقعے پر کہا تھا کہ اور وفینا کے جزیرے پر مکالا قہر و غضب کا دوسرا نام ہے' میں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس نے اپنے دوستوں کی موت کا کیا اثر لیا۔

رات تک ہم چوکس رہے' کیلاش اور جیکب دونوں کا خیال تھا کہ مکالا دوسرے آدمیوں کو ساوری کے حصول کے لیے ضرور روانہ کرے گا لیکن ساوری کا خیال اس کے برعکس تھا' اس نے کہا تھا کہ ایک بار ناکام ہو جانے کے بعد مکالا دوبارہ کوئی دلیرانہ قدم اٹھانے کی بجائے اپنی مکارانہ صلاحیتوں سے کام لے گا اور رات کے گھپ اندھیرے اور سناٹوں میں کوئی عیارانہ قدم اٹھائے گا۔

ساوری کے اسی خدشے کے پیش نظر ہم نے باری باری ڈیوٹی باندھ لی تھی' میں نے جان بوجھ کر رات کے دوسرے حصے کو اپنے لیے منتخب کیا۔ چنانچہ جب نصف رات کے بعد میری ڈیوٹی آئی تو میں نے رہائش گاہ کے اطراف چکر لگا کر کسی امکانی خطرے کی بو سونگھنے کے لیے براہ راست سوکارڈ اور مکالا کو ٹٹولنا زیادہ مناسب سمجھا' جیکب کی موجودگی میں ان کی نگاہوں میں آئے بغیر میں جہاں چاہے جا سکتا تھا۔

میں نے مکالا کی رہائش گاہ کا رخ کیا لیکن وہ موجود نہیں تھا۔ سوکارڈ کے گھر پر مجھے ناکامی نہیں ہوئی۔ مکالا اور سوکارڈ دونوں مل گئے' رات خاصی بھیگ چکی تھی لیکن وہ ابھی تک جاگ رہے تھے۔ مکالا کسی زخمی درندے کی طرح مختصر کرکے ننگے فرش پر ادھر ادھر ٹہل رہا تھا اور سوکارڈ ایک گوشے میں یوں خاموش کھڑا تھا جیسے کوئی شریر اور گستاخ طالب علم اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہو۔ میں اطمینان سے ایک طرف کھڑا ہو کر حالات کا جائزہ لینے لگا۔

مکالا خاصی دیر تک اپنے خیالوں میں گم ٹہلتا رہا، کبھی وہ رک کر زور زور سے ایک ہاتھ کا گھونسا بنا کر دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارنے لگتا کبھی تلملا کر ننگے فرش پر پیر مارتا اور کبھی

یک لخت پلٹ کر سوکارو کو قہر آلود نگاہوں سے گھورنے لگا اور کبھی اپنا غصہ ضبط کرنے کی خاطر خود اپنا ہونٹ دانتوں سے چبانے لگتا۔

"بدبخت بوڑھے!" اچانک اس نے سوکارو کے قریب جاکر غراتے ہوئے کہا۔ "تو نے قبیلے کے لوگوں کے درمیان عظیم مکالا کا وقار مجروح کر دیا۔ میرے ساتھیوں کی موت مجھے اس وقت تک چین سے نہ بیٹھنے دے گی جب تک میں ان نقلی دیوتاؤں کے خون کے جام سے اپنے اندر کی آگ سرد نہ کرلوں گا۔"

"میری بات کا یقین کر مکالا! ایسا ہی ہوگا۔"

مکالا گرج اٹھا۔ "وہ مبارک گھڑی کب آئے گی۔ مجھے بتا۔ تیرا ناپاک علم کیا کہتا ہے؟"

"کوئی پراسرار قوت ہے جو ابھی تک تیرے دشمنوں کو محفوظ کیے ہوئے ہے ورنہ تو جانتا ہے کہ آج تک سوکارو کے آگے بڑے سے بڑے سورماؤں کے قدم بھی نہیں ٹھہر سکے۔ کیا تجھے یاد ہے جب میں نے....."

"ڈینگیں مت مار۔" مکالا نے اسے جملہ پورا کرنے کا موقع نہیں دیا۔ قہر آلود لہجے میں بولا۔ "جو کچھ کل تک ہو چکا ہے اسے بھول جا۔ مجھے یہ بتا کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ میری رگوں میں کھولتے ہوئے خون کی گردش کیسے کم ہوگی۔ وہ نیک ساعت کب آئے گی خبیث کہ جب میرے دشمنوں کی لاشیں میرے قدموں میں ہوں گی اور ساوری۔ مقدس اور بیگا کی قسم میں اس کو ایسا تباہ و برباد کروں گا کہ قبیلے کے لوگ اس پر تھوکنا بھی گوارا نہیں کریں گے۔"

"صبر کر مکالا! سب کچھ تیری مرضی کے مطابق ہوگا۔ مجھے سوچنے دے۔"

"سوچ۔ سوچ۔ جلدی سوچ بدبخت اور منحوس بوڑھے۔ ورنہ مکالا کے انتقام کی آگ تجھی کو جلا کر بھسم کر دے گی۔"

"میں نے تجھے سمجھایا تھا کہ ساوری کے معاملے میں جلدی کا مظاہرہ نہ کر لیکن تو نے میرا کہنا نہیں مانا۔"

"بکواس بند کر۔ کیا تو یہ برداشت کرے گا کہ مکالا کی زندگی میں کوئی دوسرا ساوری کو حاصل کرلے۔"

"تجھے ساگو اور سمورا کے مقابلے تک انتظار کرنا ہوگا۔" سوکارو ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔ "میرا علم یہی کہتا ہے کہ حالات اس مقابلے کے بعد اپنا رخ ضرور تبدیل کریں گے۔"

"نہیں۔ انتظار کی یہ گھڑیاں میری موت کا سبب بھی بن سکتی ہیں۔" مکالا نے تڑپ کر کہا۔ "میرے دماغ کی شریانیں چیخ رہی ہیں۔ میرے ساتھیوں کے خون آلود چہرے میری نگاہوں کے سامنے رقص کر رہے ہیں۔ دیکھ سوکارو! غور سے دیکھ۔ وہ میرا مذاق اڑا رہے ہیں، میری غیرت کو للکار رہے ہیں۔ مکالا کو بزدلی کا طعنہ دے رہے ہیں۔ کیا میں اپنا سر دیوار سے مار کر پاش پاش کر دوں؟"

مکالا جنون کی حالتوں سے دوچار تھا۔ اس نے اپنا جملہ مکمل کرنے کے ساتھ ہی اپنا بھرپور ہاتھ گھما دیا۔ سوکارو لڑکھڑا کر اور قلابازیاں کھاتا دیوار سے ٹکرا کر رک گیا۔

"منگارو کی اولاد! اپنے علم کو کریدنے کی کوشش کر نہیں تو میں تیری ہڈیوں کا سرمہ بنا دوں گا۔"

مکالا دوبارہ قہر بن کر بوڑھے ساحر پر ٹوٹ پڑا اسے بے تحاشا لاتوں اور گھونسوں سے نوازتا رہا لیکن سوکارو بھی شاید مٹی کا بنا ہوا تھا جو مکالا کے قہر و غضب کو نہایت خاموشی سے برداشت کرتا رہا۔ مکالا تھک کر رکا تو وہ کراہتا ہوا زمین سے اٹھا۔ سنجیدگی سے بولا۔

"میرے پاس ایک آخری طریقہ اور ہے میرے دوست! شیبرک کے دل کا خون جسے میں نے روئی میں بھگو کر اپنے پاس محفوظ کرلیا تھا۔"

"شیبرک" مکالا نے سرد لہجے میں کہا۔ "یہ نام میں آج تیری گندی زبان سے پہلی بار سن رہا ہوں۔"

"میرا اشارہ اس چمگادڑ کی طرف ہے جو برسہا برس تک مقدس اوڈ کے بڑے بت سے الٹی لٹکی رہی تھی۔ ہاں مکالا! تو ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتا لیکن مجھے میرے علم کی قوت نے بتایا تھا کہ اس بوڑھی چمگادڑ کی روح تاریک راتوں کی ہمراز ہے اور اوڈ کے قرب نے اسے دنیا کے تمام سربستہ رازوں سے آگاہ کر دیا تھا۔ اس کا دل اوڈیگا کا مرکز بھی تھا اسی لیے میں نے بوڑھی شیبرک کو پکڑ کر ذبح کر ڈالا۔ اس کے خون سے روئی بھگو کر اپنے پاس محفوظ کرلی۔ جب بھی میں اس مقدس روئی سے چراغ روشن کرتا ہوں۔ شیبرک کی روح روشنی کے ہالے کے گرد اڑتی نظر آتی ہے اور مجھے مستقبل کے بارے میں سب کچھ بتا دیتی ہے۔"

"کیا تو نے ابھی اس کی روح کو میری خاطر طلب نہیں کیا؟"

"صبر سے کام لے مکالا! سوکارو تجھے اپنی دوستی کا یقین دلاتا ہے۔"

"کہاں ہے وہ مقدس روئی؟ جلدی کر نابدان کے غلیظ کیڑے ورنہ میں کہیں تجھے پیروں تلے مسل کر زندگی کی قید سے آزاد نہ کردوں۔"

سوکارو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دوسرے کمرے سے جاکر مٹی کی ایک ٹوٹی ہوئی ہانڈی اٹھا لایا جس میں اس نے

سرخ رنگ کی روئی کو محفوظ کر رکھی تھی۔ میں حیرت سے اس کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہا تھا۔ مکالا کی نظریں بدستور بوڑھے ساحر پر جمی ہوئی تھیں۔ جو روئی کے مختصر ٹکڑے سے بتی بنانے میں مصروف تھا۔ مجھے اس کی باتوں پر یقین نہیں آیا۔ میرا خیال تھا کہ وہ مکالا کو ٹھنڈا کرنے کی خاطر اسے اپنی چرب زبانی سے بہلانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

خون آلود روئی کا کوئی ٹکڑا اپنے اندر کسی بد روح کو قید کر سکتا ہے یہ بات میری سمجھ سے بالاتر تھی۔ میں نے افریقی قبائل کے متعلق جادو ٹونے اور پراسرار واقعات کے سیکڑوں قصے سن رکھے تھے۔ جو سیاح ان کے راوی تھے وہ ان محیر العقول باتوں کو قسم کھا کھا کر بیان کرتے تھے۔ اخباروں اور رسالوں میں ایسے واقعات خاص طور پر جلی سرخیوں کے ساتھ شائع کیے جاتے۔ اس کے ساتھ ہی اس شخص کی تصویر بھی شائع ہوتی جو ان واقعات سے دوچار ہو چکا ہوتا تھا لیکن میں نے ان کہانیوں پر کبھی یقین نہیں کیا۔ میں اسے سستی شہرت کا ذریعہ سمجھتا تھا لیکن اس وقت میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں جب سوکارو نے کمرے میں اندھیرا کر کے خون آلود روئی کا موم چراغ روشن کیا۔

وہ بڑے انہماک سے زمین پر آلکڑوں بیٹھی چراغ کی کپکپاتی لو سے نظریں لڑا رہا تھا۔ مکالا گھٹنوں پر ہاتھ لگائے جھکا کھڑا بوڑھے ساحر کی حرکتوں کو دیکھ رہا تھا اور میری نگاہیں چراغ کے گرد پیدا ہونے والے مختصر ہالے پر بھٹک رہی تھیں پھر اس وقت مجھے اپنی قوتِ بینائی پر شبہ ہونے لگا جب میں نے ایک چمگادڑ کی مختصر سی پرچھائیں کو باقاعدہ اس ہالے کے اطراف محوِ پرواز دیکھا۔ وہ سب کچھ مجھے خواب کی بات لگ رہی تھی لیکن جب چمگادڑ کی قیں قیں ... قیں قیں اور ... قائیں قائیں ... کی مدھم آواز میرے کانوں سے ٹکرائی تو میں انگشت بدنداں رہ گیا۔

سوکارو کے چہرے پر چراغ کی کپکپاتی روشنی نے اس کی خباثتوں میں اور اضافہ کر دیا تھا۔ چمگادڑ کی آواز سن کر اس کے بھدے اور کھردرے لبوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل کر گہری ہونے لگی۔

"سوکارو! بدبخت کتے! تو واقعی عظیم ہے۔ میں چمگادڑ کی آواز سن رہا ہوں۔"

"میری محویت کو برقرار رہنے دے مکالا! میرا ارتکاز ٹوٹ گیا تو شیترک کی بے چین روح میرے قبضے سے نکل جائے گی۔" سوکارو نے اپنی محویت برقرار رکھتے ہوئے جواب دیا۔ "پوچھ مکالا! جو کچھ تو دریافت کرنا چاہتا ہے شیترک کی روح سے براہِ راست دریافت کر لے۔"

"کیا یہ میری باتوں کا جواب دے گی؟"

"میں اس کی ترجمانی کرتا رہوں گا۔ وقت ضائع مت کر مکالا! جو کچھ تیرے دل میں ہے پوچھ لے۔"

مکالا نے سوکارو کے چہرے کو غور سے دیکھا پھر وہ گھٹنے ٹیک کر نیچے جھکا اور ٹھوس آواز میں بولا۔

"شیترک کی بے چین روح! کیا تو مکالا کی آواز سن سکتی ہے؟"

مکالا نے اپنا جملہ مکمل کیا تو قیں قیں۔ قاں قاں کی آواز ابھرنے لگی پھر سوکارو کی بدلی ہوئی سپاٹ آواز کمرے کے سناٹے میں گونجی۔

"ہاں۔ میں تیری آواز سن رہی ہوں۔"

"کیا نجس ساعتوں کی گندی پیداوار سوکارو میرے ساتھ دوستی نبھا رہا ہے؟"

"بوڑھا جادوگر بلاشبہ تیرا دوست ہے لیکن حالات نے اسے خوف زدہ کر دیا ہے۔"

مکالا کے علاوہ میں نے بھی چونک کر سوکارو کی جانب دیکھا وہ کسی پتھر کے مجسمے کی مانند اپنی جگہ ساکت و جامد نظر آرہا تھا۔ اس کی آنکھیں حلقوں کے درمیان پتھرا کر ساکت ہو گئی تھیں۔ اس کی کشادہ پیشانی پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔ صرف اس کے ہونٹ متحرک تھے۔ بالکل ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سوکارو کی اپنی روح اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ چکی ہو اور کسی دوسری روح نے اس کے جسم میں عارضی طور پر قبضہ جما لیا ہو۔ اس کی آواز میں بھی چمگادڑوں جیسی تیز اور ناگوار گرج موجود تھی۔

"مجھے بتا۔ کیا تو بدکردار بوڑھے کے خوف کی وجہ جانتی ہے؟"

"نادیدہ قوتوں نے اس کے تمام حربوں کو زنگ آلود کر دیا ہے۔"

"وہ۔ طاقتیں کون سی ہیں؟" مکالا نے تیزی سے پوچھا۔

"میں مجبور ہوں۔ ان طاقتوں کی نقاب کشائی نہیں کر سکتی۔"

"وہ لوگ کون ہیں جنھوں نے آدھے جہاز پر ہمارے جزیرے میں قدم رکھا ہے۔ کیا وہ سمندر اور ہواؤں کے دیوتا ہیں؟"

"نہیں۔ وہ بھی قبیلے پر بسنے والوں کی طرح عام انسان ہیں۔"

"پھر۔ وہ مکالا کے قہر سے محفوظ کس طرح ہیں؟"

"پراسرار اور لازوال قوتیں ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔"

"کیا میں ساورمی کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا؟"

"نہیں۔ اس کا خیال دل سے نکال دے ورنہ تیرا انجام عبرتناک ہو گا۔"

"تو۔ تو۔ مکالا کو خوف زدہ کرنا چاہتی ہے۔" مکالا نے کسی زہریلے ناگ کی مانند پھنکارتے ہوئے کہا۔ "کیا تجھے نہیں معلوم

ہے کہ مکالا موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرانے کا عادی ہے؟"

اس بار چمگادڑ نے کوئی جواب نہیں دیا، ہالے کے گرد اس کی پرواز کی رفتار ہر لحظہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ مکالا خون آلود نظروں سے اسے گھورتا رہا۔ کچھ دیر تک کمرے میں ہول ناک اور بھیانک خاموشی طاری رہی، چراغ کی کپکپاتی لو کی روشنی نے ماحول کو بے حد پُراسرار اور طلسمی بنا رکھا تھا۔

"شیترک! مکالا کی سرد آواز دوبارہ خاموشی کا سینہ چیرتی ہوئی ابھری۔ "کیا تو جانتی ہے کہ وہ تینوں اجنبی یہاں کیوں آئے ہیں؟"

"وہ جو خود کو ہواؤں کا دیوتا ظاہر کر رہا ہے ایک پرچھائیں کی تلاش میں بھٹک رہا ہے۔ طوفانی لہروں نے ان کے جہاز کو ایک حادثے سے دوچار کر کے دو ٹکڑے کر دیا جس کا ایک حصہ انہیں لے کر اودوفینا کے ساحل پر آگیا۔"

"کیا وہ یہاں سے زندہ واپس جاسکیں گے؟"

"جسے پرچھائیں کی تلاش ہے وہ طویل عرصے تک زندہ رہے گا۔ البتہ اس کے ساتھی اس کی عمر کا ساتھ نہیں دیں گے۔"

"میرے ساتھیوں کی موت میں کس کا ہاتھ ہے؟"

"ساوری کا اس نے بلوپاشپ کے ذریعے تیرے دوستوں کو مار ڈالا۔"

"بلوپاشپ۔" مکالا چونکا۔ "اودوفینا کے جزیرے پر بلوپاشپ کا استعمال ترک ہوئے صدیاں بیت گئیں۔ پھر ساوری کو موت کا وہ زہریلا آلہ کہاں سے ملا؟"

"مکالا! کیا تو جبینی کو بھول گیا؟"

"جبینی!" مکالا دوبارہ حیرت سے اچھلا۔ "وہ۔ وہ مر چکی ہے۔"

"ہاں۔ وہ مر چکی ہے مگر اس کی روح ابھی تک بھٹک رہی ہے۔ بھوری پہاڑیوں کے جادوگروں نے اسے قیمتی تحفوں سے نوازا ہے جب تک اس کا انتقام پورا نہ ہوگا اس کی روح آسمان کی بلندیوں کی سمت پرواز نہیں کرے گی۔"

"کیا جبینی بھی مکالا کے دشمنوں کے ساتھ مل گئی ہے؟"

سوکارو کے ہونٹ متحرک ہوئے لیکن مجھے کوئی آواز نہیں سنائی دی۔ مکالا کا چہرہ غصہ کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"شیترک! تو خاموش کیوں ہے؟"

"جو بات میری طاقت سے باہر ہو میں اس کا جواب نہیں دے سکتی۔"

"میرے دشمن اس وقت کیا کر رہے ہیں؟"

"وہ محو خواب ہیں اور تیسرا۔ وہ موت کے سائے کے ساتھ ساتھ منڈلا رہا ہے۔"

مکالا نے یکلخت جست لگا کر اپنے اطراف کا جائزہ لیا۔

اس کے جسم میں بلا کی پھرتی تھی، اس کی خوں خوار نظروں میں آدم خور درندوں کی سی خوف ناک چمک دکھائی دے رہی تھی چند لمحے وہ ماحول میں کسی خطرے کی بو سونگھتا رہا پھر چراغ کے قریب جا کر دوبارہ دو زانو ہو گیا۔ سرسراتی آواز میں بولا۔

"کیا کارڈوبا بھی میرے دشمنوں کے ساتھ مل گیا ہے؟"

"نہیں۔ وہ تیری تلاش میں بھٹک رہا ہے۔ سوکارڈ نے اس کی نگاہوں کے سامنے سحر کی ایک دیوار کھڑی کر دی ہے لیکن جس دن یہ دیوار ٹوٹ گئی وہ دن تیری زندگی کا سب سے بھیانک دن ثابت ہوگا۔"

"وہ۔ وہ اس وقت کہاں ہے؟" مکالا نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے حقارت سے پوچھا۔ "مجھے اس کا پتہ بتا دے تاکہ میں اس کی روح کو ہمیشہ کے لیے جہنم رسید کر دوں۔"

سوکارڈ کے ہونٹ اس بار بھی متحرک ہو کر رہ گئے، کوئی آواز نہیں ابھری۔ میری پلکیں جھپکے بغیر چمگادڑ کی پرواز کرتی ہوئی پرچھائیں پر مرکوز تھیں، سوکارو بدستور بت بنا بیٹھی تھی اور مکالا قہر و غضب کی تصویر بنا ہوا تھا۔ پھر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی وزنی شے میرے قدموں کے قریب سرسرا رہی ہو۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو میری سانس حلق کے درمیان ہی گھٹ کر رہ گئی۔

کوڑیالے رنگ کا ایک جسیم سانپ بڑی سرعت سے چراغ کی جانب بل کھاتا ہوا رینگ رہا تھا۔ میں نے چیخنے کی کوشش کی لیکن آواز میرے حلق میں پھنس کر رہ گئی البتہ اس بوکھلاہٹ میں ریک میرے منہ سے نکل گیا، سوکارڈ نے یکلخت چونک کر میری جانب دیکھا اس کی آنکھوں میں سحر کے ڈورے تیرنے لگے لیکن پھر چمگادڑ کی کرب ناک چیخ کی آوازوں نے اسے بھی ہلا دیا۔

مکالا بھی اچھل کر چراغ سے دور ہو گیا ——— میں نے دیکھی کوڑیالے رنگ کا جسیم سانپ چمگادڑ کی پرچھائیں کو اپنے منہ میں دبائے اپنے پورے جسم کو بڑی شدت سے بل دے رہا تھا۔ سوکارڈ نے ایک بار پھر میری جانب حقارت سے دیکھا۔ اس کی نگاہوں میں کچھ ایسی پُراسرار قوت موجود تھی کہ میں اس کی جانب سے اپنی توجہ نہیں ہٹا سکا۔ مجھے ایسا لگا جیسے میرا ذہن نیند کی آغوش میں جھکولے کھا رہا ہو، مجھ پر ایک عجیب سی غنودگی کی کیفیت طاری ہو رہی تھی شاید میں مسمریزم کا شکار ہو رہا تھا۔

پھر اچانک چراغ کی لو بھڑک کر بجھ گئی۔ چمگادڑ کی کرب ناک اور تیز چیخ کی آواز کے ساتھ ہی مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں ہوا میں پرواز کر رہا ہوں میں نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن میرا ذہن گھپ اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔

میں کتنی دیر بے ہوشی سے دوچار رہا یا مجھ پر غنودگی کی

وہ کیفیت کب تک طاری رہی مجھے کچھ یاد نہیں لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ دوسری بار میری آنکھ اس وقت کھلی جب کوئی میرا بازو تھام کر آہستہ آہستہ آوازیں دے رہا تھا۔ مجھے وہ آواز خوابوں کی دنیا کے کسی دور دراز کونوں سے آتی سنائی دے رہی تھی۔ وہ آواز میرے لیے غیر مانوس نہیں تھی۔ میں پوری توجہ سے اسے سننے کی کوشش کرتا رہا پھر میں نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیں۔

وہ میری زندگی۔ میری روح۔ میری درخشاں تھی جو میرے قریب کھڑی مجھے سپاٹ نظروں سے گھور رہی تھی۔ میں چونک کر اٹھ بیٹھا۔ درخشاں کے چہرے پر کرب کے تاثرات دیکھ کر میرے دل کی حرکت دگرگوں ہونے لگی۔ اس کی آنکھوں میں اداسیاں رقص کر رہی تھیں، ہونٹوں پر سوچ کی پیپڑیاں جم کر سیاہ ہونے لگی تھیں اس کا حسن گہنایا گہنایا سا نظر آ رہا تھا۔

جانے کن حالات سے دوچار تھی پہلے میں نے اسے کبھی اتنا اداس، اتنا پریشان نہیں دیکھا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے قدرت کی ستم ظریفیوں نے کسی شگفتہ، تروتازہ اور مہکتے گلاب کی تمام مہک، تمام رعنائیاں اک دم سے واپس چھین لی ہوں میں اس کی حالت دیکھ کر تڑپ اٹھا۔

"درخشاں!" میں نے اسے آواز دی "میری زندگی تم اس قدر اداس کیوں ہو؟"

"تمہاری تکلیف میری روح کے لیے ناقابلِ برداشت ہوتی جا رہی ہے۔"

"درخشاں!"

"ہاں جمال! میں تمہاری مجرم ہوں۔" وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے بولی۔ "میں نے تم سے مرتے وقت سفر کی فرمائش کی ہوتی نہ آج تم یوں حالات کا شکار ہوتے۔"

"نہیں درخشاں! نہیں ایسی بات مت کرو۔ تمہاری تلاش تو میری زندگی کا مقصد ہے۔ آزردہ خاطر نہ ہو میں بہت جلد تمہیں دوبارہ حاصل کر لوں گا اور پھر دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکے گی۔"

"کاش ایسا ممکن ہوتا۔" اس کی کنول جیسی شاداب نگاہوں میں شبنمی قطرے جھلملانے لگے۔ وہ اداس اور کھوئی کھوئی نظروں سے خلاؤں میں گھورنے لگی۔

"یہ ۔ یہ تم نے کیا کہا۔" میں نے سہم کر پوچھا۔ "کیا میں ....."

"ہاں جمال! تم نے حالات کی ترتیب کو الجھا دیا ہے۔" وہ مجھ سے شکوہ کرنے لگی۔ "تمہیں اب درخشاں سے زیادہ پراسرار قوتوں کے نشے نے مدہوش کر رکھا ہے۔ تم راستے سے بھٹکتے جا رہے ہو۔"

"یہ تمہارا خیال ہے میری زندگی!" میں نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی۔ "مجھے تمہارے علاوہ دنیا کی اور کوئی شے نہیں چاہیے۔"

"پھر تم بدبخت سوکارڈ کی کھوج میں اپنا وقت کیوں برباد کر رہے ہو۔ تمہیں اور وفینا پر بسنے والوں کے ذاتی معاملات سے اتنی دلچسپی کیوں پیدا ہو گئی ہے۔ تم نے ان چکروں میں الجھ کر بہت برا کیا۔ تم نہیں جانتے۔ نادیدہ اور پراسرار قوتیں تمہیں میرے راستے سے بھٹکا کر دور لیے جا رہی ہیں۔" وہ میری نگاہوں میں نگاہیں ڈالے شکایت کر رہی تھی۔ "میری روح تمہارے انتظار میں بے چین ہے۔ اگر تم نے اپنا راستہ نہ بدلا تو ہمارے ملاپ کی تمام امیدیں ختم ہو جائیں گی۔"

"نہیں نہیں نہیں۔" میں چیخ اٹھا۔ "ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں زندگی کی آخری سانسوں تک تمہاری تلاش جاری رکھوں گا۔"

"تم مجھے دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں کچھ قربانیاں دینی ہوں گی۔" وہ سنجیدہ ہو گئی۔

"مجھے حکم دو درخشاں! تمہاری پلکوں کی ایک جنبش پر میں اپنی زندگی قربان کر سکتا ہوں۔"

"مکالا اور بوڑھے سوکارڈ کے راستے سے دور ہو جاؤ۔"

"وہ میری جان کے دشمن ہیں۔ میرے خون کے پیاسے ہیں اگر میں نے اپنے بچاؤ کی کوشش نہ کی ہوتی تو مکالا کے آدمی میری بوٹیاں نوچ ڈالتے۔"

"عقل سے کام لو جمال! اگر کوئی تمہاری درخشاں کو قید کر لے تو تمہاری کیا حالت ہو گی۔"

"میں۔ میں ان نگاہوں کی روشنیاں چھین لوں گا جو میری زندگی پر میلی نظر ڈالنے کی کوشش کریں گی۔"

"وہ بھی اسی لیے تمہاری زندگی کے دشمن بن گئے ہیں کہ تم نے ساوری کو پناہ دی ہے۔"

"وہ مکالا اور سوکارڈ سے نفرت کرتی ہے۔"

"تم کون ہوتے ہو ان کے درمیان آنے والے۔" اس کا لہجہ تلخ ہو گیا پھر وہ محبت بھری نظروں سے گھورتے ہوئے بولی۔ "کیوں جمال! کیا ساوری تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے۔ کیا تم اس کی دراز زلفوں میں الجھ کر اپنی درخشاں کو فراموش کر دو گے۔"

"درخشاں! خدا کے لیے مجھے اتنی گندی گالی مت دو۔" میں نے احتجاج کیا۔ "یہ محض ایک اتفاق ہے کہ ساوری یہاں آ گئی ہے ورنہ ....."

"اسے درمیان سے ہٹا دو جمال! جتنی جلدی ممکن ہو اسے سمورا کی تحویل میں واپس دے دو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر تمہاری زندگی۔ تمہاری روح۔ تمہاری درخشاں تم سے ....."

"آگے کچھ مت کہنا درخشاں!" میں نے تیزی سے کہا۔ "میں ساوری کو پہلی فرصت میں سمورا کے پاس واپس بھیج دوں گا۔"

"سوکاردا اور مکالا کا خیال بھی ذہن سے نکال دو۔" اس نے بڑی اپنائیت سے التجا کی۔

"اگر یہ تمہارا حکم ہے تو ایسا ہی ہوگا۔"

"تم نہیں جانتے جمال! تم نے مقدس اوری کے قیمتی مجسمے کو پوشیدہ کر کے اچھا نہیں کیا۔"

"وہ کارڈوبا کی حرکت تھی۔" میں نے اپنی صفائی پیش کی۔ "اسی کی ایما پر جیکب نے مجسمے پر ہاتھ صاف کر دیا پھر ٹامی اسے میرے پاس اٹھا لایا۔"

"میں تمام رازوں سے واقف ہوں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ نادیدہ قوتیں ہمارے راستے میں خندقیں کھود رہی ہیں۔ وہ جو پہلے ہمارے پیار کے دشمن تھے اب بھی ہمارے ملاپ کو پسند نہیں کریں گے۔ وہ تمہارا راستہ کھوٹا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تم میرا کہا مانو۔ اوری کے مجسمے کو اپنی رہائش گاہ کی حدود سے باہر کر دو۔"

"ٹھیک ہے۔ میں صبح ہوتے ہی پتھر کے اس بے جان مجسمے کو کہیں دور پھینک آؤں گا۔"

"جمال!" درخشاں کے اداس چہرے پر زندگی کی رمق جاگ اٹھی۔ "تم بہت سیدھے سادے، بے حد معصوم ہو اسی لیے دنیا کے حسین فریب میں آجاتے ہو۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ والہانہ نظروں سے اس کے چہرے پر پھوٹتی شفق کی سرخیوں کو دیکھتا رہا۔

"جینی کو جانتے ہو؟" اس نے میرے بالوں میں اپنی نرم انگلیاں پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ بھی اس منحوس جزیرے پر میری طرح حالات کا شکار ہوئی ہے لیکن پراسرار قوتوں نے اب اس کے ہاتھ مضبوط کر دیے ہیں۔ اگر جینی نے میری مدد نہ کی ہوتی تو شاید میں اب تک اور وفینا کے وحشیوں کے عتاب کا نشانہ بن چکا ہوتا۔"

"کیا جینی نے تمہیں کوئی قیمتی تحفہ دیا ہے؟"

میں درخشاں کے سوال کا جواب دینا چاہتا تھا لیکن آواز نے میرا ساتھ نہیں دیا۔ پھر میں نے چونک کر درخشاں کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔ میرے ذہن میں ایک سوال بڑی سرعت سے ابھرا کہ اگر وہ روح ہو کر تمام قید و بند سے آزاد ہے تو پھر میرے قبضے میں رمیک کی موجودگی سے بے خبر کیوں ہے؟ کوئی بات ضرور تھی جس نے میرے دل کی دھڑکنوں کو تیز کر دیا۔

"تم نے کوئی جواب نہیں دیا۔"

"درخشاں! کیا تمہیں علم نہیں کہ جینی نے میرے اوپر کیا مہربانیاں کی ہیں۔"

"تم شاید اپنی درخشاں پر شبہ کر رہے ہو۔" اس نے چونک کر مجھے وضاحت طلب نظروں سے دیکھا پھر بڑے پیار سے بولی۔ "کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں رہا؟"

"یہ بات نہیں ہے جانِ من! لیکن....."

"تمہارے ذہن میں جو سوال کلبلا رہا ہے میں اسے پڑھ چکی ہوں۔" اس نے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اداس لہجے میں کہا۔ "تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکو گے، جہاں زندگی کی سرحدیں ختم ہوتی ہیں وہاں سے ایک نئی اور پراسرار دنیا کا آغاز ہوتا ہے، یہ دنیا تمہاری دنیا سے بہت مختلف ہوتی ہے، یہاں پر قسم قسم کی بندشیں ہوتی ہیں جنہیں عبور کرنا ان کے اختیار کی بات نہیں ہوتی۔ مجھ پر بھی کچھ پابندیاں عائد ہیں جنہیں توڑنا میرے اختیار میں نہیں۔"

"کیا تمہاری نظریں مجھے دیکھنے سے قاصر ہیں؟"

"نہیں۔ میں تمہیں دیکھ رہی ہوں۔" وہ حسرت بھرے لہجے میں بولی۔ "تم میرے جمال ہو! وہی جمال جسے میں نے پہلی بار کاجل کے روپ میں سری لنکا میں دیکھا تھا۔ پھر ہم نے ایک دوسرے کو پسند کر لیا، ہمارے درمیان دھرم کی دیوار کھڑی تھی، میں نے اس دیوار کو گرا دیا۔ یاد ہے تمہیں جب بمبئی پہنچ کر میں نے اپنا دھرم چھوڑ کر تمہارا دھرم اپنانے کا خیال ظاہر کیا تو تم خوشی سے اچھل پڑے تھے۔ اس کے بعد ہم نے شادی کر لی۔ تم شاید ماضی کی ان جیتی باتوں کو بھول گئے لیکن میری آتما کو ایک ایک بات یاد ہے۔ جب تم مجھے نہیں دیکھ پاتے اس وقت بھی میری بے چین نگاہیں تمہیں دیکھتی رہتی ہیں۔ ہاں جمال! میری بات کا یقین کرو۔ میری آتما ہمیشہ تمہارے قریب بھٹکتی رہتی ہے۔ میں تمہارے ایک ایک راز سے واقف ہوں لیکن....."

وہ اچانک خاموش ہوئی تو میں مضطرب ہو گیا۔

"لیکن کیا میری روح؟" میں نے بے چینی سے پوچھا۔ "تم خاموش کیوں ہو گئیں؟"

"تم نے میری نگاہوں کے سامنے کچھ رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔ میں ان رکاوٹوں کو نہیں پھلانگ سکتی۔"

"میں سمجھا نہیں۔ تم کن رکاوٹوں کی بات کر رہی ہو۔"

"رہنے دو جمال! تم شاید میری بات پر یقین نہیں کرو گے۔ کوئی اور بات کرو۔"

"نہیں درخشاں!" میں نے اصرار کیا۔ "مجھے بتاؤ کہ وہ

کیا دشواریاں ہیں جنھوں نے تمھیں میرے قریب ہوتے ہوئے بھی دور کر رکھا ہے۔"

اس نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا، چند ثانیے میری نگاہوں میں جھانکتی رہی پھر میرے ہاتھ کی سمت اشارہ کر کے آہستہ سے بولی۔

"تمھارے ہاتھ میں یہ انگشتری کہاں سے آگئی؟"

"یہ۔ یہ ایک۔۔۔" میں روانی میں حقیقت بیان کرتے کرتے یک لخت خاموش ہو گیا۔ مجھے جبینی کی بات یاد آگئی۔ اس نے کہا تھا کہ جس دن میں نے ربیک یا انگشتری کے بارے میں اپنی زبان کھولی ان کی تاثیر ختم ہو جائے گی۔

میں ربیک کا کمال دیکھ چکا تھا لیکن مجذوب کی اس انگشتری کے کرشموں سے ناواقف تھا۔

"تم کیا سوچنے لگے جمال! کیا تمھیں میری کسی بات سے دکھ پہنچا ہے۔" اس نے مجھے سوالیہ نظروں سے دیکھا پھر خود ہی کچھ سوچ کر بولی۔ "سمجھ گئی۔ تم شاید مجھے انگشتری کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتے۔ نہ بتاؤ، میں تم سے ضد نہیں کروں گی لیکن نہ جانے اس انگوٹھی میں کیا بات ہے کہ میری آنکھیں بار بار اس پر پڑتی ہیں اور چندھیا جاتی ہیں۔ پھر مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔ صرف تمھارے وجود کی مہک مجھے تمھارے قرب کا یقین دلاتی رہتی ہے۔"

"یہ جدائی۔ یہ دوریاں عارضی ہیں۔" میں نے جذباتی لہجے میں کہا۔ "میں بہت جلد تمھیں تلاش کر لوں گا پھر ساری رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔"

"جمال! ایک درخواست کروں۔ مانو گے؟" وہ مجسم التجا بن گئی۔

"حکم دو۔" میں اس کی نگاہوں کی تپش سے پگھلنے لگا۔

"ایک لمحے کے لیے اس انگوٹھی کو اپنی انگلی سے اتار لو۔ بس ایک پل بھر کے لیے۔ میں تمھیں جی بھر کر دیکھنا چاہتی ہوں۔ اس کے بعد میں واپس چلی جاؤں گی۔"

درخشاں کے معصوم لہجے میں درد تھا، کسک تھی اور حسرتیں مچلتی محسوس ہو رہی تھیں۔ میرا ہاتھ بے اختیار لکڑی کی انگوٹھی کی طرف چلا گیا۔ درخشاں کی التجا پر میں اسے اتارنے جا رہا تھا لیکن اسی لمحے میری نگاہوں کے سامنے روشنی کا اتنا شدید اور تیز جھماکا ہوا کہ میری آنکھیں چندھیا گئیں۔ بالکل ایسا لگا جیسے بجلی کے دو ننگے تار آپس میں ٹکرا گئے ہوں۔ درخشاں کے چہرے پر بھی خوف اور دہشت کے تاثرات نظر آ رہے تھے۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑے خلا میں گھور رہی تھی جیسے کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہو اور عین اسی وقت جکیسی کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"میرے محترم! میری درخواست ہے کہ آپ لکڑی کی انگوٹھی کو ہاتھ سے اتارنے کی حماقت نہ کیجیے گا۔"

"تم۔ تم کہاں ہو؟" میں نے عالمِ تصور میں جکیسن کو مخاطب کیا۔

"میرے پاس وقت کم ہے میرے عزیز! بدبخت سوکارو کی کالی طاقتیں میرا راستہ روک رہی ہیں۔ وہ۔۔۔"

جکیسن کی آواز کا تسلسل ٹوٹ گیا۔ فضا میں بار بار روشنی کے جھماکے ہونے لگے۔ غالباً پراسرار قوتیں آپس میں ٹکرا رہی تھیں۔

"جمال!" درخشاں کی بوکھلائی ہوئی آواز ابھری۔ "انگوٹھی ہاتھ سے اتار دو ورنہ سب کچھ تباہ و برباد ہو جائے گا۔"

"نہیں میرے محترم!" جکیسن کا چہرہ میری نگاہوں کے سامنے آ گیا۔ "سوکارو کا کالا علم آپ کو فریب دے رہا ہے۔ آپ جسے اپنی درخشاں سمجھ رہے ہیں وہ درخشاں نہیں۔"

جکیسن اپنا جملہ پورا نہ کر سکا۔ آگ کا ایک شعلہ بھڑک کر اس کی جانب لپکا تو اس کا چہرہ غائب ہو گیا۔ میں نے نظریں گھما کر درخشاں کی جانب دیکھا پھر اس وقت میرے دل کی دھڑکنیں میرے قابو سے باہر ہونے لگیں جب ایک چنگاری اڑتی ہوئی درخشاں کے جسم سے ٹکرائی اور اس کا وجود آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ پھر میں نے ایک ہولناک منظر دیکھا۔ میں جسے درخشاں سمجھ رہا تھا اس کے جسم کا گوشت تیزی سے شعلوں کے درمیان پگھلنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہڈیوں کا پنجر بن گئی۔

میں اس دہشت ناک منظر کی تاب نہ لا سکا۔ دونوں ہاتھوں سے میں نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ میرے کانوں میں پراسرار قسم کے شور و غل کی آوازیں گونج رہی تھیں جیسے لاتعداد افراد آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا گئے ہوں۔ میں نے سختی سے آنکھیں بھینچ لیں۔ میرا ذہن جاگ رہا تھا۔ جکیسن کی بروقت مداخلت نے مجھے سوکارو کے فریب سے بچا لیا تھا۔

مجھے یاد آ گیا۔ میں نے شیبرک کی روح اور مکالا کی گفتگو اپنے کانوں سے سنی تھی۔ سوکارو نے اسی گفتگو کے پیشِ نظر اپنی کالی طاقتوں کے ذریعے ان نادیدہ قوتوں کا راز جاننے کی کوشش کی تھی جو میری پشت پناہی کر رہی تھیں۔ درخشاں کے روپ میں اس نے کسی گندی روح کو میرے پاس بھیج کر انگشتری اور ربیک کا راز معلوم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جکیسن نے اس کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ جنگارو کی روح نے اسے یقیناً سوکارو کی سازش سے مطلع کر دیا ہوگا اور پھر اگر جکیسن نے اس خطرناک سچویشن میں میری مدد نہ کی ہوتی تو کیا ہوتا؟

اور وفینا کا بوڑھا خبیث جادوگر اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتا۔ دیبک کی تاثیر ختم ہوجانے کے بعد پھر میری کوئی چال کارگر نہ ہوتی، مجذوب کی وہ انگوٹھی جو میں نے انگشتِ شہادت میں پہن رکھی تھی اگر میرے جسم سے علیحدہ ہوجاتی تو میں خدا کے ایک نیک اور برگزیدہ بزرگ کے سائے سے محروم ہوجاتا اور میری یہ داستانِ حیات اور وفینا کے غلام جزیرے میں ہمیشہ کیلئے دفن ہوکر رہ جاتی۔

میرے ذہن میں آندھیاں چل رہی تھیں، میرے کانوں میں شور و غل کی آوازیں بدستور گونج رہی تھیں، نادیدہ، پراسرار کالی طاقتوں کا ٹکراؤ جاری تھا اور اسی شور و شغب کے درمیان جیکسن کی آواز ایک بار پھر میرے کانوں میں گونجی۔

"میرے محترم! اور وکا وہ نایاب مجسمہ...."

"کیا ہوا اس مجسمے کو؟" میں نے چونکتے ہوئے دریافت کیا۔

"کارڈوبا اس کی تلاش میں ہے"

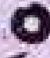
اسی وقت ٹامی کے بھونکنے کی تیز آواز سنائی دی، میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا، میرا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا، میں نے اطراف کا جائزہ لیا۔ اس وقت میں اپنے بستر پر تھا، جیکب میرے قریب محوِ خواب تھا، میں ایک لمحے کو گنگ ہوگیا پھر جیکسن کا جملہ میرے ذہن میں ابھرا تو میں تیزی سے اٹھ کر اسٹور روم کی طرف بھاگا جہاں اور وکا قیمتی مجسمہ بدستور اسی جگہ موجود تھا جہاں میں نے اسے محفوظ کیا تھا۔

باہر سے ٹامی کی آواز بدستور آرہی تھی، میں مجسمے کی طرف سے مطمئن ہوکر باہر نکلا تو میری نگاہوں نے ایک خوف ناک منظر دیکھا وہی کوڑیالا سانپ جسے میں بوڑھے ساحر کی رہائش گاہ پر دیکھ چکا تھا احاطے میں پھن اٹھائے کھڑا ٹامی کو ڈسنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں دروازے کے قریب ہی ٹھٹھک کر رک گیا، ٹامی نہایت ہوشیاری سے خود کو کوڑیالے رنگ کے جسیم سانپ کی دسترس سے دور رکھے ہوئے بھونکے جا رہا تھا۔

"کارڈوبا!" غیر اختیاری طور پر میرے منہ سے کارڈوبا کا نام نکل گیا، اسی لمحے سانپ کی توجہ میری جانب مبذول ہوگئی۔ اس کے منہ سے آگ کا ایک تیز شعلہ لپکا پھر وہ یک لخت میری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔

"جمال! کیا ہوا؟ تم یہاں کیوں کھڑے ہو اور یہ ٹامی کیوں بھونکے جا رہا ہے؟"

کیلاش کی آواز سن کر میں اچھل پڑا۔ میں نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا وہ مجھے وضاحت طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا لیکن میرے اندر کیلاش کے سوالوں کے جواب دینے کی سکت نہیں تھی، مجھے اپنا سر تیزی سے گھومتا محسوس ہو رہا تھا۔ پھر کیلاش نے اگر لپک کر مجھے نہ پکڑا ہوتا تو شاید میں تیورا کر پختہ زمین پر گرا ہوتا۔



میرا ذہن آہستہ آہستہ جاگ رہا تھا۔

جینی کے ہمت دلانے پر میں نے مکالا کے ان آٹھ جیالوں کو ٹھکانے لگا دیا جو ساوری کو حاصل کرنے کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگا کر آئے تھے اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میرے لیے تعجب خیز ہی تھا۔ سوکار وا اور مکالا کی گفتگو میں نے اپنے کانوں سے سنی میں ان کے درمیان موجود تھا لیکن ان کی نگاہوں سے اوجھل تھا پھر شیرک کی پراسرار روح نے کمرے میں میری موجودگی کا ایک ہلکا سا اشارہ بھی دیا جسے مکالا نہ سمجھ سکا۔

شیرک کے تصور کے ساتھ ہی میرے ذہن کو ایک جھٹکا لگا۔ مکالا کے استفسار پر چمگادڑ کی اڑتی ہوئی پرچھائیں نے سوکارو کی زبانی کہا تھا کہ میں طویل عرصے تک زندہ رہوں گا لیکن جیکب اور کیلاش میری عمر کا ساتھ نہ نبھا سکیں گے۔ روشنی کے ہالے پر بھٹکتی ہوئی روح نے مکالا کو میرے بارے میں یہ بھی بتا دیا کہ ہم کون ہیں اور جزیرے پر ہماری آمد کا مقصد کیا ہے اس نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا تھا کہ کچھ پراسرار قوتیں میری پشت پناہی کر رہی ہیں مگر وہ ان طاقتوں کی نقاب کشائی کرنے سے مجبور تھی۔

جینی نے بھی مجھے باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ میں بے پناہ قوتوں کا مالک ہوں جیکسن نے بھی اس کی تائید کی تھی خود میں بھی آٹھ وحشیوں کے مقابلے کے وقت اپنی قوت کا کرشمہ دیکھ چکا تھا، میرا خیال تھا کہ جینی درپردہ میری مدد کر رہی ہوگی لیکن وہ کوئی اور ہی طاقت تھی جس کی نشاندہی شیرک کی روح بھی کرنے سے قاصر تھی۔

میرا ذہن حالات کی کڑیوں میں الجھتا گیا۔ سوکار نے کارڈوبا اور مکالا کے درمیان دھند کی ایک دیوار حائل کر دی تھی لیکن شاید اس نے اپنا بچاؤ نہیں کیا تھا اسی لیے کارڈوبا نے کوڑیالے ناگ کی صورت میں نمودار ہوکر شیرک کی روح کو دبوچ لیا۔ وہ سچویشن اتنی ہول ناک اور پریشان کن تھی کہ دیبک میرے منہ سے نکل گیا۔ اور وفینا کے بوڑھے ساحر نے مجھے سامنے دیکھ کر اپنی نگاہوں کے خواب ناک لہروں کے بھنور میں پھانس کر بے بس کرنے کی سعی کی۔ وہ غالباً عمل تنویم کا ماہر تھا۔ میں اس کی نگاہوں کی جادوگری کے جال میں جکڑا گیا۔ میں نے خود کو بچانا چاہا لیکن مجھے اپنے ارادے میں کامیابی نہیں ہوئی۔

اس کے بعد جو حالات پیش آئے وہ بھی طلسم ہوشربا کی داستان سے کم نہ تھے۔ ایک طرف کارڈوبا اور فیبرک کی پراسرار روحوں کے درمیان خوف ناک جنگ جاری تھی دوسری سمت بدکار سوکارو مجھے تسخیر کرنے کی خاطر اپنی شاطرانہ چال چل چکا تھا لیکن چراغ بروقت بھڑک کر بجھ گیا اور میں نے یوں محسوس کیا جیسے کوئی غیبی قوت مجھے ہوا میں پرواز کرا رہی ہو اس کے بعد میں درخشاں کی آواز سن کر بیدار ہوا مگر جسے میں اپنی زندگی سمجھ رہا تھا وہ بھی فریب کا ایک خوب صورت جال تھا جیکسن نے درخشاں کی اصلیت سے آگاہ نہ کیا ہوتا تو میں کوڈمی کی انگشتری انگلی سے اتار چکا ہوتا اور پھر شیطانی قوتیں مجھے پوری طرح اپنے شکنجوں میں جکڑنے میں کامیاب ہو جاتیں۔ یقیناً وہ خدا کے برگزیدہ بزرگ کی اسی انگوٹھی کی کرامت تھی جس نے مجھے گندی طاقتوں کی منحوس چال میں گلے گلے تک پھنسنے سے بچا لیا تھا۔ جیکسن ہی نے مجھے اور کے مجسمے کا احساس دلایا جسے کارڈوبا کوڑیالے ناگ کے روپ میں لے جانے کے ارادے سے آیا تھا لیکن ٹامی اس کے راستے کی دیوار بن گیا۔

بوڑھے اور خبیث سوکارو کی بھی یہی کوشش تھی کہ میں اس مجسمے سے دست بردار ہو جاؤں جو ٹامی کے ذریعے میری تحویل میں آ گیا تھا۔ وہ منحوس روح جو درخشاں کی صورت اختیار کر کے میرے سامنے آئی وہ بھی بار بار مجھ سے اسی مجسمے کی بات کر رہی تھی۔ میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ وہ مجسمہ ہی فساد کی جڑ تھا جس نے سوکارو اور کارڈوبا کو بیک وقت میری طرف متوجہ کر دیا۔

میں آنکھ بند کیے حالات پر غور کرتا رہا۔ وہ واقعات جو سامنے آ رہے تھے ناقابلِ یقین تھے۔ ان ہی واقعات کے حصار میں الجھ کر میں اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا۔ اگر کیلاش نے بروقت میری مدد نہ کی ہوتی تو شاید کوڑیالے ناگ کے منہ سے نکلنے والا شعلہ جو میری سمت لپکا تھا مجھے جلا کر خاک کر چکا ہوتا۔

کیلاش کے آخری جملے کی گونج میرے جاگتے ذہن میں تیز ہوتی گئی۔ اس نے مجھ سے ٹامی کے بھونکنے کی وجہ دریافت کی تھی جس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کی نگاہیں کوڑیالے ناگ کو نہیں دیکھ سکی تھیں۔ وہ خوف ناک شعلہ جو بھڑک کر میری جانب لپکا تھا وہ بھی کیلاش کی نظروں سے اوجھل رہا ورنہ شاید اسے مجھے سنبھالنے کا ہوش نہ رہتا۔

"کیلاش! کیا تمہیں یقین ہے کہ اس کی طویل بے ہوشی کسی خطرے کا باعث نہیں ہو گی؟"

جیکب کی آواز میرے کانوں میں گونجی تو مجھے اپنے وجود کا یقین ہو گیا۔ میں اپنی رہائش گاہ پر اپنے دوستوں کے درمیان موجود تھا۔ جیکب نے جس انداز میں کیلاش سے میرے بارے میں پوچھا اس میں خلوص و محبت کے جذبے کوٹ کوٹ کر بھرے تھے۔

"یہ جتنی دیر آرام کرے اتنا ہی بہتر ہے۔" کیلاش نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"وہ۔۔ وہ چیخ کیسی تھی؟" کچھ توقف کے بعد جیکب نے پوچھا۔

"مجھے خود بھی حیرت ہے۔ جس وقت میں باہر نکلا ٹامی پچھلے پیروں پر اچھل اچھل کر بے تحاشا بھونک رہا تھا اور جمال تھوڑے فاصلے پر کھڑا اسے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔"

"کیا تم نے وہاں ٹامی کے سوا کسی اور کو نہیں دیکھا؟"

"نہیں۔" کیلاش نے کہا۔ "ہو سکتا ہے رات کی وجہ سے مجھے کچھ دکھائی نہ دیا ہو لیکن جمال، میرا اندازہ اگر غلط نہیں تو وہ کسی چیز سے بری طرح خوف زدہ تھا۔ میری آواز سنتے ہی اس طرح اچھلا جیسے کوئی بھیانک خواب دیکھ رہا ہو پھر میں نے اگر اسے سنبھالا نہ ہوتا تو یہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکتا تھا۔"

"میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ بدروحیں اور شیطانی قوتیں جانوروں کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہوتیں لیکن جمال، سمجھ میں نہیں آتا کہ اس نے ایسی کیا چیز دیکھ لی تھی جس نے اسے خوف زدہ کر دیا تھا؟"

"ہو سکتا ہے کہ مکالا نے اپنے آدمیوں کا انتقام لینے کی خاطر کچھ اور لوگوں کو ہمارے اوپر شب خون مارنے کے ارادے سے بھیجا ہو لیکن ٹامی نے انہیں دیکھ لیا اور اس کے بھونکنے کی وجہ سے وہ لوگ چھپ گئے ہوں۔ لیکن جمال کی بے ہوشی پھر بھی ہمارے لیے معمہ ہے؟ اگر اس نے خطرے کی بو سونگھ لی تھی تو ہمیں آواز دے کر بیدار کر دینا چاہیے تھا۔"

"ممکن ہے اسے ہمیں جگانے کا موقع نہ ملا ہو۔" جیکب نے کہا۔ "میرا مطلب ہے کہ وہ دشمنوں کو دیکھ کر اتنا خوف زدہ ہو گیا ہو کہ اسے ہمیں آواز دینے یا کوئی اور قدم اٹھانے کا دھیان ہی نہ رہا ہو۔"

"میں نہیں مان سکتی۔" ساوری کی آواز ابھری۔ "جو آدمی اپنے سے تین گنا زیادہ طاقت ور لوگوں کی آٹھ نفری سے تنہا ٹکرانے کی ہمت رکھتا ہو وہ اعصابی طور پر اتنا کمزور نہیں ہو سکتا کہ کسی خطرے کی بو محسوس کر کے بے ہوش ہو جائے۔"

"ہو سکتا ہے جمال نے اندھیرے میں اپنے قدموں کے قریب کسی جنگلی مینڈک کو اچھلتا دیکھ لیا ہو۔"

"کیا مطلب؟" کیلاش کے لہجے میں جھلاہٹ تھی۔

"دنیا میں ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ وہ افراد جو بڑے سے بڑے خطرے سے مردانہ وار ٹکرا جانے کی ہمت رکھتے

ہیں۔ چھپکلی یا لال بیگ کو دیکھ کر اس طرح ہذیانی انداز میں چیخنے لگتے
ہیں جیسے وہ حشرات الارض ان کی موت کے ہرکارے ہوں۔"
"لیکن مجال کا شمار ان لوگوں میں نہیں کیا جا سکتا۔"
"میں نے ساوری کو قائل کرنے کی خاطر ایک دلیل پیش کی تھی۔"
"مقدس باپ! میں بڑے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ تمہارا یہ
ساتھی بے حد بہادر اور بے خوف واقع ہوا ہے۔" ساوری نے
جیکب کو میرے سلسلے میں یقین دلانے کی کوشش کی۔ "جب مجال
تمہارے جہاز پر زیر علاج تھا اس وقت میں نے تمہارے دوست
کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔"
"رب عظیم ہمارے اوپر اپنی رحمتوں کا سایہ برقرار رکھے۔"
جیکب کے لہجے سے ناگواری مترشح تھی۔ "مخالف جنس کا ہم جنس کی
طرح ایک دوسرے کے قریب آنا ہمیشہ برائیوں اور گناہوں کو جنم
دیتا ہے۔"
"میرا مقصد کچھ اور تھا فادر جیکب!"
"مقصد ہمیشہ نیک ہوتا ہے لیکن شیطان اسی نیکی کو گناہ
میں بدل دینے کے لیے۔۔۔"
"کیا تم اس وقت خاموش نہیں رہ سکتے۔" کیلاش جھلا گیا۔
"مذہب کی گمراہی انسان کو سچے راستے سے بھٹکا دیتی ہے۔"
جیکب بڑبڑایا۔ "جس سفر کا آغاز غلط ہو اس کا انجام کبھی اچھا
نہیں ہو سکتا۔"
"ہولی فادر! کیا تم ساوری سے بھی خفا ہو؟"
"نہیں۔" جیکب نے جھلائے ہوئے انداز میں ساوری کو ٹوکا۔
"اس سے آگے ایک لفظ بھی مت کہنا۔"
"کیا۔ مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی؟"
"ہاں۔ تم ایک شیطان کے بہکانے میں آرہی تھیں۔"
میرا ذہن پوری طرح جاگ رہا تھا۔ میں نے اٹھنے کی کوشش
کی لیکن اسی وقت باہر سے سمورا کی آواز سنائی دی۔ میں نے اپنا
ارادہ ترک کر دیا۔ اتنی رات گئے سمورا کی آمد بلا مقصد نہیں
ہو سکتی تھی۔
"سردار ہمیں آواز دے رہا ہے۔" ساوری نے کہا۔
"جاؤ۔ اسے احترام سے اندر لے آؤ۔" کیلاش نے سنجیدگی سے کہا۔
"کیا تم ساوری کے سامنے روپا کا تذکرہ ختم نہیں کر سکتے۔"
ساوری کے جانے کے بعد جیکب نے دبی زبان میں احتجاج کیا۔
"عورت مرد کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا تم اس حقیقت سے
انکار کر سکو گے۔" کیلاش بولا۔ "ساوری کو صرف عورت رہنے دو۔
اسے اپنے رنگ میں رنگنے کی کوشش مت کرو۔"
"کیا مطلب؟ کیا تو کیلا اور کالو دی کے بعد اب تمہاری

کھو چکی ہیں۔۔۔"
جیکب اپنا جملہ پورا نہ کر سکا۔ قدموں کی آہٹ سے صاف
ظاہر تھا کہ ساوری سمورا کو اندر لے آئی ہے۔ میرا خیال غلط نہیں
تھا۔ "سمندری دیوتا!" سمورا کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔
"میں اس وقت تمہارے پاس ایک درخواست لے کر حاضر
ہوا ہوں۔"
"ساوری کی واپسی کی درخواست، کیوں؟"
"ہاں۔" سمورا تیزی سے بولا۔ "آٹھ آدمیوں کی موت نے
اسے جنون کی حالت سے دوچار کر دیا ہے۔"
"تم شاید مکالا کی بات کر رہے ہو؟"
"ہاں۔ وہ قبیلے کے معزز لوگوں کو پھر میرے خلاف بھڑکا
رہا ہے۔ ساوری کی واپسی اس کی زبان بند کر سکتی ہے۔"
"کیا اور دفینا کے حقیر لوگ ہماری قوت سے ٹکرانے کی حماقت
کریں گے۔" کیلاش سرد آواز میں بولا۔ "کیا آٹھ آدمیوں کی اکڑی
ہوئی سرد لاشوں کا تحفہ تمہارے سرپھرے اور وہ لوگوں کے لیے کافی نہیں ہے؟"
"تم مکالا کو نہیں جانتے سمندری دیوتا! اگر اس کی زبان
کے قفل ٹوٹ گئے تو قیامت آ جائے گی۔"
"کیا مکالا دیوتا کے احسان کی رسم کی ادائیگی سے پہلے
ہی تمہارے خلاف زبان کھولنے کی حماقت کر سکتا ہے۔"
"وہ۔ وہ جنون کی حالت میں سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس
سے کچھ بعید نہیں ہے میں تم سے۔ ایک بار پھر۔" سمورا بولتے بولتے
ایک دم خاموش ہو گیا پھر اس کی حیرت بھری آواز ابھری۔
"یہ ہواؤں کے دیوتا کو کیا ہو گیا؟"
"یہ تمہارے اور ساگو کے مقابلے کے سلسلے میں آسمانی
دیوتاؤں سے مشورہ کرنے گئے ہیں۔" جیکب نے میری بے ہوشی کی
وضاحت کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ "جب تک ان کی واپسی
نہیں ہو جاتی ہم تمہاری کسی درخواست پر غور نہیں کر سکتے۔"
"تم مطمئن رہو۔ مکالا اور ساگو دونوں کا انجام تمہاری
توقع سے کہیں زیادہ بھیانک ثابت ہوگا۔ رہا ساگو تو تم اس
کا حشر بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔" کیلاش نے بڑی
سنجیدگی سے کہا۔
"تم عظیم ہو۔ سمورا کو تمہاری بے پناہ قوتوں پر اعتماد ہے
لیکن تم مکالا کی عیاری کو نہیں جانتے۔ ابھی کچھ دیر پہلے وہ
میرے پاس آیا تھا۔"
"ساوری کی واپسی کا مطالبہ کرنے؟"
"ہاں۔ اس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ اگر ساوری قبیلے
والوں کے درمیان واپس آجائے تو وہ ساگو سے میرا مقابلہ ختم

کرا سکتا ہے۔"

"کیا فرق پڑے گا؟"

"مکالا براہِ راست مجھے مقابلے کے لیے للکارنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔" سمورا نے وضاحت کی۔ "یہ ہمارا دستور ہے، کوئی نائب اپنے سردار سے غداری کی حماقت نہیں کر سکتا...."

"تم بہک رہے ہو سمورا! کیا تم نے ہمیں یہ باور کرانے کی کوشش نہیں کی تھی کہ مکالا عیاری اور مکاری میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔" کیلاش سپاٹ آواز میں بولا۔ "ساوری کی واپسی کے بعد وہ کوئی دوسری سازش کر سکتا ہے۔"

"ایسا نہیں ہو سکتا سمندری دیوتا! مکالا نے مقدس اور بگا کے نام پر عہد کیا ہے کہ ساوری کے حصول کے بعد وہ میرا وفادار رہے گا۔"

"گویا تم ساوری کو مکالا کے حوالے کرنا چاہتے ہو؟"

"ہاں۔" سمورا نے مردہ آواز میں جواب دیا۔ "اب میرے پاس اپنے بچاؤ کا کوئی دوسرا راستہ نہیں رہا۔"

"کیا مناما کا بھی یہی خیال ہے۔" کیلاش نے چبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

"مناما۔ وہ۔ وہ۔ اوڈ فینا پر ہمارے درمیان موجود نہیں ہے۔"

"کہاں چلا گیا؟"

"مقدس اور بگا نے اسے بھوری پہاڑیوں پر طلب کر لیا ہے اور...."

"اور تم ایک بار پھر بھول رہے ہو کہ اس وقت کس سے مخاطب ہو۔" کیلاش کا لہجہ یک لخت سرد اور تیز ہو گیا۔

"سمندری دیوتا!"

"سمورا!" کیلاش نے کرخت آواز میں تنبیہہ کی۔ "کیا تم اس بات کو پسند کرو گے کہ ہم ساوری کے سامنے حقیقت کو بے نقاب کر دیں؟"

"رحم سمندری دیوتا! رحم۔" وہ گڑگڑانے لگا۔ "اگر حقیقت بے نقاب ہو گئی تو سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔"

"تباہی سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔" جیکب بول پڑا۔ "خدا کے بتائے ہوئے زریں اصولوں کو اپنا لو۔"

"تم کس کی بات کر رہے ہو بھو بیو؟"

"وہی جس کے اشارے پر تمہارے اوروِ دیوتا کا مجسمہ غائب ہو گیا۔ بولو، کیا تمہارا دیوتا خود اپنی حفاظت کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔"

"تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں۔"

"اس لیے کہ تم گمراہی کی عمیق گہرائیوں میں گر چکے ہو۔ نجات چاہتے ہو تو میرے مشورے پر عمل کرو اور...."

"جیکب!" کیلاش نے تیزی سے کہا۔ "اپنی زبان بند ہی رکھو ورنہ یہ رات اوروِ فینا کے اس منحوس جزیرے پر ہماری آخری رات ثابت ہو گی۔"

"وہ جو موت سے ڈر جاتے ہیں زندگی کے مفہوم سے ناواقف ہوتے ہیں۔"

"سچویشن کو محسوس کرنے کی کوشش کرو۔" کیلاش جھلا گیا۔ "جہال کی بے ہوشی میں اپنے آپ کو بقراط ثابت کرنے کی حماقت مت کرو۔ تمہیں ایسے موقعے بعد میں بھی میسر آ سکتے ہیں۔"

"وقت ایک بار ہاتھ سے نکل جائے تو دوبارہ پلٹ کر واپس نہیں آتا لیکن تم اگر کہتے ہو تو میں خاموش ہوا جاتا ہوں۔"

"تم۔ تم ابھی کسی طاقت کا ذکر رہے تھے جس کے اشارے پر مقدس اوروِ کا مجسمہ غائب ہو گیا۔" سمورا نے دریافت کیا۔

"وہ اوروِ بگا کی خفگی ہے جس نے تمہیں حالات کا شکار کر دیا ہے۔" کیلاش جلدی سے بولا پھر اس نے جیکب کی بات کو نبھاتے ہوئے کہا۔ "ہواؤں کا دیوتا جب تک آنکھیں نہیں کھولتا تمہیں انتظار کرنا ہو گا۔"

"مکالا وحشی ہو رہا ہے۔ وہ اور اس کے گرگے میری واپسی کا شدت سے راستہ دیکھ رہے ہوں گے۔"

"ساوری تمہارے ساتھ کسی قیمت پر واپس نہیں جائے گی۔" جیکب دوبارہ بول پڑا۔ اس کا لہجہ فیصلہ کن تھا۔

"بھو بیو! تم میری الجھنوں کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔"

"وہ ہمارا نہیں۔ تمہارا مسئلہ ہے۔" جیکب نے بدستور خشک آواز میں کہا۔ "لیکن میرا یہ فیصلہ اٹل ہے کہ ساوری تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔"

"سمندری دیوتا! کیا تمہارا بھی یہی فیصلہ ہے؟"

سمورا کے لہجے میں مجھے پہلی بار زندگی کی ایک ہلکی سی آمیزش محسوس ہوئی۔ مکالا اور اس کے ساتھیوں نے غالباً اسے حالات کے پیشِ نظر اس حد تک مجبور کر دیا تھا کہ وہ ہر قیمت پر ساوری کو اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ کر کے آیا تھا۔ مستقبل میں مکالا اور سوکارو کی وفاداری کے خواب اسے زندگی کی جو جھلک دکھائی ہو گی وہ اس کے سحر میں ڈوب کر ہواؤں میں اڑنے کی خاطر پر تولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میرے لیے ابھی بے ہوشی برقرار رکھنا دانشمندی کے منافی تھا۔

قبل اس کے کہ سمورا کی بات کا کوئی جواب کیلاش یا جیکب کی زبان سے ادا ہوتا۔ میں نے کراہ کر آنکھ کھول دی۔ خواب گاہ میں جتنے لوگ موجود تھے سب کی توجہ میری جانب

مبذول ہوگئی۔ میں نے ایک سرسری نگاہ سے سمورا کو دیکھا۔ اس کی کینہ توز نظروں میں وحشتیں رقص کرتی نظر آ رہی تھیں۔

"تم۔" میں نے آہستہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "مجھے یقین تھا کہ تم آج رات کسی وقت ہمارے پاس ضرور آؤ گے۔"

"ہواؤں کے دیوتا! میں....."

"مجھے آسمانی قوتوں نے بتا دیا ہے کہ تمہارے آنے کا مقصد کیا ہے۔" میں نے سمورا کو مرعوب کرنے کی خاطر سنجیدگی سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "تم ساوری کو واپس لے جانے کے ارادے سے آئے ہو کیوں؟"

"وقت کے تقاضوں نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔"

"اور میں نے اسے اپنے فیصلے سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔" جیکب اپنی زبان میں بولا۔ "صلیب ہمارا مقدس نشان ہے اور جو ایک بار صلیب کے سائے تلے آ جائے اسے صرف موت ہی مسیح کے رشتے سے جدا کر سکتی ہے۔"

"سمورا!" میں نے نہایت بے پروائی سے ہاتھ اٹھا کر جیکب کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے سمورا کو مخاطب کیا۔ "میرا مشورہ ہے کہ مکالا کو دیوتا کے استھان کی رسم کی ادائیگی کے وقت تک ٹال دو۔ اس کے بعد ستاروں کی رفتار تمہارے حق میں ہو گی۔"

"وہ میری بات نہیں سنے گا۔ اس نے پوچھنے سے پہلے پہلے ساوری کی واپسی کی شرط رکھی ہے۔" سمورا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"اور بیگا کی ناراضی کا خوف کرو۔" میں نے مدھم مگر معنی خیز آواز میں کہا۔ "اگر تم نے اپنی ضد نہ چھوڑی تو بساط پلٹ جائے گی۔"

"ساوری کی واپسی میرے لیے موت اور زندگی کا مسئلہ ہے۔" سمورا نے اس بار خشک اور ناگوار انداز میں جواب دیا۔ "کل کیا ہو گا؟ یہ کل دیکھا جائے گا۔"

"جو کچھ کل ہو چکا ہے اسے بھی دھیان میں رکھو۔"

"مگر۔ میں۔ میں نے سب کچھ سوچ لیا ہے۔"

"دھوئیں کے بادلوں کا حجم پھیل کر پورے جزیرے کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔"

سمورا میرا اشارہ سمجھ کر چونکا۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا۔ آنکھوں کی وحشت دوچند ہو گئی۔ چند لمحے مجھے سپاٹ نظروں سے گھورتا رہا پھر ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔

"ساوری! میرے ساتھ ہی جائے گی۔"

"تم گستاخ ہو رہے ہو سمورا!" کیلاش نے اس کے تیور محسوس کرتے ہوئے تیزی سے کہا۔

"اگر موت سمورا کا مقدر بن چکی ہے تو اسے کوئی نہیں ٹال سکتا۔ تم بھی نہیں۔" اس نے باری باری مجھے اور کیلاش کو جھلاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے سپاٹ آواز میں جواب دیا پھر اس کی تیز نگاہیں ساوری پر جم گئیں۔

شاید وہ ساوری کے چہرے پر اپنے جملے کا ردعمل دیکھنا چاہتا تھا۔ میں نے ساوری کو تذبذب کی کیفیت سے دوچار محسوس کیا۔ جیکب کا چہرہ یک لخت غصے کی تمازت سے سرخ ہو گیا، مذہبی جذبے نے اس کے خون کی گردش تیز کر دی تھی۔ کیلاش بھی اپنی جگہ سپٹا کر رہ گیا تھا کہ اسے سمورا سے ایسے دوٹوک جواب کی امید نہیں تھی۔

میرے لیے وہ لمحہ بے حد اہم تھا قبل اس کے کہ جیکب کسی حماقت کا ثبوت دیتا یا ساوری کے انکار سے بات بگڑ جاتی میں تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ سمورا کو مخاطب کر کے سخت آواز میں بولا۔ "تم اگر ساوری کو لے جا سکتے ہو تو ضرور لے جاؤ۔"

"ہرگز نہیں! جیکب نے بگڑتے ہوئے تیور سے کہا۔ "رب عظیم کی قسم۔ میری زندگی میں مسیح کی کسی پرستار کو اس کی مرضی کے خلاف درندوں اور وحشیوں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔"

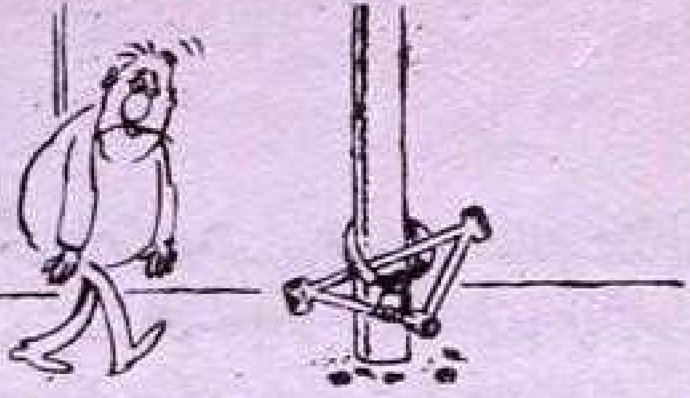
"سمورا!" میں نے جیکب کی بات کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے گرج کر سمورا کو للکارا۔ "کیا تم نے میری بات نہیں سنی۔ لے جا سکتے ہو تو لے جاؤ ساوری کو۔"

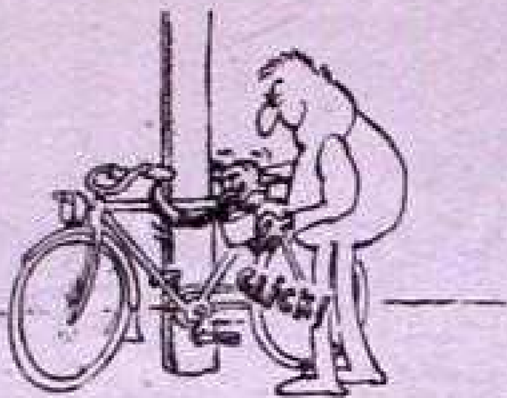
میرا خیال تھا کہ جیکب کے بدلے ہوئے تیور، کیلاش کی سرد مہری اور ساوری کی پراسرار خاموشی سمورا کو اس کے ارادے سے باز رکھے گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ میری گرج دار آواز سن کر اس کی نگاہوں کے زاویے بھی بدل گئے۔ کسی چوٹ کھائے ہوئے درندے کی طرح اس نے پلٹ کر میری طرف دیکھا پھر آگے بڑھ کر ساوری کی کلائی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ اس کی آنکھوں میں خون تیر رہا تھا۔ مکالا اور سوکا رشتے اس کے اوپر کوئی ایسا ہی منتر پھونکا تھا جس نے اسے یک لخت بغاوت پر اکسا دیا تھا۔

میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں اگر وہ ساوری کو لے جانے میں کامیاب ہو جاتا تو ہماری دیوتاؤں والی حیثیت کا بھرم خاک میں مل جاتا۔ میں اسی نکتے پر غور کر رہا تھا کہ میری نگاہیں اچانک چمک اٹھیں۔

جینی کی پراسرار روح اپنی مادی شکل میں سمورا کے عقب میں کھڑی تھی۔







**وقت** کی رفتار ایک بار پھر میرے حق میں نظر آنے لگی۔ جینی کی موجودگی نے بساط کا نقشہ ہی الٹ دیا تھا۔ اگر سمورا ہماری مرضی کے خلاف ساوری کو اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو جاتا تو ہماری دیوتا والی حیثیت اور وفینا کے وحشیوں کی نظروں میں ختم ہو جاتی، بوڑھے سوکارو نے بار بار مکالا کو اس بات کا یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ ہم عام انسانوں کی طرح ہیں، مکالا کو ساوری کی واپسی کے بعد منحوس اور خبیث جادوگر کی باتوں کا یقین آ جاتا تو اس کے حوصلے بلند ہو جاتے۔

ہم نے ساوری کی خاطر مکالا کے آٹھ بہترین ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ مکالا کی جوابی کارروائی ہمارے حق میں بے حد ہولناک اور اذیت ناک ثابت ہوتی۔ ہم نے اور وفینا کے بزرگوں کی نگاہوں میں جو عزت حاصل کی تھی وہ خاک میں مل جاتی۔

مکالا اور سوکارو نے سمورا کو یقیناً کوئی ایسا سبز باغ دکھایا تھا جو وہ بغاوت پر آمادہ ہو گیا جس انداز میں اس نے آگے بڑھ کر ساوری کی کلائی پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی، اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ ہر قیمت پر اسے ساتھ لے جانے کا اٹل فیصلہ کر کے وہاں آیا تھا، اس کے تیور بہت تیکھے اور خطرناک نظر آ رہے تھے۔

میں نے جینی کو سمورا کی پشت پر اچانک نمودار ہوتے دیکھا تو میری رگوں میں خون کی گردش تیز ہو گئی۔ جینی کی آمد بلاوجہ نہیں ہو سکتی تھی وہ یقیناً سمورا کی سرکوبی کی خاطر ہماری مدد کو وہاں آئی تھی۔ میں نے جیکب اور کیلاش کی سمت کنکھیوں سے دیکھا ان دونوں کی کیفیت بدستور غیر نظر آ رہی تھی اس لیے کہ جینی میری نگاہوں کے سامنے ہونے کے باوجود میرے ساتھیوں کی نگاہوں سے اوجھل تھی۔ بھوری پہاڑی کے معمر جادوگروں نے اسے لامحدود اور پُراسرار قوتوں سے نوازا تھا۔

سمورا کی آنکھوں میں کسی خون آشام درندے جیسی چمک موجود تھی، ساوری کی کلائی پر گرفت جمائے وہ ہماری طرف بڑی کینہ توز نظروں سے دیکھ رہا تھا، شاید وہ نگاہوں نگاہوں میں ہمارے آئندہ اقدام کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ سوکارو اور مکالا کی یقین دہانی کے باوجود وہ اپنی آنکھوں سے ہماری قوت کے جو کرشمے دیکھ چکا تھا شاید اس نے ابھی تک اس کے قدم روک رکھے تھے۔

"تم!" میں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سپاٹ آواز میں کہا۔ "کس سوچ میں گم ہو؟"

"ساوری میرے ساتھ جائے گی۔" اس نے خود اپنے آپ کو یقین دلانے کی خاطر منحوس اور سرد لہجے میں کہا۔ "یہ اور وفینا کے سردار سمورا کا فیصلہ ہے اور سردار جو فیصلہ کر لیتا ہے وہ اپنی جگہ اٹل ہوتا ہے۔"

"جمال!" جیکب نے مٹھیاں بھینچ لیں، غراتے ہوئے بولا۔ "اس منحوس وحشی اور جنگلی درندے سے کہو کہ اپنے ناپاک ہاتھ ساوری کے جسم سے علیحدہ کر لے۔ رب عظیم کی قسم میں یادوری ہونے کے ناتے موت تو گوارا کر سکتا ہوں لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ یسوع کی ایک پرستار کو ظالموں کے حوالے کر دوں اور خاموش کھڑا تماشا دیکھتا رہوں۔"

"بھونپو!" سمورا نے جیکب کو گھورتے ہوئے غضب ناک انداز میں للکارا۔ "تمہارے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ تم اور تمہارے ساتھی مجھے روکنے کی خاطر باہم صلاح مشورے کر رہے ہیں لیکن آج تمہاری دیوتاؤں والی قوت بھی سمورا کا راستہ نہیں کاٹ سکتی۔"

"میں سمجھ رہا ہوں۔" میں نے سمورا کو گھورتے ہوئے بدستور سپاٹ لہجے میں کہا۔ "بوڑھے سوکارو نے تمہارے کان بھرے ہیں۔"

"ہاں۔" سمورا گرج اٹھا۔ "سوکارو نے مجھے یقین دلایا ہے کہ تم دیوتا ہونے کے باوجود مقدس اور عظیم اور یگا کی بلندیوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ تمہارے مقابلے میں ہماری مدد ضرور کرے گا۔"

"میری بات مان لو سمورا! ساوری کا ہاتھ چھوڑ دو۔ مکالا کو دیوتا کے اشنان کی رسم کی ادائیگی تک ٹالتے رہو۔ اس کے بعد ستاروں کی چال تمہارے حق میں ہو گی۔"

"دوسری صورت میں تم ہمارے عتاب کا شکار ہو گئے تو ساری عمر ہاتھ ملتے رہو گے۔" کیلاش نے اپنے لب و لہجے میں کرختگی پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں

ہوئی۔ میں نے پہلی بار کیلاش کے چہرے پر خوف اور دہشت کے سایوں کو لہراتے دیکھا۔

"تم اب سمورا پر کوئی عتاب نازل نہیں کر سکتے۔" سمورا کیلاش کی سمت دیکھ کر درشت آواز میں بولا۔ "خبیث سوکارو اور مکالا کی قوتوں نے صرف ساوری کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے بعد ہمارے درمیان تمام اختلافات ختم ہو جائیں گے۔"

"جمال!" جینی کی تیز آواز میرے کانوں میں گونجی۔ "جو کچھ کرنا ہے جلدی کر گزرو۔ میں زیادہ دیر تک اپنے مادی وجود کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔"

"جینی!" میں نے لبوں کو جنبش دیے بغیر اسے دل ہی دل میں مخاطب کیا۔ "اگر سمورا ہمارے سامنے ساوری کو لے جانے میں کامیاب ہو گیا تو؟"

"جمال!" جینی میرا جملہ کاٹتے ہوئے تیزی سے بولی۔ "کیا تم کو اپنی طاقت پر ابھی تک شبہ ہے؟ کیا تم نے تنہا مکالا کے آٹھ گرگوں کو موت کے گھاٹ نہیں اتارا۔ میری بات کا یقین کرو جمال! تم بے پناہ اور پراسرار قوتوں کے مالک ہو۔ بھوری پہاڑی پر بسنے والے اور یگا کی لازوال قوتیں بھی تمہارے مقابلے میں ہیچ ہیں۔"

"تم نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی لیکن میں کس طرح مان لوں کہ ایک عام انسان پُراسرار اور مخفی شیطانی قوتوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔"

"تم وقت ضائع کر رہے ہو۔" جینی الجھتے ہوئے بولی۔

"تم چاہو تو میری الجھن دور کر سکتی ہو۔" میں نے اصرار کیا۔ "مجھے بتاؤ جینی! میرے اندر اچانک وہ قوتیں کہاں سے آگئیں جو دیوتاؤں کو زیر کر سکتی ہیں؟ کیا میں یہ سمجھوں کہ دینیکا کی موجودگی نے مجھے ناقابلِ تسخیر بنا دیا ہے؟"

"میں کسی بات کی وضاحت نہیں کر سکتی لیکن تمہیں اتنا یقین دلا سکتی ہوں کہ جو تم چاہو گے وہ ضرور پورا ہو گا لیکن ایک شرط پر۔"

"وہ کیا؟"

"تم اپنی بے پناہ قوتوں سے کوئی غلط کام نہیں لو گے۔ جس دن تم نے ایسا کیا۔ لازوال قوتیں تم سے ناراض ہو جائیں گی۔"

"اور وہ قوتیں..."

"تم وقت برباد کر رہے ہو۔ مجھے جو کہنا تھا کہہ چکی۔ اب جا رہی ہوں۔"

میں نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ اپنا جملہ مکمل کرتے ہی میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی اور تب میرے کانوں میں سمورا کی آواز گونجی جو کیلاش کو حقارت بھری نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"سمندری دیوتا! تمہارا ڈھونگ اب ختم ہو چکا۔ میں جانتا ہوں کہ کچھ چھوٹی موٹی پراسرار قوتیں تمہاری پشت پناہی کر رہی تھیں لیکن سوکارو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ساوری کی واپسی کے بعد اپنے جادو سے ان کالی قوتوں کو بھی بالکل بے بس کر دے گا اور پھر تم سمورا کے رحم و کرم پر ہو گے۔"

"سمورا!" کیلاش کے بجائے میں نے سرد آواز میں کہا۔ "میں ایک بار پھر تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ ساوری کو مکالا کے حوالے کرنے کا ارادہ ترک کر دو۔"

"اور اگر میں تمہاری بات ماننے سے انکار کر دوں تو...؟"

"تم عالیا کو دل اور لوگا دونوں کو فراموش کر رہے ہو۔" میں تیزی سے بولا۔ "کیا تمہیں یاد نہیں رہا کہ مقدس اور یگا نے ساوری کو اپنی پناہ میں قبول کر لیا تھا اور جس دن تم نے ساوری کے سلسلے میں کوئی غلط قدم اٹھایا......"

"وہ لوگا کی چال بھی ہو سکتی ہے۔" سمورا نے میرا جملہ کاٹتے ہوئے کہا۔ "سوکارو نے مجھے یہی بتایا ہے۔ یگا نے ساوری کو بچانے کی خاطر مجھ سے ایک خوب صورت جھوٹ بولا تھا۔ میں اس کے فریب میں آگیا لیکن اب میں اس خوب صورت فریب کے جال کو توڑ دوں گا۔"

"تو تم اپنے ارادے سے باز نہیں آؤ گے؟"

"نہیں۔" سمورا حقارت سے بولا۔ "آج دنیا کی کوئی طاقت مجھے میرے ارادے سے نہیں روک سکتی۔"

"تمہیں سوکارو اور مکالا پر بہت زیادہ گھمنڈ ہے۔ کیوں؟"

"ہاں۔ وہ میرے اپنے لوگ ہیں۔ میرے دیرینہ ساتھی ہیں اور تم......"

"تم اب اپنی اوقات سے بڑھ رہے ہو سمورا!" میرا لہجہ اچانک بے حد تلخ اور خطرناک ہو گیا۔ "خود کو سنبھالنے کی کوشش کرو۔"

"ورنہ کیا کرو گے تم؟" سمورا زہرخند سے بولا۔ "جینی کو اپنی مدد کے لیے آواز دو گے؟"

میں سمورا کی زبان سے جینی کا نام سن کر چونکا لیکن پھر بات میری سمجھ میں آگئی۔ شیترک کی پُراسرار روح نے مکالا کے اس سوال کا جواب نہیں دیا تھا کہ جینی میرا ساتھ دے رہی ہے یا نہیں لیکن اس نے یہ ضرور بتا دیا تھا کہ بھوری پہاڑی پر بسنے والے جادوگروں نے جینی کو کچھ پراسرار قوتوں سے نواز دیا ہے اور جب تک اس کا انتقام پورا نہیں ہو گا اس کی روح ادھر

کے طول و عرض میں بھٹکتی رہے گی۔ غالباً سوکاروا اور مکالا نے سمورا کو مرعوب کرنے کی خاطر کچھ امکانی باتیں اپنی طرف سے جوڑ دی تھیں۔

"کیوں ہواؤں کے دیوتا!" سمورا نے میری خاموشی کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ "کیا میری زبان سے جینی کا نام سن کر تمہیں بڑا تعجب ہوا؟"

"حماقت کی باتوں سے پرہیز کرو۔" میں دبنگ آواز میں بولا۔ "ساودی کی زندگی برباد کرنے کے بعد مکالا اور سوکارو کی ایما پر قبیلے کے لوگ تم سے اور وی اس مورتی کا مطالبہ کریں گے جو تمہارے پاس ایک مقدس امانت تھی۔ اس وقت تم کیا جواب دو گے؟"

"یہ میرا اور میرے ساتھیوں کا نجی معاملہ ہے۔ تم کو ہمارے داخلی معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں ہونا چاہیے۔"

"ساودی اور میرا معاملہ بھی اب ایک علیحدہ صورت اختیار کر چکا ہے۔ جبکہ بھرے درمیان میں بول پڑا، "مجھے دل سے مسیح کی خدمت کا اعتراف کرنے کے بعد وہ تم سے اور تمہارے غیر مہذب رسم و رواج سے قطع تعلق کر چکی ہے اس لیے بہتر ہو گا کہ تم اپنے ناپاک اور گندے ہاتھ دور رکھو۔"

"نہیں بھٹو نیو!" سمورا زہر خند سے بولا۔ "اب تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی شعبدہ بازی نہیں چلے گی۔ بدبخت سوکارو نے مجھے تم لوگوں کے بارے میں تمام باتیں بڑی تفصیل سے بتا دی ہیں۔ اور تم، ہواؤں کے دیوتا! کیا تم ایک بھٹکتی ہوئی پرچھائیں کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں تک نہیں آ گئے؟" سمورا نے میری جانب گھورتے ہوئے کہا۔ "کیا یہ بھی غلط ہے کہ تم جس جہاز میں اپنی منزل کی جانب سفر کر رہے تھے وہ ایک طوفان سے دوچار ہو کر دو حصوں میں منقسم ہو گیا۔ ایک حصہ سمندر کی تہہ میں بیٹھ گیا اور طوفانی موجوں نے دوسرا حصہ تمہاری خوش قسمتی سے اوقیانیا کے ساحل پر اچھال دیا۔ کیوں؟ کیا تم ان باتوں سے انکار کر سکو گے؟"

میرا قیاس درست نکلا۔ سوکارو اور مکالا نے شیرک کی فراہم کردہ معلومات کو رنگ دے کر سمورا کو بتا دیا تھا۔ میرے علاوہ کیلاش بھی سردار سمورا کی زبانی وہ باتیں سن کر ششدر رہ گیا۔ ساودی کے چہرے پر بھی خوف کے بادل لہرانے لگے لیکن جیکب پر ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

"تم جو کچھ کہہ رہے ہو ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن وہ جو مذہب سے قریب ہوتے ہیں ان کے دل خوف و دہشت سے نہیں گھبراتے۔" اس نے بگڑے ہوئے تیوروں سے جواب دیا۔ "اگر تمہاری بوڑھی طوفانی موجیں ہمیں موت کے بھیانک چنگل سے نجات دلا سکتی ہیں تو تمہاری کیا حقیقت ہے تم، جو خاک سے پیدا ہوئے اور ایک دن خاک ہی میں مل جاؤ گے۔"

"خاک میں اب کون ملتا ہے یہ تمہیں آنے والا وقت بتائے گا۔" سمورا نے بڑے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "مقدس اورو کے اشنان کے موقع پر اب ہم تمہاری قربانیاں پیش کر کے عظیم اوریگا کو راضی کرنے کی کوشش کریں گے۔ صرف ایک سورج اور ایک چاند تمہاری زندگیوں کی ضمانت ہے۔ اس کے بعد خبیث سوکارو پہلی بار تمہارے خون سے دیوتا کی مورتی کو غسل دے گا۔"

"تم شاید جاگتے میں خواب دیکھ رہے ہو۔" میں نے جینی کی باتوں کو یاد کرتے ہوئے قدرے بے پروائی سے کہا۔ "مکالا اور سوکارو کی باتوں میں آ کر تم بہک گئے ہو اور اپنے انجام سے بھی بے پروا نظر آتے ہو۔ ہماری طاقت کا اندازہ تمہیں ساگو سے مقابلے کے وقت خطرناک حالتوں سے دوچار ہونے کے بعد ہی ہو گا۔ اس وقت تک تم ہوش میں نہیں آؤ گے۔"

"یہ خیال اب اپنے ذہن سے نکال دو۔ ساودی کی واپسی کے بعد مکالا میرا دوست ہو گا اور ساگو مقابلے کا اعلان واپس لے لے گا۔" سمورا نے بڑے اعتماد سے جواب دیا۔ "البتہ قبیلے کے لوگ اب ایک نیا اعلان سنیں گے۔ تمہارے خون سے دیوتا کے غسل کا اعلان۔"

"سمورا!" یکلخت میرے لب و لہجے میں بلا کی سفاکی آ گئی۔ میں نے اسے حقارت سے گھورتے ہوئے نفرت بھرے لہجے میں للکارا۔ "تم ساودی کو یہاں سے نہیں لے جا سکو گے۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔ ہمت ہے تو اسے لے جا کر دکھاؤ۔"

میرا جواب دہکتی اور بھڑکتی آگ پر پٹرول ہی ثابت ہوا۔ سمورا جو مکالا اور سوکارو کی دوستی کے نشے سے سرشار تھا، میری بات سن کر غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس کے تیور بے حد خطرناک نظر آنے لگے۔ چند لمحے وہ ہمیں خوفناک نگاہوں سے گھورتا رہا۔ اس کی نگاہوں میں درندگی جھلک رہی تھی پھر اس نے ساودی کو ایک جھٹکا دیا تو وہ کراہ کر اس کے آہنی بازوؤں میں جھول گئی۔ ایک بار پھر اس نے حقارت بھری نظروں سے ہمیں دیکھا پھر ساودی کو دروازے کی سمت گھسیٹنے لگا۔

میری نظریں بدستور سمورا پر مرکوز تھیں۔ جینی نے مجھے جس بے پناہ قوت کا احساس دلایا تھا اس کا تماشہ میں مکالا کے آٹھ ہٹے کٹے آدمیوں کو تن تنہا پچھاڑنے کے بعد دیکھ چکا تھا۔ اس وقت بھی میں کسی انہونی کا منتظر تھا لیکن جوں جوں سمورا کا بیرونی دروازے سے فاصلہ گھٹتا جا رہا تھا میرے دل کی دھڑکنیں

تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ ہمیں مرعوب کرنے کی خاطر اوردفینا کا قوی سردار ساوری کے جسم کو بار بار شدید جھٹکے دے رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شعلے رقص کر رہے تھے اور چہرہ فتح مندی کے احساس سے دمک رہا تھا۔

کیلاش بھی اپنی جگہ خاموش کھڑا غالباً آنے والے سنگین لمحوں کے نتائج پر غور کر رہا تھا۔ جیکب نے مذہبی دیوانگی میں ہوتے بے پروا ہو کر قدم آگے بڑھانے کی کوشش کی لیکن میں نے اسے روک لیا۔

"دجال! مجھے چھوڑ دو، ساوری کو ایک منحوس درندے کے ہاتھ سے بچانا میرا مذہبی فریضہ ہے۔" جیکب نے احتجاج کیا۔

"وقت کا انتظار کرو۔" میں نے جیکب کو سمجھانے کی کوشش کی۔ "جو فیصلے اشتعال کی حالت میں کیے جائیں وہ کبھی سود مند نہیں ثابت ہوتے۔"

"جو وقت کا انتظار کرتے ہیں وقت ان کا انتظار نہیں کرتا۔" جیکب نے تلملا کر کہا۔ "ان جنگلی درندوں نے اگر ایک مسیحی پرستار کو ہلاک کر ڈالا تو میری روح مرتے دم تک مجھے ملامت کرتی رہے گی۔"

"اگر تمہیں مسیح کی قوت پر اعتماد ہے تو پھر تم کیوں آپے سے باہر ہو رہے ہو؟" میں نے تیزی سے جواب دیا تو جیکب حیرت سے مجھے گھورنے لگا۔

میری نگاہیں بدستور سمورا پر مرکوز تھیں۔ بیرونی دروازے سے اس کا فاصلہ ہر لمحے کم ہوتا جا رہا تھا پھر اچانک بجلی کی کڑک کی آواز نے ہم سب کے دل دہلا دیے، روشنی کی ایک باریک لکیر کمان کی صورت میں سمورا کی جانب لپک کر غائب ہو گئی۔ یوں لگا جیسے پل بھر میں کوئی انہونی ہو گئی ہو۔ ہماری آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

سمورا دردناک چیخ مار کے زمین پر اوندھے منہ گرا، ساوری اس کی گرفت سے آزاد ہو کر دیوانوں کی طرح بھاگتی ہماری سمت آ گئی۔ مجھے اپنی نگاہوں پر یقین نہیں آ رہا تھا لیکن جب سمورا کراہتا ہوا دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑا ہوا اور بے بسی کے عالم میں میری جانب رحم طلب نظروں سے دیکھنے لگا تو مجھے بے اختیار ہنسی آ گئی، اپنا سیدھا ہاتھ وہ بار بار بڑے کرب کی حالت میں مسل رہا تھا۔

"کیوں سمورا! کیا ہو گیا تمہیں؟" میں نے مضحکہ خیز لہجہ اختیار کیا۔ "کچھ دیر پیشتر تو تم بڑے بلند و بانگ دعوے کر رہے تھے پھر تم نے ساوری کو کیوں چھوڑ دیا؟ آگے بڑھو اور ساوری کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ تم شاید بھول رہے ہو کہ مکالا اور اس کے ساتھی بڑی بے چینی سے تمہاری راہ دیکھ رہے ہوں گے۔ اگر تم خالی ہاتھ واپس لوٹے تو کیا منہ دکھاؤ گے انہیں۔"

سمورا خاموش کھڑا ہونٹ کاٹتا رہا، ساوری جیکب کے پیچھے سہمی کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی اور کیلاش یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑے مجھے دیکھ رہا تھا جیسے میرے سر پر اچانک سینگ نکل آئے ہوں۔

"دیکھ لیا تم نے مسیح کے پرستاروں سے جنگ کرنے کا انجام۔" جیکب نے سپاٹ لہجے میں سمورا کو مخاطب کیا۔

"بھوتنو! کیا تم اپنی زبان بند نہیں رکھو گے۔" سمورا الٹے ہاتھ جھٹکتے ہوئے جھلا کر کہا۔ اس کی کیفیت قابلِ دید تھی۔

"سوکارو کی خبیث قوتوں کو آواز دو سمورا! اس سے کہو کہ وہ یہاں آ کر تمہاری مدد کرے۔" میں نے سرد آواز میں کہا پھر تیور بدل کر بولا۔ "کیا تم بھول گئے تھے کہ ہماری حیثیت کیا ہے؟ کیا تم اپنی نگاہوں سے ہماری نادیدہ قوت کے کرشمے نہیں دیکھ چکے؟"

"م م۔ میں مجبور ہوں ہواؤں کے دیوتا!" سمورا نے بے بسی سے کہا۔ "مکالا اور اس کے گرگے میری عزت کے دشمن ہو گئے ہیں۔ مکالا اور سوکارو نے مجھ سے یہی کہا ہے کہ تم بھی ہماری طرح بے بس اور مجبور انسان ہو اور کچھ پراسرار قوتیں تمہاری پشت پناہی کر رہی ہیں۔"

"ساوری اگر تمہارے ساتھ نہ گئی تو کیا ہو گا؟"

"وہ۔ وہ مجھ سے دیوتا کی مورتی کا مطالبہ کریں گے۔" سمورا بدستور اپنا ہاتھ مسلتے ہوئے بولا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ اوردو کی گم شدہ مورتی مل جانے کے بعد وہ تمہیں تنگ نہیں کریں گے؟"

"میں اوردفینا قبیلے کا سردار ہوں، میں جانتا ہوں کہ نیکی کی توقع رکھنا دانش مندی کے خلاف ہے لیکن مورتی واپس مل جانے کی صورت میں وقتی طور پر وہ میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے۔ البتہ مجھے ساگو سے مقابلہ ضرور کرنا پڑے گا۔"

"ٹامی!" میں نے سمورا کو جواب دینے کے بجائے ٹامی کو زور سے آواز دی جو میری آواز سنتے ہی دوڑتا ہوا اندر آ گیا۔ میں نے جھک کر ٹامی کے کان میں سرگوشی کی تو وہ اچھلتا ہوا دوبارہ کمرے سے نکل گیا۔ وہ میرا سدھایا ہوا کتا تھا۔ مجھے اس کی صلاحیتوں پر اعتماد تھا اور میرے اعتماد کو ٹھیس نہیں لگی۔ چند منٹ بعد ہی جب ٹامی دوبارہ کمرے میں داخل ہوا تو جیکب اور کیلاش بھی ششدر رہ گئے، سمورا پھٹی پھٹی نظروں سے ٹامی کو دیکھنے لگا جس نے اپنے منہ میں اوردو کی گم شدہ مورتی دبا رکھی تھی۔ میں نے ٹامی سے مورتی حاصل کی پھر سمورا کو دیکھا جس کی حالت قابلِ دید تھی۔

"کیوں۔ کیا تمہیں اپنی نگاہوں پر یقین نہیں آ رہا؟"

"ہواؤں کے دیوتا!" وہ میری آواز سن کر یوں چونکا جیسے

کوئی بھیانک خواب دیکھتے دیکھتے جاگ اٹھا ہوا۔ بڑی عقیدت سے بولا: "تم۔ تم سچ مچ عظیم قوتوں کے مالک ہو۔"

"تم نے گم شدہ موتی کا مطالبہ کیا تھا سمورا! وہ حاضر ہے۔" میں نے موتی آگے بڑھائی تو سمورا نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے لے لیا اور بڑی عقیدت سے چومنے لگا۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ موتی واپس مل جانے کے بعد اس کی وحشتوں میں کمی آگئی ہے۔ وہ جانے کے لیے پلٹا تو میں نے کچھ سوچ کر اسے روک لیا۔ بھاری آواز میں بولا: "اوروکی موتی تمہارے ہاتھ میں ہے۔ دیوتا کے امتحان کے موقع پر ساگو اور تمہارے مقابلے کا انجام کیا ہوگا یہ بھی تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے لیکن...." میں نے دانستہ اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا۔

"لیکن کیا؟" سمورا نے بے چینی سے سوال کیا۔

"میں اوروفینا کے قبیلے کے اوپر تباہی اور بربادی کے بادل منڈلاتے دیکھ رہا ہوں۔ کل کیا ہونے والا ہے؟ میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں۔"

"ہواؤں کے دیوتا! سمورا تم سے اپنی گستاخی کی معافی کا طلب گار ہے۔"

"ساگو کی موت تمہارے مقابلے میں عبرت ناک ہوگی اور بدبخت و بدکردار سوکارو...." میں نے ایک بار پھر اپنا جملہ نامکمل رہنے دیا۔

"کیا تم مجھے معاف نہیں کروگے؟" سمورا گڑگڑانے لگا۔

"ہم سوچیں گے تمہارے بارے میں۔" کیلاش نے طویل خاموشی کے بعد کہا۔ "فی الحال تم جا سکتے ہو۔"

سمورا نے رحم طلب نظروں سے جیکب کی سمت بھی دیکھا لیکن جیکب نے نفرت سے اپنی توجہ دوسری جانب مبذول کرلی۔ سمورا کچھ کہنا چاہتا تھا۔ وہ اوروکی گم شدہ موتی خلافِ توقع مل جانے کے بعد ایک بار پھر ہماری دیوتاؤں والی حیثیت کے فریب میں آگیا تھا لیکن جیکب کی سرد مہری نے اسے زبان کھولنے کا موقع نہیں دیا۔ چند لمحے وہ خاموش کھڑا رہا پھر نظریں جھکا کر تیزی سے پلٹا اور موتی کو سینے سے لگائے لمبے لمبے ڈگ بھرتا واپس چلا گیا۔

"یہ اوروکی گم شدہ موتی تمہارے پاس کہاں سے آگئی؟" سمورا کے جانے کے بعد جیکب نے مجھے گھورتے ہوئے دریافت کیا۔

"یہ سب دیوتاؤں کی عظیم قوت کے ناقابلِ یقین کرشمے ہیں فادر جیکب!" میں نے اسے ٹالنے کی خاطر کہا۔ "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے ٹامی کے کان میں اپنی خواہش کا اظہار کیا اور اس نے میرے حکم کی تعمیل کردی۔"

"تم نے جو کچھ کیا اچھا نہیں کیا۔" جیکب سنجیدگی سے بولا۔ "شاید میں نے دیوتاؤں کی موتیوں کے سلسلے میں تمہیں اپنا رازدار بنا کر دانش مندی کا ثبوت نہیں دیا تھا۔"

"میں تمہارے خیال سے سو فی صد متفق ہوں۔" کیلاش نے جلدی سے کہا۔ "ایک موتی ہی پر کیا منحصر ہے۔ تم سے کسی معاملے میں بھی دانش مندی کی توقع کرنا عین حماقت ہے۔"

"میں اس وقت سنجیدہ ہوں میرے دوست!" جیکب نے کیلاش کو گھورتے ہوئے جواب دیا۔ "آئندہ میں کسی حماقت کا ثبوت نہیں دوں گا۔"

"کیا تمہارا اشارہ ساوری کی سمت ہے؟" میں نے جیکب کو مزید چھیڑا۔

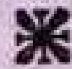
"یقیناً یہی بات ہے۔" کیلاش نے ٹکڑا لگایا۔ "کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ساوری نے سمورا کے چنگل سے نجات پاتے ہی فادر جیکب کے سائے میں پناہ حاصل کی تھی۔"

"کہیں وہ مثل صادق نہ آجائے کہ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔"

"کیوں فادر جیکب!" کیلاش نے اس بار بے حد معصومیت سے دریافت کیا۔ "کیا جمال کا خیال درست ہے؟"

"میں فی الحال تم دونوں کی بے ہودہ گفتگو پر کسی رائے کا اظہار کرنا بھی حماقت ہی سمجھتا ہوں۔" جیکب نے تلملا کر کہا پھر منہ ہی منہ میں کچھ کہتا دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

سا ودی چونکہ ہماری زبان سے کچھ کچھ واقف ہوگئی تھی اس لیے وہ اپنی جگہ کھڑی زیرِ لب مسکراتی رہی۔



اس کی زلفوں کے سیاہ و نرم بال میرے گالوں پر سرسرائے تو میں نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔ میرے دل کی دھڑکنیں بتدریج تیز ہونے لگیں۔ وہ کوئی غیر نہیں، میری اپنی زندگی، میری روح، میری درخشاں تھی جو میرے قریب کھڑی والہانہ نظروں سے مجھے دیکھے جا رہی تھی۔ اس کی نشیلی آنکھوں میں میرے لیے بے پناہ محبت تھی، پیار تھا، اپنائیت تھی۔ اس کا قرب اور اس کے جسم کی مانوس مہک مجھے کچھ یاد دلا رہی تھی۔ میں نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ میرا ارادہ بھانپ چکی تھی، مسکرا کر ایک قدم پیچھے ہو گئی۔

"درخشاں!" میں نے شکایت کی "تم مجھ سے کترا رہی ہو؟"

"میں صرف اور صرف تمہاری ہوں جمال! لیکن ابھی ہمارے درمیان کچھ مرحلے، کچھ فاصلے باقی ہیں۔"

اور درخشاں کی بات سن کر مجھے یک لخت خیال آ گیا کہ ایک بار بدکردار سوکارو نے درخشاں کے روپ میں اپنے سحر کے ذریعے مجھ سے کچھ راز اگلوانے کی کوشش کی تھی۔ اگر جیکسن نے بروقت مجھے حقیقت سے آگاہ نہ کیا ہوتا تو شاید میں وہ انگشتری انگلی سے اتار دیتا جو میں نے مجذوب سے حاصل کی تھی اور پھر میرا انجام یقیناً اوفیلا کے بوڑھے اور خبیث جادوگر کی خواہشات کے عین مطابق ہوتا۔

"درخشاں! میری روح، تم نے کہا تھا کہ ہم بہت جلد ایک دوسرے کو پالیں گے۔" میں نے محتاط انداز اختیار کیا۔ "تمہاری خواہش کے مطابق میں نے سمندری سفر اختیار کیا، بڑی سے بڑی مصیبتوں کا سامنا کیا اور اب......"

"مجھے شرمندہ نہ کرو جمال!" وہ ملول ہو گئی۔ "میں جانتی ہوں کہ تم نے میری خاطر کیا کیا تکالیف برداشت کی ہیں لیکن اب فاصلے تیزی سے سمٹ رہے ہیں۔ جدائی کی طویل گھڑیاں بہت جلد ختم ہونے والی ہیں۔"

"تم نے پہلے بھی یہی کہا تھا لیکن...."

"جمال!" اس نے میرا جملہ کاٹتے ہوئے بڑی بے بسی سے کہا۔ "تم یہ کیوں بھول جاتے ہو کہ میں ایک روح ہوں، ایک بھٹکتی ہوئی بے چین روح جو تمہارے انتظار میں ایک ایک لمحہ بے حد کرب اور بڑی اذیت میں گزار رہی ہے۔ کاش میں تمہیں بتا سکتی کہ میں تم سے کس قدر قریب ہوں۔"

"تمہاری خاطر میں دنیا کے آخری سرے تک سفر جاری رکھ سکتا ہوں میری زندگی!" اس کی نگاہوں میں شبنمی قطروں کی نمی دیکھ کر میں تڑپ اٹھا۔ "خدارا تم اُداس نہ ہو، اگر قسمت کو منظور ہوا تو ہم ضرور ملیں گے۔"

"اوفیلا کے منحوس قبیلے اور یہاں کے لوگوں نے تمہیں الجھا لیا ہے جمال! تم، تم....."

"کہو میری زندگی! کہو۔" میں نے بے چینی سے اصرار کیا۔ "تم خاموش کیوں ہو گئیں۔"

"میں بے حد مجبور ہوں جمال! جب تک تم مجھے خود اپنی نگاہوں سے تلاش نہ کر لو گے میری مجبوریاں برقرار رہیں گی لیکن اس کے بعد میں آزاد ہوں گی۔ پھر یہ دوریاں، یہ مجبوریاں ختم ہو جائیں گی۔"

"وہ دن کب آئے گا میری زندگی؟"

"بہت جلد۔ تھوڑا انتظار کر لو۔"

"میرا دم گھٹنے لگا ہے۔" میں نے کہا۔ "کیا تم مجھے میری منزل کی راہ نہیں دکھا سکتیں؟"

"کاش میں ایسا کر سکتی۔" اس کی آنکھوں میں مایوسی کا رنگ گہرا ہونے لگا پھر امید کی ایک کرن چمک اٹھی، میرے قریب آ کر بڑی رازداری سے نہایت مدھم آواز میں بولی۔ "تم اگر سیدھا راستہ اختیار کرو تو ہماری ملاقات کی راہیں زیادہ ہموار ہو سکتی ہیں۔"

"سیدھا راستہ؟" میں نے تیزی سے دریافت کیا۔ "مجھے بتاؤ درخشاں! وہ راستہ کون سا ہے جو مجھے میری زندگی سے قریب کر سکتا ہے؟"

"تم، تم لوگا کو کیوں فراموش کر رہے ہو۔" اس نے سرگوشی کی۔ "لوگا کو قید سے آزاد کر دو۔ تمہاری منزل خود بخود آسان ہو جائے گی، راستے از خود نظر آنے لگیں گے۔"

"ہاں اب میں ایسا ہی کروں گا۔" میں نے جذباتی لہجے میں کہا۔ "میں اسے بھول رہا تھا، اچھا کیا جو تم نے یاد دلا دیا۔"

"لیکن ہوشیاری سے کام لینا جمال! تم جس راستے سے ہو کر میرے قریب آؤ گے اس پر قدم قدم پہ بے شمار رکاوٹیں موجود ہیں۔ وہ جو ہمارے دشمن ہیں جگہ جگہ گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ تمہیں پھونک پھونک کر قدم اٹھانا ہو گا۔"

"درخشاں!" میں نے اسے ٹٹولنے کی خاطر انگشتری کی جانب متوجہ کرتے ہوئے کہا۔ "کیا یہ انگوٹھی تمہیں پسند ہے، بظاہر معمولی سی ہے لیکن....."

میں نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا، درخشاں کے چہرے پر نظریں جما کر اس کے تاثرات دیکھنے لگا۔ وہ چند لمحے خاموش کھڑی لکڑی کی انگوٹھی کو دیکھتی رہی پھر اس کی آنکھیں چمک

انجیس۔ لیں جیسے اسے قارون کا خزانہ مل گیا ہو۔ میری نگاہوں میں نگاہیں ڈال کر نرمی اپنائیت سے بولی۔

"یہ انگوٹھی تمھاری زندگی کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ بے حد نایاب تحفہ ہے اسے سنبھال کر رکھنا۔"

"تمھیں پسند ہے تو تم لے لو۔" میں نے انگوٹھی پر ہاتھ رکھ کر اسے اتارنے کی اداکاری کی تو درخشاں بے چین ہو گئی، تڑپ کر تیزی سے بولی۔

"نہیں جمال! نہیں! اس انگوٹھی کو بھول کر بھی اپنی انگلی سے اتارنے کی کوشش نہ کرنا جس دن تم نے ایسا کیا وہ تمھارے سکون کا آخری دن ہوگا۔"

"میرا سکون، میری راحت تو تم ہو میری زندگی!" میں نے درخشاں کی اصلیت کو کسوٹی پر پرکھنے کے بعد جذباتی لہجے میں جواب دیا۔

"یہ تمھاری محبت ہے جو تم ایسا کہہ رہے ہو لیکن مجھ سے ایک وعدہ کرو۔"

"حکم دو میری زندگی!"

"تم۔ تم اس انگوٹھی کو کسی قیمت پر اپنے وجود سے علیحدہ نہیں کرو گے۔" وہ بے حد سنجیدگی سے بولی۔ "اگر کبھی میں بھی فرمائش کروں تو تم سختی سے انکار کر دینا۔"

"کیوں؟" میں نے سنجیدگی سے وضاحت چاہی۔ "آخر ایسی کیا بات ہے اس انگوٹھی میں؟"

"تم اس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگا سکتے جمال! یہ انگوٹھی تمھارے لیے تمھاری زندگی سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔" درخشاں نے مجھے یقین دلانے کی کوشش کی۔ وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی لیکن اچانک اس طرح چونکی جیسے اسے خطرے کا احساس ہو گیا ہو۔

"کیا بات ہے درخشاں، تم اچانک پریشان کیوں ہو گئیں؟"

"میں جا رہی ہوں جمال! تم میری باتوں کا خیال رکھنا۔"

"مجھے بتاؤ درخشاں! تم....."

"بوگا۔" درخشاں نے میرے اور قریب ہو کر کان میں سرگوشی کی۔ "اسے جتنی جلدی ممکن ہو آزاد کر دو۔"

پھر وہ اچانک میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی، میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی، حبیب میرے قریب اپنے بستر پر لیٹا حلق سے طویل خراٹے نشر کر رہا تھا، میں نے اپنی دستی گھڑی پر نگاہ ڈالی۔

صبح ہونے میں ابھی خاصا وقت تھا، کچھ دیر تک میں بستر پر بیٹھا درخشاں کے تصور سے کھیلتا رہا پھر بوگا کا خیال آیا تو میں نے بستر چھوڑ دیا، تیزی سے دبے پاؤں اٹھ کر بلو پائپ لیا اور ڈریک کو منہ میں رکھ کر رہائش گاہ سے باہر آ گیا۔

میرا وہ عمل قطعاً غیرارادی تھا، اتنی رات گئے ڈریک کو منہ میں رکھے بغیر بھی میں باہر جا سکتا تھا لیکن شاید قدرت میری رہبری کر رہی تھی جس کا احساس مجھے رہائش گاہ سے کچھ دور جاتے ہی ہو گیا۔ وہ یقیناً مکالا یا سمودا کے آدمی رہے ہوں گے جو درختوں کی آڑ میں چھپے ہماری رہائش گاہ کی نگرانی کر رہے تھے۔ جو واقعات گزر چکے تھے اس سے خوف زدہ ہو کر انھیں ہمارے قریب آنے کی ہمت نہیں ہو سکی لیکن وہ دور دور رہ کر ہماری نقل و حرکت کا جائزہ لینا چاہتے تھے۔

ان کی تعداد محض پانچ تھی ممکن ہے کچھ اور بھی رہے ہوں جو میری نگاہوں میں نہ آ سکے ہوں۔ میں اگر چاہتا تو بلو پائپ کے ذریعے ان کا کام تمام کر سکتا تھا لیکن میں نے گریز کیا۔ وہ جس کام پر معمور تھے اس میں ان کے اپنے ارادے کو کوئی دخل نہیں تھا اگر وہ ہماری جان کے درپے ہوتے تو خواب گاہ میں داخل ہو کر سوتے میں بھی ہمیں ٹھکانے لگا سکتے تھے۔ میں ان کے قریب کھڑا اپنے اگلے اقدام پر غور کرتا رہا، ہر چند کہ مجھے یقین تھا کہ اپنے آٹھ بہترین ساتھیوں کا انجام دیکھنے کے بعد وہ ہمارے قریب آنے کی جرأت نہیں کریں گے لیکن دشمن کی جانب سے غفلت برتنا اور اسے خود سے کمتر سمجھنا بھی دانش مندی کے خلاف تھا۔ وہ میرے جانے کے بعد میرے دیگر ساتھیوں کو اپنی درندگی کا نشانہ بنا سکتے تھے۔

میرے ذہن میں چراغ کی روشنی کے ہالے پر بھٹکتی ہوئی منحوس تشبرک (چمگادڑ) کی پیش گوئی کے الفاظ گونج رہے تھے، اس نے سوکارو کی زبانی میرے بدترین دشمن مکالا کو باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ میں طویل عرصے تک زندہ رہوں گا لیکن میرے عزیز ساتھی حبیب اور کیلاش میری عمر کا ساتھ نہ نبھا سکیں گے اس خیال نے میرے قدموں میں بیڑیاں ڈال دیں۔ میں دشمنوں کے درمیان ان کی نگاہوں سے اوجھل خاموش کھڑا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک نے جو نسبتاً زیادہ نڈر اور بے خوف دکھائی دیتا تھا اپنے دوسرے ساتھیوں سے سرگوشی کی۔

"کیا یہ مناسب ہو گا کہ ہم صبح تک یہاں جمے بیٹھے رہنے کے بجائے آگے بڑھیں اور اپنے ان دشمنوں کا صفایا کر دیں جنھوں نے ہمارے عزیز ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔"

"نہیں۔" دوسرے شخص نے تیزی سے کہا۔ "مکالا نے ہمیں صرف دور رہ کر ان کی نگرانی کا حکم دیا ہے۔"

"لیکن اپنے دشمنوں کو ختم کر کے ہم عظیم مکالا کی نگاہوں میں اونچا مقام بھی حاصل کر سکتے ہیں۔"

"ناکامی کی صورت میں ہمارا انجام ہمارے ساتھیوں سے زیادہ ہولناک بھی ہو سکتا ہے۔" دوسرے شخص نے فیصلہ کن لہجے میں

کہا: "جتنا کہا گیا ہے، ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کریں گے۔"
"میرا بھی یہی مشورہ ہے۔" تیسرے نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔
"ہمیں مکالا کے حکم کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیے۔"
"سوکار نے یہ بھی کہا تھا کہ کچھ نادیدہ اور پراسرار قوتیں ان کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔" چوتھا بولا۔ "کیا ہم پراسرار قوتوں سے مقابلہ کر کے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں؟"
"عظیم مکالا نے یقیناً کچھ سوچ سمجھ کر ہی ہمیں صرف نگرانی کا حکم دیا ہوگا۔" دوسرے شخص نے تیزی سے سرگوشی کی۔ چوتھا بولا۔
"دوسری شکل میں یا تو وہ بوڑھے سوکار کے عمل کے ذریعے ان تینوں کو بھگانے کی کوشش کرتا یا پھر خود ہی بھوکے عقاب کی طرح ان پر ٹوٹ پڑتا۔"
"ٹھیک ہے۔" پہلے شخص نے ہونٹ چباتے ہوئے بے دلی سے جواب دیا۔ "اگر تم مناسب نہیں سمجھتے تو پھر ہم صرف نگرانی پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔"
ان کی باتوں نے میرے اس خیال کی تصدیق کر دی کہ وہ از خود ہمارے قریب آنے کی ہمت نہیں کریں گے چنانچہ میں ان کی طرف سے مطمئن ہو کر پلٹا اور اس راستے کی جانب تیز تیز قدم اٹھانے لگا جو بوگا کی طرف جاتا تھا۔ مجھے ان راستوں کو تلاش کرنے میں تھوڑی سی دشواری بھی پیش آئی جو چٹانوں کے درمیان سے گزرتے تھے لیکن جبل کی شکل سے ملتے جلتے پتھر کے قریب پہنچ کر میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ میں ٹھیک نشان پر آ گیا تھا۔ کچھ دیر بعد میں تنگ دراڑ سے گزر کر اس چٹان تک پہنچ گیا جس کے ایک مخصوص حصے پر ہاتھوں کا دباؤ ڈال کر سمورا نے وہ خلا نمودار کی تھی جس سے ایک آدمی بمشکل گزر کر اس غار تک پہنچ سکتا تھا جہاں بوگا کو قید کیا گیا تھا۔
میری کوشش رائیگاں نہیں گئی، تھوڑی سی تگ و دو کے بعد میں بوگا تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا جو زنجیر سے بندھا ہونے کے باوجود سنگلاخ فرش پر نہایت بے فکری کی نیند سو رہا تھا۔ میں چند ثانیے خاموش کھڑا بوگا کو دیکھتا رہا پھر میری نگاہیں اس خلا کی جانب اٹھ گئیں جہاں سے کپکپاتی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ خلا کے دوسری جانب سمورا کا کوئی زر خرید غلام اوگارا موجود تھا جو ہر وقت کسی [illegible] عقاب کی طرح غار کی سمت آنے والے راستوں پر نظریں جمائے رکھتا تھا۔
ہر چند کہ رات کے وقت پتھریلے راستوں اور تنگ و تاریک اور ناہموار چٹانوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے میرے جسم پر بے شمار خراشیں آ گئی تھیں اور میں کچھ تکان بھی محسوس کر رہا تھا لیکن وہ وقت ان باتوں پر غور کرنے کا نہیں تھا۔ کچھ سوچ کر میں نے بلو پائپ میں ایک زہریلی سوئی رکھی پھر غار کے درمیان والی خلا کے قریب جا کر سمورا کے لب و لہجے کی نقل اتارتے ہوئے آہستہ سے اوگارا کو آواز دی لیکن دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں ملا۔ یا تو اوگارا نے خطرے کی بو سونگھ کر دم سادھ لیا تھا یا پھر رات کے پچھلے پہر وہ بھی غفلت کی نیند سو چکا تھا۔ میں نے ایک بار پھر اسے قدرے اونچی آواز میں پکارا۔ اس بار بھی مجھے مایوسی ہوئی لیکن تیسری آواز پر دوسری جانب سے کچھ ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی بوکھلا کر اٹھا ہو۔ پھر ایک لمحے بعد اوگارا کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔
"کون ہے؟"
"اوگارا!" میں نے بدستور سمورا کے لہجے کی نقل کرتے ہوئے سفاک آواز میں کہا۔ "کیا تو سو رہا تھا؟"
"سردار!" اوگارا نے اس بار خوف زدہ انداز میں جواب دیا۔
"شاید ایک پل کو میری آنکھ جھپک گئی لیکن میں غافل نہیں تھا۔"
"سامنے آ کر بات کر۔" میں نے رازداری سے کہا۔ "میں تیرے لیے ایک اہم خبر لایا ہوں۔"
"مقدس سمورا! کہیں تو اپنے غلام سے ناراض تو نہیں ہو گیا۔"
"وقت مت برباد کر۔" میں کرخت لہجے میں بولا۔ "ہمارے لیے ایک ایک پل بہت اہم ہے۔"
"آتا ہوں سردار! آتا ہوں لیکن شب دیجور کی قسم، میں جانتا ہوں کہ غفلت کی سزا بھیانک موت ہے۔"
میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تیزی سے بلو پائپ ہونٹوں کے درمیان ایک مخصوص انداز میں دبا کر سانس روک لی۔ میری نگاہیں درمیانی خلا پر جمی ہوئی تھیں لیکن پھر اچانک میں نے اپنی توجہ غار کے اس حصے کی طرف مبذول کر لی جہاں چٹان کا ایک حصہ اپنی جگہ سے آہستہ آہستہ سرک رہا تھا۔ میں سانس روکے بے حس و حرکت کھڑا رہا پھر جیسے ہی ایک انسانی ہیولا نمودار ہوا میں نے بلو پائپ کے اندر تیزی سے پھونک ماری اور دوسرے ہی لمحے وہ کراہتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ میں لپک کر اس کے قریب گیا۔ تیزی سے نمودار ہونے والے خلا کے دوسری جانب دیکھا، وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ ادھر سے مطمئن ہونے کے بعد میں نے اوگارا پر نگاہ ڈالی جو زندگی کی قید سے آزاد ہو چکا تھا۔ اس کی حیرت سے پھٹی پھٹی آنکھیں حلقوں کے درمیان ساکت ہو کر بڑی خوفناک دکھائی دے رہی تھیں۔ جو کچھ اچانک ہو گیا شاید اسے اس کی توقع نہیں تھی۔
اوگارا کے امکانی خطرے کو راستے سے ہٹانے کے بعد میں نے ریک کو منہ سے نکالا اور بوگا کے قریب جا کر اسے بیدار کرنے

لگا۔ کچھ دیر تک بوگا ناگوار انداز میں کر ڈمیں بدلتا رہا پھر ہڑبڑا کر اٹھتے ہوئے غرایا۔

"منحوس ساعتوں کی غلیظ پیداوار! کیا تو بدنصیب بوگا کو پل بھر بھی چین کی نیند۔۔" بوگا کا جملہ اس کے حلق میں پھنس کر ادھورا رہ گیا۔ خلافِ توقع کسی اجنبی کو اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ کر وہ ایک لمحے کو گنگ رہ گیا۔ آنکھیں پھاڑے حیرت سے تکتا رہا پھر رک رک کر بولا "تم۔ تم کون ہو؟ اگر میری نگاہیں دھوکا نہیں کھا رہی ہیں تو تمہارا تعلق اوروفینا قبیلے سے نہیں ہو سکتا"

"تم ٹھیک سمجھ رہے ہو" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "میرا تعلق تمہارے قبیلے سے نہیں ہے"

"پھر۔ تم۔۔" اس نے جواب میں کچھ کہنا چاہا لیکن اوکارا کی اکڑی ہوئی لاش کو دیکھ کر پھر حیرتوں کا شکار ہو گیا۔

"سمورا نے اسے تمہاری نگرانی پر تعینات کیا تھا، میں نے اسے ٹھکانے لگا دیا"

"کیا تم اس جزیرے پر تنہا آئے ہو؟" بوگا نے مجھے گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"نہیں میرے دو ساتھی اور بھی ہیں"

"اوہ۔ اوہ" بوگا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ "پھر تم وہی ہو جس کے بارے میں میرے بزرگوں نے پیش گوئی کی تھی لیکن تم نے اوکارا کو کیوں مار دیا"

"زاریا کی بے چین روح نے مجھ سے تمہاری رہائی کی خواہش کا اظہار کیا تھا اس لیے میں نے تمہارے دشمن کو موت کی ابدی نیند سلا دیا"

"تو کیا۔ سمورا نے زاریا کو بھی ختم کر دیا" بوگا کی آواز رندھ گئی۔ اپنی محبوبہ کی موت کی خبر سن کر وہ افسردہ ہو گیا۔

"صبر سے کام لو بوگا!" میں نے اسے حالات کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا "سمورا کا سورج اب غروب ہونے والا ہے تمہارے بزرگوں نے جو پیش گوئی کی تھی اب اس کا وقت بہت قریب آ گیا ہے"

"میں نے سمورا کو سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ طاقت کے نشے میں اندھا ہو گیا" بوگا نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ "مقدس مجسمے کی گمشدگی، مذہبی رہنما کی موت اور اوروفینا کے جزیرے پر تم لوگوں کی آمد میرے بزرگوں نے یہی سب کچھ بتایا تھا۔ مقدس اورنگا کا عتاب اپنا رنگ دکھا رہا ہے۔ سمورا کا زوال قریب آ چکا ہے لیکن تم نے مجھے ساوری کے بارے میں کچھ نہیں بتایا" بوگا نے چونک کر پوچھا "کیا میرے دشمنوں نے اس معصوم بچی کو بھی۔۔۔!"

"نہیں۔ ساوری ہماری حفاظت میں ہے"

"مجھے یقین تھا" بوگا جوشیلے لہجے میں بولا "دیوتاؤں نے اسے قبول کر لیا ہے اس لیے سمورا کی طاقت اسے برباد نہیں کر سکتی" میں بوگا کو اس کی غیر موجودگی میں پیش آنے والے حالات سے آگاہ کرتا رہا پھر جب میں نے اسے دیوتا کے استھان کے موقع پر ساگو اور سمورا کے درمیان ہونے والے مقابلے کے بارے میں بتایا تو بوگا نے مجھے تیکھی نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تم نے اورو کا گمشدہ مجسمہ سمورا کو واپس کر دیا؟"

"تمہیں اس کا علم کس طرح ہوا؟" میں نے دریافت کیا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں دیکھوں گا کہ اب میرے دشمنوں کا انجام کتنا بھیانک ہوتا ہے" بوگا نے میرے سوال کا جواب دینے کے بجائے خلا میں گھورتے ہوئے کہا پھر اس نے اپنے پیر میں پڑی ہوئی آہنی اور موٹی زنجیر کو حقارت سے گھورا۔

"تم اس کی فکر مت کرو" میں نے کہا "میں نے زاریا سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں ہر قیمت پر قبیلے والوں کے درمیان واپس لے جاؤں گا"

"مقدس اورنگا کی قسم۔ میں سمورا سے زاریا کی موت کا انتقام

# شگوفیات

شوہر:۔ بیگم کہاں جا رہی ہو؟

بیوی:۔ جہنم میں۔

شوہر:۔ ٹھہرو! اپنی ماں کو بھی ساتھ لیتی جاؤ۔

---

میاں بیوی میں جب جھگڑا بڑھ گیا تو شوہر گھر چھوڑ کر چلا گیا مگر شام کو جب بھوک نے ستایا تو واپس آ گیا۔ اس نے صلح صفائی کی خاطر نرمی سے پوچھا "بیگم کھانے کے لیے کیا تیار ہے؟"

"زہر" بیوی نے جل کر کہا۔

"میری تو ایک دوست کے ہاں دعوت ہے' اس لیے اسے تم کھا لو۔ جو باقی بچے وہ اپنی ماں کو کھلا دینا" شوہر اطمینان سے بولا۔

---

میاں بیوی ایک کھیت میں چہل قدمی کر رہے تھے' اچانک سامنے ایک سانڈ آ نکلا۔ بیوی کو اتنا موقع نہیں ملا کہ وہ شوہر کو خبردار کرتے سانڈ نے شوہر کو اٹھایا اور گھما کر پھینکا۔ شوہر ایک نالے میں جا گرا۔ بیوی قریب پہنچی تو بولا۔ "خبردار! آئندہ ایسی حرکت مت کرنا ورنہ مجھے بھی غصہ آ جائے گا"

طارق سلطان اعوان حیدرآباد

ضرور لوں گا۔" بوگا نے مٹھیاں بھینچ کر کہا پھر میری طرف دیکھ کر تیزی سے بولا۔ "کیا تمہیں یقین ہے کہ یہاں تک آتے ہوئے میرے دشمنوں نے تمہیں نہیں دیکھا ہو گا؟"

"اگر وہ دیکھ لیتے تو بھوکے درندوں کی مانند میری بوٹیاں نوچنے کو لپک پڑتے۔ کیا اوگارا کی موت میرے بیان کی تصدیق نہیں کرتی؟"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو میرے دوست!" بوگا نے پہلی بار اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا پھر کچھ سوچ کر بولا۔ "تمہارا کام پورا ہو گیا۔ میں تمہارا یہ احسان کبھی فراموش نہیں کروں گا اور اب میرا مشورہ ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو تم یہاں سے واپس اپنے ساتھیوں کے درمیان لوٹ جاؤ۔"

"کیا تم میرے ساتھ چلنا پسند نہیں کرو گے؟"

"نہیں۔" بوگا نے مختصر مگر فیصلہ کن انداز میں جواب دیا۔

"بوگا!" میں نے اسے یاد دلانے کی کوشش کی۔ "تم شاید بھول رہے ہو کہ سمورا نے تمہیں آہنی زنجیروں میں باندھ رکھا ہے۔ میرے چلے جانے کے بعد اگر وہ ادھر آ گیا تو تمہارا حشر تمہاری توقع سے زیادہ خطرناک ثابت ہو گا۔"

"نہیں۔ اب ایسا نہیں ہو گا۔" بوگا ٹھوس آواز میں بولا۔ "اب تک میں مقدس اوریگا کی خوشنودی کی خاطر خاموش تھا لیکن اب قسمتوں کا مالک مجھ پر مہربان ہے اس لیے اب دنیا کی کوئی طاقت میرا راستہ نہیں روک سکتی میرے اجنبی دوست! کیا تم بوگا کی قوت کا تماشہ دیکھنا پسند کرو گے؟"

پھر قبل اس کے کہ میں کوئی جواب دیتا بوگا نے چھت کی جانب چہرہ بلند کر کے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے ہونٹ متحرک نظر آ رہے تھے۔ غالباً وہ اپنے مقدس دیوتاؤں سے مخاطب تھا۔ میں خاموش کھڑا اس کی کیفیت کا جائزہ لیتا رہا اور اس وقت میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب بوگا نے دوبارہ اپنی آنکھیں کھولیں۔ ان آنکھوں کے اندر مجھے بھڑکتے شعلوں کا خوفناک رقص نظر آ رہا تھا پھر اس نے آہنی زنجیر کی سمت گھورا تو خلا کے اندر روشنی کا ایک تیز جھماکا ہوا اور بوگا کے پیروں میں نظر آنے والی آہنی زنجیر ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی۔ میں ابھی اپنی حیرت پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا کہ بوگا حیرت انگیز پھرتی سے اچھل کر اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔

"تم نے دیکھا میرے اجنبی دوست! میرے محسن مقدس اوریگا نے بوگا کی کھوئی ہوئی قوتیں اسے واپس لوٹا دی ہیں۔ اب میری باری ہے۔" بوگا نے وحشیانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ "اب میرے انتقام کا وقت قریب آ گیا ہے۔"

بوگا کے قہقہے ہر لمحے تیز سے تیز تر ہوتے جا رہے تھے۔ وہ جنونی انداز میں غار میں اچھل کود کر رہا تھا۔ اپنی آزادی کا اعلان کرنے کی خاطر بار بار درندوں کی طرح اپنی چھاتی ٹھونکنے لگتا۔ میں نے وہاں رکنا مناسب نہیں سمجھا۔ بوگا سے رخصت ہو کر واپس اپنی رہائش گاہ پر آ گیا جہاں جیکب کے خراٹے بدستور گونج رہے تھے۔ میں خاموشی سے اپنے بستر پر نیم دراز ہو گیا اور بوگا کے بارے میں بڑی سنجیدگی سے غور کرنے لگا۔



اس روز صبح ہی سے اوقینا کے جزیرے پر میلے کا سماں نظر آ رہا تھا۔ قبیلے کے لوگ اوریگا کے طویل القامت اور بے ہنگم بت کے سامنے سرِ شام ہی سے جمع ہونا شروع ہو گئے۔ دور دراز کی تمام چھوٹی موٹی بستیوں کے وحشی جوق در جوق بڑے میدان کے گرد اکٹھا ہو رہے تھے جہاں ایک خاصے کشادہ گڑھے کے اندر مدھم آگ روشن تھی۔

آج قبیلے کے لوگ اوریگا کی مورتی کو غسل دینے کی رسم کی ادائیگی کا جشن منانے والے تھے جس کے بعد سمورا اور ساگو پہلوان کے درمیان مقابلہ ہونے والا تھا۔ ساودی مجھے اس جشن کے بارے میں بتا رہی تھی۔ اس کے بیان کے مطابق دیوتا کے اشنان کی رسم کی ادائیگی ہر تین سال بعد منعقد ہوتی تھی اور قبیلے کے لوگ اس جشن کا بڑی شدت سے انتظار کرتے تھے۔

حسبِ معمول میدان کے قریب اونچے ٹیلے پر سمورا کے بیٹھنے کی جگہ مخصوص تھی۔ ہم نے جان بوجھ کر ٹیلے کے قریب کوئی جگہ حاصل کرنے کے بجائے اوریگا کے بت کے بائیں جانب ایک ایسی جگہ کا انتخاب کیا جہاں سے نہ صرف یہ کہ میدان کا وہ حصہ صاف نظر آ رہا تھا جہاں ساگو اور سمورا کے درمیان مقابلہ متوقع تھا بلکہ اس مقام سے سمورا پر بھی نگاہ رکھی جا سکتی تھی۔

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا میدان میں لوگوں کا ازدحام بڑھتا جا رہا تھا۔ میں اور کیلاش ساودی سے جشن کی تفصیلات دریافت کرنے میں مصروف تھے لیکن جیکب گم صم بیٹھا کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔ میری نظریں بار بار مجمع کی جانب اٹھ رہی تھیں۔ میں بوگا کو تلاش کر رہا تھا۔ غار سے رخصت ہوتے وقت اس نے مجھ سے یہی کہا تھا کہ وہ ایک مناسب وقت پر لوگوں کے درمیان خود کو ظاہر کرے گا۔

"دیوتا کے اشنان کی یہ رسم ظلم و درندگی کی ایک بدترین اور نہایت وحشیانہ مثال ہے۔" ساودی ہمیں بتا رہی تھی۔ "کچھ دیر بعد تم اپنی نگاہوں سے اس رسم کے وحشت ناک پہلوؤں کو دیکھ سکو گے۔"



"کیا آج بھی اوڈو کی مورتی کو کنواریوں کے خون سے غسل دیا جائے گا؟" کیلاش نے دریافت کیا۔

"نہیں" ساودی نے ہلکی سی جھرجھری لیتے ہوئے جواب دیا: "آج دیوتا کے بت کو پانی سے نہلایا اور دھویا جائے گا۔ اس کے بعد وہ تمام مردہ ڈھانچے اور کھوپڑیاں انبار کی صورت میں جمع کر دی جائیں گی جو تین سال کے عرصے میں جمع کی گئی ہوں گی"۔

"میں سمجھی نہیں" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"قبیلے میں جو لوگ مرتے ہیں ان کو ضائع نہیں کیا جاتا۔ ان کے جسم کا گوشت کھانے کے لیے محفوظ کر لیا جاتا ہے اور استخوانی پنجر بھی جسے انسان کی رسم کی ادائیگی کے موقعے پر جمع کر کے اس میں آگ لگا دی جاتی ہے"۔

"کیا تمہارے قبیلے کے لوگ انسانوں کا گوشت بھی کھاتے ہیں؟" جینکی نے چونک کر سوال کیا۔ شاید اس کے ذہن میں وہ سفرنامہ ابھر آیا تھا جس کے مطابق ایک قبیلے کے وحشی لوگ پادریوں کا گوشت بے حد ذوق و شوق سے کھانے کے عادی تھے۔

"زیادہ تر لوگ پھل اور مچھلیوں سے پیٹ بھرتے ہیں لیکن کچھ بستیاں ایسی بھی ہیں جہاں کے لوگ انسانی گوشت ہی پسند کرتے ہیں" ساودی نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا: "ساگو کا تعلق بھی ایسی ہی ایک بستی سے ہے"۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" کیلاش نے تیزی سے پوچھا: "میرا مطلب ہے کہ تم نے آج سے پیشتر ساگو کے سلسلے میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تھا"۔

"ہاں یہ بات ابھی کچھ دیر پیشتر مجھے قبیلے کی ایک لڑکی نے بتائی ہے" ساودی نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا: "اس کا خیال ہے کہ ساگو نہایت جری اور سفاک ہے اور پل بھر میں سمورا کو زیر کر لے گا"۔

میں نے ساودی کی بات کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ میری نگاہیں بدستور لوگوں کے ہجوم کے درمیان یوگا کو تلاش کر رہی تھیں۔ مجھے ساگو کے مقابلے میں سمورا کی کامیابی کی زیادہ امید تھی، ہر چند کہ میں نے ابھی تک ساگو کو نہیں دیکھا تھا لیکن سمورا اتنا احمق بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ اس نے جزیرے میں کسی ایسے انسانی وجود کو برداشت کر لیا ہو گا جو کسی وقت اس کے مقابلے پر آنے کی جسارت کر سکے۔ اس کے علاوہ میرا خیال تھا کہ یوگا عین وقت پر قبیلے کے لوگوں کے سامنے نمودار ہو کر بساط کو پلٹ کر رکھ دے گا۔ جینی کے علاوہ ساودی نے بھی مجھے یہ باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ جس روز قبیلے کے عوام کو اس ناپاک سازش کا علم ہو گیا کہ ان کے محبوب اور ہر دل عزیز سردار یوگا کو زبردستی قیدِ تنہائی کی صعوبتیں جھیلنے کے لیے ان کی نگاہوں سے غائب کیا گیا ہے تو وہ دن سمورا اور مرکالا کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔

میں ابھی اپنے ان ہی خیالات میں گم تھی کہ ایک جانب سے شور و غل بلند ہونے لگا۔ ہم نے پلٹ کر دیکھا تو اوروفینا قبیلے کا سردار سمورا لوگوں کے کاندھوں پر سوار اپنی نشست کی جانب بڑھ رہا تھا۔ بانسوں کو آپس میں باندھ کر انھوں نے ایک تختے کی شکل دے رکھی تھی، اور سمورا اس تختے کے اوپر ایک شانِ بے نیازی سے بیٹھا نظر آ رہا تھا۔ دستور کے مطابق اس نے اوڈو کے اس نایاب مجسمے کو ہاتھوں میں بلند کر رکھا تھا جو قبیلے کے سردار کے پاس ایک مقدس امانت سمجھا جاتا ہے۔

"اگر تم نے یہ مورتی سمورا کو واپس نہ کی ہوتی تو آج قبیلے کے لوگ اسے یوں سروں پر کبھی نہ اٹھاتے۔" جیکب نے دانت پیستے ہوئے مجھ سے شکایت کی۔

"حالات اور وقت کا تقاضا یہی تھا ورنہ میں سمورا کا ساتھ کبھی نہ دیتا۔" میں نے جیکب کو سمجھانے کی کوشش کی۔

"میرا نظریہ تم سے بالکل مختلف ہے۔" وہ نہایت سرد لہجے میں بولا۔ "میرے نزدیک مذہب کے مقابلے میں وقت اور حالات کے تقاضے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ تم عنقریب اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے کہ جو کچھ میں اس وقت کہہ رہا ہوں وہ کس حد تک درست ہے۔"

"جیکب!" میں یک لخت سنجیدہ ہوگیا۔ "کیا تمہارے ذہن میں ابھی تک یہ خیال برقرار ہے کہ تم اوروو کے مجسموں کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے؟"

"میں ایک بار تمہیں اپنا رازدار بنا کر حماقت کا ثبوت دے چکا ہوں۔ دوبارہ مجھ سے ایسی توقع نہ رکھنا۔" جیکب نے ٹھوس آواز میں جواب دیا۔ اس کا لب ولہجہ اور تیور بتا رہے تھے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اسے کر گزرنے کی ہمت بھی رکھتا ہے۔

"دانشوروں نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ احمقوں کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔" کیلاش نے جیکب پر جملہ کسا۔

"میں ایک عرصے سے دیکھ رہا ہوں لیکن ابھی تک مجھے تمہارے سر پر بھی سینگ نام کی کوئی شے نظر نہیں آئی۔" جیکب نے پلٹ کر جواب دیا۔ "ایسی صورت میں تمہارے بارے میں کیا رائے قائم کی جائے جبکہ تمہارے پاس سرجری کی سند بھی موجود ہے۔" کیلاش کوئی مناسب جواب دینا چاہتا تھا کہ ہماری توجہ دوبارہ شور وغل کی جانب مبذول ہوگئی۔ اس بار ہم نے مکالا کو دیکھا جو ہجوم کی صورت میں اونچے ٹیلے کی جانب سینہ تانے قدم اٹھا رہا تھا۔ اس کے اطراف مصنوعی چہرے والوں کی بڑی تعداد کے علاوہ اس کے حامی بھی تھے جو رقص کرتے اور بار بار نعرے بلند کرتے جلوس کی شکل میں مکالا کو اس کی نشست کی جانب لے جا رہے تھے۔

میں اپنی اس داستان کو زیادہ طول نہیں دوں گا۔ اگر واقعات کے ایک ایک حصے کو رقم کرنے بیٹھ گیا تو شاید زندگی وفا نہ کرے اس لیے میں اختصار سے کام لوں گا اور ان حصوں اور واقعات کو درگزر کرتا جاؤں گا جو غیر دلچسپ ہوں گے تاکہ پڑھنے والے اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں اور ان کی دلچسپی برقرار رہے۔

بہرحال، وہ وقت بھی آگیا جس کا ہمیں شدت سے انتظار تھا۔ ساوری کے بیان کے مطابق مردہ انسانی ڈھانچوں اور سال خوردہ کھوپڑیوں کے ایک بڑے انبار کو اوروو کی مورتی کو غسل دینے کے بعد اس کے سامنے جمع کر کے نذرِ آتش کر دیا گیا۔ وہ کوئی خاص رقیق مرکب تھا جسے چھڑکنے سے آگ کے شعلے ایک دم بھڑک کر آسمان سے باتیں کرنے لگتے۔ استخوانی پنجر کے علاوہ گڑھے کی آگ کو بھی تیز کر دیا گیا۔ شعلوں کی روشنی نے دن کا سماں پیدا کر دیا لیکن انسانی ڈھانچوں پر ان کی لپیٹ بے حد پراسرار اور ہولناک منظر پیش کر رہی تھی۔

سمورا اور مکالا اپنی اپنی نشستوں پر موجود تھے لیکن ابھی تک ساگو نظر نہیں آیا تھا۔ سب سے پہلے مصنوعی چہرے والوں نے اوروو کی مورتی کے سامنے جمع ہو کر ضروری رسومات کی ادائیگی کی پھر مقامی لوگوں کا وحشیانہ رقص شروع ہوا۔ دیوتا کے قدموں میں مختلف قربانیاں پیش کی گئیں پھر مخصوص کارندوں نے روشن الاؤ کے قریب میدان کا ایک خاصا بڑا حصہ خالی کرا دیا جہاں سمورا اور ساگو کے درمیان مقابلے کا اعلان بار بار کیا جا رہا تھا۔

میرا ذہن بدستور بوگا کی ذات میں الجھا ہوا تھا۔ ابھی تک مجمعے میں دور دور تک اس کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا۔ مجھے اس بات پر بھی حیرت تھی کہ خلافِ توقع مکالا بے حد مطمئن نظر آ رہا تھا۔ ساوری کی واپسی کو اس نے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا تھا لیکن اس وقت اس نے ایک بار بھی نظر گھما کر ساوری کی جانب دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ شاید اسے قوی امید تھی کہ سمورا اور ساگو کے مقابلے کے بعد بساط کا رخ اس کے حق میں پلٹ جائے گا۔ میری نظریں بار بار سوکارو کی سمت بھی اٹھ رہی تھیں جو مکالا کے سیدھے ہاتھ پر موجود تھا۔ جشن کے موقعے پر اس نے خاص طور پر اپنے بوڑھے چہرے کی جھریوں کو مختلف رنگوں سے رنگ کر اور زیادہ پراسرار اور عجیب بنا رکھا تھا۔

اچانک جنگلیوں کا شور وغل بھی ڈھول تاشے کی کان پھاڑ آوازوں کے ساتھ ہی دم توڑ گیا اور ہر سمت گہری خاموشی طاری ہوگئی پھر سمورا کے قریب کھڑے ہوئے ایک مصنوعی چہرے والے نے بلند آواز میں مجمعے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اوروو فینا کے لوگو! مجھے افسوس ہے کہ جنینا ناگزیر حالات کی بنا پر آج منامانا ہمارے ساتھ اس جشن میں شریک نہیں ہو سکا لیکن سردار سمورا کے حکم کے موجب میں مقدس اوروو کے جشنِ اشنان کے اس متبرک موقعے پر شرکت کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اب وہ مقابلہ شروع ہونے والا ہے

جس کے بعد سردار سمورا کے نئے نائب کا انتخاب ہوگا۔ یہ مقابلہ اعلان کے مطابق ساگو اور سمورا کے درمیان ہوگا۔ دستور کی رو سے اس مقابلے میں دونوں فریق کی ٹولیوں کے افراد اپنی اپنی نادیدہ، پُراسرار، جادوئی اور ماورائی قوتوں کا مظاہرہ کرنے کا حق رکھتے ہیں لیکن مقابلے کے دوران کسی ٹولی کا کوئی فرد میدان میں جانے کی جسارت اس وقت تک نہیں کر سکے گا جب تک اس کا باقاعدہ اعلان نہ کیا جائے....."

میں نے مکالا کی سمت نظر اٹھائی، اس کے ہونٹوں پر بے حد مکروہ مگر معنی خیز مسکراہٹ نظر آرہی تھی۔ سوکارو اپنی جگہ دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے آلتی پالتی مارے آسن جمائے بیٹھا تھا پھر جیسے ہی مصنوعی چہرے والے نے مقابلہ شروع کیے جانے کا اعلان کیا روشن الاؤ کے قریب مجمع سے ایک شخص نعرہ بلند کرتا ہوا اٹھا اور فضا میں قلابازیاں کھاتا میدان میں آگیا۔ یہ ساگو تھا جس کا اندازہ مجھے ان نعروں سے ہوا جو ساگو کی ٹولی کے افراد اس کے حق میں لگارہے تھے۔

میں نے بے حد غور سے ساگو کو دیکھا، وہ چوڑے چکلے سینے اور نہایت پھرتیلے جسم کا مالک نظر آرہا تھا۔ قد و قامت کے اعتبار سے بھی اس کے اور سمورا کے درمیان زمین و آسمان کا فرق تھا۔ ساوری کا یہ خیال بظاہر درست نظر آرہا تھا کہ ساگو اپنے حریف کو پل بھر میں پچھاڑ کر رکھ دے گا۔ میں نے ساگو کے بعد نظریں گھما کر سمورا کو دیکھا جو بلند ٹیلے سے نیچے اتر رہا تھا۔ قبیلے کے بیشتر افراد اس کے حق میں فلک شگاف نعرے بلند کر رہے تھے۔ میرا خیال تھا کہ سمورا کے چہرے پر بھی ساگو کی برتری کا عکس ضرور نظر آئے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وہ اپنی جگہ بے حد مطمئن اور پُرامید نظر آرہا تھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے؟" کیلاش نے مجھ سے دریافت کیا۔ "کیا ساگو اور سمورا کے درمیان ہونے والا مقابلہ زیادہ دیر تک جاری رہ سکے گا؟"

"مجھے خود بھی حیرت ہے کہ اس مقابلے کی کیا ضرورت تھی؟ سمورا اگر چاہتا تو سردار کی حیثیت سے مکالا کے بجائے ساگو کو اپنا نائب مقرر کر سکتا تھا۔"

"نہیں۔" ساوری نے وضاحت کی۔ "نائب کے چناؤ یا تبدیلی کے لیے مقابلے کی شرط لازمی ہے۔"

"اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو ساگو پل جھپکتے میں سمورا کو زیر کرلے گا اور ایسی صورت میں کہ جب اسے مکالا اور سوکارو کی حمایت بھی حاصل ہے۔ سمورا کی شکست یقینی نظر آتی ہے۔" کیلاش نے سنجیدگی سے کہا۔

"سمورا کی صحت پر اس مقابلے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" ساوری نے جواب دیا۔ "وہ اگر چاہے تو مقابلے کے درمیان میں بھی اپنی شکست کا اعلان کر کے ساگو کو اپنا نائب بنا سکتا ہے۔ اس اعلان کے بعد ظاہر ہے کہ ساگو اس کے ساتھ باقاعدہ جنگ نہیں کرسکے گا۔"

"کیا مطلب؟" میں نے کچھ سوچ کر کہا۔ "کیا مکالا کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی ہوگی کہ نائب کی حیثیت اختیار کر لینے کے بعد ساگو خود مکالا کے لیے بھی خطرہ ثابت ہوسکتا ہے۔"

"تم ٹھیک نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہو۔" کیلاش نے میری بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے تیزی سے کہا پھر ساوری کو مخاطب کر کے بولا۔ "کیا ایسا ممکن نہیں ہوسکتا کہ مقابلے کے درمیان دونوں فریق کام آجائیں؟"

"میں تمہاری بات نہیں سمجھ سکی۔" ساوری نے معصومیت سے کہا۔

"سمجھنے کی کوشش کرو۔ اگر کوئی ایسی صورت سامنے آگئی کہ سمورا مقابلے کے درمیان ساگو کو مارنے میں کامیاب ہوگیا لیکن بعد میں زخموں سے چور ہو کر یا مخالف گروہ کی ماورائی قوتوں کا شکار ہو کر خود بھی کام آگیا تو کیا ہوگا؟ کیا ایسی حالت میں مکالا کے لیے میدان صاف نہیں ہوجائے گا؟"

"تم ٹھیک ہی کہہ رہے ہو۔" ساوری سہمے ہوئے انداز میں بولی۔ "مکالا عیاری اور مکاری کا دوسرا نام ہے۔ اس نے اپنے ذہن میں یقیناً کوئی ایسی ہی ناپاک سازش مرتب کی ہوگی جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔"

"تم دونوں دیوتا تو کس مرض کی دوا ہو۔" جیکب نے جلے کٹے لہجے میں ہمارا مذاق اڑانے کی کوشش کی۔ "کیا اس موقع پر تمہاری آسمانی قوتیں سمورا کے کسی کام نہ آسکیں گی؟"

"وقت کا انتظار کرو فادر جیکب! آج تمہیں میری پُراسرار قوتوں کا اندازہ بھی ہوجائے گا۔" میں نے جیکب کو مرعوب کرنے کی خاطر بڑے اعتماد سے کہا لیکن میرا پُرانا دوست میرے جواب پر مسکرا کر میدان کی جانب دیکھنے لگا۔

سمورا میدان میں اترا تو ساگو کے تیور اور زیادہ خطرناک ہو گئے، دونوں حریف ایک دوسرے پر حملہ شروع کرنے کی خاطر پینترے بدلنے لگے۔ ساگو بلاشبہ سمورا پر حاوی نظر آرہا تھا اس لیے سمورا نے حملہ کرنے میں پہل نہیں کی۔ نہایت دانشمندی سے ساگو کی طرف سے حملے کا انتظار کرتا رہا۔ دونوں ٹولیوں کے افراد خاموش بیٹھے مقابلے کی صورتِ حال کو بغور دیکھ رہے تھے۔

ساگو کچھ دیر تک بازو پھیلائے قہر و غضب کے عالم میں سمورا کو دیکھتا رہا پھر اچانک اس نے کسی آدم خور چیتے کی طرح جست

لگائی لیکن سمورا غافل نہیں تھا۔ وہ تیزی سے کترا کر ایک جانب ہٹا تو ساگو اپنی جھونک میں وار خالی جانے کی وجہ سے زمین پر گرا۔ سمورا کے حمایتیوں نے ایک نعرہ بلند کیا تو ساگو کے تیور اور خطرناک ہو گئے۔ جس انداز میں زمین پر گرنے کے بعد اس نے بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر خود کو دوبارہ سنبھالا وہ حیرت انگیز تھا۔

سمورا نہایت اطمینان سے ساگو پر نظریں جمائے دائیں بائیں کھسکتا رہا۔ ساگو کی خوں خوار نظریں اس کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے حریف کو آہستہ آہستہ گھیرنا شروع کیا پھر اچانک ہوا میں اچھل کر اس نے دونوں پیر دشمن کے سینے پر مارنے کی کوشش کی لیکن سمورا کو غالباً اسی لمحے کا انتظار تھا۔ اس نے اپنے جسم کو تیزی سے پیچھے کی جانب کر لیا پھر اتنی پھرتی سے دوبارہ اٹھا کہ ساگو اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ سمورا نے اپنے سر کے جھٹکے سے ساگو کو فضا میں اچھال دیا تھا۔ ساگو نے اگر ہوا میں ہی قلابازی کھا کر خود کو نہ سنبھالا ہوتا تو یقینی طور پر سر کے بل زمین پر گرا ہوتا۔ سمورا کے حامیوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔

مقابلے میں اچانک تیزی پیدا ہو گئی۔ ساگو دوبارہ اپنے حملے میں ناکام ہو جانے کے سبب زیادہ شدومد سے حملہ کرنے لگا۔ سمورا نہایت مہارت سے اس کے داؤ پیچ سے خود کو بچاتا رہا۔ ابھی تک اس نے خود سے کوئی حملہ نہیں کیا تھا۔ محض اپنے بچاؤ پر اکتفا کر رہا تھا۔ شاید وہ اس حکمت عملی پر عمل پیرا تھا کہ اپنے حریف کو تھکا دے پھر ایک ہی حملے میں اسے شکست تسلیم کرنے پر مجبور کر دے۔ وقت کے ساتھ ساتھ دونوں حریفوں کے حمایتیوں کا جوش خروش بھی بڑھتا گیا۔ وہ بلند آواز میں نعرے لگا لگا کر ان کے حوصلے بڑھانے کی کوششوں میں مصروف تھے۔

مجھے سمورا کی پھرتی پر حیرت تھی۔ ساگو کے مقابلے میں وہ بظاہر بے حد کمزور نظر آ رہا تھا لیکن جس مہارت اور پھرتی سے وہ مقابلہ کر رہا تھا وہ بے مثال تھی۔ ساگو نے غضب ناک ہو کر اپنے حلق سے درندوں جیسی عجیب و غریب آوازیں بلند کرنا شروع کر دی تھیں۔ مجھے اس بات پر بھی تعجب تھا کہ ابھی تک کسی فریق کے حامیوں کی طرف سے کوئی پراسرار یا جادوئی عمل نہیں شروع ہوا تھا۔ میں ابھی اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک سمورا کے سر پر بجلی کا کڑکا ہوا۔ فضا میں بے شمار دہکتے انگارے تیرنے لگے۔ سمورا نے ایک لمحے کے لیے اوپر کی جانب دیکھا اور اسی لمحے ساگو کا داؤ چل گیا۔ اس نے جھپٹ کر سمورا کو نہایت پھرتی سے اپنے آہنی بازوؤں کے حلقے میں دبوچ کر بلند کرنا... شروع کر دیا۔

سمورا کے زمین پر گرتے ہی ساگو نے حلق سے خوف ناک آوازیں نکالتے ہوئے جست لگائی۔ سمورا نے خود کو بچانے کی خاطر تیزی سے حرکت کی لیکن ساگو نے پھرتی سے لات چلائی اور سمورا ایک بار پھر تیورا کر دوسری جانب لڑھک گیا پھر قبل اس کے وہ اپنا توازن سنبھال کر دوبارہ مقابلے کی خاطر اپنے پیروں پر کھڑا ہوتا ساگو نے زمین پر پاؤں پڑتے ہی دوسری جست بھری اور سمورا کو اپنے نیچے دبوچ لیا۔ سمورا کے حلق سے بلند ہونے والی کرب ناک چیخ دور دور تک سنائی دی۔ ساگو نے اس پر گرتے وقت کہنی سے پیٹ پر اتنی شدید ضرب لگائی کہ سمورا بلبلا اٹھا۔

سوکارو اور مکالا دونوں جوش میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ بجلی کا وہ کڑکا یقیناً سوکارو کی ایک ساحرانہ چال تھی جس نے مقابلے کی بساط ساگو کے حق میں لوٹ دی اور اب وہ پوری قوت سے سمورا کو زمین پر رگید رہا تھا۔ اگر سمورا اپنی شکست کا اعتراف کر لیتا تو قانون کی رو سے ساگو مقابلہ جاری نہیں رکھ سکتا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ اب اگر سمورا نے شکست تسلیم کرنے میں دیر کی تو ساگو اس کی زندگی کا چراغ ہمیشہ کے لیے گل کر دے گا۔" کیلاش نے تشویش ناک لہجے میں کہا۔

"ہواؤں کے دیوتا!" ساوری نے میری سمت رحم طلب نظروں سے دیکھ کر گڑگڑاتے ہوئے کہا۔ "سمورا کو بچا لو ورنہ مکالا کی زندگی میرے حق میں موت سے بھی زیادہ اذیت ناک ثابت ہوگی۔"

اسی لمحے میرے کانوں میں بجیسن کی مانوس آواز گونجی۔ "میرے محترم! آپ بے پناہ پراسرار قوتوں کے مالک ہیں۔ آپ کی نگاہوں کا ایک اشارہ بازی پلٹ سکتا ہے لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ فی الحال ایک خاموش تماشائی بنے رہیں۔"

"جمال! میرے محسن۔" ساوری نے اس بار مجھے بازوؤں سے پکڑ کر التجا کی۔ "کیا تم سمورا کے سلسلے میں میری کوئی مدد نہیں کرو گے؟"

"صبر سے کام لو ساوری!" میں نے بے پروائی سے جواب دیا۔ "جو کچھ ہوگا تمہارے حق میں بہتر ہی ہوگا۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں مکالا تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کر سکے گا۔"

اوروفینا کا جزیرہ لوگوں کے شور و غل سے گونج رہا تھا۔ مکالا اور سوکارو کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی دوسری جانب ساگو اپنے حریف کو شکست تسلیم کرانے کی خاطر پوری درندگی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ سمورا کا چہرہ خون سے لہولہان ہو رہا تھا اور ساگو مشینی انداز میں اس کی ناک اور

منہ پر تھوکے برسا رہا تھا لیکن پھر اچانک جو کچھ ہوا اس نے تمام ہجوم کو انگشت بدنداں کر دیا۔ سمورا نے پیچھے سے کوئی ایسی ہی حرکت کی تھی کہ ساگو ہوا میں بلند ہو کر اڑتا ہوا دور جا پڑا۔ مکالا اور سوکارو کے چہرے کے رنگ فق ہو گئے۔ لوگ حیرت سے آنکھیں پھاڑے سمورا کو دیکھ رہے تھے جو آہستہ آہستہ اپنے قدموں پر اٹھ رہا تھا۔ وہ ساگو کو پیش آنے والے حادثے کو سمورا کی جانب سے کوئی جوابی کارروائی یا شعبدہ سمجھ رہے تھے لیکن میری نگاہوں نے جینی کو دیکھ لیا تھا۔ جو سمورا کے قریب کھڑی حقارت بھری نگاہوں سے ساگو کو دیکھ رہی تھی۔ مجھے یہ سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں پیش آئی کہ..... جیکسن نے مجھے خاموش تماشائی بنے رہنے کا مشورہ کیوں دیا تھا لیکن دوسری بات میری سمجھ سے بالاتر تھی۔

جینی کی طرح جیکسن نے بھی مجھے یہی یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ میں بے پناہ پُراسرار قوتوں کا مالک ہوں اور میری نگاہوں کی ایک جنبش ہر ناممکن کو ممکن بنا سکتی ہے مگر اس طاقت کا راز کیا تھا؟ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آسکی تھی۔

میری توجہ بدستور میدان کی جانب تھی۔ ساگو نے زمین پر گرنے کے بعد اٹھنے کی کوشش کی لیکن اپنی ٹانگ تھام کر بلبلانے لگا۔ شاید اس کے ایک گھٹنے کا جوڑ اتر گیا تھا۔ ہجوم پر گہرا سکوت طاری تھا۔ سمورا کے حامی بھی گم صم ہو کر رہ گئے تھے۔

"ساگو!" سمورا نے اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کے بعد اسے بلند آواز میں للکارا۔ "کیا تو اپنی شکست تسلیم کرتا ہے یا ابھی تیرے اندر مقابلہ کرنے کا حوصلہ باقی ہے۔"

"میں آدم خوروں کی بستی کا بے تاج بادشاہ ہوں سمورا!" ساگو کراہتے ہوئے چلایا۔ "ہار تسلیم کرنا میری فطرت کے خلاف ہے جب تک میرے جسم کا ایک حصہ بھی زندہ ہے میں تیرے ساتھ جنگ جاری رکھوں گا۔"

"تو پھر اٹھ۔ مقابلے کے لیے تیار ہو جا۔" سمورا نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ پُراسرار جینی بھی اس کے ہمراہ تھی لیکن پھر سمورا کے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے۔ اس کے اور ساگو کے درمیان خوفناک شعلے بھڑکنے لگے تھے۔

میں نے سوکارو کی جانب دیکھا اور وفینا کا وہ خبیث جادوگر اپنی جگہ کھڑا اپنی ساحرانہ اور گندی قوتوں کے ذریعے ساگو کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ میں نے دل ہی دل میں جینی کو صورتِ حال سے آگاہ کر دیا۔

"تم فکر مت کرو جمال!" جینی کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔ "آج میرے انتقام کا دن ہے۔ آج میری روح ہمیشہ کے لیے آزاد ہو جائے گی۔"

"جینی! یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔"

"کیا تمہیں یاد نہیں کہ شیرک (چمگادڑ) کی روح نے میرے بارے میں کیا کہا تھا۔" جینی مسکراتے ہوئے تلخ آواز میں بولی۔ "اس نے کہا تھا کہ جب تک میرا انتقام پورا نہیں ہوگا میری روح آسمان کی بلندیوں کی جانب پرواز نہیں کر سکے گی۔ آج وہ دن آگیا ہے۔"

"لیکن خبیث سوکارو....."

"تم ابھی اپنی نظروں سے اس بدبخت کا انجام بھی دیکھ لو گے۔ آج میں نے کارڈوبا کی نگاہوں کے سامنے سے اس سحر کا جال توڑ دیا ہے جس نے اسے اندھا کر رکھا تھا۔" جینی نے سفاک لہجے میں کہا۔ "کارڈوبا زہریلے ناگ کے روپ میں بدکردار جادوگر کے قریب پہنچ رہا ہے۔ آج سوکارو کی خبیث روح بھی میرے ساتھ ہی آسمانوں کی سمت پرواز کرے گی۔"

سمورا اور ساگو کے درمیان بھڑکتے شعلوں کی دیوار بدستور حائل تھی۔ میں جینی سے اپنی بے پناہ قوتوں کے راز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا تھا لیکن سوکارو کی بلند ہونے والی چیخ نے میرے ساتھ سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔ وہ دیوانوں کی مانند ہذیانی انداز میں چیختا ہوا میدان کی سمت دوڑ رہا تھا۔ مکالا نے اسے آواز دے کر روکنے کی کوشش کی لیکن اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ مجمعے کے درمیان سے گزرتا ہوا پاگلوں کی طرح میدان میں پہنچ گیا پھر اس نے خود کو شعلوں کے حوالے کر دیا۔ اس کے حلق سے بلند ہونے والی کربناک اور فلک شگاف چیخوں نے سب ہی کو حیرت میں مبتلا کر دیا تھا۔ لوگ اس بات پر حیران تھے کہ سوکارو نے جو آگ سمورا کے لیے بھڑکائی تھی اس میں خود ہی کیوں چھلانگ لگا دی لیکن میں اس کا سبب جانتا تھا۔ کارڈوبا نے سانپ بن کر اسے ڈس لیا تھا اور زہر نے جسم میں داخل ہو کر سوکارو کے سوچنے سمجھنے کی قوت کو منجمد کر دیا پھر وہی ہوا جو جینی کی پُراسرار روح کی خواہش تھی۔

بھڑکتے ہوئے شعلے چند لمحے بعد غائب ہوئے تو میدان میں سوکارو کی اکڑی ہوئی لاش موجود تھی۔ اس کا انجام اس قدر ہولناک اور بھیانک تھا کہ ساگو کی کمر بھی ٹوٹ گئی۔ وفینا کے بوڑھے مگر شاطر جادوگر کو کوئلے کے روپ میں بے گور و کفن دیکھ کر اس نے فوری طور پر اپنی ہار مان لینے ہی میں عافیت سمجھی تھی۔

سمورا کے حامیوں نے ساگو کی شکست کا اعلان سنتے ہی

دوڑ کر اسے کاندھوں پر اٹھا لیا۔ ان کے نعروں سے کان پڑی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی۔ میں نے پلٹ کر مکالا کی سمت دیکھا لیکن وہ مجھے کہیں نظر نہ آیا۔ میرے دل میں ایک خیال بڑی سرعت سے ابھرا۔ کہیں کارڈویلا نے سوکارو کے بعد مکالا کو بھی ڈس کر ٹھکانے تو نہیں لگا دیا۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے جمیبی کو عالم تصور میں آواز دی لیکن سوکارو کی موت کے بعد ہی وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔ اس کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو میری الجھن بڑھنے لگی۔ میرے ذہن میں مختلف خیالات ابھر کر آپس میں گڈمڈ ہونے لگے۔

"ہواؤں کے دیوتا! مقدس سمورا جیت گیا۔" ساوری کی مسرت بھری چیخ میرے کانوں میں گونجی۔ "بدبخت سوکارو کی موت نے ساگو کا تختہ الٹ دیا۔ تم عظیم ہو۔ تم نے جو کہا تھا وہ درست ثابت ہوا۔ اب ایک عرصے تک مکالا کو سمورا کے سامنے سر اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا۔"

"مقدس سمورا کی فتح کی خوشی منا رہی ہو۔" میں نے ساوری کو گھورتے ہوئے تلخ آواز میں کہا۔ "کیا تم بھول گئیں کہ وہ اپنے اقتدار کو برقرار رکھنے کی خاطر تمہیں مکالا کے حوالے کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔"

"اور وہ مقدس مجسمے کی گمشدگی نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا تھا ورنہ...."

"سمورا کو بھول جاؤ۔" میں نے اسے سمجھانا چاہا۔ "اس کے اقتدار کی مدت بھی کسی لمحے ختم ہو سکتی ہے۔"

"میں سمجھی نہیں۔ کیا تم سمورا سے ابھی تک خفا ہو۔"

"مجھے ایک بات بتاؤ۔ تمہیں سمورا اور لوگا میں سے کون زیادہ عزیز ہے۔"

"لوگا۔ لیکن تم نے اس وقت لوگا کا ذکر کیوں کیا؟" ساوری نے مجھے وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔

"اس لیے کہ میرا علم کہتا ہے کہ لوگا سمورا کی قید سے آزاد ہو چکا ہے۔" میں نے سرگوشی میں جواب دیا تو ساوری کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا۔ وہ مجھے ایسی نظروں سے گھورنے لگی جیسے اسے میری بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"جمال!" اس نے تھوڑے توقف کے بعد کہا۔ "کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تمہاری اصلیت کیا ہے۔ پہلی بار سمورا کے آپریشن کے بعد جب میں نے تم لوگوں کی گفتگو سنی تھی اس وقت مجھے یقین تھا کہ تم اپنی صلاحیتوں کی بنا پر قبیلے والوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تمہارے دونوں ساتھیوں کے بارے میں میری رائے اب بھی وہی ہے لیکن تم نے جس آسانی سے مکالا کے آٹھ آدمیوں کی سرکوبی کی تھی اس نے مجھے تمہارے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ سردار سمورا نے تمہارے بارے میں جو رائے قائم کی ہے وہ غلط نہیں ہے۔"

"سمورا نے کیا نتیجہ اخذ کیا ہے؟"

"اس کا خیال ہے کہ کچھ پراسرار قوتیں تمہارے اوپر مہربان ہو گئی ہیں۔"

"تمہاری کیا رائے ہے؟"

"میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ تم میرے محسن ہو۔" ساوری نے ہاتھ ملتے ہوئے جواب دیا۔ "اگر تم نے دیوتا کا گمشدہ مجسمہ سمورا کو واپس نہ کیا ہوتا تو حالات اس وقت کچھ اور ہی ہوتے۔ کیا تم یہ بتانا پسند کرو گے کہ وہ مجسمہ تمہارے پاس کہاں سے آ گیا تھا؟"

"پھر کسی وقت تفصیل سے بتاؤں گا۔ اس وقت میں صرف لوگا کے بارے میں غور کر رہا ہوں۔"

"جمال! تم میرے ساتھ مذاق تو نہیں کر رہے؟" ساوری نے سنجیدگی سے پوچھا۔

میں نے ساوری کے سوال کو جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا۔ میں بڑی سنجیدگی سے مکالا اور لوگا کے بارے میں غور کرنے لگا۔ سوکارو کی موت کے بعد مکالا کا غائب ہو جانا اور لوگا کا منظر عام پر نہ آنا مجھے الجھن میں مبتلا کر رہا تھا۔ لوگا نے مجھ سے کہا تھا کہ مقدس اورنگا نے اس کی کھوئی ہوئی قوتوں کو بحال کر دیا ہے اور وہ مناسب وقت پر سامنے آ کر اپنے دشمنوں سے انتقام لے گا۔

میری نگاہوں کے سامنے اور دفینہ پر لینے والے وحشی سمورا کی فتح پر دیوانہ وار رقص کر رہے تھے۔ وہ وحشی جو مکالا کے حامی تھے وہ بھی موقع کی نزاکت کو محسوس کر کے سمورا کے حامیوں میں شریک ہو گئے۔ ڈھول پیٹنے والوں کے ہاتھوں کی حرکت بر تو شدت اختیار کرتی جا رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی بے ہنگم اچھل کود میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ عورت و مرد سب ہی جنونی انداز میں ناچ رہے تھے اور اپنی زبان میں نغمے الاپ رہے تھے۔

"جمال! تم نے لوگا کے بارے میں کچھ کہا تھا۔" ساوری نے ایک بار پھر میری سوچ میں مخل ہونے کی کوشش کی۔

مجھے اس وقت ساوری کی دخل اندازی گراں گزری میں جھلا کر اسے کوئی سخت جواب دینا چاہتا تھا کہ اچانک ڈھول کی آواز بند ہو گئی۔ لوگوں کا وحشیانہ رقص ختم گیا۔ ہجوم کے درمیان کچھ افراتفری کے آثار نظر آ رہے تھے پھر اچانک لوگوں نے خوشی سے بے اختیار چلانا شروع کر دیا۔

"ہمارا مقدس سردار زندہ ہے۔ وہ ہمارے درمیان واپس آ گیا۔ سردار لوگا زندہ باد۔"

میں نے تیزی سے اٹھ کر ہجوم پر نظر ڈالی۔ بوگا سینہ تانے شاہانہ انداز میں قدم اٹھاتا آگے آرہا تھا۔ جن لوگوں نے سمورا کو کاندھوں پر اٹھا رکھا تھا وہ بھی دم بخود ہو گئے۔ سمورا کے چہرے پر اچانک موت کی سیاہی پھیل کر گہری ہونے لگی۔ وہ تیزی سے نیچے اتر کر ایک طرف جانے کی کوشش کرنے لگا لیکن مصنوعی چہرے والوں نے گھسیٹ کر اسے اپنے نرغے میں لے لیا۔

"ہواؤں کے دیوتا! تم نے ٹھیک کہا تھا۔ بوگا، ہمارا مقدس سردار واپس آگیا۔ اب سمورا کا اقتدار برقرار نہیں رہ سکے گا۔ تم واقعی عظیم ہو۔" ساوری نے بوگا کو دیکھ کر خوشی سے بے قابو ہوتے ہوئے کہا پھر دیوانوں کی طرح ہجوم کو چیرتی پھاڑتی بوگا کی سمت دوڑنے لگی۔

*

دوسرے دن بوگا کو دوبارہ قبیلے کی سرداری سونپنے کی رسم ادا کی گئی۔ اس روز ہم بوگا کے خاص مہمان کی حیثیت سے اس جشن میں شریک ہوئے جو عبادت گاہ میں منعقد کیا گیا۔

میرا خیال تھا بوگا کو واپس پا لینے کے بعد قبیلے کے لوگ مکالا اور سمورا کی ناپاک سازش سے آگاہ ہو جائیں گے اور ان کی درندگی سمورا کی زندگی کا چراغ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گل کر دے گی۔ مکالا کے جسم کو نیزوں سے چھلنی کر دیا جائے گا اور ان تمام افراد کو چن چن کر موت کے گھاٹ اتارا جائے گا جنہوں نے غداری کا ثبوت دیا تھا مگر ایسا نہیں ہوا۔ بوگا نے اپنے خلاف کی جانے والی سازش کے سلسلے میں زبان بند رکھی تھی۔ جشن کی رسومات ختم ہونے کے بعد وہ دیوتا کے مجسمے کے قدموں کے قریب بنے ہوئے چبوترے پر بیٹھ گیا۔ یہ گویا اس بات کی تصدیق تھی کہ اور دفینا کے جزیرے پر بسنے والوں نے اسے اپنا سردار تسلیم کر لیا ہے۔

میں بوگا کے سیدھے ہاتھ پر موجود تھا۔ کیلاش اور جیکب میرے ساتھ تھے۔ ساوری بوگا کے الٹے ہاتھ پر کھڑی بے حد مسرور نظر آرہی تھی اور سمورا جزیرے کے سربرآوردہ لوگوں کے ہجوم میں سب سے آگے مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑا تھا۔ مصنوعی چہرے والے افراد بوگا کے پیچھے دیوتا کی مورتی کے ساتھ نصف دائرے کی صورت میں موجود تھے۔

رسومات کی ادائیگی کے بعد بوگا نے ایک نظر سمورا پر ڈالی پھر ہجوم پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہوئے بولا۔

"اور دفینا پر بسنے والو، میرے عزیز دوستو! آج ایک مدت کے بعد تمہارا سردار پھر تمہارے درمیان موجود ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میرے رفیقوں نے میری غیر موجودگی کو بڑی شدت سے محسوس کیا ہوگا۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ میرے اچانک منظر عام سے ہٹ جانے کے بعد میرے متعلق طرح طرح کی کہانیاں گھڑی اور سنائی گئی ہوں گی لیکن یہ جو کچھ بھی ہوا اس میں مقدس اور یگا کی رضا اور میرے ارادے کو خاص دخل حاصل تھا۔

دیوتاؤں کا حکم یہی تھا کہ میں کچھ عرصے کے لیے قبیلے سے دور رہوں تاکہ ان مکروہ اور ناپاک چہروں کو بغور دیکھ سکوں جو ہماری تہذیب، ہمارے دیوتا اور قبیلے کی فلاح و بہبود کے دشمن ہیں۔۔۔"

"سن رہے ہو تم!" جیکب نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے حقارت سے کہا۔ "ان وحشیوں کی زبان سے بھی تہذیب، تمدن اور فلاح و بہبود جیسے مقدس اور پاکیزہ لفظ ادا ہو رہے ہیں۔ کیا تم اسے المیہ نہیں کہو گے؟"

"جیکب! بھگوان کے لیے اپنی زبان بند رکھو۔" کیلاش نے جلدی سے کہا۔

"کیوں جمال! کیا تم بھی مجھے زبان بند رکھنے کا مشورہ دو گے؟" جیکب نے مدھم آواز میں کہا۔ "کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دو گے کہ میں بھی تہذیب کی اس دوڑ میں شریک ہونے کے لیے اپنا لباس تار تار کر دوں اور۔۔۔"

"پلیز جیکب!" میں نے سرسراتے لہجے میں درخواست کی۔ "اس وقت اپنی زبان بند ہی رکھو۔"

"میں ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں ایسی تہذیب پر جو ننگ دھڑنگ اور درندگی کے اصولوں پر قائم کی گئی ہو۔"

میں نے جیکب کو گھور کر دیکھا تو اس نے نفرت سے اپنی توجہ دوسری طرف کر لی۔ میں دوبارہ بوگا کی جانب دیکھنے لگا جو ہماری باتوں سے بے نیاز بدستور اپنے ساتھیوں سے مخاطب تھا۔

"میرے دیرینہ ساتھیو! قبیلے سے دور رہ کر میں نے جو تجربات حاصل کیے ہیں وہ میری زندگی کا نچوڑ ہیں۔ میں نے ان چہروں کو بھی دیکھ لیا ہے جو دوستی اور محبت کے نام پر دغا اور فریب کا کاروبار کرتے ہیں۔ میں ان لوگوں کو بھی بے نقاب کر سکتا ہوں جو وقت اور حالات کے ساتھ کینچلیں بدلنے کے عادی ہوتے ہیں لیکن نہیں۔ میں مقدس اور یگا کے نام پر سوائے ایک فرد واحد کے تمام لوگوں کو عام معافی دے رہا ہوں۔"

بوگا ایک لمحے کو خاموش ہو گیا۔ ہجوم نے اس کے آخری جملے پر چہ میگوئیاں شروع کر دیں۔ سمورا کا چہرہ ہلدی کی مانند زرد ہو رہا تھا۔ وہ بدستور نظریں جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ زیادہ دیر تک اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکے گا۔ کسی لمحے بھی خوف سے چکرا کر گر پڑے گا۔

"ہواؤں کے دیوتا! کیا تم اپنی آسمانی قوتوں سے دریافت

کر کے مجھے بتا سکتے ہو کہ وہ خوش نصیب فردِ واحد کون ہو گا جس کے حق میں تہذیب اور تمدن کے فرماں روا کی جانب سے سزائے موت کا حکم جاری ہونے والا ہے۔" جیکب نے ایک بار پھر اس ماحول سے اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے مجھے مخاطب کیا۔

"وہ خوش نصیب تم بھی ہو سکتے ہو۔" میں سرد لہجے میں بولا۔

"کیا تم اس قسم کی فضول باتیں کسی اور وقت نہیں کر سکتے؟"

"میں سمجھ رہا ہوں، تم شاید سردار بوگا سے اپنے لیے کسی خلعتِ فاخرہ کی امید لگائے بیٹھے ہو۔" جیکب نے جلے کٹے لہجے میں جواب دیا۔

"میرے عزیز دوست، میرے رفیق سمورا! تم کن خیالوں میں گم ہو؟" بوگا نے اچانک سمورا کو مخاطب کیا تو وہ اپنی جگہ یوں لرز اٹھا جیسے اسے پھانسی کا حکم سنا دیا گیا ہو۔ چند ثانیے وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے بوگا کو دیکھتا رہا پھر بمشکل بولا۔

"م..م.. میں سردار بوگا کے جشن میں اپنی شرکت پر فخر کر رہا ہوں لیکن..." وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ شاید بوگا کی تیز نظروں نے اسے گڑبڑا دیا تھا۔

"کہو سمورا! میرے جانباز اور جاں نثار دوست، تم چپ کیوں ہو گئے؟" بوگا نے سپاٹ آواز میں کہا۔

"میں بوگا کو اس جشنِ مسرت کے عظیم موقع پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔" سمورا نے سہمے سہمے انداز میں جواب دیا۔

"مجھے تم سے اسی بات کی توقع تھی۔" بوگا مسکرایا پھر بلند آواز میں بولا۔ "قبیلے کے باسیو! سرداری کے چبوترے پر دوبارہ بیٹھنے کے بعد تم نے میرے کاندھوں پر ایک بار پھر ذمے داریوں کا بوجھ ڈال دیا ہے۔ میں مقدس اور یگا کے نام پر تم کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتا ہوں اور سردار ہونے کے ناتے اپنا حق استعمال کرتے ہوئے سمورا کو اپنا نائب مقرر کرتا ہوں۔"

بوگا کے اعلان پر ہجوم کے درمیان پھر چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں اور سمورا اس اعلان کو سن کر یوں اپنی جگہ ساکت و جامد ہو گیا جیسے وہ گوشت پوست کا انسان نہ ہو بلکہ پتھر کا کوئی بے جان مجسمہ ہو جسے پختہ فرش پر ایستادہ کر دیا گیا ہو۔ شاید اسے اپنی قوتِ سماعت پر شبہ ہو رہا تھا جو وہ آنکھیں پھاڑے پلکیں جھپکائے بغیر ایک ٹک بوگا کو دیکھے جا رہا تھا۔ خود مجھے بھی بوگا کے اس اعلان پر شدید حیرت ہوئی۔

"کیوں فادر جیکب!" کیلاش نے مدھم آواز میں کہا۔ "کیا تم بوگا کے اس اعلان کو اس کی وسیع القلبی نہیں کہو گے۔ کیا یہ انسانیت کی دلیل نہیں کہ انسان کسی سے بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی اسے کشادہ دلی سے معاف کر دے؟"

"میں اسے بوگا کی حماقت سے تعبیر کروں گا۔" جیکب نے سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔ "مقدس کتابوں میں بھی یہی درج ہے کہ قبل اس کے کہ کوئی موذی تمہیں ایذا پہنچائے اسے قتل کر دو۔ قدموں تلے روند کر ختم کر دو۔"

"لیکن میرا خیال ہے کہ بوگا اپنے قبیلے کے معاملات کو ہم سے زیادہ بہتر طور پر سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔"

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ انسانوں کے مقابلے میں درندوں میں چھٹی حس زیادہ ہوتی ہے۔" جیکب نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"کیوں سمورا!" بوگا کی پُرجوش آواز دوبارہ عبادت گاہ میں گونجی۔ "کیا تم بوگا کا نائب بننا پسند کرو گے؟"

"سمورا اس اعلان کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتا ہے اور اپنی غلطیوں..."

"بھول جاؤ میرے عزیز!" بوگا نے تیزی سے اس کا جملہ کاٹتے ہوئے کہا۔ "مقدس اوریگا قسمتوں کو بنانے اور بگاڑنے کا اختیار رکھتا ہے جو کچھ ہوا اس میں بھی دیوتاؤں کی مرضی شامل تھی اور اب جو کچھ ہو گا وہ بھی مقدس دیوتاؤں کی مرضی سے ہو گا۔"

"میں مقدس اوریگا کے نام پر سردار کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتا ہوں۔" سمورا نے رک رک کر جواب دیا۔ شرمندگی کا احساس ابھی تک اس کے چہرے پر جھلک رہا تھا۔ اس کی کیفیت اس مجرم سے مختلف نہیں تھی جسے پھانسی کے پھندے تک لے جا کر اچانک اور خلافِ توقع معاف کر دیا گیا ہو۔

"میں اس تہذیب پر تھوکنا بھی گوارا نہیں کرتا جہاں دیوتاؤں کے نام پر سرِعام جھوٹ بولا جائے۔" جیکب نے تلملا کر کہا۔

"سادری کی جانب بھی ایک نظر ڈالو فادر!" کیلاش بولا۔ "آج اس کا خوبصورت اور حسین چہرہ کسی جنگلی پھول کی طرح کھلا کھلا اور شاداب نظر آ رہا ہے لیکن افسوس کہ یہ پھول بھی تمہاری جیسی بنجر زمین پر اگنے کی حماقت میں مصروف ہے۔"

"اور ایسا ہی ایک جنگلی پھول ٹوکیلا کے روپ میں اسپیکے ساحل پر سیاحوں کو ناریل کا پانی پلانے میں مصروف ہو گا۔" جیکب جھلا کر بولا۔

جیکب اور کیلاش کے درمیان نوک جھونک جاری تھی کہ بوگا یک لخت چبوترے پر کھڑا ہو کر ہجوم کے درمیان کچھ دیکھنے لگا پھر اس نے سمورا کو مخاطب کر کے دریافت کیا۔ "سمورا! میرے وفادار نائب کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تم لوگوں کے درمیان میرا دیرینہ رفیق کارڈوبا کہاں موجود ہے؟"

"کارڈوبا۔" سمورا ایک لمحے کو جھجکا پھر دبی آواز میں بولا۔ "کارڈوبا اب ہمارے درمیان نہیں رہا۔ اسے۔ اسے...."

"بوگا جانتا ہے کہ اسے کن حالات کا شکار ہونا پڑا۔"

یکلخت بوگا کے چہرے کے تیور خطرناک نظر آنے لگے۔ اس کی کشادہ پیشانی پہ ان گنت آڑی ترچھی سلوٹیں اُبھر آئیں۔ کچھ دیر تک وہ خاموشی سے اپنا نچلا ہونٹ چباتا رہا پھر بے حد خوں خوار لہجے میں بولا۔ "وہ جو ہر دل عزیز طبیعت کے مالک ہوں، حلیم اور ملنسار ہوں اور ہر شخص کی دکھی بیماری میں کام آتے ہوں وہ کبھی نہیں مرتے۔ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ کارڈوبا مر چکا ہے لیکن اس کی روح آج بھی قبیلے میں ہمارے درمیان بھٹک رہی ہے اور میں، اور وفینا کا سردار بوگا، مقدس اور ریگا کی بخشی ہوئی قوتوں کے نام پہ کارڈوبا کی روح کو آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنی اصل صورت میں میرے روبرو پیش ہو۔"

بوگا کی بھن گرج اور کارڈوبا کے ذکر پہ ہجوم پہ سکتہ طاری ہو گیا پھر میں نے دیکھا کہ مجمع کائی کی مانند درمیان سے پھٹتا چلا گیا اور اس کے بعد جو کچھ پیش آیا اس نے سب ہی کو ششدر کر دیا۔ ہر شخص کی نظر پُراسرار اور ہیبت ناک شخصیت پہ جمی ہوئی تھیں جو کارڈوبا کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔

ہجوم نے جو راستہ بنایا تھا کارڈوبا اس سے گزرتا ہوا بوگا کے چبوترے کی سمت قدم بڑھا رہا تھا۔ میں حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے گھور رہا تھا۔ اس کا قد بلاشبہ سات فٹ سے نکلتا نظر آ رہا تھا۔ جسامت کے اعتبار سے وہ ہڈیوں کا پنجر لگ رہا تھا۔ گوشت اس کی ہڈیوں کا ساتھ چھوڑ چکا تھا اور وہ ممی کی مانند جھول رہا تھا۔ اس کی رنگت گھپ اندھیروں سے بھی زیادہ تاریک اور سیاہ نظر آ رہی تھی۔ جس انداز میں وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا اس سے بظاہر یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی مشینی انسان ہو۔ اس کی آنکھوں کی ویرانیوں میں دنیا جہان کے اسرار دکھائی دے رہے تھے۔

مجمع دم بخود کارڈوبا کو دیکھتا رہا جو بوگا کے سامنے جا کر رک گیا۔ اس کی ویران آنکھیں بوگا کے چہرے پر مرکوز تھیں لیکن ان آنکھوں میں زندگی کی کوئی علامت کوئی رمق موجود نہیں تھی۔ کچھ دیر تک وہاں موت کا سناٹا طاری رہا۔ بوگا کی شعلہ بار نگاہیں بھی کارڈوبا کے چہرے پہ جمی رہیں پھر اس نے تحکمانہ انداز اختیار کیا۔

"کارڈوبا! میں اور ریگا کے مقدس نام پہ تجھے کچھ دیر کے لیے طاقتِ گفتار بخش رہا ہوں۔ مجھے بتا، وہ کون تھا جس نے تیری وفاداری پہ شبہ کیا؟ کون تھا وہ بدکردار جس نے تجھے زندگی جیسی عظیم نعمت سے محروم کر دیا؟ میں تیری زبان سے اس کا نام سننا چاہتا ہوں۔"

"سر۔ دا۔ رر۔ رر!" کارڈوبا کے حلق سے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز ابھری لیکن اس کے ہونٹ بدستور ساکت نظر آ رہے تھے۔ ہجوم خوف و دہشت کی کیفیتوں سے دوچار تھا۔

"ہاں کارڈوبا! میں سن رہا ہوں مجھے بتا کہ وہ کیا حالات تھے جنہوں نے تجھے موت سے ہمکنار کر دیا؟" بوگا نے پُراسرار لہجے میں کارڈوبا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"سر۔ دار! تیرے خادم سے تیری امانت کی حفاظت کا گناہ سرزد ہوا تھا۔" کارڈوبا کے بند لبوں کے اندر سے اس کی آواز ابھری یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ آواز بہت دور سے آ رہی ہو۔

"مکوشلا!" بوگا نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے سرد لہجے میں اپنی محبوبہ کا نام لیا۔

"ہاں سردار! میں نے تیری امانت کو اپنے ہاتھوں سے دلوبلا کے قدموں میں لے جا کر زندہ جلا دیا تھا۔"

"میں جانتا ہوں بدنصیب کارڈوبا کہ تو نے ایسا کیوں کیا تھا۔" بوگا گرج اٹھا۔ "لیکن مجھے بتا کہ تیری موت میں کون سے گندے اور ناپاک ہاتھ شامل تھے۔"

"وہ۔ وہ۔ مکالا تھا۔"

"مکالا۔" بوگا کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔

"ہاں۔ اسی نے مجھے اپنے آدمیوں کے ساتھ گھنے جنگلات میں تلاش کر کے سوتے میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔" کارڈوبا نے اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "سوکاڈو نے اپنے کالے علم کے ذریعے مکالا کو میرا پتا بتا دیا تھا۔ مم۔ میں نے سوکاڈو کو ڈس کر اپنا انتقام پورا کر لیا لیکن مکالا۔ وہ تیرے آ جانے کی وجہ سے فرار ہو گیا۔"

"نہیں۔ وہ بوگا کی نگاہوں سے بچ کر نہیں جا سکتا۔ اس کا انجام بھی تیری بدنصیب روح کے ہاتھوں عبرت ناک ہونا چاہیے۔"

"میرے لیے کیا حکم ہے؟"

"مکالا کو گھیر کر میرے روبرو پیش کر۔ میں اور وفینا کے باسیوں کو دکھانا چاہتا ہوں کہ غداری کی سزا کتنی عبرت ناک ہوتی ہے۔" بوگا نے کسی درندے کی طرح گرجتے ہوئے کہا۔

کارڈوبا نے آہستہ سے گردن ہلائی پھر یکلخت وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ قربان گاہ میں ہر طرف ہولناک سناٹا طاری تھا۔ ہجوم دم سادھے کھڑا آنے والے لمحوں کے بارے میں غور کر رہا تھا اور بوگا اس طرح اپنی جگہ کھڑا بار بار سختی سے مٹھیاں بھینچ رہا تھا جیسے انتظار کے لمحے اس کے لیے

ناقابلِ برداشت ہوں پھر اس نے آسمان کی سمت چہرہ بلند کرکے آنکھیں موند لیں اس کے ہونٹ ہلنے لگے۔ میں نے پلٹ کر جنگل کی سمت دیکھا، اس وقت اس کی بستی بھی گم نظر آ رہی تھی۔

ماحول پر خاصی دیر تک موت کا بھیانک اور ہولناک سکوت طاری رہا پھر مکالا دیوانوں کی مانند چیختا ہوا معبد گاہ میں داخل ہوا، وہ بار بار اس طرح اپنے اردگرد گھوم رہا تھا جیسے کوئی نادیدہ قوت اسے اذیت پہنچا رہی ہو۔ بوگا نے آنکھیں کھول دیں اور قہر آلود نظروں سے مکالا کو گھورنے لگا جو اس کے سامنے سہما کھڑا پھٹی پھٹی نظروں سے ماحول کا جائزہ لے رہا تھا۔

"کارڈوبا! کیا تو یہاں موجود ہے؟" بوگا کی سرد آواز ابھری۔

"ہاں سردار! تیرا یہ خادم تیرا حکم بجا لایا ہے" کارڈوبا کی آواز سنائی دی پھر وہ اصلی روپ میں نظر آنے لگا۔ مکالا کے چہرے پر موت کے خوفناک سائے منڈلانے لگے۔

"تیرا شکار تیری نگاہوں کے سامنے موجود ہے۔ دیر مت کر۔" بوگا خونخوار آواز میں چلایا "یہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے اس بدکردار کو ٹھکانے لگا دے۔ یہ تیرے سردار بوگا کا حکم ہے۔"

کارڈوبا نے مشینی انداز میں پلٹ کر مکالا کو دیکھا، مکالا نے موت سے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن اپنی جگہ سے ایک انچ جنبش نہ کر سکا، یوں لہرا کر زمین پر گرا جیسے کسی پراسرار طاقت نے اس کے پیر جکڑ دیے ہوں۔ بوگا کی شعلہ بار نگاہیں مکالا پر مرکوز تھیں پھر جو کچھ ہوا اس نے ہمارے جسم کے رونگٹے کھڑے کر دیے۔

مکالا کے زمین پر گرتے ہی کارڈوبا بھی زمین پر لیٹ گیا پھر اس نے لوٹ لگائی اور اژدھے کی صورت اختیار کر لی۔ دوسرے ہی لمحے وہ پھاڑ سا منہ کھولے مکالا کی سمت رینگنے لگا، مکالا موت کے خوف سے حلق کے بل چیختا رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کی آواز اس کے حلق کے اندر گھٹتی چلی گئی۔

کارڈوبا نے اژدھے کے روپ میں مکالا کو اپنے منہ کے درمیان دبوچ کر زمین سے اوپر اٹھا لیا اور آہستہ آہستہ اپنا منہ بند کرنا شروع کیا تو مکالا کی ہڈیاں کڑکڑانے لگیں اس کے جسم سے خون کے فوارے ابلنے لگے۔ وہ موت اور زندگی کے درمیان پھنسا کسی زخمی پرندے کی مانند پھڑپھڑا رہا تھا اور کارڈوبا بے حد بھیانک انداز میں اس کے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ نچوڑ رہا تھا۔ وہ منظر اس قدر کربناک اور وحشت سے بھرپور تھا کہ میں نے گھبرا کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ آج بھی جب مجھے مکالا کی اذیت ناک موت کا خیال آتا ہے تو جھرجھری لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

*

جس روز بوگا کو دوبارہ اوفینا کا سردار بنایا گیا اسی رات وہ ساوری کے ساتھ ہماری رہائش گاہ پر پہنچا بہت باتیں کرتا رہا۔ گفتگو اور سوجھ بوجھ کے اعتبار سے وہ بے حد معقول فہم اور دوراندیش نظر آتا تھا میں اس کی قوت کا تماشہ رہائی کے وقت بھی دیکھ چکا تھا اور اس وقت بھی جب وہ معبد گاہ میں بھیڑیے پر کھڑا کسی شیر کی مانند دھاڑ رہا تھا لیکن عام زندگی میں وہ بہت ملنسار اور نرم مزاج واقع ہوا تھا۔ اس کی طبیعت کا کچھ اندازہ ہم نے اس وقت بھی لگا لیا جب اس نے سمورا سے انتقام لینے کے بجائے اسے نہایت فراخدلی سے معاف کر دیا تھا۔ شاید اس لیے کہ وہ جانتا تھا کہ اس کے ساتھ جو سازش ہوئی تھی اس میں سمورا کی اقتدار کی ہوس سے زیادہ مکالا کی کمینگی اور کینہ توز خصلت کو دخل تھا۔

رسمی گفتگو کے دوران اس نے کھلے الفاظ میں مجھے اپنا نجات دہندہ قرار دیا۔ اس بات پر میرا شکریہ ادا کیا کہ میں نے ساوری کے سلسلے میں سمورا کی اس خواہش کو رد کر دیا کہ اسے مکالا کے حوالے کر دیا جائے اور اس بات پر بھی کہ میں نے اپنی جان پر کھیل کر زاربا کی روح سے کیے ہوئے عہد کے پیشِ نظر اسے قیدِ تنہائی سے نجات دلائی۔

لوگا بڑے سلجھے ہوئے سیدھے سادے انداز میں باتیں کر رہا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا جب میں نے جیکب کے چہرے پر کسی الجھن یا ناگواری کے تاثرات نہیں دیکھے ورنہ مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ درمیان میں کوئی ایسی اوٹ پٹانگ بات نہ کر بیٹھے جو ہماری بنی بنائی ساکھ کو خراب کر دے۔ کیلاش بھی بے حد توجہ سے لوگا کی باتیں سن رہا تھا۔

"مقدس سردار!" لوگا ایک لمحے کو خاموش ہوا تو ساوری نے کہا۔ "فادر جیکب نے میری خاطر سمورا کو للکارا تھا حالانکہ ان کی حیثیت دیوتاؤں کے خادموں جیسی ہے۔"

لوگا کے چہرے پر ایک ثانیے کو گہری سنجیدگی نمودار ہوئی لیکن پھر اس نے مسکراتے ہوئے جیکب کو دیکھا، بڑے شستہ لہجے میں بولا۔

"فادر جیکب! ساوری مجھے اپنی بیٹی ہی کی طرح عزیز ہے اس لیے میں تمہارا بھی شکر گزار ہوں۔"

"میں نے جو کچھ کیا وہ میرا اخلاقی اور مذہبی فرض تھا۔ اس لیے شکریے کی کیا بات ہے۔" جیکب نے مہذب انداز میں جواب دیا۔

"اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو تمہارا تعلق عیسائی مذہب سے ہے۔"

"میں تمہارے خیال کی تردید نہیں کروں گا لیکن......"

"ساوری کا باپ بھی عیسائی تھا۔" لوگا نے جیکب کی حیرت پر مسکراتے ہوئے کہا۔ "اس نے مجھے اپنے مذہب کے بارے میں بہت ساری معلومات بھی فراہم کی تھیں۔"

"میرا خیال ہے کہ انسان کو ہمیشہ کسی ایسے معبود کے سامنے سر جھکانا چاہیے جو ہر اعتبار سے عبادت کرنے والے سے زیادہ قوت رکھتا ہو۔" جیکب نے پادری ہونے کے ناتے اچانک تبلیغی انداز اختیار کیا تو میں اپنی جگہ سٹپٹا کر رہ گیا۔ کیلاش کو بھی اس کی یہ حماقت گراں گزری لیکن لوگا کے چہرے پر ناگواری کے کوئی تاثرات نہیں ابھرے۔ وہ جیکب کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"میں تمہارے خیال سے متفق ہوں میرے عزیز دوست! لیکن تم یہ کس طرح ثابت کرو گے کہ کون عظیم تر ہے۔ میری معلومات تمہارے مقابلے میں محدود ضرور ہیں لیکن میرا اپنا ایک نظریہ ہے۔ میں کسی ایسے معاملے میں دخل نہیں دیتا جس کے بارے میں مجھے پوری معلومات حاصل نہ ہوں۔ تم چاہو تو ساوری سے تصدیق کر لو۔ میں نے اسے کبھی اپنے دیوتاؤں کے سامنے جھکنے پر مجبور نہیں کیا۔ ممکن ہے تمہیں میری بات ناگوار گزرے لیکن میرا یقین ہے کہ ہم جس مقدس اوریگا کے سامنے سر جھکاتے ہیں وہ بھی عظیم قوتوں کا مالک ہے۔ اسی کی پرستش نے مجھے سنوارا ہے۔ ایسی طاقت عطا کی ہے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کیا تم نے عبادت گاہ میں میرے جسم پہ کالا دوبا کو بولتے نہیں دیکھا؟"

"میں تمہارے خیالات کی قدر کرتا ہوں لیکن جب میں نے سمورا کی رہائش گاہ سے اوشا کے نایاب مجسمے کو چوری کیا تھا، اس وقت پتھر کی وہ بے جان مورتی مجھے بالکل بے بس نظر آ رہی تھی۔"

"جیکب!" میں نے اسے ٹوکنے کی کوشش کی۔ "کیا تم یہ بحث ختم نہیں کر سکتے۔"

"اسے بولنے دو میرے عزیز!" لوگا نے ہاتھ اٹھا کر مجھے سمجھاتے ہوئے کہا پھر پہلو بدل کر جیکب سے بولا۔ "میں تمہاری دلیل تسلیم کرتا ہوں کہ مقدس اوشا کا نایاب مجسمہ تمہارے عمل کے مقابلے میں اپنا بچاؤ نہیں کر سکا مگر ذرا سوچو، کیا مقدس اوشا کی خاموشی تمہارے کردار کی نفی نہیں کرتی۔ مجھے بتاؤ فادر جیکب! کیا کسی مذہب نے دوسرے مذہب کی برائی کی ترغیب دی ہے؟"

لوگا نے جس خوب صورتی سے جیکب کو قائل کرنے کی کوشش کی اس نے جیکب کو لاجواب ہو کر بغلیں جھانکنے پر مجبور کر دیا۔ پھر قبل اس کے کہ جیکب کٹ حجتی شروع کرتا میں نے جلدی سے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"لوگا! کیا سمورا نے تمہیں ہمارے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے؟"

"نہیں۔ میں نے سمورا کی ناقص معلومات کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس لیے کہ وہ تمہارے بارے میں ابھی تک اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکا کہ تم لوگوں کی اصلیت کیا ہے۔"

"کیا مطلب؟" میں نے لوگا کی معنی خیز مسکراہٹ پر چونکتے ہوئے کہا۔ "اصلیت سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"لوگا ایک گمنام جزیرے پر بسنے والے وحشیوں کا سردار ہے لیکن علم کی روشنی دنیا کے گوشے گوشے میں موجود ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ تعلیمی اعتبار سے میری حیثیت تمہارے مقابلے میں صفر سے زیادہ نہیں لیکن مقدس اوریگا کی پرستش نے کچھ ایسی لازوال قوتیں بخش دی ہیں جس کی بدولت میں جھوٹ اور سچ میں فرق محسوس کر سکتا ہوں۔" لوگا نے بے حد سنجیدگی سے کہا۔ "مجھے تمہارے بارے میں بھی تمام حالات کا بخوبی علم ہے۔ میرے بزرگوں نے اس جزیرے پر تمہاری آمد کی پیش گوئی بہت پہلے کر دی تھی اور اسی وقت سے میں تمہاری راہ دیکھ رہا ہوں۔"

"تم۔ ہمارے بارے میں کیا جانتے ہو؟" کیلاش نے وضاحت چاہی۔

"یہی کہ تم ایک ماہر اور تجربے کار سرجن ہو۔" لوگا نے مسکراتے ہوئے دوستانہ لہجے میں جواب دیا۔ "تم نے اگر اپنی سرجری کے ذریعے سمورا کو اس کی رسوائی سے نجات نہ دلائی ہوتی تو شاید میرے قبیلے کے لوگ تمہاری دیوتاؤں والی حیثیت کو کبھی تسلیم نہ کرتے۔

اس لیے کہ وہ صرف مقدس اور ریگا اور دیوتا اور وکے پجاری ہیں۔ تم نے اپنے آتشی اسلحے کے عملی مظاہرے سے بھی مقامی لوگوں کو مرعوب کر لیا ہے۔"

"کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ ہمارے یہاں آنے کا سبب کیا ہے؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے سوال کیا۔

"میرے عزیز! تمہارے اس سوال کا جواب تو زاریا کی بے چین روح بھی دے چکی ہے۔" یوگا ایک لمحے کو زاریا کے نام پہ ملول ہو گیا لیکن جلد ہی خود پر قابو پاتے ہوئے بولا۔ "میں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ قسمت تم لوگوں پر مہربان تھی جو طوفانی لہروں نے تمہارے جہاز کو اس جزیرے پر پہنچا دیا ورنہ کیا تم خود نہیں جانتے کہ ان بدنصیب لوگوں کا انجام کس قدر حسرت ناک اور اذیت ناک ہوا ہوگا جو تمہارے سفر میں شریک تھے۔"

"زاریا کی روح نے مجھ سے ایک عہد بھی کیا تھا۔" میں نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ "اس نے کہا تھا۔۔۔!"

"میں جانتا ہوں میرے عزیز۔ بدنصیب زاریا کی بے چین روح نے تم سے کیا وعدہ کیا ہے لیکن شاید وہ اپنا وعدہ پورا نہ کر سکے۔"

"کیا مطلب؟"

"کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو عظیم اور مقدس دیوتاؤں کے علاوہ کسی اور کو نہیں معلوم ہوتیں۔" لوگا نے شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "زاریا کو بھی صرف اسی حد تک معلوم تھا کہ تم نے کس مقصد کے تحت یہ سفر اختیار کیا ہے۔ میری طرح وہ بھی تمہارے سلسلے میں اور وفینا کی حدود کے اندر تک کے تمام واقعات کا علم رکھتی ہے لیکن اس جزیرے کے آگے کیا ہوگا۔ یہ بات میرے علم سے بھی باہر ہے۔"

"یوگا!" میں نے اس کے چہرے کو بغور گھورتے ہوئے کہا۔ "کیا میں یقین کر لوں کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہے۔"

میرا جواب سن کر یوگا کا چہرہ ایک لمحے کو غصے کی شدت سے تمتما اٹھا۔ اسے شاید میری بات ناگوار گزری تھی۔ ایک پل کے لیے اس نے مجھے بگڑتے ہوئے تیوروں سے دیکھا پھر خود کو سنبھالتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"میرے عزیز! کیا یہ غلط ہے کہ تم اپنی شریک حیات کو ایک بار کھو دینے کے بعد دوبارہ اسی کی آخری خواہش پر اسے تلاش کرنے کی خاطر بھٹکتے پھر رہے ہو؟"

"تم نے درست کہا ہے لیکن کیا تم یہ نہیں جانتے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گا یا نہیں؟"

"میرے قبیلے کی حدود تک میرے بزرگوں اور دیوتاؤں نے تمہاری کامیابی کی ضمانت دی ہے۔ اس کے بعد کیا ہوگا۔؟ مقدس اور ریگا کی قسم یہ بات یوگا بھی نہیں جانتا۔ اگر جانتا تو اپنے محسن کو اندھیرے میں کبھی نہ رکھتا۔"

"کیا اور ریگا جانتا ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے؟" کیلاش نے میرے اضطراب کو محسوس کرتے ہوئے دریافت کیا۔

"وہ دیوتاؤں کا دیوتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔" لوگا نے بڑی عقیدت اور اعتماد سے جواب دیا۔

"کیا تمہاری پرستش ہمارے کسی کام نہیں آسکتی۔" جیکب نے کہا۔

"میں تمہارا مقصد سمجھ رہا ہوں فادر جیکب! مگر مجھے افسوس ہے کہ میں اس سلسلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

"کیا تم اس جزیرے سے ہماری واپسی کا کوئی بندوبست بھی نہیں کر سکتے؟" جیکب نے دوسرا سوال کیا۔

"یہ حالات پر منحصر ہے۔" لوگا نے تیزی سے جواب دیا۔ "لیکن میں تمہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ تم جب تک ہمارے درمیان رہو گے تمہاری حیثیت میرے خاص مہمانوں جیسی ہوگی اور جو لوگا کا مہمان ہو اسے قبیلے کا کوئی فرد ٹیڑھی نظروں سے دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا لیکن میری ایک شرط بھی ہے۔ تم میرے قبیلے کے لوگوں کو مذہبی اعتبار سے اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش نہیں کرو گے۔"

"اور اگر میں تمہاری بات ماننے سے انکار کر دوں؟"

"اگر تم نے ایسا کیا تو پھر ہماری دوستی دشمنی میں تبدیل ہو جائے گی۔" بوگا ٹھوس آواز میں بولا۔ "بوگا نے مذہبی معاملات میں آج تک کسی کے ساتھ نرمی کا برتاؤ نہیں کیا۔"

"سمورا نے ہم سے ایک عہد اور بھی لیا ہے۔" کیلاش نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ "اس نے ہمیں جھیل والی بھوری پہاڑیوں کی طرف جانے سے سختی سے منع کیا تھا۔ تم اس سلسلے میں کیا کہو گے؟ کیا ہمیں صرف تمہارے قبیلے کی حدود تک محدود رہنا پڑے گا؟"

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ سمورا نے تم سے جو عہد لیا ہے وہ ٹھیک ہی ہے۔"

"کیا رکھا ہے ان بھوری پہاڑیوں میں؟"

"یہ راز ممکن ہے ہمارے آباؤ اجداد کے سینے میں دفن ہو لیکن جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے ہمارا کوئی آدمی بھوری پہاڑیوں کی طرف نہیں گیا۔"

"کوئی خاص وجہ؟"

"ہمارے بزرگوں نے یہی بتایا تھا کہ ان چٹانوں کے درمیان کہیں مقدس اوریگا کا مسکن ہے اور اوریگا اپنے درمیان کسی دوسرے وجود کو برداشت نہیں کرتا۔"

"بوگا!" میں نے اسے گھورتے ہوئے قدرے خشک لہجہ اختیار کیا۔ "تمہیں یقین ہے کہ آج تک ان پہاڑیوں کی جانب تمہارے قبیلے کا کوئی آدمی نہیں گیا؟"

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا۔" بوگا نے یک لخت چونکتے ہوئے کہا پھر تھوڑے توقف سے بولا۔ "وہ جینی کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتی۔ مجھے پہلے ہی شبہ تھا کہ کوئی پُراسرار قوت تمہاری پشت پر ضرور موجود ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید تم لوگ اب تک سوکارو کے کالے علم یا پھر مکالا کی مکاری کا شکار ہو چکے ہوتے۔ میرے محسن کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ جینی تم سے کس روپ اور کس حال میں ملی تھی؟"

"تم اوریگا کے پجاری ہو۔ اوریگا نے تمہیں لازوال قوتیں عنایت کی ہیں۔ کیا تم اپنی ان قوتوں کے ذریعے جینی کے بارے میں نہیں معلوم کر سکتے کہ وہ کن حالات کے پیشِ نظر ہمارا ساتھ دینے پر آمادہ ہوئی تھی؟"

"تم اب شاید بوگا کی طاقت کا امتحان لینا چاہتے ہو۔" اس نے تیزی سے جواب دیا۔ "میں نے جینی کے بارے میں غور کیا تھا مگر مجھے غالباً دیر ہو گئی۔ میرا خیال ہے اپنا انتقام پورا کرنے کے بعد اس کی بے چین روح آسمانوں کی سمت پرواز کر گئی اور مجھے یقین ہے کہ جینی کی پُراسرار قوتوں نے اس وقت تمہارا ساتھ دیا ہو گا جب موت تمہارے سروں پر منڈلا رہی ہو گی۔ تب ہی سے مجھے اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ تم ہی وہ اجنبی مہمان ہو جن کے جزیرے پر قدم رکھنے کے بعد ہمارے بزرگوں نے سمورا اور مکالا کا سورج غروب ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔"

"کیا جینی بھوری پہاڑیوں کی طرف نہیں گئی تھی؟" میں نے اپنا سوال واضح کر دیا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں تمہارے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔" بوگا نے نہایت صاف گوئی اور کھرے انداز میں کہا۔ "کچھ باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جن کا راز ہی رہنا بہتر ہوتا ہے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اگر جینی ہی کی پُراسرار قوت نے تمہارا ساتھ دیا ہے تو پھر اس نے تم کو ان پہاڑیوں کے بارے میں کچھ بتایا بھی ہو گا۔"

"لیکن تم نے کہا تھا کہ تمہارا کوئی آدمی....."

"بوگا نے ٹھیک ہی کہا تھا۔" اس نے کیلاش کا جملہ کاٹتے ہوئے جلدی سے کہا۔ "جینی کا تعلق ہمارے قبیلے سے نہیں تھا وہ بھی ساوری اور تم لوگوں کی طرح حالات کی ستم ظریفیوں کا شکار ہو کر ہمارے درمیان آگئی تھی۔"

"گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہارے قبیلے کے افراد کے علاوہ۔" میں نے چبھتے ہوئے انداز میں بوگا کو ٹٹولنا چاہا۔ مجھے اپنے ارادے میں ناکامی نہیں ہوئی وہ یک لخت ہاتھ اٹھا ہوا اٹھ گیا۔ مجھے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے سرسراتی آواز میں بولا۔

"سمورا نے تم سے جو عہد لیا ہے اس پر قائم رہنے میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔ فی الحال میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ البتہ ایک بار پھر تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب تک تم ہمارے درمیان قبیلے کی حدود کے اندر ہو گے ہمارے آدمی تمہاری خاطر مدارات میں کسی بخل سے کام نہیں لیں گے۔"

"بوگا!" کیلاش نے موضوع بدلنا چاہا۔ "کیا تمہیں یقین ہے کہ سمورا کو نائب کا درجہ دینے کے بعد تم نے اس کی وفاداری کو خرید لیا ہے؟"

"دلوں کے بھید سوائے مقدس دیوتاؤں کے اور کوئی نہیں جانتا۔" بوگا خود کو سنبھالتے ہوئے محتاط آواز میں بولا۔ "ہو سکتا ہے اقتدار کی ہوس اسے ایک بار پھر راستے سے بھٹکانے کی کوشش کرے لیکن اس بار اگر اس نے غداری کی کوشش کی تو اس کا انجام مکالا سے بھی زیادہ بھیانک اور عبرت ناک ہو گا۔"

"تمہاری لازوال قوتوں نے کیا بتایا ہے، کیا سمورا دوبارہ

اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔" میں نے دیدہ و دانستہ سنجیدگی کے اس پُراسرار خول کو توڑنا چاہا جسے بوگا نے اپنی شخصیت کے گرد نہایت مہارت سے چڑھا رکھا تھا۔ میرے لہجے کی چبھن اور الفاظ کی کاٹ محسوس کر کے بوگا ایک لمحے کو غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس کی آنکھوں کے زاویے بڑی تیزی سے بدلے اس کے اندر پوشیدہ وحشت اور درندگی بڑی سرعت سے ابھری لیکن اسی سرعت سے بوگا نے خود کو بھٹکنے سے بچا لیا۔ چند ثانیے کے لیے مجھے تیز نگاہوں سے گھورتا رہا پھر معنی خیز انداز میں بولا۔

"تم اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں زیادہ دلچسپ اور دوراندیش نظر آتے ہو۔ میں پہلی فرصت میں تم سے دوبارہ ملاقات کرنے کی کوشش کروں گا پھر تمہیں بتاؤں گا کہ پُراسرار اور لازوال قوتوں کا استعمال کس طرح کیا جاتا ہے۔"

"میں تم سے ایک آخری سوال اور کرنا چاہوں گا۔" میں نے بوگا کی گہرائیوں کو نگاہوں نگاہوں میں محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "کیا میں اپنی اس عزیز ہستی کو دوبارہ پا سکوں گا جس کی تلاش نے ہمیں اور وفینا کے ساحل تک پہنچا دیا ہے؟"

"اب بوگا کی باری ہے میرے عزیز!" اس بار اس نے میرا مضحکہ اڑانے کے موقع کو ضائع نہیں جانے دیا۔ "کیا تم نے ان پُراسرار اور بے پناہ قوتوں سے اپنے سوال کا جواب حاصل کرنے کی کوشش کبھی نہیں کی جنہوں نے تمہیں بدبخت سوکارو کے لیے بھی ناقابلِ تسخیر بنا دیا تھا؟"

میں کوئی جواب دینے کے بجائے بوگا کو گھورنے لگا جبکہ اور جیکسن کے بعد بوگا نے بھی مجھے اس بات کا یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ میں بے پناہ اور لازوال قوتوں کا مالک ہوں۔ مجھے خاموش دیکھ کر بوگا کے چہرے پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی وہ ہمارے درمیان زیادہ دیر نہیں رکا۔ باری باری اس نے بڑے مہذب انداز میں ہم سے مصافحہ کیا پھر سادری کے ساتھ رخصت ہو گیا۔

"جمال!" بوگا کے جانے کے بعد کیلاش نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "تم نے کیا نتیجہ اخذ کیا اس کے سلسلے میں؟"

"سمورا کے مقابلے میں بوگا بہت زیادہ زیرک نہایت گہرا اور دوراندیش نظر آتا ہے۔"

"ہمیں اس سے ہر لمحے محتاط اور ہوشیار رہنا ہو گا۔"

"میں تمہاری رائے سے متفق ہوں۔" میں نے تصور میں درخشاں کے معصوم اور شگفتہ وجود کو محسوس کیا ایک سرد آہ بھر کر جواب دیا۔ "میرا خیال تھا کہ سوکارو اور مکالا کے خطرے سے آزاد ہو جانے کے بعد ہم سکون کا سانس لے سکیں گے لیکن شاید ہمارے مقدر میں ٹھوکریں ہی لکھی ہیں۔"

"ایک آخری حربہ باقی رہ گیا ہے۔" کیلاش نے میرے قریب آتے ہوئے سرگوشی کی۔ "سمورا۔ ہم اسے شیشے میں اتارنے کی کوشش کیوں نہ کریں۔"

"کیا حاصل ہو گا؟" میں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ درخشاں کے خیال نے مجھے مضطرب کر دیا تھا۔

"ہمت سے کام لو جمال! یوں ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے کیا بنے گا۔"

"میری ہمت اب جواب دے گئی ہے کیلاش!" میں نے مضمحل آواز میں کہا۔ "کاش میں نے درخشاں کی آخری خواہش پر یہ سفر اختیار نہ کیا ہوتا۔ شاید ہم اپنے راستے سے بھٹک گئے تھے اور اب قسمت ہمیں اسی کیے کی سزا دے رہی ہے۔"

"جو وقت گزر گیا واپس نہیں آ سکتا۔ یہ سوچو کہ اب ہمیں کیا کرنا ہے۔" کیلاش نے میری ہمت بڑھانے کی کوشش کی۔ "زندگی میں ایسے بے شمار موڑ آتے ہیں جہاں انسان خود کو بالکل بے بس اور مجبور محسوس کرنے لگتا ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ راستے خود بہ خود صاف ہوتے چلے جاتے ہیں۔"

"ہمیں بھی اب خود کو وقت کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا چاہیے۔ شاید قدرت ہمارے اوپر مہربان ہو جائے۔"

"بوگا کی شخصیت مجھے بھی بے حد پہلودار اور پُراسرار نظر آتی ہے۔" جیکب نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ "ربِ عظیم کی قسم، وہ شخص جو الفاظ سے کھیلنے کی کوشش کرے اور چرب زبانی کو زندگی کا شعار بنا کر دوسروں کو قائل کرنے کی کوشش کرے، انتہائی بدطینت اور خطرناک ہوتا ہے۔"

"میں تمہیں خاص طور پر محتاط رہنے کا مشورہ دوں گا۔" کیلاش نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "سمورا کی بات اور تھی لیکن بوگا اپنے مذہبی عقائد کے معاملے میں زیادہ ٹھوس اور سخت گیر طبیعت کا مالک نظر آتا ہے۔ تم نے اس کی موجودگی میں اور کے نایاب مجسمے کی چوری کا اعتراف کر کے کسی عقلمندی کا ثبوت نہیں دیا۔ آئندہ حماقت کی باتوں سے گریز ہی کرنا۔"

"مذہب کے معاملے میں مجھے اپنی موت پر کوئی تردد نہیں ہو گا۔" جیکب نے صاف گوئی سے جواب دیا پھر چونک کر مجھے گھورتے ہوئے بولا۔ "بوگا تمہیں بار بار محسن کے نام سے مخاطب کر رہا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ تم نے اسے قیدِ تنہائی سے نجات دلائی ہے۔ کیا یہ درست ہے؟"

"نہیں۔" میں نے جیکب کو ٹالنے کی کوشش کی۔ "وہ اپنے بزرگوں کی پیش گوئی کی رعایت سے ایک امکانی پہلو کو اجاگر

کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔"

"اور یہ جینی اور اس کی پُراسرار قوتوں کا کیا قصہ ہے؟" جیکب نے مجھے سنجیدگی سے کریدنے کی کوشش کی۔

"میں بتاتا ہوں۔" کیلاش نے جلدی سے کہا۔ "جینی دراصل ایک عورت کی بھٹکتی ہوئی روح ہے جو جمال کی مدد کر رہی ہے۔"

"یہ بات میں لوگا کی زبانی بھی سن چکا ہوں لیکن جینی آخر ہماری مدد کیوں کر رہی ہے؟ اس کا مقصد کیا ہے؟"

"انتقام۔" کیلاش بولا۔ "تمہاری اطلاع کے لیے یہ بھی بتا دوں کہ جینی ایک بار تم سے بھی ٹکرا چکی ہے۔ تم نے اسے لفٹ نہیں دی اس لیے مرنے کے بعد اب وہ جمال سے فلرٹ کر کے تم سے اپنی ناکام محبت کا بدلا چکا رہی ہے۔"

"تم خواہ مخواہ بکواس کر رہے ہو یا پھر مجھے ٹالنے کی کوشش کر رہے ہو۔" جیکب نے ناگوار انداز میں جواب دیا۔ "میں نے جینی کا نام پہلی بار سنا ہے اس لیے....."

"یہی تو ستم ظریفی ہے میرے دوست!" کیلاش نے اس کا جملہ کاٹتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "میں تمہاری اس بات سے متفق ہوں کہ تم نے جینی کا نام پہلے کبھی نہیں سنا مگر کیا تم اس بات سے بھی انکار کر سکو گے کہ تم روپا نامی کسی عورت سے بھی ناواقف ہو؟"

"کیا مطلب؟"

"سمجھنے کی کوشش کرو تو مطلب صاف ظاہر ہے۔ دراصل روپا نے مرنے کے بعد اس خیال سے اپنا مذہب اور نام دونوں تبدیل کر لیا ہے کہ شاید تمہاری محبت کو کبھی جو تک نہ لگ سکے۔"

کیلاش نے یہ بات اس قدر سنجیدگی اور بے ساختگی سے کہی کہ میں اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکا اور جیکب۔ وہ کیلاش کو قہرآلود نظروں سے گھورتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

※

دوسری صبح میں جب قدمی کے ارادے سے نکلا تو کیلاش بھی میرے ساتھ تھا۔ ہمارے درمیان لوگا کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی اس کا خیال تھا کہ لوگا کے میدان میں آجانے کے بعد ہماری مشکلات بڑھ جائیں گی اس لیے کہ پہلی ہی ملاقات میں اس نے ہماری اصلیت کو ہمارے سامنے بے نقاب کر دیا تھا لیکن میں کیلاش کی رائے سے متفق نہیں تھا۔

میں نے لوگا کو زارا کے حوالے سے باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ اگر اس کی بے چین روح نے مجھ سے عہد نہ لیا ہوتا تو میں سمورا، مکالا اور اس کے درمیان آنے کی کوشش کبھی نہ کرتا اور لوگا کو غار کی قید سے نجات نہ ملتی۔ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ غار جہاں سمورا نے اپنے قبیلے والوں کی نگاہوں سے روپوش رکھا تھا اس کا مقبرہ ہی ثابت ہوتا۔ اس خیال کے پیشِ نظر مجھے یقین تھا کہ لوگا کی پالیسی ہمارے سلسلے میں نرم رہے گی البتہ اس بات کا اندازہ میں نے پہلی ہی نظر میں لگا لیا تھا کہ سمورا کے مقابلے میں لوگا بہت زیادہ طاقت ور نہایت چالاک اور دور اندیش واقع ہوا ہے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلی فرصت میں اور دفینا کی سرحدوں سے دور نکل جانا چاہیے۔"

"جان بوجھ کر نامساعد حالات کے درمیان گھرے رہنے پر کوئی احمق ہی آمادہ ہو سکتا ہے۔" میں نے کیلاش کو جواب دیا۔ "لیکن کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس قبیلے کی سرحدیں کہاں تک پھیلی ہوئی ہیں؟"

"کیوں نہ ہم آج ہی سے اس ضمن میں چھان بین شروع کر دیں۔" کیلاش بولا۔ "میرا مقصد ہے کہ اگر ہم روزانہ ایک سمت کا دور دراز کے علاقے تک کا جائزہ لیں تو کیا عجب ہے کہ یہاں سے فرار ہونے کی کوئی صورت نکل آئے۔"

"خیال برا نہیں ہے لیکن سوچ لو۔ سمورا کی طرح لوگا نے بھی اپنے کچھ مخصوص آدمیوں کو ہماری نقل و حرکت کی نگرانی پر ضرور مامور کیا ہوگا۔"

"لیکن اس نے یہ بھی کہا ہے کہ جزیرے پر ہماری حیثیت مہمانوں جیسی ہوگی۔"

"ٹھیک ہے۔ آج ہم جھیل والی سمت چلتے ہیں۔" میں نے کیلاش کی بات سے بادلِ ناخواستہ اتفاق کرتے ہوئے کہا پھر ہم نے اپنا رخ جھیل کی جانب کر لیا جو ہماری رہائش گاہ سے تقریباً چھ میل دور تھی۔

اس وقت جزیرے پر صبح کا منظر بے حد حسین اور سہانا تھا۔ مقامی لوگ چونکہ راتوں کو دیر تک جاگتے رہنے کے عادی تھے اس لیے ابھی تک خوابِ خرگوش میں مبتلا تھے لیکن قدرتی مناظر پوری طرح بیدار نظر آ رہے تھے۔ ساحلی علاقہ ہونے کے باوجود وہاں ضرورت سے کچھ زیادہ ہریالی تھی اور خوش گلو پرندے اپنی زبان میں قدرت کی صناعی کا نغمہ الاپ رہے تھے۔ ہم ان قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے بہت دور تک نکل گئے۔ جھیل سے ہمارا فاصلہ جب بمشکل ایک میل رہ گیا تو میں نے کیلاش کو روکتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ مناسب ہوگا کہ ہم جھیل کے کنارے جانے کے بجائے کسی بلند درخت پر چڑھ کر حالات کا جائزہ لینے کی کوشش کریں۔"

"کیوں، کیا ساحل پر ہمارے لیے کوئی خطرہ موجود ہوگا؟"

"سمجھنے کی کوشش کرو میرے دوست! سمورا نے ہمیں خاص طور پر بھوری پہاڑیوں کی طرف جانے سے منع کیا تھا اور

مجھے یقین ہے کہ ہم جس جھیل کی جانب قدم بڑھا رہے ہیں وہ ان پہاڑیوں سے نزدیک ترین ہے۔ ایسی صورت میں کچھ مقامی لوگ اس حصے کی نگرانی پر ضرور مامور ہوں گے۔"

"میں یہی دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی نہ کسی طرح ان پہاڑیوں کی طرف ضرور سفر کرنا چاہیے۔" کیلاش نے دوبارہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ "میرا دل گواہی دیتا ہے کہ ان پہاڑیوں پر پہنچ جانے کے بعد ہمیں مہذب دنیا کی طرف واپسی کا راستہ تلاش کرنے میں ضرور کامیابی ہو گی۔"

"کیا تم اپنا ریوالور ساتھ لائے ہو؟"

"کیوں، تمہیں اس وقت اچانک ریوالور کا خیال کیوں آ گیا؟"

"خطرے کی صورت میں حالات سے نمٹنے کے لیے ہمارے پاس ریوالور کی موجودگی ضروری ہے۔"

"یہ تمہارا وہم ہے جمال!" کیلاش نے سنجیدگی سے کہا۔ "تم غالباً ساحلی علاقوں پر بسنے والے جنگلی قبائل کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے۔ یہ اوپر سے جس قدر قوی، تومند اور جفاکش نظر آتے ہیں اندر سے اتنے ہی بزدل، کم ہمت اور آرام طلب ہوتے ہیں۔ میدان میں دشمن کے سامنے آ کر ان سے مقابلہ کرنے کے بجائے یہ لوگ پشت سے چھپ کر حملہ کرنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں اور ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ لوگ کبھی تنہا شکار کی تلاش میں نہیں گھومتے، جتھے کی صورت میں جنگلی جانوروں جیسے انداز میں گھنی جھاڑیوں کے درمیان سفر کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔"

"کیا تم نے پہلے بھی کسی ساحلی علاقے کا سفر کیا ہے؟"

"نہیں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ مجھے کالج کے زمانے میں بھی معلوماتی اور مہماتی قسم کی کتابیں پڑھنے کا بے حد شوق رہا ہے۔ میں نے ایسی بے شمار کتابوں کا مطالعہ کیا ہے جو افریقی پس منظر میں جنگلی اور وحشی قبائل سے متعلق لکھی گئی ہیں۔"

"مجھے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں جیکب کی حماقتوں سے زیادہ خطرہ لاحق ہے۔"

"کوئی خاص بات؟"

"کیوں، کیا تم نے جیکب کی اس حماقت کو محسوس نہیں کیا کہ پہلی ہی ملاقات میں وہ بوگا کے سامنے اپنے مذہبی خیالات کا پلندہ لے کر بیٹھ گیا اور کس قدر دلیری سے اقرار کر بیٹھا کہ اورو کا نایاب مجسمہ اسی نے سمورا کی رہائش گاہ سے چوری کیا تھا۔"

"تم اس کی عادت سے واقف ہو۔" کیلاش نے بے پروائی سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "مذہبی معاملات میں وہ جنون کی حد تک اندھی تقلید کا قائل ہے اور ایسے کسی معاملے میں بھی اس سے دانش مندی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔"

"سمورا کی بات اور بھی میرے دوست! لیکن تم نے بوگا کی گفتگو پر غور نہیں کیا۔ مذہب کے معاملات میں وہ جیکب سے زیادہ ٹھوس اور راسخ عقیدوں کا مالک نظر آتا ہے۔"

"میں تمہارا مقصد نہیں سمجھا۔"

"مطلب صاف ہے۔" میں نے وضاحت کی۔ "جیکب کے ذہن میں یہ کیڑا روزِ اول سے کلبلا رہا ہے کہ وہ مقامی لوگوں کو کسی بھی طرح اپنا ہم خیال بنائے اور انہیں عیسائی بنانے میں کامیاب ہو جائے۔ بحیثیت لطرفین پادری ہونے کے ناتے میں مانتا ہوں کہ اس کے اندر بے پناہ تبلیغی صلاحیتیں موجود ہیں جن کا مشاہدہ ہم پہلے بھی کر چکے ہیں لیکن موجودہ حالات ہماری مہذب دنیا کی ضد ہیں۔ یہاں انسانی زندگی کی کوئی اہمیت نہیں سمجھی جاتی۔ کیا تم جیکب کی اس حرکت کو دانش مندانہ کہہ سکتے ہو کہ اس نے ہمیں بتلائے بغیر اورو کے مخصوص مجسمے کو نہایت دلیری سے پار کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ اب بھی اسی فکر میں ہے کہ کسی طرح اورو کے باقی مجسموں کو نیست و نابود کر دے اور قبیلے کے لوگوں کو بتا سکے کہ وہ جس راستے پر چل رہے ہیں وہ غلط ہے۔ جیکب نے ایک دو بار نہایت سنجیدگی سے کہا بھی ہے کہ وہ تینوں مجسمے اس کے راستے کی تین بڑی اور اہم رکاوٹیں ہیں جنہیں ختم کرنے کے بعد وہ اپنے مشن میں بڑی آسانی سے کامیاب ہو جانے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر بوگا کو ذرا سا شبہ بھی ہو گیا کہ جیکب اس کے دیوتاؤں کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے تو شاید وہ ہمارے ساتھ کسی نرمی کا برتاؤ نہیں کرے گا۔"

"جمال!" کیلاش نے میری بات کو یکسر نظر انداز کر کے اچانک مجھے گھورتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔ "کیا یہ درست ہے کہ




امریکہ کے ایک گاؤں میں بینک انسپکٹر اچانک پہنچا تو بینک کا دفتر خالی تھا اور عقبی کمرے میں عملہ تاش کھیل رہا تھا۔ انسپکٹر نے ان غیر ذمہ دار لوگوں کو سبق دینے کے لیے ڈکیتی کا الارم بجا دیا لیکن اُسے دیکھ کر حیرت ہوئی کہ کھیل جاری رہا اور الارم کے جواب میں قریبی ہوٹل سے ایک لڑکا کافی کے کپ ٹرے میں رکھ کر لے آیا۔

تم نے بوگا کو قید سے رہائی دلائی ہے؟"

"ہاں۔" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے محتاط لہجے میں کہا۔ "زاریا کی روح نے ایک رات خواب میں مجھے ایک لالچ دیا تھا۔"

"کیا مطلب؟"

"اس نے کہا تھا کہ اگر میں کسی طرح بوگا کو رہائی دلا دوں تو وہ درخشاں تک میری رہنمائی کر سکتی ہے۔ درخشاں کو پا لینے کی خوشی نے مجھے دیوانہ کر دیا چنانچہ میں نے پہلی فرصت میں جینی کی پراسرار روح سے اپنی خواہش کا اظہار کیا اور جینی نے میری خواہش پوری کر دی۔"

"کیا تم اس مقام تک جا سکتے ہو جہاں بوگا کو قید رکھا گیا تھا؟"

"میرا خیال ہے اس وقت جینی کی پراسرار قوت ہی میری رہنمائی کر رہی تھی۔" میں نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔ "مجھے یاد ہے کہ وہ ایک پیچ در پیچ راستہ تھا جس سے گزر کر میں بوگا تک پہنچنے میں کامیاب ہوا، میں نے اسے آزاد کیا اور پھر دوسری صبح جب میری آنکھ کھلی تو میں اپنے بستر پر موجود تھا۔"

"تم اگر کوشش کرو تو کیا اس راستے کو دوبارہ تلاش کر سکتے ہو؟"

"میرا خیال ہے کہ ایسا ممکن نہ ہوگا۔" میں نے الجھے الجھے انداز میں جواب دیا پھر جلدی سے گفتگو کا رخ بدلتے ہوئے بولا۔ "کیلاش، میرے عزیز دوست کیا تم یقین کرو گے کہ وہ جینی ہی کی پراسرار قوت تھی جس نے سمورا کو ساگو کے مقابلے میں جب بے ہمکنار کیا تھا۔ جس وقت ساگو سمورا کے سینے پر چڑھا اسے شکست تسلیم کرنے پر مجبور کر رہا تھا اس وقت جینی نے اچانک نمودار ہو کر اپنی پلکوں کے ایک اشارے سے ساگو کو ہوا میں اچھال دیا۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو۔"

"کیا بوڑھے سوکارو کی موت میں بھی جینی کا ہاتھ شامل ہے؟"

"ہاں۔ جینی نے اس دھند کی دیوار کو درمیان سے ہٹا دیا تھا جو اس کے مکالا اور کارڈوبا کے درمیان جادو اور کالے علم کے زور سے قائم تھی۔"

میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "دھند دور ہوتے ہی کارڈوبا کی پراسرار روح نے ناگ کی صورت میں آ کر سوکارو کو ڈس لیا۔"

"آئی سی۔" کیلاش نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "وہ یقیناً اسنیک پوائزن ہی تھا جس نے سوکارو کا ذہن پلٹ دیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اتنی آسانی سے خود کو موت کی دہکتی آگ میں بطور ایندھن کبھی نہ جھونکتا۔ ون منٹ، کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ کارڈوبا نے مکالا کو کیوں بخش دیا جبکہ روایت کے مطابق مکالا اور اس کے آدمیوں ہی نے کارڈوبا کو جنگل میں تلاش کر کے موت کے گھاٹ اتارا تھا؟"

"مجھے اس نکتے پر خود بھی تعجب ہوا تھا مگر شاید دیوتاؤں کو یہی منظور ہو کہ مکالا کی عبرت ناک موت کا کام بوگا کے ہاتھوں انجام کو پہنچے۔"

"جینی نے تمہیں کیا بتایا؟"

"بوڑھے جادوگر کی موت کے بعد وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تھی اور اب شاید دوبارہ کبھی نظر نہ آئے۔"

"تم یہ بات اتنے یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہو؟" کیلاش نے چونکتے ہوئے سوال کیا۔

"کیا تم نے بوگا کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جینی کے سلسلے میں وہ بھی کچھ معلوم کرنے میں ناکام ہی رہا ہے۔ اس کا بھی یہی خیال ہے کہ جینی کی پراسرار روح اپنا انتقام پورا کرنے کے بعد آسمانوں کی سمت پرواز کر گئی ہو گی۔"

"گویا اب ہم ایک طاقت کی نادیدہ امداد سے محروم ہو چکے ہیں۔"

"شاید۔"

"بوگا نے غالباً اسی لیے تمہیں ہمارے مقابلے میں زیادہ دلچسپ اور دور اندیش قرار دیا ہے۔ مگر اس نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ بہت جلد تم سے ملاقات کر کے یہ بتائے گا کہ پراسرار قوتوں کا استعمال کس طرح کیا جاتا ہے۔ کیا تم اس جملے کی وضاحت کر سکو گے؟"

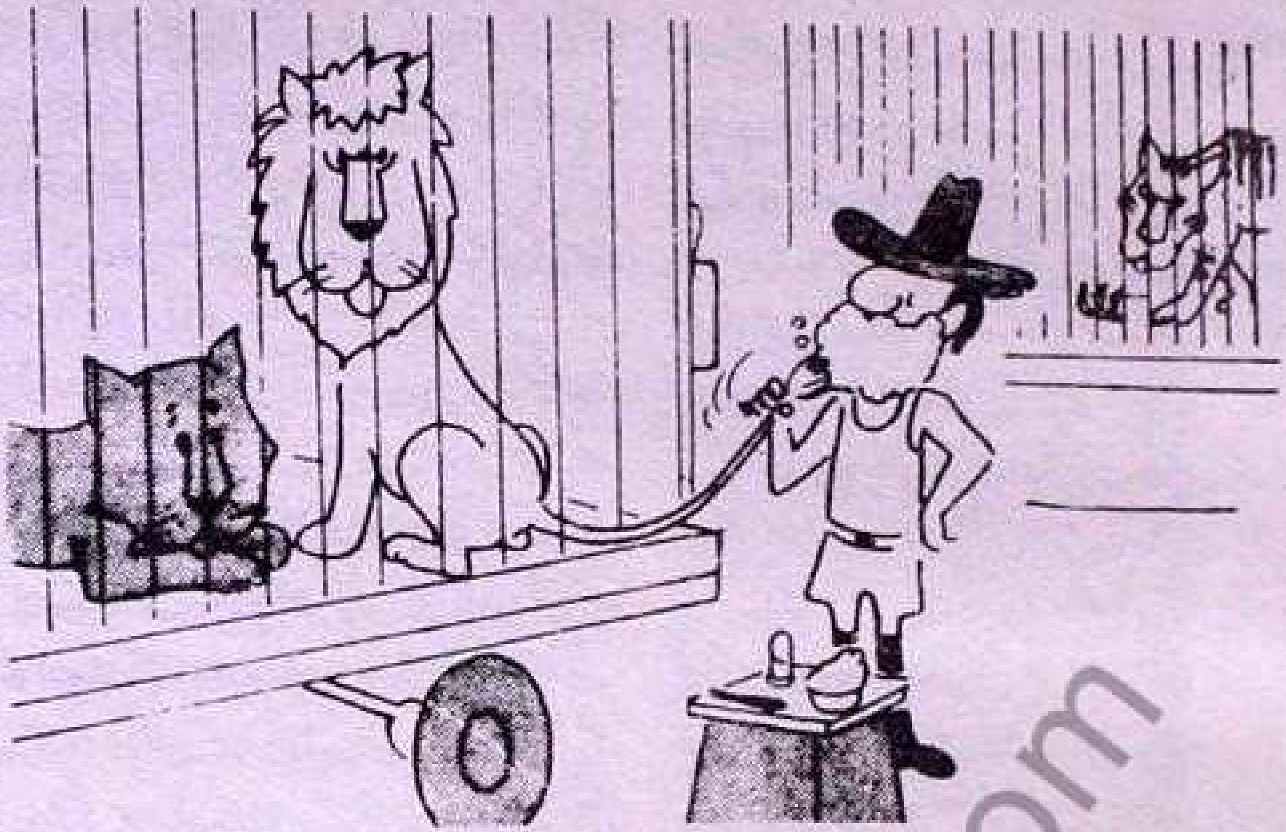
"اس کا جواب تو بوگا ہی دے سکتا ہے۔" میں نے جلدی سے کہا پھر کچھ سوچ کر بولا۔ "ہو سکتا ہے کہ بوگا اپنی لازوال قوتوں کا مظاہرہ کر کے ہمیں مرعوب کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جملہ اس نے محض ہمیں خوف زدہ کرنے کے لیے یوں ہی کہہ دیا ہو۔"

"بوگا نے ایک اور بات پر بھی خاصا زور دیا تھا۔" کیلاش نے سنجیدگی سے پرخیال انداز میں کہا۔

"وہ کیا؟" میں نے وضاحت طلب کی۔

"اس نے کہا تھا کہ اور وفینا قبیلے کی حدود تک دیوتاؤں نے ہماری کامیابی کی ضمانت دی ہے۔ اس کے آگے کیا ہو گا یہ بات خود بوگا کو بھی نہیں معلوم لیکن میرا خیال ہے کہ بوگا ان حالات سے بھی باخبر ہے جو ہمیں آئندہ پیش آنے والے ہیں اور کسی خاص مصلحت کی بنا پر اس نے وہ بات ہمیں بتانا مناسب نہیں سمجھی۔"

"ہم جس پراسرار سرزمین پر سانس لے رہے ہیں وہاں ہر پہلو ممکن ہو سکتا ہے۔" میں نے ایک سرد آہ بھر کر جواب دیا۔



★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

"ہو سکتا ہے کہ تم نے بوگا کے سلسلے میں جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ سو فی صد درست ہی ہو لیکن ذرا سوچو، کیا ہم بوگا کو زبان کھولنے پر مجبور کر سکتے ہیں؟"

کیلاش نے میرے سوال کے جواب میں کچھ کہنا چاہا مگر پھر اپنا ارادہ ملتوی کر کے ہونٹ چبانے لگا۔ ہم اب ٹہلتے ٹہلتے جھیل کے قریب آگئی ہوئی خودرو جھاڑیوں کے قریب پہنچ گئے۔ یہاں سے بھوری پہاڑیوں کا فاصلہ بمشکل تین میل نظر آرہا تھا۔ مجھے اس وقت اپنی دوربین ساتھ نہ لانے کا بڑی شدت سے احساس ہوا۔ دوربین ہوتی تو ہم اس بھوری پہاڑی کا جائزہ زیادہ بہتر طور پر لے سکتے تھے جو ایک محتاط اندازے کے مطابق سطح سمندر سے تقریباً دو ڈھائی سو فٹ بلند اور خاصی وسیع و عریض نظر آ رہی تھی۔ اس کے کناروں کو کاٹ کر اس طرح ہموار کیا گیا تھا کہ دور سے وہ چبوترے کی مانند نظر آتے تھے۔ بھوری پہاڑیوں پر ایک طرف سورج کے رُخ پر کسی قدیم عمارت کے کھنڈرات بھی نظر آ رہے تھے۔ یہ عمارت رنگین پتھروں اور بڑی بڑی چٹانوں سے تعمیر کی گئی تھی لیکن کسی زلزلے یا زبردست دھماکے کی وجہ سے منہدم ہو کر عجیب و غریب جناتی شکل اختیار کر چکی تھی۔

"جمال!" کیلاش نے جھاڑیوں کے قریب رکتے ہوئے کہا۔ "کیا تم اس عمارت کو دیکھ رہے ہو؟ اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو بھوری پہاڑیوں پر کوئی قدیم شہر آباد تھا جو کسی بڑے طوفان کی وجہ سے غرقِ آب ہو گیا لیکن اس کے نشانات کھنڈرات کی صورت میں ابھی تک موجود ہیں۔ ہو سکتا ہے اسی وجہ سے سمورا نے ہمیں اس طرف جانے سے منع کیا ہو۔"

"تمہارا خیال درست ہے۔" میں نے ایک انجانی مسرت سے ہاتھ اٹھا کر ایک سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "وہ دیکھو۔ اس طرف کسی بہت بڑے پھاٹک کے بوسیدہ ستون اور دیواریں بھی دکھائی دے رہی ہیں۔"

ہم دونوں ان جناتی کھنڈرات کے بارے میں تبادلہ خیالات کرتے رہے ہمیں اس بات پر بھی حیرت تھی کہ جھیل کے قریب تک جانے کا بظاہر کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ خودرو اور خاردار بلند جھاڑیوں نے آگے جانے کے راستے روک رکھے تھے لیکن ہم نے ہمت نہیں ہاری تقریباً ایک گھنٹے کی تگ و دو کے بعد ہم ایک ایسی پگڈنڈی تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے جو جھاڑیوں کے درمیان سے بل کھاتی نیچے جھیل تک چلی گئی تھی۔ یہاں جھاڑیوں کو کاٹ کر ایک مختصر راستہ بنایا گیا تھا جس سے ایک وقت میں محض ایک آدمی گزر سکتا تھا۔ ہم اس راستے سے گزر کر نیچے پہنچے تو ہماری خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ پگڈنڈی کے اختتام پر بانس اور سرکنڈوں کا چھپر بنا ہوا تھا جو تین طرف سے جنگلی بیلوں اور جھاڑیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ چھپر کے نیچے ایک چبوترا موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی موٹی موٹی رسیوں سے بندھی دو کشتیاں نظر آ رہی تھیں۔ مجھے فوری طور پر یاد آیا کہ مکالا کے مخصوص ساتھیوں کی گمشدگی کے موقع پر سمورا نے ایک بار ڈونگوں (کشتیوں) کا ذکر کیا تھا۔

اس وقت جھیل میں ڈگمگاتی ان کشتیوں کو دیکھ کر ہمیں جس مسرت کا احساس ہوا اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کشتیاں ہمارے لیے قارون کے خزانے سے کم نہ ہوں۔ میرا دل چاہا کہ اسی وقت ایک کشتی لے کر فوری طور پر بھوری پہاڑی کی جانب روانہ ہو جاؤں جانے کیوں میرے دل کی

دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔ مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے بھوری پہاڑی کے کھنڈرات سے درخشاں کی آواز مجھے اپنی جانب بلا رہی ہو۔ میرے جسم میں مسرت کی لہر دوڑ گئی لیکن پیشتر اس کے کہ میں کیلاش سے اپنی خواہش کا اظہار کرتا عقب سے ابھرنے والی قدموں کی آہٹ نے ہمیں اپنی جانب متوجہ کر لیا۔

ہم نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا۔ چار تنومند سیاہ فام وحشی ہماری جانب نیزے اٹھائے کھڑے انتہائی نفرت اور غصے سے ہمیں گھور رہے تھے۔ سمورا ان کے آگے کھڑا تھا۔ اس کے تیور اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں زیادہ خطرناک نظر آ رہے تھے۔ ایک لمحے کو مجھے یوں لگا جیسے موت ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہو اور سیاہ فام وحشیوں کے نیزے ان کے مشاق ہاتھوں سے نکل کر پل بھر میں ہم دونوں کی زندگی کا صفایا کر دیں گے لیکن پھر دیبک کی موجودگی کے خیال نے مجھے تقویت بخشی۔ میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے سمورا سے کہا۔

”مقدس بوگا نے ہمیں یقین دلایا تھا کہ قبیلے کی حدود کے اندر ہماری حیثیت معزز مہمانوں جیسی ہوگی لیکن تم..... کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ تمہارے ساتھیوں نے ہمارے اوپر نیزے کس لیے تان رکھے ہیں؟“

”بوگا کا کہا اٹل ہوتا ہے مگر کیا تم بھول گئے کہ ہمارے درمیان کوئی عہد بھی ہوا تھا؟“ سمورا کے لہجے میں حقارت اور نفرت کا ملا جلا احساس جھلک رہا تھا۔

”یاد ہے ہمیں۔“ میں نے بے پروائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ”تم نے ہمیں بھوری پہاڑیوں سے دور رہنے کی تاکید کی تھی۔“

”پھر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“

”سیر سپاٹا۔“ اس بار میرے بجائے کیلاش نے کہا۔ ”ویسے کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ یہ ڈونگے یہاں کس مقصد سے موجود ہیں؟“

”میرے ساتھ واپس چلو۔“ سمورا نے تحکمانہ انداز اختیار کیا پھر واپسی کے راستے پر پلٹ گیا۔

”ہمارے لیے کیا حکم ہے؟“ سیاہ فام وحشیوں میں سے ایک نے ہمیں بدستور قہر آلود نظروں سے گھورتے ہوئے سمورا سے سوال کیا۔

”تم اپنی اپنی جگہ محتاط رہو اور۔“ سمورا ایک لمحے کو خاموش ہوا پھر فیصلہ کن آواز میں بولا۔ ”ہمارے مخصوص آدمیوں کے علاوہ اگر کوئی دوسرا دوبارہ ادھر آنے کی کوشش کرے تو تم ہمیں اطلاع دینے کی زحمت نہیں کرو گے۔ سردار کا حکم ہے کہ تمہارے نیزے ڈونگوں کی طرف جانے والوں کا جسم چھید کر رکھ دیں۔“

میں نے اور کیلاش نے ایک دوسرے کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھا پھر ہم سمورا کے اشارے پر اس کے پیچھے پیچھے قدم اٹھاتے جھاڑیوں کی دوسری جانب آئے۔ مجھے اس بات کا اندازہ لگانے میں کوئی دشواری نہیں پیش آئی کہ جھیل کی نگرانی پر تعینات افراد بہت دیر سے ہماری نقل و حرکت کا جائزہ لے رہے تھے پھر ان ہی میں سے کسی نے بوگا تک خبر پہنچا دی اور سمورا کو صورت حال کا اندازہ لگانے کے لیے بھیجا گیا۔

خاصی دیر تک ہم خاموشی سے واپسی کے راستے پر چلتے رہے پھر سمورا ایک موڑ پر رک کر بڑے سرد لہجے میں بولا۔

”بوگا کا حکم ہے کہ تم دوبارہ جھیل کے قریب جانے کی حماقت نہیں کرو گے۔ دوسری صورت میں تمہارا انجام تمہاری توقعات سے کہیں زیادہ بھیانک اور اذیت ناک ہوگا۔“

”میں سردار کا حکم تمہاری زبانی سن چکا ہوں۔“ میں نے سمورا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے سپاٹ آواز میں کہا۔ ”لیکن تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ یہ ڈونگے تمہارے کس کام آتے ہیں؟ مجھے یاد ہے کہ بوگا نے کہا تھا کہ آج تک اس کے کسی آدمی نے بھوری پہاڑی پر قدم نہیں رکھا۔“

”سردار نے غلط نہیں کہا۔“ سمورا بولا۔ ”قبیلے کا کوئی آدمی ان پہاڑیوں کی سمت جانے کی ہمت نہیں کر سکتا۔“

”تم نے اپنے آدمیوں سے کہا تھا کہ مخصوص لوگوں کے علاوہ۔“

”میں نے ٹھیک کہا تھا۔“ سمورا نے اس بار قدرے نرم لہجے میں جواب دیا۔ ”صرف ہمارے مخصوص لوگ ہی ان ڈونگوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔ وہ دیوتاؤں کے لیے چڑھاوے کشتیوں کے ذریعے بھوری پہاڑی تک جاتے ہیں اور پھل اور کھانا وغیرہ کنارے والی چٹان پر رکھ کر واپس آ جاتے ہیں۔ اس چٹان سے آگے آج تک کسی نے قدم نہیں رکھا۔“

”تم غالباً مقدس اورنگا کی بات کر رہے ہو۔“ میں نے اپنے بڑھتے ہوئے تجسس کے پیش نظر دریافت کیا۔

”تمہارا خیال غلط ہے۔ مقدس اورنگا کو کسی خوراک کی ضرورت نہیں۔ وہ قسمتوں کا مالک ہے۔ وہی ہمیں سب کچھ دیتا ہے۔“

”پھر تم چڑھاوے کس کے لیے لے جاتے ہو؟“ کیلاش نے حیرت سے پوچھا۔

”اوروتاس کے لیے۔“ سمورا نے وضاحت کی۔ ”ہم چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں کی روحوں کو اسی نام سے یاد کرتے ہیں۔“

”حیرت ہے۔“ میں روانی میں کہہ گیا۔ ”مقدس اورنگا اگر تمہارے لیے سب کچھ فراہم کرتا ہے تو کیا چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں کے لیے پھل اور کھانے فراہم نہیں کر سکتا؟ کیا اسے اپنے دیوتاؤں سے زیادہ تم لوگوں کا خیال ہے اور اس نے چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں

کو بھلائے رحم و کرم....."

"براہ مہربانی اپنی زبان بند کرلو۔" سمورا کے تیور دوبارہ خطرناک ہو گئے۔ مجھے گھورتے ہوئے بولا۔ "اپنی رہائش گاہ کی جانب واپس لوٹ جاؤ اور بھول جاؤ کہ تم نے اپنی زبان سے اور رتاس کے بارے میں کوئی گستاخی کی تھی۔"

"تم ہماری بات...." کیلاش نے بات بنانا چاہی۔

"نہیں۔" سمورا یکلخت غضب ناک ہو گیا۔ "تم اب کوئی وضاحت نہیں کرو گے۔ زندگی چاہتے ہو تو خاموشی سے میری نگاہوں کے سامنے سے دور ہو جاؤ۔ باقی باتیں سردار خود سمجھ لے گا۔" سمورا کی خوفناک نگاہوں سے نفرت کے شعلے نکل رہے تھے۔ ہم نے اسے مزید چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا اور اپنی رہائش گاہ کی سمت تیز تیز قدم بڑھانے لگے۔ راستے میں ہم دونوں ہی خاموش رہے تھے۔ شاید ہم دونوں کے ذہنوں میں ایک ہی خیال گونج رہا تھا کہ اگر ہم کسی طرح بھوری پہاڑیوں تک پہنچ جائیں تو نہ صرف یہ کہ وحشیوں کے شر اور فساد سے محفوظ رہ سکتے ہیں بلکہ مہذب دنیا کی جانب واپسی کا کوئی راستہ بھی مل سکتا ہے۔ قدم ملاتے ہم نے چھ میل کا راستہ طے کیا۔ واپس گھر پہنچے تو جیکب کو بے چینی کے عالم میں باہر احاطے میں ٹہلتے دیکھا۔ میرا تامی بھی اس کے ساتھ موجود تھا۔ احاطے میں ایک درخت کے تنے کے قریب بچھے فرش کی مٹی پہ نہایت آرام سے لیٹا وہ جیکب کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے اس کی بے چینی کا سبب جاننے کی کوشش کر رہا ہو۔ ہم قریب پہنچے تو تامی حسبِ عادت میرے قریب آ کر مستی میں اچھلنے کودنے لگا۔ میں نے الجھے ہوئے حالات کے پیشِ نظر اسے گھور کر دیکھا تو وہ دم دبا کر واپس چلا گیا۔

"کیا بات ہے جیکب!" کیلاش نے اسے استفہامیہ نظروں سے گھورتے ہوئے سوال کیا۔ "یہ تمہاری شکل پر صبح صبح بارہ کیوں بج رہے ہیں؟"

"اس لیے کہ زوال کا وقت قریب آچکا ہے۔" جیکب نے تیزی سے جواب دیا۔ "ابھی کچھ دیر پیشتر لوگا یہاں آیا تھا۔"

"لوگا آیا تھا؟" ہم ایک ساتھ ہی چونکے۔

"کیوں، کیا لوگا کسی زلزلے یا طوفان کا نام ہے جسے سن کر تم دونوں کے چہروں پر وحشتیں طاری ہو گئیں؟"

"کس مقصد سے آیا تھا وہ؟" کیلاش نے دریافت کیا۔

"کل تمام لوگا کے حامی بڑی پوجا اور قربانی کا اہتمام کر رہے ہیں۔" جیکب نے سنجیدگی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "وہ تمہیں بھی اس پوجا میں شرکت کی دعوت دینے کی غرض سے آیا تھا۔"

"تم دونوں کے بارے میں بطورِ خاص دریافت کر رہا تھا۔"

"کیا کہہ رہا تھا؟" اس بار میں نے سوال کرنے میں جلدی کی۔

"میرا خیال ہے کہ وہ تم دونوں کی کسی حرکت پہ ناراض ہے۔" جیکب نے ہماری جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا تم اب مجھے بتانے کی زحمت گوارا کرو گے اس وقت تمہاری سواری کہاں سے آرہی ہے؟"

"آج ہم ذرا ٹہلتے ٹہلتے جھیل تک چلے گئے تھے۔" کیلاش نے بے پروائی سے کہا۔

"ربِ عظیم تمہارے اوپر اپنی رحمتوں کا سایہ برقرار رکھے اور آئندہ بھی ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔" جیکب نے پادریوں جیسے تبلیغی لہجے میں جواب دیا۔

"تم لوگا کے سلسلے میں کچھ بکواس کر رہے تھے۔" کیلاش تلملا گیا۔ "کیا کہا ہے اس نے ہمارے بارے میں؟"

"صرف اتنا کہ ہم صرف قبیلے کی حدود تک محفوظ ہیں۔ جس لمحے ہم نے یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کی یا خشکی کے بجائے سمندر یا جھیل میں قدم رکھا وہی لمحہ لوگا کو اس کا عہد توڑنے پر مجبور کر دے گا اور پھر ہماری مہمانوں جیسی حیثیت اس کی نگاہوں میں باقی نہیں رہے گی۔" جیکب نے نہایت سنجیدگی سے ہمیں بتایا پھر مجھے گھور کر بولا۔ "کیا میں سمجھوں کہ تم دونوں نے اور رفیقا کے اس منحوس جزیرے سے فرار کا کوئی راستہ تلاش کر لیا ہے یا کوئی منصوبہ بنا رہے ہو جو لوگا کے کانوں تک پہنچ گیا ہے؟"

"کیا تم ناشتے سے فارغ ہو چکے ہو؟" کیلاش نے اس کا سوال نظرانداز کرتے ہوئے دریافت کیا۔

"نہیں۔" جیکب کا لہجہ معنی خیز ہو گیا۔ "پہلے میں اس بات کا منتظر تھا کہ تم لوگ آ جاؤ تو ایک ساتھ ناشتہ کریں گے لیکن لوگا کے آنے کے بعد میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ آج میں نے روزہ رکھنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔"

"روزہ!" میں نے حیرت کا اظہار کیا۔ "یہ آج تمہیں اچانک روزہ رکھنے کی کیسی سوجھ گئی؟"

"میں نے ایک منت مانی تھی۔" جیکب نے بدستور معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ "آج اس منت کے پورا ہونے کا خیال آیا تو میں نے روزہ رکھنا ضروری سمجھا۔ یوں بھی روزہ رکھنے سے انسان نفس کشی کی عادت اختیار کر سکتا ہے۔"

"کیا مطلب؟" کیلاش نے برجستہ کہا۔ "کیا آج تمہارے ذہن میں بدنصیب لاویا کا دھیان آگیا جو نفس کشی کی پریکٹس کر رہے ہو؟"

"مجھے یقین تھا کہ تمہارا ذہن لاویا سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔"

"جیکب!" میں نے اسے گھورتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔ "کہیں تمہارے دماغ میں اوروں کے جسموں کو تباہ کرنے کا خناس

تو نہیں سوار ہو رہا ہے؟"

"تمہارے چہروں سے شدید تھکن نمایاں ہے میرے عزیز دوستو اس لیے پہلے چل کر کچھ کھا پی کر کچھ دیر آرام کر لو پھر اطمینان سے ذہنی گھوڑے دوڑاتے رہنا۔"

"اگر میرا اندازہ درست ہے تو میں ایک بار پھر تمہیں متنبہ کروں گا کہ دیوتاؤں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ارادہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے اپنے دماغ سے نکال دو۔" میں نے ٹھوس آواز میں کہا۔ "سمو کی بات دیگر تھی لیکن لوگا، وہ شاید تمہیں معاف نہیں کرے گا۔"

"ابھی جلدی کسی آخری نتیجے پر چھلانگ لگانے کی کوشش مت کرو جمال! چلو پہلے ناشتہ کر لو، تمہارے چہرے سے کیلاش کے مقابلے میں زیادہ تکان کا احساس جھلک رہا ہے۔"

"کیا تم نے ہمارے لیے ناشتے کی میز تیار کر رکھی ہے؟" کیلاش نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے دریافت کیا پھر کھانے کے کمرے میں پہنچ کر اس نے فادر جیکب زندہ باد کا نعرہ بلند کیا اور میز پر ٹوٹ پڑا جہاں جیکب نے نہایت سلیقے سے ناشتے کا پُر تکلف اہتمام کر رکھا تھا۔ بارہ تیرہ میل پیدل چلنے کے بعد مجھے بھی شدت سے بھوک لگ رہی تھی اس لیے میں نے بھی تکلف برطرف کے مصداق ناشتے کی پلیٹوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔



وہ شام اور فینا جزیرے پر دو جشنوں کے درمیان سب سے زیادہ پریشان کن اور ہنگامہ خیز شام تھی۔

میری عادت تھی کہ میں ہر روز شام کے وقت ٹامی کو ساتھ لے کر چہل قدمی کے ارادے سے نکل جاتا تھا چنانچہ اس شام بھی میرے معمول میں کوئی فرق نہیں آیا۔ عام طور پر اس وقت جیکب مجھے ہمیشہ اپنے بستر پر سوتا نظر آتا تھا لیکن اس شام اس کا بستر خالی تھا، ایک لمحے کو میں ٹھٹکا لیکن پھر اس خیال سے کہ ممکن ہے آج وہ جلدی ہی بیدار ہو گیا اور ٹہلنے کے ارادے سے نکل گیا ہو میں ٹامی کے ساتھ باہر آ گیا جہاں کیلاش احاطے میں ہلکی ورزش کرنے میں مصروف تھا، میں نے کیلاش کو جاتے جاتے ہاتھ کے اشارے سے وش کیا اور احاطے سے نکل کر آبادی کے مخالف سمت والی پہاڑیوں کی طرف چل پڑا۔

ابھی میں تقریباً دو فرلانگ ہی دور گیا ہوں گا کہ میری نظر بائیں جانب والے درختوں کے جھنڈ والے راستے کی جانب اٹھ گئی، میں نے دیکھا کہ جزیرے کے مقامی باشندے نیزے ہاتھوں میں سنبھالے جوق در جوق ایک سمت چلے جا رہے ہیں مجھے یاد آ گیا کہ جیکب نے کل بتایا تھا کہ لوگا کے حامی اس کے دوبارہ برسر اقتدار آنے کی خوشی میں بڑی پوجا اور قربانی کا اہتمام کر رہے ہیں، ہمیں بھی اس میں شرکت کا پیغام ملا تھا لیکن ہم نے باہمی مشورے کے بعد اس جشن میں شریک ہونے سے معذرت کر لی تھی یہاں یہ بتانا از حد ضروری ہے کہ اس جشن میں شرکت نہ کرنے کی خواہش کا اظہار سب سے زیادہ جیکب نے کیا تھا۔ اس نے دلیل پیش کی تھی کہ لوگا کے مجسمے کو دیکھ کر اس کے مذہبی جذبات بھڑک اٹھتے ہیں اس لیے مناسب یہی ہو گا کہ اسے جشن کی طوفان بدتمیزی سے علیحدہ ہی رکھا جائے۔ غرض کہ جیکب ہی کی مخالفت کی بنا پر ہم نے بھی لوگا سے معذرت کر لی تھی۔ مجھے اس بات کا علم بھی تھا کہ سورج غروب ہوتے ہی قربانی اور پوجا کے ہنگامے گرم ہو جائیں گے چنانچہ مجھے یہ اندازہ لگانے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی کہ مقامی باشندے جتھے کی صورت میں اپنے دیوتا کی پوجا کرنے اور قربانی کی بے ہودہ رسم میں شرکت کے لیے جا رہے ہوں گے۔

میں مطمئن ہو کر آگے بڑھنے لگا اور ایک مختصر سے پہاڑی ٹیلے کے اوپر تک چلا گیا جہاں سے میں اکثر سورج غروب ہونے کا حسین اور دل فریب منظر دیکھا کرتا تھا۔ اس روز بھی میں ڈوبتے سورج کی آخری کرنوں کو سمٹتے دیکھ رہا تھا کہ اچانک بلند ہونے والے ایک شعلے نے میری تمام دل چسپی ختم کر دی، میں نے تیزی سے گھوم کر داہنی جانب نگاہ دوڑائی جدھر سے شعلہ بلند ہو کر غائب ہو گیا تھا، یہ وہی مقام تھا جہاں بڑے میدان میں مقامی لوگوں نے لوگا کا سب سے بڑا مجسمہ سجا رکھا تھا اور تمام بڑے جشن اسی میدانی علاقے میں منعقد ہوتے تھے فوری طور پر میرے ذہن میں یہی خیال ابھرا کہ غالباً قربانی اور پوجا کی رسم کا آغاز ہو رہا ہے ہر چند کہ ہم نے اس جشن میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن نہ جانے کیوں میرا شوقِ تجسس بھڑکا اور میں پہاڑی ٹیلے سے نیچے اتر کر میدانی علاقے کی طرف قدم بڑھانے لگا۔

ابھی میں ٹیلے سے اتر کر بمشکل بیس قدم ہی آگے بڑھا ہوں گا کہ اچانک زوردار دھماکا ہوا جس کے ساتھ ہی دوبارہ ایک شعلہ بھڑک کر آسمان سے باتیں کرتے ہوئے غائب ہو گیا اور اس کے بعد شور و غل کی تیز آوازیں ابھرنے لگیں مجھے یوں لگا جیسے میدان میں جمع مجمع غیظ و غضب کے عالم میں مشتعل ہو کر چلا رہا ہو۔

جشن کے موقعوں پر اس قسم کا شور و غل اور ہنگامے میرے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی لیکن اس شام نہ جانے کیا بات تھی جو دھماکے کی آواز بلند ہوتے ہی میری الٹی آنکھ تیزی سے

پھڑکنے لگی۔ میں اس قسم کے واہموں اور کہاوتوں کا شکار کبھی نہیں ہوا مگر اس روز مجھے یوں لگا جیسے کوئی خطرہ ہماری جانب بڑھ رہا ہے۔ اس خیال کے ذہن میں ابھرتے ہی میری رفتار تیز ہو گئی۔ میں ابھی کچھ ہی دور آگے گیا تھا کہ میں نے کیلاش اور ساوری کو تیزی سے اپنی سمت آتے دیکھا۔ شام کے سائے گہرے ہونے لگے تھے لیکن اس کے باوجود میں نے ان دونوں کے چہرے سے اندازہ لگا لیا کہ وہ مجھے کوئی بُری خبر سنانے والے ہیں۔ دوسری جانب میدانی علاقے سے بلند ہونے والا شوروغل اور لوگوں کی چیخ و پکار جنونی کیفیت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ اچانک شامی نے بھی حلق سے غرّاہٹ کی آوازیں بلند کرنا شروع کر دیں۔

"جمال، جمال!" کیلاش نے مجھے دیکھ کر دور ہی سے بلند آواز میں تقریباً چیختے ہوئے کہا۔ "غضب ہو گیا۔ یوگا اور اس کے پجاریوں نے جیکب کو پکڑ لیا ہے اور اب وہ اسے دیوتا کے قدموں میں بھینٹ چڑھانے جا رہے ہیں۔"

"مگر کیوں؟" میں نے بوکھلا کر سوال کیا۔ "آخر یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟ جیکب نے کیا جرم کیا ہے؟"

"میں بتاتی ہوں۔" ساوری ہانپتے ہوئے بولی۔ "یوگا اور اس کے مصنوعی چہرے والے پجاری اپنی پوجا اور قربانی کی تیاریوں میں مصروف تھے کہ اچانک فادر جیکب وہاں پہنچ گیا۔ اس نے اوڈو کے مجسمے پر کوئی محلول چھڑک کر اسے آگ لگا دی پھر جب شعلے بھڑکے تو اس نے خوشی سے چلاتے ہوئے لوگوں سے کہا کہ شیطان مر گیا۔ شیطان مر گیا۔ خوشی میں چیختا چلاتا وہ دیوتا کے مجسمے سے دور بھاگ رہا تھا کہ ایک زبردست دھماکے کی آواز سے زمین ہل گئی اور دیوتا کے پرخچے اڑ گئے۔ اوڈو کا جلتا ہوا وزنی سر ایک پجاری کے اوپر آن گرا تو وہ پجاری بھی جل بھن کر راکھ ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور خلافِ توقع ہوا کہ یوگا اور اس کے پجاری بھی ششدر رہ گئے لیکن پھر انھوں نے فادر جیکب کو گھیر کر پکڑ لیا۔ اس کے ہاتھ پیر ایک ستون سے باندھ دیے ہیں اور اب وہ اسے بھون کر کھانے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔"

"مجھے یقین تھا کہ جیکب اپنی حماقت سے باز نہیں آئے گا۔ شاید اسی لیے اس نے ہمارے سامنے جشن میں شریک ہونے کی مخالفت کی تھی۔" میں نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا پھر ساوری سے بولا۔ "کیا تمھیں یقین ہے کہ یوگا ہمارے ساتھی کو معاف نہیں کرے گا؟"

"اس خیال کو ذہن سے نکال دو۔" ساوری نے تیزی سے جواب دیا۔ "یوگا مذہبی معاملات میں کسی جلاد سے بھی زیادہ سنگدل اور بے رحم واقع ہوا ہے۔ اسی نے پجاریوں سے کہا ہے کہ فادر جیکب کو دیوتا کے آگے بھینٹ چڑھا کر مقدس اوڈوگا کی ناراضگی کو دور کیا جائے۔"

"کم بخت ساری دنیا کو عیسائی بنانے کے خواب دیکھتا ہے۔" کیلاش نے جھلاتے ہوئے کہا۔ "یہ نہیں سوچتا کہ ہر ایک کو اپنا خدا عزیز ہوتا ہے۔"

"کیلاش!" میں نے سنگین صورتِ حال کی نزاکتوں پر غور کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ "تم واپس جا کر اہم اور ضروری سامان کے کچھ تھیلے سمیٹ کر کشتیوں تک پہنچو۔ میں جیکب کو دشمنوں سے چھڑانے کی کوشش کرتا ہوں۔"

"کیا تم جوری پہاڑیوں کی سمت سفر کرو گے؟" ساوری نے چونک کر سوال کیا۔

"ہمارے پاس وقت بہت کم ہے ساوری! تم اپنے بارے میں فیصلہ کرو۔ یوگا کے ساتھ رہنا پسند کرو گی یا ہمارے ساتھ فرار ہو گی۔" میں نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہم۔ میں فادر جیکب کے ساتھ موت بھی گوارا کر سکتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ تم بھی کیلاش کے ساتھ جاؤ لیکن احتیاط لازم ہے۔" میں نے کیلاش سے کہا۔ "محبت اور جنگ میں تمام حربے جائز ہوتے ہیں۔ تم بھی کوشش کرنا کہ کشتیوں کے محافظوں کو بھی ٹھکانے لگا دو۔"

"جمال! کیا تم اکیلے جیکب کو بچانے میں کامیاب ہو جاؤ گے؟ میرا مطلب ہے کہ۔۔۔!"

"ہمارے لیے ایک ایک لمحہ قیمتی ہے کیلاش! بحث میں وقت مت ضائع کرو۔" میں نے تیزی سے کہا پھر پلک جھپکتے میں میں نے شامی کی زنجیر کھولی اور اس کے ساتھ خود بھی اس طرف بے تحاشہ دوڑنے لگا جدھر سے شوروغل بلند ہونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

خوش قسمتی سے میں بروقت وہاں پہنچ گیا۔ ہجوم جنونی حالت سے دوچار تھا۔ وہ اچھل اچھل کر پاگلوں کی طرح ناچ رہے تھے۔ بار بار اپنے نیزے اٹھا کر دیوانوں کی طرح حلق سے کریہہ آوازیں بلند کرتے پھر رقص شروع کر دیتے۔ جیکب کو کھجور کی رسیوں کے ذریعے ایک آہنی ستون سے باندھا ہوا تھا۔ اوڈو کے مجسمے کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا۔ البتہ گڑھے میں آگ بھڑک رہی تھی۔ میں نے ہجوم پر نگاہ ڈالی۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس روز جزیرے کی تمام آبادی اٹھ کر وہاں آ گئی ہو۔ میں نے ریک منہ میں رکھی اور بھیڑ میں گھستا ہوا جیکب کے قریب پہنچ گیا جس کا سر بے ہوشی کے بعد ایک طرف ڈھلکا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر لاتعداد خراشیں نظر آ رہی تھیں جو غالباً نیزوں سے پہنچائی

تھی تھیں لیکن مجھے یہ دیکھ کر حیرت بھی ہوئی کہ جکیب کے چہرے پر کرب یا اذیت کے بجائے ایک عجیب سی مسرت جم کر رہ گئی تھی۔

میں نے اپنے بے وقوف دوست کو رسیوں کی گرفت سے کھولنا شروع کیا۔ ریک منزہ میں ہونے کے سبب وہ مجھے نہیں دیکھ رہے تھے مگر یہ خیال بہرحال تھا کہ جب میں جکیب کو کاندھے پر لاد کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کروں گا تو لوگا اور اس کے پجاریوں کو خطرے کا احساس ضرور ہوگا اور پھر وہ مجھے گھیرنے کی کوشش بھی ضرور کریں گے مگر ٹامی نے میری یہ مشکل کسی حد تک آسان کر دی۔ اس نے ایک پجاری کی پنڈلیوں میں اپنے دانت گچکیا کر گاڑ دیے پھر بلند آواز میں بھونکنے لگا، پجاری کی کربناک چیخوں اور ٹامی کی آواز نے لوگا اور دوسرے پجاریوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔

"میرے بہادر اور دلیر ساتھیو!" لوگا غضب ناک انداز میں چلایا۔ "اس ناپاک اور نجس جانور کو ہلاک کر دو۔ نیزے مار مار کر اس کے جسم کو چھلنی بنا دو۔"

ٹامی نے ایک سمت جست لگا کر بھاگنا شروع کر دیا۔ لوگا اور اس کے مصنوعی چہرے والے پجاریوں کے علاوہ کچھ دوسرے لوگ بھی نیزے سنبھال کر ٹامی کی جانب دوڑ پڑے۔ میرے لیے یہ لمحہ بے حد غنیمت تھا، جکیب نے ٹامی کو غالباً کسی ایسے ہی موقعے کی وجہ سے ہمارا نجات دہندہ کہا تھا۔ میں نے دیر نہیں لگائی جلدی جلدی جکیب کو رسیوں سے آزاد کیا اور اپنے کندھے پر لاد لیا۔

"یہ... یہ کیا ہو رہا ہے؟" کچھ وحشی جکیب کو فضا میں معلق حرکت کرتے دیکھ کر چلانے لگے۔ "یہ رسیوں کی قید سے کس طرح آزاد ہو گیا؟"

پھر ان پاگلوں نے مجھے دائرے کی شکل میں گھیرنے کی کوشش شروع کر دی۔ یہ صورتِ حال میرے لیے پریشان کن تھی۔ میں ایک لمحے کو رکا۔ ان کا حلقہ تنگ ہوتا جا رہا تھا۔ معاً میرے ذہن میں پستول کا خیال آیا جو میری جیب میں موجود تھا۔ برق رفتاری سے پستول نکال کر میں نے یکے بعد دیگرے تین فائر کیے۔ تین وحشی اچھل کر گرے تو مجمع رک گیا۔ ان کے چہروں پر خوف و ہراس نظر آنے لگا۔ وہ ان دھماکوں کو غالباً دیوتاؤں کا عتاب سمجھ رہے تھے۔ میں نے اس موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دبیک کو ڈاڑھ کی اوٹ میں دبایا پھر چیخ کر کہا۔

"اورونیا کے لوگو!" تم دیوتا اورو کی حفاظت نہیں کر سکے۔ ایک معمولی شخص نے تمہاری نظروں کے سامنے تمہارے مقدس دیوتا کے پرخچے اڑا دیے اور تم اور تمہارا سردار بے بسی سے دیکھتے رہ گئے۔ راستہ چھوڑ دو۔ ایک اجنبی نے آج اورنگا کے قہر و غضب اور عتاب کو للکارا ہے۔ ہم اورونا اس کی روحیں ہیں جو مقدس اورنگا کے حکم پر اپنے دشمن کو لے جا رہے ہیں۔ اورنگا اسے اپنی مرضی کے مطابق سزا دے گا۔ ہمارے سامنے جھک جاؤ ورنہ اورنگا کا عتاب ایک ایک کر کے تم کو خوف ناک دھماکوں کے ساتھ ختم کر ڈالے گا۔ اپنے نیزے پھینک دو اور سرزمین پر ٹیک دو۔"

میرا حربہ نہایت کامیاب رہا، اپنی تقریر ختم کرتے ہی میں نے دو فائر اور کیے جس کے نتیجے میں قبیلے کے دو آدمی اور ڈھیر ہو گئے پھر وہی ہوا جو میں نے چاہا تھا، ہجوم کے چہرے خوف و دہشت سے زرد پڑ گئے، نیزے پھینک کر انھوں نے دائرے کی صورت ختم کر دی پھر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر سجدے کی حالت میں چلے گئے۔ میں جکیب کو کاندھے پر اٹھائے جھیل کی سمت دوڑتا رہا، کوئی غیبی قوت یقیناً میری مدد کر رہی تھی ورنہ اندھیرے میں انجانے راستوں پر برق رفتاری سے ایک انسان کے وزنی بوجھ کو اٹھائے دوڑتے رہنا ممکن ہی نہیں تھا۔ ٹامی کے بھونکنے کی آواز خاصی دور سے سنائی دے رہی تھی، لوگا اور اس کے ساتھی پرشور آواز میں چلاتے ہوئے غالباً ٹامی کا تعاقب کر رہے تھے۔

میں نے اپنی رفتار اور تیز کر دی۔ جھیل کا فاصلہ میرے اندازے کے مطابق ابھی پانچ میل سے زیادہ ہی باقی تھا۔ مجھے کیلاش اور ساوری کا خیال بھی لاحق تھا، نہ جانے ان پر کیا بیتی ہو؟ ایک بار مجھے اور کیلاش کو کشتیوں والے چبوترے کے قریب دیکھ لینے کے بعد لوگا کے محافظوں نے وہاں کی نگرانی کے انتظامات یقیناً زیادہ سخت کر دیے ہوں گے؟ سمورا نے کہا تھا کہ دوسری بار مخصوص پجاریوں کے علاوہ اگر کوئی ان ڈونگوں کے قریب جانے کی کوشش کرے تو اس کا جسم بے دریغ نیزوں سے چھلنی کر دیا جائے۔ کیا کیلاش دونوں کشتیاں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوگا؟

میرے ذہن میں متعدد خیالات ابھر کر آپس میں گڈمڈ ہوتے رہے۔ میرا سانس رفتہ رفتہ پھولنے لگا۔ میری رفتار بھی مدھم پڑنے لگی۔ موت کا ہول ناک تصور مجھے سہارا دے رہا تھا لیکن پھر اچانک میرا پیر ناہموار زمین پر پڑا تو میں اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ میں نے خود کو سنبھالنے کی بہتیری کوشش کی مگر جکیب کا توازن بھی میرے شانے پر بگڑ چکا تھا اس لیے مجھے اپنے ارادے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ میں لڑکھڑاتا ہوا تیزی سے زمین پر گرا پھر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میری پلکوں کے نیچے ان گنت تیز روشنیاں ابھر کر یکلخت گھپ اندھیروں میں ڈوب گئی ہوں۔

مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ میرا سر زمین پر گرتے وقت کسی وزنی پتھر سے ٹکرایا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ مجھے کچھ ہوش نہیں۔

تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد پانی کے مدھم مدھم شور کی آواز میرے سوئے ہوئے ذہن کو رفتہ رفتہ بیدار کر رہی تھی۔ مجھے آہستہ آہستہ گزری ہوئی باتوں کا خیال آنے لگا۔ میں جلیب کو کندھے پر اٹھائے کشتیوں والے گھاٹ کی جانب بڑھ رہا تھا، اونچے نیچے ناہموار راستوں پر زندہ رہنے کی آرزو مجھے برق رفتاری سے دوڑنے پر مجبور کر رہی تھی۔ پھر جب تاریکی کی چادر دبیز ہونے لگی تو مجھے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ میں اندازے سے سمت کا تعین کرکے بھاگتا رہا لیکن ایک جگہ میرا توازن بگڑ گیا۔ میں نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر گرتے گرتے میرا سر کسی ٹھوس پتھر سے ٹکرایا تو میری کھوپڑی میں بیک وقت کئی سورج طلوع ہو کر یکلخت غروب ہوتے چلے گئے اور اب۔

میرا جسم کچھ اس انداز میں ہل رہا تھا جیسے میں پانی میں کسی تختے پر لیٹا ہوں۔ غنودگی کا ہلکا ہلکا احساس ابھی تک میرے بوجھل پپوٹوں پر طاری تھی — پانی کے چھینٹے میرے چہرے پر پڑتے تو مجھے یوں محسوس ہوتا جیسے کوئی مجھے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا ہو۔ میں نے اپنے ذہن میں ابھرتے ہوئے سوالات کو سمیٹنا شروع کیا۔

میری آنکھیں بند تھیں لیکن میں اس وقت بھی اس ہولناک منظر کو دیکھ رہا تھا جب آسمان سے باتیں کرتے ہوئے شعلے جلیب کے چہرے پر موت کے بھیانک سائے بن کر لپک رہے تھے۔ اگر میں نے وہاں پہنچنے میں ذرا دیر کی ہوتی تو شاید وہ وحشی اور جنگلی درندے میرے عزیز دوست کو بھون کر کھا چکے ہوتے اور مقدس اور ریگا کی خوشنودی کی خاطر ان کا جنونی رقص جاری رہتا۔ میں نے بوجھل پپوٹوں کے درمیان ہلکی سی جھری پیدا کرکے دیکھنا چاہا کہ قدرت نے مجھے کن حالات سے دوچار کر رکھا ہے۔ جسم کے ہچکولے اور سانس کی رفتار مجھے میری زندگی کی نوید دے رہی تھی مگر اس کے ساتھ ہی یہ خیال بھی مجھے پریشان کر رہا تھا کہ اگر خدانخواستہ آنکھ کھولنے کے بعد میرا کوئی ساتھی میری نگاہوں کے سامنے نہ ہوا تو میرے اوپر کیا بیتے گی۔ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ کیلاش کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"میرا خیال ہے کہ اب جمال کو ہوش میں آجانا چاہیے۔"

"اور اگر یہ کچھ دیر اور بے ہوش رہے تو کیا ہوگا؟" یہ

نسوانی آواز ساوری کی تھی۔

"پھر مجھے کوئی احتیاطی تدبیر اختیار کرنی پڑے گی۔"

"کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم جمال کو جگانے کی خاطر اس کے منہ پہ پانی کے چھینٹے...؟" جیکب کی آواز سنائی دی لیکن کیلاش نے اس کا جملہ کاٹ دیا۔

"تم اپنی زبان بند ہی رکھو۔ یہ جو کچھ ہوا ہے صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔"

"یہ تمہارا خیال ہے لیکن میں اسے مشیتِ ایزدی کہوں گا۔" جیکب بولا۔

"اس سے پیشتر بھی تمہاری حماقتیں ہمیں موت کے دہانے تک لے جا چکی ہیں۔" کیلاش جھلا گیا۔ "آخر تمہیں ان وحشیوں کے مذہبی معاملات میں دخل انداز ہونے کی کیا ضرورت تھی؟"

"وہ گمراہی کے راستوں پہ اندھوں کی طرح بھٹک رہے ہیں، انھیں روشنی دکھانا اور راہِ راست پر لانا میرا دینی فرض تھا۔"

"فادر جیکب!" ساوری نے دبی زبان میں کہا۔ "تمہارا بچ جانا بھی کسی معجزے سے کم نہیں، اگر جمال نے اپنی جان پہ کھیل کر تمہیں بچانے کی کوشش نہ کی ہوتی تو اب تک تم اوروو کے قدموں میں تمہاری قربانی گزار چکے ہوتے۔ میں نے خود اپنے کانوں سے بوگا کا وہ حکم سنا تھا جس کے مطابق تمہیں بھون کر تمہارا گوشت پجاریوں اور قبیلے کے دوسرے لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا۔"

"میں اسے بھی مشیتِ ایزدی ہی سمجھ کر قبول کر لیتا۔" جیکب کے لہجے سے اطمینان ظاہر ہو رہا تھا۔

"لیکن ان لوگوں کا کیا ہوتا جو تمہارا بھنا ہوا گوشت حلق کے نیچے اتارتے۔" کیلاش تلملا کر بولا۔ "بھگوان کی سوگند ان کا انجام بھی بھیانک ہی ہوتا، تمہارا زہریلا گوشت انھیں بھی موت کے گھاٹ اتار دیتا۔"

"جو لوگ مذہب کی راہ میں سر سے کفن باندھ کر نکلتے ہیں انھیں انجام کا مطلق کوئی خوف نہیں ہوتا۔"

"پھر وہی الٹی سیدھی باتیں شروع کر دیں تم نے۔" کیلاش نے تیزی سے کہا۔ "کیا تمہیں یقین ہے کہ تم ان جنگلیوں کو اپنے سانچوں میں ڈھالنے میں کامیاب ہو جاتے۔"

"کوشش کرنا میرا فرض ہے۔ کامیابی یا ناکامی کا انحصار بہرحال خدا کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔"

"بوگا نے تمہیں تاکید کی تھی کہ تم مقامی لوگوں کے مذہبی معاملات میں دخیل ہونے کی حماقت نہیں کرو گے۔" کیلاش نے اسے یاد دلایا پھر سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔ "تم تبلیغ کے ذریعے بھی ان بدبخت گمراہوں کو روشنی دکھا سکتے تھے۔ اوروو کے مجسموں کے پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گئے۔"

"اس لیے کہ میں جانتا تھا کہ جب تک اوروو کا منحوس بت ان کی نگاہوں کے سامنے اپنی مکروہ اور ہیبت ناک صورت میں موجود رہے گا وہ کم بخت خدا پر ایمان نہیں لائیں گے۔ ہمیشہ اس بات سے خائف رہیں گے کہ اگر انھوں نے اپنی راہ بدلنے کی کوشش کی تو اوروو کا قہر انھیں تباہ کر دے گا چنانچہ انتہائی غور و خوض کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اوروو کے مجسموں کو برباد کرنے کے بعد ان بدبختوں کو احساس دلایا جائے کہ ایسے بتوں کو ماننے سے کیا حاصل جو اپنی حفاظت آپ نہ کر سکیں۔"

"تم جاہلوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔" کیلاش بھڑک اٹھا۔ "دنیا میں سیکڑوں اور ہزاروں قسم کے لوگ ہیں جو اپنے اپنے انداز اور طور طریقوں سے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔"

"بوگا اور سمورا دونوں نے کہا تھا کہ بھوری پہاڑیوں پر موت منڈلاتی ہے اس لیے آج تک کسی نے اس طرف جانے کی جسارت نہیں کی۔ پھر ہم اسی سمت کیوں جا رہے ہیں؟" جیکب نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"تم منطق کے اصولوں سے ہٹ کر نہایت احمقانہ دلائل پیش کر رہے ہو۔" کیلاش نے اسے قائل کرنے کی کوشش کی۔ "بحری عقاب کی تباہی سے پیشتر اگر ہم کسی سے اوروو فینا کے جزیرے کے بارے میں دریافت کرتے تو وہ یقیناً ہمارا مضحکہ اڑاتا یا پھر یہی مشورہ دیتا کہ ہم اس جزیرے سے دور رہیں لیکن کیا تم نے اپنی آنکھوں سے یہاں زندگی کو ایک نئے انداز میں نہیں دیکھا۔ سیاح اور سیاحی کے مطلب بھی سمجھتے ہو؟"

"جس لغت میں یہ دونوں لفظ ہیں اسی میں لفظ مبلغ بھی پایا جاتا ہے، کبھی فرصت ملے تو اس کے معنی بھی دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش ضرور کرنا۔"

"گویا تم ابھی تک اس بات پر اڑے ہوئے ہو کہ تم نے جو کچھ کیا اسے عقل مندی کے زمرے میں شامل کیا جا سکتا ہے۔"

"تم بنیادی طور پر محض سرجن واقع ہوئے ہو میرے دوست! اس لیے اس بحث میں الجھنے کی کوشش نہ کرو تو بہتر ہوگا۔" جیکب نے بدستور سنجیدگی سے جواب دیا پھر گفتگو کا رخ بدلتے ہوئے بولا۔ "میرا خیال ہے کہ ہمیں سب سے پہلے جمال کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔"

اپنے ساتھیوں کی آواز سن لینے کے بعد مجھے جو روحانی خوشی اور تقویت حاصل ہوئی اس کا اندازہ مجھ میں ہی بہتر لگا سکتا ہوں۔ ان کی باتوں سے میں نے یہ اندازہ بھی لگا لیا کہ ہم اس وقت کشتی پر سوار ہیں اور ہمارا سفر بھوری پہاڑیوں کی سمت جاری ہے۔ مسرت کی ایک لہر میرے جسم میں دوڑ گئی اور میں نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

میں کشتی پر چت پڑا تھا چنانچہ آنکھ کھلتے ہی مجھے گھپ اندھیرے میں آسمان پر ٹمٹماتے ہوئے تارے نظر آئے۔ میں آہستہ سے کراہا تو سب کی توجہ میری سمت ہو گئی، سب سے پہلے ساوری نے کہا۔

"خدا کا شکر ہے کہ ہمارے ساتھی نے آنکھیں کھول دیں۔"

"جمال! میرے دوست کیا تم پوری طرح ہوش میں ہو؟" جیکب نے تیزی سے سوال کیا۔

"ہاں۔ میں خود کو بہتر محسوس کر رہا ہوں لیکن آہ! میرے سر میں درد کی شدید ٹیسیں اٹھ رہی ہیں۔" میں نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔ "مجھے یاد ہے کہ گھاٹ کی سمت دوڑتے ہوئے گرا تھا اور میرا سر کسی پتھر سے ٹکرایا تھا۔"

"کچھ دیر آرام کرو۔" کیلاش نے مجھے آہستہ سے اٹھا کر کشتی کے تختوں کے سہارے بٹھاتے ہوئے کہا۔ "اس طرح تم خود کو بہتر محسوس کرو گے، میں نے تمھیں احتیاط کے طور پر ایک انجکشن لگا دیا تھا، میرا خیال ہے کہ کچھ دیر بعد تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے۔"

کیلاش کا خیال درست ثابت ہوا، تختے پر چت پڑے رہنے کی حالت میں مجھے جس تکلیف کا احساس ہو رہا تھا وہ ٹیک لگا کر بیٹھنے سے بڑی حد تک جاتا رہا، میں نے اطراف کا جائزہ لیا، ہم جھیل میں سفر کر رہے تھے میری نگاہیں بھوری پہاڑی کی جانب اٹھ گئیں۔ تاریکی میں وہ کسی مہیب عفریت کی مانند نظر آ رہی تھی۔

ایک کشتی پر ہم سوار تھے اور دوسری جو ہماری کشتی کے ساتھ بندھی ہوئی تھی اس پر مختصر سا سامان نظر آ رہا تھا۔ مجھے دوسری کشتی کو دیکھ کر خوشی ہوئی۔ بظاہر اب اس بات کا امکان نہیں تھا کہ قبیلے کے وحشی لوگ ہمارا تعاقب کر سکیں گے۔ تاریکی کے سبب بھوری پہاڑی کی دوری کا درست تخمینہ نہیں لگایا جا سکتا تھا لیکن میرا اندازہ یہی تھا کہ وہ ایک ڈیڑھ میل سے زیادہ دور نہیں ہے اور اس کا مطلب تھا کہ ہم اپنا نصف سفر طے کر چکے تھے۔

سمندری جھیل کے تھمے ہوئے پانی میں کشتیوں کی رفتار بڑی مدھم سی تھی۔ جس وقت میری آنکھ کھلی اس وقت چپو ساوری کے ہاتھوں میں تھا جو نہایت مہارت سے دائیں بائیں چپو چلا کر منزلِ مقصود کی جانب بڑھ رہی تھی، کیلاش میرے قریب ہی سیدھے ہاتھ پر بیٹھا تھا جبکہ جیکب محض چند فٹ کے فاصلے پر الٹے ہاتھ پر موجود تھا۔ میں کچھ دیر تک کیلاش کے مشورے پر خاموش رہا پھر آہستہ سے پوچھا۔

"کیا تم لوگ مجھے بتاؤ گے کہ میں کشتی والے گھاٹ تک کس طرح پہنچا تھا؟"

"میں اسے بھی ایک معجزہ ہی کہوں گا۔" کیلاش نے میری نبض کی رفتار سے مطمئن ہونے کے بعد کہنا شروع کیا۔ "تمھیں جیکب کی طرف روانہ کرنے کے بعد مجھے نہ جانے کیوں بڑی شدت سے یہ احساس ہوا کہ میں نے غلطی کی تھی لیکن شاید اسی میں ہماری بہتری تھی —— بہرحال تمھارے مشورے کے مطابق ہم نے رہائش گاہ پر پہنچ کر اپنا ضروری سامان سمیٹنے میں بڑی عجلت کا مظاہرہ کیا پھر ساوری نے گھاٹ تک رہنمائی نہ کی ہوتی تو ممکن تھا کہ میں تاریکی اور بوکھلاہٹ کی وجہ سے راستہ بھول گیا ہوتا۔ میرا یہ اندازہ ٹھیک ثابت ہوا کہ بوگا کے آدمیوں نے پہلے کے مقابلے میں کشتیوں کی نگرانی پر زیادہ آدمی مامور کر دیے تھے لیکن اس موقع پر بھی ساوری نے ہماری مدد کی۔

مجھے ایک گھنی جھاڑی میں خاموش بیٹھے رہنے کی ہدایت کر کے پہلے وہ خود آگے گئی۔ نگرانی پر جو لوگ تعینات تھے وہ کسی متوقع خطرے کے پیشِ نظر گھات لگائے بیٹھے تھے لیکن ساوری شاید ان کی کمین گاہوں سے واقف تھی اس لیے نہایت خاموشی سے ایک ایک کو بلو پائپ کے ذریعے ٹھکانے لگاتی گئی۔ ایک موقعے پر تین سیاہ فام وحشیوں نے اسے گھیر لیا، اپنے ساتھیوں کی موت نے انھیں بوکھلا دیا تھا، اسی بوکھلاہٹ نے مجھے موقع فراہم کر دیا اور میں نے انھیں گولی مار کر ختم کر دیا۔ اگر ان تینوں نے ساوری کو نرغے میں لے کر مجھے للکارا ہوتا تو شاید ہم اتنی آسانی سے اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکتے اور حالات کچھ مختلف ہوتے۔

کشتیوں پر قبضہ کرنے کے بعد ہم دوبارہ گھنی جھاڑیوں میں چھپ کر تمھاری راہ دیکھنے لگے، تم نے غالباً گولیاں بھی

---

**آج** کل بچوں کو اس وقت تک رابنسن کروسو کی بے چارگی اور تنہائی کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا جب تک انہیں یہ نہ بتلایا جائے کہ ویران جزیرے پر رابنسن کروسو کے پاس ٹی وی بھی نہیں تھا۔

چلائی تھیں جس کی آواز ہمیں سنائی دی۔ ٹامی کے بھونکنے اور لوگوں کے شور و غل کے ساتھ ساتھ دوڑنے بھاگنے کی آوازیں برابر آتی رہیں پھر ہم نے سب سے پہلے ٹامی کو اپنی طرف آتے دیکھا مجھے اس بات پر خوشی ہوئی کہ ٹامی نے گھاٹ کی طرف آتے ہوئے بھونکنے کی حماقت نہیں کی ورنہ وہ خطرے کی نزاکت کو بھانپ لیتے اور پھر ہمارا بچنا بے حد مشکل اور دشوار ہو جاتا۔

ٹامی کے آجانے کے بعد ہمیں تمہاری فکر لاحق ہو گئی۔ ساوری نے ایک موقع پر یہ مشورہ بھی پیش کیا کہ میں وہیں رک کر تمہارا انتظار کروں اور وہ قبیلے کی طرف جا کر تمہیں تلاش کرنے کی کوشش کرے لیکن میں نے اس مشورے کو قبول نہیں کیا۔ ہم بدستور جھاڑیوں میں دبکے بیٹھے شور و غل اور ہنگاموں کی آواز سنتے رہے۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا ہماری وحشتیں بھی بڑھتی جا رہی تھیں پھر جب ہم نے تمہیں قریب آتے دیکھا تو ہماری مسرتوں کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا، ہم جس افراتفری میں کشتیوں میں سوار ہو کر بھاگے اس نے مجھے اتنا موقع ہی نہیں دیا کہ میں تمہاری یا جیکب کی حالت کا اندازہ لگا سکتا لیکن جب ساحل سے کچھ دور نکل جانے کے بعد میں نے نظر ڈالی تو تم دونوں ہی بے ہوش تھے۔"

میں نے درمیان میں بولنے کی جلدی نہیں کی دل کی دھڑکنوں پر قابو پائے خاموش بیٹھا سنتا رہا، کیلاش ایک لمحے کو سانس لینے کی خاطر رکا پھر اس نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"خطرے کا احساس کم ہو جانے کے بعد میں نے تمہارے قریب آکر غور سے دیکھا تو مجھے جھرجھری آگئی۔ تمہارے سر سے جو خون بہہ رہا تھا اس نے تمہارے چہرے اور لباس کو تر بتر کر دیا تھا، میں نے فوری طور پر خون رکنے کی تدبیر کی تمہیں ایک انجکشن بھی بمشکل تمام لگانے میں کامیاب ہو گیا اور پھر اس کے بعد جانتے ہو کیا ہوا؟"

"کیا ہوا؟"

"جب تمہاری کیفیت سے مطمئن ہونے کے بعد میں نے اس ڈھیٹ پادری کی طرف توجہ دی تو یہ آنکھیں پھاڑے مجھے یوں وحشت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جیسے میں سرجن کیلاش نہیں بلکہ دیوتا کی روح ہوں جسے خلافِ توقع اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ کر اس پر شادی مرگ کی حالت طاری تھی۔"

"میں تم سے اس سے زیادہ معیاری مذاق کی توقع بھی نہیں کر سکتا۔" جیکب نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ "بہرحال مجھے خوشی ہے کہ تم ان پریشان کن حالات کے باوجود اپنی زندہ دلی کا ثبوت پیش کر رہے ہو۔"

"کیلاش!" میں نے جیکب کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے سنجیدگی اور حیرت کے ملے جلے انداز میں سوال کیا۔ "کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ میں ہی تھا جو زخمی ہونے کے باوجود جیکب کو کندھے پر لادے گھاٹ تک پہنچا تھا؟"

"کیا مطلب؟" کیلاش نے چونک کر مجھے گھورا۔ "تمہارا کیا خیال ہے، میں غلط بیانی سے کام لے رہا ہوں؟"

"میرا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں کسی پتھر سے ٹکرانے کے بعد بے ہوش ہو گیا تھا۔" میں نے دل کی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے آہستہ سے جواب دیا۔ کیلاش جو کچھ کہہ رہا تھا وہ میرے لیے ناقابل یقین ہی تھا اس لیے کہ میں اپنی کیفیت اور اپنے ساتھ گزرے ہوئے حادثے کا زیادہ مستند اور معتبر گواہ تھا۔ مجھے خوب یاد تھا کہ لڑکھڑا کر گرنے کے بعد میں شدید بے ہوشی کی حالت سے دوچار ہو گیا تھا پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ میں بے ہوشی کے باوجود جیکب کو دوبارہ اٹھا کر کشتی والے گھاٹ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا؟

"ایسا ہوتا ہے میرے دوست!" کیلاش نے میری الجھن کو میرے چہرے پر نمودار ہونے والے تاثرات سے بھانپتے ہوئے کسی پیشہ ور ڈاکٹر جیسے انداز میں نہایت سنجیدگی سے سمجھانے کی کوشش کی۔ "میں نے اپنے شعبے کے عملی میدان میں ایسے کئی واقعات دیکھے ہیں جب انسان شعوری طور پر خود کو بالکل بے حس اور ناقابلِ حرکت محسوس کرنے لگتا ہے لیکن لاشعوری طور پر وہ ایک ذی ہوش انسان کی طرح حرکت کرتا رہتا ہے۔ خواب بیداری کے مرض ہی کو لے لو تم ذاتی طور پر بھی اس کا مشاہدہ کر چکے ہو کہ انسان خواب کی حالت میں باقاعدہ چلتا پھرتا رہتا ہے لیکن بیدار ہونے کے بعد وہ ان حرکتوں کے بارے میں قطعی لاعلمی کا اظہار کرتا ہے جو اس سے نیند کی حالت میں سرزد ہو چکی ہیں۔ تمہارے ساتھ بھی یقیناً یہی ہوا ہو گا۔ تم چونکہ خوف کی حالت سے دوچار تھے اس لیے کسی پتھر سے ٹکرا جانے کے بعد شعوری طور پر ہوش و حواس کھو بیٹھے لیکن تمہارے لاشعور میں چونکہ یہ بات بیٹھ چکی تھی کہ زندگی بچانے کے لیے تمہیں آخری دم تک جدوجہد جاری رکھنی ہے اور جیکب کو ساتھ لے کر کشتی تک پہنچنا ہے اس لیے تمہارے جسمانی اعضا اسی انداز میں حرکت کرتے رہے جس طرح تم نے سوچا تھا۔ پھر ہمارے پاس آجانے کے بعد تمہیں اپنے تحفظ کا یقین آگیا تو تم لاشعوری طور پر بھی پُرسکون ہو گئے۔ اس عمل کو تم اگر چاہو تو اپنی بے ہوشی کا نام بھی دے سکتے ہو۔"

ایک دوست اور تجربہ کار ڈاکٹر اور سرجن ہونے کے ناطے کیلاش اپنا فرض بڑی خوب صورتی سے پورا کر رہا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ وہ کوئی غیبی قوت ہی رہی ہوگی جس نے موت کے دہانے سے زندگی کے راستوں تک میری رہنمائی کی تھی۔ میں پہلے بھی قدرت کے کرشموں کا تماشہ دیکھ چکا تھا۔ میں نے کیلاش کی بات کی تردید نہیں کی۔ ایک لمحے کو میری نگاہیں بے اختیار لکڑی کی اس انگشتری کی جانب اٹھ گئیں جو میں نے مجذوب کے ہاتھ سے اتاری تھی۔ کوئی ایسی قوت اس انگوٹھی میں ضرور موجود تھی جس نے فوری طور پر میرے ذہن کو پرسکون کر دیا۔

"میرا مشورہ ہے کہ اگر تم لمبی چوڑی تقریر سننے کے بجائے کچھ دیر آرام کر لو تو زیادہ مناسب ہوگا۔" جیکب نے کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ بھوری پہاڑیوں پر قدم رکھنے کے بعد پھر تشویش ناک واقعات سے دوچار ہونا پڑے۔"

"تم جب بولو گے ہمیشہ فضول اور غیر ضروری باتیں تمہارے منہ سے نکلیں گی۔" کیلاش نے جیکب کو گھورا۔

"اور تم نے جو بے وقت کی راگنی شروع کر رکھی ہے۔" جیکب چڑ گیا۔ "بھلا اس وقت تمہیں بے ہوشی، خواب بیداری یا شعوری اور لاشعوری حرکتوں پر اپنے تجربات اور مشاہدات کا پٹارہ کھول کر بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی؟ سیدھی طرح جمال کو یہ مشورہ بھی دے سکتے تھے کہ فی الحال انہیں صرف آرام اور سکون کی ضرورت ہے۔"

"پہلے میں نے یہی ارادہ کیا تھا لیکن اس خیال سے عمل نہیں کیا کہ جہاں شیطان موجود ہو وہاں کسی انسان کو سکون اور آرام میسر نہیں آسکتا۔"

"کبھی آئینے میں غور سے اپنی شکل بھی دیکھی ہے؟"

"اتنی فرصت کہاں ہے کہ آئینے میں صورت دیکھ سکوں۔" کیلاش نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔ "ایک بار جلدی میں کوشش کی تھی لیکن بعد میں احساس ہوا کہ آئینے کے بجائے تمہاری فریم شدہ تصویر میرے سامنے تھی۔"

"ساوری!" میں نے کیلاش اور جیکب کی نوک جھونک کو ختم کرنے کی خاطر ساوری کو مخاطب کیا۔ "بھوری پہاڑی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتی البتہ میں نے سردار لوکا اور سمورا کے منہ سے ہمیشہ یہی سنا ہے کہ جب بھی کسی نے کنارے کی حدود سے آگے جانے کی کوشش کی وہ دوبارہ کسی کو نظر نہیں آیا۔"

محبت اندھی ہوتی ہے لیکن پڑوسی اندھے نہیں ہوتے۔

محبت اندھی ہوتی ہے لیکن شادی آنکھیں کھول دیتی ہے۔

ہر غیر شادی شدہ نوجوان جانتا ہے کہ بہترین شادی شدہ زندگی کس طرح گزارنا ہے۔

"ہو سکتا ہے پہاڑیوں پر آدم خور درندے رہتے ہوں جو انسانوں کو دیکھتے ہی ان پر جھپٹ پڑتے ہوں اور پھر چٹ کر جاتے ہوں۔" جیکب نے خیال ظاہر کیا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان ان پہاڑیوں پر جانے کے بعد راستہ بھٹک جاتا ہو اور..."

"تم بہک رہے ہو مائی ڈیئر سرجن!" جیکب نے برجستہ کہا۔ "ہم اس وقت بھوری پہاڑی کا ذکر کر رہے ہیں، جزیرہ اپیا کا نہیں جہاں قدم رکھتے ہی اچھے خاصے معقول انسان بھی بے حد نامعقول ہو جاتے ہیں۔"

"مجھے خوشی ہوئی فادر جیکب کہ اب تمہارا ذہن اپنی اصلی حالت کی طرف واپس آ رہا ہے ورنہ جس وقت تمہیں موت سے فرار ہونے کے بعد ہوش آیا تھا اس وقت تمہاری ذہنی کیفیت ٹھیک نہیں تھی۔ بار بار تم عجیب و غریب انداز میں کچھ بڑبڑانے لگتے تھے اور وہ زبان تمہاری اپنی نہیں تھی۔"

"کیوں ساوری! کیا کیلاش درست کہہ رہا ہے؟" جیکب نے کیلاش کی بات پر ساوری سے گھبرا کر تصدیق چاہی تو میں بھی مسکرا دیا۔

"میں نے تم کو متعدد بار منع کیا لیکن تم نے میری بات نہیں مانی۔" میں نے جیکب سے کہا۔ "ہر وہ قدم جو جلد بازی میں اٹھ جائے اس کے نتائج کبھی اچھے ثابت نہیں ہوتے۔"

"میں نے جو کچھ کیا بہت سوچ سمجھ کر کیا۔ اگر افسوس ہے تو صرف اس بات کا کہ میں اور کے مجسمے کا سر اپنے ساتھ نہ لا سکا۔"

"کیا مطلب!" کیلاش نے حیرت سے دریافت کیا۔ "تم اس سر کا کیا کرتے؟"

"جب... ہمارا تعلق وحشی اور جنگلی قبائل سے رہتا

ہیں اور وہ کے سر کے ذریعے انھیں اس بات کا یقین دلاتا رہتا
کہ وہ اپنے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور...."

"اور میں بڑے یقین اور اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر تم نے مثبت اندازِ فکر اختیار کرنے کی کوشش نہ کی تو آئندہ تمھارے حق میں بڑے منفی نتائج سامنے آئیں گے۔"

کیلاش نے جھلا کر کہا پھر نرم آواز میں بولا۔"میں تم سے درخواست کروں گا کہ ان لوگوں کے پیچھے لاٹھی لے کر اندھا دھند دوڑنا بند کر دو ورنہ کسی دن منہ کے بل گرو گے پھر تمھارا سنبھلنا بھی دشوار ہو جائے گا۔"

"تمھارے مشورے کا شکریہ۔ لیکن تم جانتے ہو کہ میں مذہبی معاملات میں جو رائے رکھتا ہوں اسے دنیا کی کوئی طاقت حتیٰ کہ موت بھی نہیں بدل سکتی۔"

"تو کیا تمھارے مرنے کے بعد ہمیں تمھاری بدروح کی حماقتوں کو بھی برداشت کرنا پڑے گا؟"

جیکب خاموش رہا، اس نے اپنا رخ دوسری جانب پھیر لیا تو کیلاش نے اطمینان کا سانس لیا پھر مجھ سے مخاطب ہو گیا۔

"مجھے حیرت ہے کہ ابھی تک قبیلے والوں کو ہمارے فرار ہونے کی خبر نہیں ملی ورنہ وہ ہمیں روکنے یا جان سے مار ڈالنے کی کوشش ضرور کرتے۔"

"ہو سکتا ہے وہ ہمیں بستی میں تلاش کر رہے ہوں۔" ساوری نے کہا۔

"میں صرف بوگا کے بارے میں غور کر رہا ہوں۔" میں نے پُرخیال لہجے میں جواب دیا۔"مجھے یقین ہے کہ مقدس اور یگانے اسے ان گنت پراسرار اور جسمانی قوتوں سے نوازا ہو گا۔ پھر وہ ہماری جانب سے کیوں غافل رہا، کیا وہ ان طاقتوں کے ذریعے اس بات کا پتہ نہیں چلا سکتا تھا کہ ہم فرار ہونے کے بعد کدھر کا رخ اختیار کریں گے اور...."

میں ابھی جملہ مکمل نہیں کر سکا تھا کہ ہمیں ساحل کی طرف سے شور و غل کی آوازیں سنائی دیں۔ ہم نے نظر گھما کر دیکھا بوگا اور اس کے ساتھیوں کو ہمارے فرار کا علم ہو گیا تھا۔ کشتی والے چبوترے کے قریب ہمیں ان گنت مومی شعلیں حرکت کرتی نظر آئیں۔ شاید وہ ہمیں تلاش کرتے پھر رہے تھے یا پھر ہم تک پہنچنے کا کوئی طریقہ سوچ رہے تھے۔

تامی خطرے کی بو پا کر اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی سے اپنی دم ہلانے لگا لیکن اس نے بھونکنے کی حماقت نہیں کی۔ ساوری نے اور تیزی سے چپو چلانا شروع کر دیئے۔

"کیا یہ مناسب نہیں ہو گا کہ اب تم ساوری کے ہاتھ سے چپو لے لو۔" کیلاش نے جیکب سے کہا۔

"تم کس مرض کی دوا ہو؟"

"تمھاری بات دیگر ہے۔" کیلاش بولا۔"ساوری نے روانگی سے قبل کہا تھا کہ وہ تمھارے ساتھ موت بھی گوارا کر سکتی ہے"

"یہ ساوری کا خیال تھا میرا نہیں۔"

"یار خدا کے لیے کم از کم اس وقت تو اپنی نوک جھونک سے باز آ جاؤ۔" میں نے کہا پھر ساوری سے بولا۔"کیا تمھیں یقین ہے کہ جو لوگ ساحل پر جمع ہو رہے ہیں وہ ہمارا تعاقب کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔"

"سورج کی روشنی ہوتی تو شاید پورا قبیلہ ہمیں روکنے کی خاطر سمندری جھیل میں کود پڑتا لیکن رات کے اندھیرے میں وہ پانی میں قدم رکھنا بھی شدید گناہ سمجھتے ہیں اس لیے ہم لوگ اس وقت ہر لحاظ سے محفوظ ہیں۔"

"میں سمجھا نہیں۔" کیلاش نے سوال کیا۔"وہ رات کے وقت جھیل میں اترنے کو گناہ کیوں خیال کرتے ہیں؟"

"ان کا خیال ہے کہ رات کا وقت مقدس اور یگانے کے آرام کے لیے وقف ہے اور اور یگا پانی کا شور پسند نہیں کرتا۔"

"یہ تمام کی تمام جہالت کی باتیں ہیں۔" جیکب برا سا منہ بنا کر بولا۔"مذہب بے شک کر انسان جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے"

"ایک اہم بات اور رہ جاتی ہے۔" میں نے کچھ سوچ کر کہا۔"اگر بوگا کے پاس کوئی تیسری کشتی موجود ہو گی تو وہ صبح کا اجالا پھوٹتے ہی اپنے آدمیوں کو لے کر ہمارے اوپر چڑھ دوڑنے کی کوشش کرے گا۔"

"نہیں وہ کسی حالت میں بھی کنارے والی چٹان سے آگے بڑھنے کی حماقت نہیں کریں گے۔" ساوری نے کہا۔"یہ بات مجھے بھی بخوبی معلوم ہے کہ قبیلے کے لوگوں نے کبھی کنارے والی چٹان سے آگے قدم بڑھانے کی جسارت نہیں کی۔ ان کا خیال ہے اور یگا اپنے درمیان کمتر اور حقیر انسانوں کی موجودگی پسند نہیں کرتا۔"

"قبیلے میں کسی تیسری کشتی کی موجودگی کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟" جیکب نے دریافت کیا۔

"میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتی۔"

"مگر مجھے یقین ہے کہ یا تو اور دفینا کے ساحل پر کہیں کوئی تیسری کشتی ضرور موجود ہو گی یا بوگا کے آدمی راتوں رات کوئی کشتی ضرور بنا لیں گے۔"

"کوئی خاص وجہ؟" جیکب نے کیلاش کو گھورا۔

"میرا ذاتی خیال بھی یہی ہے خواہ کوئی بھی طریقہ کیوں نہ اختیار کیا جائے لیکن وہ ہر حالت میں اور وقت سے پہلے

پھل فروٹ اور چڑھاوے لے کر کنارے تک ضرور پہنچیں گے۔"

"اور وتاس؟" جیکب چونکا۔ "یہ کس بلا کا نام ہے؟"

"پریشان مت ہو۔ کنارے پر ہمارا قدم پڑتے ہی تمام بلائیں بھاگ جائیں گی۔" کیلاش نے جملہ چست کیا تو جیکب بُرا سا منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔ میں نے دوبارہ قبیلے والے ساحل کی سمت دیکھا جہاں مومی شمعیں بدستور ٹمٹماتی نظر آ رہی تھیں۔

ساوری جس مہارت اور دلیری سے چپو چلا رہی تھی اس سے ہماری کشتیوں کی رفتار پہلے کے مقابلے میں خاصی تیز ہو گئی تھی چنانچہ ہم کچھ دیر بعد بالآخر اس گھاٹ نما چٹان تک پہنچ گئے جہاں قبیلے کے لوگ اور وتاس کے لیے نذرانے کے پھل اور کھانے رکھ کر چلے جاتے تھے۔ سب سے پہلے کیلاش نے اچھل کر سنگلاخ چٹان پر قدم رکھے لیکن اگر وہ سنبھل نہ گیا ہوتا تو کنارے کی پھسلن جو کائی جم جانے کی سبب پیدا ہو گئی تھی اسے واپس کشتی میں لے آتی۔ کیلاش کے بعد جیکب اور پھر میں نے سنبھل سنبھل کر ساحل پر قدم رکھے لیکن ساوری ہچکچا رہی تھی۔ ایک طویل عرصے تک اوردفینا کے قبیلے میں زندگی گزارنے کے سبب وہ بھی ان کے رنگ میں ڈوب چکی تھی۔

"کیا بات ہے ساوری!" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "تم کس بات سے خوف زدہ ہو؟"

"بمال! بوگا کا کہنا ہے کہ اس کے مخصوص پجاریوں کے سوا جو بھی کشتیوں سے ساحل کی سمت قدم بڑھاتا ہے۔ وہ زندہ نہیں رہتا۔"

"فکر مت کرو۔ یہاں نادر جیکب بھی ہمارے ساتھ ہے" کیلاش نے برجستہ کہا۔ "اور مجھے قوی امید ہے کہ یہ تمہیں اپنے علاوہ کسی اور پر نہیں مرنے دے گا اس لیے تم بلاخوف کشتی سے اتر آؤ۔"

"کیا بے ہودگی ہے۔" جیکب نے سرگوشی کی وہ تلملا اٹھا تھا۔

"کم بخت! ایک بار تو ذرا غور سے دیکھ لے جسے تو بے ہودگی کہہ رہا ہے وہ کس قدر تندرست توانا اور پُرکشش لڑکی ہے" کیلاش نے آہستہ سے نہایت شاعرانہ لہجے میں جیکب سے کہا پھر آگے بڑھ کر اس نے ساوری کا ہاتھ تھام کر اسے بھی ساحل پر کھینچ لیا۔

اس خیال سے کہ کہیں بوگا کے قبیلے کا کوئی سرپھرا رات کے گھپ اندھیرے ہی میں ہم تک پہنچنے کی کوشش نہ کر بیٹھے ہم نے کشتیوں سے پہلے سامان اتارا پھر کشتیوں کو بھی دور تک گھسیٹ لائے۔ کیلاش نے جلد بازی کے باوجود تھیلوں میں ضرورت کی خاصی چیزیں ٹھونس لی تھیں۔ دوسری کشتی جس میں سامان تھا اس میں بھنا ہوا گوشت اور پھل وغیرہ بھی اتنی مقدار میں موجود تھے کہ ہم تین چار روز تک بہ آسانی شکم سیر ہو کر گزارا کر سکتے تھے۔ میں نے ساوری سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ قبیلے کے لوگ سرِشام ہی سے ایک کشتی میں نذرانے اور کھانے جمع کرنے شروع کر دیتے ہیں اور صبح ہوتے ہی مخصوص پجاری انہیں چکنی چٹان تک پہنچا دیتے ہیں۔

"یہاں تو ہر طرف سیلن اور کائی کی چکناہٹ موجود ہے۔" جیکب نے کہا تو کیلاش کی رگِ ظرافت پھڑ پھڑائی۔

"ذرا سنبھل کر قدم اٹھانا، ساوری بھی ہمارے ساتھ ہے کہیں تم پھسل ہی نہ جانا۔"

ہر چند کہ اس وقت چاروں سمت تاریکی کا راج تھا لیکن ہم نے محلِ وقوع کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ ہم نے جس مقام پر قدم رکھا تھا وہ ہموار چکنی چٹان اتنی لمبی چوڑی اور مسطح تھی کہ تراشا ہوا چبوترا معلوم دیتی تھی، پانی کی سمت جو کنارا تھا وہاں تراشی ہوئی لاتعداد کھونٹیاں سی بنی تھیں جن سے یقیناً کشتیاں باندھنے کا کام لیا جاتا تھا۔

ہم بہت دیر تک اردگرد کا جائزہ لیتے رہے پھر یہی طے پایا کہ اس وقت آرام کیا جائے اور صبح ہونے کے بعد آگے بڑھا جائے چنانچہ ہم کشتیوں سے کچھ فاصلے پر ایک خشک مقام تلاش کر کے کھلے آسمان کے نیچے لیٹ گئے۔ کسی بھی پیش آنے والے خطرے کے امکانات کے تحت ہم نے فیصلہ کیا کہ ایک آدمی باری باری جاگ کر پہرہ دیتا رہے۔ قرعہ اندازی میں پہلا نام جیکب کا نکلا اس لیے وہ بیٹھا رہا۔

بجوری پہاڑی پر قدم رکھتے ہی ہمیں جو سکون ملا وہ ناقابلِ بیان ہے۔ سب ہی کے چہرے اس خوف و ہراس سے آزاد نظر آ رہے تھے جو اوردفینا کے قیام کے دوران ہر وقت مسلط رہتا تھا، البتہ ساوری ابھی تک کچھ بجھی بجھی اور فکرمند دکھائی دے رہی تھی۔



دوسری صبح ہم خلافِ توقع بہت جلد بیدار ہو گئے۔ کیلاش کی ڈیوٹی حالاں کہ رات کے تیسرے حصے میں تھی لیکن وہ بھی تقریباً ہمارے ساتھ ہی اٹھ بیٹھی۔ سب سے پہلے ہم نے جھیل کے صاف و شفاف اور ٹھنڈے پانی میں غسل کیا، ساوری دور بیٹھی ہمیں پانی میں تیرنے اور ڈبکیاں لگاتے دیکھتی رہی پھر جب ہم باہر آئے تو ساوری نہایت سلیقے سے ہمارے لیے ناشتے کا دسترخوان ترتیب دے چکی تھی۔

ہم نے ایک عرصے بعد سیر ہو کر ناشتہ کیا پھر گرد و پیش

کے حسین مناظر دیکھنے لگے۔ کیلاش بطورِ خاص کافی پُرسکون اور خوش نظر آرہا تھا شاید اس لیے کہ وہاں جو کچھ تھا کوئی خواب نہیں بلکہ حقیقت تھی، ایک قدیم تہذیب کے آثار ہمیں واضح طور پر نظر آرہے تھے، ساوری ان تمام مناظر کو حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی کیونکہ وہاں کا ماحول اور وینا کے ماحول سے بہت مختلف اور پُرسکون تھا۔

مجھے خاص طور پر ایک عجیب سی مسرت کا احساس ہو رہا تھا، ایسا فرحت بخش اطمینان اور سکون مل رہا تھا جو کسی تھکے ہوئے مسافر کو اپنی منزل پر پہنچ کر ہوتا ہے، ایک وجدانی کیفیت میرے پورے وجود پہ طاری تھی، میری روح ایسی سرشاری محسوس کررہی تھی جس کو کوئی نام دینا مشکل تھا، جیکب بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے ماحول کا جائزہ لے رہا تھا۔

کنارے سے دور تک ہر سمت ہموار زمین پھیلی ہوئی تھی چٹان سے کوئی سو گز کے فاصلے پہ پتھر کی بنی ہوئی ایک سڑک تھی جو آگے جاکر ایک غار کے دہانے میں ضم ہوگئی تھی، اس راستے پر ہم نے ایک خاص چیز دیکھی سڑک کے دونوں کناروں پر کیاریاں بنی ہوئی تھیں اور ان کے درمیان تقریباً دس فٹ چوڑا راستہ تھا، ہم ٹہلتے ہوئے اس راستے کے قریب پہنچ گئے۔

"اس راستے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جمال؟" کیلاش نے پوچھا "کیا پتھر کا یہ راستہ ہزاروں سال پرانا نظر نہیں آتا؟"

"میں تمہارے خیال سے متفق ہوں۔" میں نے راستے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا "اس کا پتھر اندر تک گھس گیا ہے جیسے برس ہا برس تک اس پہ لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہا ہو۔"

"تمہارا مشاہدہ خاصا گہرا اور تیز معلوم ہوتا ہے۔" کیلاش نے تحسین آمیز نظروں سے مجھے دیکھا پھر جیکب سے بولا "کیوں فادر! تمہاری کیا رائے ہے؟"

"کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ یہ جگہ محفوظ ہے اور توہم پرست لوگ ڈر کے مارے آج تک یہاں نہیں آئے۔" جیکب نے سنجیدگی سے جواب دیا "لیکن قبل از وقت ہمیں کسی خوش فہمی کا شکار بھی نہیں ہونا چاہیے اس لیے کہ ابھی ہم نے پورے جزیرے کا جائزہ نہیں لیا۔"

"مجھے تو یہ ہموار میدان کسی ایئرپورٹ کی طرح نظر آتا ہے۔ ممکن ہے کسی زمانے میں یہاں اڑن کھٹولے اترتے ہوں۔" کیلاش مستقل جیکب کو گھیرنے کی کوشش کررہا تھا۔

"بالکل غلط۔" جیکب تیزی سے بولا "جمال نے ابھی ان راستوں کو جس غور سے ملاحظہ کیا ہے اس دور میں ہوائی جہاز کا کوئی وجود نہیں تھا، البتہ یہ ممکن ہے کہ اس دور کے لوگوں نے کسی قسم کی ہوائی مشین ایجاد کرلی ہو۔"

"مجھے یہ سب کچھ ایک خواب سا لگ رہا ہے۔" ساوری بولی "بوگا نے یہاں کا جو تصور پیش کیا تھا یہ جگہ اس سے قطعی مختلف نظر آرہی ہے۔"

"کیا خیال ہے، ہم غار کی جانب چلیں؟" میں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا پھر اپنے قدم آگے بڑھادیے، نہ جانے کیوں ایک انجانی کشش مجھے سب سے پہلے اس غار کی سمت جانے پر اکسا رہی تھی، تامی میرے ہمراہ تھا اور خوشی سے اچھلتا پھر رہا تھا۔ کیلاش نے اپنا سفری چرمی بیگ اٹھا کر شانوں سے لٹکا لیا جس میں دنیا جہان کی الم غلم چیزیں موجود رہتی تھیں، جیکب غار کی جانب بڑھنے سے کترا رہا تھا لیکن کیلاش کو آگے بڑھتا دیکھ کر وہ بھی چار و ناچار ہمارے ساتھ ہولیا۔

ساوری کو اس نے سامان اور کشتی کی نگرانی کی تاکید کردی تھی اس لیے وہ ہمارے ساتھ نہیں آئی۔

کچھ دیر بعد ہم غار کے دہانے پہ کھڑے تھے، دہانے کے سامنے پتھر کی بنی ہوئی رنگین محراب کوئی سو فٹ بلند رہی ہوگی۔ اس پر سنگ تراشی کے خوب صورت نقوش آج بھی واضح تھے البتہ کہیں کہیں سے پتھر اکھڑا ہوا نظر آرہا تھا، دہانے کے عین اوپر ایک پہاڑی چٹان چھجے کی طرح دور تک باہر نکلی ہوئی تھی۔ یہی سبب تھا کہ دور سے غار کا وہ دہانہ تاریک اور دھندلا دھندلا نظر آتا تھا۔

"میرا اندازہ ہے کہ کچھ عرصے تک یہ غار بھی جھیل کے پانی میں ڈوبا رہا ہے۔" میں نے کہیں کہیں نظر آنے والی کائی کو بغور دیکھتے ہوئے کہا "ہوسکتا ہے کہ یہ پورا جزیرہ غرقِ آب رہا ہو اور کسی زلزلے کے شدید جھٹکے کے سبب پانی کی سطح سے اوپر آگیا ہو بہرحال یہ بات یقینی نظر آتی ہے کہ یہ جزیرہ کبھی بے حد آباد اور خوش حال رہا ہوگا۔"

"آباد تک تو خیر ٹھیک ہے۔" جیکب نے جرح کی "ان عمارتوں کو دیکھ کر کوئی بھی اسی قسم کی قیاس آرائی کرسکتا ہے لیکن تم اتنے یقین سے ان لوگوں کو خوش حال کس طرح کہہ سکتے ہو جو یہاں آباد رہے ہوں گے؟"

"تم اگر کودن مغز نہ ہوتے تو محراب پہ بنے ہوئے نقوش اور سڑک کے اطراف کیاریوں کی موجودگی سے بھی جمال کی بات کی تصدیق کرسکتے تھے۔"

"تم نے جو دلیل پیش کی ہے وہ بھی انتہائی بچکانہ اور بحث طلب ہے... جیسی ثابت کی جاسکتی ہے۔" جیکب نے جھلا کر جواب

دیا یہ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اس وقت جزیرے کے جس علاقے میں ہیں صرف یہی حصہ خوش حال لوگوں سے آباد رہا ہو اور باقی علاقہ فاقہ مستوں پر مشتمل ہو۔"

"اگر تمہاری کٹ حجتی تسلیم کر لی جائے تو پھر ایک احمقانہ نتیجہ اور بھی اخذ کیا جا سکتا ہے۔" کیلاش نے سپاٹ آواز میں کہا۔ "اس جزیرہ نما کے دوبارہ نمودار ہونے میں کسی زلزلے کے امکانات کے علاوہ کسی جلالی دیوتا کی کروٹ یا انگڑائی کو بھی دخل ہو سکتا ہے۔"

"کیا مطلب؟" جیکب نے پوچھا۔

"کس بات کا مطلب دریافت کرنا چاہتے ہو؟ کروٹ کا یا انگڑائی کا؟"

"کیلاش!" میں نے جیکب اور کیلاش کی نوک جھونک کو ختم کرانے کی خاطر سنجیدگی سے پوچھا۔ "کیا تم ٹارچ یا لیمپ ساتھ لائے ہو؟"

"خیریت؟" کیلاش نے پھر جیکب کو چھیڑنے کی خاطر تعجب کا اظہار کیا۔ "کیا تم قادر کی نامعقولیت پر روشنی ڈالنا چاہتے ہو؟"

میں نے کیلاش کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جیکب غصے میں ہونٹ چبا کر رہ گیا پھر ہم غار کے اندر داخل ہو گئے۔ کیلاش نے چرمی بیگ سے ایک ٹارچ نکال کر میرے حوالے کر دی اور خود لیمپ سنبھال لیا۔ جیکب کیلاش کے قریب سے ہٹ کر میرے الٹے ہاتھ پر آ گیا۔

سرنگ نما راستے پر کچھ دور چلنے کے بعد ہم ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جو وسیع اور کشادہ صحن کی طرح دور تک پھیلی ہوئی تھی اس کے اوپر چھت بھی تھی لیکن اتنی بلند کہ ٹارچ کی روشنی وہاں تک نہیں پہنچ سکی۔ اس کی بلندی کا اندازہ ہمارے قدموں کی صدائے بازگشت سے بھی ہو رہا تھا۔

"یہ جگہ بالکل اولمپیا کے قدیم غار کی طرح معلوم ہو رہی ہے۔" جیکب نے آہستہ سے کہا لیکن اس کی آواز کی گونج بھی دور تک سنائی دی۔

خلاف توقع اس بار کیلاش نے جیکب پر کوئی فقرہ نہیں چست کیا۔ ہم محتاط انداز میں آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے رہے۔ ٹامی بدستور میرے آگے آگے چل رہا تھا۔ ہمارے پیروں کے نیچے جو فرش تھا وہ ہموار اور پختہ تھا لیکن وہاں پتھروں سے گرنے والی گرد صدیوں سے جمع ہو رہی تھی۔ میں نے ایک جگہ رک کر گرد کو کھرچ کر دیکھا تو فرش کی سطح چکنے سیاہ پتھر کی نظر آئی۔ "اب کیا خیال ہے تمہارا؟" میں نے جیکب سے دریافت کیا۔

"حیرت انگیز۔" جیکب نے سیاہ چکنے فرش کو ہاتھ سے محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "جو لوگ صدیوں پہلے یہاں آباد ہوں گے وہ یقیناً اپنے وقت کے بہترین معمار بھی تھے، فرش دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا ہے۔"

کیلاش ہمیں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تھا، اچانک اس نے ہمیں آواز دی تو ہم جلدی سے اٹھ کر اس کے قریب پہنچ گئے۔ وہ لیمپ ہاتھ میں بلند کیے کہہ رہا تھا۔ "جمال! دیکھو، یہ کیا ہے؟"

ہم حیرت زدہ نگاہوں سے اس ڈھانچے کو دیکھنے لگے جو تقریباً تیس فٹ اونچا اور اسی فٹ لمبا رہا ہوگا۔ وہ زرد رنگ کی کسی چمک دار دھات سے بنایا گیا تھا۔ ہم ڈھانچے کے قریب جا کر اس کا بغور جائزہ لینے لگے۔

"اگر میرا خیال غلط نہیں تو یہ کسی مشین کا ڈھانچہ لگتا ہے۔" میں نے کہا۔ "اسے غور سے دیکھو جس دھات سے بنایا گیا ہے اس پر ابھی تک زنگ کے معمولی سے اثرات بھی نظر نہیں آتے۔ نچلا حصہ گرد میں دبا ہوا ہے اگر ہم اس گرد کو ہٹا کر دیکھیں تو کچھ نئے انکشافات بھی ہو سکتے ہیں۔"

کچھ دور آگے جا کر ہمیں اسی قسم کے دو ڈھانچے اور بھی نظر آئے۔

"مجھے یہ جگہ ان ہوائی مشینوں کا اڈا معلوم ہوتی ہے۔" کیلاش نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہ نتیجہ چوتھی جماعت کا کوئی کند ذہن طالب علم بھی اخذ کر سکتا تھا۔" اس بار جیکب نے کیلاش پر فقرہ چست کیا لیکن کیلاش نے پلٹ کر کوئی جواب دینے کے بجائے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔ شاید وہ فوری طور پر جیکب سے الجھنے کے موڈ میں نہیں تھا یا پھر اسے بولنے کے مزید مواقع فراہم کرنا چاہتا تھا۔

میں ان عجیب و غریب انداز اور ساخت کے ڈھانچوں کو دیکھتا ہوا غار کے بائیں حصے کی جانب بڑھنے لگا، تھوڑی دور ہی آگے بڑھا تھا کہ مجھے تاریکی میں کوئی بلند سی چیز نظر آئی۔ میں تیزی سے ٹامی کے ساتھ اس کی سمت بڑھا پھر اچانک ڈر کر پیچھے ہٹا کیونکہ وہ کوئی دیو زاد نظر آ رہا تھا جو غالباً خاموش کھڑا ہماری حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہا تھا۔ میرے پیچھے ہٹتے ہی ٹامی نے خطرے کی بو سونگھ کر بھونکنا شروع کر دیا۔

جب اس مہیب دیو زاد نے کوئی حرکت نہ کی تو میں ہمت کر کے آگے بڑھا اور پھر میں نے روشنی کا دائرہ وسیع کیا تو معلوم ہوا کہ وہ چیز جسے میں دیو زاد سمجھ رہا تھا ایک دیو قامت مجسمہ تھا جو ایک بہت بڑے چبوترے پر کھڑا تھا اور اس تک پہنچنے کے لیے آٹھ بلند اور چوڑی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ بنیاد کا چبوترہ تقریباً پچاس مربع فٹ رہا ہوگا لیکن جس پائدان پر وہ مجسمہ

کھڑا تھا وہ بمشکل چھ مربع فٹ تھا، کیلاش نے قریب آ کر لیمپ کا رخ بھی مجسمے کی سمت کیا تو وہ اور زیادہ واضح نظر آنے لگا۔

مجسمے کی لمبائی آٹھ فٹ کے لگ بھگ تھی، ہم سب کی نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں، وہ کفن جیسے لباس میں لپٹا ہوا تھا لیکن اس طرح کہ اس کا دایاں بازو باہر تھا جس میں اس نے ایک مشعل پکڑ رکھی تھی، گردن اور اس کے اوپر کا حصہ بھی لباس سے باہر تھا، چہرہ مرد کا تھا، لمبی ناک، پتلے پتلے باریک ہونٹ، بڑی بڑی آنکھیں جن سے نشے کی سرمستی عیاں تھی، چہرے کے باقی حصے سے بلا کی سنجیدگی اور ذہانت کے پرسکون آثار نمایاں تھے جیسے مہاتما بدھ سامنے کھڑے ہوں، پیشانی کے اوپر مشرقی طرز کا صافہ سا بندھا تھا جس کے دونوں جانب چھوٹے چھوٹے پر نکلے ہوئے تھے، مجسمے کا وہ حصہ نیند کے یونانی دیوتا "ہنیپاس" سے ملتا جلتا تھا، لبادے کے اندر سے پشت کی جانب دو بڑے بڑے پر صاف دکھائی دے رہے تھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ فضا میں پرواز کی تیاری کر رہا ہو، اس کے عریاں پیر اور بازوؤں پر پٹھوں اور نسوں کو ——— سیاہ مرمر یا اسی قسم کے کسی پتھر سے اتنے حسین اور خوب صورت انداز میں ابھارا گیا تھا کہ یہ گمان ہوتا تھا کہ چبوترے پر کوئی زندہ دیو قامت انسان کھڑا ہو، سنگ تراشی کا ایسا مکمل اور نادر نمونہ ہماری نگاہوں سے پہلے کبھی نہیں گزرا تھا، بلاشبہ وہ ایک انمول اور نایاب شاہکار تھا جو اپنے وقت اور اپنے دور کی بہترین ترجمانی کر رہا تھا، ہم ابھی اپنے اپنے خیالوں میں گم تھے کہ جیکب نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

"جمال! مجسمے کے چہرے کو غور سے دیکھو ——— یہ ناقابلِ یقین حد تک اس بت سے مشابہ ہے جسے میں نے اورو فینا میں تباہ کیا تھا۔"

اور تب ہم نے غور کیا تو حیرت زدہ رہ گئے، میں نے ٹارچ کی روشنی اس کے چہرے کے خدوخال پر جما دی، بلاشبہ وہ مجسمہ اورو کا تھا جس کی پرستش قبیلے کے لوگ کرتے تھے۔

"میں تمہاری بصارت کی داد دیتا ہوں، تم نے درست اندازہ لگایا، یہ مجسمہ سو فی صد اورو کا ہے۔"

"میں اسے بھی تباہ کر دوں گا، مسمار کر دوں گا۔" جیکب مٹھیاں بھینچ کر بولا۔ "اس کی موجودگی ہمارے لیے بھوری پہاڑیوں پر بھی کوئی نیک شگون ثابت نہیں ہوگی اس لیے اس کا تباہ کر دینا ہی مناسب ہوگا۔"

"تم کہیں پاگل تو نہیں ہو گئے۔" کیلاش نے اسے غصے سے گھورا۔ "بھلا ایک مجسمے کی موجودگی ہمارے حالات پر کس طرح اثر انداز ہو سکتی ہے، حیرت ہے تم پادری ہونے کے باوجود ایسی فضول باتوں پر اعتقاد رکھتے ہو۔"

"خواہ تم کچھ بھی کہو۔ میں پہلی فرصت میں اسے برباد کرنے کی کوشش ضرور کروں گا۔"

"اگر تم آخری فیصلہ کر چکے ہو تو پھر دیر کس بات کی ہے چلو۔ شروع ہو جاؤ، مجسمے سے سر ٹکرانا یقیناً فیصلہ کن ثابت ہوگا۔ یا تو تم کام آ جاؤ گے یا یہ مجسمہ تمہارے اوپر گر پڑے گا۔"

"کیلاش!" میں درمیان میں بول پڑا۔ "جیکب ایک اعتبار سے ٹھیک کہہ رہا ہے، اگر لوگا اور اس کے قبیلے کے لوگوں کو علم ہو گیا کہ ان کے دیوتا کا اس قدر حسین مجسمہ یہاں موجود ہے تو وہ اور زیادہ اس کی پرستش شروع کر دیں گے۔"

"ہو سکتا ہے تم درست سوچ رہے ہو لیکن میں کسی قیمت پر بھی سنگ تراشی کے اس بے مثل نمونے کو تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔"

"تم کو اختیار ہے۔" جیکب نے کہا۔ "مجسمے کی تباہی کے وقت اپنی آنکھیں بند کر لینا۔ میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا۔"

"جمال نے برا کیا جو تمہیں بچا لیا ورنہ اب تک تم لوگا کے پجاریوں کی غذا کے طور پر کام آ چکے ہوتے۔"

میں ٹارچ کی روشنی میں مجسمے کا تفصیلی جائزہ لینے لگا اچانک میرے ——— ذہن میں ایک خیال کوندا، میں نے مصر کی قدیم تاریخ میں اورو کے مجسمے سے مشابہ مجسمہ کہیں ضرور دیکھا تھا۔ میں اپنی یادداشت کو کریدنے لگا پھر مجھے یاد آ گیا کہ وہ موت کا دیوتا یا فرشتہ تھا۔ مصر کی تاریخ میں اسے اسی نام سے یاد کیا گیا تھا۔ زندگی سے موت کی دنیا میں پرواز کی علامت اس کے پر تھے اور مشعل اس روشنی کی علامت تھی جو حیات بعد الموت میں ملتی تھی، جس شخص نے بھی اس مجسمے کو تراشنے، بنانے اور سنوارنے میں اپنی مہارت صرف کی تھی اسے دوسری زندگی پر ضرور یقین رہا ہوگا۔ میں نے کیلاش اور جیکب پر اس خیال کا اظہار کیا تو وہ بھی متفق ہو گئے۔

"لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مجسمہ یہاں کیوں رکھا ہے؟" جیکب نے بدستور نفرت سے کہا۔

"ممکن ہے کسی زمانے میں یہ جگہ مندر کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہو اور مقامی لوگ اس وسیع و عریض زیرِ زمین ہال میں پوجا پاٹ کے لیے جمع ہوتے ہوں۔" کیلاش بولا۔

"مجھے اس کے یہاں ہونے پر کیوں اعتراض ہے؟"

"اس لیے کہ یہ باتیں میرے مسلک کے خلاف ہیں۔"

"جیکب!" کیلاش یک لخت بے حد سنجیدہ ہو گیا۔ "تم کیا خدائی فوج دار ہو جو دوسروں کے مذہب اور ان کے عقیدوں پر انگلیاں اٹھانے کا اختیار رکھتے ہو؟"

"تم غلط سمجھ رہے ہو میرے دوست!" خلافِ توقع جیکب نرم آواز میں بولا۔ "میرا مقصد کسی موقع پر تمہیں پریشان کرنا نہیں تھا۔ رب عظیم کی قسم، میں کسی کے مذہب کو بھی برا نہیں سمجھتا لیکن مجھے اس جہالت اور دیوانگی پر ضرور اعتراض ہے جو انسان کو اس کے راستے سے گمراہ کر دیتی ہے۔"

میں نے محسوس کیا کہ جیکب اور کیلاش کے درمیان گفتگو کچھ زیادہ ہی سنجیدگی اختیار کرتی جا رہی ہے اس لیے میں نے ایک اور موضوع چھیڑ دیا۔ جلد ہی دونوں کے دلوں کا غبار دھل گیا، وہ دونوں بے تکلف دوست تھے۔ میں جانتا تھا کہ ان کے درمیان جو وقتی تلخی پیدا ہوئی ہے وہ زیادہ دیر تک برقرار نہ رہ سکے گی۔

ہم سیڑھیاں طے کرتے ہوئے اوپر پائدان تک گئے، مجھے پر بھی گرد کی دبیز تہیں موجود تھیں، خاصی دیر تک ہم اس کا قریب سے جائزہ لیتے رہے پھر اتر کر نیچے آ گئے۔ دوبارہ غار میں آگے بڑھنا شروع کیا، بمشکل پندرہ بیس گز آگے گئے ہوں گے کہ کیلاش نے چلا کر کہا۔

"ہمالہ احتیاط سے دیکھ بھال کر قدم آگے بڑھانا، یہاں مجھے ایک گہرا کنواں یا گڑھا بھی نظر آ رہا ہے لیکن تاریکی کی وجہ سے اس کی گہرائی کا اندازہ فی الحال نہیں لگایا جا سکتا۔"

کیلاش کی آواز پر ہم اس کے قریب چلے گئے، میں نے اس کنوئیں میں ٹارچ کی روشنی ڈالی لیکن اس کی سطح بدستور ہماری نگاہوں سے اوجھل رہی۔

"ممکن ہے غار کا یہ حصہ کسی زلزلے کی وجہ سے نیچے بیٹھ گیا ہو۔" میں نے کہا۔

"نہیں۔" کیلاش نے گڑھے کے قریب فرش کے کونے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا "پہلے میرے ذہن میں بھی یہی خیال ابھرا تھا لیکن ایسا نہیں ہے۔ اگر زلزلے کے جھٹکوں نے اس حصے کو متاثر کیا ہوتا تو سب سے پہلے وہ ستون ٹوٹتے جنہوں نے اس عمارت کو صدیوں سے اپنے اوپر اٹھا رکھا ہے۔ تم ذرا فرش کے کونے کو دیکھو یہاں بھی گولائی سے پلاستر کیا گیا ہے۔"

میں نے اکڑوں بیٹھ کر فرش کا معائنہ کیا تو مجھے بھی کیلاش کے خیال سے متفق ہونا پڑا۔

"پھر تمہارے خیال میں یہ کنواں عبادت گاہ کے درمیان میں کس مقصد سے تعمیر کیا گیا ہو گا؟" جیکب نے پوچھا۔



"ہو سکتا ہے کہ اس دور میں بھی تمہارے جیسے سر پھرے موجود رہے ہوں جن کو سزا دینے کی خاطر یہ کنواں وجود میں آیا ہو۔"

"میرا اندازہ کچھ اور ہے۔"

"وہ کیا؟" کیلاش میری سمت وضاحت طلب نظروں سے دیکھنے لگا۔

"جس تعداد میں یہاں قیمتی نوادرات اور مجسمے نظر آئے ہیں اس کے پیش نظر یہی سوچا جا سکتا ہے کہ یہ گڑھا کسی قسم کا زمین دوز راستہ رہا ہو گا۔"

"کیا مطلب؟" جیکب نے تیزی سے کہا۔ "کیا پرانے زمانے کے لوگ چھلانگ مار کر نیچے جاتے ہوں گے؟"

"ممکن ہے کہ پورا حصہ کسی قسم کی لفٹ ہو جسے کسی خاص میکنزم کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہو۔" میں نے جیکب کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کیلاش سے کہا۔

"جب تک ہم پوری طرح یہاں کی ایک ایک چیز کا بغور جائزہ نہ لے لیں کوئی آخری نتیجہ نہیں اخذ کر سکتے، البتہ ایک بات یقینی ہے کہ صدیوں پہلے یہاں جو لوگ رہتے ہوں گے وہ سائنس اور دیگر فنونِ لطیفہ کے میدان میں بھی خاصی سوجھ بوجھ کے مالک رہے ہوں گے۔"

ہم نے گڑھے کے ساتھ ایک طویل چکر لگایا، اس کے دائرے کا قطر کسی طرح بھی پندرہ فٹ سے کم نہ رہا ہو گا۔ فرش کو چاروں طرف سے نہایت گولائی میں بنایا گیا تھا اس لیے ہمیں یہ خیال ترک کر دینا پڑا کہ زلزلے کے اثرات نے اس مقام کو متاثر کیا ہو گا، معاً میرے ذہن میں ایک خیال تیزی سے ابھرا، میں نے جیب سے ایک سکہ نکال کر گڑھے میں نیچے کی جانب اچھال دیا پھر کان لگا کر اس کی آواز سننے لگا۔ تقریباً دس بارہ سیکنڈ کے بعد سکے کے کسی ٹھوس چیز سے ٹکرانے کی آواز سنائی دی۔

"تمہارا اندازہ مجھے درست معلوم ہوتا ہے۔" کیلاش بولا۔

"یہ کوئی زمین دوز راستہ ہے جسے کسی خاص میکنزم سے کنٹرول

کیا جاتا ہوگا۔"

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں واپس لوٹنا چاہیے۔"

"کیوں؟" کیلاش نے جیکب کو گھورتے ہوئے دریافت کیا۔ "کیا تمھیں یہاں کے آثارِ قدیمہ سے زیادہ دلچسپی نہیں ہے؟"

"بات آثارِ قدیمہ کی نہیں دور اندیشی کی ہے، ہمارے پاس بیٹری سیل کا زیادہ ذخیرہ نہیں ہے اس لیے ہمیں ان کا استعمال سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔" جیکب نے سنجیدگی سے کہا۔ "صدیوں پہلے جن معماروں، سائنس دانوں اور دانشوروں کی کوششوں نے اس حصے کو تعمیر کیا ہوگا انھوں نے یہاں شاید کے علاوہ قدرتی روشنی کا بھی ضرور خیال رکھا ہوگا۔"

"گڈ، تم نے بہت دنوں بعد ایک قاعدے کی بات کہی ہے۔" کیلاش بولا پھر ہم نے واپسی کے لیے قدم اٹھانے شروع کر دیے اچانک مجھے خیال آیا کہ میرا شامی موجود نہیں ہے۔ میں نے جیکب سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ وہ مجسمے کے چبوترے والی آخری سیڑھی پر کچھ سونگھتا پھر رہا تھا۔ ہم وہاں پہنچے تو جیکب کا خیال درست ثابت ہوا، شامی آخری سیڑھی کی بنیاد کو بار بار سونگھتا تھا پھر پنجوں سے اس مقام کو کھودنے کی ناکام کوشش کرنے لگتا، میں بڑی توجہ سے شامی کی حرکت کو دیکھتا رہا۔

"یہ غالباً اپنے لیے خوراک تلاش کر رہا ہے۔" جیکب نے کہا۔

"اب تم اپنے خیال کی مناسبت سے یہ بھی کہو گے کہ سیڑھی کے دوسری جانب کوئی چوہا بھی ضرور موجود ہے جو آواز دے کر شامی کی اشتہا کو بھڑکا رہا ہے۔"

میں نے شامی کو آواز دی وہ پہلا موقع تھا جب شامی نے میری آواز پر کوئی دھیان نہیں دیا، بدستور پنجوں سے بنیاد کھودنے میں مشغول رہا میں نے دوسری بار قدرے اونچی آواز میں پکارا لیکن اس بار بھی وہ اپنی جدوجہد میں مصروف رہا تو مجھے غصہ آ گیا، میں نے آگے بڑھ کر اس کے گلے میں پڑے ہوئے پٹے پر ہاتھ ڈالا پھر اسے بمشکل کھینچتا ہوا غار کے باہر لے آیا، اس روز مجھے شامی کی وہ حرکت سخت گراں اور ناگوار گزری تھی لیکن کیا معلوم تھا کہ شامی کی وہی حرکت بعد میں ہمارے لیے ایک حیرت انگیز انکشاف کا سبب بن جائے گی۔

غار سے باہر اس وقت ہلکی ہلکی دھوپ بے حد خوش گوار محسوس ہو رہی تھی ہم نے اپنے پڑاؤ کے لیے اسی غار کے دہانے کے قریب کا ایک حصہ منتخب کیا چنانچہ سب سے پہلے اپنا ساز و سامان اور پھر کشتیوں کو بھی گھسیٹ کر غار کے دہانے کے اندر تک لے آئے تاکہ کھانے پینے کا سامان بھی محفوظ رہے اور ہم بھی دور سے اپنے کسی دشمن کی نگاہوں میں نہ آ سکیں اس کام سے فارغ ہو کر ہم پہاڑی کے دامن میں پھیلے ہوئے علاقے میں نکل کھڑے ہوئے اس بار ساوری بھی ہمارے ساتھ تھی

پہاڑی دامن کا وہ علاقہ ہماری توقع کے برخلاف کافی وسیع تھا اور تقریباً تین میل کے دائرے میں پھیلا ہوا تھا اور بے حد زرخیز تھا، کناروں سے اوپر کا حصہ سرسبز جھاڑیوں اور گھنے جنگلات سے بھرا ہوا تھا لیکن یہاں ابھی تک نہ تو مجھے کوئی انسان نظر آیا نہ جنگلی جانوروں کے وجود کا کوئی نشان ملا میرے ذہن میں جینی کی داستان کا ایک ایک لفظ محفوظ تھا مگر وہاں مجھے کوئی جادوگر یا مافوق الفطرت مخلوق نہیں دکھائی دی۔ ممکن ہے وہ ہمیں دیکھ کر اپنی پراسرار قوتوں کے سبب وقتی طور پر نگاہوں سے اوجھل ہو گئے ہوں اور خاموشی سے ہماری نقل و حرکت کا جائزہ لے رہے ہوں۔

میں نے جینی کی داستان کو صرف اپنی ذات تک محدود رکھا تھا، اگر جیکب کو بھی جینی کی کہانی معلوم ہوتی تو شاید وہ ان گھنے جنگلات سے گزرنے کی ہمت کبھی نہ کرتا، بہرحال ہم سیاحوں کی طرح علاقے کا جائزہ لیتے رہے نشیبی علاقے جب ہم اور بلندی پر گئے تو کئی مقامات پر ہمیں ویسے ہی گڑھے نظر آئے جیسے جھیل کے کنارے موجود تھے، چاروں طرف گھومنے پھرنے کے بعد ہم نے پہاڑی پر چڑھنا شروع کیا۔

"تم لوگوں کے ارادے کیا ہیں؟" جیکب نے کہا۔ "کیا ایک ہی دن میں تمام علاقہ دیکھنے کا تہیہ کر چکے ہو؟"

"تم اگر تھکن محسوس کر رہے ہو تو بجرے پر ساوری کے ساتھ بیٹھ کر سستا لو، میں اور جمال تو اوپر تک جائیں گے۔"

"میں بھی آپ لوگوں کے ہمراہ چلوں گی۔" ساوری جو ایک ایک چیز کو بہت حیرت سے دیکھ رہی تھی سنجیدگی سے بولی۔

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔" کیلاش بولا۔ "تم خوشی سے ہمارے ساتھ چلو لیکن کیا تم فادر جیکب کو کندھے پر بٹھا کر پہاڑی پر چڑھ سکو گی؟"

"حماقت کی باتوں سے گریز کیا کرو۔" جیکب جھلا گیا۔ "میں اتنا گیا گزرا بھی نہیں کہ کسی عورت کے شانوں پر بیٹھ کر سفر کرنا پسند کروں۔"

"جو حرکت انسانی ہمدردی کی بنیادوں پر کی جائے اس میں شرم و حیا کو بھلا کیا دخل ہو سکتا ہے، ویسے تم اگر پیروں سے چلنا چاہتے ہو تو بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔"

جیکب نے گھور کر کیلاش کو دیکھا، کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن ساوری کی موجودگی میں خاموش رہنے میں زیادہ عافیت سمجھی پھر ہمارے ساتھ اوپر کی جانب چڑھنا شروع کر دیا اوپر جانے کا وہ راستہ جو ہم نے اس وقت اختیار کیا خاصا

پرخطر اور مخدوش تھا لیکن بہرحال ہم کسی نہ کسی طرح اوپر تک پہنچ گئے، میرا خیال تھا کہ ساوری درمیان میں ہی بول جائے گی لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہوا، وہ اوپر پہنچنے کے بعد بھی چاق و چوبند نظر آ رہی تھی البتہ جیکب لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا جو اس بات کی دلیل تھی کہ وہ بہت زیادہ تھک گیا ہے۔

کچھ دیر ستانے کے بعد ہم نے دوبارہ اپنا سفر شروع کیا وہ چھجے جو ہمیں نیچے سے نظر آئے تھے چٹانوں کو بڑی محنت اور مہارت سے کاٹ کر بنائے گئے تھے جہاں پر کبھی ایک شہر آباد رہا ہوگا لیکن اب محض اس کے کھنڈرات باقی رہ گئے تھے، ہر طرف تباہی کے زبردست آثار نظر آتے تھے پہاڑ کی چوٹی کے قریب غالباً کوئی عظیم الشان مندر تھا جس کی دیواروں کی بڑی بڑی سلیں بکھری پڑی تھیں، کچھ ٹوٹے پھوٹے مجسمے بھی موجود تھے لیکن اس طرح ریزہ ریزہ ہو چکے تھے کہ انھیں دوبارہ اصل شکل میں لانا تقریباً ناممکن تھا۔

وہ پہاڑی ایک سرد آتش فشاں تھی، ہم اور اوپر گئے جہاں سے ایک سڑک نما راستہ آتش فشاں کے دہانے تک بل کھاتا چلا گیا تھا، آتش فشاں کا وہ سرد دہانہ اب تقریباً ایک میل چوڑی جھیل بن چکا تھا جہاں پہنچنے کے لیے پہاڑی کے ایک کنارے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔

”اب میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ شہر جو اب کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے آتش فشاں پہاڑ کے سرد ہو جانے کے بعد ہی تعمیر ہوا تھا اور پھر شاید کسی کے شدید جھٹکوں سے تباہ و برباد ہو کر کھنڈرات میں بدل گیا۔“

”کیا قانون کی موٹی موٹی کتابوں میں جغرافیائی حالات کا ذکر بھی ہوتا ہے؟“ جیکب نے میرا مذاق اڑانے کی کوشش کی۔

”میں سمجھا نہیں۔ تم نے قانون کی کتابوں اور جغرافیے کا حوالہ کس مقصد سے دیا؟“ میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ”یہ تو زندگی کے وہ مشاہدے ہیں جو کوئی انسان بھی حاصل کر سکتا ہے۔“

”لیکن اس کا انسان ہونا بھی شرط ہے۔“ کیلاش نے گرہ لگائی تو جیکب تلملا کر رہ گیا پھر قدرے توقف کے بعد بولا۔

”ابھی ہمیں ان پہاڑیوں پہ ایک اہم چیز اور تلاش کرنی ہے۔“

”کوئی نئی اور تازہ حماقت۔“ کیلاش نے کہا۔

”نہیں۔ میں تمھارا کوئی تذکرہ نہیں کر رہا۔ میرا اشارہ دیوتاؤں کے دیوتا مقدس اور یگا کی طرف ہے جو قبیلے والوں کے بیان کے مطابق جھوری پہاڑیوں پر رہتا ہے اور اپنے درمیان کسی انسانی وجود کو برداشت نہیں کر سکتا۔“ جیکب کے لہجے میں گہرے طنز کی آمیزش تھی۔

”کسی خوش فہمی کا شکار بھی نہ ہو جانا۔“ میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ”آج یہاں ہمارا پہلا دن ہے، ہم کسی وقت بھی کسی نئی افتاد سے دوچار ہو سکتے ہیں۔“

”تم خواہ کچھ بھی کہو لیکن یہ علاقہ مجھے بے حد پرسکون اور قدرتی مناظر سے بھرپور نظر آ رہا ہے۔ عبادت و ریاضت کے لیے یہ نہایت مناسب جگہ ہے۔“

”لیکن آبادی کہاں سے لاؤ گے؟“ میں نے یوں ہی ایک سوال کیا تو کیلاش کو موقع مل گیا، سرگوشی میں بولا۔

”فادر جیکب اگر چاہے تو آبادی کا بندوبست بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کے لیے اسے ساوری کی جانب جھکنا پڑے گا۔“

”میرا مشورہ ہے کہ اب اگر ہم نیچے کی طرف واپس جھکنا شروع کریں تو زیادہ مناسب ہوگا۔“ خلافِ توقع جیکب نے کیلاش کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ”دوپہر کا کھانا کھا کر کچھ دیر آرام کر لیں، تاکہ باقی جائزہ شام کو لیا جا سکے۔“

جیکب کا مشورہ معقول تھا، ہمیں غار کے دہانے سے روانہ ہوئے تقریباً تین گھنٹے گزر چکے تھے دھوپ کی تمازت زیادہ محسوس ہوتی اگر ہوا جھیل کی سمت سے نہ چل رہی ہوتی۔ ہم نے واپسی کا راستہ دوسری سمت سے اختیار کیا جو نسبتاً زیادہ آسان تھا، اس طرف بھی ہمیں آتش فشاں سے ابلنے والے لاوے کے بہت سارے ٹیلے ملے جو اس بات کی تصدیق کرتے تھے کہ جھوری پہاڑی کی وہ قدیم اور تاریخی عمارتیں کسی آتش فشاں کے سرد ہونے کے بعد ہی عالم وجود میں آئی تھیں۔

دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد ہم کمر سیدھی کرنے کے ارادے سے لیٹ گئے، ساوری نے اپنے لیے ہمارے قریب ہی تھوڑے فاصلے پر ایک جگہ صاف کر لی تھی اور اس وقت چٹان سے ٹیک لگائے کسی گہری فکر میں غرق نظر آ رہی تھی۔

”جیکب! کیا تم سنجیدہ رہ کر میرے ایک نہایت معقول مشورے پہ غور کرو گے؟“ کیلاش نے مدھم آواز میں کہا۔

”اگر تم ساوری کے سلسلے میں کوئی حماقت کی بات زبان تک لائے....؟“

”گویا اس وقت تم بھی اسی کے بارے میں سوچ رہے تھے۔“ کیلاش اس کی بات تیزی سے کاٹتے ہوئے بولا۔ ”میں بڑے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ بھی اس وقت تمھارے بارے میں غور کر رہی ہے۔“

”تم نے اس بات کا اندازہ کس طرح لگا لیا؟“ جیکب نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔ ”کیا سرجری کے ساتھ ساتھ تمھیں علمِ نجوم سے بھی شغف رہ چکا ہے؟“

"زبان کو لگام دو بھونپو کی دُم! کیا تم نہیں جانتے کہ میں سمندری دیوتا ہوں اور دیوتا جو بات کہتے ہیں وہ پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔" کیلاش نے رعب دار لہجے میں وہی انداز اختیار کیا جو ہم نے اور وینا نے قبیلے والوں کو مرعوب کرنے کی خاطر اپنا لیا تھا۔

"خدا کا شکر کرو مسٹر جن کے پٹھے کہ ہم اس جہنم سے نکل بھاگے ورنہ لوگا نے سب کی اصلیت بے نقاب کر دی تھی۔"

"دیکھو فادر جیکب، غور سے دیکھو۔ ساوری کی دراز پلکوں پر شبنمی قطرے جھلملا رہے ہیں۔ اُف۔ شاید وہ بدنصیب لڑکی تمہارے جیسے بے خبر انسان کے پہلو میں محبت کے نغمے الاپنے کے خواب دیکھ رہی ہے۔" کیلاش نے اس بار شاعرانہ انداز میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم نے ضرورت سے کچھ زیادہ ناشتہ کر لیا ہے۔" جیکب نے مسکرا کر جواب دیا۔ "پیٹ زیادہ بھرا ہو تو انسان کو ہمیشہ اسی قسم کے اول جلول اور بے ہودہ خیالات گمراہ کرتے رہتے ہیں۔"

"میں تمہارے خیال سے متفق ہوں میرے دوست!" میں نے دبی زبان میں کہا۔ "لیکن کیلاش جو کچھ کہہ رہا ہے اس میں بظاہر کوئی برائی بھی نہیں۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو۔ کیا ساوری نے محض تمہاری خاطر سمورا، لوگا اور قبیلے والوں سے اپنی برسوں کی رفاقت کو ترک نہیں کر دیا؟"

"نہایت مہمل دلیل پیش کی ہے تم نے۔" جیکب بولا۔ "تمہارے جیسے قابل اور شہرت یافتہ بیرسٹر سے مجھے اس قسم کی پچپس جیسی منطق پیش کرنے کی قطعی امید نہیں تھی۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب بالکل صاف ہے۔ ساوری کی حیثیت قبیلے کے لوگوں کے درمیان ایک ملزم جیسی ہی تھی جو اپنی سزا کے دن بھگت رہی تھی۔ جیسے ہی اسے فرار کا موقع ملا اس نے اپنی آمادگی کا اظہار کر دیا۔"

"مانتا ہوں تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن تم کسی بے سہارا کو سہارا دینا بھی گناہ سمجھتے ہو؟ کیا دوسری شادی کی اجازت تمہارے مذہب میں....؟"

"پلیز کیلاش! میرے عزیز دوست۔" جیکب نے اس بار غم ناک لہجے میں درخواست کی۔ "میں تمہاری باتوں کا بُرا نہیں مانتا لیکن ایک درخواست کر رہا ہوں مجھ سے دوسری شادی کی بات دوبارہ کبھی نہ کرنا۔ مجھے اپنی کھوئی ہوئی محبت اپنی سلویا یاد آ جاتی ہے۔ ربِ عظیم کی قسم میں آج بھی اسے اٹھتے بیٹھتے یاد کرتا ہوں۔ اس کی یاد میری زندگی کا سرمایہ ہے۔"

"سوری جیکب!" کیلاش نے جلدی سے کہا۔ "اگر تمہیں میری باتوں سے کوئی صدمہ پہنچا ہے تو میں معافی کا طلب گار ہوں۔" جیکب کی رندھی ہوئی آواز نے مجھے بھی بے حد متاثر کیا۔ درخشاں کا تصور میرے ذہن کے پردوں پر ابھرنے لگا لیکن اسی وقت ساوری کی آواز نے ہمیں چونکا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ قبیلے کے لوگ ہماری تلاش میں آ رہے ہیں۔"

"کیا مطلب؟" میں نے تیزی سے اٹھتے ہوئے ساوری کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔

جیکب اور کیلاش بھی اس اطلاع پر اٹھ بیٹھے اور ساوری کو گھورنے لگے جو جھیل کی سمت کان لگائے کچھ سننے کی کوشش کر رہی تھی، پھر ہم نے بھی پانی کے اس شور کی آواز سن لی جو غالباً زوردار چپو چلانے سے پیدا ہو رہی تھی۔ مجھے حیرت ہوئی، ہم کنارے سے تقریباً سو گز دور غار کے دہانے کے اندر تھے لیکن وہ آواز رفتہ رفتہ واضح ہوتی جا رہی تھی۔ میں غور سے سنتا رہا اور تب مجھے احساس ہوا کہ وہ آواز صدائے بازگشت کے اصول پر غار کے اندر سنائی دے رہی تھی۔

ہم نے ساوری کو وہیں رکنے کی تاکید کی پھر اپنا آتشی اسلحہ سنبھال کر کنارے کی جانب قدم اٹھانے لگے۔ چاروناچار جیکب کو بھی ہمارے ساتھ آنا پڑا۔ ساوری کا اندازہ غلط نہیں تھا، ہم نے کنارے کے قریب پہنچ کر ایک کشتی کو اپنی جانب بڑھتے دیکھا جس میں لوگا اور سمورا کے علاوہ مصنوعی چہرے والا ایک پجاری بھی موجود تھا جو بڑی مستعدی سے چپو چلا رہا تھا۔

"کیا یہ مناسب ہوگا کہ ہم ان تینوں کو بھی ٹھکانے لگا دیں؟" جیکب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ لوگا اور سمورا کے بعد قبیلے کے دوسرے لوگ دوبارہ ادھر آنے کی جسارت نہیں کریں گے۔"

"غلط خیال ہے تمہارا۔" میں نے تیزی سے جواب دیا۔ "رہنما کے مر جانے سے منظم قوم کا شیرازہ بکھر جاتا ہے اور لوگ من مانی شروع کر دیتے ہیں۔ ہمیں لوگا سے گفتگو کرنے کے بعد ہی اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے۔"

"اس وقت دن کا اجالا ہے۔ اگر کبھی رات کے اندھیرے میں انھوں نے چڑھائی کر دی تو....؟"

"ناممکن۔ لوگا سے پہلے سمورا نے بھی مجھے یہی بتایا تھا کہ وہ بھوری پہاڑی پر کنارے سے آگے آنے کی جرأت نہیں کرتے۔"

"تم جو مناسب سمجھو لیکن میرا مشورہ یہی ہے کہ گربہ کشتن روزِ اول کا اصول ہمیشہ بے حد موثر اور کامیاب ثابت ہوتا ہے۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا، بوگا نے ہاتھ کا اشارہ کیا تو مصنوعی چہرے والے پجاری نے چیخ چلانا بند کر دیا۔ کشتی کنارے سے کچھ دور ہی رک گئی پھر بوگا نے ہمیں مخاطب کیا۔

"سمندری دوستو! ہم یہ درخواست لے کر آئے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ واپس چلو، ہم تمہاری مہمان نوازی کا عہد کرتے ہیں۔ تم جو چاہو گے ہمیں منظور ہوگا لیکن اس کے عوض تمہیں ہماری صرف ایک بات ماننی ہوگی۔"

"تقریر جاری رکھو بوگا! میں سن رہا ہوں۔" میں نے سرد اور ٹھوس لہجہ اختیار کیا۔

"فادر جیکب کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم اسے دیوتا اور ڈ کے نام پر بھینٹ چڑھا کر اور ریگا کو راضی کرنا چاہتے ہیں ورنہ مقدس اور ریگا کا عتاب ہمیں تباہ و برباد کر دے گا۔"

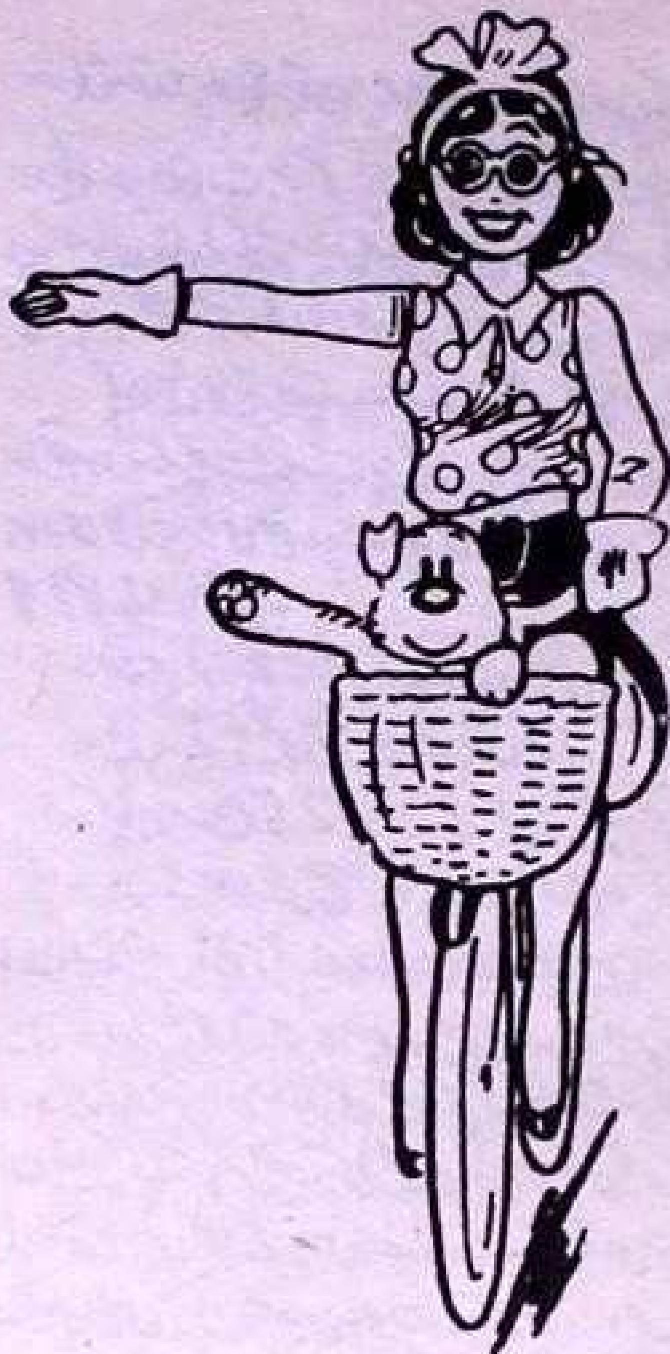
مجھے بوگا کی بات پر ہنسی بھی آئی اور غصہ بھی، میں نے سخت لہجے میں جواب دیا۔ "سردار بوگا! مجھے تم سے اس قسم کے پاگل پنے کی گفتگو کی امید نہیں تھی۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ فادر جیکب نے اور ڈ کے مجسمے کو تباہ کر دیا لیکن اس کا کچھ نہیں بگڑا۔ اگر تمہارا دیوتا ہمارے مقابلے میں زیادہ طاقت ور ہوتا تو ہم سب کو تباہ کر دیتا۔"

"میں سمجھ رہا ہوں لیکن میرے قبیلے کے لوگ آپے سے باہر ہو رہے ہیں۔"

"تم انھیں یقین دلانے کی کوشش کرو کہ ہماری حیثیت کیا ہے۔" میں نے بلند آواز میں کہا۔ "کیا تم بھول رہے ہو کہ تم نے خود ہی اس بات کا اقرار کیا تھا کہ میں بے پناہ اور لازوال قوتوں کا مالک ہوں۔"

"میں اب بھی یہی کہتا ہوں اس لیے کہ میری نظریں تمہیں پہچان گئی ہیں لیکن...."

"ایک بات اور غور سے سن لو۔" میں نے اس کا جملہ کاٹ کر کہا۔ "جینی کی روح اپنا انتقام پورا کرنے کے بعد آسمانوں کی جانب پرواز کر گئی ہے لیکن جاتے جاتے اس نے مجھے یقین دلایا تھا کہ میری قوت مقدس اور ریگا سے بھی زیادہ ہے۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ ہم تمہاری نظروں کے سامنے اس مقام پر کھڑے ہیں جہاں آج تک تمہارے کسی پجاری نے قدم نہیں رکھا؟ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ مقدس اور ریگا نے ہمیں اپنے درمیان قبول کر لیا؟ واپس لوٹ جاؤ بوگا! اور اپنے قبیلے کے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرو کہ ہمیں چھیڑنا



ان کے لیے تباہی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔"

بوگا نے فوراً ہی کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ سموہا اور مصنوعی چہرے والے پجاری سے سرگوشیوں میں کچھ مشورہ کر رہا تھا۔

"جمال! کیلاش نے آہستہ سے کہا۔ "مجھے جیکب کا مشورہ مناسب لگتا ہے اگر ہم اپنی تین گولیاں ضائع کر دیں تو پھر قبیلے کے دوسرے لوگ ہماری طرف آنے کی ہمت نہیں کر سکیں گے۔"

"نہیں کیلاش! جلد بازی میں کوئی فیصلہ مت کرو، پہلے دیکھو کہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔"

"تم نے اس وقت پھر کسی جینی کا نام لیا ہے۔" جیکب نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔ "کیا میں یہ سمجھوں کہ تم لوگ مجھے جینی کے بارے میں بے خبر رکھنا چاہتے ہو؟"

"میرے عزیز دوستو! ہم کوشش کریں گے کہ قبیلے کے لوگ فادر جیکب کو بھی معاف کر دیں۔" بوگا کی آواز ابھری تو جیکب کا سوال ٹل گیا۔

"تم غلط فہمی کا شکار ہو بوگا!" اس بار کیلاش نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ "غور سے میری بات سنو! ہم اس غار تک بھی ہو آئے ہیں جہاں تمہارے کہنے کے

مطابق مقدس اور یگا رہتا ہے۔ ہم تمہارے دیوتاؤں کے عظیم دیوتا اور یگا سے ملاقات بھی کر چکے ہیں۔ اس نے ہمیں کچھ عرصے تک اپنا مہمان بنانے کی پیشکش کی تھی جسے ہم قبول کر چکے ہیں۔ کیا تم اب بھی ہمیں فوری طور پر واپس چلنے کو کہو گے؟"

کیلاش کا تیر ٹھیک نشانے پر لگا۔ بوگا اور اس کے ساتھیوں کے چہرے سفید پڑ گئے وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے ہماری طرف بڑی عقیدت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے پھر بوگا نے سوال کیا۔

"مقدس اور یگا سے کس نے بات کی تھی؟"

"میں نے۔" میں تیزی سے بول پڑا۔

"کیا ہمارے دیوتا نے ہمارے لیے بھی کوئی پیغام دیا ہے؟"

"ہاں۔" میں نے چیخ کر جواب دیا۔ "مقدس اور یگا کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ تم نے ساوری کے سلسلے میں مصلحتوں کے پیشِ نظر دروغ گوئی سے کام لیا۔ اسی وجہ سے اور یگا نے دیوتا اورو کے عارضی اور مصنوعی مجسمے کی تباہی پر کسی غم و غصے کا اظہار نہیں کیا۔ کیا تم یقین کرو گے کہ اورو کا اصل مجسمہ غار کے اندر مقدس اور یگا کے پاس محفوظ ہے۔ اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں تو میں تمہیں دعوت دیتا ہوں ساحل پر اتر کر میرے ہمراہ غار تک چلو، میں تمہیں اپنی بات کا ثبوت پیش کر دوں گا۔"

"نہیں۔ ہمیں تمہاری بات پر اعتبار ہے۔" بوگا نے بدستور خوف زدہ آواز میں کہا۔ "مجھے علم ہے کہ تم بے پناہ قوتوں کے مالک ہو۔ اس لیے تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ بھی سچ ہو گا۔"

"اور یگا کا ایک فرمان اور غور سے سن لو۔" کیلاش گرج دار لہجے میں دہاڑتے ہوئے بولا۔ "تم آئندہ سے اس کے لیے گوشت، مچھلیاں اور پھل وغیرہ کی وافر مقدار بھینٹ چڑھانے کے لیے لاؤ گے۔ اس کے علاوہ تم ہمارا تمام سامان بھی پہلی فرصت میں یہاں لا کر کنارے پر چھوڑ جاؤ۔ یہ تمہارے مقدس اور عظیم اور یگا کا حکم ہے اور اگر تم نے یہ حکم نہ مانا تو تین روز کے اندر اندر اس کا قہر قبیلے والوں پر آسمانی عتاب بن کر نازل ہو گا۔ تمہارے درمیان ایسی خطرناک بیماریاں پیدا ہوں گی جن کا کوئی علاج تمہارے لیے ممکن نہ ہو گا۔ قبیلے کے لوگ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مریں گے اور تمہارا نام و نشان صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹ جائے گا۔"

"نہیں۔ نہیں۔" بوگا اور اس کے ساتھیوں کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخیں بلند ہونے لگیں پھر انھوں نے ہمیں یقین دلایا کہ وہ اور یگا کے طرف سے جاری ہونے والے فرمان سے انکار نہیں کریں گے۔"

"ایک بات اور کان کھول کر سن لو۔ اگر تمہارا رویہ ہمارے ساتھ دوستانہ رہا اور تم اور یگا کے حکم کی بلا چون و چرا پیروی کرتے رہے تو ہو سکتا ہے کہ ہم کچھ عرصے بعد مقدس اور یگا اور دیوتا اورو سے اجازت لے کر ایک بار پھر تمہارے درمیان واپس آ جائیں۔"

"ہم بڑی شدت سے اس مبارک دن کا انتظار کریں گے۔ مقدس اور یگا سے کہنا کہ وہ ہمارے اوپر رحم کرے۔"

"کہہ دوں گا لیکن تم اور یگا کے حکم کی تعمیل میں عجلت سے کام لینا۔"

"ساوری کہاں ہے؟" بوگا نے ڈرتے ڈرتے دریافت کیا۔

"اسے مقدس اور یگا نے اپنی خدمت کے لیے پسند کر لیا ہے۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا پھر بولا۔ "تمہارے دیوتا نے ان کشتیوں کو بھی غرق کر دیا جس میں سوار ہو کر ہم یہاں تک آئے تھے۔ اس کا حکم ہے کہ تم بھی آئندہ ایک وقت میں صرف ایک کشتی استعمال کرو گے۔ دو کشتیوں کے شور سے تمہارے دیوتا کے آرام و سکون میں خلل پڑتا ہے۔"

"ہم وہی کریں گے جو ہمارا عظیم دیوتا چاہتا ہے۔" بوگا نے جواب دیا پھر وہ واپس چلے گئے، جیکب نے اپنے سینے پر صلیب کا نشان بناتے ہوئے کہا۔

"خدا کی پناہ۔ ایسا سفید جھوٹ۔ ایسا کھلا ہوا فریب۔ آسمانی باپ تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔"

"بکواس۔ محبت اور جنگ میں تمام حربے جائز ہوتے ہیں۔" کیلاش نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جیکب بدستور کان کو ہاتھ لگا کر بار بار توبہ کر رہا تھا۔

بوگا اور اس کے ساتھی جب کشتی پر خاصی دور نکل گئے تو ہم غار کے دہانے کی طرف پلٹ آئے جہاں ساوری بے چینی سے ہماری منتظر تھی۔

●

رات کا کھانا کھانے کے بعد ہم غار کے دہانے کے اندر کی سمت ایک چٹان پر ہی لیٹ گئے تا کہ اوس سے محفوظ رہ سکیں۔ ہمارے پاس نہ بستر تھا نہ کمبل اور وہ رات خاصی سرد تھی چنانچہ ہم نے سردی سے بچنے کی خاطر کچھ لکڑیاں جمع کر کے آگ روشن کر لی پھر سونے کے ارادے سے لیٹ گئے۔ ساوری ہر چند کہ آزاد اور وحشی ماحول کی پروردہ تھی لیکن ہمارے سامنے اس ویرانے میں اسے کچھ ہچکچاہٹ اور حجاب محسوس ہو رہا تھا۔ ہم نے جو آگ روشن کی تھی وہ سردی نے

بچنے کی خاطر خاصی تھی۔

"کیلاش!" جیکب نے لیٹے لیٹے کہا۔ "کیا تمہیں امید ہے کہ بوگا اور اس کے ساتھی ہمارا باقی سامان واپس کر دیں گے؟"

"کیا مطلب؟" کیلاش نے چونکتے ہوئے جیکب کو گھورا۔

"اب تمہیں اپنے قیمتی سامان کی فکر لاحق ہو رہی ہے لیکن اس وقت جب ہم بوگا کو قبیلے میں آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے تم نے بکواس کی تھی کہ مقدس باپ ہمیں کبھی معاف نہ کرے گا۔"

"وہ جملہ میں نے تم دونوں کی دروغ گوئی کے سلسلے میں کہا تھا۔ تم چاہتے تو بغیر جھوٹ بولے بھی اپنا سامان طلب کر سکتے تھے۔"

"پہلے یہی ارادہ تھا لیکن تم نے مجھے جھوٹ بولنے پر مجبور کر دیا۔"

"میں نے کہا خدا کے غضب سے ڈرو۔ کیا میں نے تم دونوں سے جھوٹ بولنے کی فرمائش کی تھی؟"

"تمہارا کیا خیال ہے، کیا ساوری کو ہم بیاہ کر لائے ہیں جو بوگا اور اس کے قبیلے کے لوگ ہمیں باجے گاجے اور مع جہیز کے سازوسامان کے رخصت کرتے؟"

"تم فکر مت کرو جیکب!" میں نے اس خیال سے کہ کہیں جیکب کو ساوری والا مذاق گراں نہ گزرے جلدی سے کہا۔ "بوگا کے دیوتا بھی ہمارا تمام سامان یہاں تک چھوڑ کر جائیں گے۔"

"تم، تم بھی اس دور دراز سفر میں میرے لیے بہت گہرے اور پراسرار ثابت ہو رہے ہو۔" جیکب نے سنجیدگی سے شکایتی انداز اختیار کیا۔

"میں سمجھا نہیں۔"

"کچھ باتیں ایسی ضرور ہیں جو تم دونوں مجھ سے چھپا رہے ہو۔"

"مثلاً؟" کیلاش نے پوچھا۔

"تم اپنی چونچ بند ہی رکھو۔" جیکب نے کیلاش سے کہا پھر مجھ سے مخاطب ہو کر بولا۔ "ایک بار تم نے اور وینا کے جزیرے پر بھی جینی کی پراسرار طاقت کے سلسلے میں ٹالنے کی کوشش کی تھی اور۔ کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ بوگا نے صرف تم کو ہمارے مقابلے میں زیادہ دلچسپ کیوں کہا تھا؟"

"اپنی اپنی پسند اور اختیار کی بات ہے۔" میں جیکب کے بھولپن پر مسکرا دیا۔ "ویسے تمہارا اصرار ہے تو میں بوگا سے دوسری بار یہ تقاضا ضرور کروں گا کہ وہ ہمارے مقابلے میں تم کو زیادہ دل پسند شخصیت قرار دے۔"

"اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر فادر جیکب کی حماقتیں اس سفر میں ہمارے ساتھ نہ ہوتیں تو یہ سمندری سفر انتہائی خشک اور بور ثابت ہوتا۔" کیلاش بولا۔

"جمال! کیا تم اس بات کی وضاحت کرو گے کہ بوگا نے تمہارے بارے میں یہ کیوں کہا تھا کہ تم بے پناہ اور لازوال قوتوں کے مالک ہو؟" جیکب نے کیلاش کے جملے کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"بھگوان کے لیے اس وقت ہمارا دماغ مت چاٹو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں جینی کے بارے میں بہت جلد سب کچھ بتا دوں گا۔" کیلاش نے تیزی سے کہا۔

"ٹھیک ہے، میں دوبارہ اصرار بھی نہیں کروں گا۔" جیکب نے ناخوش گوار لہجے میں کہا پھر اپنی خفگی کا اظہار کرنے کی خاطر دوسری طرف کروٹ لے لی۔ میں اس کی اس معصوم حرکت پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

کچھ دیر بعد جیکب کے خراٹے نشر ہونے لگے، کیلاش بھی جلد ہی نیند کی آغوش میں پہنچ گیا۔ میں نے ساوری کی جانب نگاہ ڈالی۔ وہ آنکھیں بند کیے اور گھٹنے پیٹ کی جانب سمیٹے خاموش پڑی تھی، لیٹنے کا انداز بتا رہا تھا کہ دن بھر کی تھکن نے اسے بھی دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا ہے۔

اس رات ہم نے باری باری جاگتے رہنے کی ڈیوٹی نہیں لگائی تھی لیکن نہ جانے کیوں مجھے تھکن کے باوجود نیند نہیں آ رہی تھی، ایک عجیب سی اضطرابی کیفیت مجھے بے چین کیے ہوئے تھی، بار بار میرے ذہن میں یہی خیال ابھر رہا تھا کہ کیا واقعی درخشاں بھوری پہاڑیوں کے اندر ہی کہیں موجود ہے۔ بے چینی سے میری راہ دیکھ رہی ہے، میں سنگلاخ چٹان پر پڑا اِدھر اُدھر کروٹیں بدلتا رہا، میری بے چینی بڑھتی گئی پھر یک لخت میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

رات کے سناٹے میں مجھے کہیں دور سے مدھر موسیقی کی آواز ہوا کے دوش پہ لہراتی سنائی دی تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں پھر موسیقی کی لے پر کسی عورت کی سحر خیز اور روح پرور آواز ابھری تو میں مشینی انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ نغمہ ایسا دل گداز تھا کہ مجھ پہ وجد کی حالت طاری ہو گئی۔ نسوانی آواز اتنی شیریں اور ایسی سریلی تھی کہ رگ رگ میں سماتی جا رہی تھی۔

میں اپنی جگہ خاموش کھڑا اس نغمے کو سنتا رہا اور جھومتا رہا۔ وہ آواز کسی ایک ہی عورت کی تھی لیکن اس طرح چاروں سمت گونج رہی تھی کہ کسی ایک سمت کا تعین کرنا دشوار تھا۔ اس نغمے کے بول میں ایسی بے چارگی اور آواز میں ایسا سوز اور تڑپ تھی کہ میں ڈوب کر رہ گیا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ آواز درخشاں کی ہو اور وہ مجھ سے شکایت کر رہی ہو

ایک بار میں نے سوچا کہ اس آواز کا تعاقب کروں اور دیکھوں کہ وہ کون ہے جو رات کے اس ویران سناٹے میں فضا کو ابھی نغمگی سے سحر انگیز کر رہی ہے لیکن پھر میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

مجھے حیرت تھی کہ دن بھر علاقے میں دور دور تک گھومنے پھرنے کے باوجود مجھے وہاں اپنے سوا کوئی اور نظر نہیں آیا لیکن اتنی رات گئے ایک عورت یا لڑکی کی پرسوز آواز پورے علاقے میں گونجتی پھر رہی تھی۔ میں اپنی جگہ گم صم کھڑا نغمے کے بول سنتا رہا پھر یک لخت وہ آواز آنا بند ہو گئی یوں لگا جیسے کسی نے ریکارڈ پر سے سوئی اٹھالی ہو۔

میں بہت دیر تک بے چینی کے عالم میں کھلے آسمان کے نیچے سنگلاخ چٹان پر ٹہلتا رہا، فضا میں خنکی بڑھتی جا رہی تھی مجھے اس بات پر تعجب ہوا کہ دن میں بھوری پہاڑی کا وہ علاقہ جس قدر گرم تھا رات کو اس سے کہیں زیادہ سرد تھا، کچھ دیر تک میں سردی برداشت کرتا رہا پھر دوبارہ اپنی جگہ آگیا، اس خیال سے کہ آگ بجھنے نہ پائے میں نے دو تین خشک لکڑیاں الاؤ میں ڈالیں اور لیٹ کر اس آواز پر غور کرنے لگا جس کے مدھر بول بدستور میرے کانوں میں رس گھول رہے تھے، میں اس آواز کو واہمہ قرار نہیں دے سکتا اس لیے کہ میں نے اسے پورے ہوش و حواس میں سنا تھا، ایک دو بول تو اتنے خوب صورت تھے کہ میرے دل پر نقش ہو کر رہ گئے تھے۔

میرے ذہن میں جینی کی داستان ابھر آئی، اس نے مجھے بھی بتایا تھا کہ خود لوگا اسے بھوری پہاڑیوں پر چھوڑ گیا تھا جہاں گھنے جنگلات میں لاتعداد طویل العمر جادوگر رہتے تھے۔ ان ہی جادوگروں نے جینی کو پراسرار علم کی تعلیم دی۔ وہ اپنے فن میں یکتا تھے جینی کے بیان کے مطابق وہ جب چاہتے نظر آتے اور جب چاہتے نظروں سے اوجھل ہو جاتے۔ جینی نے خاص طور پر مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ دو سال تک بھوری پہاڑیوں میں رہنے کے باوجود اسے وہاں نہ تو کبھی کوئی معصوم بچہ نظر آیا نہ کوئی عورت۔

پھر وہ عورت کون تھی جو اتنی رات گئے پرسوز آواز میں دل گداز نغمہ الاپ رہی تھی اور گاتے گاتے اچانک اس کی آواز آنا بند کیوں ہو گئی، میری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید اس پراسرار معمے کو حل کرتے ہوئے اس کی عقل خبط ہو جاتی یا وہ دہشت اور خوف سے دیوانہ ہو کر پہاڑیوں کے درمیان دوڑنے لگتا اور کسی بھیانک ڈھلان سے پھسل کر ابدی نیند سو جاتا مگر مجھ پر ایسی کوئی کیفیت طاری نہیں ہوئی، اس لیے کہ میرے ہاتھ میں مجذوب کی انگشتری موجود تھی اور ربیک کا وہ عجیب و غریب تحفہ بھی میرے گلے میں لٹک رہا تھا جو جینی نے مجھے دیا تھا۔ مجھے ان بے پناہ اور لازوال قوتوں کا مطلق کوئی علم نہیں تھا جس کا احساس مجھے سب سے پہلے جینی کی پراسرار روح نے دلایا، جیکسن نے بھی ان ہی قوتوں کی جانب میری توجہ دلائی تھی پھر لوگا نے بھی اس کی تصدیق کر دی۔

میں قدرت کے معجزوں سے متعدد بار زندگی جیسی عظیم نعمت سے محروم ہونے سے بال بال بچ چکا ہوں ممکن ہے وہ واقعات اور حادثات جن سے میں دوچار ہو چکا ہوں میرے پڑھنے والوں کو ایک من گھڑت اور فرضی داستان لگے لیکن جو کچھ میرے اوپر گزر چکی ہے میرا دل اس کا گواہ ہے۔ مجھے جینی کے وہ آخری جملے بھی یاد ہیں جو اس نے ساگو اور سمودا کے مقابلے کے وقت کہے تھے، اس کی پراسرار روح اپنا انتقام پورا کرنے کے بعد آسمان کی سمت پرواز کر گئی تھی اگر وہ زمین پر ہوتی تو میری الجھن کو دور کرنے کی کوشش ضرور کرتی۔ ایک موقع پر اس نے مجھے یہ یقین بھی دلایا تھا کہ میری قوتیں عظیم دیوتاؤں سے بھی زیادہ ہیں اور یہ کہ مقدس اور بیگا بھی مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

میں اپنے خیالوں میں گم ہوتا چلا گیا، نغمے کے رسیلے بول میرے ذہن میں گونجتے رہے پھر اچانک مجھے یوں لگا جیسے کوئی مجھے آہستہ آہستہ آوازیں دے رہا ہو، ایک دو بار میں نے اسے اپنا واہمہ قرار دیا۔ بھوری پہاڑیوں کے ان ویرانوں میں آدھی رات گئے بھلا کون مجھے میرے نام سے آواز دے سکتا تھا لیکن تیسری بار جب وہ آواز زیادہ صاف اور واضح طور پر میری قوت سماعت سے ٹکرائی تو میں آہستہ سے اٹھا، نظر گھما کر دیکھا تو ایک لمحے کو خوف کی سرد لہر میرے وجود میں بجلی کے کرنٹ کی مانند دوڑ گئی۔ مجھ سے بمشکل بیس فٹ کے فاصلے پر ایک انسانی ہیولا کھڑا تھا، میں نے اپنے دوسرے ہاتھ پر زور سے چٹکی بھری تو اندازہ ہوا کہ میں خواب نہیں دیکھ رہا۔

”جمال! میرے نادان بچے، کیا تم میری آواز نہیں سن رہے؟“ چوتھی بار مجھے مخاطب کیا گیا تو میں خدا کا نام لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

”کون ہو تم!“ میں نے سپاٹ لہجے میں دریافت کیا۔

”آہستہ بولو۔ تمہارے ساتھیوں کی آنکھ کھل گئی تو مجھے تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہونا پڑے گا۔ میرے ساتھ آؤ۔ مجھے تم سے کچھ ضروری اور اہم باتیں کرنی ہیں۔ ڈرو نہیں۔ میں تمہیں کوئی زک پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گا۔“

وہ انسانی ہیولا جو قد و قامت کے اعتبار سے بڑا قوی ہیکل

دکھائی دیتا تھا نہایت نرم آواز میں بولا پھر میرے جواب کا انتظار کیے بغیر گھوم کر ساحل کی طرف قدم اٹھانے لگا۔ اس کی آواز میں کوئی ایسا سحر ضرور موجود تھا جو میں تمام احتیاطی تدابیر کو بالائے طاق رکھ کر اس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ کچھ دور تک ہم خاموشی سے آگے پیچھے چلتے رہے پھر ایک بڑے پتھر کے قریب پہنچ کر وہ دوبارہ میری جانب پلٹا میرے اور اس کے درمیان اس وقت بھی بیس فٹ کا فاصلہ برقرار تھا' تاریکی کے سبب میں ٹھیک طور پر اس کے چہرے کے خدوخال نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن وہ یقیناً مسکرا رہا ہوگا ورنہ "میرے بچے" کہہ کر مجھے کیوں مخاطب کرتا، میرا دل چاہا کہ آگے بڑھ کر اسے قریب سے دیکھوں لیکن شاید اس نے میرے دل کا بھید پڑھ لیا تھا۔

"نہیں سیدی! تم میرے قریب آنے کی کوشش مت کرنا' جو فاصلہ ہمارے درمیان ہے اسے برقرار رہنے دو' اسی میں خدا کی مصلحت ہے۔"

اس ویرانے میں ایک پراسرار نووارد کی زبان سے "سیدی" اور "خدا" کا نام سن کر مجھے حیرت ہوئی' میں ایک لمحے کو خاموش رہا پھر میرے ذہن میں یک لخت نیک طینت اجنا کا تصور ابھر آیا، اگر جینی کے بیان کے مطابق وہ کوئی جادوگر ہوتا تو اس کی زبان سے "سیدی" یا "خدا" کے الفاظ کبھی ادا نہ ہوتے۔

"تم دور اندیش بھی ہو اور ذہین بھی لیکن افسوس کہ اپنے راستے سے بھٹک گئے۔"

"میرا اندازہ اگر غلط نہیں تو تم کوئی جن ہو اور...."

"میں تمہاری ذہانت کی تعریف کر چکا ہوں۔"

"تم نے ابھی کہا تھا کہ میں اپنی راہ سے بھٹک گیا ہوں" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا "کیا تم میری رہنمائی کر سکتے ہو؟"

"تم جانتے ہو سیدی کہ ہم وہ پوشیدہ مخلوق ہیں جنہیں آگ سے پیدا کیا گیا' ہم عام انسانوں کے مقابلے میں زیادہ مستقل مزاج ہوتے ہیں البتہ ہم میں سے جو راستے سے بھٹک جائے وہ ضدی اور شہ زور بن جاتا ہے۔"

"میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ مجھے جس کی تلاش ہے یہیں کہیں موجود ہے۔" میں نے بلا کسی تمہید کے اپنے دل کی بات کہہ دی۔ "مجھ سے بے حد قریب لیکن میری آنکھیں اسے دیکھنے سے قاصر ہیں۔"

"میں جانتا ہوں کہ تم اپنی ضد سے باز نہیں آؤ گے لیکن میری مانو تو واپس ان ہی راستوں کی طرف لوٹ جاؤ جن سے گزر کر تم اس منزل تک پہنچے ہو۔"

"ان راستوں پر میرے لیے کرب اور اذیتوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔" میں نے کھل کر اپنا مدعا بیان کیا۔ "مجھے اپنی روح' اپنی زندگی اپنی درخشاں کی تلاش ہے۔"

"سنو جمال! تم نے اپنی جوانی کے نشے میں بعض اہم باتوں پر توجہ نہیں دی' تمہیں بار بار سنبھلنے کے مواقع ملے لیکن تم نے سب گنوا دیے اور اب تم ایک ایسے دوراہے پر کھڑے ہو جہاں ایک طرف گھپ اندھیرا ہے اور دوسری سمت...."

"مجھے اپنی درخشاں کی تلاش ہے۔" میں نے براہ راست انداز اختیار کیا۔ "اگر تم مجھے وہ راستہ دکھا سکو جو مجھے درخشاں تک لے جائے تو میں تمہارا احسان مند رہوں گا بصورت دیگر میں یہی کہوں گا کہ تم وقت ضائع کر رہے ہو۔"

وہ ایک لمحے کے لیے خاموش رہا پھر ایک لمبی سانس لے کر بولا۔

"میں جانتا تھا جمال! کہ تم جس راستے پر اتنے آگے نکل آئے ہو وہاں سے تمہاری واپسی دشوار ہو گی۔"

"درخشاں۔ صرف درخشاں کی بات کرو۔" میرے لہجے میں وحشت شامل ہو گئی' میں جانتا تھا کہ اجنا کی قوتوں کے لیے ہر چیز ممکن ہوتی ہے' وہ یقیناً میری مدد کر سکتا تھا' میں چاہتا تھا کہ قبل اس کے کہ وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو اس سے درخشاں کا پتہ دریافت کر لوں۔

"تمہارا خیال درست ہے۔" اس نے ناگوار انداز میں جواب دیا۔ "تم جس کی تلاش میں بھٹک رہے ہو اس کا عکس ان ہی پہاڑیوں میں موجود ہے۔"

"مجھے یقین تھا کہ یہی میری منزل ہو گی۔" میں خوشی سے چیخ اٹھا' اس نے کہا تھا کہ درخشاں کا عکس میرے قریب ہی کہیں موجود ہے لیکن میں خوشی میں اس قدر سرشار ہو گیا کہ عکس کی تشریح نہیں دریافت کی۔

"میں تمہاری وقتی مسرتوں کا اندازہ لگا سکتا ہوں سیدی جمال! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وقت کی باگ اس وقت تمہارے ہاتھ میں ہے' تم جو چاہو گے وہی ہو گا۔ ایک طویل مدت تک تم مختلف حالات میں وقت پر حکومت کرو گے لیکن اس کے بعد...."

"اس کے بعد کیا ہو گا۔ یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔" میں نے بہک کر کہا۔ "فی الحال تم مجھے میری درخشاں کا پتہ بتا دو۔"

"کیا وہ تمہارے سینۂ دل میں موجود نہیں؟"

"ہے۔ مگر میں اسے ظاہری حالت میں دیکھنا چاہتا

ہوں اسے چھونا چاہتا ہوں محسوس کرنا چاہتا ہوں۔"

"تم۔ ہاں سیدی جمال! تم ایک فریبِ مسلسل کا شکار ہو وقت نے تمہیں ایک طلسم میں گرفتار کر رکھا ہے کاش تم ان باتوں کو سمجھ سکتے۔"

"ہو سکتا ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن تم نے میری درخشاں کو کبھی قریب سے نہیں دیکھا ورنہ ہوش مندی کی باتیں نہ کرتے۔" میرے لہجے میں طنز آ گیا۔

"جو خوب صورت اور حسین آغوش کے متلاشی ہوں وہ ہمیشہ صراطِ مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں۔ تم جس راستے پر قدم اٹھا چکے ہو اس پر کبھی دھند چھائی ہوئی ہے۔ مجبوری پیار کی طلسم کو تمہیں اور گمراہ کر دے گا۔ تم طاقت کا وہ عظیم سرچشمہ بن جاؤ گے جو ناقابلِ شکست ہوگا لیکن وقت کی بساط جب اپنا رخ پلٹے گی اس وقت تمہیں پچھتاووں کا شکار ہونا پڑے گا اور اس وقت تم قانونِ قدرت کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاؤ گے لیکن....."

"میں نے تم سے درخشاں کا پتہ دریافت کیا ہے۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر درشت انداز میں تیزی سے کہا۔

"تم بہت جلد اس فریب کو حاصل کر لو گے جسے تم حقیقت سمجھ رہے ہو۔" وہ ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔ "افسوس تمہیں کتنے موقع ملے مگر تم نے سب اپنی دیوانگی میں کھو دیے خدا کے ایک برگزیدہ بندے نے تمہیں زخمی بھی کیا لیکن تم اس زخم کی ٹیس کا مفہوم نہ سمجھ سکے، اپنے عاشقانہ جنون میں مبتلا رہے، کاش تم ان باتوں کو سمجھ لیتے تو کندن بن جاتے۔"

"وہ آواز جو کچھ دیر پیشتر میرے کانوں میں رس گھول رہی تھی کس کی تھی؟" میں نے اس کی نصیحت آموز باتوں سے کترانے کے لیے گفتگو کا رخ بدلا۔

"وہ اس طلسم کدے کی ایک بھٹکتی ہوئی بدروح تھی جو اپنی آواز کے سحر سے تمہیں الجھا رہی تھی۔"

"لیکن جینی نے مجھ سے کچھ اور کہا تھا۔" میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ "اس نے کہا تھا کہ یہاں گھنے جنگلات میں طویل العمر جادوگر رہتے ہیں جو شب و روز اپنے علم و عمل میں ڈوبے رہتے ہیں مگر ان کے درمیان کوئی عورت یا بچہ....."

"جینی نے تمہیں جو داستان سنائی ہے میں اس سے آگے بھی بہت کچھ جانتا ہوں لیکن تمہیں صرف درخشاں کا پتہ چاہیے کیوں جمال!" اس بار اس کی آواز میں تلخی اور طنز کی آمیزش موجود تھی۔

"ہاں۔ اگر مجھے اس کی تلاش نہ ہوتی تو میں اپنی جاگیر کو خیرباد کہہ کر ان سنگلاخ چٹانوں میں نہ بھٹک رہا ہوتا۔"

"مطمئن رہو۔ تم جس فریب کے متلاشی ہو وہ بہت جلد تمہیں مل جائے گا۔"

"کہاں ہے وہ میرا گوہرِ مقصود جس کی تلاش نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے۔"

"اسی غار کے دہانے کے اندر جہاں تم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ پڑاؤ ڈالا ہے۔"

"گویا تم۔ تم جانتے ہو کہ وہ کہاں ہے۔" میں نے اضطرابی لہجے میں خوشامد کی۔ "مجھ پر رحم کرو۔ مجھے میری منزل کی نشان دہی کر دو۔"

"میں تمہاری بے چینی محسوس کر رہا ہوں۔" اس نے خشک آواز میں جواب دیا۔ "جلد بازی سے کام مت لو۔ تم نے جس راستے پر قدم اٹھایا ہے وہ نیکوکاروں کی راہ نہیں کہی جا سکتی اس لیے میں فی الحال تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا البتہ اتنا ضرور بتا سکتا ہوں کہ تمہارے ساتھ جو جنس جانور موجود ہے وہی تمہاری منزل کی نشان دہی کے لیے تمہارا بہترین رفیق ثابت ہوگا۔"

"میرا شامی۔" میں خوشی سے اچھل پڑا۔ "کیا وہ جانتا ہے کہ میری روح، میری زندگی کہاں ہے؟"

"جنونی کیفیتوں سے پرہیز کیا کرو سیدی جمال!" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔ "تم تو بے حد ذہین آدمی ہو۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ کتے اپنے مالکوں کی مہک پہچانتے ہیں یہ اور بات ہے کہ سونگھنے کی یہی قوت اکثر ان جنس جانوروں کو بھی فریب میں مبتلا کر دیتی ہے۔"

"تمہاری باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں۔" میں نے متوحش ہوتے ہوئے دل سے احتجاج کیا۔ "کیا تم سیدھے سادے لہجے میں کھل کر گفتگو نہیں کر سکتے؟"

"جب عقل پر پردے اور نگاہوں کے سامنے دھند کی چادر پڑی ہو تو انسان اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے۔"

"کیا تم نے صرف یہی کہنے کی غرض سے مجھے آتنی رات گئے تکلیف دی تھی؟" میں نے تیکھے انداز میں کہا۔

"میں مجبور نہ ہوتا تو تمہیں اس وقت کبھی زحمت نہ دیتا۔" وہ تلملا کر قدرے غصے سے بولا۔ "خدا کے ایک برگزیدہ بندے نے مجھے تمہاری نگرانی سونپی ہے۔ غور سے سنو سیدی جمال! تمہیں اگر کبھی میری ضرورت پیش آئے تو رفیقی کہہ کر یاد کر لینا، میں کوشش کروں گا کہ تمہارے کسی کام آ سکوں۔"

"رفیقی۔ یہ کیسا عجیب نام ہے؟"

"تمہیں اس سے کیا غرض۔ محض اپنے کام سے کام رکھو۔" وہ نفرت سے بولا پھر اس سے پیشتر کہ میں اس سے کچھ اور دریافت کرتا وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

کچھ دیر تک اپنی جگہ ساکت و جامد کھڑا میں رفیقی کے بارے میں سوچتا رہا۔ وہ چوتھا شخص تھا جس نے میری پُراسرار... قوتوں کی تصدیق کی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ خدا کے کسی برگزیدہ بندے نے اسے میری نگرانی پر مامور نہ کیا ہوتا تو شاید وہ میرے قریب پھٹکنے کی کوشش بھی نہ کرتا۔

"مجذوب" میرے ذہن میں اسی دیوانے کا تصور ابھر آیا جس نے سب سے پہلے ماں کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے بعد مجھے زخمی کیا تھا۔ وہ میری رہنمائی کرنا چاہتا تھا لیکن وقت اور حالات نے مجھے اس حد تک الجھا دیا کہ میں اس کے اشارے اور کنایوں میں کی جانے والی گفتگو کا راز نہ پاسکا۔ اس نے متعدد بار مجھے گمراہی سے بچانا چاہا لیکن میں بھٹک چکا تھا۔ ٹھوکریں میرا مقدر بن چکی تھیں۔ قسمت کے شکنجے کے آگے میں بے بس و لاچار تھا۔

پھر جب اور وفینا میں سوکارو اور مکالا کی خبیث روحوں نے ایک غار کے اندر مجھے قید کر دیا اور موت میرے سر پر منڈلا رہی تھی خدا کے اسی برگزیدہ بندے نے میری مدد کی۔ میں نے اس روز ہمت کر کے اس کی انگلی میں پڑی لکڑی کی انگوٹھی حاصل کر لی لیکن اگر اسے منظور نہ ہوتا تو شاید میں وہ انگشتری بھی کبھی حاصل نہ کر پاتا اور اب اسی خدا کے نیک بندے نے رفیقی کو میری نگرانی پر تعینات کیا تھا۔

میرے ذہن میں رفیقی کے الفاظ اور جملے گونج اٹھے۔ اس نے بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ مجھے طاقت کا عظیم... سرچشمہ کہا تھا ——— میں ان جملوں کے سحر میں ڈوبنے لگا پھر مجھے تامی کا خیال آیا۔ جیکسی نے بھی اپنی پُراسرار روحوں کے حوالے سے اسے ہمارا نجات دہندہ بتایا تھا۔ رفیقی نے بھی بڑی حقارت سے یہی بتایا تھا کہ تامی میری منزل کی نشان دہی میں میرا بہترین رہبر ثابت ہوگا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ میری درخشاں اسی غار کے دہانے کے اندر موجود ہے جہاں ہم نے وقتی طور پر بسیرا کیا تھا۔

درخشاں کے سحر انگیز تصور نے ایک بار پھر مجھے گمراہ کر دیا۔ میں اس کے خیالوں میں ڈوبا پلٹ کر غار کے دہانے تک واپس آگیا۔ میں نے تامی کو دیکھا جو کھلے آسمان کے نیچے سنگلاخ چٹان پر بے خبری کی نیند سو رہا تھا۔ قدم اٹھاتا میں اس کے قریب چلا گیا۔ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر میں نے بے حد پیار و محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ یکدم چونک کر جاگ اٹھا۔



پوچھا دفتر کے کلرک نے اپنے ساتھی کلرک سے "کیا بات ہے، تم دفتر میں چائے کا وقفہ کیوں نہیں کرتے؟"

جواب دیا اُس کے ساتھی نے۔ "میں تمھاری طرح بے وقوف نہیں ہوں، چائے پینے سے میری نیند میں خلل آتا ہے۔"

ایک لمحے کو تامی کی نگاہوں میں درندگی نمودار ہوئی، شاید وہ مجھے دشمن سمجھ رہا تھا لیکن میرے جسم کی مانوس مہک نے اسے فوراً ہی سرد کر دیا۔ وہ آنکھیں کھولے چند ثانیے تک مجھے یوں گھورتا رہا جیسے میرے دل کا احوال اور میری کیفیت کا اندازہ لگانا چاہتا ہو پھر اس نے بڑی اپنائیت سے زبان باہر نکال کر میرے پاؤں چاٹنے شروع کر دیے۔

مجھے تامی کا وہ انداز بہت بھلا لگا۔ شاید اس لیے بھی مجھے اس پر پیار آگیا کہ وہ میری منزل کا پتہ جانتا تھا اور عنقریب مجھے وہاں تک پہنچانے میں میری معاونت کرنے والا تھا۔ میں اس کے سر پر نہایت شفقت سے ہاتھ پھیرنے لگا۔ اب میں تھک چکا تھا۔ تامی کے قریب ہی لیٹ گیا۔ شاید میری یہی اوقات تھی۔

دوسری صبح کیلاش نے مجھے جھنجوڑ کر بیدار کیا۔ میں آنکھیں ملتا اٹھا تو میں نے دیکھا کہ سورج کی کرنیں غار کے دہانے کے اوپر والے حصے تک پہنچ چکی تھیں۔ ساوری اور جیکب بیدار ہو چکے تھے پھر میری نظر سامان کے انبار پر پڑی تو میں حیرت سے اچھل پڑا۔ ایک لمحے کو میں یوں حیرت بھری نظروں سے اپنے ساز و سامان کو دیکھنے لگا جیسے کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔

"اتنی حیرت اور اس قدر تعجب سے آنکھیں پھاڑے کیا دیکھ رہے ہو؟" جیکب نے ٹوکا تو میں چونک اٹھا۔

"یہ۔ یہ سامان؟"

"بوگا اور سمورا کھانے اور پھل وغیرہ کے نذرانے کے ساتھ ساتھ ہمارا تمام سامان بھی گھاٹ والی چٹان پر چھوڑ گئے ہیں۔" کیلاش نے مجھے تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ "ہماری کل والی دھونس نے بوگا اور سمورا کو بے حد خوف زدہ کر دیا ہے۔ یوں سمجھو کہ وہ ہمارے بے دام غلام بن گئے ہیں۔"

"اور جس دن یہ غلام غداری پر آمادہ ہو گئے اس دن ہمارے اوپر چودہ طبق بھی روشن ہو جائیں گے۔" جیکب نے دبی زبان میں کہا۔ "جھوٹ اور فریب کا طلسم زیادہ عرصے برقرار

نہیں دیتا۔"

"میرا خیال ہے کہ پہلے ساز و سامان کو اٹھا کر دہانے کے اندر ترتیب سے رکھ دیا جائے۔"

کیلاش کا مشورہ معقول تھا لہٰذا ہم نے سب سے پہلے اپنا تمام سامان غار کے دہانے کے اندر ایک محفوظ مقام تک پہنچا دیا۔ اس کے بعد ہم نے جلدی جلدی دو ایک لیمپ تیار کر لیے جن کی روشنی میں ہم دوبارہ غار کے اندر کی دنیا کا جائزہ لے سکتے تھے۔ ساوری ایک کونے چٹان کی طرف بیٹھی ناشتہ تیار کر رہی تھی۔

یوگا کی لائی ہوئی تازہ مچھلیاں بے حد لذیذ ثابت ہوئیں۔ ناشتے کے دوران جیکب نے یک لخت چونکتے ہوئے مجھے مخاطب کیا۔

"ارے ہاں۔ میں تم سے اس مقبرے کے بارے میں پوچھنا تو بھول ہی گیا جو رات تمہارے ذہن پر سوار تھا۔"

"کیا مطلب؟" میں نے جیکب کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔

"فادر جیکب کا کہنا ہے کہ رات کے تیسرے پہر جب یہ بیدار ہوا تو تم شامی کے گلے میں ہاتھ ڈالے سو رہے تھے اور خواب کی کیفیت میں کسی مقبرے کا ذکر کر رہے تھے۔"

کیلاش نے دسترخوان سے ایک تازہ سیب اٹھاتے ہوئے کہا۔ "یہ بات کہاں تک سچ ہے یہ جیکب ہی بہتر بتا سکتا ہے۔"

"میں جھوٹ بولنے والے پر لعنت بھیجتا ہوں۔" جیکب نے کیلاش کو گھورتے ہوئے کہا۔

"جیکب!" میں نے سنجیدگی سے پوچھا۔ "کیا تم ان باتوں کو دہرا سکو گے جو خواب کی کیفیت میں میرے منہ سے نکل رہی تھیں؟"

"بسیار خوری اکثر انسان کو میٹھے میٹھے خواب دیکھنے پر مجبور کر دیتی ہے۔" جیکب نے کہنا شروع کیا۔ "گزشتہ رات تم بھی اسی کیفیت سے دوچار تھے۔ وہ یقیناً تمہارے بڑبڑانے کی آواز ہی تھی جس نے مجھے بیدار کیا۔ تم شامی کی گردن میں بانہیں ڈالے بڑی رقت بھری آواز میں کسی مقبرے کا پتہ دریافت کر رہے تھے اور وہ نجس کتا اپنی زبان سے تمہارا چہرہ یوں چاٹ رہا تھا جیسے تمہیں تسلیاں دے رہا ہو۔"

"اور کچھ؟" میں نے بدستور سنجیدگی سے دریافت کیا۔ جیکب کی بات سننے کے ——— بعد گزشتہ رات کے واقعات میرے ذہن میں تازہ ہو گئے۔ مجھے یاد تھا کہ رفیقی کے غائب ہونے کے بعد میں شامی کے قریب جا کر لیٹ گیا اور اس کے بعد میں نے کیا خواب دیکھا اور شامی سے کیا باتیں ہوئیں مجھے اس کا مطلق کوئی احساس نہیں تھا۔

اگر عام حالات میں جیکب نے خواب میں میرے بڑبڑانے کا ذکر کیا ہوتا تو شاید میں اس کی بات کو مذاق سمجھ کر ہنسی میں اڑا دیتا مگر شامی کی ذات سے منسوب کر کے کسی مقبرے کا ذکر میرے لیے قابلِ غور تھا۔ یوں بھی جیکب جیسے سادہ لوح اور مذہبی آدمی کی ذات سے کسی دروغ گوئی کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔

"تم نے مقبرے کے ساتھ ایک بار۔ درخشاں بھابی کا نام بھی لیا تھا۔" جیکب نے قدرے رک کر اپنا جملہ پورا کیا۔

"پلیز جیکب! میں درخواست کروں گا کہ تم ایک ایک لفظ تفصیل سے بیان کرتے چلے جاؤ، ہو سکتا ہے کہ تمہاری باتیں میرے لیے کارآمد ثابت ہوں۔"

"میں ایک بار پھر یہی کہوں گا کہ تم بار بار شامی سے کسی مقبرے کا پتہ اور نشان دریافت کر رہے تھے۔ تمہارا لہجہ بے حد خوشامدانہ اور التجا آمیز تھا۔ ایک بار تم نے شامی کو یہ باور کرانے کی کوشش بھی کی تھی کہ اگر وہ کسی زمین دوز مقبرے تک تمہاری رہبری کر دے تو تم، درخشاں بھابی کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

"شکریہ میرے دوست!" میں نے جذباتی انداز اختیار کیا پھر کیلاش سے مخاطب ہو کر کہا۔ "میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس غار کے دہانے کے اندر کوئی زمین دوز تہ خانہ بھی ضرور موجود ہے جسے میں نے خواب کی حالت میں مقبرے کے نام سے موسوم کیا ہو گا۔"

"اور اس زمین دوز تہ خانے میں درخشاں بھابی تمہاری راہ دیکھ رہی ہوں گی۔" کیلاش نے میرا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔ "جمال! کیا تم نے فادر جیکب کی بے سروپا باتوں پر یقین کر لیا؟"

جیکب جواب میں کوئی سخت بات کہنے کے لیے [illegible] لیکن میں نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیلاش! مجھے یقین ہے کہ جیکب نے جو کچھ کہا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"تم ابھی ان باتوں کو نہیں سمجھ سکو گے۔ مگر وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے جب تم خود ان باتوں کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے جو خواب کی حالت میں میری زبان سے نکلی ہیں۔"

"کیا تم واقعی یہ بات سنجیدگی سے کہہ رہے ہو؟" کیلاش نے مجھے تعجب سے گھورا۔ انداز بالکل ایسا ہی تھا جیسے اسے میرے صحیح العقل ہونے پر شبہ ہو رہا ہو۔

"میں سنجیدہ ہوں مائی ڈیئر!" میں نے کسی انجانی مسرت کے احساس سے سرشار ہوتے ہوئے کہا۔ "تم یوں سمجھ لو کہ وہ جملے جو خواب کی کیفیت میں میری زبان سے ادا ہوئے وہ میرے لیے درخشاں کو تلاش کرنے کے سلسلے میں غیبی اشارے ہیں۔ اچھا ہوا جو جیکب کی آنکھ کھل گئی اور اس نے میری زبان سے جو جملے نکلے وہ سن لیے ورنہ شاید ہمیں اپنی منزل کے سراغ میں ایک عرصے تک بھٹکنا پڑتا۔"

"یہ تمہارا وہم ہے میرے عزیز!" جیکب نے مجھے نرم لہجے میں سمجھانے کی کوشش کی۔ "درخشاں بھابی کو دوبارہ پا لینے کا تصور تمہارے ذہن میں دیوانگی کی حد تک موجود ہے اس لیے غار کے اندر نظر آنے والے پراسرار ماحول نے اس دیرینہ تصور کو تقویت پہنچانے میں مدد کی ہے اور تم..."

"ہو سکتا ہے تم درست سوچ رہے ہو۔" میں نے بات کو ختم کرنے کی خاطر جلدی سے کہا پھر ناشتہ کرنے میں مشغول ہو گیا۔

"جمال!" کیلاش نے بدستور سنجیدگی سے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ تمہارے ذہن کو شدید آرام کی ضرورت ہے اور اسی خیال کے پیش نظر میں بحیثیت ایک سرجن کے تمہیں یہ دوستانہ مشورہ دوں گا کہ دو چار روز تک تم اپنے ذہن کو تمام پراگندہ خیالات کی قید سے مکمل آزاد کر کے صرف آرام کرو۔"

"دوسری صورت میں مجھے کیا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے؟" میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تم میرے قیمتی مشورے کو مذاق میں ٹالنے کی کوشش کر رہے ہو لیکن یقین کرو میرے دوست! میں تمہیں تمہاری موجودہ ذہنی کیفیت کے پیش نظر بے حد نیک اور مفید مشورہ دے رہا ہوں۔"

"خواب کی باتوں پر اس قدر سنجیدگی سے غور کرنا بھی میرے نزدیک حماقت سے کم نہیں۔" جیکب نے کیلاش کی سنجیدہ گفتگو سے اکتاتے ہوئے بے پروائی سے کہا۔ "میں نے بزرگوں کی زبان سے بھی سن رکھا ہے کہ خواب کی تعبیر اکثر الٹی ثابت ہوتی ہے۔"

"اور بزرگوں کے اسی قول کے مطابق اب تم غالباً کسی زمین دوز تہہ خانے کے بجائے غار کے اندر کسی ایسے سوراخ کو تلاش کرو گے جو چھت پر آسمان کی جانب کھلتا ہو۔"

"میرے لیے کیا مشورہ ہے؟" جیکب نے برجستہ کہا۔ "تمہاری اس بات پر ہنسوں یا آنسو بہانا شروع کر دوں۔"

جواب میں کیلاش نے بڑی خونخوار نظروں سے جیکب کو دیکھا، کوئی جواب بن نہ پڑا تو اس نے خاموشی ہی بہتر سمجھی۔

ناشتے سے فارغ ہو کر میں نے غار کے اندر چلنے کا ارادہ ظاہر کیا تو کیلاش نے مجھے روکنے کی کوشش کی لیکن پھر میرے اصرار کے آگے ہتھیار ڈال کر آمادہ ہو گیا۔ میں نے ازراہِ اخلاق سادھو کو بھی ساتھ چلنے کی پیش کش کی لیکن اس نے انکار کر دیا اور سامان کے قریب رہنے کو زیادہ ترجیح دی۔

میرے مقابلے میں تامی کو غار کے اندر جانے کا زیادہ اشتیاق معلوم ہوتا تھا اس لیے کہ وہ ہم سب سے آگے آگے تھا۔ اس دن ہم چونکہ سورج طلوع ہونے کے بعد غار میں داخل ہوئے اس لیے ہمیں تاریکی کا احساس نہیں ہوا۔ سورج کی روشنی براہ راست غار کے دہانے سے اندر جا رہی تھی جس سے دیوتا اودر کا مجسمہ بھی دور سے چمکتا نظر آ گیا۔ ہوائی مشین کے تینوں پہیے بھی دکھائی دے رہے تھے لیکن اودر کا دیو قامت مجسمہ زیادہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔

ہم نے سورج کی روشنی میں مجسمے کو ایک بار پھر غور سے دیکھا۔ وہ دور ہونے کے باوجود ہو بہو اودر کے اس بت سے مشابہ تھا جو ہم اور فینا پر دیکھ چکے تھے اور جس کی تباہی نے ہمیں مجبوری پہاڑی تک پہنچا دیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ غار کا دہانہ اسی خیال سے مشرق کی سمت بنایا گیا ہے کہ صبح کو پوجا کرنے والوں کو اپنے دیوتا کا درشن دور ہی سے ہو جائے۔" کیلاش نے اپنے خیال کا اظہار کیا تو جیکب نے جلدی سے کہا۔

"مجھے اس وقت دریائے نیل کے کنارے واقع وہ غار یاد آ گیا جس میں ابوسمبل کے مندر میں تین بت رکھے ہوئے ہیں۔"

"کیا تم یہ بتانا چاہ رہے ہو کہ تم نے بھی مذہب کی آڑ لے کر ایک مبلغ کی حیثیت سے تھوڑی بہت سیاحی کر رکھی ہے؟"

"میں تمہارے خیال کی تردید نہیں کروں گا لیکن اس بات پر افسوس کا اظہار اپنے اوپر فرض سمجھتا ہوں کہ میں نے پورے کرۂ ارض پر تمہارے جیسا احمق اور نامعقول سرجن کہیں نہیں دیکھا۔"

"کیا اس بات کا فیصلہ تم نے آئینے میں اپنی صورت دیکھنے کے بعد کیا تھا؟" کیلاش نے یہ جملہ اس قدر معصومیت سے برجستہ کہا کہ خود جیکب بھی مسکرانے لگا۔

ابھی ہم غار کے اندر زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ تامی یکلخت اچھل کر دیوتا اودر کے مجسمے کی جانب لپکا اور جست لگاتا ہوا چبوترے والی آخری سیڑھی پر پہنچ کر رک گیا پھر اس

نے ٹھیک اسی جگہ اپنے پنجے مارنا شروع کر دیے جہاں گزشتہ روز ہم نے اسے ایسی ہی حرکت کرتے دیکھا تھا، جکیب اور کیلاش بھی ثامی کی اس حرکت کو بغور دیکھنے لگے۔

"یہ تمھارا ثامی کیا حرکت کر رہا ہے؟" جکیب بولا۔ "کل بھی وہ مجسمے کی اسی سیڑھی پر غیر معمولی دل چسپی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔"

"آؤ دیکھتے ہیں۔" کیلاش نے سنجیدگی سے کہا۔

ہم خاموشی سے سیڑھیاں چڑھ کے اوپر پہنچے تو ثامی بدستور سیڑھی کے جوڑ کو بار بار کھرچنے اور اس پر منہ لگا کر کچھ سونگھنے کی کوششوں میں مشغول تھا۔ ہم نے نیچے جھک کر اس جگہ کا بغور جائزہ لیا جہاں ثامی کی دل چسپی ہر لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔ بظاہر ہمیں وہاں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی جس سے ہم ثامی کی جنونی کیفیت کا مقصد سمجھ سکتے۔ البتہ ثامی کے بار بار نوکیلے پنجے مارنے سے سیڑھی کی بنیاد پر کچھ خراشیں ضرور دکھائی دے رہی تھیں۔

میں کچھ دیر تک خاموش کھڑا ثامی کی دیوانگی کو محسوس کرتا رہا پھر کسی فوری خیال کے تحت میں نے ثامی کے گلے کا پٹہ تھام کر اسے کیلاش کے حوالے کیا اور خود کشادہ سیڑھی پر اُلٹا لیٹ کر اس جگہ ناک لگا دی جہاں ثامی بار بار پنجے مار رہا تھا، دوسرے ہی لمحے میری رگوں میں دوڑتے ہوئے خون کی گردش تیز ہو گئی، جس جگہ ثامی بار بار سونگھنے کی کوششوں میں مصروف تھا وہاں سے عجیب قسم کی ہلکی اور بھینی بھینی خوشبو آ رہی تھی، ایسا لگتا تھا جیسے صندل یا گلاب کا عطر مہک رہا ہو، میں کچھ دیر اس خوشبو کو محسوس کرتا رہا پھر میں نے قرب وجوار کی دوسری جگہوں پر سونگھنے کی کوشش کی لیکن ویسی خوشبو نہیں آئی۔

"میں نے جانوروں کو انسانوں جیسی حرکتیں کرتے بار بار دیکھا ہے لیکن آج پہلی بار ایک پڑھے لکھے اور سمجھ دار انسان کو جانوروں جیسی حرکت کرتے دیکھ رہا ہوں۔" جکیب نے میری حرکت پر تنقید کرتے ہوئے کہا۔

میں نے جکیب کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی ایک بار پھر ناک اُسی جگہ لگا دی جہاں سے خوشبو آ رہی تھی، میرے ذہن میں ایک خیال بڑی سرعت سے ابھرا۔ کہیں وہ زمین دوز تہہ خانہ یا مقبرہ اسی مجسمے کے نیچے تو نہیں جس کا ذکر میں خواب کی حالت میں ثامی سے کر رہا تھا۔ اور میری درخشاں۔

"کیا بات ہے جمال؟" کیلاش نے نیچے جھکتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔ "تم اتنی توجہ سے کیا تلاش کرتے پھر رہے ہو؟"

"وہی زمین دوز مقبرہ جو جمال کے خوابوں میں ابھرا تھا۔"

جکیب نے وہ جملہ محض میرا مذاق اڑانے کی خاطر کہا تھا لیکن اپنے ذہن میں ابھرنے والے خیال کی تصدیق جکیب کی زبانی ہو جانے کے بعد میرے دل کی دھڑکنیں غیر معمولی طور پر تیز ہو گئیں۔ میں کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھا تو کیلاش نے پرتشویش لہجے میں میرے چہرے پر نظر جماتے ہوئے کہا۔

"بھگوان کے لیے جمال! مجھے بتاؤ کہ تم کیا محسوس کر رہے ہو، جہاں تک میری تشخیص ہے تم اس وقت ہائی بلڈ پریشر کے شدید دورے سے دوچار ہو۔"

"ہاں۔۔۔ آں۔۔۔ شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" میں نے دیدہ و دانستہ تیز تیز سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔ "مجھے اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا ہے۔ یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے دماغ کی تمام نسیں پھٹ جائیں گی۔"

"جکیب! جلدی کرو، جمال کو سنبھالو۔ اسے فوری طبی امداد کی شدید ضرورت ہے۔" کیلاش نے تیزی سے کہا پھر اس نے میرے منع کرنے کے باوجود مجھے اپنے کندھے پر ڈالا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔ جکیب بھی بوکھلائے ہوئے انداز میں بار بار میری کمر سہلا رہا تھا۔

نہ جانے کیوں میں نے اس وقت جو کچھ محسوس کیا اور سیڑھیوں سے پھوٹنے والی خوشبو کے بارے میں جو سوچا، وہ میں اپنے ساتھیوں سے چھپانا چاہ رہا تھا۔ شاید اس لیے کہ میں پھر کسی وقت تنہا اپنے خیالات کی تصدیق کرنے کا خواہش مند تھا۔ کیلاش کے کندھے پر جھولتے ہوئے میں نے آخری بار دیوتا اور وہ کے مجسمے پر نظر ڈالی تو ثامی بدستور وہاں موجود تھا۔ میرے ذہن میں رفیقی کا جملہ صدائے بازگشت بن کر گونجنے لگا۔

"تمھارے ساتھ جو جس جانور موجود ہے، وہی تمھاری منزل کی نشان دہی کے لیے تمھارا بہترین رفیق ثابت ہو گا۔"

✽

وہ میرے قریب بیٹھی بڑے دل آویز انداز میں مسکرا رہی تھی، میں پلکوں میں جھری کیے اسے دیکھتا رہا۔ آج وہ خلافِ توقع بے حد مسرور نظر آ رہی تھی، اس کے گلابی چہرے پر دنیا جہان کی خوشیاں رقص کر رہی تھیں، ایک طویل عرصے بعد میں نے اسے اتنا خوش دیکھا، یوں لگتا تھا جیسے اسے منہ مانگی مراد مل گئی ہو۔

ٹکٹکی باندھے وہ میرے چہرے کو تکتی رہی، اس کے انداز سے پیار ٹپک رہا تھا، اس کے بدن کی مہک میرے دل و دماغ کو معطر کر رہی تھی۔ میں نے آنکھیں کھولنے کی کوشش نہیں کی، یوں ہی لیٹا رہا جیسے مجھے اس کی آمد کی کوئی اطلاع

نہ ہو جیسے میں اس کے قرب سے بے خبر ہوں میں نے جان بوجھ کر اسے جاگنے کا احساس نہیں ہونے دیا مبادا کہ وہ اٹھ کر مجھ سے دُور چلی جاتی اور مجھے وقت اور حالات کے نشیب و فراز سمجھانے بیٹھ جاتی' انتظار کا مشورہ دیتی۔

"جمال!" کچھ دیر بعد درخشاں کے ہونٹوں کو خفیف سی جنبش ہوئی تو میرے کانوں میں جلترنگ بج اٹھے۔

میں نے کوئی جواب نہیں دیا، پلکوں کی معمولی سی جھری سے اس کی مسرتوں کا جائزہ لیتا رہا، آج کوئی بات ضرور تھی جو وہ کسی تازہ کھلے گلاب کی مانند شگفتہ اور شاداب نظر آ رہی تھی' میرا دل چاہا کہ وہ لمحے ہمیشہ کے لیے ساکت ہو جائیں' وقت کی رفتار ایک ہی مقام پہ تھم جائے' وہ اس انداز میں میرے قریب بیٹھی اپنے تبسم کے جلوے بکھیرتی رہے' اپنے حسن کا جادو جگاتی رہے اور میں اسی والہانہ انداز میں اسے پلکیں جھپکائے بغیر ایک ٹک دیکھتا رہوں' اس کے کندن جیسے جسم کو تکتا رہوں' اس کے قرب کا احساس کبھی ختم نہ ہو' وہ ہمیشہ یوں ہی میرے قریب بیٹھی مسکراتی رہے اور میں ۔ اچانک درخشاں کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔

"میں جانتی ہوں جمال! تم سو نہیں رہے جاگ رہے ہو۔"

درخشاں نے ایک شوخ تبسم اپنے گداز ہونٹوں ——— پر بکھیرتے ہوئے کہا۔ "ابھی بھی کیا بے مروتی ہیں کتنی دیر سے تمہارے قریب بیٹھی ہوں اور تم آنکھیں موندے مجھے دزدیدہ نگاہوں سے دیکھے جا رہے ہو۔"

"درخشاں!" میں نے اس کی فہمائش پہ آنکھیں کھول دیں' نشے کی حالت سے سرشار بولا۔ "میری روح ۔ میری زندگی۔"

"آج میں بہت خوش ہوں جمال! میرا انگ انگ خوشیوں سے ناچ رہا ہے۔"

"میں محسوس کر رہا ہوں۔"

"تم نے اس کی وجہ دریافت نہیں کی۔"

"میں تمہاری مسرتوں میں مخل نہیں ہونا چاہتا تھا۔" میں نے اس کے حریری لباس پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا پھر جلدی سے بات بناتے ہوئے بولا۔ "مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے تمہیں مخاطب کیا تو تم ہمیشہ کی طرح کترا کر مجھ سے دور چلی جاؤ گی۔"

"تمہارے اندیشے اپنی جگہ درست ہیں لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔" اس نے نشے میں بھرپور نگاہوں سے مجھے مدہوش کرتے ہوئے کہا۔ "اب ہماری جدائی کی گھڑیاں ختم ہونے والی ہیں۔ اب ہم ایک دوسرے کو چھو سکیں گے، دل کھول کر باتیں کریں گے اور..." وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی' حیا کی سرخی پھوٹ



## شاعری کو کیوں نہ اٹھا لیا جائے؟

**مشاعرہ** ہو رہا تھا۔ ایک شاعر مائیک پر اپنا کلام سُنا رہے تھے کہ اچانک لاؤڈ اسپیکر خراب ہو گیا۔ شاعر کی آواز خاصی کمزور تھی۔ نحیف آواز کے پیشِ نظر منتظم مشاعرہ نے شاعروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا:

"حضرات! مصرع اٹھا لیجیے!"

مشاعرے میں دِلّی کے سابق چیف کمشنر شنکر پرشاد بھی بیٹھے تھے۔ منتظم مشاعرہ کی بات سُن کر بولے:

"کیوں صاحب! شاعری کو کیوں نہ اٹھا دیا جائے۔"

مرسلہ: محمد ریاض ۔ نیو کراچی

کر چہرے پر تیزی سے پھیلی تو اس نے خفا ہو کر نظریں نیچی کر لیں میں نے اس کی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے اسے چھیڑا۔
"اور وہ تشنہ کام ارمان بھی پورے ہو جائیں گے جو ایک مدت سے ہمارے سینے کی گہرائیوں میں گھٹ رہے ہیں۔"
"آہستہ بولو جمال! کوئی سن نہ لے۔" اس نے شرماتے ہوئے کہا۔
"یہاں میرے اور تمہارے سوا اور کون ہے؟"
"تمہارے ساتھی جنہوں نے قدم قدم پر تمہارا ساتھ دیا ہے۔" وہ خلا میں گھورتے ہوئے بولی۔ "کیلاش کی عادت آج تک ویسی ہی ہے اور حبیب بھی تو بالکل نہیں بدلا۔ بالکل معصوم بچوں کی طرح ذرا ذرا سی بات پر روٹھ جاتا ہے۔"
"وہ میرے ہمدرد، میرے دوست اور میرے جاں نثار ہیں اگر وہ میرے ساتھ نہ ہوتے تو میں اپنی منزل کا نشان کبھی نہ تلاش کر سکتا۔"
"مجھے تم سے ایک شکایت ہے جمال!" وہ یک لخت سنجیدہ ہو گئی۔ "تم نے منزل پر پہنچ کر اپنے دوستوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنے سے گریز کیوں کیا؟"
"درخشاں!" میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ "کیا تم اسی مجسمے کے نیچے کسی زمین دوز تہہ خانے میں محبوس ہو جہاں شامی کی دل چسپیاں جنون کی حالت سے دوچار ہونے لگتی ہیں۔"
"وہ ہمارا بڑا وفادار کتا ہے جمال! اس کا خیال رکھنا۔"
"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔" میں نے نرم لہجے میں شکایت کی۔
"مجھے افسوس ہے جمال کہ تمہاری رہنمائی اس وقت تک میرے اختیار سے باہر ہے جب تک تم از خود مجھے ایک طویل نیند سے بیدار نہیں کر لیتے۔" وہ ملول سی ہو گئی۔ "البتہ میں تمہیں اتنا یقین ضرور دلا سکتی ہوں کہ اب ہمارا درمیانی فاصلہ بہت تیزی سے گھٹ رہا ہے۔ بہت جلد ہم ایک دوسرے کو پالیں گے۔"
"کیا تم چاہتی ہو کہ میں اپنے ساتھیوں کو بتا دوں کہ میری منزل مجھے مل گئی ہے۔" میں نے اسے ٹٹولنے کی کوشش کی۔
"وہ تمہارے دوست تمہارے راز دار ہیں جمال! تمہاری خاطر انہوں نے مصیبتیں اٹھائی ہیں صعوبتیں جھیلی ہیں پھر ان سے کیا پردہ۔" درخشاں نے محتاط لہجے میں جواب دیا۔ "وہ تمہارے کام آئے ہیں اور کیا عجب کہ مجھے حاصل کرنے کے بعد بھی تمہیں ان کی ضرورت پڑے۔"
"درخشاں! تم نے کہا تھا کہ تم طویل نیند سے دوچار ہو۔"
"ہاں جمال! موت ایک ابدی نیند ہی کا دوسرا نام ہے جب تک تم مجھے اس نیند سے نہیں جگاؤ گے ہمارا ملاپ ....."
وہ کچھ کہتے کہتے یک لخت خاموش ہو گئی جانے کیوں اس کے چہرے پر مسرتوں کی جگہ خوف کے گہرے بادل منڈلانے لگے۔ اس کی خمار آلود آنکھوں میں تشویش کے آثار جھلکے تو میں تڑپ اٹھا۔
"درخشاں!" میں نے اسے زور سے آواز دی۔ "مجھے بتاؤ میری زندگی کہ تم اچانک ہنستے بولتے خوف و ہراس کی کیفیتوں سے کیوں دوچار ہو جاتی ہو؟"
"جمال!" اس نے تیزی سے سرگوشی کی۔ "تم نے کیلاش کو اندھیرے میں رکھنے کی خاطر جو جھوٹ بولا تھا وہ تمہیں بہت مہنگا پڑ گیا۔"
"میں سمجھا نہیں۔" میں نے تعجب سے اسے گھورا۔
"کیلاش نے تمہارے ذہن کو پرسکون رکھنے کی خاطر نیند کا انجکشن لگا دیا تھا اور تمہاری اسی غفلت نے دشمنوں کو ایک موقع فراہم کر دیا۔"
"دشمن۔" میں چونکا۔ "یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟"
"تم۔ میں جا رہی ہوں جمال! زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتی۔"
میں اسے آوازیں دیتا رہا لیکن جیسے میری آواز اس کے کانوں تک نہیں پہنچ رہی تھی یا وہ جان بوجھ کر میری دیوانگی کو نظر انداز کر رہی تھی، میں حلق پھاڑ کر چلاتا رہا، وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی رہی پھر میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی، میں تڑپ کر رہ گیا، اس کی باتیں میرے ذہن میں گونج رہی تھیں ——— وہ مجھے کچھ بتانا چاہتی تھی لیکن بتا نہ سکی، ہمارے دشمن ایک بار پھر ہمارے درمیان حائل ہو گئے تھے، میں ان باتوں پر غور کرتا رہا۔
اس کے آخری جملوں کی روشنی میں میں نے اپنے ذہن کو کریدا تو مجھے آہستہ آہستہ گزری ہوئی باتیں یاد آنے لگیں زمین دوز مقبرے کے خیال نے اور دیو قامت مجسمے کی آخری سرگوشی نے مجھے دیوانگی کی حالت سے دوچار کر دیا تھا، اگر میں تنہا ہوتا تو اسی وقت وہ راستہ تلاش کرنے کی کوشش کرتا جو مجھے درخشاں تک پہنچا دیتا، رفیقی کی پیش گوئی اور شامی کی حرکتوں نے میری وحشتوں میں اضافہ کر دیا پھر نہ جانے کیوں میرے ذہن میں یہ خیال ابھر آیا کہ میں درخشاں کے سلسلے میں اپنے ساتھیوں کو اپنا ہم راز نہ بناؤں۔ وہ میری حماقت تھی جو غالباً مجھ سے دیوانگی کی حالت میں سرزد ہو گئی۔
مجھے ایک ایک بات ترتیب وار یاد آتی گئی، کیلاش اور حبیب مجھے غار کے دہانے سے واپس لے آئے تھے اور شامی

میری کیفیت دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ کیلاش نے اسے تسلی دی کہ ایسی کوئی بات نہیں جس پر کسی پریشانی یا تشویش کا اظہار کیا جا سکے۔ وقتی طور پر میری حالت بگڑ گئی تھی جو آرام کرنے کے بعد ٹھیک ہو سکتی تھی پھر کیلاش نے منع کرنے کے باوجود مجھے نیند کا انجکشن لگا دیا۔ مجھے اپنے ہی کیے کی سزا مل رہی تھی۔ میں نے کیلاش سے زیادہ اصرار نہیں کیا خاموشی سے انجکشن لگوا لیا۔ مجھے خوف لاحق تھا کہ اگر میرے ساتھیوں کو علم ہو گیا کہ میں نے ان سے ایک اہم بات پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی ہے تو وہ یقیناً مجھ سے خفا ہو جائیں گے۔ بہرحال میں نے طے کر لیا تھا کہ نیند سے بیدار ہونے کے بعد میں کیلاش کو اپنے خیالات سے ضرور آگاہ کر دوں گا اور یہ سمجھاؤں گا کہ جیکب کی موجودگی میں میں نے زبان کھولنا اس لیے مناسب نہیں سمجھا کہ ناکامی کی صورت میں وہ ہمارا ناطقہ بند کر دیتا۔ اس سے پیشتر بھی کچھ باتیں ایسی ہوئی تھیں جو میں نے صرف کیلاش کو بتائی تھیں جیکب کے فرشتوں کو بھی ان کا علم نہیں ہو سکا تھا۔

میرا ذہن آہستہ آہستہ جاگ رہا تھا، نیند کا وہ خمار جو انجکشن لگنے کے بعد بجلی جیسی سرعت کے ساتھ میری رگ و پے میں دوڑ گیا تھا بتدریج کم ہو رہا تھا۔ مجھے درخشاں کا جملہ یاد آیا۔ اس نے بڑے خوف زدہ انداز میں مجھے باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ میری بے ہوشی نے میرے دشمنوں کو ایک موقع فراہم کر دیا ہے لیکن میں اس جملے کا مفہوم نہ سمجھ سکا۔ میں ابھی ذہنی جمناسٹک میں مصروف تھا کہ سمورا کی گرج دار آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"تمھاری بازی پلٹ چکی ہے شری کیلاش مہاراج! تم نے بے وقوف بنانے کی خاطر جو ڈھونگ رچایا تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔ اب سمورا کی باری ہے۔"

"تمھیں پچھتانا پڑے گا سمورا!" کیلاش کی آواز ابھری۔ "سردار بوگا کو حالات کا علم ہو گا تو وہ تمھیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ دیوتا اور دیوی کا عتاب تمھیں برباد کر دے گا۔"

"اب ان پرانے حربوں سے کام نہیں چلے گا سمندری دیوتا!" سمورا نے مضحکہ اڑانے والا لہجہ اختیار کیا پھر گرج کر بولا۔ "اب مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

"بوگا کو کیا جواب دو گے؟"

"وہ ہمارا سردار ہے۔ تم اسے ہم سے زیادہ نہیں جانتے۔" سمورا نے غراتے ہوئے جواب دیا۔ "وہ بھونپو جیکب کو بھینٹ چڑھا کر مقدس اور دیگا کو خوش کرنا چاہتا تھا اس وقت تمھارے ساتھی نے اسے بچا لیا۔ اب تمھیں کوئی قوت نہیں بچا سکے گی۔

جانوروں پر مرد کی فوقیت اس وقت خطرے میں پڑ جاتی ہے جب ہم سوچتے ہیں کہ آج کے دور میں مرد کے بغیر مشین کی مدد سے گائے کو دوہا جا سکتا ہے لیکن گائے کے بغیر نہیں دوہا جا سکتا۔

جب میں تمھیں اس بے بسی کی حالت میں بوگا کے روبرو پیش کروں گا تو وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو انعام کا مستحق قرار دیگا۔"

"تم نے کہا تھا کہ گھاٹ والی چٹان سے آگے آج تک تمھارے کسی آدمی نے قدم نہیں رکھا۔ کیا وہ سچ تھا؟" جیکب نے سوال کیا۔

"ہاں۔ ہم نے غلط بیانی سے کام نہیں لیا تھا۔"

"پھر۔ آج تم یہ جسارت کس طرح کر بیٹھے، کیا تمھیں مقدس اور دیگا کا خوف نہیں رہا؟"

"ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ مقدس اور دیگا کی خوشنودی کی خاطر کر رہے ہیں۔" سمورا بڑے اعتماد سے بولا۔ "مجھے یقین ہے کہ تمھاری قربانی دینے کے بعد ہم اپنے عظیم دیوتاؤں کی ناراضگی دور کر لیں گے۔"

میں بدستور غنودگی کی حالت سے دوچار تھا، میں نے ہمت کر کے آنکھ کھولی تو چاروں طرف تاریکی کا راج تھا اور کچھ انسانی ہیولے میرے ارد گرد نظر آ رہے تھے، میں نے اپنے ذہن پر زور دیا تو یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ جو کچھ میری نگاہیں دیکھ رہی تھیں وہ خواب نہیں ایک زندہ حقیقت تھی۔ خوف کا احساس بیدار ہوا تو غنودگی کی کیفیت جاتی رہی اور موقع کی نزاکت میری سمجھ میں آ گئی۔

ہمارا خیال تھا کہ بوگا اور قبیلے کے لوگ ہم سے اس درجہ خائف ہو گئے ہیں کہ دوبارہ ہمارے قریب آنے کی جرأت نہیں کریں گے لیکن ہم نے دشمنوں کو کمزور سمجھ کر جس خوش فہمی کو اپنے ذہنوں میں جگہ دی تھی وہ ہماری بھول تھی جس کا خمیازہ ہمیں اس وقت بھگتنا پڑ رہا تھا۔ درخشاں نے مجھے اسی خطرے کی جانب متوجہ کیا تھا۔

میں نے اپنے ساتھیوں کی سمت دیکھا جیکب اور کیلاش رسیوں میں جکڑے پڑے تھے سادوری کو سمورا کے دو ساتھیوں نے پکڑ رکھا تھا لیکن میرا نامی وہاں موجود نہیں تھی، میں نے اسے دیکھنے کی خاطر کروٹ لینے کی کوشش کی تو کراہ کر رہ گیا۔ سمورا اور اس کے ساتھیوں نے میرے ہاتھ

پاؤں بھی رسیوں میں مضبوطی سے جکڑ دیے تھے۔

مجھے کیلاش یا جیکب سے حالات کی تفصیل دریافت کرنے کی ضرورت نہیں پیش آئی، موقع کی نزاکت نے مجھے سب کچھ سمجھا دیا۔ مجھے بے ہوشی کا انجکشن دینے کے بعد وہ میری طرف سے مطمئن ہو گئے تھے پھر رات میں وہ بھی بے خبری کے عالم میں گھوڑے بیچ کر سو رہے ہوں گے کہ سمورا اور اس کے پانچ ساتھیوں نے جو یہ ناپاک منصوبہ بنا چکے تھے، رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں نیند کی حالت میں پوری طرح دبوچ لیا پھر قبل اس کے کہ کوئی مزاحمت کرتا ہمارے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو قربانی کے بکروں کے ساتھ ذبح کرنے سے پہلے کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاتھ پیر رسیوں میں جکڑ دیے گئے۔

ممکن ہے یوگا اس سازش میں شریک رہا ہو لیکن بہرحال سمورا کی باتوں سے یہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ ہماری بے بسی دیکھ کر کسی خفگی کا اظہار کرنے کے بجائے پہلی فرصت میں ہمیں اپنے دیوتاؤں کے نام پر قربان کرنے کی سعادت ضرور حاصل کرے گا۔

"ہواؤں کے دیوتا!" سمورا نے مجھے کراہتے سنا تو تیزی سے میری جانب متوجہ ہو کر حقارت سے بولا "مجھے یقین تھا کہ تم زیادہ دیر تک سونے کی اداکاری نہیں کرو گے۔"

میں نے اس بدبخت کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ سب سے پہلے میں نے اپنی انگوٹھی کو ٹٹولا جو میری انگلی میں بدستور موجود تھی پھر دبیک کو اپنے سینے پر محسوس کیا تو مجھے بے حد اطمینان ہوا۔ سمورا اور اس کے ساتھیوں نے یا تو ان چیزوں کو دیکھا نہیں یا پھر وہ ان کی اہمیت سے ناواقف تھے اس لیے نظر انداز کر گئے۔ میری نظریں بدستور سمورا پر مرکوز تھیں جو میرے سامنے سینہ تانے کھڑا مجھے قہر آلود نظروں سے گھور رہا تھا۔ میرے ہاتھ چونکہ پشت کی جانب باندھ گئے تھے اس لیے میں دبیک کے استعمال سے قاصر تھا۔ ایک ثانیے کو میری نگاہوں کے سامنے سائے لہرانے لگے۔ اگر زمین دوز مقبرے کے حوالے سے پنیتز وہ افتاد ہمارے اوپر پڑی ہوتی تو شاید مجھے اتنا افسوس نہ ہوتا لیکن درخشاں کو پالینے کے خیال نے میری مایوس زندگی میں امید کی جو شمع روشن کی تھی میں اسے آتنی جلدی بجھتا دیکھنے کو تیار نہیں تھا۔

میرے ذہن میں رفیقی کا نام ابھرا، ان بے پناہ پُراسرار قوتوں کا خیال آیا میں جن سے ناواقف تھا لیکن جنگین جیمنی اور یوگا وغیرہ اس کی تصدیق کر چکے تھے، میں نے سمورا کو ایک نظر بھر کر دیکھا اس کے آدمی ہاتھوں میں نیزے لیے تیار تھے۔

ہماری جانب کوئی پیش قدمی انہیں سفاکی کا مظاہرہ کرنے پر آمادہ کر سکتی تھی، ان کی خونخوار نظروں سے وحشت ناک درندگی جھلک رہی تھی۔

"سمورا!" میں نے کچھ سوچ کر مدبر لہجے میں کہا "کیا تمہیں امید ہے کہ تم ہمیں اپنے ساتھ بجوری کی پہاڑیوں سے واپس اپنے قبیلے تک لے جا سکو گے؟"

"کون بچائے گا تمہیں؟" سمورا نے مسکراتے ہوئے زہریلے انداز میں سوال کیا۔

"مقدس اوریگا۔" کیلاش نے میرے ہوش میں آجانے کے بعد تازہ دم ہو کر کہا "ہم تمہارے دیوتا کے مہمان ہیں۔ کیا ہمیں تکلیف پہنچا کر تم اپنے عظیم دیوتاؤں کو ناراض کرو گے؟"

"اوریگا نے اگر تمہیں مہمان بنایا ہوتا تو ہم گھاٹ والی چٹان سے آگے بڑھتے ہی اس کے عتاب کا نشانہ بن گئے ہوتے۔"

"سمورا! تم نادانی کر رہے ہو۔" میں نے تیور بدل کر تحکمانہ انداز اختیار کیا "زندگی چاہتے ہو تو ہمیں آزاد کر دو ورنہ..."

"تم اپنی آسمانی قوتوں کا استعمال کرو گے۔ کیوں ہواؤں کے عظیم دیوتا!" سمورا نے میرا مذاق اڑایا تو میرا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

میں نے خدا کو یاد کر کے زور لگایا تو خود میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ مجھے جن مضبوط رسیاں جو میرے جسم کو جکڑے ہوئے تھیں کچے دھاگے کی مانند کئی ٹکڑوں میں ٹوٹ کر بکھر گئیں میں تیزی سے اٹھ کر اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔ سمورا اور اس کے ساتھی مجھے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے، جیکب کیلاش اور ساوری کی نگاہیں بھی کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"تم نے اوریگا کی سرحد میں قدم رکھ کر اپنی موت کو دعوت دی ہے۔ اب اپنا انجام بھی دیکھ لو۔" میں نے گرج کر کہا اور رفیقی کو دل میں آواز دی پھر جو کچھ ہوا اس نے میری عقل بھی خبط کر دی۔

جس جگہ ہم کھڑے تھے وہاں کا ایک وسیع حصہ اچانک روشن ہو گیا اس ویرانے میں وہ روشنی کہاں سے پھوٹی ہم آج تک نہیں سمجھ سکے، سمورا اور اس کے ساتھیوں کی نگاہیں بھی تیز روشنی میں چندھیا گئیں پھر وہ اچانک نیزے پھینک کر زمین پر سجدہ ریز ہو گئے، صرف سمورا اپنی جگہ سکتے کی حالت سے دوچار کھڑا ہماری پشت کی جانب دیکھ رہا تھا۔

میں نے پلٹ کر دیکھا تو دہشت سے میری آواز بند ہو گئی۔ کیلاش، جیکب اور ساوری بھی ششدر رہ گئے، مجھے اپنی قوت بینائی پر شبہ ہو رہا تھا لیکن جو کچھ میں نے دیکھا اسی نے سمورا اور اس کے

ساتھیوں کو بھی دہشت زدہ کر دیا تھا لیکن وہ مجسمہ نہیں تھا، اوروُ زندہ حالت میں ہماری نگاہوں کے سامنے موجود تھا اوُر سمورا کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے جسم پر بھی کفن نما گردآلود لباس تھا لیکن اس طرح چمک رہا تھا جیسے کسی مخصوص دھات کا بنا ہو۔ اس نے اپنے دائیں ہاتھ میں مشعل پکڑ رکھی تھی جس سے نیلے رنگ کے خطرناک شعلے نکل رہے تھے۔ چند لمحے اوروُ خاموش کھڑا سمورا اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتا رہا

پھر اس نے بولنا شروع کیا تو پٹا میں بھی لرز اٹھیں ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے خوف ناک اور سیاہ بادل پرشور آواز میں گرج رہے ہوں اس کی آنکھیں دہکتے انگاروں کی مانند سرخ ہوتی جا رہی تھیں۔

”اوروُ کے بدترین خادمو! تم نے کیا ارادے ہیں؟“

سمورا اور اس کے ساتھی دہشت سے تھر تھر کانپنے لگے، ان کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخیں بلند ہونے لگیں، چہرے سفید پڑ چکے تھے اور آنکھیں حیران تھیں شاید انھیں یقین نہیں آ رہا تھا لکڑی کا بنا ہوا دیو قامت دیوتا جسے جکیب نے تباہ و برباد کر دیا تھا زندہ ہو کر ان کے سامنے کس طرح آ گیا، وہ سکتے کی حالت سے دوچار تھے کہ اوروُ کی گرجتی ہوئی آواز پھر سنائی دی۔

”بدکردار حقیر لوگو! کیا تمھاری نگاہوں میں زندہ انسانوں کی کوئی حقیقت نہیں رہی۔ تم بھی اپنے آبا و اجداد کی طرح قتل و غارت گری پر آمادہ ہو۔ زہریلے سپولو! کیا اوروُ کی وحشت تمھارے دلوں سے دور ہو گئی ہے؟ جواب دو، کیا تم نے ان لوگوں کو قتل کرنے کی نیت کی ہے جو تمھارے عظیم اور مقدس دیوتا اور یگا کی پناہ میں ہیں۔“

”رحم۔ مقدس اوروُ! رحم۔“ سمورا ہذیانی انداز میں گڑگڑانے لگا۔

”رحم کا وقت گزر گیا سمورا! مقدس اور یگا نے مجھے تم لوگوں کی سرکوبی کے لیے جو زندگی بخشی ہے اس کا وقت اب ختم ہے۔ اوروُ کے جھوٹے اور دغاباز پجاری میرے قریب آ۔ اور دیکھ کہ تو اپنے دیوتا کے حضور ایک مجرم کی حیثیت سے کھڑا ہے“

سمورا لڑکھڑاتا ہوا چند قدم آگے بڑھا۔ اس کے چہرے پر موت کے خوف ناک سائے لہرا رہے تھے۔ پورا جسم تھر تھرا رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں بدستور اوروُ کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

”اب دیکھ کہ اوروُ کا قہر کس طرح نازل ہوتا ہے۔“

اوروُ کی نگاہوں سے ایک شعلہ سا لپکا، دوسرے ہی لمحے ایسا لگا جیسے سمورا دیوانہ ہو گیا، ایک دہشت زدہ اور کربناک چیخ مار کر وہ ربر کی گیند کی مانند فضا میں اچھلا اور ہذیانی انداز میں چلانے لگا، کبھی وہ چٹان پر اس طرح لوٹنے لگتا جیسے انگاروں پر لیٹا ہو اور کبھی جنونی انداز میں دیوانہ وار اپنے ہی دانتوں سے اپنی بوٹیاں نوچنے لگتا۔ اس کا جسم زخموں اور خون سے لہولہان ہو رہا تھا پھر اچانک اس نے اپنے سر کو اتنی زور سے پتھر پر مارا کہ کھوپڑی چٹخ کر دو ٹکڑوں میں منقسم ہو گئی اس کے بعد اس نے تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیا۔

سمورا کی موت اس قدر بھیانک تھی کہ ہمارے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پھر اوروُ نے باری باری دوسرے چار آدمیوں کی سمت نظر اٹھائی توان کا انجام بھی سمورا سے مختلف نہیں ہوا۔ آخری آدمی نے بھاگنا چاہا لیکن پراسرار قوتوں نے اس کے پیر جکڑ لیے وہ اپنی جگہ سے جنبش نہ کر سکا۔ ”اوروُ تجھے معاف کرتا ہے۔ اپنے بدبخت ساتھیوں کی لاشیں لے جا۔۔۔ لوگا سے کہنا کہ اگر پھر اس کے کسی آدمی نے گھاٹ والی چٹانوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو اس کا انجام سمورا سے زیادہ بھیانک اور ہولناک ہوگا۔“

پانچواں وحشی جو اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں زیادہ عمر رسیدہ نظر آ رہا تھا اوروُ کی بات سن کر سجدے میں گر پڑا پھر تیزی سے اٹھا اور اپنے ساتھیوں کی لاشیں ———— ساحل کی جانب۔ گھسیٹنے لگا، جب وہ لاشوں کو کشتی میں ڈال کر واپس جانے لگا تو اوروُ یک لخت ہماری نظروں سے غائب ہو گیا پھر میرے کانوں میں رفیقی کی آواز گونجی۔ ”سیدی جمال! میں نے تمھارے دشمنوں کو ٹھکانے لگا دیا۔ اب وہ دوبارہ گھاٹ سے آگے آنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم اب بھی واپس لوٹ جاؤ ورنہ حالات تم کو گمراہ کرتے رہیں گے۔“

میں نے چونک کر اپنے ساتھیوں کی جانب دیکھا، وہ بھی رسیوں کی قید سے آزاد نظر آ رہے تھے لیکن جو خونچکاں اور ہولناک مناظر ان کی نظروں سے گزر چکے تھے اس کے بعد کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ کوئی سوال کرتا۔ میں نے بھی حالات کے پیش نظر چپ سادھ لی۔

❁

”وقت اور حالات نے مجھے میرے ساتھیوں کی نگاہوں میں مشکوک بنا دیا، جکیب اور کیلاش مجھ سے شاکی تھے ان کی جگہ میں ہوتا تو شاید میرا ردعمل بھی وہی ہوتا۔ ایک ساوری تھی جسے وقت اور ماحول نے طاقت کا پجاری بن جانے کی تعلیم دی تھی لہٰذا وہ میری طاقت کا تماشہ دیکھنے کے بعد مجھ سے بہت زیادہ مرعوب ہو گئی، ہر وقت میری پذیرائی میں

لگی رہتی — سموڑا کی موت ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہوئی۔ وہ جسے دفیقی نے معاف کر دیا تھا اپنے ساتھیوں کی .... اکڑی ہوئی لاشیں لے کر قبیلے کی جانب واپس لوٹ گیا۔ بوگا نے اس کی زبانی حالات کی تفصیل سنی تو دوسری صبح وہ اپنے تین بڑے پجاریوں کے ہمراہ ساحل پر موجود تھا، مجھے دیکھتے ہی وہ اور اس کے ساتھی گھٹنے کے بل زمین پر بیٹھ گئے، یہ گویا عقیدت کا انداز تھا۔ اس بات کی دلیل تھی کہ انھوں نے میری دیوتا والی حیثیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ پھر انھوں نے میرے سامنے اپنے سر زمین پر ٹیک دیے میں خاموش کھڑا ان وحشیوں کی حماقت انگیز حرکتیں دیکھتا رہا۔

وقت کی ایک کروٹ نے بساط کا رخ پلٹ کر رکھ دیا۔ اصلیت کیا تھی؟ بوگا اور اس کے بڑے پجاری بھی اس سے ناواقف تھے، وہ صرف اسی بات پر ایمان لے آئے تھے جو ان کے ساتھی نے انھیں بتائی تھی، تفصیلات کی تصدیق سموڑا اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں نے کر دی، یہ بات بھی اپنی جگہ درست تھی کہ سب دیوتا اور وکے مجسمے کو زندہ حالت میں دیکھا تھا، حقیقت کیا تھی، اس کا علم مجھے بھی اس وقت ہوا جب دفیقی کی آواز نے مجھے مخاطب کیا۔

اس داستان کو پڑھنے والے گواہ رہیں ——— کہ میں اپنی حرکت پر پشیمان تھا، میں نے یہی سوچا تھا کہ پہلی فرصت میں کم از کم کیلاش کو اس حقیقت سے ضرور آگاہ کر دوں گا کہ اور وکے مجسمے کے چبوترے والی آخری سیڑھی کا راز کیا تھا، شامی کیوں جنونی کیفیت میں بار بار اسی طرف بھاگتا تھا اور خود میں نے سیڑھیوں پر لیٹنے کے بعد کیا محسوس کیا تھا مگر وقت نے مجھے اتنی مہلت نہ دی کہ میں کیلاش کے سامنے صفائی پیش کر سکتا۔ جس انداز میں میں نے سموڑا اور اس کے ساتھیوں کو للکارا تھا وہ بھی میری پراسرار قوتوں کی دلالت کرتا تھا، میرے جسم کے گرد مضبوطی سے باندھی گئی کھجور کی موٹی رسی متعدد ٹکڑوں میں ٹوٹ کر گری تو سموڑا اور اس کے ساتھیوں کے چہرے بھی زرد پڑ گئے تھے۔ خود مجھے بھی اس بات پر حیرت تھی، میرے اندر کوئی قوت ایسی ضرور پوشیدہ تھی جو آڑے وقت میں میرے کام آ گئی لیکن اس کے سربستہ راز سے خود میں بھی ناواقف تھا، اپنے ساتھیوں پر کس بات کا انکشاف کرتا۔

ہوا کے بدلتے رخ نے میرے جاں نثار دوستوں کو مجھ سے بدظن کر دیا ان کے دلوں میں میرے خلاف نہ جانے کیا کیا لاوے پک رہے تھے وہ مجھ سے بدگمان ہو گئے تھے، مجھ سے کھنچے کھنچے اور دور دور نظر آ رہے تھے۔ انھوں نے کھل کر مجھ سے کوئی شکوہ نہیں کیا لیکن وہ میرے دوست تھے میرے ساتھی تھے، ہم نے زندگی کا ایک طویل عرصہ ساتھ رہ کر گزارا تھا، دکھ درد اور خوشیوں میں ایک دوسرے کے شریک رہ چکے تھے پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ ہم ایک دوسرے کے جذبات کو محسوس نہ کر سکتے یا چہرے پر تحریر احساسات کو نہ پڑھ سکتے۔

ایک طرف میں اپنے ساتھیوں سے شرمندہ تھا اور دوسری جانب بوگا اور قبیلے کے تین بڑے پجاری مجھے گنہ گار کر رہے تھے، پوجا کے انداز میں وہ بار بار میرے سامنے جھک جاتے۔ ان کے چہروں پر ندامت اور شرمندگی کے گہرے اثرات موجود تھے، غلطی سموڑا کی تھی لیکن بوگا اور اس کے ساتھی ندامت کے لیے مجبور ہو گئے تھے، اس لیے کہ دفیقی نے دیوتا اور وکے روپ میں آ کر ان کے حواس باختہ کر دیے تھے۔ وہ محض اپنے پتھر کے مجسموں کو پوجتے تھے ان ہی کے ایک ساتھی نے اس بات کی تصدیق بھی کر دی تھی کہ وہ دیوتا اور وکو زندہ حالت میں دیکھ چکا ہے۔

میں عجیب کش مکش میں گرفتار تھا، میرا ذہن کہیں اور تھا — لیکن نگاہیں بوگا اور اس کے تینوں پجاریوں پر مرکوز تھیں جو ہمارے سامنے بار بار گھٹنے ٹیک کر اور زمین پر سر رکھ کر مجھے پُراسرار طاقتوں کا احساس دلا رہے تھے پھر بوگا اٹھ کھڑا ہوا۔

”ہواؤں کے دیوتا! مجھے افسوس ہے کہ میرے نائب نے دیوتاؤں سے بدعہدی کا ثبوت پیش کر کے ہمیں تمھاری نگاہوں میں گرا دیا۔“ وہ مجھ سے مخاطب تھا۔ اس کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ ذہنی طور پر مجھ سے زیادہ پریشان ہے۔ ”ہم تم سے معافی اور رحم کی بھیک مانگنے آئے ہیں۔“

”تم غلطی کر رہے ہو بوگا!“ میں نے حالات کے تقاضوں کے پیشِ نظر اسے نفرت سے گھورتے ہوئے تلخ انداز اختیار کیا۔ ”میں ہواؤں کا دیوتا نہیں۔ کیا تمھارے بزرگوں نے ہمارے بارے میں یہ پیش گوئی نہیں کی تھی؟“

”ہو سکتا ہے ستاروں کی چال اور پانسوں کے حساب نے انھیں بھی تمھاری اصلیت جاننے کی اجازت نہ دی ہو۔“ بوگا ہونٹ کاٹتے ہوئے بولا۔ ”میرے ساتھی نے ہمیں حالات کی پوری تفصیل سنا دی ہے۔“

”پھر۔ اب کیا پوچھنے آئے ہو؟“ میرا لہجہ اور حقارت آمیز ہو گیا۔

”ہمیں معاف کر دو ورنہ مقدس اور یگا کا عتاب جلد ہی

نسلوں کو تباہیوں سے دوچار کر کے نیست و نابود کر دے گا؟"
بوگا گڑگڑانے لگا۔

"اس بات کی کیا ضمانت ہوگی کہ تم یا تمہارے قبیلے کے لوگ دوبارہ ہمارے سکون میں مخل ہونے کی کوشش نہیں کریں گے؟" کیلاش نے دریافت کیا۔

"تم جو ضمانت چاہو ہم دینے کو تیار ہیں۔ سمورا کی غلطی نے تمہارے دلوں میں جو شکوک پیدا کر دیے ہیں بوگا انھیں سمجھ سکتا ہے اس لیے ہم تمھیں مطمئن کرنے کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں۔"

"میرے بارے میں تمھارا حساب کیا کہتا ہے؟" کیلاش نے حقارت سے پوچھا۔

"مجھے میری نگاہوں میں اور زیادہ ذلیل مت کرو سمندری دیوتا! بدکردار سمورا کی مذموم حرکت نے آج زندگی میں پہلی بار بوگا کو اپنے دیوتاؤں کے سوا کسی دوسرے کے سامنے زمین پر سر رکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ہم اور ہمارے قبیلے کے لوگ تم سے رحم کی درخواست کرتے ہیں۔"

"ہم نے پہلے ہی کہا تھا بھوری پہاڑیوں پر تمہارے مقدس دیوتا اور ریگا نے ہمیں اپنی مہمان نوازی کی پیشکش کی ہے لیکن...!"

"ہم عہد کرتے ہیں کہ آئندہ گھاٹ والی چٹان سے آگے قدم نہیں بڑھائیں گے۔"

"کیا تم ہمیشہ اسی عہد پر قائم رہو گے؟" میں نے جینی کی پراسرار داستان کو ذہن میں تازہ کرتے ہوئے بوگا کو وضاحت طلب نظروں سے گھورا۔

"مم۔ میں تمھارا مقصد نہیں سمجھ سکا۔" بوگا نے ہچکچاتے ہوئے دریافت کیا لیکن میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ میری بات کا مقصد سمجھ چکا ہے، قبیلے کے تین بڑے پجاریوں کے سامنے زبان کھولنے سے پرہیز کر رہا ہے اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات اس کے احساسات کی ترجمانی کر رہے تھے۔

"میں تمھاری مجبوری سمجھ رہا ہوں۔" میں زہرخند سے مسکرایا پھر دوبارہ سنجیدگی اختیار کر لی اور سرد لہجے میں بولا۔ "جینی نے مجھے جو داستان سنائی تھی اس کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے؟"

بوگا میری بات کا مفہوم سمجھ گیا، میں نے اس کی سرداری کا بھرم برقرار رکھنے کی خاطر اپنے سوال کی نوعیت تبدیل کر دی تھی اس کی آنکھوں میں تشکر کا اظہار برملا نظر آیا، کچھ تامل سے بولا۔

"ہواؤں کے دیوتا! میں نے پہلے بھی یہی خیال ظاہر کیا تھا کہ تم اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں زیادہ طاقت ور اور..."

"تقریر نہیں بوگا! مجھے صرف جواب درکار ہے۔" میں نے اس کا جملہ درمیان سے کاٹ دیا۔

"وہ دیوتاؤں کا اشارہ تھا جس نے جینی کی داستانِ حیات کو ترتیب دینے کی خاطر بوگا کو محض ایک بار خدمت کا موقع دیا تھا۔" بوگا نے کمال ہوشیاری سے میرے سوال کا جواب دے دیا، وہ یقیناً بہت دوراندیش اور اپنے ساتھیوں سے کہیں زیادہ ہوشیار تھا۔

"میں تمھاری جسارت کو عزت کی نظروں سے دیکھتا ہوں لیکن تم سمورا اور اس کے ساتھیوں کی جسارت کو کیا نام دو گے؟"

"مقدس اور ریگا زندگی اور موت کا ضامن ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سمورا اور اس کے غدار ساتھیوں کی موت اسی انداز میں رقم کر دی گئی ہوگی۔" بوگا نے بڑے اعتماد سے جواب دیا۔ "ہو سکتا ہے کہ خود میری موت بھی اسی انداز میں واقع ہو لیکن ہم قسمت کے لکھے کو نہیں مٹا سکتے۔"

"مجھے تمھاری صاف گوئی متاثر کر رہی ہے۔" میں نے اسے شیشے میں اتارنے کی کوشش کی لیکن اپنے لہجے میں کوئی نرمی کوئی لچک نہیں آنے دی۔ "تمھیں میرے ساتھ بحیثیت اور ریگا قبیلے کے سردار کے ایک عہد کرنا ہوگا۔"

"بوگا ہر عہد کے لیے تیار ہے۔" اس نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔

"تم یہاں سے واپسی پر قبیلے کے لوگوں کو بتاؤ گے کہ سمورا اور اس کے بدبخت ساتھیوں کی موت کن حالات میں واقع ہوئی۔"

"مجھے منظور ہے۔"

"آئندہ سے جو کشتی دیوتاؤں کے لیے نذرانے اور چڑھاوے لے کر بھوری پہاڑی کی جانب آئے گی اس میں دو سے زیادہ افراد موجود نہیں ہوں گے اور دو میں سے ایک تم ہو گے۔" کیلاش نے دوسری شرط پیش کر دی۔

"بوگا کو یہ بھی منظور ہے سمندری دیوتا!"

"ساوری بدستور ہمارے ساتھ رہے گی اور اسے ہر طور طریقے اختیار کرنے کی مکمل آزادی ہوگی۔" جیکب بولا۔

"میں تمھارے مذہبی خیالات کی قدر کرتا ہوں مقدس اور بزرگ بھونپو!"

"بھونپو نہیں۔" جیکب جھلا گیا۔ "تم اور تمھارے ساتھی مجھے صرف فادر جیکب کہہ کر مخاطب کر سکتے ہیں۔"

"اگر بوگا سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے فادر جیکب تو وہ اس کے لیے معافی کا خواستگار ہے لیکن مجھے تمھارا یہی

نام بتایا گیا تھا۔

"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔"

"مجھے افسوس ہے فادر جیکب!" بوگا نے نہایت صاف گوئی سے کہا۔ "ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق راہِ عمل کا انتخاب کرے، البتہ میں نے یہ درخواست پہلے بھی پیش کی تھی کہ تم میرے قبیلے کے لوگوں کو مذہبی اعتبار سے اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش نہیں کرو گے۔"

"کیوں؟ کیا تمہارا خیال ہے کہ اندھیروں اور تاریکیوں سے نکل کر روشنی کی سمت جانا گناہ ہے۔" جیکب نے جرح کی تو بوگا کے تیور بدلنے لگے، حالات نے اسے ہمارے سامنے سرنگوں ہونے پر مجبور کر دیا تھا لیکن میں محسوس کر رہا تھا کہ وہ اپنے مذہبی عقائد کی بنیادوں پر ہمارے ساتھ کوئی سودا کرنے کو تیار نہیں۔

"ٹھیک ہے۔" کیلاش نے بوگا کی ہچکچاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے میری مشکل آسان کر دی۔ "ہم تمہارے معاملات میں اس وقت تک کوئی دخل نہیں دیں گے جب تک تم ہم سے کیے ہوئے عہد پر قائم رہو گے۔"

"بوگا مرد ہے سمندری دیوتا! وہ بدعہدی پر موت کو ترجیح دینے کا قائل ہے۔" بوگا نے سینہ تان کر ٹھوس آواز میں جواب دیا پھر اس نے تیزی سے اپنے نیزے کی انی اپنے الٹے ہاتھ کی کلائی میں مار کر علیحدہ کی تو خون کی دھار بہنے لگی قبل اس کے ہم اس حرکت کا مقصد دریافت کرتے بوگا نے خود ہی اس بات کی وضاحت کی کہ وہ اپنے عہد پر قائم رہے گا۔

پھر وہ عہد و پیمان کر کے واپس لوٹ گئے، ساوری بے انتہا خوش تھی کہ بوگا نے اس کی شخصی آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔ جیکب اس بات پر بری طرح تلملا رہا تھا کہ کیلاش نے اس کے اور بوگا کے درمیان مذہبی بحث میں دخل اندازی کیوں کی اور کیلاش کی نگاہیں بدستور مجھ سے شناکی نظر آ رہی تھیں۔ میں ساوری اور جیکب کی موجودگی میں زبان کھولنے سے قاصر تھا چنانچہ میں نے تجویز پیش کی کہ نذرانے اور چڑھاووں کو کھلے آسمان کے نیچے سے ہٹا کر غار کے دہانے کے اندر پہنچا دیا جائے تاکہ وہ محفوظ رہ سکیں ——— جیکب نے کیلاش کی جانب گھورتے ہوئے آگے بڑھ کر ایک ٹوکری اٹھائی اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتا ہوا غار کی سمت چل دیا۔ ساوری نے دوسرا تھیلا اٹھا لیا اور جیکب کے تعاقب میں قدم اٹھانے لگی۔ کیلاش آگے بڑھا تو میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"میرے دوست! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے خفا ہو۔" میں نے بڑے خلوص سے اسے مخاطب کیا۔

"مجھے بوگا کی ایک بات نے بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔" کیلاش نے بڑی خوب صورتی سے اپنا مافی الضمیر ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ "اس نے کہا تھا کہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق راہِ عمل اختیار کرے۔"

"کیلاش!" میں اس کے گہرے طنز پر تڑپ اٹھا۔ "مجھے غلط مت سمجھو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تم کو اپنا رازدار سمجھتا ہوں لیکن جیکب پر اس کی بچکانہ طبیعت کے پیشِ نظر ہر بات واضح نہیں کی جا سکتی۔"

"کیا مطلب؟"

"میں تمہیں بتانا چاہتا تھا کہ تم نے اوڈ کے مجسمے کے چبوترے پر میری جس کیفیت کو بلڈ پریشر کا نام دیا تھا وہ غلط تھی اور میں نے جواب میں اپنی جس کیفیت کا اظہار کیا وہ بھی صریحاً جھوٹ تھا۔ مجھے جیکب کی موجودگی میں وہ سب کچھ مجبوراً کرنا پڑا۔" میں نے تیزی سے کہا پھر سیڑھیوں سے پھوٹنے والی چمک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بولا۔ "ممکن ہے تم اسے میری دیوانگی کہو لیکن میرا دل گواہی دیتا ہے کہ اس چبوترے کے نیچے کوئی زمین دوز تہہ خانہ یا مقبرہ ضرور موجود ہے جہاں میری درخشاں میری راہ دیکھ رہی ہے۔" میں بولتا رہا۔ "ساوری کی جنونی کیفیت میرے شبہے کی تصدیق کرتی ہے اور جیکب نے جواب میں میرے بڑبڑانے کی جو بات کہی تھی وہ بھی درست ہے۔ کیا تم ان سب باتوں کو محض اتفاق سے تعبیر کرو گے؟"

"ہو سکتا ہے کہ تمہارا اندازہ درست ہو اور مجسمے کے نیچے کوئی تہہ خانہ یا مقبرہ موجود ہو لیکن کیا تم مجھے یہ بتانا پسند کرو گے کہ تم نے رسیوں کی بندشوں سے خود کو کس طرح آزاد کیا تھا؟ جس لہجے میں تم نے سموا کو مقابلے کے لیے للکارا اور اس کے ہولناک انجام کی پیشین گوئی کی وہ سب کیا تھا؟ کیا تم... ان سب باتوں کو محض اتفاق کہو گے؟"

کیلاش مجھ سے باز پرس اور شکایت کرنے میں حق بجانب تھا ایک لمحے کو میرے دل میں آئی کہ اسے سب کچھ بتا دوں لیکن پھر مجھے جینی کا خیال آ گیا، درخشاں کی روح نے بھی مجھ سے یہی درخواست کی تھی کہ میں ریبک اور مجذوب سے حاصل ہوئی آگہی کے راز کو کسی اور پر ظاہر نہ کروں جیکسن نے بھی ان باتوں کو چھپانے کا اشارہ کیا تھا۔

"جیکسی!" میرے ذہن میں جیکسن کا نام گونجا تو میں نے نہایت خوب صورتی سے ان تمام باتوں کو جیکسن کی ذات اور اس کی پراسرار روحوں سے منسوب کر دیا جن کی رازداری پہ

کیلاش کو مجھ سے شکایت لاحق ہوئی تھی۔ میں نے جینی کے قیمتی مشورے اور حالات کے پیشِ نظر کیلاش کو ریک مجذوب کی انگشتری یا رفیقی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ جیکسن کی شخصیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔ "یقین کرو میرے عزیز دوست! وہ جیکسن کے تابع پُراسرار روحیں تھیں جنھوں نے مجھے دشمنوں کی بندش سے آزاد کیا اور غالباً خواب میں بھی جیکسن ہی نے مجھ سے زمین دوز مقبرے کی باتیں کی ہوں گی جو بیدار ہونے پر مجھے یاد نہیں رہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ بھی کسی بدروح کی کرشمہ سازی ہو جس نے تامی کو جیوتر کی آخری سیڑھیوں میں دل چسپی لینے پر اکسا دیا ہو۔ کیا تمھیں یاد نہیں جیکسن نے اس سفر میں تامی کی ذات کو ہمارے لیے سب سے کارآمد قرار دیا تھا؟"

"اور دیوتا اوروا کا وہ جان دار مجسمہ کیا تھا جس نے سموا اور اس کے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا؟" کیلاش نے سوال کیا لیکن میں اس کے چہرے کے تاثرات سے اس بات کا اندازہ لگا رہا تھا کہ اس کے دل پر میری جانب سے جو غبار تھا وہ چھٹتا جا رہا تھا۔

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتا میرے دوست لیکن قیاس ہے کہ جینی کی روح کے آسمان کی سمت پرواز کر جانے کے بعد اب جیکسن در پردہ ہماری مدد کر رہا ہے۔ اس نے بحری عقاب پر اپنے تابع روحوں کی مدد سے جو ناقابلِ یقین مظاہرے کیے تھے وہ بھی ابھی تمھارے علم میں ہیں۔ اپیا کے جزیرے پر اس نے جس خوب صورت انداز میں منگارو کے ڈھانچے کو حاصل کیا۔ وہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ جیکسن بے پناہ قوتوں کا مالک ہے۔ میں تمھیں جیکسن کا وہ خط بھی دکھا چکا ہوں جس میں اس نے بحری عقاب کی تباہی کی پیش گوئی کی تھی۔ کیا اب تک سب کچھ اسی انداز میں پیش نہیں آ رہا جس طرح جیکسن نے وقتاً فوقتاً ہمیں باور کرانے کی کوشش کی تھی؟"

"کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ بھوری پہاڑیوں کے گھنے جنگلات میں بسنے والے ان عمر رسیدہ جادوگروں میں سے کسی نے ہماری مدد کی ہو جنھوں نے جینی کو اپنی لازوال قوتوں سے نوازا تھا؟"

"ہوسکتا ہے۔" میں نے چونک کر کیلاش کے خیال کی تائید کرنے میں جس خوبصورت اداکاری کا مظاہرہ کیا اس نے ہمارے درمیان پیدا ہونے والے گلے شکوے بھی دور کر دیے۔

غار کے دہانے تک میرے اور کیلاش کے درمیان یہی باتیں ہوتی رہیں۔ جیکب بدستور منہ پھلائے ہوئے تھا۔ سادو بھی کھانے پینے کی چیزوں کو سلیقے سے رکھنے میں مصروف تھی۔ میں نے جیکب کو براہِ راست چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا لیکن کیلاش نے تھوڑی بہت تگ و دو کے بعد اسے بھی رام کر لیا۔ ویسے جیکب کی ایک شکایت بدستور قائم رہی کہ کیلاش نے اس کے اور بوگا کے مابین ہونے والی مذہبی بحث کے درمیان دخل اندازی کر کے اچھا نہیں کیا۔ مذہبی معاملات میں چونکہ وہ جنون کی حدوں سے بھی گزر جانے کا عادی تھا اس لیے کیلاش نے کوئی بحث مناسب نہیں سمجھی اور اپنی غلطی تسلیم کر کے معاملہ رفع دفع کر دیا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد ہم نے دوبارہ غار کے اندر جانے کا پروگرام بنایا۔ کیلاش نے کچھ ضروری اوزار بھی ساتھ لیے تو جیکب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اچھا کیا جو تم نے کدال اور ہتھوڑی بھی ساتھ لے لی۔ اوروا کے مجسمے کو تباہ کرنے میں یہ چیزیں ہمارے لیے بے حد کارآمد ثابت ہوں گی۔"

"میں نے اسے ایک اور مقصد کے لیے بھی ضروری سمجھا ہے۔" کیلاش سنجیدگی سے بولا۔ "تم نے کوئی احمقانہ بات کی تو یہی کدال اور ہتھوڑی تمھارا سر پھوڑنے کے کام بھی آ سکتی ہے۔ کیا خیال ہے؟"

"فضول باتوں پر اظہارِ خیال کرنا میرے نزدیک تضیعِ اوقات ہے اس لیے خاموش رہنا زیادہ پسند کروں گا۔" جیکب نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"سموا اور اس کے ساتھیوں کی ہولناک موت کے بارے میں تم کیا کہو گے؟ اگر اوروا زندہ صورت میں سامنے آ کر ہماری مدد نہ کرتا تو ہمارا انجام کیا ہوتا؟"

"خدا کی قسم، میں ان باتوں پر سنجیدگی سے غور کرنا بھی گناہِ کبیرہ سمجھتا ہوں۔" جیکب نے جذباتی انداز اختیار کیا۔ "وہ، جو کچھ ہماری نظروں نے دیکھا پُراسرار قوتوں کی شعبدہ بازی تھی۔ بحری عقاب پر بھی ہم ایسی بے ہودہ باتوں سے دوچار ہوتے رہے ہیں۔"

"آئی سی، تمھارا اشارہ غالباً روپا کی طرف ہے۔"

"میں روپا اور تمھارے خیال دونوں پر لعنت بھیجتا ہوں۔" جیکب نے نفرت کا اظہار کیا تو کیلاش نے بڑی... خوبصورتی سے باتوں کا رخ بدل دیا۔ جیکب کو اعتدال کی حالت میں لانے میں ہمیں کوئی خاص دشواری پیش نہیں آئی تھی۔

سورج کی روشنی کے علاوہ ہمارے پاس ٹارچ ــــ اور پیرافین لیمپ بھی موجود تھے۔ اوروا کا مجسمہ ہمیں دور ہی سے نظر آ رہا تھا۔ قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ تامی بدستور آخری

سیڑھی کی بنیاد سے برسرِ پیکار ہے۔" میں نے کیلاش کی جانب نظریں اٹھائیں اس کی نگاہوں میں بھی تجسس جھلک رہا تھا۔

"جمال! تم نے دیکھا کہ ثامی اس وقت بھی اور و کے مجسمے کی بنیادیں کھودنے میں مصروف ہے۔" جیکب نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ جانور شیطانی قوتوں اور بدروحوں کو دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ تمہارے ثامی نے یقیناً اور و دیوتا کی اصلیت کا راز پا لیا ہے اس لیے میرا مشورہ ہے کہ اس مجسمے کو جتنی جلدی تباہ کر دیا جائے مناسب ہو گا۔"

ہم نے جیکب کے مشورے پر کوئی تنقید ضروری نہیں سمجھی۔ آخری سیڑھیوں پر پہنچنے کے بعد ثامی نے ہمارا استقبال جس صورت میں کیا وہ بھی قابلِ غور تھا ——— وہ ہماری توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا تھا جہاں کچھ خراشیں نظر آ رہی تھیں اور جہاں سے میں نے صندل اور گلاب کی مہک محسوس کی تھی۔

میں نے کیلاش کے اشارے پر ثامی کو ایک طرف ہٹا لیا۔ کیلاش نے جھک کر اسی مقام پر چہرہ قریب کیا تو اس کی آنکھوں کا تجسس اور گہرا ہو گیا، دوسرے ہی لمحے وہ سیڑھی پر لیٹ کر متھوڑی سے اس جگہ کو آہستہ آہستہ ٹھونکنے لگا۔

"کیا اس طرح تم اس بے جان پتھر کے مجسمے کو بیدار کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟" جیکب نے کہا لیکن پھر وہ بھی یک لخت سنجیدہ ہو گیا اور اس گول سوراخ کو جھک کر دیکھنے لگا جو پلاسٹر اور مٹی جھڑنے سے آہستہ آہستہ نمودار ہو رہا تھا۔

کیلاش نے اپنی جدوجہد تیز کر دی میرے دل کی دھڑکنیں بھی بتدریج تیز ہوتی جا رہی تھیں جیکب اکڑوں بیٹھا سب کچھ حیرت سے دیکھ رہا تھا، ثامی کی حالت بدستور ویسی ہی تھی۔ زور لگا کر وہ بار بار اسی سوراخ کی جانب لپکنے کی جدوجہد کر رہا تھا۔

دو گھنٹے کی طویل کوششوں کے بعد کیلاش کو اپنے ارادے میں کامیابی ہو گئی، وہ سوراخ جو ایک انچ کے قطر سے زیادہ نہیں تھا پوری طرح صاف ہو گیا اور پھر صندل اور گلاب عود و عنبر کی ملی جلی تیز مہک ہماری قوتِ شامہ سے ٹکرانے لگی، جیکب جو کچھ دیر پیشتر غیر سنجیدہ نظر آ رہا تھا یک لخت سنجیدہ ہو کر ہمیں وضاحت طلب نظروں سے دیکھنے لگا۔

میری توجہ سیڑھی والے سوراخ پر مرکوز تھی جس سے خوشبو کے بھبکے نکل رہے تھے کیلاش نے سوراخ میں کدال ڈال کر دیکھی اس کی گہرائی ڈیڑھ فٹ سے زیادہ تھی لیکن اندر گہری تاریکی ہونے کے سبب کچھ نظر نہیں آ رہا تھا، ثامی پر اس خوشبو کو سونگھنے کے بعد جنونی کیفیت طاری ہو رہی تھی اس لیے مجھے مجبوراً اسے چبوترے کے اوپر لے جا کر مجسمے کے ساتھ باندھنا پڑا، میری اس حرکت پر اس نے زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا۔ شاید وہ احتجاج کر رہا تھا یا پھر اپنی زبان میں مجھے کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

ہم نے باری باری سوراخ سے آنکھ لگا کر دوسری جانب دیکھنے کی کوشش کی لیکن کچھ نظر نہ آ سکا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس مجسمے کے نیچے پرانے دور کا کوئی خزانہ دفن ہو۔" جیکب نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ "قرونِ وسطیٰ کے اکابرین ایسی ہی محفوظ جگہوں پر اپنے خزانے پوشیدہ رکھتے تھے۔"

"اور کیا ان خزانوں پر خوشبو بھی چھڑک دیا کرتے تھے کہ لوگ آسانی سے ان کی طرف متوجہ ہو جائیں۔" کیلاش نے جیکب کو گھورا تو اسے بھی اپنی حماقت کا احساس ہو گیا، پھر فوراً ہی اس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیلاش! کہیں یہ وہی زمین دوز مقبرہ تو نہیں جس کا ذکر جمال نے خواب میں کیا تھا؟"

"اب تم نے ایک ذہانت کی بات کی ہے۔"

"مگر اس سوراخ کا کیا مطلب ہے؟" جیکب نے بدستور سنجیدگی سے کہا۔ "ثامی کی اس جگہ سے خاص دلچسپی بھی خالی از علت نہیں ہو سکتی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس سوراخ کے اندر کوئی میکنزم ہو جو مقبرے کا راستہ دریافت کرنے کی خاطر موجود ہو لیکن ہمیں نظر نہ آ رہا ہو۔"

جیکب کی بات سن کر نہ جانے کیوں میرے خون کی گردش تیز ہو گئی، میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے کدال ہاتھوں میں پکڑ کر سوراخ میں ڈالا اور دائیں بائیں زور لگانے لگا، پھر ایک بار جب میں نے اوپر کی جانب طاقت صرف کی تو ہم سب ہی حیرت سے اچھل پڑے، جیکب کا اندازہ درست ثابت ہوا، وہ پورا چبوترہ جس پر دیوتا اور و کا دیو قامت مجسمہ نصب تھا پر شور گھڑگھڑاہٹ کی آواز کے ساتھ آگے کی جانب دائرے کی شکل میں تیزی سے سرکنے لگا، اگر ہم فوراً ہی اچھل کر ایک سمت نہ ہٹتے تو سیکڑوں ٹن وزنی پتھر کے نیچے آ کر پس گئے ہوتے۔

ثامی نے زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا اور ہم حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس راستے کو دیکھنے لگے جو چبوترہ سرکنے سے پیدا ہو رہا تھا۔

ہم بال بال بچے تھے۔ ایک لمحے کی دیر ہو جاتی تو اور رو دیوتا کے مجسمے کا چبوترا ہمیں کسی چکی کی طرح پیس کر رکھ دیتا۔ شامی کے زور زور سے بھونکنے کی صدائے بازگشت دور دور تک گونجتی رہی۔ میں نے لپک کر اسے کھولا تو اس نے بھونکنا بند کر دیا جست لگا کر وہاں آ گیا جہاں جیکب اور کیلاش تصویرِ حیرت بنے اس راستے کو دیکھ رہے تھے جو چبوترا سرکنے سے نمودار ہو رہا تھا۔

تقریباً دس منٹ تک وزنی پتھروں کی گڑگڑاہٹ کی آوازیں غار میں گونجتی رہیں پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ اور رو کا طویل القامت مجسمہ نیم دائرے کی شکل میں گھوم کر ایک جانب ہو گیا اور اب ہمارے سامنے وہ سیڑھیاں موجود تھیں جو ہمیں کسی زیرِ زمین دوز تہ خانے یا مقبرے تک پہنچا سکتی تھیں — شامی جنونی انداز میں سیڑھیوں کی جانب جست لگانے کو تیار تھا لیکن میں نے اس کے گلے میں پڑے ہوئے پٹے کو مضبوطی سے جکڑ لیا۔ بھینی بھینی تیز خوشبو اب ہمیں اپنے نتھنوں میں چبھتی محسوس ہو رہی تھی۔

کیلاش نے لیمپ کی روشنی سیڑھیوں پر ڈالی۔ ہر چند کہ ان سیڑھیوں پر گرد و غبار جمع تھا لیکن وہ ٹھوس پتھر کی بڑی بڑی سلوں کو کاٹ کر نہایت خوبصورتی سے بنائی گئی تھیں اور اپنے معمار کی فنی مہارت کا منہ بولتا ثبوت تھیں۔ کیلاش نے جھک کر گرد صاف کی تو معلوم ہوا کہ وہ سیڑھیاں بھی سنگِ مرمر کی بنی ہوئی تھیں لیکن ان کی سفید رنگت وقت کے ہاتھوں دھندلا گئی تھی۔

"یہ کیا حماقت کر رہے ہو؟" جیکب نے کیلاش کو جھکتے دیکھ کر تیزی سے کہا۔

"جمال!" کیلاش نے جیکب کی بات یکسر نظر انداز کرتے ہوئے مجھے مخاطب کیا۔ "کیا تم دیکھ رہے ہو کہ یہ گول زینے دس بارہ کی تعداد تک نظر آ رہے ہیں لیکن اس کے آگے گھپ اندھیرا ہے۔ کیا خیال ہے؟ ہم بھگوان کا نام لے کر نیچے اترنا شروع کریں؟"

میں نے نفی ؎ کر کیلاش کی بات کی تصدیق کرنا چاہی تو پٹے پر ایک پل کو میری گرفت ڈھیلی پڑی اور شامی زور لگا کر میرے ہاتھوں سے نکل گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ سیڑھیوں پر نیچے کی جانب دوڑتا ہوا ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"شامی — شامی!" میں نے کرخت آواز میں اسے پکارا لیکن اس نے میری آواز پر کوئی دھیان نہیں دیا۔

"خدا کی قسم — اگر مجھے علم ہوتا کہ تم نے خواب کی حالت میں جو کہا ہے وہ درست ثابت ہو گا تو میں اپنی زبان بند ہی رکھتا۔" جیکب نے اپنے سینے پر انگلی سے صلیب کا نشان بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم خوفزدہ ہو؟" کیلاش نے پوچھا۔

"بات خوف یا دہشت کی نہیں — لیکن میرے نزدیک کسی کے مقبرے میں یوں دندناتے ہوئے داخل ہونا کسی مکان میں نقب لگانے سے زیادہ بدتر گناہ ہے۔"

"ٹھیک ہے — تم یہیں رک کر ہمارا انتظار کرو۔ میں اور کیلاش نیچے جا رہے ہیں۔"

"عقل کے ناخن لو جمال! اگر زمین دوز مقبرے کی سیڑھیوں کا راستہ کسی ایک میکنزم سے نمودار ہو سکتا ہے تو اندر دوسرے میکنزم بھی ضرور ہوں گے — ہماری ذرا سی غلطی یا جلد بازی ہمیں بھی اسی مقبرے میں زندہ دفن کر دینے کو کافی ہو گی۔"

جیکب کا خیال اپنی جگہ درست ہو سکتا تھا لیکن درخشاں کو پا لینے کے خیال نے مجھے دیوانہ کر دیا تھا۔ شامی کے حلق سے زور زور سے خارج ہونے والی خرخراہٹ کی آوازیں آنا بند ہو چکی تھیں۔ میں نے ٹارچ کی روشنی میں پہلے زینے پر قدم رکھا تو جیکب نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ وہ مجھے روکنا چاہتا تھا لیکن میں نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور تیزی سے زینے طے کرنے لگا — مجھے اتنا ہوش کہاں تھا کہ زینوں کی تعداد گنتا مگر ایک زینے پر قدم رکھتے ہی میرے قدم یک لخت رک گئے۔

وہ روشنی جو اچانک نمودار ہوئی اتنی تیز تھی کہ ایک لمحے کو میری آنکھیں چندھیا گئیں پھر میں نے دوبارہ آنکھیں کھولیں تو مجھے یوں لگا جیسے قرونِ وسطیٰ کے کسی بزرگ کے مزار میں کھڑا ہوں میں حیرت سے آنکھیں پھاڑے ایک ایک شے کو دیکھ رہا تھا کہ جیکب کی گھٹی گھٹی آواز سنائی دی۔ "مقدس باپ ہم پر اپنی برکتیں نازل کرے — وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔"

میں نے جیکب کی آواز پر پلٹ کر دیکھا۔ مجھ سے دو سیڑھی اوپر کیلاش موجود تھا اور اس کے پیچھے جیکب کھڑا چھت کی سمت دیکھ رہا تھا جہاں اب باہر نکلنے کا بظاہر کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ حیرت سے میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اور رو کے مجسمے کا وہ چبوترا جس نے پُرشور آوازوں کے بعد ہمارے لیے زمین دوز مقبرے کی سیڑھیاں دریافت کی تھیں نہ جانے کب اس قدر خاموشی سے دوبارہ اپنی جگہ واپس آ گیا کہ ہمیں ایک ذرا آہٹ تک نہ محسوس ہوئی۔ جیکب نے شاید اس خلا کو بند ہوتے دیکھ لیا تھا۔

"جمال! تم جس سیڑھی پر کھڑے ہو وہیں رکے رہو۔" کیلاش نے سنجیدگی سے مجھے ہدایت کی پھر انگلی کے اشارے سے سیڑھیوں کا شمار کرتے ہوئے بولا۔ "اکیس — تم اکیسویں سیڑھی پر کھڑے ہو جس کے نیچے یقیناً کوئی ایسا میکنزم موجود ہے جو یہاں کے حیرت انگیز برقی نظام کو کنٹرول کرتا ہے — کیا تم نے اس سیڑھی پر قدم رکھتے وقت کوئی ہلکا سا دباؤ محسوس کیا تھا؟"

"مجھے یاد نہیں۔"

"کوئی فرق نہیں پڑتا ــــ تم ایک زینہ چڑھ کر دوبارہ اگلی سیڑھی پر قدم رکھو، اگر میرا اندازہ درست ہوا تو روشنی کا نظام معطل ہوجائے گا اور اس عمل کو دہرانے سے مقبرہ دوبارہ جگمگا اٹھے گا۔"

میں نے کیلاش کے کہنے پر عمل کیا تو اس کا اندازہ سو فیصد درست ثابت ہوا، اکیسویں سیڑھی سے قدم اٹھا کر میں نے اس پر دوبارہ بوجھ ڈالا تو مقبرہ گھپ اندھیروں میں ڈوب گیا لیکن اسی عمل کو دہرانے سے وہ جگہ پھر بقعۂ نور بن گئی۔

"تم نے یہاں کے خفیہ برقی نظام کے جس عمل کو دریافت کرلیا وہ یقیناً قابلِ تعریف ہے مگر یہاں سے باہر نکلنے کی کیا صورت ہوگی؟" جیکب نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب ہم ایک ساتھ ہیں تو پھر ڈر کس بات کا؟ جینا مرنا ساتھ ہی ہوگا۔" کیلاش بے پروائی سے بولا۔

"کیا تمہارا خیال ہے کہ واپسی کے راستے کے لیے بھی یہاں کوئی میکنزم موجود ہوگا؟"

"تم شاید بھول رہے ہو فادر جیکب! کہ نیچے اترنے سے پیشتر خود تم نے ہی مقبرے کے اندر میکنزم کی موجودگی کا خیال ظاہر کیا تھا۔"

جیکب نے کوئی دوسرا سوال نہیں کیا۔ خاموشی سے ہونٹ کاٹنے لگا۔ میں نے پلٹ کر پیچھے کی جانب نظر دوڑائی، وہ کمرہ جو سیڑھیوں کے اختتام پر موجود تھا خاصہ وسیع و عریض نظر آرہا تھا اس کی دیواروں سے روشنی کی اتنی تیز شعاعیں پھوٹ رہی تھیں جیسے وہاں ہیرے جواہرات جڑے ہوں ہم نے قریب جاکر دیکھا تو دیواروں پر ایسا چمک دار رنگ نظر آیا جس کے اندر سے سنہری شعاعیں نکل رہی تھیں۔ جیکب کا خیال تھا کہ وہ کوئی قیمتی چمکیلی دھات ہے جسے نہایت مہارت سے دیواروں پر چڑھا دیا گیا تھا۔

کمرے میں کسی قسم کا کوئی ساز و سامان نہیں تھا۔ درمیان میں پتھر کا ایک تخت نما چبوترا موجود تھا جس پر ایک معمر شخص دور سے کسی لاش کی طرح لیٹا نظر آرہا تھا ــــ ہم نے تمامی کی ایک جنونی کیفیت کے زیرِ اثر جو زمین دوز مقبرہ دریافت کیا وہ خود ہمارے لیے بھی طلسم ہوش رُبا کی داستان سے کم نہ تھا۔ میری اس داستانِ حیات کو پڑھنے والے ممکن ہے کہ ان باتوں پر یقین نہ کریں اور اسے زیبِ داستاں کے لیے خوب صورت حاشیہ آرائی گردانیں حقیقت یہ ہے کہ آج جب میں بھی پلٹ کر اپنے ماضی میں جھانکتا ہوں تو سب کچھ ایک خواب سا لگتا ہے۔

ہم میں سے کسی نے اس تخت نما پتھر کے چبوترے کے قریب جانے میں عجلت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ دور کھڑے حالات کا جائزہ لیتے رہے۔ ہم نے ایسی حیرت انگیز اور پرکشش لاش پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اس کے جسم پر ایک کامدار ریشمی عبا موجود تھی، سر پر عجیب و غریب قسم کی ٹوپی نظر آرہی تھی جس پر بیش قیمت ہیرے اور موتی ٹکے ہوئے تھے۔ اس کا قد سات فٹ سے کم نہیں تھا۔ سر اور داڑھی کے سفید بال جو روئی کے گالے کی طرح نرم دکھائی دیتے تھے اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ ہم سکتے کے عالم میں اسے گھورتے رہے، اتنا نورانی اور پرکشش چہرہ ہم نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔

"اگر یہ بھی کوئی مجسمہ ہے تو میں اسے سنگ تراشی کا ایک ناقابلِ یقین شاہکار کہوں گا۔" کیلاش نے مہرِ سکوت توڑی۔

"بلاشبہ ــــ اس کے چہرے پر جو سنجیدگی اور سخت گیری نظر آرہی ہے وہ صرف دیوتاؤں کا حق ہے ــــ کہیں یہ تقدس اور ریگا کا مجسمہ تو نہیں؟" جیکب نے حیرت سے کہا۔ "اور وفینا کے سرداروں نے ہمیں یہی بتایا تھا کہ تقدس اور ریگا شور و غل پسند نہیں کرتا ــــ شاید اسی لیے اس کے مجسمے کو زمین دوز مقبرے میں رکھا گیا ہے۔"

"اگر یہ اور ریگا کا مجسمہ ہے تو اسے اس قدر قیمتی اور زرق برق پوشاک کی کیا ضرورت تھی؟" میں نے کیلاش کو سنجیدگی سے مخاطب کیا۔ "غور سے اس کے چہرے، پیر اور ہاتھ کی انگلیوں پر نظر ڈالو، کیا یہ سب کچھ تمہیں پتھر سے تراشیدہ نظر آتی ہیں؟"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" کیلاش نے مجھے وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔

"میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ یہ کوئی پتھر کا بے جان مجسمہ نہیں بلکہ کوئی حنوط شدہ ممی ہے جسے یہاں محفوظ کردیا گیا ہے۔"

"ناممکن ــــ" جیکب بولا۔ "میں نے ہزاروں حنوط شدہ ممیاں اور لاشیں دیکھی ہیں لیکن زندگی کی یہ علامتیں کہیں نظر نہیں آئیں۔"

"گویا تم بھی میرے خیال کی تصدیق کر رہے ہو؟"

"اگر تمہارا اندازہ درست ثابت ہوا تو میں اسے ایک معجزہ کہوں گا۔" کیلاش نے بدستور تخت کی سمت گھورتے ہوئے کہا۔ "اس کے جسم پر جو لباس اور زر و جواہر نظر آرہے ہیں وہ ہزاروں سال پرانے دور سے تعلق رکھتے ہیں، اس قد و قامت کے لوگ بھی قرونِ وسطیٰ میں ہوا کرتے تھے۔"

پھر وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا چبوترے کے قریب چلا گیا میں نے بھی اس کی تقلید کی لیکن جیکب اپنی جگہ جا کھڑا رہا۔

چبوترے کے قریب پہنچ کر کیلاش کی آنکھیں فرطِ حیرت

سے کھلی کی کھلی رہ گئیں، میرے دل کی دھڑکنیں بھی تیز ہونے لگیں، پتھر کے تخت پر کوئی مجسمہ نہیں ایک انسانی جسم موجود تھا جس کی تصدیق کیلاش نے ڈرتے ڈرتے اس کا ہاتھ چھونے کے بعد کی۔

"جمال! واقعی تمہارا اندازہ درست ہے، یہ پتھر کا بت نہیں بلکہ کوئی انسان ہے اور ....." کیلاش نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا، سر نیچے جھکا کر کچھ دیر تک ضروری معائنہ کرتا رہا پھر سکتے کے عالم میں بولا۔ "مائی گاڈ ..... مجھے اس میں زندگی کی علامتیں بھی نظر آرہی ہیں۔"

"کیا مطلب؟" میں حیرت سے اچھل پڑا۔ "کیا تم مجھے بتانا چاہ رہے ہو کہ یہ ___ یہ شخص زندہ ہے اور ہزاروں سال سے خوابیدہ کیفیتوں سے دوچار ہے؟"

کیلاش نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا، شانے سے اپنا چرمی تھیلا اتار کر کھولا اور اس میں سے تھرمامیٹر نکال کر اس عمر رسیدہ جسم کی گردن پر رکھ دیا اور اپنی دستی گھڑی دیکھنے لگا۔

"یہ ___ یہ تم کیا حماقت کر رہے ہو؟" جیکب نے ہمارے قریب آکر بوکھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ "یہ تھرمامیٹر کس مقصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے ___ کہیں تم لوگ دیوانے تو نہیں ہوگئے؟"

"کیلاش کا خیال ہے کہ یہ کوئی مجسمہ نہیں ___ ایک زندہ انسان کا جسم ہے۔"

"زندہ انسان؟" جیکب نے مجھے غور سے گھورا پھر سینے پر صلیب کا نشان بناتے ہوئے کہا۔ "مقدس باپ تم دونوں پر رحم کرے، میرا مشورہ مانو تو خاموشی سے لوٹ چلو ___ مرے ہوؤں کو چھیڑنا ٹھیک نہیں ہوتا۔"

"چند لمحے انتظار کرو فادر جیکب!" میں نے سرگوشی کی۔ "یہ تھرمامیٹر کا پارہ ابھی ہمارے شبہات کی تصدیق کردے گا۔"

"اور اگر واقعی یہ زندہ ثابت ہوا اور کیلاش کے چھیڑنے سے اٹھ بیٹھا تو ___ تو کیا ہوگا؟"

"سب سے پہلے ہم اس مقبرے سے واپس نکلنے کا راستہ دریافت کرلیں گے ___ کیوں ٹھیک ہے نا؟"

جیکب نے کوئی جواب نہیں دیا، منہ ہی منہ میں کوئی دعا پڑھنے لگا، میں نے اسے مخاطب کرنا مناسب نہیں سمجھا ___ پھر اس وقت ہماری حیرت اور تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی جب کیلاش نے تھرمامیٹر اٹھا کر اسے غور سے دیکھا اور ہمارے حوالے کردیا، پارہ اٹھانوے ڈگری درجہ حرارت ظاہر کر رہا تھا۔

"میرے خدا ___" میں نے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔ "یہ تو ایک صحت مند آدمی کا ٹمپریچر معلوم ہوتا ہے۔"

"بھگوان کی قسم ___ میں اسے ہوش میں لانے کی کوشش ضرور کروں گا اور یہ تجربہ میری زندگی کا اہم ترین تجربہ ثابت ہوگا۔" کیلاش بے حد جذباتی آواز میں بولا۔ "کاش میں اپنا سرجری کا سامان یا ایمرجنسی بیگ ساتھ لایا ہوتا تو ایک لمحے کی دیر نہ کرتا۔"

"خدا کو شاید یہی منظور ہے کہ تم کو حماقتوں سے باز رکھا جائے۔"

"کیوں؟" کیلاش نے جیکب کو گھورا۔ "کیا تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے؟"

"یقین ہونے کے باوجود میں تمہیں ان شیطانی چکروں سے دور رہنے کی تاکید کروں گا۔"

"شیطانی چکر سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"مقدس باپ ہم سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔" جیکب نے دعائے خیر کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ "جمال نے خواب میں جس مقبرے کی بات کی تھی وہاں اس بزرگ کے بجائے درخشاں کو ہونا چاہیے تھا لیکن ....."

"میرا ٹامی کہاں گیا؟" میں نے حیرت سے چونکتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھا، ٹامی کو میں نے اپنی نظروں سے زمین دوز مقبرے کی سیڑھیوں کی جانب جست لگاتے دیکھا تھا لیکن اس وقت وہ کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔

"اب بھی وقت ہے میرے دوست!" جیکب خوف زدہ آواز میں بولا۔ "جتنی جلدی ممکن ہو یہاں سے بھاگ نکلو ورنہ ایک ایک کرکے ہم بھی خبیث بلاؤں کا شکار ہوجائیں گے۔"

اس روز ہم نے پہلی بار جیکب کو اس قدر خوفزدہ دیکھا تھا۔ خبیث بلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے وہ پوری جان سے کانپ اٹھا پھر قبل اس کے کہ ہم اسے کچھ سمجھاتے وہ پلٹ کر اوپر جانے والے زینوں کی سمت لپکا اور سیڑھیاں طے کرنے لگا، اکیسویں سیڑھی پر اس کے قدموں کا بوجھ پڑا تو پورا مقبرہ گھپ اندھیرے میں ڈوب گیا۔

میں نے اور کیلاش نے اپنی اپنی ٹارچ روشن کرلی۔ پھر ٹارچ کی روشنی کا دائرہ سیڑھیوں سے گزرتا ہوا چھت تک پہنچا تو ہم ششدر رہ گئے۔ اور روئے مجسمے کا چبوترا کھلا نظر آرہا تھا اور جیکب مقبرے سے باہر نکل چکا تھا۔

"مجھے یقین تھا کہ اکیسواں زینہ ہی بیک وقت مقبرے کی روشنی اور نکاسی کے راستے کا خفیہ میکنزم ثابت ہوگا۔" کیلاش نے کہا۔ "روشنی کا عمل ظہور میں آتے ہی مقبرے کا راستہ بند ہوجاتا ہے اور تاریکی پھیلتے ہی چبوترے والا راستہ کھل جاتا ہے۔"

کیلاش کا اندازہ اس بار بھی درست ہوا لیکن میں نے

اس کی کوئی تعریف نہیں کی میرا ذہن اپنے ٹامی میں الجھا ہوا تھا اور درخشاں کا تصور میری بے چینی میں اضافہ کر رہا تھا۔

٭

اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اس مقبرے سے باہر کبھی نہ آتا جہاں میرا ٹامی گم ہوا تھا وہ یقیناً کوئی طلسم خانہ تھا جس نے میرے ہوش و حواس معطل کر دیے، پھر جیکب نے جس دہشت زدہ لہجے میں خبیث بلاؤں کا نام لے کر واپسی کے راستے کی سمت دوڑنا شروع کیا تھا اس نے میرے ہاتھ پاؤں بھی پھلا دیے کیلاش کو مجبوراً میری تقلید کرنا پڑی تھی۔

میرا خیال تھا کہ جیکب نے وہ حرکت محض ہمیں خوف زدہ کرنے اور زمین دوز مقبرے سے دور رکھنے کے لیے کی ہوگی لیکن میرا قیاس درست نہیں تھا۔ ہم جب مقبرے سے نکل کر واپس غار کے دہانے پر پہنچے تو ساوری کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور جیکب کے لبوں سے بار بار یہی تکرار جاری تھی کہ "رحم مقدس باپ ــــ رحم ــــ خبیث بلائیں سب کو ــــ ایک ایک کر کے چٹ کر جائیں گی۔"

ہم اس کے سامنے موجود تھے لیکن اس نے ہماری سمت کوئی توجہ نہیں دی بلکہ دیوانوں کی طرح اپنی رٹ لگاتا رہا۔ مجھے جیکب کی حالت پر ترس آ گیا۔ اس وقت اس کی حالت قابلِ رحم ہی تھی۔ آنکھیں اوپر کو چڑھی ہوئی تھیں، ہاتھ پاؤں میں تشنج اور ہونٹ کچھ عجیب انداز میں ایک جانب کھنچتے جا رہے تھے۔ یوں جیسے کوئی غیبی قوت اسے ایک ہی سمت سے چیر ڈالنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"کیا خیال ہے تمہارا؟" میں نے کیلاش کو مخاطب کیا۔ "کہیں یہ ہمیں مقبرے سے دور رکھنے کے لیے مسخرے پن کی اداکاری تو نہیں کر رہا؟"

"غلط خیال ہے تمہارا ــــ جیکب پر اس وقت جو کیفیت طاری ہے تم اسے مالی خولیا بھی کہہ سکتے ہو۔"

کیلاش نے سنجیدگی سے جواب دیا پھر اس نے جلدی جلدی ایک انجکشن تیار کیا، ساوری اس تمام عرصے میں ہمیں وضاحت طلب نظروں سے دیکھتی رہی، جیکب کی حالت نے اسے بھی بوکھلا دیا تھا ــــ انجکشن لگنے کے بعد جیکب پر غنودگی کا عمل طاری ہو گیا۔

"اسے آرام کی شدید ضرورت ہے۔" کیلاش نے اسے زمین پر لٹاتے ہوئے کہا۔ "اب خطرے کی بات نہیں، دو گھنٹے بعد جب یہ ہوش میں آئے گا تو اس کی کیفیت نارمل ہونا چاہیے۔"

"ہونا چاہیے سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"میں نے ایک امکانی بات کہی ہے ــــ فوری طور پر نیند کا انجکشن دینے کا یہی مقصد ہے کہ جیکب کے ذہن پر جو جنونی کیفیت پوری شدت سے طاری تھی اس کا اثر زائل ہو جائے۔ لیکن اکثر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ ہوش میں آنے کے بعد بھی مریض وہی حرکتیں شروع کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں مریض کو اعتدال کی حالت میں واپس آنے میں کچھ وقت لگ جاتا ہے۔"

میں نے جیکب کے چہرے پر نظر ڈالی۔ خواب کی حالت میں وہ بے حد معصوم نظر آ رہا تھا، ٹامی کی گمشدگی کا خیال سب سے پہلے مجھے آیا تھا مگر جیکب نے اس کو اپنے ذہن پر اتنی شدت سے محسوس کیا کہ اپنے اعصاب پر قابو نہ پا سکا اور جنونی کیفیت سے دوچار ہو گیا۔

"کیلاش!" میں نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔ "اگر مقبرے کا خفیہ راستہ دوبارہ نہ کھلتا اور جیکب گھپ اندھیرے میں اسی برق رفتاری سے زینے طے کرتا رہتا تو اس کا انجام کیا ہوتا؟"

"خوف سے دوچار ہونے کی حالت میں اگر سر پر کوئی شدید چوٹ آ جاتی تو پھر یہ بھی ممکن تھا کہ جیکب اپنی یادداشت کھو بیٹھتا یا ہمیشہ کے لیے پاگل ہو جاتا۔" کیلاش نے نبض کی رفتار دیکھتے ہوئے کہا۔ "بھگوان کا شکر ہے کہ نبض ٹھیک چل رہی ہے۔ دورانِ خون بھی بتدریج نارمل ہو رہا ہے۔"

ساوری کبھی میرا اور کبھی کیلاش کا منہ تکنے لگتی۔ وہ اس وقت جیکب کے سرہانے بیٹھی اس کے سر کو آہستہ آہستہ سہلا رہی تھی۔ چہرے پر تشویش ناک تاثرات نمایاں تھے اس سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ اس نے جیکب کو پیش آنے والے حادثے کو بڑی سنجیدگی سے دل پر محسوس کیا ہے۔

"یہ ــــ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا؟" اس نے کچھ دیر بعد کیلاش سے دریافت کیا۔ "کیا غار کے اندر کوئی زمین دوز...."

"ہاں ــــ" کیلاش کے بجائے میں نے جلدی سے کہا۔ "ہم نے ایک زمین دوز مقبرہ تلاش کر لیا ہے۔ فادر جیکب وہاں کے پُراسرار ماحول کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا ــــ لیکن کوئی خطرے کی بات نہیں۔" میں نے ساوری کو تسلی دی۔

"اور اس صورت میں کہ جب تمہارے جیسی خوبصورت اور نیک دل خاتون فادر جیکب کی خدمت کر رہی ہے۔ اسے کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔" کیلاش نے ساوری کو دلاسہ دینے کی کوشش کی۔

"وہ ــــ وہ ــــ ٹامی ــــ وہ کہاں گیا؟" ساوری نے جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ ابھی تک غار کے اندرونی اسرار میں دلچسپی لے رہا ہوگا۔" کیلاش بے پروائی سے بولا۔

"کیا وہ مقبرہ ویران تھا۔۔۔ یا۔۔۔" ساوری اپنا جملہ نامکمل چھوڑ کر ہم دونوں کو گھورنے لگی۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کی جگہ وحشت کے سہمے سہمے سائے منڈلانے لگے۔

"ساوری!" کیلاش نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے نرم آواز میں پوچھا۔ "کیا جیکب نے یہاں آنے کے بعد تم سے کچھ کہا تھا؟"

"نہیں۔۔۔ بس ایک ہی رٹ لگا رکھی تھی کہ خبیث بلائیں سب کو ایک ایک کر کے چٹ کر جائیں گی۔"

"تم نے مقبرے کے بارے میں کوئی سوال کیا تھا؟"

"کیا وہاں مقدس اوریگا تو نہیں سو رہا تھا؟"

"یہ۔۔۔ یہ خیال تمہارے ذہن میں کس طرح آیا؟" میں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے یہ بات بارہا سردار بوگا اور سمورا کی زبانی سنی ہے کہ بھوری پہاڑیوں کے غار میں دیوتاؤں کا دیوتا مقدس اوریگا محو خواب ہے اور وہ۔۔۔ وہ جو اس کی نیند میں خلل انداز ہوتا ہے اوریگا کی روح پلک جھپکتے میں اسے چٹ کر جاتی ہے۔"

"نہیں۔۔۔" میں شامی کے خیال سے تقریباً چیخ اٹھا۔

"ہو سکتا ہے کہ بوگا اور سمورا نے محض قبیلے والوں کو بھوری پہاڑیوں سے دور رکھنے کی خاطر ایسی ہولناک کہانیاں گھڑ رکھی ہوں۔" ساوری نے بے ہوش جیکب کے معصوم چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "لیکن وہ باتیں اگر من گھڑت ہیں تو پھر فادر جیکب کن خبیث بلاؤں کا ذکر کر رہے تھے؟ کون کسے چٹ کر گیا؟"

"اطمینان رکھو۔۔۔ جو کچھ تم سوچ رہی ہو وہ محض تمہارا وہم اور ایک اتفاقیہ حادثہ ہے۔" کیلاش سنجیدگی سے بولا پھر اس نے میرے منع کرنے کے باوجود مقبرے کے بارے میں پوری تفصیل دہرادی۔ صرف خفیہ راستے کے کھلنے اور بند ہونے کے عجیب و غریب طریقے کو حذف کر گیا۔

ساوری بے حد سنجیدگی سے آنکھیں پھاڑے کیلاش کو تکتی رہی پھر جب شامی کا ذکر آیا تو اس کے چہرے پر خوف کے سائے پھیل کر گہرے ہونے لگے۔ وہ اپنا نچلا ہونٹ دانتوں کے درمیان پوری شدت سے بھنبھوڑ رہی تھی۔

"کیوں۔۔۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ اوریگا کی روح ہمارے شامی کو سوجا ہڑپ کر گئی ہوگی؟" کیلاش نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کیا تم ان فرسودہ باتوں پر یقین رکھتی ہو؟"

"تم کو حالات کا اندازہ نہیں ہے۔" ساوری جھرجھری لے کر بولی۔ "اور و فینا قبیلے میں رہ کر میری نظروں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ دنیا کا کوئی سمجھ دار اور باشعور شخص تسلیم نہیں کرے گا لیکن میں نے وہ سب کچھ اپنی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔ بدبخت سوکا رو کے کالے علم کو تم کیا نام دوگے اور کیا تم نے سفلی کے بارے میں کبھی کچھ نہیں پڑھا؟"

"میں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ جانتا ہوں لیکن تم یقین کرو کہ وہ معمر شخص جو زمین دوز تہ خانے میں محو خواب ہے کوئی دیوتا نہیں ہو سکتا۔"

"پھر۔۔۔ وہ کون ہوگا؟"

"کوئی بہت بڑا عالم اور سائنسداں۔"

"دیوتاؤں کی قوت کیا عالموں اور سائنسدانوں سے کم ہوتی ہے؟" ساوری نے معصومیت سے سوال کیا تو کیلاش لاجواب ہو گیا۔

میں کسی خاموش تماشائی کی طرح بظاہر کیلاش اور ساوری کی دلچسپ گفتگو سن رہا تھا لیکن میرا ذہن بدستور شامی میں الجھا ہوا تھا۔ وہ جس انداز میں اچانک غائب ہوا تھا، وہ حیرت انگیز ہی تھا۔ مقبرے کی دیواروں کا جائزہ لیتے وقت میں نے وہاں دوسرے کمرے کے امکان پر بھی غور کیا تھا لیکن مجھے مایوسی ہوئی۔

رفیقی نے کہا تھا کہ میرا گوہر مقصود اسی غار کے اندر موجود ہے اور شامی میری رہبری کرے گا۔ میں نے شامی کے ذریعے وہ مقبرہ تلاش کر لیا جس کا ذکر رفیقی نے کیا تھا۔ حالات کی کڑیاں واقعات کے پیش نظر ایک دوسرے سے بڑی مربوط نظر آتی تھیں لیکن درمیان کی ایک کڑی یعنی میرا شامی غائب ہو گیا تھا۔۔۔ میں نے دل کو بہلانے کی خاطر ایک اور نتیجہ اخذ کیا۔۔۔ زمین دوز مقبرے میں ایک معمر اجنبی کی بو پا کر ممکن ہے واپس باہر نکل گیا ہو۔۔۔ ہم چونکہ جلدی میں تھے اس لیے شاید شامی کی واپسی پر غور نہ کر سکے ہوں لیکن دل کے اس بہلاوے میں بھی بہت سارے جھول موجود تھے۔۔۔ اگر شامی ہی کے ہاتھوں قسمت کو میری رہبری مقصود تھی تو پھر وہ غلطی کا مرتکب کیوں ہو گیا؟ درخشاں کے جسم کی مہک شامی کے لیے بڑی مانوس تھی۔۔۔ رفیقی کی پیش گوئی نے مجھے ملنے والے آخری زینے میں شامی کی بڑھتی ہوئی دیوانگی کے سلسلے میں بھی غور کرنے پر مجبور کر دیا تھا کہ اسی چبوترے کے نیچے میری درخشاں موجود ہوگی۔۔۔ مقبرے کا خفیہ راستہ دریافت ہوتے ہی شامی جس جنونی انداز میں اس کی طرف لپکا وہ بھی میرے لیے نیا نہیں تھا۔

میری اس داستان کو پڑھنے والوں کو شاید یاد ہو کہ درخشاں شامی کو بہت عزیز رکھتی تھی اور شامی بھی جنون کی حد تک جاں نثار واقع ہوا تھا۔ درخشاں کی موت کے بعد جب میں نے اس کی آخری خواہش کے پیش نظر بحری سفر کا آغاز کیا، اس وقت میں نے اپنی جاگیر کے تمام معاملات دیوان جی کے سپرد کر دیے تھے۔ میں نے شامی کے سلسلے میں دیوان جی کو بطور

خاص تاکید کی تھی کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔ میں اسے بحری سفر میں اپنے ساتھ نہیں لانا چاہتا تھا لیکن گھر سے روانگی کے وقت ٹامی زنجیر تڑا کر میرے قریب آگیا اور میں نے ٹامی کی وحشت کو محسوس کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے لیا تھا۔

جس وقت ٹامی میرے ہاتھ سے پٹا چھڑا کر سیڑھیوں کی سمت جھپٹا تھا اسوقت بھی اس کی وحشت بالکل ویسی ہی تھی چنانچہ مجھے یقین آگیا کہ اب رفیقی کی پیش گوئی پوری ہونے کا وقت آگیا ہے۔ سیڑھیوں کے دوسری جانب میری درخشاں میری راہ تک رہی ہوگی لیکن میں نے جو سوچا تھا وہ پورا نہیں ہوا اور ٹامی پراسرار طور پر غائب ہوگیا۔

جیکب نے میری زبان سے ٹامی کی گمشدگی کی خبر سن کر خوف کی حالت میں جو کچھ کہا وہ ماحول اور حالات کے پیشِ نظر قابلِ درگزر بھی ہوسکتا تھا لیکن ساوری نے بھی جیکب کے خیال کی تائید کی تو میری الجھن بڑھ گئی۔ ٹامی کی جدائی کا تصور میرے لیے ناقابل برداشت تھا۔ جیکسن نے اسے بحری عقاب پر دیکھ کر ہمارا نجات دہندہ کہا تھا اور وفینا کے بدبخت جادوگر سوکارو نے بھی ٹامی کو اپنے راستے کا پتھر سمجھ کر اسے درمیان سے ہٹانا چاہا لیکن کامیاب نہ ہوسکا مگر وہ مقبرہ ٹامی کو نگل گیا۔

"رفیقی!" میرے ذہن میں رفیقی کا نام گونجنے لگا۔ میں نے اسے عالمِ تصور میں آواز دی تو اس کا ہیولا میرے سامنے لہرانے لگا۔ میری وحشت بڑھ گئی۔

"تم....!"

"سیدی! اس نے مجھے بولنے کا موقع نہیں دیا۔" میں جانتا ہوں کہ تم نے مجھے کس لیے یاد کیا ہے۔"

"تم نے کہا تھا کہ میرا ٹامی...."

"ہاں سیدی! وہ نجس جانور اس سائے تک پہنچ گیا جس کی تمہیں تلاش تھی۔"

"مجھے کسی سائے کی نہیں ــ اپنی درخشاں کی تلاش ہے۔"

"حقیقت جب نگاہوں سے اوجھل ہوجائے تو اسے فریب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔"

"میں نے تم سے درخشاں کا پتا دریافت کیا تو تم ٹال گئے ــ اب میں تم سے اپنے ٹامی کا نشان دریافت کرتا ہوں۔" میں نے عالمِ تصور میں نظر آنے والے اس ہیولے کو مخاطب کیا جو ہوا میں لہروں کی مانند بل کھا رہا تھا۔

"ایک ہی بات ہے۔" رفیقی نے جواب دیا۔ "وہ نجس جانور اپنی منزل تک پہنچ گیا ہے۔"

"رفیقی!" میں ہاتھ ملتے ہوئے بولا۔ "تم نے کہا تھا کہ مجذوب نے تمہیں میری نگرانی پر مامور کیا ہے۔"

"نہ کیا ہوتا سیدی تو میں اس وقت تمہاری آواز پر بھی حاضر نہ ہوتا۔"

"کیا فائدہ تمہارے آنے سے۔" میں جھلا گیا۔ "مقبرے میں درخشاں کی نہیں کسی معمر انسان کی ممی رکھی ہے ــ لیکن وہ زندہ ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔"

"کون ہے وہ؟"

"مجھے افسوس ہے سیدی کہ میں تمہارے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔" اس کے لہجے میں حقارت تھی۔ "یہ کام کالی اور ناپاک قوتوں کا ہے۔"

"جینی کا بیان تھا کہ یہاں گھنے جنگلات میں معمر اور طویل العمر

---

ٹیلی پیتھی موجودہ دور میں ٹیلی فون، وائرلیس، ریڈیو، مائکروویو سسٹم اور ٹیلی ویژن وغیرہ کی معجزہ نمایاں کی طرح ہیں، ابھی بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ حیاتِ انسانی بھی ایک خودکار برقی نظام سے متحرک ہے اور انسان ذہن اور روح کی ان دیکھی برقی قوت سے عمل پیرا ہے۔ ٹیلی پیتھی بھی کوئی جادو کا علم نہیں بلکہ ایک نظام ہے۔ ایک سسٹم ہے جس کے ذریعہ ایک انسان اپنے ذہن کو مطلوبہ انسان کے ذہن سے میلوں کی دوری پر بھی جوڑ سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک طاقتور ٹرانسمیٹر کے ذریعہ رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

یہ فن مسلسل مشق اور صحیح طریقہ کار پر عمل کرکے کوئی بھی حاصل کرسکتا ہے۔ ٹیلی پیتھی کے فن اور مشق کے ذریعہ بہت سے لوگوں نے کشف و کرامات دکھانے کی حد تک شہرت پائی ہے۔ زیرِ نظر ناول ایک ایسے ہی انسان کی آپ بیتی ہے۔ میری رائے میں ہر شخص اپنی روح کی برقی طاقت اور ذہن کے کنٹرول سسٹم پر قابو پاکر ٹیلی پیتھی کا ماہر بن سکتا ہے۔ میری نظر میں کتاب والا، پہاڑی بھوجلہ دہلی سے شائع شدہ کتاب ٹیلی پیتھی گائڈ ایک مکمل ہدایت نامہ ہے۔

محی الدین نواب

جادوگروں کا بسیرا ہے؟" میں نے کچھ سوچ کر پوچھا۔
"ہاں — اس نے غلط بیانی نہیں کی تھی۔"
"وہ — وہ مجھے نظر کیوں نہیں آتے — میں انھیں دیکھنا چاہتا ہوں۔"
"کبھی اس انگشتری کو بھی چوم لیا کرو سیدی، جو تم نے خدا کے برگزیدہ بزرگ سے حاصل کی ہے حالانکہ تم اس کے اہل نہیں تھے۔"
"تم شاید مجھے ٹالنے کی کوشش کر رہے ہو — مجھے ماہی اور درخشاں کا پتا درکار ہے۔" میرے لہجے میں کرختگی آگئی۔ رفیقی کی باتیں طیش دلا رہی تھیں، اس کے اشارے میری سمجھ سے باہر تھے۔
"میں مجبور ہوں سیدی! تم جو کام مجھ سے لینا چاہتے ہو وہ میرا نہیں — سیاہ اور گندی طاقتوں کا ہے۔"
"دور ہو جاؤ میری نظروں سے۔" میں برداشت نہ کر سکا تو بے اختیار چیخ اٹھا۔
رفیقی کا فضا میں لہروں کی طرح بل کھاتا ہوا سایہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا لیکن کیلاش اور ساوری میری آواز سن کر چونک اٹھے۔ شاید میں اپنی آواز اور اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکا تھا۔
"جمال!" کیلاش نے مجھے سنجیدگی سے گھورا۔ "تم کس سے مخاطب ہو؟"
"وہ — وہ —" میں کیلاش کے سوال پر ایک لمحے کو گڑبڑا گیا پھر ہاتھ ملتے ہوئے اسے ٹالنے کی کوشش کی۔ "وہ — میرا اپنا وہم تھا جو مجھے بہلانے کی کوشش کر رہا تھا — شاید میرا ہمزاد ہو — میں نے اسے بھگا دیا۔"
"تمھیں آرام کی ضرورت ہے جمال!"
"نہیں۔ میں بالکل نارمل ہوں۔" میں نے کیلاش کو یقین دلایا میرے حلق میں کانٹے سے پڑ رہے تھے، میں نے تھوڑا پانی پیا تو میری وحشتوں میں کچھ کمی آگئی۔ ساوری میری کیفیت کا اندازہ لگا رہی تھی، میں نے پانی پی کر چٹان سے ٹیک لگائی تو اس نے دبی زبان میں کہا۔
"ہور وفینا کا مذہبی رہنما منا ماجی یہی کہا کرتا تھا کہ مقدس اور ریگا اپنے آرام میں کوئی خلل برداشت نہیں کرتے۔"
"مجھے یقین ہے کہ میں اسے بہت جلد زندہ انسانوں کی طرح ہوش میں لے آؤں گا۔" کیلاش نے خلا میں گھورتے ہوئے کہا۔
"تم! کس کی بات کر رہے ہو؟" ساوری نے چونک کر دریافت کیا۔
"وہی جو اور وکے مجسمے کے نیچے محو خواب ہے — تم جسے اور ریگا کا نام دے رہی ہو۔"
"کیا — کیا تم نے جسے دیکھا ہے اس نے کامدار ریشمی عبا پہن رکھی ہے۔ اس کے سر پر جو ٹوپی ہے اس میں بیش قیمت ہیرے اور موتی ٹنکے ہوئے ہیں؟"
"ہاں — ہاں۔" کیلاش کا تجسس بڑھنے لگا میں بھی ساوری کے چہرے کو حیرت سے دیکھنے لگا۔
"اور کیا — اس کی داڑھی اور سر کے بال بے حد دراز اور روئی کے گالے کی طرح سفید ہیں؟"
"بھگوان کی سوگند۔ تم جو حلیہ بتا رہی ہو وہ حرف بہ حرف درست ہے۔"
"لیکن تمھیں یہ سب کیسے معلوم ہوا؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔ ایک لمحے کو میرے دل میں یہ شبہ پیدا ہوا کہ شاید ساوری نے چھپ کر ہمارا تعاقب کیا ہو اور مقبرے کے اندرونی حالات سے واقف ہو گئی ہو لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہوا۔
"ایک بار — تم لوگوں کے جزیرے پر قدم رکھنے سے کوئی چار سال پیشتر کی بات ہے، جب سوکار و سے بڑے جادوگر رمبا نے اپنے جادو کے زور سے مقدس اور ریگا کو دیکھ لیا تھا۔ پھر اس نے اور ریگا کی ایک تصویر بنائی، رمبا کا خیال تھا کہ قبیلے کا سردار اور دوسرے لوگ اور ریگا کی شکل تصویر کی صورت میں دیکھ لینے کے بعد اس کی بڑائی کو تسلیم کر لیں گے لیکن ...." ساوری نے کپکپاتے ہوئے کہا۔ "اس کا انجام بڑا بھیانک ثابت ہوا۔ اس تصویر کو دیکھنے کے بعد سردار اور بڑے پجاریوں نے جو اندازہ لگایا وہ رمبا کی توقعات کے خلاف تھا۔ ان کا خیال تھا کہ رمبا نے مقدس اور ریگا کا مذاق اڑانے کے خاطر اس کی فرضی تصویر بنائی ہے اور پھر بڑے پجاریوں نے منا ماکے حکم پر رمبا کو اور وکے قدموں میں ڈال کر نیزوں سے اس کا جسم چھلنی کر ڈالا۔ رمبا اپنی آخری ہچکی تک لوگوں کو یقین دلاتا رہا کہ اس نے جو تصویر بنائی ہے وہ فرضی نہیں ہے۔"
"کیلاش — اب تم کیا کہو گے؟"
"ہو سکتا ہے رمبا کا خیال اپنی جگہ درست ہو لیکن کسی انسانی جسم کا اتنی طویل مدت تک تر و تازہ رہنا سائنسی اعتبار سے ممکن نہیں۔"
"میرے دوست! تم بار بار اس بات پر کیوں اصرار کر رہے ہو کہ وہ ایک طویل مدت سے محو خواب ہے؟"
"کیا مطلب؟" کیلاش نے مجھے حیرت سے دیکھا۔
"ہو سکتا ہے کہ وہ اس غار میں چلتا پھرتا رہا ہو اور ہمیں دیکھ کر ...."
"نہیں —" کیلاش نے تیزی سے میرے خیال کی تردید

کر دی۔" تم نے شاید اس کے لباس اور اس گرد پر نظر نہیں ڈالی جو اس کے جسم پر موجود تھی۔"

"اگر وہ ادریگا ہی ہے تو لازوال قوتوں کا مالک بھی ہوگا کیا یہ ممکن نہیں کہ اس نے ہمیں محض فریب دینے کی خاطر...."

میں اپنا جملہ مکمل نہ کر سکا، اچانک اتنی زور کا کڑاکا ہوا کہ بھوری پہاڑیوں کا پورا علاقہ لرز اٹھا۔ ابھی ہم سنبھل بھی نہ پائے تھے کہ غار کے اندر روشنی کا اتنا تیز جھماکا ہوا کہ ہم ششدر رہ گئے۔ ساوری چیخ مار کر کیلاش سے لپٹ گئی۔ اس کا پورا جسم خوف اور دہشت سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔

کیلاش اور میں ایک دوسرے کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھنے لگے۔ ہم نے اس گرجدار آواز اور روشنی کے چمک کر غائب ہو جانے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا لیکن شاید کیلاش کے ذہن میں بھی ایک پل کو وہی خیال ابھرا تھا جو میں سوچ رہا تھا۔ مقدس ادریگا کی روح کو اپنے بارے میں ہماری لا یعنی گفتگو پسند نہیں آئی اور وہ پراسرار علامتیں اس کے غصے کا اظہار تھیں۔

ساوری کی حالت اس معصوم پرندے سے مختلف نہیں تھی جو شکاری کی گولی سے بال بال بچ گیا ہو۔ کیلاش اسے بہلانے کی کوشش کرتا رہا لیکن وہ چپ چاپ، خاموش اور سہمی بیٹھی رہی۔ ہم نے ساوری کے خیال سے مقبرے کے موضوع کو بدل دیا۔ کیلاش کا اندازہ درست نکلا، تقریباً دو گھنٹے بعد جیکب نے کراہ کر آنکھیں کھول دیں، کچھ دیر تک وہ پلکیں جھپکاتا رہا پھر اس نے کیلاش کو مخاطب کیا۔

"ہم اس وقت کہاں ہیں؟"

"پریشان مت ہو۔ تمہارے جیسا ڈھیٹ آدمی اتنی آسانی سے پرلوک نہیں سدھار سکتا۔ فی الحال تم خود کو زندہ سمجھو۔"

"جمال! میں۔ میرا مطلب ہے کہ میں یہاں کیسے آ گیا؟" جیکب نے میری سمت گھورتے ہوئے گہری سنجیدگی سے سوال کیا۔ "کیا کچھ دیر پیشتر ہم زمین دوز مقبرے میں .... تھامی..... تمہارا تھامی کہاں ہے؟" جیکب سہمے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کیوں؟ تمہیں یہ تھامی اتنی شدت سے کیوں یاد آ رہا ہے؟"

کیلاش نے مجھے ہاتھ کے اشارے سے خاموش رہنے کی تاکید کرتے ہوئے سپاٹ آواز میں کہا "کیا تمہیں تھامی کے ساتھ کوئی رشتے داری کرنا ہے؟"

"تم۔ تم نے کہا تھا کہ اسے ہوش میں لایا جا سکتا ہے۔"

"کسے؟ تھامی کو؟"

"مجھے بہلانے کی کوشش مت کرو مسٹر کیلاش! میں پوری طرح ہوش و حواس میں ہوں۔" جیکب نے ناگوار لہجے میں کیلاش کو گھورتے ہوئے کہا پھر ذہن پر زور دیتے ہوئے تھوڑے توقف سے بولا۔ "مجھے یقین ہے کہ اس بوڑھے کی خبیث روح تھامی کو...."

اس بار جیکب بھی اپنا جملہ مکمل نہ کر سکا، وہ آواز اتنی شدید گھن گرج کی تھی کہ ساوری ایک بار پھر چیخ مار کر سمٹ کے دوہری ہو گئی۔ میں نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا۔ غار کے اوپر والے چھجے کا ایک بڑا ٹکڑا پرشور آواز سے ٹوٹ کر دہانے سے تھوڑے فاصلے پر گرا تھا۔ میرے دل میں پھر یہی خیال ابھرا کہ شاید بھوری پہاڑیوں پر بسنے والی نادیدہ قوتیں مقبرے میں سوتے ہوئے معمر شخص کے بارے میں کوئی غلط بات سننے کو تیار نہیں۔ اور ہمیں دہشت زدہ کر کے وہاں سے چلے جانے پر مجبور کر رہی تھیں۔

"یہ۔ یہ دھماکہ کیسا تھا؟" جیکب نے خوف زدہ آواز میں پوچھا۔

"رویاکی بے چین روح تمہیں دوبارہ ہوش میں دیکھ کر خوشی سے پٹاخے چھوڑ رہی ہے۔" کیلاش نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا۔

"کیا تم سنجیدگی سے میری بات کا جواب نہیں دے سکتے؟"

"سنجیدگی موت کا دوسرا نام ہے فادر جیکب! اور فی الحال میرا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔"

"میں۔ میں اس مقبرے کی بات کر رہا ہوں جہاں تھامی"

"نہیں۔" کیلاش کے تیور یکلخت بدل گئے۔ جیکب کو گھورتے ہوئے اس نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ "تم اب اپنی گندی زبان سے دیوی دیوتاؤں کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کرو گے۔ میں اپنے دھرم کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں سنوں گا۔"

"کیلاش!"

"تم درمیان میں مت آؤ جمال! یہ میرا اور فادر جیکب کا مسئلہ ہے۔"

میں نے کیلاش کو غور سے دیکھا پھر خاموشی اختیار کر لی۔ شاید وہ ایک وقت میں دو کام انجام دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ جیکب کو وقتی طور پر اصل موضوع سے دور رکھنا اور ان نادیدہ قوتوں کو بھی مطمئن کرنا جو مقبرے میں سوتے ہوئے معمر شخص کے بارے میں کوئی غلط بات سننے کو آمادہ نہیں تھیں۔

جیکب حیرت بھری نظروں سے کیلاش کو دیکھنے لگا۔ شاید اسے کیلاش سے اتنے تلخ جملوں کی توقع نہیں تھی۔ میں نے حالات کے پیش نظر مصلحتاً خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد ہم آرام کی غرض سے لیٹ

گئے۔ جیب اور کیلاش کے درمیان اس وقت تک گفتگو کا سلسلہ دوبارہ نہیں شروع ہوا، ساوی کے چہرے سے بدستور خوف و دہشت کے تاثرات جھلک رہے تھے، کیلاش اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں کچھ دیر تک ان کی باتیں سنتا رہا پھر کروٹ بدل کر آنکھیں بند کر لیں، ذہن تھکا ہوا تھا اس لیے میں جلدی ہی سو گیا۔

وہ کوئی دور کی آواز تھی جو مجھے نیند سے بیدار کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے کان کے نزدیک کوئی چیز سنگلاخ زمین پر سرسرا رہی ہے لیکن اس کی آواز بہت دور سے آ رہی تھی۔ میں نے اپنی وحشت کو دور کرنے کی خاطر آنکھیں کھول دیں اور پھر ایک چیخ میرے حلق کے اندر ہی گھٹ کر رہ گئی۔

میں پھٹی پھٹی خوف زدہ نظروں سے اس سیاہ رنگ کے بچھو کو دیکھنے لگا جو جسامت میں کسی بڑے کچھوے کی مانند نظر آ رہا تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں اتنا بڑا بچھو پہلے کبھی نہیں دیکھا، وہ میرے قریب محض چند فٹ کے فاصلے پر رینگ رہا تھا۔ میری آنکھ کھلی تو وہ تیزی سے میری طرف پلٹا، حملہ کرنے کے انداز میں اپنا ڈنک فضا میں نیم دائرے کی صورت میں بلند کر کے میری جانب برق رفتاری سے بڑھا مگر یکلخت یوں رک گیا جیسے اس کی قوت بینائی اس کا ساتھ نہ دے رہی ہو۔۔۔ چند ثانیے وہ بے حس و حرکت رہا پھر اچانک اس نے پلٹ کر قلابازی کھائی اور پھر میری نگاہوں نے جو کچھ دیکھا اس نے میرے رہے سہے حواس بھی گم کر دیے۔

میں نے بزرگوں کی زبانی سنا تھا کہ سانپ جب ایک ہزار سال کی عمر پالیتا ہے تو اپنی جون بدل سکتا ہے اور ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانے کی طاقت پالیتا ہے لیکن کسی بچھو کو جون بدلتے نہیں سنا تھا۔ میرا جسم سرتاپا کانپ اٹھا۔ میں خوف زدہ نظروں سے اس طویل القامت اور کریہہ الصورت شخص کو دیکھنے لگا جو میرے سامنے کھڑا مجھے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے جسم کی رنگت گہرے بھورے رنگ کی تھی۔ اس کے بدن پر اگے ہوئے بڑے بڑے گھنیری بالوں نے ستر پوشی کر رکھی تھی، اس کے ہاتھ اس کے جسم کی مناسبت سے کچھ زیادہ ہی لمبے نظر آ رہے تھے۔ ناخن بے حد غلیظ اور بڑے بڑے تھے، چہرے پر بڑے بڑے بالوں کی لٹیں جھول رہی تھیں، آنکھوں کے حلقے کسی ویران غار کی مانند تھے اور پتلیوں کی جگہ آگ کے شعلے دہکتے نظر آ رہے تھے۔۔۔ بے جا نہ ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ اس وقت میں دنیا کا آٹھواں، سب سے زیادہ بھیانک اور پراسرار عجوبہ دیکھ رہا تھا۔

مجھے اپنی رگوں میں دوڑتا ہوا خون منجمد ہوتا محسوس ہوا۔ دل کی دھڑکنیں ہر لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھیں، چند ثانیے وہ عجیب و غریب مخلوق مجھے قہر آلود اور شعلہ بار نظروں سے گھورتی رہی پھر اس کے موٹے اور بھدے ہونٹوں کو جنبش ہوئی اور کسی پاگل ہاتھی کے چنگھاڑنے کی آواز سے ملتی جلتی ایک انسانی آواز میرے کان کے پردوں پر کاری ضرب کی طرح لگی۔

"میرا نام سانگا ہے۔۔۔ سانگا کے قہر و غضب سے بھوری پہاڑی کے سنگ ریزے بھی پناہ مانگتے ہیں۔"

"تم۔۔۔ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟" میں نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا۔

"تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہمارے سکون کو برباد کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ ہم یہاں ہزاروں سال سے ارتکاز کیے ہوئے ہیں اور اپنی ریاضتوں میں مگن ہیں۔۔۔ تم نے اسے درہم برہم کرنے کی جسارت کی ہے۔" اس کا لہجہ کرخت ہوتا گیا۔ "تم نے ہمارے عظیم دیوتا اوریگا کی شان میں بے ہودگی کی ہے۔ اسے نیند سے بیدار کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہو۔"

"کیا۔۔۔ وہ معمر شخص۔۔۔۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ وہی ہمارا مقدس دیوتا ہے۔ اسی نے سانگا کو پراسرار علوم کی تعلیم دی ہے۔ ہم گھنے جنگلات کے باسی اسی کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے درمیان نہ ہوتا تو ہمارا وجود نہ جانے کب کا بھوری پہاڑیوں کے علاقے سمیت سمندر کی تہوں میں غرق ہو چکا ہوتا۔" وہ بولتا رہا۔۔۔ "اسی نے ہمیں دنیا کے تمام جادو سکھائے ہیں، دشمنوں سے داؤ پیچ کے گر بتائے ہیں۔۔۔ اور تم! ہمارے اسی مقدس دیوتا کو پریشان کرنے کی خاطر یہاں آ گئے۔۔۔ سنو! جتنی جلدی ہو سکے اپنے منحوس ساتھیوں کو لے کر یہاں سے دفعان ہو جاؤ۔ تمہاری حقیقت ہمارے نزدیک زمین پر رینگنے والے حقیر اور کمزور کیڑوں سے زیادہ نہیں۔۔۔ سانگا چاہے تو اس کی پلکوں کی ایک جنبش ہولناک اور تباہ کن طوفان کو بیدار کر سکتی ہے۔۔۔ سوچو! اس وقت تمہاری حیثیت کیا ہو گی؟"

میں اپنی جگہ سہما بیٹھا اس کی توہین آمیز باتیں سنتا رہا۔ معاً میرے ذہن میں وہ نام گونج اٹھے جنہوں نے مجھے بے پناہ اور لازوال قوتوں کا یقین دلایا تھا۔ مجھے اپنے جسم پر بندگ کی انگوٹھی اور رہیک کا خیال آیا تو میری تھرتھراہٹ میں کمی آنا شروع ہو گئی۔ میرے کانوں میں رفیقی کا ایک جملہ صدائے بازگشت کی طرح گونجنے لگا۔ "ابھی اس انگشتری کو بھی چوم لیا کرو سیدی۔۔۔۔:

مجھے یکلخت ایسا لگا جیسے میرا خوف تیزی سے رفع ہو رہا ہو۔ میں نے انگوٹھی کو چوما تو میرے اندر کا انسان جاگ اٹھا۔

"سانگا!" میں نے اسے للکارتے ہوئے کہا۔ "کیا تم میری حیثیت کا اندازہ لگانا پسند کرو گے؟"

"سمجھا۔" وہ مجھے حقارت سے گھورتے ہوئے مسکرایا۔ "تم شاید ربیک کے بل بوتے پر اچھل رہے ہو۔ مجھے یاد آیا، ایک بار حقیر یوگا ایک معصوم لڑکی کو ہمارے رحم و کرم پر لا کر یہاں پھینک گیا تھا۔ میں ان جادوگروں کے نام بھی جانتا ہوں جنھوں نے جینی کو ناقابلِ تسخیر بنا دیا تھا اور اسے ربیک کا تحفہ دیا تھا۔ لیکن ربیک سانگا کے سامنے ایک حقیر پتھر سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ تم اسے منہ میں رکھ کر دیکھو، سانگا کی نظریں تمھیں گھپ اندھیروں میں بھی تلاش کر لیں گی۔"

"میں تمھیں پہل کرنے کی دعوت دوں گا۔" میں نے سپاٹ آواز میں جواب دیا۔ "بزدلوں پر وار کرنا میرے اصول کے خلاف ہے۔"

سانگا میرا جملہ سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔ اس نے جھلا کر پیر زمین پر مارا تو قریبی پہاڑیاں زلزلے کے جھٹکوں کی مانند تھرا گئیں، میرے اوپر کوئی اثر نہ ہوا۔ یقیناً وہ مجذوب کی انگوٹھی کی کرامت تھی جس نے مجھے ہر خوف سے بے نیاز کر دیا تھا۔

"یہ کھیل تماشے ختم کرو سانگا۔" میں زہرخند سے بولا۔ "اور یگا نے تمھیں دشمنوں سے داؤ پیچ کرنے کے جو گر سکھائے ہیں وہ سارے کے سارے آزما ڈالو۔ جب تھک جاؤ تو مجھے مطلع کر دینا۔ پھر میں تمھیں بتاؤں گا کہ پلکوں کی جنبش کی قوت کیا ہوتی ہے۔"

وہ غضبناک ہو گیا۔ اس کے منہ سے جھاگ اٹھنے لگے۔ چند لمحے وہ شعلہ بار نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک ہاتھ بلند کیا اور لمبے میری جانب دراز کرنے لگا۔ اس کے نوکیلے ناخن نیزوں کی انی کے مانند میری سمت بڑھ رہے تھے۔ سانگا کی حقارت آمیز نگاہیں میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔ اسے یقین تھا کہ وہ بہ آسانی مجھے اپنے آہنی پنجوں میں دبا کر سرمے کی طرح پیس ڈالے گا لیکن اچانک ایک شعلہ سا لپکا اور سانگا نے تیزی سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔ اس کی آنکھوں میں شعلوں کی لپٹ شدت اختیار کر گئی۔ تیزی سے نظریں گھما کر اس نے اطراف کا جائزہ لیا۔

اپنے غصے کے اظہار کے طور پر اس نے دوسرا ہاتھ بلند کر کے پوری قوت سے پیچھے پر مارا۔ چٹان کا وزنی حصہ ٹوٹ کر تیزی سے نیچے آ گیا۔ اس کا ایک وار میرے اوپر خالی گیا، دوسرا وار کرنے سے پیشتر شاید وہ مجھے مرعوب کرنا چاہتا تھا جو ہاتھ اس نے میری سمت بڑھایا تھا اسے وہ بار بار جھٹک رہا تھا۔ تکلیف کے احساس نے اس کے جنون کو اور ہوا دے دی۔ اس کی وحشت آہستہ آہستہ جنون کا رنگ اختیار کرتی گئی۔ نہ جانے وہ اپنے اردگرد کس شے کی تلاش میں تھا جو مجھ پر سے اس کی توجہ ہٹ گئی۔ اس کے حلق سے کان پھاڑ دینے والی خوفناک آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

"تم — تم کہاں ہو؟" وہ اچانک میری سمت پلٹ کر وہ پوری آواز سے چیخا۔ مجھے حیرت ہوئی۔ میں نے اپنی جگہ سے ایک انچ بھی اِدھر اُدھر ہٹنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اس کی نگاہوں کے سامنے سینہ تانے کھڑا تھا لیکن شاید انگشتری کی کرامت ہمارے درمیان پردہ بن کر حائل ہو چکی تھی۔ میں اس کے سامنے ہونے کے باوجود اس کی نظروں سے اوجھل تھا۔

"سانگا! غور سے دیکھو، میں تمھاری نظروں کے سامنے موجود ہوں۔" میں نے چیخ کر جواب دیا۔ "اپنی شیطانی قوتوں کو آواز دو۔ ان حربوں کو کیوں نہیں آزماتے جو تمھیں مقدس اور یگا نے سکھائے ہیں۔"

"نہیں — تم مکار ہو۔" سانگا دہاڑتے ہوئے بولا۔ "شاید تم نے ربیک کو منہ میں دبا لیا ہے لیکن میں تمھیں بہت جلد پیروں تلے روند ڈالوں گا۔"

وہ میری آواز کی سمت کا تعین کر کے دیوانوں کی طرح جھپٹا لیکن پھر کراہ کر رہ گیا۔ بلاشبہ ہمارے درمیان کوئی نادیدہ دیوار حائل تھی جو مجھے خونخوار سانگا کے جنون سے محفوظ کیے ہوئے تھی۔ وہ کسی پراسرار قوت سے ٹکرا کر کراہا تھا جو غیبی طور پر میری پشت پناہی کر رہی تھی۔ کچھ سوچ کر میں نے ایک وزنی پتھر اٹھا لیا اسے ہاتھوں پر تولا پھر خدا کا نام لے کر سانگا کی سمت [illegible] دیا وہ پاگلوں کی طرح دونوں ہاتھوں سے سینہ کوبی کر رہا تھا۔ برسوں کی ریاضت کو ناکام ہوتا دیکھ کر وہ جھنجلا گیا شاید اس کی قوتِ بینائی اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی جو میرے پھینکے ہوئے پتھر کو نہیں دیکھ سکا۔ جینی کی بد روح نے مجھے یقین دلایا تھا کہ اور یگا کی قوت بھی میرا بال بیکا نہیں کر سکے گی۔ اس نے غلط نہیں کہا تھا۔

میرا پھینکا ہوا پتھر سانگا کی پیشانی سے ٹکرایا تو وہ تڑپ کر بلبلانے لگا۔ خون فوارے کی صورت میں اس کے ماتھے سے ابل رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر غضبناک انداز میں چاروں طرف دیکھا پھر کچھ سوچ کر اس نے خود کو زمین پر گرا دیا اور لوٹ لگا کر میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ اپنے مقابلے سے سانگا جیسے دیو زاد وحشی درندے کو فرار ہوتے دیکھ کر مجھے اپنی بے پناہ قوتوں کا یقین آنے لگا۔ میں نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور اس انگوٹھی کو بار بار عقیدت سے چومنے لگا جو میں نے مجذوب کی انگلی سے اتاری تھی۔

"جمال! جمال! ہوش میں آؤ" کیلاش کی آواز میرے کانوں میں گونجی تو میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

"وہ — وہ مردود کہاں گیا؟" میں نے کیلاش سے پوچھا۔

"وہ کون؟"

"سانگا۔ جس نے مجھے مقابلے کے لیے للکارا تھا لیکن خبیث ڈر کر بھاگ گیا۔"

"جمال! تم نے شاید سوتے میں کوئی خواب دیکھا ہے۔" کیلاش بولا۔ "تم بار بار کسی سانگا کو آوازدے رہے تھے اور اپنی انگلی کو چوم رہے تھے۔"

میں نے چونک کر دیکھا، ساوری اور جیکب بھی بیدار ہو چکے تھے اور حیرت سے مجھے گھور رہے تھے۔ میں نے انگوٹھی والا ہاتھ جلدی سے ایک طرف کر لیا اور خالی خالی نظروں سے کیلاش کو دیکھنے لگا۔

"ثامی کی گمشدگی نے تمہارے دل و دماغ پر شاید بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔"

"ہاں — غالباً تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" میں نے ایک سرد آہ بھر کر کہا اور سانگا کے بارے میں سوچنے لگا۔ میرے ذہن میں رہ رہ کر ایک ہی سوال گونج رہا تھا — کیا میں نے جو کچھ دیکھا تھا وہ سچ مچ خواب ہی تھا؟

٭

شام کے سائے پھیل کر طویل ہونے لگے تو میری بے چینیوں میں اضافہ ہو گیا۔ کوئی قوت تھی جو مجھے بار بار زمین دوز مقبرے کی سمت جانے پر اکسا رہی تھی جانے کیوں میرا دل رہ رہ کر مجھے یقین دلانے کی کوشش کرتا کہ وہی مقبرہ میری منزل ہے۔ وہیں مجھے اپنی گمشدہ مسرتوں کا سراغ ملے گا اور ثامی — وہ درخشاں کو بےحد عزیز تھا، اس کے اچانک غائب ہو جانے کی وجہ سے میری وحشتیں دوچند ہو گئی تھیں۔ اگر بدبخت سوکارو زندہ ہوتا تو میں ثامی کی گمشدگی کو اس کی خباثتوں کا نتیجہ سمجھتا لیکن وہ کار ڈوبا کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا۔

میرے ذہن میں سانگا کا مکروہ چہرہ ابھرا، وہ انسان نہیں بلکہ دیوزاد لگتا تھا لیکن میں نے اسے بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا جنبی کے حوالے سے مجھے اس بات کا یقین آ گیا کہ سانگا کا تعلق بھی طویل العمر جادوگروں کے اسی قبیلے سے ہو گا جو مجبوری پہاڑی کے جنگلات میں آباد تھے اور وہ معمر شخص جو مقبرے کے اندر کا مدار عبا پہنے محو خواب تھا شاید اوریگا ہی تھا جسے اس گمنام جزیرے کے وحشی لوگ اپنا ان داتا سمجھ کر اس کی پرستش کرتے تھے۔

میں چائے کا مگ ہاتھ میں لیے اپنے خیالوں میں گم تھا جبکہ میرے سامنے بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا اس کے چہرے پر معصومیت کا نور پھیلا ہوا تھا۔ ساوری کئی بار اس کو دزدیدہ نظروں سے دیکھ چکی تھی۔ کیلاش ایک چٹان سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں غرق تھا، شاید اس کا ذہن بھی مقبرے کے اندر اس عجوبے میں الجھا ہوا تھا جو پتھر کے چبوترے پر نہ جانے کب سے محو خواب تھا۔ کیلاش کا خیال تھا کہ وہ زندہ ہے اور طویل نیند کی کیفیت سے دوچار ہے۔ اس نے یہ بھی افسوس ظاہر کیا تھا کہ اگر اس وقت اس کے پاس میڈیکل ایمرجنسی بیگ ہوتا تو وہ اسے بیدار کرنے کی کوشش ضرور کرتا لیکن ثامی کے ذکر پر جیکب کی بوکھلاہٹ نے ہمارا تمام پلان چوپٹ کر دیا۔

میں نے چائے کا ایک گھونٹ لیا اور غار کے اندر پھیلتے ہوئے اندھیروں کو دیکھنے لگا پھر میرے ذہن میں ایک خیال تیزی سے ابھرا، اگر کیلاش اوریگا کو نیند سے بیدار کرنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ ثامی کے سلسلے میں ہماری رہنمائی کر سکتا ہے اور کیا عجب کہ وہ درخشاں کے متعلق بھی سب کچھ جانتا ہو۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا۔" میرے دل نے گواہی دی۔ رفیقی نے مجھے یقین دلایا تھا کہ میں جس کی تلاش میں ہوں وہ انھی مجبوری پہاڑیوں پر موجود ہے۔ ثامی نے رفیقی کی پیشگوئی کے مطابق ہمیں مقبرے تک پہنچا دیا۔ وہاں اس کا کام ختم ہو گیا اور اب مجھے میری منزل کا کھوج اوریگا سے مل سکتا تھا شاید اوریگا کی پراسرار قوتوں نے ثامی کو اسی وجہ سے ہماری نگاہوں سے اوجھل کر دیا تھا کہ ہم اسے بیدار کریں۔

میرا ذہن جمناسٹک کرتا رہا پھر میں نے اس خیال سے آنکھیں بند کر لیں کہ میرے دوست کہیں میری وحشتوں کا اندازہ لگا کر بیزاری کا اظہار نہ کر بیٹھیں اور تب میں نے محسوس کیا کہ جیکسن کا مانوس چہرہ میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ اپیا کے مخصوص لوگوں کی طرح جیکسن نے بھی اپنے چہرے کو پراسرار یا خوبصورت بنانے کے لیے مختلف رنگوں سے رنگ لیا تھا۔ اس کے سر پر ایک رنگین ٹوپی موجود تھی جس میں ریڈ انڈین قبائل کے انداز میں مردہ پرندوں کے بڑے بڑے پر لگے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے سیدھے کندھے پر جنگارو کے سالخوردہ ڈھانچے کو بڑی عقیدت سے ہمار رکھا تھا اور میری طرف دیکھ کر عجیب معنی خیز انداز میں مسکرا رہا تھا۔

"جیکسن! — یہ تم ہو؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے اسے مخاطب کیا۔

"ہاں میرے عزیز! — یہ خادم جیکسن ہے جو آپ کے روبرو موجود ہے۔"

"تم ـــــ اتنے دنوں تک کہاں غائب رہے؟"

"آپ کے قریب قریب بھٹکتا رہا۔" اس کا جواب معنی خیز تھا۔

"کیا مطلب؟" میں نے وضاحت طلب کی۔

"ہاں میرے عزیز! ـــــ کچھ غیبی قوتوں نے آپ کے اطراف ایک دائرہ کھینچ دیا ہے۔ جب تک آپ مجھے آواز نہ دیں یا دل میں یاد نہ کریں میں اس دائرے کی لکیروں کے جال کو نہیں توڑ سکتا۔"

"اس وقت ـــــ"

"آپ نے لاشعوری طور پر خادم کو یاد کیا تھا ـــــ میں آگیا۔"

"جیکسن!" میں نے جیکسن کے اندازِ تخاطب سے اپنی برتری کا اندازہ لگایا تو میرے لب و لہجے میں قدرے سختی آگئی "تم نے بحری عقاب پر نامی کو ہمارا نجات دہندہ قرار دیا تھا لیکن وہ اچانک کہیں گم ہو گیا ہے۔"

"میں جانتا ہوں میرے عزیز! آپ نے خادم کو اسی مقصد سے یاد کیا ہے۔"

میں نے اس بار جیکسن کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔ وہ جس دائرے اور اس کی الجھی ہوئی لکیروں کے جال کا ذکر کر رہا تھا وہ غالباً وہ حصار تھا جو رفیقی نے میرے اردگرد قائم کر رکھا ہوگا۔ میں سانگا کے مقابلے میں اپنی بے پناہ قوت کا ایک کرشمہ دیکھ چکا تھا اسی لیے میں نے جیکسن کو محض وضاحت طلب نظروں سے گھورنے پر اکتفا کی۔

"نامی گم نہیں ہوا میرے عزیز! وہ جس کی تلاش میں بھٹک رہا تھا اس نے اسے پالیا ہے۔"

"تم ـــــ معموں میں باتیں کر رہے ہو جیکسن ـــــ! کھل کر بتاؤ۔ میرا نامی کہاں ہے اور میری نگاہوں سے دور کیوں ہے؟"

"میرے عزیز ـــــ آپ جیکسن کی باتوں کو شاید مذاق سمجھیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ کا نامی آپ پر سبقت لے گیا۔" جیکسن نے سنجیدگی سے کہا۔ "وہ اس وقت اس عزیز خاتون کے قریب موجود ہے جس کی تلاش میں آپ بھٹک رہے ہیں۔"

"کیا!" میں حیرت سے بولا۔ "کیا نامی میری درخشاں کے پاس ہے! ـــــ لیکن ....."

"میں نے کہا تھا میرے عزیز کہ روحیں ایک خاص حد سے آگے بڑھنے کی جسارت نہیں کر سکتیں، مجھے صرف یہی بتایا گیا ہے کہ نامی نے اپنی مالکن کا نشان پالیا ہے۔"

"کیا ہنگارو کی مقدس روح بھی تمہاری رہنمائی نہیں کر سکتی؟"

میں نے بے چینی سے سوال کیا۔ درخشاں کے تصور نے میرے اندر ہلچل پیدا کر دی۔

"ہنگارو کی روح عظیم ہے میرے عزیز ـــــ!" اس نے ہڈیوں کے سال خوردہ ڈھانچے کو بڑی عقیدت سے چومتے ہوئے جواب دیا۔ "اس نے مجھے یہی بتایا ہے کہ نامی محفوظ ہے اور آپ کو اپنی منزل کا پتا دریافت کرنے کی خاطر اس معمر شخص کو بیدار کرنا ہوگا جو مقبرے میں طویل نیند کی حالت سے دوچار ہے ـــــ ممکن ہے آپ میری بات پر ہنس دیں مگر ہنگارو کی روح نے یہی بتایا ہے کہ وہ تقریباً چالیس سال سے اسی انداز میں محوِ خواب ہے۔"

"کیا وہ ـــــ مقدس اوریگا ہے؟"

"بھوری پہاڑیوں پر جو جادوگر آباد ہیں انھوں نے اسے یہی نام دے رکھا ہے۔"

"حقیقت کیا ہے؟"

"حقیقت جاننے کے لیے آپ کو اسے بیدار کرنے کی زحمت اٹھانا پڑے گی میرے عزیز! اور یہ کام سرجن کیلاش بہ آسانی کر سکتا ہے۔"

کیلاش کے نام پر میں نے آنکھ کھول دی۔ وہ میری نگاہوں کے سامنے موجود تھا اور جیکسن ـــــ شاید وہ میرے شعور کے بیدار ہوتے ہی رخصت ہو گیا تھا لیکن اس کی باتیں میرے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ میں نے مگ میں بچی ہوئی چائے کو ایک ہی گھونٹ میں حلق کے نیچے اتارا پھر کیلاش کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

"کیا تم میرے ساتھ چلنے کو تیار ہو؟"

"کہاں جانے کی بات کر رہے ہو؟" جیکب نے سوال کیا۔

"اسی زمین دوز مقبرے میں جہاں درخشاں میرا انتظار کر رہی ہے۔"

"جمال! ـــــ تم ـــــ"

"نہیں جیکب نہیں ـــــ اب تمہاری کوئی دلیل میرے راستے کی دیوار نہیں بن سکتی۔" میں تیزی سے اٹھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا پھر میں نے اپنا ضروری سامان اٹھا لیا اور کیلاش کی طرف دیکھا۔ "تمہارا کیا فیصلہ ہے ـــــ؟"

"مجھے یقین ہے کہ میں دنیا کے اس آٹھویں عجوبے کو ہوش میں لانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔" کیلاش مسکراتا ہوا اٹھا پھر اس نے بھی اپنا ساز و سامان اٹھا کر کاندھوں پر لادنا شروع کر دیا۔

"کیلاش ـــــ تم نامی کا انجام دیکھ چکے ہو۔" جیکب

نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔" کیا اس کے باوجود ——"

"ہاں میرے دوست ——" کیلاش نے بڑے پرسکون انداز میں جواب دیا۔" ہم جمال کے ساتھ ہی اس سفر پر نکلے تھے پھر اسے تنہا کیسے چھوڑ دیں؟"

"لیکن جان بوجھ کر موت کے اندھے کنویں میں ——"

"تم کو اپنی زندگی عزیز ہے فادر جیکب تو میں تمہیں ساتھ چلنے پر مجبور نہیں کروں گا۔" میں نے قدرے خشک اور ناگوار لہجے میں تیزی سے کہا تو جیکب بھی تلملاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"میرے لیے —— کیا حکم ہے؟" ساوری نے دریافت کیا۔ تنہا رہ جانے کے خیال نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا۔

"نہیں ——" جیکب نے فیصلہ کن انداز میں جواب دیا۔" ہم ایک خاتون کو دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں نہیں دھکیل سکتے —— تم یہیں رک کر ہمارا انتظار کرو —— اگر مقدس باپ نے کرم کیا تو ہم دوبارہ ملیں گے۔"

ہم ٹارچ کی روشنی میں غار کے اندر داخل ہو گئے جیکب بے حد سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔ میں چونکہ اپنے خیالوں میں گم تھا اس لیے میں نے اسے چھیڑنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ جیکسن مجھ سے سیکڑوں میل دور تھا لیکن اس کی پُراسرار قوتوں نے مجھے جس بات کا یقین دلایا تھا اس نے میری وحشتوں میں جہاں اس بات کی کمی کر دی کہ میں ٹامی کی طرف سے مطمئن ہو گیا وہاں میرے جنون میں اضافہ بھی کر دیا —— مقبرے میں محو خواب معمر شخص وہ کلید کامیابی تھا جس کے ذریعے میں اپنی درخشاں تک پہنچ سکتا تھا۔

"کیا بات ہے فادر جیکب —— تم اس قدر چپ چاپ اور سنجیدہ کیوں ہو؟" کیلاش نے خاموشی سے اکتاتے ہوئے کہا۔

"مرنے سے پہلے اپنے عظیم رب سے اپنے تمام کردہ اور ناکردہ گناہوں کی معافی مانگ رہا ہوں۔" جیکب نے تلملا کر جواب دیا۔

"گھبراؤ مت —— مجھے یقین ہے کہ تم زندہ رہو گے۔"

"کسی خطرے کے وقت زندہ دلی کا ثبوت پیش کرنا یقیناً بہادری کی علامت ہے لیکن کیا تم کسی کی زندگی کی ضمانت دینے کا اختیار بھی رکھتے ہو؟"

"بات اگر صرف تمہارے حشر تک محدود رہتی تو شاید میں اتنے یقین سے کبھی نہ کہتا۔"

"میں سمجھا نہیں ——"

"یاد کرنے کی کوشش کرو —— کیا تم نے مقدس باپ کے نام پر ساوری سے دوبارہ ملنے کے امکانات کا اظہار نہیں کیا تھا؟"

"میں نے اس غریب کو محض دلاسہ دینے کی کوشش کی تھی۔"

"اور اب اسی غریب کی دعائیں تمہاری ننھی سی جان کی حفاظت کریں گی۔"

"کیلاش!" —— جیکب نے احتجاج کیا تو کیلاش نے موضوع بدل دیا۔

اور و کے مجسمے کے چبوترے پر پہنچ کر ہم نے خفیہ راستے کے لیے پھر وہی پرانا عمل دہرایا اور زمین دوز مقبرے میں اتر گئے۔ ہمارے نیچے اترتے ہی مقبرے کا راستہ بند ہو گیا۔ اکیسویں زینے کا میکنزم مقبرے کو نور کیے ہوئے تھا۔ کیلاش نے اپنا سامان فرش پر رکھ دیا، ایمرجنسی بیگ کھول کر ضروری دوائیں اور آلات نکالنے لگا۔ جیکب کے ہونٹ متحرک نظر آ رہے تھے شاید وہ ہم سب کے لیے دعائے خیر مانگ رہا تھا۔ میں سنجیدگی سے کیلاش کی جانب دیکھتا رہا۔ اس نے دو تین دواؤں کو ملا کر ایک بڑا انجکشن تیار کیا پھر اٹھتے ہوئے بولا۔

"جمال! —— تم اس شخص کی کلائی کو مضبوطی سے تھام لو تاکہ میں اسے انجکشن لگا سکوں۔"



لگتا ہے یہ سرکس کی [illegible] ہے!

"ایک بار پھر غور کر لو۔" جیکب نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔ "دیوتاؤں سے چھیڑ خانی اچھے نتائج نہیں برآمد کرے گی۔"

کیلاش نے پلٹ کر جیکب کو گھورا، غالباً وہ اس وقت سنجیدگی چاہتا تھا تاکہ پوری توجہ سے اپنا کام کر سکے میں نے جلدی سے معمر شخص کی کلائی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ اس کا ہاتھ روئی کے گالے کی طرح نرم اور ملائم تھا۔ کیلاش نے نہایت چابکدستی اور مہارت سے ابھری ہوئی نس میں انجکشن کی سوئی ڈالی اور دوا کو آہستہ آہستہ شریانوں میں منتقل کرنا شروع کر دیا۔

پانچ منٹ تک مقبرے میں موت کا سناٹا طاری رہا پھر کیلاش نے کہا۔

"اگر یہ دوا ہم اس کے دل میں براہ راست انجکٹ کرتے تو زیادہ اثر ہوتا ___ بہرحال میرا خیال ہے کہ اسے پچیس منٹ کے اندر اندر کوئی نہ کوئی حرکت ضرور کرنی چاہیے۔"

"اگر یہ کوئی ناشائستہ حرکت کر بیٹھا تو ہمارا انجام کیا ہوگا؟"

ہم نے جیکب کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کیلاش نے اپنی گھڑی پر نگاہ ڈالی پھر کانوں سے آلہ لگا کر معمر شخص کے دل کی دھڑکنوں کا جائزہ لینے لگا۔ ایک لمحے کو اس کے چہرے پر تشویش کے اثرات نمایاں ہوئے تو میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ میں نے سختی سے اپنا ہونٹ دانتوں تلے دبا لیا۔ معمر شخص میری منزل کے نشان کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتا تھا۔ میں نے دل ہی دل میں اس کی زندگی کی دعائیں مانگنا شروع کر دیں۔ کیلاش نے جلدی سے جھک کر ایمرجنسی بیگ سے ایک گہرے نیلے رنگ کی شیشی نکالی پھر اس کی دوا روئی پر ڈالی اور روئی کے اس ٹکڑے کو معمر شخص کے ناک کے قریب رکھ دیا۔ جیکب حیرت سے آنکھیں پھاڑے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بدستور متحرک تھے تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد وہ اپنے سینے پر صلیب کا نشان بھی بنانے لگتا ___

کیلاش بار بار اپنی دستی گھڑی دیکھتا رہا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد روئی کا ٹکڑا ہٹا لیا گیا کیلاش نے دوبارہ آلہ کان سے لگا کر بوڑھے کے دل کی دھڑکنوں کا احوال معلوم کرنے کی کوشش کی پھر ایک منٹ بعد ہی میں نے کیلاش کے چہرے کو خوشی سے دمکتے دیکھا۔

"جمال،" اس نے پلٹ کر مجھ سے کہا "بھگوان کی سوگند ___ اس کے دل کی دھڑکنیں بالکل کسی نارمل انسان کی طرح شروع ہو گئی ہیں اور اب یہ کسی لمحے بھی بیدار ہو سکتا ہے۔"

"رب عظیم ہم سب پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔" جیکب بلند آواز میں بولا۔

ہم سب کی نگاہیں معمر شخص پر مرکوز تھیں۔ گزرتے وقت کا ایک ایک پل ہماری بے چینی میں اضافہ کر رہا تھا پھر ہم چونک اٹھے۔ معمر شخص کے پپوٹوں کو جنبش ہو رہی تھی۔

"جمال ___ اب یہ ہوش میں آ رہا ہے۔" کیلاش نے مجھ سے سرگوشی کی پھر جیکب سے بولا۔ "بھگوان کے لیے کچھ دیر کے لیے اپنی زبان پر قابو رکھنا۔"

کیلاش کی بات سن کر جیکب کے ہونٹوں کی حرکت اور تیز ہو گئی۔ میں پلکیں جھپکائے بغیر معمر شخص کو تکتا رہا پھر اس وقت اگر میں نے اپنا ہونٹ دانتوں تلے نہ بھینچ لیا ہوتا تو خوشی سے میری چیخ نکل جاتی جب معمر آدمی نے آہستہ آہستہ پلکیں جھپکانے کے بعد یک دم اس طرح اپنی آنکھیں کھول دیں جیسے کوئی خواب دیکھتے دیکھتے اچانک بیدار ہو گیا ہو۔

چند لمحے وہ آنکھیں کھولے چھت کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا، یوں جیسے کوئی بھولی بسری یاد تازہ کر رہا ہو پھر اچانک وہ جوانوں کی طرح تیزی سے اٹھ کر چبوترے پر بیٹھ گیا۔ بظاہر وہ بے حد مسرور نظر آ رہا تھا لیکن ہم پر نظر پڑتے ہی اس کے لبوں سے مسکراہٹ کے نشانات مٹ گئے، وہ ہمیں حیرت اور درشتگی سے گھورنے لگا۔ شاید اسے وہاں ہماری موجودگی ناگوار گزری تھی۔

میں دروغ گوئی سے کام نہیں لوں گا۔ سانگا جیسے دیو زاد کو دیکھ کر مجھے اتنا خوف نہیں محسوس ہوا جتنا اس معمر شخص کو دیکھ کر ہوا۔ میں تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ جیکب کے حلق سے بھی گھٹی گھٹی چیخ بلند ہونے لگی لیکن کیلاش نے ہماری بوکھلاہٹوں پر کوئی توجہ نہیں دی۔ جلدی سے تھرماس اٹھا کر اس نے گرم گرم چائے ایک پیالے میں نکالی اور بوڑھے کے آگے بڑھا دیا۔

وہ کیلاش کو کرخت نظروں سے گھورتا رہا پھر اس نے چائے کا پیالہ ہاتھ بڑھا کر لے لیا۔ ایک ثانیے کو اسے بغور دیکھتا رہا۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں نمایاں ہو کر گہری ہوتی چلی گئیں ___ کچھ توقف کے بعد پیالے کو ہونٹوں سے لگا کر چکھا، چائے کا ذائقہ شاید اسے پسند آ گیا تھا۔ ایک ہی سانس میں اس نے پیالہ خالی کر کے کیلاش کو واپس

کر دیا۔ نظریں گھما کر کھلے ہوئے ایمر جنسی بیگ اور دواؤں کو بغور دیکھنے لگا۔ اس کے بعد اس جگہ کا بغور جائزہ لیتا رہا جہاں انجکشن لگایا گیا تھا، اس کی خاموشی اور نگاہوں کا تجسس بتا رہا تھا کہ وہ حالات کی نوعیت کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ہم خاموش کھڑے اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لیتے رہے۔ خاصی دیر تک وہ گہری خاموشی سے دوچار رہا کبھی اپنے جسم کو دیکھتا کبھی ہمارے چہرے اور خاص طور پر لباس کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگتا اور کبھی خلا میں گھورنے لگتا پھر اس نے کیلاش کے گلے میں پڑے ہوئے آلے کو بہت غور اور دلچسپی سے دیکھا۔

"زاگورافرانکو ——" وہ کسی نامعلوم زبان میں بولا۔ اس کا لب و لہجہ نہایت نرم، صاف اور شستہ تھا۔

"ہم تمہاری زبان نہیں سمجھ سکے بوڑھے دوست!" کیلاش نے اسے اشاروں کی مدد سے سمجھایا۔

"وجم آگو —— راسکو بیما ——" اس نے غالباً کوئی دوسری زبان بولی۔

کیلاش نے دوسری بار بھی ہاتھ کے اشارے سے اپنی معذوری کا اظہار کیا، بوڑھے کو غالباً مختلف زبانوں پر عبور حاصل تھا، تھوڑے تھوڑے وقفے سے وہ مختلف زبانیں بولتا رہا پھر جب اس نے اردو فینا کی مقامی زبان میں ہمیں مخاطب کیا تو ہمارے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔

"میں سرجن ہوں —— سرجن کیلاش۔"

"سرجن —— ماہر فلکیات؟" اس نے وضاحت چاہی

"ڈاکٹر —— ڈاکٹر سرجن۔" کیلاش نے سنجیدگی سے اسے اشاروں کے ذریعے بتایا۔

"اوہ —— علم جراحی ——" بوڑھا زیر لب مسکرایا

"یہ میرے ساتھی اور دوست ہیں۔" کیلاش نے باری باری ہمارا تعارف کرایا۔ "نادر حبیب اور بیرسٹر جمال ——"

"تم لوگوں سے مل کر خوشی ہوئی لیکن ——" وہ ایک تانیے کو رکا پھر کیلاش سے بولا "تم نے مجھے ہوش میں لانے کی خاطر جو طریقہ کار اختیار کیا وہ بہت قیانوسی ہے۔"

"کیا میں اپنے معزز بزرگ دوست کا نام دریافت کر سکتا ہوں؟" کیلاش کے بجائے میں نے دریافت کیا۔

"میرا نام ——" وہ مسکرا دیا۔ خلاؤں میں گھورتے ہوئے بولا "تم مجھے اوریگا کے نام سے مخاطب کر سکتے ہو۔"

"کیا مطلب ——؟" میں نے حیرت سے پوچھا "کیا تمہارا نام کچھ اور بھی ہے ——؟"

"ہاں۔ میرے بہت سے نام ہیں لیکن اس وقت میں جس جزیرے پر موجود ہوں وہاں کے لوگ مجھے اوریگا کے نام سے جانتے ہیں۔"

"میرے دوست ——!" کیلاش نے سنجیدگی سے کہا۔ "کیا میں نے تمہیں نیند سے بیدار کرنے کے لیے —— غلط طریقہ اختیار کیا ہے؟" وہ تیزی سے مگر نرم آواز سے بولا "میں جانتا ہوں تمہاری سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے لیکن تمہارے ماہرین نے پرانے طریقوں کو یکسر فراموش کر کے غلطی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ عمارت جو اصل بنیاد پر کھڑی ہو زیادہ مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے لیکن تم لوگوں نے بنیاد پر غور کرنے کی زحمت نہیں اٹھائی اسی لیے قدرت کے نظام سے دور ہوتے جا رہے ہو۔" وہ بولتے بولتے خاموش ہوا پھر تھوڑے توقف کے بعد بڑی سنجیدگی سے کہا "تم نے —— ہاں میرے دوست —— سرجن —— کے —— لاش! تم نے مجھے جس طریقے سے بیدار کیا وہ کامیاب ضرور ثابت ہوا مگر یہ طریقہ کار چونکہ قدرتی نہیں تھا اس لیے میری زندگی کو پائیداری نہیں




دست بدست لڑائی میں دشمن کو مات دینے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔

**شگوفہ**

دورے سے واپسی پر ایک سیلز مین نے اپنے اخراجات کا بل مالک کے سامنے رکھ دیا۔ ایک بڑی رقم پر انگلی رکھتے ہوئے مالک نے پوچھا "یہ کون سی مد ہے؟"

سیلز مین نے جواب دیا۔ "ہوٹل کی جناب!"

"اچھا" مالک نے کہا "لیکن اب مزید ہوٹل نہ خریدنا!"

بخش سکتا ___ ہو سکتا ہے میں دوبارہ پھر سو جاؤں یا
شاید ___" وہ کہتے کہتے رک گیا پھر ایک ہاتھ سے
دوسرے ہاتھ کی نبض پڑھنے لگا۔

"مقدس بزرگ ___" جیکب نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا "کیا یہ درست ہے کہ تم دیوتاؤں کے دیوتا ___"

اس نے تیزی سے ہاتھ بلند کر کے جیکب کو خاموش کر دیا۔ تیز نظروں سے اسے گھورتا رہا پھر مسکرا کر بولا۔

"فادر جیکب ___ مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ تم ایک ٹھوس انسان ہو اور اپنے مذہب پر ڈٹے رہنے کے عادی ہو لیکن یہ جان کر دکھ ہوا کہ اور وفینائی کی پراسرار فضا نے تمہیں بھی بھٹکا دیا ہے۔"

ہمیں حیرت ہوئی کہ اور ینگا کو جیکب کے بارے میں معلومات کہاں سے حاصل ہوئیں۔ ابھی میں یہ سوال کرنے ہی والا تھا کہ اس نے تیز نظروں سے میری جانب دیکھا۔ مجھے ایسا لگا جیسے اس کی نگاہیں میرے وجود میں پیوست ہو رہی ہوں۔ ایک لمحے بعد وہ بڑے دل آویز انداز میں مسکرا رہا تھا۔

"تم ___ پیرس ___ لڑ ___ جم ___ آل! تم بھی عجیب و غریب ہو ___ وقت کے دھارے پر تنکے کی طرح بہے جا رہے ہو اور ___"

"اور کیا ___" میں نے تیزی سے پوچھ لیا۔

"ایک خوبصورت تصویر اور ایک جانور کی محبت نے تمہیں دیوانہ بنا دیا ہے ___" وہ مجھے دلچسپ نظروں سے دیکھ رہا تھا "تم کون ہو؟ ___ تمہارے اندر کیا صلاحیتیں پوشیدہ ہیں؟ ___ کس قدر بے پناہ قوتیں تمہارے اندر پارے کی مانند تڑپ رہی ہیں مگر تم ان سے ناواقف ہو ___ نہیں، درمیان میں بولنے کی بری عادت سے پرہیز کرو ___ مجھے کہنے دو کہ وقت نے تمہیں اپنا غلام بنا لیا ہے ___ تم راستے سے بھٹک کر دور نکل آئے ہو ___ حالات نے فی الوقت تمہیں بہت بلند کر دیا ہے لیکن کل کیا ہوگا ___؟ نہیں ___ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں کل کی نہیں، آج کی فکر ہے ___ میں اور ینگا تم کو بتا رہا ہوں کہ تم وقت کی باگ ڈور کو جس طرف چاہو موڑ سکتے ہو، پوری دنیا پر حکومت کر سکتے ہو ___ لیکن تمہاری قوت کے نشے کو دو آتشہ کرنے کے لیے ایک شخصیت اور بھی تمہارے ساتھ ہوگی ___ وہ ___ جسے تم نے پایا ___ کھو دیا ___ اور پھر اس کی تلاش میں بھٹک رہے ہو ___ تم اس حسین سائے کو کیا نام دو گے؟ ___ میں بتاتا ہوں ___ در ___ رخ ___ شاں، کیوں میرے عزیز دوست! ___ کیا اور ینگا کا علم غلط بول رہا ہے ___"

"نہیں ___" میں نے جلدی سے کہا "تم ایک ایک لفظ درست کہہ رہے لیکن ___"

"میں سمجھ گیا ___ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو" اس نے میری بات پھر کاٹ دی۔ بدستور میری نگاہوں میں نگاہیں ڈالے میرے ماضی، میرے حال اور میرے مستقبل کو کھلی کتاب کی مانند پڑھتا رہا ___ "وہ پہلے اس کا نام ___ کا .... جل .... تھا ___ پھر وہ درخشاں بن گئی ___ تمہارے دشمن تمہیں موت کے گھاٹ اتارنے کی کوشش کرتے رہے لیکن وقت ___ ہاں میرے دوست! وقت سے پہلے وہ تم کو زیر نہیں کر سکیں گے ___ تم نے بحری سفر کیا ___ دیوتاؤں کے روپ اختیار کیے ___ جیکسن نے روحوں کے ذریعے تمہارے بارے میں بہت کچھ معلوم کیا ___ اور ___ لیکن نہیں، میں جانتا ہوں کہ کچھ باتیں ایسی ہیں جو برملا نہیں کہی جا سکتیں ___ میں اکیلے میں تم کو تفصیل سے بتاؤں گا کہ اب تک تم کتنے نشیب و فراز سے گزر کر یہاں تک پہنچے ہو ___ رازداری شرط ہے ___ کیوں ___ جم .... آل!"

جیکب اور کیلاش بھی اور ینگا کو حیرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ باری باری ان دونوں کے بارے میں بھی تفصیل سے بتاتا رہا۔ اس نے غلط نہیں کہا تھا۔ اس کی نظریں اور اس کا علم ہماری پوری زندگیوں پر محیط تھا۔ وہ اپنی جگہ بیٹھا ہماری زندگیوں کو کھلی کتاب کی مانند پڑھ رہا تھا۔ ہماری کر دی سے روانگی سے لے کر مقبرے تک پہنچنے کے تمام واقعات اس کے علم میں تھے، اسے یہ بھی معلوم تھا کہ میں نے کن باتوں کو ابھی تک اپنے ساتھیوں سے راز رکھا ہے۔ اسی لیے اس نے بھی ان باتوں کے سلسلے میں 'رازداری شرط ہے' والا جملہ کہا تھا لیکن ایک چیز جو اسے الجھا رہی تھی انگوٹھی کی وہ انگشتری تھی جسے میں نے مجذوب سے حاصل کیا تھا۔

اور ینگا کی نظریں بار بار میری انگوٹھی کی جانب اٹھ جاتیں پھر وہ گہری سوچ میں غرق ہو جاتا ___ اس کی نگاہوں کا تجسس بڑھنے لگا ___ یوں پیچ و تاب کھانے لگتا جیسے اس کے اور انگوٹھی کے درمیان کوئی دیوار حائل تھی جو اور ینگا کے لیے بھی ناقابل عبور تھی ___ وہ بولتا رہا ہم سنتے رہے، وہ خاموش

ہوا تو میں نے تمہید کو بالائے طاق رکھ کر دریافت کیا۔

"اورنگا ـــــ میرے معزز دوست! کیا تم مجھے درخشاں کا پتا بتا سکتے ہو؟"

"میں جانتا ہوں ـــــ تم اسے مرتے دم تک فراموش نہیں کر سکتے ـــــ اس کی پرچھائیں کو بھی تم درخشاں کے نام سے پکارو گے اور وہی تمہاری قسمت کے ستاروں کو عروج کی بلندیوں تک پہنچا دے گی ـــــ میری رفاقت نے اسے ناقابلِ تسخیر بنا دیا ہے ـــــ وہ تمہارے لیے ایک خوبصورت اور انمول تحفہ ثابت ہوگی اور ـــــ"

"کیا میرا تامی بھی درخشاں کے پاس ہے ـــــ؟" میں نے بے چینی سے سوال کیا۔

"اوہ ـــــ سمجھا، جیکسن نے تمہیں یہاں تک بتا دیا مگر میں جانتا ہوں، وہ ابھی طفلِ مکتب ہے، ہنگارو کی روح اس مقبرے کے اندر نہیں داخل ہو سکتی ـــــ بہر حال، اس کا قیاس درست ہے ـــــ تمہارا تامی بھی محفوظ ہے ـــــ"

"وہ ـــــ وہ دونوں کہاں ہیں؟"

"اتنی جلد بازی سے کام مت لو میرے نادان بچے!" اس نے پہلی بار مجھ سے اپنی شفقت کا اظہار کیا۔ "تمہاری امانت میرے پاس محفوظ ہے۔"

"مقدس اورنگا! کیا تمہیں علم تھا کہ ہم تمہیں طویل نیند سے بیدار کریں گے؟" کیلاش نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "میرے حساب میں ممکن ہے کہیں کوئی بھول رہ گیا ہو ـــــ سوتے وقت مجھے محض اس بات کا احساس ہوا تھا کہ ایک بار درمیان میں کوئی خلل ضرور واقع ہوگا لیکن یہ کہ تم مجھے بیدار کرو گے، یہ بات میرے حساب میں نہیں آسکی تھی۔"

"تمہارا کیا ارادہ تھا میرے دوست ـــــ میرا مطلب ہے کہ اگر ہم تمہیں بیدار نہ کرتے تو تم کب تک محوِ خواب رہتے؟"

"یہ باتیں مت دریافت کرو میرے عزیز! تم شاید میری بات پر اعتبار نہ کرو۔" وہ کیلاش سے مخاطب تھا۔

"تم نے یہ بھی کہا تھا کہ میں نے جو طریقہ ـــــ"

"ہاں ـــــ وہ درست نہیں تھا۔"

"کیا مرنا اور جینا تمہارے اختیار کی بات ہے؟" جیکب نے سوال کیا۔

"نہیں فادر جیکب ـــــ موت اور زندگی انسان کے اختیار کی بات نہیں البتہ ہم وقت کو ضرور قابو کر سکتے ہیں۔"

"میں ایک سوال اور دریافت کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں جانتا ہوں تم کیا پوچھو گے ـــــ" وہ مسکرا دیا۔ اس کے انداز سے بزرگی و دانشمندی جھلک رہی تھی۔

"تمہارا تعلق کس مذہب اور مکتبۂ فکر سے ہے؟"

"مذہب ـــــ" اورنگا یکلخت سنجیدہ ہوگیا، "مجھے معلوم ہے کہ تمہاری دنیا میں سیکڑوں مذہب موجود ہیں، ہزاروں انداز ہیں اس کی پرستش کے جس نے دنیا کو پیدا کیا لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ہمارے سروں پر آئے دن موت کے سائے تباہی و بربادی کی شکل میں کیوں منڈلاتے رہتے ہیں؟ ـــــ کیوں ہم ایک دوسرے کے اوپر بھوکے عقاب اور وحشی جنگلی درندوں کی طرح جھپٹ پڑتے ہیں؟ ـــــ ہمارے درمیان آئے دن یہ ہنگامے اور فساد کیوں ہوتے ہیں؟ ـــــ کیا انسان کا خون جو اس کے جسم میں خدا کی امانت ہے محض آپس کی رنجش اور عداوتوں کی خاطر بہایا جاتا ہے؟ ـــــ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ـــــ صرف اس لیے کہ ہمارے اندر مذہبی جذبہ نہیں رہا ـــــ ہم جانوروں سے زیادہ بدتر ہو گئے ـــــ مذہب اور اصولوں کے نام پر ایک دوسرے کو موت سے ہمکنار کرنے کی تراکیب سوچتے رہتے ہیں ـــــ کیا تمہیں بوگا اور سمورا نہیں یاد ـــــ ان کے درمیان جو گہری دوستی تھی وہ دشمنی میں کیوں تبدیل ہو گئی؟ ـــــ صرف اقتدار حاصل کرنے کے لیے

## اقبال نے کہا

★ میرا سینہ یاس انگیز اور غمگین خیالات کا خزینہ ہے۔ یہ خیالات میری روح کی تاریک بانبیوں سے سانپ کی طرح نکلے چلے آتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ میں ایک سپیرا بن جاؤں گا، گلیوں میں پھروں گا اور تماش بین لڑکوں کی ایک بھیڑ میرے پیچھے پیچھے ہوگی۔

★ اگرچہ یورپ نے مجھے بدعت کا چسکا ڈال دیا ہے تاہم مسلک میرا وہی ہے جو قرآن کا ہے۔

★ ٹیپو سلطان ہندوستان کا آخری مسلمان سپاہی تھا جس کو ہندوستان کے مسلمانوں نے جلد فراموش کر کے بڑی ناانصافی سے کام لیا ہے۔

★ اپنی زبان غیر زبان سے ہر حالت میں بہتر ہوتی ہے۔

—— مگر یہ تھا کیا ہوا —— مکالا شیطان کی صورت میں دونوں کے بیچ آگیا اور دوسری جنگ ایک حسین دوشیزہ کے لیے لڑی گئی —— سلوری کی خاطر، جو تمہارے ساتھ موجود ہے۔

ممکن ہے میں غلط کہہ رہا ہوں لیکن میرا ذاتی خیال یہی ہے کہ جب تک ہمارے اندر اخوت، محبت اور بھائی چارے کا جذبہ نہیں پیدا ہوگا ہماری ترقی ناممکن ہے۔ انسان کا خون —— بلکہ یوں کہو کہ انسانیت کا خون اسی طرح بہتا رہے گا —— کیوں فادر جیکب! کیا کوئی مذہب یہ سکھاتا ہے کہ دوسرے کے مذہب کو برا کہو؟ —— نہیں نا —— پھر آج جو یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ کیوں ہو رہا ہے —— یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟"

اوریگا کسی فاضل مقرر کی طرح بولتا رہا، وہ علم اور ذہانت کا سمندر تھا، اگر کوئی اور وقت ہوتا تو میں اس سمندر سے کچھ موتی ضرور حاصل کرتا لیکن میرے ذہن پر بس ایک ہی دھن سوار تھی لہٰذا میں اس کی باتوں سے اکتا گیا، اس کی خفگی کا خیال نہ ہوتا تو شاید میں اس کی زبان پکڑنے کی جسارت بھی کر بیٹھتا اس لیے کہ وہ سب کچھ جاننے کے باوجود انجان بن رہا تھا —— اگر اس کی نگاہیں دلوں کا بھید پڑھ سکتی تھیں، اس کی نگاہیں کائنات کا احاطہ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھیں اور وہ ماضی، حال، مستقبل کی باتیں جانتا تھا تو پھر اسے میری بے چینی کا اندازہ کیوں نہیں تھا؟

"مجھے تمہاری بے چینی کا اندازہ ہے۔" یک لخت اس نے مجھے مخاطب کیا تو میں حیرت سے اچھل پڑا۔ جو میں نے سوچا اس کی زبان پر آگیا۔ میں نے شرمندگی کے اظہار کے طور پر کچھ کہنا چاہا لیکن اس نے مہلت نہیں دی، میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔ "یہی تو ہماری بنیادی غلطی ہے —— ہم ایک دوسرے کے بارے میں برا سوچتے ہیں، برا کہتے ہیں اور جب پانی سر سے گزر جاتا ہے تو معافی تلافی شروع کر دیتے ہیں —— کیا یہی تلافیٔ مافات ہے؟ —— لیکن نہیں —— تمہیں شاید ان باتوں سے کوئی غرض نہیں بلکہ تم اپنی درخشاں سے ملنا چاہتے ہو۔"

"ہاں میرے بزرگ دوست۔" میں نے صاف گوئی سے جواب دیا۔ "اگر تمہارا علم اتنا ہی وسیع ہے تو تم میرے دل کا حال بھی ضرور جانتے ہوگے۔"

"میں جانتا ہوں۔" وہ شاہانہ انداز میں آہستہ سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ قدم بڑھا کر چبوترے نما پتھر کی چوکی سے آگے بڑھ کر میرے قریب آکر بولا۔ "میں تمہیں، تمہاری درخشاں سے ملا دے دیتا ہوں لیکن دو شرائط پر۔"

"دو شرائط۔" میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں۔

"پہلی شرط یہ ہوگی کہ تم مجھے تفصیل سے اس لکڑی کی انگشتری کے بارے میں بتاؤ گے جو تمہاری انگلی میں پڑی ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ تم درخشاں سے پہلی ملاقات میں کوئی گفتگو نہیں کرو گے۔ بولو، کیا تمہیں میری شرائط منظور ہیں؟"

بوڑھے نے مجھے عجیب کشمکش و پیچ کی کیفیت سے دوچار کر دیا تھا۔ بزرگ کی انگوٹھی کے بارے میں مجھے جینی، جیکسن اور درخشاں نے بھی اشاروں کنایوں میں منع کیا تھا کہ میں اس کے بارے میں ہمیشہ اپنی زبان بند رکھوں اور اسے ایک لمحے کے لیے بھی اپنی انگلی سے علیحدہ نہ کروں، ایسی حالت میں یہ کیسے ممکن تھا کہ میں اس مقدس راز کا اظہار کر دیتا اور درخشاں، یہ کیوں کر ممکن تھا کہ میں ایک مدت بعد اسے دیکھوں اور اس سے ہمکلام نہ ہوں۔ دونوں شرطیں میرے لیے ناقابل قبول تھیں۔ میں ابھی گومگوں کی حالت سے دوچار تھا کہ اوریگا نے میرے خیالات پڑھ لیے ٹھوس آواز میں بولا۔ "میں اپنی پہلی شرط واپس لیتا ہوں۔ لیکن دوسری شرط اپنی جگہ اٹل رہے گی۔"

"مقدس اوریگا۔" میں نے بحث کرنا چاہی لیکن اس نے میرا جملہ کاٹ دیا۔

"نہیں۔ میں دوسری شرط کے اندر کوئی لچک کوئی رعایت نہیں کر سکتا اس لیے کہ... اگر تم نے درخشاں کے بیدار ہونے کے بعد اسے ہمکلام کرنے کی کوشش کی تو اس کے ذہن پر بوجھ پڑے گا اور —— ہوسکتا ہے وہ اس ذہنی جھٹکے کی تاب نہ لا کر یا تو اپنی یادداشت کھو بیٹھے یا ہمیشہ کے لیے ابدی نیند سو جائے۔ کیا تم یہ پسند کرو گے؟"

"نہیں۔" میں چیخ اٹھا۔ "مجھے تمہاری دوسری شرط منظور ہے۔"

اوریگا کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل کر گہری ہوتی چلی گئی۔

"اوریگا۔" کیلاش نے تجسس بھرے لہجے میں دریافت کیا۔ "کیا درخشاں بھی محوِ خواب ہے؟"

"کچھ دیر صبر کرو میرے عزیز! ابھی تم سب کچھ اپنی نگاہوں سے دیکھ لو گے۔"

اوریگا نے چھت کی سمت ایک نگاہ ڈالی پھر آہستہ سے گھوم گیا، اس کا رخ دوبارہ اس چبوترے کی سمت ہوگیا جس پر کچھ دیر پیشتر وہ محوِ خواب تھا۔ چند لمحے وہ تیز نظروں سے اس پتھر کی چوکی کو دیکھتا رہا پھر ہم چونک اٹھے۔ چوکی اپنی جگہ سے ابھر کر ایک جانب سرک رہی تھی۔ ہم حیرت سے ایک اور زمین دوز راستے

کو فرش میں پیوند ہوتے دیکھتے رہے۔ جیکب نے ایک بار پھر انگلی سے اپنے سینے پر صلیب کا نشان بنایا۔ کیلاش بھی اس راستے کو دیکھ رہا تھا جو چوکی ہٹ جانے سے نمودار ہو گیا تھا۔ میرے دل کی دھڑکنیں شدید ہونے لگیں۔ درخشاں کا تصور مجھے بے چین کر رہا تھا۔

بوڑھے اوریگا نے ہمیں ہاتھ سے اشارہ کیا پھر آگے بڑھ کر اس خلا میں داخل ہو گیا۔ ہم اس کی پیروی کرتے رہے، نیچے جانے والی سیڑھیاں تاریک تھیں لیکن مقبرے کی روشنی ہماری رہنمائی کرنے کے لیے بہت کافی تھی۔ کچھ دیر تک ہم ایک دوسرے کے پیچھے سیڑھیاں طے کرتے رہے۔ اوریگا بڑی سست رفتاری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

"میرے خدا۔ کیا بھوری پہاڑیوں کے اندر اس قسم کے جدید تہ خانوں کا تصور باہر سے کیا جا سکتا ہے؟" جیکب نے کہا۔

"خاموش رہو۔" میں نے ہاتھ پکڑ کر سرگوشی کی۔ مجھے خدشہ تھا کہ اگر اوریگا کی توجہ پھر مبذول ہو گئی تو درخشاں سے میری ملاقات کا عرصہ اور طول پکڑ لے گا جسے میں برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

اوریگا آگے بڑھتا رہا۔ غالباً اس نے جیکب کی بات نہیں سنی تھی یا جان بوجھ کر اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔ پھر ایک زینے پر قدم پڑتے ہی دوسرا زمین دوز مقبرہ بھی منور ہو گیا جو ہر اعتبار سے پہلے مقبرے سے مشابہ تھا۔ کمرے میں روشنی ہوتے ہی مجھے یوں لگا جیسے اپنے قدموں پر زیادہ دیر نہیں کھڑا رہ سکوں گا۔ جیکب اور کیلاش کی کیا کیفیت تھی میں نے محسوس کرنے کی کوشش نہیں کی لیکن مجھے قوی یقین ہے کہ وہ منظر جو میری آنکھیں دیکھ رہی تھیں اس نے میرے دونوں ساتھیوں کو انگشت بدنداں کر دیا ہو گا۔

دوسرے مقبرے کے بھی عین درمیان ایک پتھر کی چوکی موجود تھی جس پر ایک حسینہ محو خواب تھی۔ میں نے اسے غور سے دیکھا تو غش کھاتے کھاتے بچا۔ آنکھوں میں بجلیاں سی کوند اٹھیں۔ وہ ایسا ہی ملکوتی حسن تھا۔ آنکھیں خیرہ ہوئی جا رہی تھیں۔ دلکشی اور حسن و جمال کا وہ ایک ایسا مرقع تھا جس میں کائنات کا تمام تر حسن سمٹ آیا تھا۔

میں نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے مبادا کہ میرے حلق سے کوئی آواز نہ خارج ہو سکے اور مبہوت کھڑا اس پری جمال کو پرستش بھری نظروں سے گھورتا رہا۔ ساحرانہ حسن و جمال کی اس ملکہ کے بالکل سیاہ ریشمی بال شانوں پر بکھرے ہوئے تھے اور ان زلفوں کے درمیان اس کا چاند جیسا چہرہ دمک رہا تھا۔

اس کے حسن کو لفظوں کے سانچوں میں ڈھالنا میرے بس کی بات نہیں، یوں سمجھ لیجیے کہ دنیا جہان کی تمام رعنائیاں اس کے وجود میں سمٹ کر رہ گئی تھیں۔ وہ ایسا شاہکار تھی جس کا تصور اس دنیا میں نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی خمدار گھنی پلکیں بند تھیں۔ گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند تر و تازہ باریک لبوں پر بڑی دلآویز اور ملکوتی مسکراہٹ تھی جیسے وہ میری محویت پر لطف اندوز ہو رہی ہو، اس نے بھی سفید ریشمی عبا پہن رکھی تھی جس پر سونے کے تاروں سے کام کیا گیا تھا، گلے میں آبدار موتیوں کا ہار تھا جو سینے تک پھیلا ہوا تھا۔ نازک کمر کے گرد سونے، ہیرے اور جواہرات کا پٹکا تھا میں اس نازک اندام حسینہ کے حسن میں گم ہونے لگا۔ اس کے خوابیدہ حسن میں نہ جانے وہ کون سی ساحرانہ کشش تھی کہ میری روح کھنچی جا رہی تھی، وہ میری رگ و پے میں سمائی جا رہی تھی مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میں اسے ہمیشہ سے جانتا ہوں، ہمیشہ اسی سے پیار کرتا رہا ہوں، اسی کی پرستش پر ایمان رہا ہے اور پھر میں نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا تو دل کی دھڑکنیں ایک لمحے کو تھم سی گئیں۔

وہ میری درخشاں تھی۔ ہو بہو ویسا ہی چہرہ اور سونے کا بالکل وہی انداز، جیسے ابھی ایک طویل انگڑائی لے کر آنکھیں کھول دے گی، درخشاں کے قرب کا احساس اور تہ خانے میں پھیلی ہوئی تیز مہک مجھے مدہوش کر رہی تھی، میں اسے والہانہ نظروں سے دیکھتا رہا، اس کے جسم، اس کے قد و قامت، اس کے ریشمی لباس اور زلفوں پر میری نگاہ پھسلتی رہی اور پھر اچانک میری نظر چوکی کے سرہانے اٹھ گئی جہاں میرا نامی موجود تھا۔ مجھے اس کی قسمت پر رشک آنے لگا، وہ درخشاں کے حصول میں مجھ پر سبقت لے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"کیوں جم۔ آل!" اوریگا نے مجھے مخاطب کیا۔ "کیا تم اس حسینہ کو پہچانتے ہو؟"

"یہ میرے دل کی دھڑکن، میری زندگی کا سب سے قیمتی اور انمول سرمایہ میری درخشاں ہے۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ پھر درخشاں کی جانب دیکھنے لگا۔ میں نے ایک طویل جد و جہد کے بعد اسے پایا تھا اس لیے ایک لمحے کو بھی اس کی طرف سے غافل نہیں ہونا چاہتا تھا۔

"مجھے یقین تھا۔ تمہارا جواب یہی ہو گا۔"

"کیلاش!" جیکب کی سرگوشی میرے کانوں میں گونجی۔ "کہیں ہم کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں؟"

"بھگوان کی قسم۔ میں آواگون کے عقیدے پر ایمان نہیں رکھتا لیکن یہ جو چہرہ میری نگاہوں کے سامنے موجود ہے درخشاں بیابانی کے سوا کسی اور کا نہیں۔ ذرہ برابر بھی کوئی فرق نہیں سوائے لباس کے

جو بظاہر عجیب و غریب لگ رہا ہے۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے لیکن کیا یہ سب کچھ ہماری نظروں کا فریب نہیں ہو سکتا؟"

"مجھے بھی یہ سب کچھ خواب کی باتیں لگ رہی ہیں۔"

"یہ دنیا بھی ایک فریب ہی ہے میرے عزیز!" اوریگا نے بلند آواز میں جواب دیا۔ "ایک طلسم کدہ جس میں ہر بات عجیب و غریب لگتی ہے۔"

"یہ... یہ... میرا مطلب ہے کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے درخشاں بھابی کی موت کا سرٹیفکیٹ جاری کیا تھا فادر جیکب گواہ ہے کہ جمال نے اسے ہماری نظروں کے سامنے سپرد خاک کیا تھا پھر۔" کیلاش ایک لمحے کو رکا، اس نے دوبارہ چوکی پر محو خواب نوخیز حسینہ کو ایک نظر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ..."

"وقت کی تیز رفتاری اور سائنس کی ترقی نے سب کچھ ممکن بنا دیا ہے۔" اوریگا سپاٹ آواز میں بولا پھر میری انگوٹھی کو گھورنے لگا۔ اس کی نگاہوں میں انگوٹھی کے سلسلے میں بار بار ابھرنے والا تجسس مجھے پریشان کر رہا تھا۔ چند لمحے وہ اپنے آپ میں گم رہا، الجھتا رہا پھر بولا۔ "کیا تم یقین کرو گے کہ یہ خوابیدہ حسن جو بظاہر زندہ نظر آتا ہے ایک طویل عرصے سے موت کی وادیوں میں گم ہے۔"

"نہیں۔" میں چیخ اٹھا۔ "ایسا نہیں ہو سکتا۔ درخشاں نے مجھ سے دوبارہ ملنے کا عہد کیا تھا۔"

"عہد اور وعدوں کی بات اپنی جگہ ہے، میں ممکنات اور ناممکن کے مسئلے پر بات کر رہا ہوں۔" اس نے سرد آواز میں جواب دیا پھر کیلاش سے بولا۔ "کیا تم اپنے علم کی روشنی میں اس کا معائنہ کرنا پسند کرو گے؟"

سرجن کیلاش نے کچھ سوچ کر اثبات میں سر کو جنبش دی پھر وہ آلہ کان میں لگا کر درخشاں کے اوپر جھک گیا، اس کے دل کی دھڑکنوں کو سننے کی کوشش کرنے لگا، میری بے چین نظریں کیلاش پر جمی تھیں۔ میں اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا، کچھ دیر تک وہ آلہ کان سے لگائے رہا پھر اس نے نبض پر ہاتھ رکھا اس کے بعد وہ اوریگا کی طرف پلٹا اور ٹھوس لہجے میں بولا۔

"میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں۔"

"کیلاش!" میں نے مٹھیاں بھینچ کر کیلاش کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔

"ہاں جمال! میں بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ جسم جو ہمارے سامنے موجود ہے لہو کی حرارت، دل کی دھڑکن اور نبض کی رفتار سے یکسر محروم ہے۔"

میرا دل چاہا کہ کیلاش کا گریبان تھام کر اس کے لباس کو تار تار کر دوں، اس کا منہ نوچ لوں، اس کی زبان کاٹ ڈالوں جو میری درخشاں کو لاش بتا رہی تھی لیکن اسی وقت اوریگا کی ٹھوس اور گمبھیر آواز تہ خانے میں گونجی۔

"تم حبس دم کو کیا کہو گے جان جوگیوں اور پنڈت پجاریوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جو خود کو کئی کئی ہفتوں کے لیے قبر میں دفن کرا لیتے ہیں اور دوبارہ زندہ باہر نکل آتے ہیں۔"

"وہ... وہ..." کیلاش ہکلا کر رہ گیا۔

"میں نے کہا تھا نا۔ یہ دنیا ایک طلسم کدہ ہے جہاں ہر سمت فریب ہی فریب ہے۔ جو چیز سمجھ سے بالاتر ہوا سے ہم شعبدہ بازی یا جادو کہتے ہیں۔"

"کیا یہ خاتون زندہ ہے؟" کیلاش نے ہونٹ کاٹتے ہوئے دریافت کیا۔

"تمہارے تجربے کے مطابق یہ ابدی نیند سو رہی ہے لیکن اب اسے غور سے دیکھو۔ میں اسے طویل نیند سے بیدار کرتا ہوں۔"

اوریگا قدم بڑھا کر چوکی کے قریب چلا گیا، اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیے اور اس طرح انہیں ہلانے لگا جیسے کوئی ماہر ہپناٹزم اپنے معمول کو ہدایتیں دے رہا ہو یا مسمریزم (MESMERISM) کر رہا ہو، ہم دم بخود کھڑے اوریگا کی حرکات کا جائزہ لیتے رہے۔ اس نے اپنا عمل شروع کرنے سے پیشتر ہمیں بڑی سختی سے تاکید کر دی تھی کہ ہم میں سے کوئی بھی کسی موقع پر زبان کھولنے یا منہ سے کوئی آواز نکالنے کی کوشش نہیں کرے گا ورنہ اس کے عمل میں پڑنے والا ایک معمولی سا خلل بھی درخشاں کی ہلاکت کا باعث بن سکتا تھا۔

جیکب کی حالت قابل دید تھی، اس کی نظریں درخشاں کے جسم پر مرکوز تھیں لیکن اس کے ہونٹ متحرک تھے۔ بار بار وہ انگلی سے اپنے سینے پر صلیب کا نشان بنانے لگتا۔ تاہی نے ابھی تک کوئی آواز نہیں نکالی تھی۔ مجھے اس بات پر بھی تعجب ہوا کہ ہمیں دیکھنے کے باوجود اس نے کوئی حرکت نہیں کی، اسی انداز میں چوکی کے سرہانے بیٹھا رہا۔

وقت جوں جوں گزرتا گیا ہمارے دلوں کی دھڑکنیں بھی تیز ہوتی رہیں پھر ہماری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ درخشاں کے چہرے کا رنگ بدل رہا تھا، اس کے اندر زندگی کی علامتیں پیدا

ہو رہی تھیں۔ اور ریگا نے اپنا عمل جاری رکھا' اس کے ہاتھوں کی حرکت بتدریج تیز ہو رہی تھی۔ پھر ہم نے محسوس کیا کہ درخشاں کے سینے میں ہلکا سا تموّج پیدا ہوا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ جسم کی حرکت سے اندازہ ہونے لگا کہ وہ زندہ انسانوں کی طرح سانس لے رہی ہے۔ میرے جسم میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

کیلاش اور جیکب کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا پھر اس وقت کیلاش حیرت سے اچھل پڑا جب درخشاں نے اچانک اپنی آنکھیں کھول دیں' میں اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کی نگاہیں میری نگاہوں سے ٹکرائیں تو میرے جسم میں برقی رو دوڑ گئی۔ میں ان آنکھوں کے سحر میں ڈوبنے لگا۔ وہ سو فیصد درخشاں کی حسین آنکھیں تھیں جو میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔ میں ان آنکھوں کی گہرائیوں میں کھویا جا رہا تھا کہ درخشاں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں' میرا دل دھک سے رہ گیا۔ پورا وجود لرزہ براندام ہو گیا' میں ابھی سکتے کی حالت سے دوچار تھا کہ اس نے دوبارہ آنکھیں کھول دیں' مجھے دیکھ کر اس طرح جلدی جلدی اپنی دراز پلکوں کو جھپکانے لگی جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو پھر اس کے گلابی ہونٹوں پر ایک ساحرانہ تبسم پھیل گیا جیسے اس نے مجھے پہچان لیا ہو۔

مجھ پر بے خودی کا عالم طاری ہو رہا تھا' میں نے آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن کیلاش نے لپک کر میرا بازو تھام لیا' تب مجھے یاد آیا کہ اور ریگا نے ہمیں سختی سے محتاط رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ میں نے کیلاش کو استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔ اس کی نگاہوں میں بھی حیرت اور استعجاب موجود تھا۔ شاید اسے ابھی تک درخشاں کی زندگی پر یقین آ سکا تھا۔

"جے سیکا مقلوش' آرم ہا۔ باہو کہا۔"

اور ریگا نے اپنی زبان میں اسے مخاطب کیا تو درخشاں چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگی' میں نے محسوس کیا کہ وہ یکلخت سنجیدہ ہو گئی۔ اس کے گداز ہونٹوں پر کھیلنے والا شوخ تبسم غائب ہو چکا تھا' اس نے اور ریگا کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا' پلکیں جھپکائے بغیر دیکھتی رہی اور تب اور ریگا نے اپنے ہاتھ نیچے گرا لیے اور وہ ٹھیٹھ مقامی زبان میں بولا۔

"میری معصوم بچی! کیا تم مجھے اپنا نام بتاؤ گی؟"

اس نے فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا حیرت سے اور ریگا کو تکتی رہی' اس کے چہرے پر سنجیدگی طاری تھی۔

"مقدس اور ریگا تم سے مخاطب ہے۔" اس بار اور ریگا کا لہجہ سخت ہو گیا۔ "میں نے تمہارا نام دریافت کیا ہے۔"



"شادی ہونے تک تمہیں میری بیٹی سے اسی طرح ملنا پڑے گا!"

میرا نام درخشاں ہے۔۔!

اس کی آواز تہہ خانے میں گونجی تو جیسے جلترنگ بج اٹھے ہوں' مجھ پر شادیٔ مرگ کی کیفیت طاری ہونے لگی۔ وہ واقعی درخشاں کی آواز تھی جسے میں لاکھوں میں آنکھیں بند کر کے پہچان سکتا تھا۔

"تم۔ ہاں درخشاں! تم ایک طویل عرصے سے کسی کی منتظر تھیں؟"

"ہاں۔ آں۔" درخشاں نے کھوئے کھوئے لہجے میں جواب دیا جیسے کوئی بھولی بسری بات یاد کر رہی ہو۔

"وہ۔ جسے تم یاد کر رہی تھیں۔ اس کا نام کیا ہے؟"

"جم۔۔۔ جم۔۔۔ جما۔۔ آل۔" اس نے رک رک کر جواب دیا۔

اس کی زبان سے اپنا نام سن کر میری حالت غیر ہونے لگی کیلاش اور جیکب بھی دم بخود کھڑے ان دونوں کی باتیں حیرت سے سن رہے تھے۔

"تم نے اپنے جمال سے جدا ہوتے وقت کوئی فرمائش کی تھی؟" اور ریگا پلکیں جھپکائے بغیر درخشاں کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔ میں نے کہا تھا کہ۔۔۔ ہم دوبارہ ملیں گے۔"

"اور؟"

"اور۔" وہ اپنی یادداشت کو کریدتے ہوئے بولی۔ "میں نے جمال سے کہا تھا۔ مجھے حاصل کرنے کے لیے اسے طویل سفر طے کرنا پڑے گا۔ میں آج تک اس کی راہ دیکھ رہی ہوں۔"

"کیا تم نے کبھی جمال سے ملنے کی کوشش کی تھی؟"

## کار یا شوہر

ایک امریکن عورت اپنی سہیلی سے کہہ رہی تھی۔

"میرا شوہر اب میری پرانے ماڈل کی گاڑی میں بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ میرے خیال میں اب تبدیلی ناگزیر ہے لیکن سوچ رہی ہوں کہ مجھے اپنی کار تبدیل کرنی چاہیے یا شوہر؟"

ارشد انیل گوندل۔ نیوجرسی امریکہ

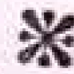
کئی بار۔ درخشاں کے یاقوتی ہونٹ ہلے

آؤ۔۔! تم کو۔۔۔ تعداد۔ اورنگا بولا۔

ہمارے پاس سوائے تعمیلِ حکم کے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا، اورنگا کے پیچھے پیچھے ہم اوپر والے مقبرے میں پہنچ گئے۔ ثامی بدستور نیچے رہ گیا تھا، ہمارے اوپر آتے ہی پتھر کی چوکی دوبارہ سرک کر اس طرح اپنی جگہ آ گئی کہ اس کے نیچے کسی زمین دوز تہ خانے کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا تھا، ہم نے وہاں رکنا یا اورنگا سے مزید کوئی بات کرنا مناسب نہیں سمجھا، زینے کی طرف بڑھے تو اورنگا نے ہمیں روک کر بڑے سرد لہجے میں تاکید کی۔

"کل ہماری ملاقات غار کے دہانے پر ہوگی۔ تم اودو کے مجسمے کے چبوترے کے قریب آنے کی کوشش نہ کرنا۔"

ہم نے کوئی جواب نہیں دیا، خاموشی سے زمین دوز مقبرے سے باہر نکل آئے، اورنگا کی پُراسرار شخصیت اور اس کی پُراسرار باتوں نے ہم پر جو کیفیت طاری کر دی تھی وہ بہت دیر تک برقرار رہی۔



وہ رات میرے لیے بے حد صبر آزما اور شادیٔ مرگ کی رات تھی۔

درخشاں کے حصول کے لیے میں نے جو صعوبتیں اٹھائی تھیں وہ رائیگاں نہیں گئیں، میری کوششیں بارآور ثابت ہوئیں، میں نے جو دکھ درد سہے، جو جبر کے برداشت کیے وہ بہت تکلیف دہ تھے لیکن درخشاں کے مل جانے کے بعد میں نے ماضی کی تمام باتیں بھلا دیں، جو کچھ ہوا تھا اسی کی خاطر ہوا تھا اور اب میری وحشتوں نے جو نئی صورت اختیار کی وہ بھی اسی کے دم سے تھی۔

میرے جنون کی حالت قابلِ دید تھی، ہجر اور وصال کی ملی جلی کیفیتوں نے میری وحشتوں کو ایک نیا رنگ، نیا روپ بخش دیا۔ مجھے جس کی تلاش تھی میں نے اسے پا لیا تھا لیکن اورنگا نے ہمارے درمیان ایک رات کی دیوار کھڑی کر دی، وہ میرا محسن تھا، اس نے درخشاں کو نئی زندگی دی تھی۔ وہ لمحے میرے ذہن کے پردے پر ابھرے تو میں تڑپ اٹھا، کیلاش نے معائنے کے بعد اسے موت سے ہمکنار ظاہر کیا تو سینے میں میرا دم گھٹنے لگا، اورنگا کی موجودگی مانع نہ ہوتی تو شاید میں کیلاش کا منہ نوچ لیتا یا پتھر کی چوکی سے سر ٹکرا کر پاش پاش کر لیتا لیکن بوڑھے اورنگا نے کیلاش کی بات غلط ثابت کر دی، اس نے موت کو زندگی کے حسین روپ میں بدل دیا۔ وہ جس کی نگاہیں پوری کائنات پر محیط تھیں میرے دل کی بے کیف دھڑکنوں سے بھی ضرور واقف ہو گیا ہوگا، اس نے جان لیا ہوگا کہ جمال اصغر کی زندگی درخشاں کے بغیر نامکمل ہے، ادھوری ہے اسی لیے اپنی پُراسرار قوتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے درخشاں کے سرد اور منجمد جسم میں گرمی اور حرارت کی لہر پھونک دی، اسے قوتِ بصارت اور قوتِ گویائی سے نواز دیا، یہ سب کچھ اورنگا کا کرم تھا، اس کی نوازش تھی لیکن اس نے مجھے زباں بندی کا حکم دیا تھا میں درخشاں کے سامنے کھل کر برملا اپنا سینہ فگار کرنے کا خواہشمند تھا مگر اورنگا نے مجھے سختی سے خاموش رہنے کی تاکید کر دی۔

درخشاں میری زندگی تھی، میری روح تھی، اس نے آنکھیں کھولیں تو مجھے یوں لگا جیسے کائنات کے گھپ اندھیروں میں نور کی ایک کرن نے پھوٹ کر تاریکی کا سینہ چاک کر دیا۔ اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں تو میں تڑپ اٹھا پھر اورنگا نے ہمیں تہ خانے سے باہر جانے کا حکم دے دیا، اس نے کہا تھا کہ ہم دوبارہ اودو کے مجسمے کے قریب جانے کی جسارت نہ کریں، اس نے مجھے یقین دلایا تھا کہ رات گزر جانے کے بعد صبح کے اجالے میں وہ درخشاں کے ساتھ ہم سے غار کے دہانے پر ملاقات کرے گا۔

مگر ہجر کی وہ رات اتنی طویل تھی کہ گزرنے کا نام نہیں لے رہی تھی، میرے اختیار کی بات ہوتی تو میں جنون کی ان وحشتوں کو ضرور قلم بند کرتا، مختصراً اتنا کہوں گا کہ میری کیفیت ماہیٔ بے آب کے مانند تھی، مجھے درخشاں سے ایک پل کی جدائی بھی منظور نہیں تھی اورنگا کی مہربانیوں اور اس کی ہدایت کا خیال نہ ہوتا تو وہ رات میں مجسمے کی سیڑھیوں پر گزار دیتا اور اس مہک سے اپنے جنون کو تسلیاں دیتا جو زمین دوز مقبروں سے پھوٹ رہی تھیں۔

مجھے اپنے ثامی کی قسمت پر رشک آ رہا تھا۔ اس نے مجھ سے پہلے درخشاں کا قرب حاصل کر لیا اور اس وقت بھی جب

میں سنگلاخ چٹانوں پر وحشت کے عالم میں رات بیتنے کے انتظار میں لمحہ لمحہ گن رہا تھا تامی درخشاں کے پاس موجود تھا۔

کیلاش اور حبیب دونوں کسی گہری سوچ میں غرق تھے۔ ساوری کی کیفیت ہم سب سے مختلف تھی اسے حالات کا علم نہیں تھا اس لیے وہ بار بار ہمارے چہروں کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھنے لگتی لیکن اتنا ہوش کسے تھا جو وہ ساوری کی الجھن دور کرتا، شاید ابھی تک سب کی کیفیت یکساں تھی، سب یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ جو ہماری نظروں نے دیکھا محض ایک خواب تھا۔ خواب! جس کی کوئی تعبیر نہیں تھی۔ وقت نے ہماری پریشانیوں پر رحم کھا کر مسرت کے چند لمحے ہماری جھولیوں میں ڈال دیے تھے جسے ہم قارون کا خزانہ سمجھ رہے تھے۔

وہ جو ہم نے دیکھا، محسوس کیا، سنا۔ وہ سب کیا تھا؟ اگر خواب تھا تو اس کی تعبیر اس قدر الم ناک کیوں تھی کہ ہم سب اپنی اپنی جگہ گم صم تھے؟ اگر وہ حقیقت تھی تو پھر اوریگا نے کن مصلحتوں کے پیش نظر ہمیں ایک رات کے لیے ان خوشیوں سے دور رہنے کی تاکید کی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ درخشاں کا جسم اس کے پاس ایک امانت ہے، ایک طویل عرصے تک اس نے میری امانت کو اپنی تحویل میں بہت سنبھال کر رکھا، پھر اب میری امانت میرے حوالے کرنے میں اسے کیا دشواری پیش آ رہی تھی؟ اس نے پس و پیش کا اظہار کیوں کیا؟ ایک سورج غروب ہونے کی قید کیوں لگا دی؟ کیا وہ اس حقیقت سے باخبر نہیں تھا کہ وہ رات میرے لیے قیامت کی رات ہوگی جس کا ایک ایک لمحہ، ایک ایک پل میری روح، میرے وجود کو چھلنی کر رہا تھا۔ اسے اگر میری وحشتوں کا تماشا دیکھنا مقصود تھا، میرے جنون کی آزمائش منظور تھی تو کھل کر کہا ہوتا۔ میں دیواروں سے سر ٹکرا کر اپنا چہرہ لہولہان کر لیتا، اپنے وجود کو جھنجوڑ ڈالتا، اوریگا کو بتاتا کہ جمال اصغر کس دیوانے کا نام ہے لیکن اس نے ہمیں گفتگو کی اجازت نہیں دی۔ ایک سورج غروب ہونے کی شرط درمیان میں رکھ کر اپنے مقبرے سے رخصت کر دیا۔ اس نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کیا مصلحت تھی جو اسے میرے اور درخشاں کے مابین حائل کر رہی تھی؟ ایک رات اسے کیوں درکار تھی؟ میری امانت تو ایک عرصے سے اس کے پاس تھی پھر محض مزید ایک رات کی مہلت کی کیا ضرورت پیش آ گئی؟ وہ کیا چاہتا تھا۔ کیوں چاہتا تھا؟

میرے ذہن میں آتش فشاں کے لاوے ابل رہے تھے، میرا دماغ ماؤف ہونے لگا، وقت کی رفتار تھم گئی۔ پریشان خیالات کی یلغار نے شدتیں اختیار کر لیں، درخشاں مجھ سے بہت دور نہیں تھی لیکن میں اس کے قریب بھی نہیں جا سکتا تھا۔ مجھ پر

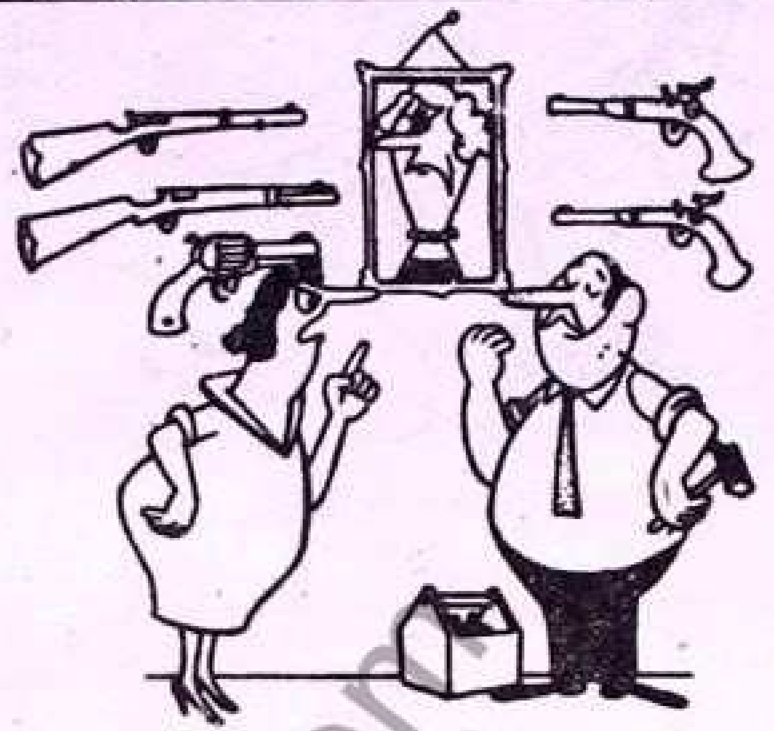



”بہن، باتیں کرتے ہوئے زیادہ دیر تو نہیں ہوئی؟“

بندشیں لے پڑ رہی تھیں، پابندیاں لگا دی گئی تھیں۔ وہ کیسی قید تھی جس میں کوئی آہنی سلاخیں نہیں تھیں، کوئی پہرے دار نہیں تھا لیکن میں اس قید سے آزادی بھی نہیں حاصل کر سکتا تھا۔

کردی سے روانگی کے وقت مجھے احساس تھا کہ میں جس سفر کا آغاز کر رہا ہوں اس کی کوئی منزل نہیں۔ کیلاش اور حبیب اس امر سے واقف تھے کہ میں محض مرنے والی کی آخری خواہش کی تکمیل کے ارادے سے عازمِ سفر ہوا ہوں اور کچھ عرصے تک دربدر کی خاک چھاننے کے بعد تھک ہار کر واپس لوٹ آؤں گا۔ وہ میرے بہترین دوست تھے، میرے غمگسار ساتھی تھے انھوں نے مجھے تنہا نہیں چھوڑا، میری وحشتوں کا ساتھ دینے کی خاطر میرے ہمسفر بن گئے۔ کس نے سوچا تھا کہ درخشاں کی معصوم خواہش ایک دن حقیقت کا روپ اختیار کر کے ہمارے سامنے آ جائے گی۔ بچھڑنے والے یوں واپس بھی مل سکیں گے کسے امید تھی؟ لیکن وقت اور حالات نے ہمارے یقین کی نفی کی تو ہمارے ذہن گنگ رہ گئے، سوچنے سمجھنے کی قوتیں زنگ آلود ہو گئیں۔ ہم پھٹی پھٹی نگاہوں سے خلا میں گھور رہے تھے۔ وہ سوالات جو ہمارے ذہنوں میں ابھر رہے تھے ان کا کوئی ٹھوس جواب نہیں تھا۔ سب کچھ واہمہ تھا جس نے یکلخت حقیقت کا رنگ اختیار کر لیا۔

میں اس معمے کو حل کرتا رہا پھر معاً میرے ذہن میں بھوری پہاڑیوں پر بسنے والے معمر جادوگروں کا خیال ابھر آیا۔ مجھے سانگا یاد آیا جس نے کہا تھا کہ وہ اور اس کے سیکڑوں ساتھی برسوں سے اوریگا کی خوشنودی کی خاطر ریاضتوں میں غرق ہیں اور اپنے



۲۔ تیری امی کی تصویر لگانے کے لیے تمہیں یہی جگہ ملی تھی؟

نہ میری زبان بند رکھ سکیں گی۔ اس حقیقت کا علم اوردیگا کو بھی ہوگا۔ پھر... بعید از قیاس نہیں تھا کہ اوردیگا نے فوری طور پر مقابلہ کر کے پسپا ہونے کے بجائے کچھ وقت حاصل کر کے خود کو محفوظ کرنا چاہا ہو، اپنے پرستار جادوگروں کی اجتماعی قوتیں میرے خلاف استعمال کرنے کا خواہشمند ہو... اور... یہ بھی ممکن تھا کہ وہ درخشاں کو زمین دوز مقبرے سے نکال کر راتوں رات کسی دوسرے محفوظ مقام پر لے جاتا، وہ میری سب سے بڑی کمزوری تھی، اوردیگا میری دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر مجھ سے انگشتری کا راز معلوم کر سکتا تھا۔

میں تلملا کر رہ گیا، شاید میں نے اوردیگا کی شخصیت سے مرعوب ہو کر اور اس کی بات مان کر دور اندیشی کا ثبوت نہیں دیا تھا مجھے خدا کا نام لے کر اسی وقت اوردیگا سے بھڑ جانا چاہیے تھا جب اس نے درخشاں کے مردہ جسم میں روح پھونک دی تھی ممکن ہے وہ میری نظر کا فریب ہو، اوردیگا کی شعبدے بازی ہو لیکن دونوں صورتوں میں میں نے اسے مہلت دے کر عقل مندی کے تقاضوں کے خلاف قدم اٹھایا تھا۔ کچھ سوچ کر میں نے رفیقی کو یاد کیا، لمحوں کی دیر تھی کہ اس کا پراسرار ہیولا میری نگاہوں کے سامنے فضا میں لہرانے لگا۔ میں نے اسے اپنے خیالوں میں مخاطب کیا۔

"رفیقی! کیا تمہیں میرے ساتھ پیش آنے والے حالات کا علم ہے؟"

"سیدی جمال! میں جانتا ہوں کہ تمہاری الجھن کا سبب کیا ہے۔"

"اوردیگا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میں سمجھا نہیں سیدی!"

"کیا وہ بدبخت میرے ساتھ کوئی دھوکا تو نہیں کرے گا؟"

"سیدی!... مم... میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔" رفیقی کی مدھم آواز میرے کانوں میں گونجی۔ اس کا لب و لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ دیدہ و دانستہ کوئی بات مجھ سے چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔

"تم نے دیکھا، درخشاں اسی دنیا میں مجھے واپس مل رہی ہے۔" میں نے سوال کی نوعیت بدل دی۔

رفیقی نے کوئی جواب نہیں دیا اس کا ہیولا ہوا کی لہروں کے ساتھ ساتھ بنتا بگڑتا رہا۔

"رفیقی!" میں نے قدرے سخت لہجے میں پوچھا۔ "کیا اوردیگا درخشاں کو میرے حوالے کر دے گا؟"

"ہاں سیدی! تم عنقریب پرچھائیوں کو حقیقت سمجھ کر قبول کر لو گے۔" رفیقی کا جواب واضح نہیں تھا۔

"میں کسی پرچھائیں کی نہیں۔ اپنی درخشاں کی بات کر رہا ہوں۔" میں تلملا کر بولا۔

"میں نے پہلے بھی تمہیں باور کرانے کی کوشش کی تھی۔ بعوری پہاڑیوں کا طلسم تمہیں گمراہ کر دے گا۔"

"تم نے یہ بھی کہا تھا کہ میں طاقت کا وہ عظیم سرچشمہ بن جاؤں گا جو ناقابل شکست ہوگا۔" میں نے سختی سے کہا۔ "کیا تم نے غلط بیانی کی تھی؟"

"خود کو ٹھنڈا رکھو سیدی! جلد بازی میں اٹھائے گئے قدم انسان کو راہ سے بھٹکا دیتے ہیں۔" ہیولے کی آواز میرے کانوں میں گونجی۔ "مجھے اپنی باتیں یاد ہیں لیکن تم شاید بھول رہے ہو کہ میں نے کچھ اور بھی کہا تھا۔"

"وہ کیا؟"

"وقت کی بساط جب اپنا رخ پلٹے گی اس وقت تمہیں بھی پچھتاووں کا شکار رہنا پڑے گا۔ حالات تمہیں قانونِ قدرت کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیں گے اور تم....."

"مجھے صرف اپنے سوال کا جواب درکار ہے۔" میرا لہجہ درشت ہو گیا۔ "کیا اوردیگا اپنا وعدہ پورا کرے گا؟"

"ضرور کرے گا سیدی! لیکن میرا مشورہ ہے کہ تم وقتی مسرتوں سے منہ موڑ لو۔ جو کچھ تم محسوس کر رہے ہو وہ سراب کے سوا کچھ نہیں۔"

"ایک اور سوال۔" میں نے رفیقی کے جملے کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے دریافت کیا۔ "کیا اوردیگا میری انگشتری کا راز جان

لے گا؟"

"تم پھر بھٹک رہے ہو سیدی! شیطانی طاقتیں رحمانی قوتوں کے آگے زیادہ عرصے تک نہیں ٹھہر سکتیں۔" رفیقی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "یہ لمحے آزمائش کے ہیں، خود کو ثابت قدم رکھنے کی کوشش کرو۔ ورنہ ....."

"سانگاکی کیا حالت ہے؟" میں نے رفیقی کا جملہ کاٹتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔ "کیا وہ میری ضرب سے جانبر ہونے میں کامیاب ہوگیا یا موت کے انتظار میں پڑا ایڑیاں رگڑ رہا ہے؟"

"سیدی! اس پردے کو چاک کردو جو تمہاری آنکھوں پر پڑا ہے۔"

"تم جاسکتے ہو۔" میں نے برہمی کا اظہار کیا تو رفیقی کا ہیولا نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

میں درخشاں کے علاوہ کوئی اور بات سننے کو تیار نہیں تھا اس لیے میں نے رفیقی کو رخصت کردیا لیکن ابھی کچھ باتیں ایسی تھیں جو مجھے الجھا رہی تھیں۔ میں نے کچھ سوچ کر جیکسن کو یاد کیا۔ اس کا تصور پل بھر میں میری نگاہوں کے سامنے موجود تھا۔ میں نے ایک نظر ہنگارو کے سالخوردہ ڈھانچے پر ڈالی جسے جیکسن نے نہایت عقیدت سے اپنے الٹے کاندھے پر جما رکھا تھا۔

"جیکسن!" میں نے اسے سنجیدگی سے مخاطب کیا۔ "جانتے ہو میں نے تمھیں کیوں طلب کیا ہے؟"

"میرے عزیز! میں آپ کے چہرے پر الجھن کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔" جیکسن نے میرے چہرے پر نظر جماتے ہوئے جواب دیا تو مجھے اوریگا کی بات یاد آگئی۔ اس نے گفتگو کے درمیان جیکسن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہنگارو کی روح بلاشبہ بے پناہ قوتوں کی مالک ہے اور مستقبل کے بارے میں پیشگوئی کرنے کی بھرپور طاقت رکھتی ہے لیکن اوریگا کے جلال کے خوف سے وہ زمین دوز مقبروں میں داخل ہونے کی جسارت نہیں کرسکتی۔ شاید اسی لیے جیکسن واقعات سے پوری طرح باخبر نہیں تھا۔

"کیا تم لبنی پر اسرار تابع روحوں سے میری پریشانی کا سبب نہیں معلوم کرسکتے؟" میرے لہجے میں حقارت بھی شامل تھی۔

جیکسن نے فوراً ہی میری بات کا جواب نہیں دیا۔ اس کی نگاہیں بدستور میرے چہرے پر مرکوز تھیں اور سیدھا ہاتھ ہنگارو کے سالخوردہ ہڈیوں کے پنجر پر رینگ رہا تھا۔ کچھ دیر وہ خاموش رہا پھر اس کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کی ٹھوس آواز میرے کانوں میں گونجی۔

"میرے عزیز! میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ہنگارو کی عظیم روح نے اسی بات کی پیش گوئی کی تھی کہ آپ بہت جلد اپنی

ہم اپنی محبوبہ سے ملیں گے۔ ہنگارو جو بتاتا ہے وہی ہوجاتا ہے۔"

"درخشاں کے بارے میں ہنگارو کی روح کیا کہتی ہے؟" میں نے سپاٹ آواز میں سوال کیا۔

"نہیں میرے عزیز! نہیں۔" جیکسن یکلخت سنجیدگی سے بولا۔ "روحوں کے بارے میں دل میں شکوک کو جگہ دینا مناسب نہیں۔ یہ درست ہے کہ زندہ انسانوں کی طرح روحوں پر بھی کچھ پابندیاں عائد ہوتی ہیں لیکن مقدس ہنگارو کی روح ہواؤں کے ساتھ پرواز کی طاقت رکھتی ہے۔ اسی نے مجھے یقین دلایا ہے کہ رات کی تاریکی دور ہوتے ہی آپ کا گوہر مقصود آپ کو دوبارہ مل جائے گا۔"

جیکسن کا جواب میرے لیے تسلی بخش ثابت ہوا۔ اس نے بھی وہی بات کہی جو اوریگا نے کہی تھی۔ میں نے اپنے تیور بدل لیے۔ میرے لہجے میں نرمی آگئی۔

"جیکسن!" میں نے دوستانہ انداز اختیار کیا۔ "کیا تم میری ایک الجھن دور کرسکتے ہو؟"

"میں روحوں سے سب کچھ دریافت کرچکا ہوں میرے عزیز۔" جیکسن نے میری نگاہوں میں جھانکتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "لکڑی کی انگشتری کا راز دنیا کی کوئی طاقت نہیں جان سکتی۔"

"اوریگا نے ایک رات کی مہلت کیوں حاصل کی ہے؟" میں

**ایک صاحب** کینیا سے لندن جارہے تھے اور جہاز میں ان کی طبیعت ناساز تھی۔ طویل اور تھکا دینے والی پرواز کے بعد طیارہ لندن کے ہیتھرو ایئرپورٹ پر پہنچا۔ تو وہاں بے پناہ دھند تھی۔ چنانچہ پائلٹ نے اعلان کیا کہ اگر مطلع جلد صاف نہ ہوا تو مجبوراً ہمیں مانچسٹر کا رخ کرنا پڑے گا۔ ان صاحب کے ساتھ والی نشست پر ایک پادری جی تشریف فرما تھے انہوں نے فوراً آنکھیں بند کرلیں اور دعائیہ مراقبے میں چلے گئے۔ چند منٹ بعد اعلان ہوا کہ اپنی اپنی پیٹیاں باندھ لیجیے، ہم ہیتھرو ایئرپورٹ پر اتر رہے ہیں۔ ان صاحب نے پادری کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے انہیں مبارکباد دی کہ ہیڈکوارٹر سے آپ کی اپیل کامیاب رہی۔ پادری نے مسکراتے ہوئے کہا "کہاں کامیاب رہی۔ مجھے مانچسٹر جانے کے لیے اب دوسرا طیارہ پکڑنا پڑے گا۔"

*

ستون کی جانب ہے۔"

"موت برحق ہے میرے عزیز اور روح اور جسم کا تعلق بہرحال رضی ہے۔"

"تم۔ تم جا سکتے ہو۔" میں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے نفرت ے کہا تو جیکسن کا تصور میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ میں نے بلب اور کیلاش کی سمت دیکھا۔ میرے عزیز دوست ابھی تک پنے اپنے خیالوں میں گم تھے، تب میں نے خود کو بہلانے کی خاطر اوری کو زمین دوز مقبروں کے حالات سنانے شروع کر دیے، سا طرح میں اپنے ذہن پر طاری جاں گسل احساسات بھی کم نا چاہتا تھا۔

ساوری حیرت سے میری زبانی حالات کی تفصیل سنتی رہی، پوری طرح ہمہ تن گوش تھی، اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے ے کہ وہ اس روداد سے خوفزدہ ہے، میں نے درخشاں کی بابت ے بتایا تو وہ مجھے تیکھی نظروں سے دیکھنے لگی پھر میں نے جب ایک سورج غروب ہونے والی شرط بیان کی تو ساوری کے چہرے پر گہری فکر و پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے، یوں آنکھیں پھاڑ کر مجھے گھورنے لگی جیسے اسے میرے بیان کی صحت پر یقین نہ آ رہا ہو، میں کچھ دیر تک اس کے چہرے کے بدلتے نقوش بغور محسوس کرتا رہا پھر بولا۔

"کیوں۔ کیا تمہیں میری بات کا یقین نہیں آیا ہے کیا اوریگا اتنا طاقتور نہیں ہو سکتا کہ برسوں سے سوئی ہوئی درخشاں کو اٹھا سکے۔"

"کمال ہے۔" جیکب نے کہا۔ "تم بلاوجہ اس غریب کو کیوں پریشان کر رہے ہو۔"

"ہو سکتا ہے ہوگا اس سلسلے میں ہماری کوئی بہتر رہنمائی کر سکے۔" کیلاش نے رائے پیش کی پھر خود ہی نفی کرتا ہوا بولا۔ "لیکن نہیں۔ اور وغینا کا سردار اوریگا کا پجاری ہونے کے ناتے اپنی زبان کھولنے کی حماقت کبھی نہ کرے گا۔"

"تم ہوگا سے کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔

"ممکن ہے میرا اندازہ غلط ہو لیکن اوریگا کو میں نے جس انداز میں بیدار کیا ہے وہ اس طریقہ کار سے مطمئن نہیں۔ اس نے کہا تھا کہ شاید وہ دوبارہ گہری نیند سو جائے یا۔۔۔۔"

"ہاں کے بعد اس نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔" جیکب نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اور وہ خاموشی بے حد پُراسرار اور معنی خیز تھی۔" کیلاش بولا۔ "وہ اجس کی نگاہیں ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں سب کچھ بتا سکتی ہیں، کیا وہ خود اپنے انجام سے بے خبر ہوگا۔ نہیں جیکب!

## دوسرے نمبر پر

ایک ایشیائی سرمایہ دار ایک بڑی سی لائبریری اور ایک شاندار آرٹ گیلری تعمیر کرانا چاہتا تھا۔ اس نے ملک بھر کے بڑے بڑے ماہرین تعمیرات کو بلوایا اور ان میں ہر ایک سے کہا۔ "یہ بتاؤ میں یہ کام تمہارے سپرد کیوں کروں؟ یہ بھی بتاؤ کہ تم اپنے بعد اس کام کا اہل کسے سمجھتے ہو؟"

پھر اس نے سب کی باتیں سنی شروع کر دیں۔ سب اپنی اپنی صلاحیتوں کے بارے میں بتاتے رہے اور وہ سنتا رہا مگر اسے انتخاب میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔

اس نے اپنے کام کے لئے اس آدمی کا انتخاب کیا جسے دوسرے نمبر کے آدمی کی حیثیت سے سب سے زیادہ ووٹ ملے تھے۔

ہم سب کچھ جاننا چاہتا ہوں۔۔۔ کیا میں لعیں پجاریوں کو وہ ابھی تک زندہ ہے۔"

"ہاں میرے عزیز! مقدس اوریگا نے اسے بچا لیا لیکن اب سانگا یا جادوگروں کے قبیلے کا کوئی فرد آپ کے راستے میں آنے کی کوشش نہیں کرے گا۔"

اوریگا نے اپنے معتبر پجاریوں کو یہی تاکید کی ہے۔"

"جیکسن! کیا میں درخشاں کو لے کر ان گمنام علاقوں سے واپس جانے میں کامیاب ہو جاؤں گا؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے سوال کیا۔

"یقیناً ایسا ہی ہوگا میرے عزیز لیکن۔۔۔"

"لیکن کیا؟" میں تیزی سے بولا۔ "تم خاموش کیوں ہو گئے؟"

"جینی کی پُراسرار روح اپنا انتقام پورا کر کے آسمانوں کی جانب پرواز کر گئی۔ یکار ڈوبا کا انجام بھی وہی ہوا جو روحوں نے چاہا تھا۔ ایک دن میں بھی وقت کے ہاتھوں خاک میں مل جاؤں گا۔ جو آسمانوں پر لکھا جا چکا ہے اسے کوئی نہیں ٹال سکتا میرے عزیز! سماوی قوانین بے حد اٹل اور ٹھوس ہوتے ہیں۔ انسانوں کو کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا بھی پڑتا ہے۔"

"جیکسن!" میں کچھ یاد کر کے چیخ اٹھا۔ "کیا تمہارا اشارہ میرے

مجھے یقین ہے کہ اوریگا کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا ہے۔ شاید وہ ہمیں اپنے سلسلے میں آنے والے حالات سے لاعلم رکھنا چاہتا ہے۔"

"کیا تم اپنی دلیل کے سلسلے میں کوئی معقول جواز پیش کر سکتے ہو؟"

"اوریگا کی اچانک خاموشی۔" کیلاش نے بے حد سنجیدگی سے کہا۔ "ہو سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہو لیکن ایک لمحے کو تم اپنے آپ کو اوریگا کی حیثیت میں محسوس کرو۔ اگر تمہیں علم ہو جائے کہ تمہاری زندگی کے دن گنے چنے رہ گئے ہیں تو کیا تم اپنے پجاریوں پر برملا اس راز کا انکشاف کر سکو گے؟"

"میں ان باتوں کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتا۔" جیکب بُرا سا منہ بنا کر بولا۔ "اس قسم کی بے تُکی باتیں انسان کو اس کے راستے سے بھٹکا دیتی ہیں۔"

"پھر۔ جو کچھ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو اسے کیا رنگ دو گے؟ کیا وہ سب کچھ محض ایک خواب تھا جسے بیک وقت ہم تینوں دوست ایک ساتھ دیکھ رہے تھے؟ نہیں میرے محترم دوست! ہم نے ابھی دنیا کے بہت سے ایسے علاقے بھی نہیں دیکھے جہاں ہر وقت ناقابلِ یقین باتیں ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔"

"گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مقدس اوریگا زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہے گا؟" جیکب نے یوں ہی ایک سوال پوچھ لیا۔

"ہاں، میرا ذاتی خیال یہی ہے۔"

"تمہارا خیال قرینِ قیاس ہے۔ ورنہ اوریگا کی خاموشی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟" میں نے کیلاش کے خیال کی تائید کی۔ میرے ذہن میں جیکسن کا جملہ گونج اٹھا۔ اس نے بھی مجھے یہی باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ اوریگا کی زندگی زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہے گی۔

"موت اور زندگی خدا کے اختیار کی بات ہے۔" جیکب نے تیزی سے کہا۔

"ہم سب جانتے ہیں کیلاش جھلا گیا۔" تمہاری مذہبی معلومات محدود ہیں۔ اگر تم نے دوسرے مذاہب کا مطالعہ کیا ہوتا تو شاید تمہاری عقل دنگ رہ جاتی۔ کیا تم وشنو اور پاروتی کے بارے میں جانتے ہو؟"

"وشنو مہاراج اور پاروتی دیوی کی اور بات ہے۔ ہمارے درمیان اوریگا کی گفتگو ہو رہی تھی۔" جیکب نے کٹ حجتی کی۔ "کیا تم کسی ایسی کتاب کا حوالہ دے سکو گے جس میں اوریگا دیوتا کا ذکر ہو یا اور وشا اس کے بارے میں تفصیل سے کچھ لکھا گیا ہو؟"

"تمہاری فضول باتوں کا میرے پاس صرف ایک ہی جواب ہے۔ وہ سفر نامہ جس میں کسی ایسے قبیلے کا تذکرہ موجود ہے جہاں کے وحشی اور جنگلی لوگ پادریوں کا گوشت بڑے ذوق و شوق سے کھاتے ہیں۔" کیلاش نے سپاٹ لہجہ اختیار کیا۔ "کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ اگر یہ بات محض فرضی ہے تو دنیا کی کسی حکومت نے اس سفر نامے پر پابندی کیوں نہیں عائد کی؟"

"وہ سفر نامہ ذہنی اختراع بھی ہو سکتا ہے۔ تم اسے فکشن بھی کہہ سکتے ہو۔"

"اور دوسرے مقبرے میں تمہاری آنکھوں نے جو کچھ دیکھا اُسے تم کیا کہو گے؟"

"ربِ عظیم کی قسم میری عقل ابھی تک کام نہیں کر رہی۔" جیکب نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ "یہ حقیقت ہے کہ وہ خاتون ہماری درخشاں بھابی ہیں یا ان کی ہم شکل ہیں لیکن کسی مُردے کا یوں زندہ ہو جانا حیرت انگیز بات ہے۔"

"ہم شکل نہیں جیکب!" میں نے تڑپ کر جواب دیا۔ "وہ میری روح، میری زندگی، میری درخشاں کے سوا کوئی اور نہیں۔ میں نے اس کی آنکھوں کی وہ چمک خاص طور پر محسوس کی ہے جو بیدار ہونے کے بعد اس کی حسین آنکھوں میں پیدا ہوئی تھی۔ میرے دل کی دھڑکنیں گواہ ہیں کہ وہ درخشاں ہے جو عارضی طور پر مجھ سے جدا ہو گئی تھی۔"

"درخشاں بھابی نے مرتے وقت جو وصیت کی تھی اس کے باوجود...."

"نہیں کیلاش! نہیں۔" میں نے بڑی شدت سے احتجاج کیا۔ "اس کے آگے ایک لفظ بھی نہ کہنا۔"

"تم غلط سمجھ رہے ہو جمال! میرا مطلب یہ نہیں تھا بلکہ..."

"کوئی اور بات کرو میرے دوست!" میں نے تیزی سے کہا۔ "میں درخشاں کے سلسلے میں کوئی امکانی بات بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ تم چاہو تو اسے میری وحشت، میری دیوانگی، میرے جنون سے تعبیر کرو لیکن وہ جو میں نے محسوس کیا، وہ محض فریب نہیں ہو سکتا۔"

ساوری ابھی تک گم صم بیٹھی ہماری باتیں نہایت غور سے سن رہی تھی، مجھے جذبات کی رو میں بہتے دیکھ کر بولی۔

"کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ مقدس اوریگا نے اپنی نیند کے بارے میں کسی خاص مدت کا اظہار کیا تھا؟"

"نہیں۔ اوریگا نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔" جیکب نے بیزاری کا اظہار کیا۔

"تم کس نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کر رہی ہو؟" میں نے ساوری کو وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔

"میں تمہیں رمبا کے بارے میں بتا چکی ہوں۔ اوریگا کی تصویر بنانے کے بعد اس نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ گزشتہ چالیس سالوں سے محوِ خواب ہے اور ابھی اتنی ہی مدت اور سوتا رہے گا لیکن اگر درمیان میں اس کی نیند میں کوئی خلل پیدا ہوا تو وہ دنیا سے

اپنا رشتہ توڑ کر آسمانوں کی سمت واپس لوٹ جائے گا۔"

جیکب کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

لیکن میں نے چونک کر ساوری کو دیکھا، جو بات اس کی زبان سے ادا ہوئی اس کا ذکر جیکسن بھی ہنگارو کی روح کے حوالے سے کر چکا تھا۔ یہی وجہ تھی جو اور یگا نے بیدار ہونے کے بعد کیلاش سے کہا تھا کہ اسے غلط طریقے سے بیدار کیا گیا ہے۔

"کیا رمبا کی بات کی تصدیق منا مانے بھی کی تھی؟" کیلاش نے دریافت کیا۔

"نہیں۔ رمبا پر قبیلے کے سردار اور بڑے پجاریوں کا عتاب اس قدر اچانک اور بھیانک ثابت ہوا کہ کسی نے زبان کھولنے کی جسارت نہیں کی۔" ساوری نے اپنا نچلا ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا، کچھ دیر خاموش رہی پھر دبی زبان میں بولی۔ "جمال! کیا تمہیں وہ الفاظ یاد ہیں جو اور یگا نے درخشاں کو بیدار کرنے کے بعد کہے تھے؟"

"وہ زبان ہماری سمجھ سے بالاتر تھی۔" جیکب نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ وہ زبان جزائر افریقہ کے ان علاقوں میں بولی جاتی ہو گی جہاں ابھی تک کسی انسان کا گزر نہ ہوا ہو گا۔"

"اس کے باوجود تم نے ایک یقینی بات کہہ دی۔" کیلاش نے اسے ٹوکا۔

"صرف اس لیے کہ وہ گفتگو اور جملے ہمارے لیے لاینحل تھے۔"

"تم وہ بات کیوں دریافت کرنا چاہتی ہو؟" میں نے ساوری سے دریافت کیا۔ "کیا رمبا یا اور وفینا کے کسی مذہبی رہنما نے اس ضمن میں کوئی پیشگوئی کی تھی؟"

"ہاں۔ مجھے یاد ہے کہ وہ بات بھی بدنصیب رمبا کی زبان سے ادا ہوئی تھی۔" ساوری نے اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔ "اس نے قبیلے والوں کو یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ مقدس اور یگا دیوتاؤں کا سردار ہے اور مختلف قوتوں کا مالک ہے لیکن جس دن اور یگا نے ان قوتوں کو کسی اور کو بخش دیا اس دن اس کی اپنی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی۔ ان ہی باتوں نے قبیلے کے لوگوں کو مشتعل کر دیا تھا۔ رمبا کا انجام بڑا ہولناک ہوا۔"

"لیکن رمبا کی بات کا اس جملے سے کیا تعلق جو اور یگا نے درخشاں سے کہا تھا؟" میں نے الجھتے ہوئے کہا۔

"کاش مجھے ان لازوال قوتوں کا نام یاد ہوتا جن کا ذکر رمبا نے کیا تھا۔" ساوری نے الجھتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اور یگا نے درخشاں کو بیدار کرنے کے بعد جیسے سیکا... مقلوش... اور... اور اسی قسم کے کچھ الفاظ ادا کیے تھے۔" کیلاش نے رک رک کر کہا تو ساوری کا چہرہ دمک اٹھا۔

"ہاں۔ رمبا نے بھی یہی الفاظ کہے تھے۔ جیسے سیکا، مقلوش، ارم با۔" ساوری نے تیزی سے کہا، وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی لیکن اچانک سر تا پا کانپ اٹھی، اس کے چہرے کی رنگت ہلدی کی مانند زرد پڑنے لگی، آنکھوں سے خوف جھلکنے لگا، اس نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے اور پوری قوت سے مٹھیاں بند کر لیں، اس کی آنکھیں ہماری جانب سے ہٹ کر غار کے اندر تاریکی میں کچھ دیکھ رہی تھیں۔

"ساوری!" کیلاش نے اس کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "تم اس وقت کیا محسوس کر رہی ہو؟ اس طرف، گھپ اندھیروں میں کیا دیکھ رہی ہو؟"

"جہاں تاریکی کا راج ہو وہاں شیطانی قوتیں......"

"جیکب! بھگوان کے لیے اپنی زبان بند رکھو۔" کیلاش نے سخت لہجے میں کہا پھر ساوری کی جانب متوجہ ہو گیا جس کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی۔

"مجھے بتاؤ ساوری! یہ سیکا، مقلوش اور آرم با کے کیا معنی ہیں؟" میں نے ساوری کو جھنجوڑتے ہوئے دریافت کیا مگر شاید وہ ہماری آواز نہیں سن رہی تھی۔

وہ یقیناً کوئی نادیدہ اور پراسرار قوت تھی جس نے ساوری کی تمام تر توجہ اپنی جانب مبذول کر لی، اسے گونگا، بہرہ اور اندھا کر دیا تھا۔ کیلاش کے چہرے پر بھی گہری تشویش کی علامتیں موجود تھیں، اس نے لپک کر اپنا ایمرجنسی بیگ کھولا لیکن قبل اس کے کہ ساوری کو ہوش میں لانے کی خاطر کوئی طبی امداد دینے میں کامیاب ہوتا۔ وہ ہذیانی انداز میں چیخنے لگی۔

"اور یگا کی قسم۔ میں اس سلسلے میں اپنی زبان بند رکھوں گی۔ رحم، رحم۔ مم، میں تم سے رحم کی بھیک مانگتی ہوں۔ مجھے بخش دو۔ معاف کر دو۔"

وہ ہذیانی انداز میں چیخنے لگی، اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگے، آنکھوں کی پتلیاں اپنا دائرہ وسیع کرنے لگیں پھر اس نے ایک کربناک چیخ ماری اور سنگلاخ زمین پر گر کر یوں تڑپنے لگی جیسے کسی بکری کو ذبح کر کے دم توڑنے کے خاطر آزاد چھوڑ دیا گیا ہو۔

"خدا ہمارے اوپر اپنی رحمتیں نازل کرے۔" جیکب نے آسمان کی سمت دیکھتے ہوئے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

کیلاش نے مجھے اشارہ کیا، میں نے پوری قوت سے ساوری کا ایک ہاتھ جکڑ لیا اور کیلاش کو دیکھنے لگا جو نہایت مستعدی سے کوئی انجکشن تیار کر رہا تھا، جیکب نے منہ ہی منہ میں کچھ دعائیں پڑھ پڑھ کر پھونکنا شروع کر دیں پھر ساوری کو اسی وقت چین آیا جب کیلاش

اسے انجکشن لگانے میں کامیاب ہوگیا۔ دوا کے شریان میں داخل ہوتے ہی وہ پل بھر میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوگئی۔

”تم ساوری کی اس کیفیت کو کیا نام دو گے؟“ میں نے کیلاش سے دریافت کیا۔

”دیوتاؤں کا عتاب۔“ کیلاش نے سنجیدگی سے جواب دیا پھر کان میں آلہ لگا کر ساوری کے دل کی دھڑکنیں سننے لگا۔ میں کیلاش کے چہرے کے بدلتے تاثرات سے ساوری کی کیفیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا۔

جے سیکا۔ مقلوش۔ آرم با۔

ان تینوں الفاظ کے معنی یقیناً بہت اہم ہوں گے۔ شاید ساوری نے ان کے بارے میں بھی رمبا کی زبانی کچھ سن رکھا تھا۔ وہ ہمیں اس راز سے آگاہ کرنے کی خواہش مند بھی تھی لیکن شیطانی طاقتوں نے اس کی زبان بند کردی۔ ممکن ہے رمبا کی موت کی اصل وجہ بھی وہی تین الفاظ رہے ہوں جو اوریگا نے درخشاں کو بیدار کرنے کے بعد کہے تھے۔ لیکن اوریگا نے وہ الفاظ درخشاں سے کیوں کہے؟ جب میں ان کے مطلب سے ناواقف تھا تو پھر درخشاں ان کے بارے میں کیا جان سکتی تھی؟ میرا ذہن الجھنے لگا۔ ساوری کی حالت نے ایک بار پھر فضا کو مکدر کردیا۔ کیلاش نے کان سے آلہ علیحدہ کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ کسی گہری فکر سے دوچار ہے۔

”کیوں۔ کیا دل کی حرکت تسلی بخش نہیں ہے؟“ میں نے آہستہ سے پوچھا۔

”جمال! شاید بھگوان کو یہی منظور ہو کہ ہمارا بوجھ کچھ ہلکا ہو جائے۔“

”تم۔ کیا کہنا چاہ رہے ہو؟“ میں نے حیرت سے دریافت کیا۔

”ہم جس سفر کی طرف رواں دواں ہیں شاید ساوری اس میں ہمارا ساتھ نہ دے سکے۔“ کیلاش نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا پھر ساوری کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے بولا۔ ”یہ بدنصیب بس کچھ لمحوں کی مہمان ہے۔“

”لیکن اسے کیا ہوا ہے؟“ میں نے تعجب سے کہا۔ ”کچھ دیر پیشتر تو یہ بالکل نارمل تھی۔“

”میں نے اسی لیے تم دونوں کو مقبرے سے دور رہنے کی تاکید کی تھی۔“ جیکب نے ساوری کے قریب آتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ ”رب عظیم اس بے گناہ پر اپنی رحمتوں کا سایہ برقرار رکھے۔“

”کیلاش!“

”مجھے افسوس ہے جمال! فی الحال میرا ذہن بھی چکرا رہا ہے۔ کیا تم یقین کرو گے کہ ساوری کے دل کی حرکت بند ہو چکی ہے لیکن نبض کی رفتار صحت مند انسانوں جیسی ہے۔ یہ میری زندگی کا سب سے حیرت انگیز اور ناقابل یقین مشاہدہ ہے۔“

میں نے رمبا کی جانب غور سے دیکھا۔ وہ سنگلاخ زمین پر بے حس و حرکت چت پڑی تھی۔ جیکب نے کیلاش کی بات سنی تو جلدی سے جیب سے دعاؤں کی کتاب نکال لی لیکن اسے کتاب پڑھنے کا موقع نہیں مل سکا۔ ساوری کے جسم نے اچانک یوں شدید جھٹکے کھانے شروع کر دیے جیسے اسے بجلی کے ننگے تاروں سے جکڑ کر اس میں کرنٹ چھوڑ دیا گیا ہو۔ کیلاش نے اس کی نبض دیکھنے کی خاطر ہاتھ بڑھایا مگر جیکب نے سختی سے کیلاش کا ہاتھ تھام لیا۔ سرد آواز میں بولا۔

”اب تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ عالم سکرات کی شدید کیفیتوں سے دوچار ہے۔ اسے آرام سے ابدی نیند کی آغوش میں جانے دو۔ خدا کی رحمتیں اس کی مشکل آسان کریں گی۔“

”جیکب! کیا تم ہوش میں نہیں ہو؟“ کیلاش تیزی سے بولا۔ ”ساوری کو فوری طبی امداد کی ضرورت ہے۔“

”جہاں کالی شیطانی قوتوں کا عمل دخل ہو وہاں طبی امداد کارگر نہیں ہوتی۔“ وہ سینے پر صلیب کا نشان بناتے ہوئے سپاٹ

**کمپیوٹر**

ایک انگریز ایکیٹو دوسرے سے تیسرے کے بارے میں رائے دیتے ہوئے۔

”اس کا دماغ کمپیوٹر کی طرح ہے۔ ظالم بڑی عظیم غلطیاں کرتا ہے۔“




اس میں ویٹرس کو گھورنے کی فیس بھی شامل ہے

آواز میں بولا۔" جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب تمھاری کوئی دوا کام نہیں آئے گی۔"

کیلاش نے جیکب کو غصے سے گھورا لیکن ٹھیک اسی وقت ساوری ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی، اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن انداز ایسا ہی تھا جیسے کوئی نادیدہ قوت اسے کنٹرول کر رہی ہو، اس کا جسم بدستور اکڑا ہوا تھا، جیکب خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا، کیلاش اور میری کیفیت بھی غیر ہونے لگی۔

"باہو گاما! باہو گاما! میں تیرا حکم سن رہی ہوں۔ مم۔ میں آ رہی ہوں۔ ہاں، دنیا کی کوئی قوت میرے قدم نہیں روک سکتی۔ تیری داسی تیرے چرنوں میں آ رہی ہے۔"

پھر یکلخت ساوری نے برق رفتاری سے ساحل کی جانب دوڑنا شروع کر دیا، کیلاش ٹارچ روشن کرتا ہوا تیزی سے اٹھ کر ساوری کے تعاقب میں دوڑنے لگا، میں نے بھی بوکھلا کر اس کی پیروی کی لیکن ساوری کی رفتار حیرت انگیز تھی، ساحل سے ذرا ہٹ کر جو بلند چٹانیں واقع تھیں وہ ان کے کنارے پہنچ کر رک گئی پھر دوسرے ہی لمحے اس نے "باہو گاما" کا نعرہ بلند کیا اور خود کو بلندی سے سمندری جھیل کی بیتاب موجوں کے حوالے کر دیا۔ کیلاش اور میں ایک دوسرے کی صورت دیکھتے رہ گئے۔

"کیلاش!" میں نے مضمحل آواز میں کہا۔ "کیا تم ان ناقابل یقین اور حیرت انگیز واقعات پر یقین کر وگے؟"

"خود کو سنبھالنے کی کوشش کرو میرے دوست!" وہ مجھے دلاسہ دیتے ہوئے بولا۔ "شیطانی قوتوں کے آگے انسان ہمیشہ بے بس ہو جاتا ہے، کیا تم سفلی کے بارے میں نہیں جانتے یا تم اپنی نگاہوں سے اس گندے اور ناپاک علم کا مظاہرہ نہیں دیکھ چکے؟ بس ایسی ہی کچھ نادیدہ قوتوں نے ساوری کی زندگی کو موت سے ہمکنار کر دیا۔ شاید وہ نہیں چاہتے تھے کہ ہم اس راز سے واقف ہو سکیں جو مقدس اور یگا کی ذات تک محدود ہے۔"

"تو کیا اور یگا......؟"

"حالات یہی ظاہر کر رہے ہیں۔ ساوری کی حالت عین اس وقت بگڑنا شروع ہوئی جب وہ ہمیں مہمل الفاظ کے بارے میں کچھ بتانے جا رہی تھی۔" کیلاش نے ہونٹ چباتے ہوئے سپاٹ آواز میں کہا۔ "ریتا کی موت بھی مجھے اسی سلسلے کی ایک کڑی نظر آتی ہے۔"

"لیکن....؟"

"تمھیں آرام کی ضرورت ہے میرے دوست! جو باتیں فہم اور ادراک سے بالاتر ہوں ان کے بارے میں نہ سوچنا ہی بہتر ہے۔ کیا حاصل ہو گا ہمیں اس سے؟"

میں نے کیلاش کو بغور دیکھا، وہ کسی ہارے ہوئے جواری یا تھکے ہوئے مسافر کی طرح دل گرفتہ نظر آ رہا تھا، میں اس کی تقلید میں غار کے دہانے کی جانب قدم اٹھانے لگا، ساوری کی اچانک موت نے ہماری عقل خبط کر دی تھی۔ اچانک میرے ذہن میں جیکسن کا جملہ گونج اٹھا۔ "میرے عزیز! انسان کو کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا بھی پڑتا ہے۔"



وہ رات ساوری کی موت کے سبب ہمارے لیے اور دہشتناک بن گئی، جیکب کو اس کی موت کا سب سے زیادہ صدمہ تھا، اس نے ایک بار پھر یہی کہا کہ ہم پر جو تباہیاں آ رہی ہیں یا آنے والی ہیں وہ سب اس بات کا نتیجہ ہیں کہ ہم اپنے عقیدے سے دور ہو گئے ہیں، ساوری کی موت کی اطلاع کو اس نے نہایت صبر و ضبط سے سنا پھر بولا۔

"یہ سب کچھ اور یگا کی وجہ سے ہوا۔"

ہمارے ذہن پر اسرار واقعات کی وجہ سے تھکے ہوئے تھے اس لیے ہم نے اس وقت جیکب کی بات کا کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا، ساوری کی موت نے ہماری بھوک پیاس اڑا دی تھی چنانچہ اس رات ہم بھوکے پیاسے ہی لیٹ گئے اور جلد ہی نیند کی آغوش میں پہنچ گئے۔

دوسری صبح خاصی خوشگوار تھی۔ ہم تقریباً ایک ساتھ ہی بیدار ہوئے، ہمارے چہروں پر ساوری کی اچانک جدائی کا احساس ابھی تک موجود تھا، مجھے اس وقت ایک پیالہ گرما گرم چائے کی خواہش بڑی شدت سے محسوس ہو رہی تھی لیکن میں نے اس کا اظہار نہیں کیا، کچھ سوچ کر اٹھا اور ساحل کی جانب لمبے لمبے قدم اٹھانے لگا۔

"ہم بھی آ رہے ہیں جمال! اتنی جلدی کس بات کی ہے؟"

جیکب کی آواز پر میں نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ بھی کیلاش کے ساتھ تیز تیز قدم بڑھاتا میری طرف آ رہا تھا، ان کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے، مجھے ہنسی آ گئی، وہ سمجھ رہے تھے کہ شاید ساوری کی موت سے دل برداشتہ ہو کر میں نے بھی خودکشی کا ارادہ کر لیا ہے، انھیں شاید یاد نہیں رہا کہ آج اور یگا نے ہم سے غار کے دہانے پر ملاقات کا وعدہ کیا تھا اور اس کی وہ پابندی بھی سورج غروب ہوتے ہی ختم ہو چکی تھی کہ میں درخشاں سے گفتگو نہ کروں، درخشاں کو پا لینے کے تصور ہی میرے لیے بیحد راحتِ جاں اور خوش کن تھا۔

میں نے کیلاش اور جیکب کو قریب آتا دیکھ کر اپنی رفتار کم کر دی۔

"اس وقت تم ساحل کی طرف کس غرض سے جا رہے ہو؟" جیکب نے میرے قریب آتے ہوئے بیحد سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"فکر مت کرو فادر جیکب! فی الحال میرا خودکشی کرنے کا کوئی ارادہ

نہیں۔ اگر کبھی ذہن میں ایسا کوئی خلل پیدا ہوا تو تمھیں چوبیس گھنٹے قبل آگاہ کر دوں گا تاکہ تم اطمینان اور سکون سے میرے لیے دعائے خیر کر سکو۔" میں ہنس کر کہا۔

"سن رہے ہو کیلاش! جمال کی خودکشی کی اطلاع سن کر مجھے اطمینان اور سکون حاصل ہوگا۔" جیکب کے لہجے میں شکوہ تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم جس وقت ساحل تک پہنچیں گے بوگا وہاں موجود ہوگا۔" میں نے موضوع بدلا تو کیلاش چونک اٹھا۔

"کیا تم بوگا سے آج کسی خاص مقصد سے ملاقات کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"ہاں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس پر ساوری کی موت کا کیا ردعمل ہوتا ہے۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "وہ تین الفاظ جو ساوری کی موت کا سبب بن گئے۔ ممکن ہے بوگا ان کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔"

"کیا تم بوگا سے پوری تفصیل بیان کرو گے؟"

"نہیں۔ صرف ان مبہم الفاظ کے بارے میں دریافت کروں گا۔"

"جمال!" جیکب سنجیدہ ہو گیا۔ "کیا تم ان منحوس الفاظ کو بھول نہیں سکتے؟"

"کیوں؟"

"وہ چیزیں، ساعتیں اور باتیں جو ہمارے لیے نحس ثابت ہوں ہمیں انھیں یکسر فراموش کر دینا چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر بوگا کو کچھ علم ہوا بھی تو وہ اپنی زبان کھولنے کی حماقت کبھی نہیں کرے گا۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا، ہم ساحل کے قریب پہنچے تو حسبِ معمول بوگا اپنے ایک پجاری کے ساتھ کشتی میں بیٹھا ہمارے لیے نذرانے لا رہا تھا، اس نے دور سے ہاتھ بلند کر کے ہمیں "وش" کیا جواب میں میں نے اور کیلاش نے بھی ہاتھ بلند کر دیے، جیکب خاموش کھڑا کسی گہری سوچ میں مستغرق رہا۔

بوگا نے ساحل پر قدم رکھنے کے بعد ہم سے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا، اس کے ہمراہ جو پجاری تھا وہ کشتی پر بار سامان اتار اتار کر کنارے پر رکھنے لگا، کچھ دیر تک ہمارے درمیان رسمی گفتگو ہوتی رہی پھر میرے بجائے کیلاش نے اچانک کہا۔

"بوگا! میرا خیال ہے کہ ساوری کی موت کی خبر سن کر تمھیں یقیناً دکھ ہوگا۔"

"کیا؟" بوگا کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا اس نے کیلاش کو گھورتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔ "کیا ساوری اس دنیا میں نہیں رہی؟"

"ہم نے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن اس نے بلند چٹانوں سے جھیل میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی۔" میرا لہجہ سپاٹ اور خشک تھا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ یا پھر...؟" بوگا نے مجھے تیکھی نظروں سے دیکھا۔ "کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسے مقدس اوریگا نے اپنی خدمت کے لیے پسند کر لیا ہے؟"

"ہاں۔ آں۔ میں نے یہی کہا تھا مگر....؟"

"تم نے بوگا سے جھوٹ کہا تھا۔" وہ تلملا گیا۔ "مقدس اوریگا عظیم قوتوں کا سرچشمہ ہے، وہ زندگیوں کا خالق ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس نے اپنے انتخاب کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہو؟"

"ہو سکتا ہے کہ ساوری سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو؟" کیلاش نے کہا۔

"ناممکن۔" بوگا بڑے اعتماد سے بولا۔ "تم نے یا تو پہلے دروغ گوئی سے کام لیا تھا یا اب؟"

"ہوش میں رہ کر گفتگو کرو بوگا!" کیلاش کا لہجہ سرد ہو گیا۔ "تم اپنی اوقات بھول رہے ہو؟"

"نہیں۔" بوگا کے لہجے میں احتجاج تھا۔ "میں ابھی تک اپنے عہد پر قائم ہوں لیکن تم نے بد عہدی کا ثبوت پیش کیا ہے، ساوری تمھارے پاس اوروفینا قبیلے کے سردار کی ایک مقدس امانت تھی۔ تم نے اسے مار ڈالا۔"

"اپنی حد سے تجاوز کرنے کی کوشش مت کرو بوگا!" میں گرج کر بولا۔ "کیا تمھارے بزرگوں نے تمھیں یہ نہیں بتایا تھا کہ میری یہ پُراسرار قوتیں مقدس اوریگا کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہیں۔ کیا تم سمورا اور اس کے بدبخت ساتھیوں کا انجام اتنی جلدی فراموش کر بیٹھے؟"

"سمورا نے غداری کی تھی اس لیے کیفرِ کردار تک پہنچ گیا لیکن بوگا کی نیت میں کوئی فتور نہیں جو وہ حالات سے خوفزدہ ہو۔"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"بوگا صرف حق بات جاننا پسند کرتا ہے۔" وہ ٹھوس آواز میں بولا۔ "مجھے بتاؤ میرے محترم دوست! ساوری کی موت کس طرح واقع ہوئی؟"

"میں۔ تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے ساوری کے سلسلے میں مصلحتاً ایک جھوٹ بولا تھا۔" میں نے تھوڑے توقف کے بعد کہا۔ "اسے اوریگا نے اپنی خدمت کے لیے پسند نہیں کیا تھا لیکن میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ساوری کی موت میں اوریگا کے ارادے کا دخل ضرور ہے۔"

"میں۔ سمجھا نہیں۔"

"میں بھی نہیں سمجھ سکا۔" میں نے اس بار براہ راست بوگا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ "کیا تم مجھے بتانے کی زحمت گوارا کرو

گے کہ جے سیکا۔ مقلوش اور آرم با کے کیا معنی ہیں؟"
بجاری جو کشتی سے پھلوں کی ٹوکریاں اٹھا رہا تھا گڑبڑا گیا۔ ٹوکری اس کے ہاتھ سے گری تو پھل جھیل میں تیرنے لگے، وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے یوں ہماری سمت دیکھنے لگا جیسے اسے سکتہ ہو گیا ہو۔ بوگا کی نگاہوں میں بھی خوف و دہشت کے اثرات نمایاں ہو گئے، اس کے چہرے کی رنگت یکلخت زرد پڑ گئی جیسے وہ تین الفاظ اس کے اعصاب پر کسی بم کی طرح ایک ہولناک دھماکے سے پھٹے تھے۔

کچھ دیر تک ہم ایک دوسرے کو حیرت بھری نگاہوں سے دیکھتے رہے پھر بوگا نے بمشکل اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے یہ الفاظ کہاں سنے تھے؟"

"یہ الفاظ دیوتاؤں کے دیوتا متدیس اور ریگا کی زبان سے ادا ہوئے تھے۔"

"تو کیا۔ کیا۔ تم۔ تم وہاں تک پہنچ گئے۔" بوگا سر تا پا کانپ اٹھا۔

"ساوری مجھے ان لفظوں کا مطلب بتانے جا رہی تھی کہ نادیدہ قوتوں نے اسے جنونی حالتوں سے دوچار کر دیا اور......"

"اس نے اچھا کیا۔" بوگا لرزتے ہوئے بولا۔ "اگر وہ اپنی قربانی پیش نہ کرتی تو بھوری پہاڑیوں کا پورا علاقہ روئی کے گالوں کی مانند پھٹ کر فضا میں بکھر جاتا۔ سب۔ سب کچھ برباد ہو جاتا۔"

"مجھے یقین تھا بوگا کہ تم بحیثیت سردار کے بہت کچھ جانتے ہو گے۔ کیا تم......"

"نہیں۔ نہ۔ نہیں۔" وہ چیخ اٹھا۔ "میں کچھ نہیں جانتا۔ کچھ نہیں جانتا۔"

"آشو غوغا۔ راہو بکار۔ سی گورا۔" کشتی پر کھڑا ہوا بجاری ہذیانی انداز میں چلانے لگا۔

"ایش۔ سی گورا۔ راگو۔ راگو۔"

جواب میں بوگا نے بھی چلا کر کچھ کہا پھر لپک کر کشتی میں چھلانگ لگا دی، تنومند بجاری نے کشتی کو تیزی سے واپس قبیلے کی جانب کھینا شروع کر دیا، بوگا زور زور سے اپنا منہ پیٹ رہا تھا، انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ نادیدہ قوتوں سے معافی مانگ رہا ہو۔ میں نے اور کیلاش نے انہیں آواز دے کر روکنا چاہا مگر بجاری کے ہاتھ چپو کو مشینی انداز میں چلا رہے تھے۔ ہمارا درمیانی فاصلہ بڑھتا گیا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا۔" جیکب بڑبڑایا۔ "وہ باتیں جو منحوس ہوں انہیں بھلا دینے ہی میں عافیت ہے۔"

"میرا اندازہ غلط نہیں ثابت ہوا۔" میں نے جیکب کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کیلاش کو مخاطب کیا۔ "ساوری کی طرح بوگا بھی ان لفظوں کے بارے میں واقف ہے لیکن یہ بھی جانتا ہے کہ زبان کھولنے کا انجام کیا ہو گا۔"

"کیا تم اسی مقصد سے ساحل کی طرف آئے تھے؟"

"ہاں۔"

"تم نے سخت حماقت اور ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔" جیکب نے تلخی کا اظہار کیا۔ "مجھے امید نہیں کہ اب بوگا اور اس کے ساتھی کل سے ہمارے لیے نذرانے یا کھانے کا سامان لائیں گے۔"

"وہ جو کچھ لاتے ہیں اپنے دیوتاؤں کے لیے لاتے ہیں۔" جیکب نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ "انہیں ہماری ذات سے کوئی دلچسپی نہیں۔"

"ہو سکتا ہے کہ وہ تین لفظ جو ابھی تک ہمارے لیے معمہ بنے ہوئے ہیں وہی ہماری تباہی و بربادی کا سبب بن جائیں۔" جیکب نے کہا۔ "ممکن ہے نادیدہ قوتوں کی جانب سے وہ کوئی ایسا اشارہ ہو جو ہمیں مصیبتوں میں گھیرنے کی خاطر پہلے سے طے کر لیا گیا ہو۔"

جیکب نے یقیناً ایک احمقانہ بات کہی تھی، کیلاش پلٹ کر کوئی سخت جواب دینا چاہتا تھا لیکن اسی وقت ٹامی کے زور زور سے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔ ہم تیزی سے غار کے دہانے کی جانب دوڑنے لگے اور پھر مجھ پر شادیٔ مرگ کی کیفیت طاری ہونے لگی۔

اور یگا اپنے وعدے کے عین مطابق غار کے دہانے کے قریب کھلے آسمان کے نیچے کھڑا ہماری سمت دیکھ رہا تھا، اس کے جسم پر وہی لباس تھا جو ہم نے مقبرے میں دیکھا تھا لیکن درخشاں ہلکے آسمانی رنگ کے لباس میں ملبوس تھی، اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا، اس کے رخساروں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹیں رقص کر رہی تھیں اور آنکھیں میرے اوپر جمی ہوئی تھیں، میں ان آنکھوں کے سحر میں ڈوبنے لگا۔ ٹامی نے ہمیں دیکھ کر بھونکنا بند کر دیا اور تیزی سے دم ہلانے لگا۔

میں نے قریب پہنچ کر اور یگا کی جانب دیکھا، درخشاں کے حصول کے سلسلے میں، میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا لیکن اور یگا کے چہرے پر نظر پڑتے ہی مجھے جھرجھری آ گئی، اس کی آنکھوں میں میرے لیے قہر و غضب تھا۔ نفرت تھی۔ حقارتیں ابل رہی تھیں۔ میں نے ان نگاہوں سے بچنے کی خاطر درخشاں کی جانب متوجہ ہونے کی کوشش کی لیکن مجھے اپنے ارادے میں مایوسی کا شکار ہونا پڑا۔

اور تب۔ کسی انجانے خوف کے احساس سے میں سر تا پا لرزنے لگا۔

اوریگا کی خونخوار نگاہوں سے قہر و غضب کی چنگاریاں اڑ رہی تھیں۔ وہ مجھے جن نظروں سے دیکھ رہا تھا اُن میں دنیا جہان کی نفرتیں اور حقارتیں اُبل رہی تھیں۔ اس کی نگاہوں میں کچھ ایسا سحر تھا کہ میں اپنی توجہ کسی اور جانب مبذول نہ کر سکا۔ کچھ دیر تک کسی معمول کی طرح اس کی آنکھوں کی گہرائیوں میں غوطے لگاتا رہا پھر ایک خیال تیزی سے میرے ذہن میں اُبھرا، میں نے اپنا سیدھا ہاتھ بلند کیا اور مجذوب کی انگشتری کو نہایت ادب و احترام سے چوم لیا۔

میرا خیال غلط نہیں ثابت ہوا۔ لکڑی کی انگوٹھی کو عقیدت سے چومتے ہی میں اوریگا کی نگاہوں کے سحر سے آزاد ہو گیا۔ اس کی نگاہوں کے تیور بھی بدلنے لگے۔ میں نے پلٹ کر درخشاں کی سمت ایک نظر ڈالی۔ وہ اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ میری نگاہوں کے سامنے موجود تھی۔ اس کی سحر انگیز آنکھوں کی مقناطیسی کشش مجھے اپنی طرف کھینچنے لگی۔ میں نے اپنے ارادوں کی تکمیل کی خاطر قدم بڑھایا لیکن ٹھٹک کر رک گیا۔ اوریگا کی ٹھوس اور بھاری آواز میری قوتِ سماعت سے ٹکرائی۔

”جمال اصغر! میں حسبِ وعدہ تمہاری امانت واپس لوٹانے آگیا ہوں۔“

”میں مقدس اوریگا کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔“ میں نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں کے زاویے تبدیل ہو چکے تھے۔ چہرے پر فطری کرختگی کے اظہار کے طور پر جو سلوٹیں نمایاں ہوئی تھیں وہ بتدریج ختم ہو رہی تھیں۔

”کیا میں یقین کر لوں کہ تم اب وسوسوں کی قید سے چھٹکارا حاصل کر چکے ہو؟“ وہ شاہانہ وقار سے بولا۔

”درخشاں کا حصول میری زندگی کی سب سے نمایاں کامیابی ہے۔ میں اس وقت بے حد مسرور ہوں لیکن کچھ سوالات ایسے ہیں جو میرے ذہن میں بدستور باقی ہیں۔“ میں نے سنجیدگی سے کہا۔ ”کیا مقدس اوریگا میری الجھنوں کو دور کر سکتا ہے؟“

”جو آنکھیں پوری کائنات پر محیط ہوں وہ دلوں کی گہرائیوں میں بھی جھانک سکتی ہیں۔ میں جانتا ہوں تمہاری پریشانی کا سبب کیا ہے۔“

”کیا یہ پریشانیاں دور کرنے میں تمہاری عقل و دانش میری معاونت نہیں کرے گی؟“

”تمہیں جس گوہرِ نایاب کی تلاش تھی وہ مل گیا۔ قناعت کرنے والے تفکرات اور الجھنوں سے دور رہتے ہیں۔“

”میں اس کے باوجود اصرار کروں گا کہ مجھے مطمئن کیا جائے۔“ میں نے ضد کی۔

”تمہیں جینی یقیناً یاد ہوگی؟“ اس کے ہونٹوں پر ایک معنی خیز تبسم اُبھر آیا۔ ”شاید اس نے تمہیں باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ تم اوریگا کے مقابلے میں زیادہ پُراسرار قوتوں کے مالک ہو؟“

”ہاں، جینی نے یہی کہا تھا۔“ میں نے اسے ٹٹولنے کی خاطر اُلجھانے کی کوشش کی۔ ”بساط کی چالوں پر تمہاری نظر زیادہ تیز تیز گردش کرنے کی عادی دکھائی دیتی ہے۔ کیا تم جینی کی بات کی تردید کرو گے؟“

”وقت نے تمہاری زبان کو آزاد کر دیا ہے لیکن ابھی تم الفاظ کی ترتیب سے ناواقف ہو۔“ اس کے لہجے میں طنز تھا۔ ”بلندیوں کا مفہوم سب سمجھتے ہیں مگر وہ لاکھوں میں چند ہوتے ہیں جو اسے حاصل بھی کر لیتے ہیں۔“

”تم میرا شمار کس قطار میں کرو گے؟“ میں نے تیکھے انداز میں دریافت کیا۔ ”وہ جو ابھی تک تلاش میں سرگرداں ہیں یا وہ.....“

”بلندیوں پر پرواز کرنے کی خاطر بڑی مشق، بڑی کٹھن ریاضتوں کی ضرورت ہوتی ہے جمال اصغر!“ اس نے سپاٹ آواز میں جواب دیا۔ ”تم خوش نصیب ہو جو قسمت کی دیوی تم پر مہربان ہو گئی لیکن ابھی تمہیں کندن بننے کے لیے آگ کے شعلوں سے گزرنا ہوگا۔ داؤ پیچ سیکھنے کی خاطر اکھاڑے میں اترنا ہوگا۔ جیتنے کے لیے بڑے بڑے سورماؤں کو بھی پہلے ہار کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔“

”کچھ داؤ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا کوئی توڑ نہیں ہوتا۔“ میں نے انگشتری والا ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے معنی خیز انداز میں کہا۔ ”تمہارا کیا خیال ہے؟“

”تم جسے تریاق سمجھ رہے ہو میں اُسے اندھے کی لاٹھی کہوں گا۔“ اوریگا نے بڑی حسرت بھری نگاہوں سے لکڑی کی انگوٹھی کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ”جہاں تک میری نگاہیں نہ جا سکتی ہوں وہاں تک پہنچنے کے لیے تمہیں صدیاں درکار ہوں گی۔“

”مجھے یقین تھا، تمہاری آنکھیں اتنی بلندی تک پرواز نہیں کر سکیں گی۔“ میں نے اس کی بے بسی کا مذاق اڑانے کی کوشش کی تو اس کے تیور ایک لمحے کو خطرناک ہو گئے لیکن اس نے فوراً ہی خود پر قابو پا لیا۔

”میں تمہاری بات کی تردید نہیں کروں گا۔ میں نے کئی بار اُڑنے کی کوشش کی لیکن میری قوتِ پرواز جواب دے گئی۔“ وہ مسکرا کر بولا۔

”گویا تم اپنی شکست تسلیم کر رہے ہو؟“

”میں نے کہا نا، وقت نے تمہاری زبان کو بے لگام کر دیا ہے مگر تم الفاظ کی ترتیب سے ناواقف ہو۔“ وہ مجھے گھورتے ہوئے بولا۔ ”شکست تسلیم کرنے اور تھک کر بیٹھ جانے میں بڑا فرق ہے۔ غور سے میرے بڑھاپے پر ایک نظر ڈالو مجھے بتاؤ، کیا تم میری عمر کا تخمینہ لگا سکتے ہو؟“

”زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو سال۔“ میں نے یوں ہی ہوا میں تیر چھوڑا۔

”ابھی تم طفلِ مکتب ہو جمال اصغر!“ وہ مسکرا دیا پھر یکلخت سنجیدگی سے بولا۔ ”کیا تم یقین کرو گے کہ میری عمر ڈیڑھ ہزار سال سے

بھی زیادہ ہے۔"

"شکرہ بظاہر ایک اونگھتا ہوا پرندہ نظر آتا ہے لیکن جب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے تو اس کی عمر یا قوت کا تعین نہیں کرتا۔ پل بھر میں دبوچ کر بے بس کر دیتا ہے۔" میں نے الفاظ چباتے ہوئے کہا۔ "شکرے کی پرواز بھی بہت بلند ہوتی ہے۔ خطرے کی بو پا کر بجلی کی مانند لپکتا ہے اور......"

"میرے پاس وقت بہت کم ہے۔" اس نے پُروقار انداز میں ہاتھ اٹھا کر مجھے ٹوکتے ہوئے کہا۔ "تم کو وقت نے بولنا ضرور سکھا دیا ہے لیکن ابھی کتر بیونت کے فن میں مہارت حاصل کرنے میں تمہیں خاصا وقت لگے گا۔"

جیکب اور کیلاش میری باتوں سے اکتانے لگے۔ شاید میری باتیں ان کی سمجھ سے بالاتر تھیں لیکن درخشاں ہماری باتیں نہایت غور اور دلچسپی سے سن رہی تھی۔ میں اودریگا کی بات کا جواب دینا چاہتا تھا، مگر جیکب درمیان میں بول اٹھا۔

"مقدس اودریگا! تم دیوتاؤں کے دیوتا ہو۔ میں تمہاری قوت کا ناقابلِ یقین کارنامہ بھی اپنی گنہگار آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں لیکن تمہارا ایک عمل تمہاری شخصیت کی نفی کرتا ہے۔ تم نے......"

"میں نے تمہیں فادر جیکب! ساوری کو ان عظیم قوتوں نے موت سے ہمکنار کر دیا جو اپنا راز دوسروں پر عیاں نہیں کرنا چاہتیں۔" اودریگا نے تیزی سے جواب دیا تو میں بھی ششدر رہ گیا۔

"کیا تم ان قوتوں سے واقف ہو؟" کیلاش نے دریافت کیا۔

"وہ سب اودریگا کی غلام ہیں۔" وہ شاہانہ انداز میں بولا۔ "ہر لمحہ اودریگا کی پلکوں کی جنبش پر نگاہ رکھتی ہیں۔ وہ لازوال قوتیں ہیں میرے دوست! لیکن تم..... تم ان کی بے پناہ طاقت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔"

"گویا تم ہمیں اپنی بے پناہ قوتوں سے مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔" جیکب نہایت معصومیت سے بولا۔ "کیا یہ بات تمہارے شایانِ شان تھی کہ تمہاری پلکوں کی جنبش نے مسیح کی ایک پیروکار کو موت کی ابدی نیند سلا دیا تھا؟"

"مجھے افسوس ہے میرے محترم دوست! لیکن ساوری نے اپنی حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش کی تھی۔"

"درخشاں! میری زندگی۔" میں نے اودریگا کو نظر انداز کر کے درخشاں کو مخاطب کیا۔ "کیا تم اپنے جمال کو نہیں بتاؤ گی کہ جے سیکا نقوش اور آدم یا کے کیا معنی ہیں؟"

جواب میں درخشاں نے حیرت سے اودریگا کی سمت دیکھا پھر مجھے خالی خالی نظروں سے گھورنے لگی۔ اس کے انداز میں بے بسی محسوس کر کے میں تڑپ اٹھا۔ درخشاں کی نیلگوں آنکھوں میں حسرتیں مچل رہی تھیں۔ شاید وہ بھی مجھے جواب دینے سے گریز کر رہی تھی۔ اودریگا کی دہشت نے غالباً اسے بھی خوفزدہ کر رکھا تھا۔

"نہیں جمال اصغر! تم غلط نتیجہ اخذ کر رہے ہو۔" اودریگا نے میری سوچ کو پل بھر میں پڑھتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "درخشاں کے بارے میں اتنی جلدی اپنے دل و دماغ میں شکوک اور شبہات کو کوئی جگہ مت دو۔ وہ تمہاری زندگی ہے تمہاری کسی بات سے انکار نہیں کر سکتی اسی لیے میں نے تمہیں زمین دوز تہہ خانوں میں خاموش رہنے کی تاکید کی تھی۔ تم سے ایک رات کی مہلت طلب کی تھی۔ مجھے اپنے ارادوں میں ناکامی نہیں ہوئی۔ میں جو چاہتا تھا وہ پورا ہو گیا۔"

"تم.... تم کیا چاہتے تھے؟" میں نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

"میں تمہاری درخشاں کو گونگا اور بہرہ کرنا چاہتا تھا۔"

"نہیں۔" میں چیخ اٹھا۔ میں نے درخشاں کی سمت دیکھا، وہ بے بسی کے عالم میں گم صم کھڑی پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ہماری حرکتوں، ہمارے چہروں کے تاثرات کو یوں پلکیں جھپکا جھپکا کر معصومیت سے دیکھ رہی تھی جیسے اُن کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔ میری رگوں میں خون کی گردش تیز ہو گئی۔ میں نے نگاہوں کا زاویہ تبدیل کیا اور اودریگا کو گھورنے لگا۔

"پریشان مت ہو میرے بچے!" اودریگا نے خلافِ توقع بزرگانہ شفقت کا اظہار کیا۔ "تمہاری درخشاں اس وقت جس کیفیت سے دوچار ہے وہ محض عارضی اور وقتی ہے۔ میرے مرنے کے بعد اس کی قوتِ گویائی اور سماعت واپس لوٹ آئے گی۔"

"اور تم....؟"

"کیا جیکسن نے تمہیں ہنگارو کے حوالے سے نہیں بتایا کہ میری زندگی کے دن پورے ہو چکے ہیں۔" اس نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "میں جانتا ہوں میرے بچے! تمہارے ذہن ابھی کچے ہیں۔ تمہاری تہذیب نے ابھی اتنی ترقی نہیں کی کہ وہ اودریگا کی بلندیوں کو چھو سکے تمہاری جگہ میں ہوتا تو شاید میرے احساسات اور جذبات بھی وہی ہوتے جو اس وقت تمہارے ہیں۔ یہی جذبات تو ہیں جو انسان کو غلط راستے پر لگا دیتے ہیں۔ ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرو اگر مجھے تمہاری امانت کی حفاظت منظور نہ ہوتی تو میں اپنے علم کے زور سے اتنے عرصے اس کے جسم اور روح کی حفاظت کیوں کرتا؟ تم ساوری کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو۔ کیا میں تمہاری امانت کو بھی برباد نہیں کر سکتا تھا؟"

اودریگا کے لہجے میں تلوار کی کاٹ تھی، میں خجل ہو گیا

"مقدس اودریگا!" جیکب نے اپنے سینے پر صلیب کا نشان بناتے ہوئے کہا۔ "کیا تم موت پر قابو پا سکتے ہو؟"

"کچھ دیر انتظار کرو فادر جیکب! میں تمہیں بتاؤں گا کہ اودریگا کس قوت کا نام ہے۔"

"کیا.... تم درخشاں کے جسم اور روح کو......"

"میں جانتا ہوں، تم میری باتوں پر یقین نہیں کرو گے اس لیے کہ تمہاری سائنس ابھی ہزاروں سال پیچھے ہے۔ وہ باتیں جو تمہاری سمجھ سے بالاتر ہوں تم انہیں شعبدہ بازی یا فریبِ نظر تصور کرتے ہو۔ کچھ دنوں بعد تمہیں میرا وجود بھی ایک واہمہ محسوس ہوگا لیکن اس میں تمہاری غلطی نہیں، تمہارا علم ابھی ترقی پذیر ہے۔ تم دلوں کے سربستہ راز نہیں پڑھ سکتے تو ان علوم اور لازوال قوتوں کو کیا سمجھو گے جو مجھے حاصل ہیں۔ تمہارے دانشور اور ان کے محدود ذہن میری عقل و دانش کی ایک معمولی کرن بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر تم نے شعور کی بلندیوں کو تسخیر کر لیا ہوتا تو مجھ تک پہنچنے کی خاطر اتنا طویل اور پریشان کن بحری سفر کبھی نہ اختیار کرتے۔"

"کیا یہاں تک پہنچنے کا کوئی مختصر راستہ بھی ہے؟" کیلاش نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"نہیں۔" اوریگا ٹھوس آواز میں بولا۔ "بہتر ہوتا اگر ہماری طرح تم بھی اپنے جسم چھوڑ کر خلا میں سفر کرتے ہوئے یہاں آجاتے۔"

"کیا مطلب؟" جیکب چونکا۔ "کیا جسم کے بغیر فضا میں سفر کرنا ممکن ہے؟"

"ہاں، وہ جو روحانی طور پر بہت بلند ہوں وہ جسم کے بغیر بھی ہزاروں میل کی مسافت پل بھر میں طے کر لیتے ہیں۔" اوریگا نے ہمیں گھورتے ہوئے قدرے حقارت سے کہا۔ "یہ وصف آج سے ہزاروں سال پہلے کے انسانوں میں موجود تھا۔ اب تم ان باتوں کو کیا کہتے ہو؟"

"میں سمجھ رہا ہوں۔" جیکب نے مدبرانہ انداز میں تائید کی۔ "مذہب سے گمراہی نے ہمیں پستی کی طرف مائل کر دیا ہے۔"

میں خاموشی سے اوریگا کی فلسفیانہ باتیں سنتا رہا مگر مجھے ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ میرا ذہن اس کی باتوں سے الجھ رہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ جب تک وہ زندہ ہے درخشاں گونگی اور بہری رہے گی۔ یہ اگر حقیقت تھی تو میری زندگی کا سب سے بڑا المیہ تھی۔ وہ جو میری زندگی تھی، میری نگاہوں کے سامنے مجسمۂ حسن بنی کھڑی تھی لیکن ہم ایک دوسرے سے گفتگو کرنے سے قاصر تھے۔ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات سمجھنے سے قاصر تھے۔

مجھے اوریگا کی علمی قابلیت یا روحانی برتری سے بھلا کیا لگاؤ ہو سکتا تھا۔ مجھے تو صرف اس کی موت کا انتظار تھا جس کے بعد درخشاں کی قوتِ گویائی اور سماعت اسے واپس مل سکتی تھی۔

"جمال اصغر! میرے بچے! تم جو کچھ سوچ رہے ہو اسے کیا نام دو گے؟ خود غرضی؟ مطلب پرستی یا کچھ اور؟"

"تم اگر دلوں کا حال پڑھ سکتے ہو تو جذبات میں اٹھنے والے طوفانوں کا اندازہ بھی لگا سکتے ہو۔" میں نے صاف گوئی سے کہا۔

"تم مجھ سے شاکی ہو اس لیے کہ میں نے تمہاری درخشاں کو بولنے اور سننے کی قوت سے محروم کر دیا ہے۔"

"میری جگہ تم ہوتے تو تمہارا ردِ عمل کیا مجھ سے مختلف ہوتا؟"

"میں یقین کے ساتھ تمہارے سوال کا جواب نہیں دے سکتا، لیکن میں تم سے اس کی وجہ ضرور دریافت کرتا اس لیے کہ ہر عمل کا ایک ردِ عمل ہوتا ہے۔ کوئی عمل بلا سبب نہیں ہوتا۔ کوئی نہ کوئی محرک ضرور ہوتا ہے۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میرا خیال تھا کہ وہ خوبصورت الفاظ سے کھیل رہا تھا۔

"نہیں، نہیں، نہیں۔" اوریگا میری سوچ پڑھ کر تلملا اٹھا۔ غصے کی شدت سے اپنے ہونٹ لہولہان کرنے لگا۔ کچھ دیر تک وہ جنون کی کیفیت سے دوچار رہا۔ پھر خود پر قابو پاتے ہوئے بولا ــ

"جمال اصغر! مجھے تمہاری درخشاں اور تمہارا مستقبل عزیز نہ ہوتا تو جانتے ہو کیا ہوتا؟ تمہارا نصف جہاز تمہیں اور تمہارے ساز و سامان کو لے کر اور فینا کے ساحل پر کبھی نہ آتا۔ سمندر کے ہولناک طوفان تمہیں بھی ندر کر جہنم رسید کر سکتے تھے۔"

"اوریگا!" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔ "کیا یہ غلط ہے کہ تمہاری ان مہربانیوں کے پیچھے تمہاری اپنی بھی کوئی خواہش کارفرما ہے؟"

"ہاں، اب تم نے ایک فائدے کی بات کہی ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں مرنے سے پیشتر کسی کو اپنی تمام قوتیں سونپنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میری نظریں کرۂ ارض پر اپنے کسی جانشین کو تلاش کر رہی تھیں کہ تم اور درخشاں میری نگاہوں میں آگئے۔ میں نے تمہاری درخشاں کا انتخاب کر لیا اور پھر تمہارے وہ دشمن کامیاب ہو گئے جو ایک عرصے سے درپے آزار تھے..."

"تو کیا... وہ تم تھے جس نے میرے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر دیے تھے؟" میں نے اوریگا کو حقارت سے گھورا۔ میری نگاہوں میں خون اتر آیا۔ میں نے درخشاں کی سمت دیکھا۔ وہ بدستور معصوم صورت بنائے خاموش کھڑی ہمارے چہروں کو دیکھ رہی تھی۔

"جو کچھ تمہاری درخشاں کے ساتھ ہوا وہ میری نظروں کا ایک اشارہ تھا۔" اوریگا نے پُرسکون لہجے میں جواب دیا۔ "اس کے بعد وہ الفاظ جو مرتے وقت درخشاں کی زبان سے ادا ہوئے وہ بھی میری لامحدود قوت کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ تھا۔ میں نے ہی ایما پر اس نے تم سے وعدہ لیا تھا کہ تم اسے پانے کے لیے ایک طویل سفر کرو گے اور اس سفر کے دوران جو واقعات اور حادثات پیش آتے رہے کیا تم ان کی تفصیل بھی سننا پسند کرو گے؟"

"ربِ عظیم کی قسم، تمہاری باتیں میری کھوپڑی میں نہیں سما رہی ہیں۔" جیکب نے مدھم آواز میں کہا۔

"کیا تم درخشاں کے جسم کو یہاں اٹھا لائے تھے؟" گیلاش نے پوچھا پھر کچھ الجھتے ہوئے بولا۔ "لیکن شریر کو چھو منتر کر دینا....."

"سب کچھ تمہاری نگاہوں کے سامنے ہے، تم چاہو تو اُسے ایک خواب سمجھ لو۔" اودریگا ہماری بوکھلاہٹ پر مسکرایا پھر مجھے مخاطب کر کے سنجیدگی سے بولا۔ "جمال اصغر! میں نے تمہاری درخشاں کو اپنی تمام قوتیں سونپ دی ہیں۔ میرے مرنے کے بعد وہ لازوال قوتوں کی مالک ہوگی۔ پھر تم دونوں ناقابلِ تسخیر بن جاؤ گے۔"

"کیا اس منحوس جزیرے سے ہماری زندہ واپسی بھی ممکن ہو گی؟" جیکب نے پوچھ لیا۔

"ہاں، تم بہت جلد یہاں سے واپس لوٹ جاؤ گے۔"

"اودریگا!" گیلاش نے کہا۔ "کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ....."

"نہیں میرے دوست! ابھی تم ان تین الفاظ کے معنی نہیں سمجھ سکو گے جو سادھو کی موت کا سبب بنے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ کبھی چمپکا، مقلوش اور آرم با کے بارے میں جان جاؤ۔ لیکن جس نے بھی تمہیں یہ راز بتانے کی کوشش کی وہ موت کے چنگل سے خود کو نہیں بچا سکے گا۔"

"کیا درخشاں کو بھی اس کا مطلب معلوم نہیں؟" میں نے جلدی سے پوچھا۔

"وہ شعوری طور پر ہر بات سے بے خبر ہے۔" اودریگا نے آسمان کی سمت دیکھا پھر تھوڑے توقف سے بولا۔ "میری بات غور سے سنو۔ میں نے درخشاں کا ماضی اس کے ذہن سے کھرچ کر نکال دیا ہے۔ نہیں، درمیان میں مت بولو۔ میرے پاس وقت کم ہے۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے ذہن نشین کرتے جاؤ۔ درخشاں صرف تمہیں اور تمہارے ان دونوں دوستوں کو جانتی ہے لیکن وہ ماضی کے بارے میں سب کچھ بھول چکی ہے۔ تمہیں وقت اور موقع کے ساتھ ساتھ اسے ماحول اور حالات سے روشناس کرانا ہوگا۔ ایک خاص بات کا خیال رکھنا۔ درخشاں پہلے بھی تمہاری تھی اور اب بھی تمہاری ہے لیکن....."

"لیکن کیا؟" اودریگا خاموش ہوا تو میں نے بے صبری سے پوچھا۔ "تم کچھ کہتے کہتے رُک کیوں گئے؟"

"مجھے افسوس ہے میرے بچے! اگر ایسا نہ ہوتا تو تمہاری درخشاں موت کی ابدی نیند سو جاتی۔ میرے خواب ادھورے رہ جاتے۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھ سکا؟"

"درخشاں کی رُوح پر ہمیشہ میرا تسلط رہے گا اور اسی لیے تمہاری نسل میں اضافے کے تمام امکانات ختم ہو چکے ہیں۔"

میں نے اودریگا کو گھور کر دیکھا۔ اس کی آواز میں ہلکی ہلکی لکنت پیدا ہو رہی تھی۔ بار بار وہ یوں ڈگمگانے لگتا جیسے قدموں پر اپنا بوجھ سنبھالنے میں اسے دشواری پیش آ رہی ہو۔ گیلاش بھی اس کی کیفیت کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔

"اودریگا!" میں نے کچھ سوچ کر جلدی سے پوچھا۔ "کیا درخشاں اس زبان سے واقف ہے جس میں تم نے اسے مقبرے میں بیدار کرتے وقت مخاطب کیا تھا؟"

"وہ..... دنیا کی..... تت..... تمام زبانوں پر..... عبور رکھتی ہے..... تم..... میں نے سب کچھ اس کے..... لاشعور میں محفوظ..... کر دیا ہے..... لل لیکن..... تم..... تم اسے کچھ بتانے کی..... کوشش نہیں کرو گے..... وہ اودریگا کا..... خ..... خواب ہے..... دنیا کی کوئی طاقت..... درخشاں کو زیر نہیں کر سکتی..... تم..... میں نے اسے دیوتاؤں کا وہ..... خاص مشروب پلا دیا ہے..... جو..... اسے زندہ رکھے گا..... اور..... اُس کا حسن بھی سدا برقرار رہے گا۔"

اودریگا کا وجود اس کے قدموں پر لرزنے لگا۔ میں نے درخشاں کی سمت دیکھا۔ اس نے اپنی آنکھیں موند رکھی تھیں۔ شاید اودریگا کی قوتوں نے وقتی طور پر اُسے آنکھیں بند رکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ مگر کیوں؟ میں پوچھنا چاہتا تھا لیکن اسی وقت اودریگا زمین پر چت لیٹ گیا۔ اپنے ہاتھ سمیٹتے ہوئے اس نے بڑی نقاہت سے جیکب کو مخاطب کیا۔

"فادر جیکب! اب تم..... اپنی نگاہوں سے دیکھو گے۔ اودریگا کو اپنی موت پر بھی..... اختیار ہے..... لیکن تم..... تم لوگ جو کچھ دیکھو گے..... اس کا تذکرہ میرے لوگوں سے..... نہیں کرو گے۔" پھر اودریگا نے ہماری جانب باری باری دیکھا اس کے بعد اس نے آسمان کی سمت نظر اٹھا کر تین بار بڑی عقیدت سے 'یاہو گاما'، 'یاہو گاما' کہا پھر آنکھیں بند کر لیں۔

ہم خاموش کھڑے پلکیں جھپکائے بغیر اودریگا کو دیکھ رہے تھے۔ اس کے آنکھیں بند کرتے ہی ہماری نگاہوں نے جو منظر دیکھا وہ عقلِ سلیم تسلیم نہیں کر سکتی۔

اودریگا کا جسم تیزی سے اکڑنے لگا پھر یوں لگا جیسے اس کے جسم کا گوشت اور ہڈیاں بھربھری مٹی میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ جگہ جگہ دراڑیں سی پیدا ہونے لگیں۔ اس کے بعد ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور اودریگا کے وجود کو مٹی کے ذرات کی شکل میں سمیٹ کر بگولوں کی طرح تیزی سے چکراتا ہوا نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

ہم پر سکتہ طاری ہو گیا پھر میں اسی وقت چونکا جب درخشاں جمال کہتے ہوئے بے ساختہ میری طرف لپکی۔

میری اس داستانِ الم ناک کو پڑھنے والے ممکن ہے ان واقعات پر یقین نہ کریں جو میں پچھلے صفحات میں بیان کر چکا ہوں۔ کچھ قارئین ایسے بھی ہوں گے جو میری آپ بیتی کو محض میرے ذہن کی تخلیق تصور کریں گے لیکن میں یہی کہوں گا کہ میں نے بڑی دیانتداری سے اپنے مشاہدات قلمبند کیے ہیں۔ میں یہاں یہ بھی تسلیم کروں گا کہ کہیں کہیں میں

نے حقیقت کے اظہار میں مبالغہ آرائی کی ہلکی سی چاشنی بھی شامل کر دی ہے لیکن یہ آمیزش آٹے میں نمک سے زیادہ نہیں۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو شاید میری کہانی بے انتہا خشک اور بے مزہ ہو جاتی۔

قارئین کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ زمین عجائبات کا ایک مجموعہ ہے۔ کائنات کے لاکھوں سربستہ راز ایسے ہوں گے جو ابھی تک انسانی دسترس سے دور اور نگاہوں سے پوشیدہ ہوں گے۔ کل تک ہمارے لیے جو باتیں ناقابلِ فہم اور لغو تھیں آج وہ باتیں حقیقت کے رُوپ میں ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ خلا کی تسخیر اور انسانی تصویر کا برقی لہروں کے ذریعے ہزاروں میل دور تک سفر، کل لوگ ان باتوں کو مذاق سمجھتے تھے لیکن سائنس کی ترقی نے آج ان باتوں کو ممکن بنا دیا ہے۔ آج جو چیزیں محض کاغذات تک محدود ہیں اور عوام ان کے بارے میں سُن کر انہیں مضحکہ خیز قرار دیتے ہیں کیا عجب کہ وہ کل حقیقت بن جائیں۔

بہرحال درخشاں کو پا لینے کے بعد سادھو کی موت کا غم میرے دل و دماغ سے چھٹ گیا۔ یوں بھی وہ میری کوئی عزیز یا رشتے دار نہیں تھی۔ وقت اور حالات نے اُسے ہمارا ہمسفر ضرور بنا دیا تھا۔ مجھے انکار نہیں کہ اس نے ہماری زندگی بچانے کے لیے ہماری مدد بھی کی لیکن وہ جن حالات سے دوچار ہو کر موت کے جنگل میں جا پھنسی تھی، اس سے نجات دلانا ہمارے اختیار کی بات نہیں تھی۔ میری طرح کیلاش اور جیکب کو بھی ایک ساتھی کے بچھڑ جانے کا صدمہ ضرور تھا لیکن درخشاں کے حصول نے ہمارے ذہنوں کی تکان کو بڑی حد تک دور کر دیا تھا۔

اوریگا نے جس پُراسرار اور ناقابلِ یقین انداز میں آسمان کی جانب سفر کیا اس نے ہماری عقل گنگ کر دی تھی۔ مٹی کے وہ ذرات ابھی تک ہمارے ذہنوں میں چکرا رہے تھے لیکن درخشاں کی مانوس آواز نے ہم سب کو اس کی جانب متوجہ کر دیا۔ کیلاش جو بنیادی طور پر ایک سرجن تھا اور میڈیکل سائنس میں خاصی سوجھ بوجھ کا مالک تھا، درخشاں کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ شاید اُسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ جو ایک طویل عرصے بعد جُدائی کی شدتوں کو وصال کے رنگ سے ہم آہنگ کر رہی تھی، وہ میری درخشاں ہی تھی۔

جیکب بھی احمقوں کی طرح دیدے نچا نچا کر درخشاں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ پادری تھا، آواگون کے عقیدے پر اُسے مطلق یقین نہیں تھا۔ سفر کے دوران اُس نے اکثر مجھ سے کہا تھا کہ میں جس راستے پر آگے بڑھ رہا ہوں وہ خوابوں کی وادی کی طرف جاتا ہے۔ میری درخشاں مجھے داغِ مفارقت دے چکی ہے۔ مجھے اسے بھول جانا چاہیے۔ خود میں بھی ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان باتوں کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھا۔ وہ سفر میں نے محض درخشاں کی رُوح کی تسکین اور ماحول سے وقتی فرار کی خاطر اختیار کیا تھا لیکن میں اس حقیقت کو کیسے جھٹلا دیتا جو اپنے وجود کی مہک سے مجھے سرشار کر رہی تھی۔

وہ میری درخشاں تھی، میں اُسے تسلیم کرنے سے کیسے انکار کر دیتا؟

ہم ایک دوسرے کو دل کی دھڑکنوں کی زبانی جُدائی کی دردناک داستان سناتے رہے۔ وہ اس طرح مجھے جکڑے ہوئے تھی جیسے موت کے آخری لمحوں تک ایک پل کو بھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہوگی۔ خود میرا حال بھی یہی تھا۔ میرے اختیار میں ہوتا تو فضا کی رفتار کو اسی ایک نکتے پر روک دیتا اور وصال کی ان گھڑیوں کو ابدی سکون میں بدل دیتا لیکن جیکب کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ وہ سرگوشی کے عالم میں کیلاش سے مخاطب تھا۔

"کیلاش! کیا تم یہ سب کچھ دیکھ رہے ہو؟"

"ہاں، ہم جو دیکھ رہے ہیں وہ خواب نہیں حقیقت ہے لیکن....."

"لیکن کیا؟"

"کیا ہماری آنکھیں جو دیکھ رہی ہیں ہم اس پر اعتبار کر سکتے ہیں؟"

"اوریگا کا وجود بھی ہمارے لیے حیرت انگیز تھا۔" جیکب نے کہا۔ "ربِ عظیم کی قسم، مجھے اب بھی شبہ ہے کہ ہم کھلی آنکھوں سے درخشاں بھابی کو دوبارہ زندہ دیکھ رہے ہیں۔ ممکن ہے اوریگا کی پُراسرار قوتوں نے ہمیں کسی سحر میں مبتلا کر دیا ہو۔"

"ہمیں وقت کا انتظار کرنا ہوگا۔ حقیقت کیا ہے یہ راز جلد ہی کھل جائے گا۔"

میرا خیال تھا کہ درخشاں جیکب اور کیلاش کی گفتگو نہیں سُن رہی ہوگی۔ میں اس کے جذبات کی شدتوں کو اپنے دل میں محسوس کر رہا تھا۔ میں نے درخشاں کے کان میں آہستہ سے کہا۔

"خود کو سنبھالو میری زندگی! کچھ آنکھیں ہمارے پیار کو نظر لگا رہی ہیں۔"

"ان آنکھوں کو پھوڑ دو جمال!" وہ نشے سے سرشار لہجے میں گنگنائی۔ "میں نے تمہیں بڑی آزمائشوں کے بعد پایا ہے۔ وقت ظالم ہوتا ہے اس پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔"

"درخشاں! ذرا دیکھو تو سہی یہ دونوں....." میں جیکب اور کیلاش کا نام لیتے لیتے یکلخت سنبھل گیا۔ اوریگا نے مجھے تاکید کی تھی کہ میں خود سے اسے بیتی ہوئی باتیں یاد دلانے کی کوشش نہ کروں۔ میں نے جلدی سے جملے کی ساخت کو بدل دیا۔ "دیکھو تو سہی، یہ کون لوگ ہیں؟"

"ہمارے دشمن ہوں گے جو ہمیں پھر ایک دوسرے سے جُدا کرنا چاہتے ہوں گے لیکن اب یہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔" اُس نے سرسراتی آواز میں کہا۔ "تمہاری درخشاں اب قیامت تک تمہارے ساتھ رہے گی۔"

"گھبراؤ نہیں میری رُوح! اب ہمارے دشمن ہمیں زیر نہیں

کرسکیں گے۔"

"پھر، وہ کون ہیں جو ہمیں اور ہماری محبّت کو نظر لگا رہے ہیں؟"

"یہ ہمارے دوست ہیں۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

دوست کے نام پر وہ چونکی۔ پلٹ کر اس نے جیکب اور کیلاش کو دیکھا۔ اس کی نگاہوں میں اجنبیّت کا احساس دیکھ کر میرے دل کو ایک دھچکا لگا۔ اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ میرے ساتھیوں، میرے دیرینہ دوستوں کو نہیں پہچان سکی لیکن درخشاں کی وہ کیفیت زیادہ دیر برقرار نہیں رہی۔ اس کے یاقوتی ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور تبسّم اُبھر آیا۔ اس نے کیلاش کو بغور دیکھتے ہوئے بڑے پیار سے کہا۔

"کیلاش جی! آپ......"

"مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے پہچان لیا ورنہ مجھے اپنی شناخت کے لیے....." کیلاش نے اپنا جملہ نامکمل چھوڑ کر جیکب کی سمت دیکھا تو درخشاں کی نظر بھی اُدھر اُٹھ گئی۔ ایک پل کو وہ سنجیدہ ہو گئی پھر بولی۔

"جیکب بھائی! مجھے آپ سے دوبارہ مل کر بے حد خوشی ہوئی۔"

"ذرہ نوازی ہے آپ کی ورنہ......"

"یہ لنغول بھلا کس کھیت کی مولی ہے۔" کیلاش نے جیکب کا جملہ مکمل کیا۔

"مجھے یاد آگیا۔" درخشاں نے زیرِ لب مسکراتے ہوئے کہا۔ "آپ نے ایک بار جیکب بھائی کو شترِ بے مہار کا نام بھی دیا تھا۔"

"آپ کی یادداشت قابلِ داد ہے۔" کیلاش نے معنی خیز انداز میں جواب دیا۔

"آپ اپنی سنائیے کیلاش جی! آپ نے کسی کو اپنا جیون ساتھی بنایا یا ابھی تک مریضوں ہی میں زندگی گزر رہی ہے؟"

"آپ کا کیا خیال ہے؟"

"مجھے یقین ہے کہ آپ نے ابھی تک شادی نہیں کی۔" درخشاں نے کہا۔ "بقول جیکب بھائی کے آپ ابھی تک لنڈورے سرجن بنے ہوئے ہیں۔"

"یہ ہوئی نا بات۔" جیکب بولا۔

میں حیرت سے درخشاں کو دیکھتا رہا۔ وہ ماضی کی باتوں کو اس طرح دہرا رہی تھی جیسے ابھی کل کی بات ہو۔ اوریگا نے یہی کہا تھا کہ اس نے درخشاں کے لاشعور میں ماضی کو سمو دیا ہے اور مجھے خوشی تھی کہ اس کی یادداشت واپس لوٹ رہی تھی۔ مجھے اوریگا کی کہی ہوئی پُراسرار باتیں یاد آنے لگیں چنانچہ میں نے درخشاں کو آزمانے کے لیے اور دفینا کی زبان میں مخاطب کیا۔ پہلی بار اُس نے مجھے حیرت سے دیکھا پھر تعجب سے بولی۔

"یہ..... یہ تم کون سی زبان بول رہے ہو؟"

میں نے اسے بغور دیکھا، اوریگا نے کہا تھا کہ درخشاں دنیا کی بیشتر زبانوں پر عبور رکھتی ہے۔ اس نے اپنا تمام علم اور قوتوں کے تمام خزانے درخشاں کے سینے میں اتار دیے تھے لیکن درخشاں کے چہرے کی معصومیّت بتا رہی تھی کہ اوریگا نے جو کہا تھا وہ جھوٹ تھا۔ میں بڑی سنجیدگی سے سوچنے لگا۔ اوریگا نے اتنا بڑا جھوٹ کیوں بولا؟

"تم کیا سوچ رہے ہو؟" درخشاں نے دوبارہ مجھے مخاطب کیا۔ "مجھے بتاؤ جمال! ابھی تم کیا کہہ رہے تھے؟"

"یہ آپ پر اپنی قابلیت کا سکّہ جمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔" جیکب نے بھونڈے انداز میں بات بنانے کی کوشش کی۔

"بھابی! کیا آپ وشواس کر سکتی ہیں کہ انسان اپنا نشتر چھوڑ کر کہیں جا سکتا ہے؟" کیلاش نے سنجیدگی سے سوال کیا تو درخشاں گڑبڑا گئی۔

"کیلاش جی! یہ..... یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟" درخشاں نے حیرت سے کہا پھر چونک کر ماحول پر ایک نگاہ ڈالتے ہوئے بولی۔ "یہ..... یہ ہم لوگ کہاں ہیں؟ کیا یہ بھی ہماری جاگیر کا کوئی حصّہ ہے؟"

میں اور کیلاش ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگے۔

"جیکب بھائی! آپ بتائیے، ہم یہاں کیسے آ گئے اور ہماری سلویا بھابی..... لل..... لیکن شاید وہ....." درخشاں کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گئی پھر معذرت طلب لہجے میں بولی۔ "میں معافی چاہتی ہوں، میں بھول گئی تھی کہ میری سہیلی خدا کو پیاری ہو چکی ہے۔"

"آپ ابھی اس جگہ کے بارے میں دریافت کر رہی تھیں؟" کیلاش نے نہایت سنجیدگی سے درخشاں کو مخاطب کیا تو وہ چونک اٹھی۔ حیرت بھری نظروں سے اطراف کا جائزہ لیتی رہی پھر میری نگاہوں میں نگاہیں ڈال کر معصومیت سے بولی۔

"کیوں جمال! یہ کون سی جگہ ہے؟ ہم یہاں کب آئے؟"

"ڈاکٹروں نے تمہیں آرام کا مشورہ دیا تھا۔" میں نے درخشاں کی ذہنی حالت کو محسوس کرتے ہوئے جلدی سے کہا۔ "تبدیلیٔ آب و ہوا تمہاری صحت کے لیے ضروری تھی اس لیے ہم یہاں آ گئے۔"

"اس مقام کا نام کیا ہے؟ کوئی پہاڑی علاقہ دکھائی دیتا ہے لیکن یہاں آبادی نظر نہیں آ رہی ہے۔" درخشاں نے الجھتے ہوئے کہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنی بھولی بسری یادداشت کو کریدنے کی کوشش کر رہی ہو۔ میں نے اسے باتوں میں بہلانے کی کوشش کی لیکن کیلاش نے مجھے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا پھر درخشاں کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے ٹھوس آواز میں بولا۔

یہ علاقہ بھوری پہاڑیوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور یہاں اودریگا کے سوا کوئی نہیں رہتا۔"

"او.... دی.... گا۔" درخشاں نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔ کیلاش کی جانب دیکھتے ہوئے خوابیدہ لہجے میں بولی۔"ہاں.... ہاں، مجھے یاد آرہا ہے۔ میں اسپتال میں تھی۔ نہیں.... تم نے حویلی کے اندر ہی انتظامات کر لیے تھے۔ میں.... میں ماں بننے والی تھی لیکن میرا کیس بگڑ گیا۔ تم نے ہنگامی طور پر آپریشن کر کے مجھے بچانے کی کوشش کی لیکن.... میں شاید بیہوش ہوگئی تھی۔ پھر.... مجھے ہوش آیا تو وہ..... وہ میرے قریب کھڑا تھا۔ اس نے مجھے اپنا نام اودریگا ہی بتایا تھا۔ وہ طویل القامت بوڑھا جس کے سر اور داڑھی کے بال روئی کے گالے کی طرح سفید اور نرم تھے مجھے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ میں نے انکار کرنے کی کوشش کی، مگر اس کی آنکھوں کی کشش نے میری زبان گنگ کر دی۔ پھر وہ مجھے بچوں کی طرح ہاتھوں میں اٹھا کر فضا میں پرواز کرنے لگا۔ اور.... اور اس کے بعد کیا ہوا.... کیا ہوا تھا اس کے بعد....؟ مم.... میں......"

درخشاں اپنا جملہ مکمل نہ کر سکی۔ اگر میں نے لپک کر اسے ہاتھوں میں نہ سنبھالا ہوتا تو شاید وہ تیورا کر سنگلاخ زمین پر گر گئی ہوتی۔ جیکب نے سہم کر اپنے سینے پر صلیب کا نشان بنانا شروع کر دیا۔ کیلاش نے میرا ہاتھ بٹایا اور درخشاں کو زمین پر لٹا دیا۔ میری حالت دیوانوں جیسی ہو رہی تھی۔ میں نے کیلاش کو گھور کر شکایت آمیز نگاہوں میں دیکھا۔

"میں جانتا ہوں میرے دوست! تم مجھ سے خفا ہو۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔"مجھے شاید اودریگا کا نام نہیں لینا چاہیے تھا لیکن میں نے جو کچھ کیا وہ نفسیاتی طریقۂ علاج ہے۔ میں تصدیق کرنا چاہتا تھا کہ وقت نے ہمیں کن حالات سے دوچار کر رکھا ہے۔"

"اب تمہارا کیا خیال ہے؟" میں نے نفرت سے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔"کیا تمہیں ابھی تک یقین نہیں آیا کہ قدرت نے رحم کھا کر درخشاں کو میری جھولی میں واپس ڈال دیا ہے؟"

"ہمت سے کام لو جمال! ابھی ہمیں اپنی کامیابی کے سلسلے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔"

"یہ.... شاید بیہوشی کی کیفیت سے دوچار ہیں۔" جیکب نے بمشکل کیلاش سے کہا۔"کیا تم انھیں ہوش میں لانے کی کوئی تدبیر اختیار نہیں کرو گے؟"

"نہیں۔" کیلاش نے ٹھوس اور سرد لہجے میں جواب دیا۔"یہ فرض بھی اودریگا کی روح کو ادا کرنا ہوگا۔"

میں نے کیلاش کے جواب پر اسے حقارت بھری نظروں سے گھورا۔ پھر کچھ سوچ کر اپنے ہونٹ سختی سے دانتوں تلے بھینچ لیے۔ درخشاں کے چہرے پر نگاہیں جما دیں جو کھلے آسمان کے نیچے سنگلاخ فرش پر بے سدھ پڑی تھی۔

"جمال! کیا میں پانی لاؤں؟" جیکب نے میری دلجوئی کی خاطر کہا۔"منہ پر پانی کے چھینٹے دینے سے......"

"کیا تم اپنی زبان کچھ دیر کے لیے بند نہیں رکھ سکتے؟" کیلاش نے کرخت آواز میں جیکب کو مخاطب کیا۔

"تم کیسے نامعقول سرجن ہو۔ ایک مریضہ تمہاری نگاہوں کے سامنے بیہوش پڑی ہے اور تم ڈریکولا جیسے انداز میں ہمیں آنکھیں دکھا رہے ہو۔ مقدس باپ اپنا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے اگر درخشاں بھابی کو...."

"کچھ نہیں ہوگا فادر جیکب! کیلاش سپاٹ آواز میں بولا۔"کیا تمہیں یاد نہیں رہا کہ اودریگا نے آسمانوں کی سمت پرواز کرنے سے پیشتر کیا کہا تھا؟ اس نے کہا تھا کہ درخشاں نے دیوتاؤں کا وہ خاص مشروب پی لیا ہے جو اسے زندہ رکھے گا۔"

"کیلاش!" میں نے چونک کر اسے وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔"تم.... کیا کہنا چاہ رہے ہو؟"

"میں اودریگا کی بات کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں جمال!" کیلاش نے میرا شانہ تھپ تھپاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔"میں نے تمہاری درخشاں کو شدید ذہنی جھٹکا پہنچانے کا ایک طریقہ آزمایا ہے، اگر اودریگا کی پُراسرار قوت نے اسے دوبارہ نارمل کر دیا تو میں اسے درخشاں بھابی کی حیثیت سے قبول کر لوں گا۔"

"خدا کی قسم! جو کچھ ہو رہا ہے وہ کم از کم میری سمجھ سے بالاتر ہے۔" جیکب بولا۔

"میں ایک بار پھر تمہیں خاموش رہنے کا نیک مشورہ دوں گا۔" کیلاش نے نرمی سے جیکب سے کہا پھر ہاتھ بڑھا کر درخشاں کی نبض دیکھنے لگا۔ میں خاموش بیٹھا سرجن کیلاش کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیتا رہا۔ درخشاں کی بیہوشی اور کیلاش کی باتوں نے مجھے بری طرح الجھا دیا تھا۔

"کیوں؟" کیلاش نبض کا معائنہ کر چکا تو میں نے قدرے خشک آواز میں دریافت کیا۔"بحیثیت ڈاکٹر کے تمہارا کیا خیال ہے؟"

"دل اور نبض کی رفتار بالکل نارمل ہے اور...."

"کیلاش!" میں نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا۔"تمہیں مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہوگا۔"

"کیا؟"

"اگر میری درخشاں کو ہوش آگیا تو تم آئندہ اس کے بارے میں کوئی شک نہیں کرو گے۔"

"جمال! تم...."

"اگر درخشاں کی جدائی میرا مقدر ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں

کر تم سے کوئی شکوہ نہیں کروں گا۔" میں جذباتی ہو گیا۔ "دوسری صورت میں تم میرے معاملے کے درمیان نہیں آؤ گے۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہی ہو گا۔" کیلاش نے سنجیدگی سے میری بات مان لی۔

جیکب بدستور تصویرِ حیرت بنا درخشاں کو دیکھتا رہا لیکن جب تقریباً آدھے گھنٹے بعد درخشاں نے دوبارہ آنکھیں کھول دیں تو میرے علاوہ جیکب کے چہرے پر بھی خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ کیلاش بدستور سنجیدہ رہا۔

"جمال!" درخشاں نے مجھے دیکھتے ہوئے بڑی معصومیت سے پوچھا۔ "تم مجھے چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟"

"کہیں بھی نہیں۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "ایک پل کے لیے بھی تمہارے قریب سے دور نہیں ہوا۔"

کیلاش نے جیکب کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا پھر چہل قدمی کے انداز میں قدم بڑھاتا ہوا ساحل کی جانب چلا گیا۔ جیکب نے ہونقوں کی طرح منہ کھول کر اس کی تقلید کی تھی۔ پھر جب ہم تنہا رہ گئے تو درخشاں نے بڑی رازداری سے کہا۔

"جمال! تم آئندہ میری خاطر اپنے دوستوں سے کبھی کوئی تکرار نہ کرنا۔"

"درخشاں!" میں چونک سا اٹھا۔ "کیا تم؟..."

"ہاں جمال! میں تم لوگوں کی باتیں سن رہی تھی۔ کیلاش کو قائل کرنے کی خاطر میں نے اپنی بیہوشی کا ناٹک رچایا تھا۔ اگر ایسا نہ کرتی تو تمہارے عزیز دوستوں کو میرے وجود پر کبھی یقین نہ آتا۔"

درخشاں نے مجھے ایسی سحر انگیز نگاہوں سے دیکھا کہ میں ان کی مقناطیسی کشش میں ڈوب کر رہ گیا۔ مسرت کی ایک لہر پوری شدت سے میرے وجود سے ٹکرائی۔

❁

درخشاں کو دوبارہ حاصل کر لینے کے بعد مجھے کسی سود و زیاں کا احساس باقی نہ رہا۔ میں نے اپنے ماضی کو یکسر فراموش کر دینے کی کوشش کی۔ اپنی جاگیر کے بارے میں مجھے اطمینان تھا کہ جب تک دیوان جی کی سانس باقی ہے جاگیر کے معاملات اسی طرح چلتے رہیں گے جس طرح میں انہیں چھوڑ کر آیا تھا۔

رہے میرے عزیز و اقارب تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ کوئی میرا سگا قریبی رشتے دار ایسا نہیں تھا جو میری موت پر بیٹھ کر آنسو بہاتا یا میری خوشیوں پر کسی مسرت کا اظہار کرتا۔ البتہ میری موت پر انہیں خوشی ضرور ہوتی اس لیے کہ میرے بعد وہی میری جائداد کے وارث ہوتے۔ قبلہ والد صاحب کی موت کے بعد بھی میرے انہی سوتیلے بھائی بندوں نے میرے قریب آنے کی کوشش کی تھی۔ میرے لیے کئی لڑکیوں کے رشتے آئے لیکن میں نے ان سب کو رد کر دیا۔ میں جانتا تھا کہ ان رشتوں کے پیچھے لالچ اور خود غرضی کارفرما تھی۔ وہ مجھ سے ناتا جوڑ کر میری جائداد کے حقدار بننا چاہتے تھے لیکن جب میں نے ان سب کی طرف سے منہ پھیر کر درخشاں کو اپنایا تو ان کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی۔

میری شادی کے بعد سانپ کی طرح کنڈلی مارے ہوئے میرے سوتیلے رشتے دار کچھ دنوں تک اپنا سر پٹکتے رہے پھر خاموش ہو گئے لیکن میں جانتا تھا کہ وہ میری موت کے خواہاں ہیں۔ ان کو میری ذات سے نہیں، میری کروڑوں کی جائداد سے پیار تھا۔ وہ مجھ سے بے خبر نہیں تھے۔ میری موت کے انتظار میں گھات لگائے بیٹھے تھے۔

میرے ماضی میں دھرا بھی کیا تھا جس کی سمت میں پلٹ کر دیکھتا۔ ایک درخشاں تھی جو کچھ عرصے کے لیے مجھ سے دور ہو کر دوبارہ مل گئی تھی۔ میری زندگی میں اس کے سوا اور کیا باقی رہ گیا تھا۔ دولت کی مجھے کوئی کمی نہیں تھی۔ میں نے بحری سفر پر روانگی سے پیشتر کیلاش کے مفید اور نیک مشورے پر جاگیر کی دیکھ بھال اور کسی وقتی ضرورت کے پیشِ نظر آٹھ دس لاکھ روپے مقامی بینک میں چھوڑ دیے۔ باقی تمام روپیہ دنیا کے مختلف بینکوں میں منتقل کر دیا جو اب میرے کام آ سکتا تھا۔ میں درخشاں کو لے کر کسی بھی ملک میں نہایت آرام و سکون سے رہ سکتا تھا۔ میں نے سوچا بھی یہی تھا کہ اب اپنی جاگیر کی طرف بھول کر بھی رخ نہ کروں گا۔ صرف اپنے دیرینہ اور وفادار خادم دیوان جی کو اپنی زندگی سے باخبر کر دوں گا لیکن کسی اور کو مطلق یہ اطلاع نہیں ہونے دوں گا کہ میں زندہ ہوں۔

میری جاگیر میں ابھی میری زندگی کے بہت سے دشمن موجود تھے۔ پریم ناتھ جو درخشاں (کاجل) کا باپ تھا اور اس کے ساتھی جنہوں نے میری شادی کو اپنی مذہبی انا کا مسئلہ بنا لیا تھا وہ سب میرے دشمن تھے۔ ایسے بزدل مگر خطرناک دشمن جو یا تو پشت سے وار کرنے کے عادی تھے یا دوست بن کر مجھے زہر کا جام دینے کو ہر لمحہ تیار رہتے تھے۔

غرضیکہ درخشاں کے حصول نے مجھے زندگی کے تمام خساروں سے بے نیاز کر دیا۔ میری زندگی کے بہترین ساتھی میرے دوست جیکب اور کیلاش میرے ساتھ تھے۔ انہوں نے دکھ درد اور پریشانیوں میں میرا ساتھ دیا تھا۔ میں نے طے کر لیا کہ انہیں بھی اپنی خوشیوں میں برابر کا حصے دار بنائے رکھوں گا۔ درخشاں بھی مجھے پا کر بے حد مسرور تھی۔ شاید اس نے بھی اپنے ماضی کو یکسر فراموش کر دیا تھا لیکن اکثر ہنستے ہنستے وہ یوں خاموش ہو کر خلاؤں میں گھورنے لگتی جیسے کسی آنے والے طوفان کا اندازہ لگا رہی ہو یا اپنے گم گشتہ ماضی کو تلاش کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو۔

اوریگا نے مجھ سے یہی کہا تھا کہ اس نے درخشاں کے ماضی کو اس کے شعور سے نکال کر لاشعور میں محفوظ کر دیا ہے۔ شاید وہ اکثر اپنے لاشعور کو کریدنے کی سعی میں شعوری طور پر کچھ دیر کے لیے بالکل گم صم ہو جایا کرتی تھی۔ میرے علاوہ کیلاش نے بھی اس کی خاموشی اور کھوئے کھوئے انداز کو بڑی شدت سے محسوس کیا لیکن یہ کیفیت زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہتی تھی۔ چند لمحوں کے لیے وہ اپنے خیالوں میں محو ہو جاتی مگر پھر فوراً ہی چونک کر دوبارہ ہنسنے بولنے میں یوں مصروف ہو جاتی جیسے اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہو۔

ایک مسلمان ہونے کے ناتے درخشاں کی موت کو میں نے بھی تسلیم کر لیا تھا۔ کیلاش ہندو ہونے کے باوجود آواگون کے عقیدے پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ جیکب خالصتاً مذہبی آدمی تھا، لیکن اس کے باوجود ہم نے درخشاں کے وجود کو قبول کر لیا تھا، اس لیے کہ وہ خود اپنے خواب کی تعبیر بن کر ہماری نگاہوں کے سامنے موجود تھی۔ اس کی صورت شکل، چال ڈھال، عادت و اطوار اور طور طریقے کچھ بھی تو نہیں بدلا تھا جو ہمیں کسی شبہے میں مبتلا کرنے کی خاطر ہمارے شکوک کو تقویت دیتا۔ میرا خیال تھا جیکب درخشاں کو زندہ قبول کرنے میں سب سے زیادہ پس و پیش کرے گا لیکن میرے اندازے کے برخلاف اس نے سب سے پہلے درخشاں کے وجود کو قبول کر لیا اور بہت جلد اس سے گھل مل گیا۔ بظاہر کیلاش نے بھی اپنے انداز میں کوئی ایسی نمایاں تبدیلی نہیں پیدا کی جو میں اس کے بارے میں کچھ سوچتا لیکن میں نے یہ بات اکثر محسوس کی کہ درخشاں کی طرح کیلاش بھی کبھی کبھی نہ جانے کن خیالوں میں غرق ہو جایا کرتا تھا۔ میں اسے ہمیشہ فطری عمل سمجھ کر فراموش کر جاتا۔

درخشاں کے مل جانے کے بعد ہماری جدوجہد میں وقتی طور پر ایک ٹھہراؤ آ گیا، ایک جمود پیدا ہو گیا۔ جیکب کا خیال تھا کہ اب ہمیں مہذب دنیا کے بارے میں سوچنا ترک کر دینا چاہیے اور اسی جزیرے میں ہی بود و باش اختیار کر لینا چاہیے۔ کیلاش ایسے موقعوں پر جیکب سے الجھ پڑتا، مجھے بھی یقین تھا کہ ہم جس طرح اچانک ایک حادثے سے دوچار ہو کر اس گمنام جزیرے تک پہنچ گئے اسی طرح کوئی دوسرا اچانک حادثہ ہمیں ان علاقوں سے نجات بھی دلا دے گا۔ اوریگا نے بھی موت سے پیشتر اسی بات کی پیشگوئی کی تھی کہ ہم دوبارہ مہذب دنیا میں واپس لوٹ جائیں گے اور ہوا بھی یہی لیکن قبل اس کے میں بھوری پہاڑیوں سے اپنی واپسی کا احوال بیان کروں، ان گھنے جنگلوں کے بھی کچھ واقعات مختصراً قلم بند کرنا چاہتا ہوں جن کا ذکر سب سے پیشتر جیکب نے کیا تھا۔

میں نے اپنے ساتھیوں سے جنگل کی سیر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو کیلاش اور درخشاں نے فوراً اپنی آمادگی کا اظہار کر دیا لیکن جیکب اس بات کے خلاف تھا کہ ہم جان بوجھ کر خود کو خطرات کے حوالے کریں۔ چنانچہ الجھتے ہوئے بولا۔

"آخر تمہیں بیٹھے بٹھائے ان گھنے جنگلوں کا خیال کیوں آ گیا؟" جیکب نے الجھتے ہوئے کہا۔

"اس لیے کہ انسان ایک جگہ بے کار بیٹھے بیٹھے اُکتا جاتا ہے۔ یکسوئی کا شکار ہونے لگتا ہے۔" میں نے دلیل پیش کی۔

"مانے لیتا ہوں، لیکن گھنے جنگل ہی کیوں؟ ہم پہاڑی کے اوپر جا کر ان کھنڈرات کی بھی سیر کر سکتے ہیں جو آج بھی صدیوں پرانی تاریخ دہراتے نظر آتے ہیں۔"

"اور اگر میں یہ کہوں کہ ہمیں تاریخ سے زیادہ جغرافیہ سے لگاؤ ہے تو؟" کیلاش نے کہا۔ "سمجھ میں نہیں آتا کہ جنگل کے نام پر تمہاری روح کیوں فنا ہونے لگتی ہے؟ ہم ایک بار پہلے بھی اس کے قریب سے ہو کر گزر چکے ہیں۔"

"اسی لیے تو اب دور دور رہنے کا مشورہ دے رہا ہوں۔" جیکب سنجیدگی سے بولا۔ "دشمن اگر سامنے ہو تو انسان اپنے بچاؤ کے لیے کچھ کر سکتا ہے۔ اور کچھ نہیں تو مقابلے کا خیال ترک کر کے راہِ فرار ہی اختیار کر سکتا ہے لیکن گھنے جنگل کا وہ حصّہ بالکل برعکس ہوتا ہے۔ ہم چلے جا رہے ہیں نظر اٹھائے آسمان پر اودے اودے بادلوں کا نظارہ کرتے ہوئے اور نیچے سے کسی حشرات الارض کے قبیلے کے کسی زہریلے باشندے نے سرسراتے ہوئے خیریت دریافت کر لی تو گئے کام سے۔ بھاگنے کا راستہ بھی نہیں ملتا اور لوگوں کو موت کا علم بھی اس وقت ہوتا ہے جب لاش سے تعفن پھوٹنے لگے۔"

"میر، کیلاش اور درخشاں بھی تمہارے ساتھ ہوں گے۔" میں نے کہا۔

"میں جانتا ہوں لیکن...."

"تم نرے احمق اور گاؤدی ہو۔" کیلاش بولا۔ "کیا ضروری ہے کہ موت اُن گھنے جنگلوں میں صرف تمہارے انتظار میں بیٹھی ہو گی؟"

"نہ سہی لیکن میں دیدہ و دانستہ خطرے میں کودنے کو تیار نہیں۔ تم کیوں نہیں چلے جاتے جمال اور درخشاں بھابی کے ساتھ؟"

"اور تم یہاں اکیلے بیٹھ کر کیا مکھیاں مارو گے؟"

"مکھیاں مارنے میں اگر زندگی کی ضمانت موجود ہو تو مجھے یہ بھی منظور ہے۔"

"سمجھنے کی کوشش کرو فادر جیکب!" کیلاش نے اسے آمادہ کرنے کی خاطر کہا۔ "اکیلا آدمی کسی شادی شدہ جوڑے کے درمیان ایسا ہی سمجھا جاتا ہے جیسے کباب میں ہڈی۔ تم ساتھ ہو گے

تو یہ محاورہ مجھے شرمندہ نہیں کرے گا۔"

"تم خواہ کچھ بھی کہو لیکن میں گھنے جنگلوں کی سمت نہیں جاؤں گا۔" جیکب اپنے فیصلے پر اڑا رہا۔

"بہت ڈھیٹ معلوم ہوتے ہو۔"

"اور بھی جو منہ میں آئے بک ڈالو، میں برا نہیں مانوں گا۔"

"ٹھیک ہے، تم یہیں بیٹھے رہو۔ ہم کچھ دیر تک سیر کرنے کے بعد واپس آجائیں گے۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ درخشاں بھی مسکراتی ہوئی کھڑی ہوگئی۔ جیکب اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا، کیلاش ابھی تک اسے غصیلی نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔

"کیا تم شرافت سے نہیں اٹھو گے؟"

"نہیں۔" جیکب فیصلہ کن انداز میں بولا۔

"پھر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا۔" کیلاش نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں اب سمجھ گیا کہ تم یہاں سے جانا کیوں نہیں چاہتے۔"

"کوئی حماقت سوجھی ہوگی۔"

"حماقت نہیں، بہت دور کی سوجھی ہے۔ تم شاید یہاں بیٹھ کر سمندر کی بے چین لہروں میں روپا کی بے تاب روح کو تلاش کرنے کی کوشش کرو گے یا پھر تمہارا خیال ہے کہ ہمارے جانے کے بعد ساوری کی روح تمہارا دل بہلانے کے لیے آجائے گی۔"

جیکب کسی طور ہمارے ساتھ چلنے کو آمادہ نہ ہوا تو کیلاش نے بھی معذرت کرلی۔ وہ شاید اخلاقی طور پر ہماری تنہائیوں میں مخل نہیں ہونا چاہتا تھا۔ میں نے زیادہ اصرار نہیں کیا اور درخشاں کے ساتھ قدم اٹھانے لگا۔ ٹامی چند قدم ہمارے ساتھ آیا پھر وہ بھی دم ہلاتا ہوا واپس لوٹ گیا۔

درخشاں بے حد مسرور نظر آرہی تھی۔ ایک طویل عرصے بعد تنہائی ملی تھی۔ ہم باتیں کرتے، ایک دوسرے کو چھیڑتے جنگل میں داخل ہوگئے۔ وہاں سوائے ویرانیوں کے اور کچھ نہ تھا۔ ہر سمت گہرا سکوت نظر آتا تھا۔ ہم گھنے جنگل میں دور تک چلے گئے لیکن نہ تو ہمیں کوئی بندہ بشر ملا نہ ہی کسی حشرات الارض کا وجود نظر آیا۔ اس خیال سے کہ کہیں ہم راستہ نہ بھٹک جائیں میں نے واپسی کا ارادہ ظاہر کیا تو درخشاں نے نہایت معصومیت سے پوچھا "کیا تمہارا دل اتنی جلدی بھر گیا؟"

"تم سے؟ نہیں درخشاں ایسا نہ کہو۔"

"تم یہاں کیا دیکھنے آئے تھے؟"

"جینی نے کہا تھا کہ اس گھنے جنگل میں ...." میں نے جملہ مکمل نہیں کیا۔ مجھے فوری طور پر اپنی غلطی کا احساس ہوگیا۔ درخشاں کی موجودگی میں مجھے ان باتوں کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میں نے بات بنانے کی کوشش کی۔ درخشاں کی سمت دیکھا لیکن وہ دوسری طرف متوجہ تھی۔ شاید اس نے میرا جملہ بھی نہیں سنا تھا، نہ جانے کن خیالوں میں مستغرق ہوگئی تھی۔ یہ کیفیت اس پر اکثر طاری ہو جاتی تھی۔

"درخشاں! میری زندگی! تم کن خیالوں میں گم ہو؟"

میری آواز سن کر وہ چونکی پھر سہمے ہوئے انداز میں میرے قریب آتے ہوئے بولی "جمال! مجھے ایسی آوازیں سنائی دے رہی ہیں جیسے یہاں بہت سارے لوگ رو رہے ہوں۔ یہ.... یہ کون لوگ ہیں جو نظر نہیں آرہے ہیں۔ یہ.... یہ آوازیں کس قسم کی ہیں؟"

"یہ سب تمہارا وہم ہے۔" میں نے چاروں طرف گھنی جھاڑیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہاں ہمارے سوا اور کوئی نہیں۔"

"کوئی نہیں ہے تو پھر یہ رونے دھونے کی آوازیں؟"

درخشاں نہ جانے کس نادیدہ خوف سے کانپ رہی تھی۔

میں فوراً ہی واپسی کے خیال سے پلٹا لیکن اسی لمحے مجھے رفیقی کی بات کا خیال آگیا۔ اس نے کہا تھا کہ میں کبھی کبھی انگوٹھی چوم لیا کروں۔ کسی فوری جذبے کے تحت میں نے اپنا سیدھا ہاتھ بلند کیا اور لکڑی کی انگشتری کو نہایت عقیدت سے چوم لیا اور تب میری آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

ہم جہاں کھڑے تھے وہاں چاروں طرف بلند عمارتوں کے کھنڈرات نظر آرہے تھے۔ کبھی وہ جگہ یقیناً ایک خوبصورت شہر کی طرح آباد رہی ہوگی لیکن اب وہاں ہر سمت ویرانی کا راج تھا۔

## خوب تر

ایک صاحب کی تین بیٹیاں تھیں۔ شادی کے خواست گار ایک نوجوان سے بات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا "دیکھو میاں! میری وہ بیٹی جو بیس سال کی ہے۔ اس سے شادی کرو گے تو میں بیس ہزار روپے جہیز دوں گا۔ میری دوسری بیٹی کی عمر تیس سال ہے۔ میں اسے تیس ہزار روپے دوں گا۔ میری تیسری بیٹی چالیس سال کی ہے۔ اگر تم اس سے شادی کرو گے تو تمہیں چالیس ہزار روپے ملیں گے۔ اب بولو، تم کس سے شادی کرنا چاہتے ہو؟"

نوجوان نے کچھ دیر سوچا پھر سر کھجاتے ہوئے بولا "بزرگوار! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کی کوئی چوتھی صاحب زادی بھی ہیں؟"

منہدم دیواروں اور ستونوں کے انبار نظر آرہے تھے۔ میں نے درخشاں کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھنا شروع کیا۔ ابھی ہم نے چند قدم کا فاصلہ طے کیا تھا کہ میرے کانوں میں بھی رونے دھونے کی آوازیں آنا شروع ہوگئیں۔ میں نے برق رفتاری سے پلٹ کر دیکھا۔ ہم اس وقت کسی وسیع عمارت کے شکستہ صحن میں ایک چبوترے کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے اس چبوترے کو غور سے دیکھا جس پر کسی عورت کا مجسمہ نصب تھا۔ اس مجسمے کا چہرہ حسن و جمال کا ایک حسین مرقع تھا جس پر تمکنت اور جاہ و جلال جھلک رہا تھا۔ اس کی حسین آنکھیں آسمان کی سمت اٹھی ہوئی تھیں اور تراشیدہ ہونٹ نیم وا نظر آرہے تھے۔ اس کے خدوخال اپنے اندر یقیناً بے پناہ کشش رکھتے ہوں گے جبھی اسے ایک خوبصورت لبادے کے اندر چھپا دیا گیا تھا۔ مجسمے کے دونوں ہاتھ فضا میں اوپر کی جانب بلند تھے۔ سیدھے ہاتھ میں سفید پتھر کا ایک نقشین پیالہ تھا اور اُلٹے ہاتھ میں بھی سیاہ رنگ کا ویسا ہی پیالہ موجود تھا۔

میں اس مجسمے کے حسن میں کھو گیا۔ ہر چند کہ وقت کے ہاتھوں نے اُسے جگہ جگہ سے میلا اور گرد آلود کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کے اندر ایسی کشش تھی جو میرے دل کو اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ محبت کی دیوی ہو۔

"درخشاں! کیا تم اس حسن کے خوبصورت مجسمے کو دیکھ رہی ہو؟ میرا خیال ہے کہ یہ مجسمہ اس بت کافر کا ہوگا جو کبھی ان ویران کھنڈرات کی ہنستی بولتی آبادی کے دلوں پر راج کرتی ہوگی۔ ممکن ہے یہاں کی ملکہ رہی ہو۔"

"تم نے غلط نتیجہ اخذ کیا ہے جمال!" درخشاں نے سپاٹ آواز میں جواب دیا۔ "تم جسے محبت کی دیوی سمجھ رہے ہو وہ زندگی کی علامتوں کی ایک نایاب جھلک ہے۔ اسے غور سے دیکھو، سمجھنے کی کوشش کرو تو تمام حقیقت واضح ہو جائے گی۔ اس کے جسم کو ڈھانپنے سے یہ مراد ہے کہ ہم ہمیشہ زندگی کا صرف چہرہ دیکھتے ہیں، بقیہ حصہ ہماری نظروں سے اوجھل اور پوشیدہ رہتا ہے۔ اس کے ہاتھ اس لیے نمایاں اور آسمان کی جانب بلند ہیں کہ زندگی حرکت اور حقیقت کا تصور پیش کرتی ہے اور انسان کو اس بات کی طرف راغب کرتی ہے کہ جو کچھ طلب کرنا ہو اپنے خدا سے ہاتھ پھیلا کر طلب کرو۔"

"اور یہ سفید و سیاہ پیالے کس بات کی ترجمانی کرتے ہیں؟"

"یہ نیکی اور بدی کے پیالے ہیں جو انسان کے اپنے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔ وہ جسے چاہے بھرے اور جسے چاہے خالی رکھے۔" درخشاں نے بدستور خوابیدہ لہجے میں کہا۔ "یہ نظریں جو آسمان کی جانب مرکوز ہیں انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کرتی ہیں کہ حقیقی منزل دنیا میں نہیں ہے۔"

میں نے درخشاں کی جانب غور سے دیکھا۔ اس کی نظریں بدستور مجسمے پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ پھر کسی خیال میں گم ہوگئی تھی۔ میں نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن رونے دھونے کی آوازیں یکلخت تیز ہوگئیں۔ میں نے ان آوازوں کو توجہ سے سنا پھر قدم آگے بڑھا دیے۔ زندگی کے مجسمے کے عقب میں بے شمار ننگ دھڑنگ اور طویل العمر بوڑھے حلقہ بنائے بیٹھے بین کر رہے تھے۔ وہ بڑے دراز قد نظر آتے تھے اور ان کی عمروں کا اندازہ ان کے چہروں کی جھریوں سے لگایا جا سکتا تھا جس کے اندر نہ جانے کتنے اسرار پنہاں تھے۔ میں جھجکے بغیر اُن کے قریب چلا گیا۔ ان کے درمیان آگ روشن تھی۔ انہوں نے میری جانب کوئی توجہ نہیں دی۔ گردن جھکائے بیٹھے بین کرنے میں مصروف رہے۔ میں نے کچھ سوچ کر انہیں اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ ان سے رونے دھونے کا سبب دریافت کیا لیکن شاید وہ گونگے، بہرے اور اندھے تھے جو نہ مجھے دیکھ سکتے تھے نہ میری آواز سن رہے تھے۔ میری الجھن میں اضافہ ہونے لگا۔ میں نے درخشاں کی جانب دیکھا۔ وہ خالی خالی نظروں سے ان بوڑھوں کی سمت دیکھ رہی تھی۔

"درخشاں! یہ کون لوگ ہیں اور اس طرح کیوں بین کر رہے ہیں؟"

"ان کے سوگ کی وجہ تم ہو جمال!"

"میں؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"ہاں جمال! تم۔" درخشاں نے میری طرف کھوئے کھوئے انداز میں دیکھتے ہوئے سپاٹ آواز میں کہا۔ "یاد کرو، جیمنی نے تم سے کیا کہا تھا۔ یہ وہی طویل العمر جادوگر ہیں جو ایک طویل مدت سے اوریگا کی پوجا کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ اپنے علاقے میں امن اور سکون کے خواہاں تھے۔ انہوں نے اور وفینا قبیلے کے لوگوں کو خوفزدہ کر کے بھوری پہاڑیوں کی طرف آنے سے روک دیا۔ یہ چاہتے تو ان کی پلکوں کی ایک جنبش قبیلے کی تمام آبادی کو نیست و نابود کر سکتی تھی لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ لیکن تم نے..... تم نے ان کے ساتھی کو پتھر مار کر اُن کے دلوں کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ ہاں جمال بسارگا ان کا ساتھی ہے۔ یہ چاہتے تو تمہیں بھی، مگر اوریگا کا حکم تھا کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کوئی گزند نہ پہنچے لہٰذا یہ خاموش ہوگئے اور اب یہ رو رو کر اوریگا سے فریاد کر رہے ہیں۔"

"اوریگا۔" میں نے اپنا نچلا ہونٹ چباتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"ہاں جمال! اوریگا امن اور طاقت کا سرچشمہ تھا لیکن تمہاری خاطر... صرف تمہاری خاطر....."

"میری خاطر کیا کیا اس نے؟" میں نے درخشاں کی پُراسرار

خاموشی سے الجھتے ہوئے دریافت کیا لیکن اب وہ میری سمت نہیں، طویل العمر بوڑھوں کی طرف دیکھ رہی تھی پھر اس نے انہیں بلند آواز میں مخاطب کیا۔ "جے سیدکا، باہو گاما، ابیش ابیش۔"

اور تب میں نے دیکھا کہ وہ معمر لوگ یکلخت خاموش ہو گئے۔ انہوں نے چونک کر درخشاں کی جانب دیکھا پھر جلدی سے دوزانوں ہو کر اپنے سر زمین پر ٹیک دیے۔ میں نے درخشاں کی سمت غور سے دیکھا۔ مجھے اس کی نگاہوں میں موت کے بھیانک سائے منڈلاتے نظر آ رہے تھے۔ ان حسین آنکھوں میں زندگی کی ایک معمولی سی جھلک بھی نہیں تھی۔

"درخشاں!" میں نے اُسے آواز دی لیکن اس نے میری آواز پر کوئی توجہ نہیں دی۔ ہاتھ بلند کیے انہیں دلاسہ دیتی رہی جو اس کے سامنے بار بار اپنے سر زمین پر پٹک رہے تھے۔

"درخشاں!" میں پوری قوت سے چلایا پھر اس کا بازو تھام کر جھنجوڑنے لگا، میری تمام تر توجہ درخشاں کے چہرے پر مرکوز تھی۔ میں نے اُسے زور سے جھنجوڑا تو وہ چونک کر میری طرف دیکھنے لگی۔ اب ان آنکھوں میں زندگی کی تمام علامتیں موجود تھیں۔ وہ میری درخشاں کی نیلگوں اور حسین آنکھیں تھیں جو میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔

"کیا بات ہے جمال! تم کس بات سے خوفزدہ ہو کر چیخ رہے ہو؟" اس نے بڑے پیار سے مجھے مخاطب کیا۔

"درخشاں! یہ سب....."

میری آواز میرے حلق میں گھٹ کر رہ گئی، وہ منظر جو میری آنکھیں دیکھ رہی تھیں شاید کوئی بھیانک خواب تھا جو درخشاں کے چونکتے ہی میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ میں نے تیزی سے اطراف کا جائزہ لیا جہاں ہر سمت گھنی جھاڑیاں خاموشی سے سر اٹھائے کھڑی میری وحشت کا تماشا دیکھ رہی تھیں۔

"تم کیا محسوس کر رہے ہو جمال؟" درخشاں نے میری بوکھلاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے بڑی معصومیت اور لگاوٹ سے پوچھا۔ "کیا بقول جیکب کے کسی حشرات الارض نے تمہیں خوفزدہ کر دیا؟"

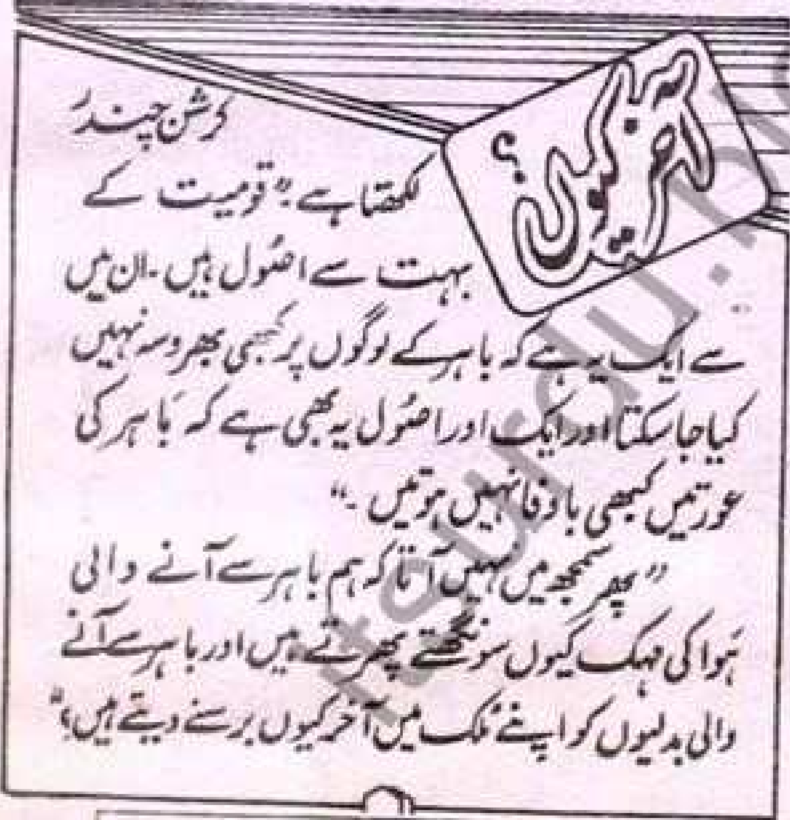
"آں..... ہاں..... ہاں شاید ایسا ہی ہوا ہے۔" میں نے جلدی سے اپنے دل کی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے کہا پھر میں نے وہاں رُکنے کی حماقت نہیں کی۔ درخشاں کا ہاتھ تھام کر گھنے جنگل سے باہر آ گیا اور اس سمت قدم اٹھانے لگا جہاں غار کے دہانے پر جیکب اور کیلاش ہمارے منتظر تھے۔

آج بھی میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ بھوری پہاڑیوں کے گھنے جنگل میں میری نگاہوں نے جو کچھ دیکھا وہ خواب تھا یا حقیقت لیکن اس کے بعد میری زندگی میں جو حیرت انگیز واقعات رُونما ہوئے جن کا ذکر میں ترتیب وار کروں گا۔ اس کی روشنی میں شاید میرے قارئین اس بات کا بہتر طور پر اندازہ لگا سکیں کہ وہ سب کچھ کیا تھا، اور اب میں بھوری پہاڑیوں سے اپنی واپسی کے واقعات کی طرف آتا ہوں۔



بھوری پہاڑی پر چاندنی رات کا وہ منظر بے حد حسین اور دلفریب تھا۔ اگر ہم نے وہاں کے علاقوں کی سیر پہلے سے نہ کر رکھی ہوتی تو میں اس رات کو یقیناً "عجیب اور پُرہول" کہتا اس لیے کہ چاندنی کے باوجود پہاڑی کے اُوپری حصے کے کھنڈرات اور منہدم مینار بے حد پُراسرار اور بڑے بھیانک نظر آ رہے تھے۔

اس رات کھانا کھانے کے بعد ہم نے حسب معمول ساحل تک چہل قدمی کی پھر واپس غار کے دہانے پر آ گئے اور لیٹ کر باتوں میں مصروف ہو گئے۔ ہمارے پاس بستر نما کوئی چیز نہیں تھی اس لیے کہ ہمارا وزنی سامان جہاز کے نصف حصے پر رہ گیا تھا بہرحال ہم نے درخشاں کے آرام کے پیش نظر کچھ لباس سنگلاخ چٹان پر ترتیب دے کر اس طرح اس پر چادر ڈال دی کہ وہ بستر کی شکل میں نظر آ رہا تھا۔ ہمارے بے حد اصرار پر درخشاں نے اس پر لیٹنا منظور کیا ورنہ وہ بضد تھی کہ ہماری طرح وہ بھی ننگی چٹان پر بسیرا کرے گی۔



آخر کیوں؟

کرشن چندر لکھتا ہے: "قومیت کے بہت سے اصول ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ باہر کے لوگوں پر کبھی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا اور ایک اور اصول یہ بھی ہے کہ باہر کی عورتیں کبھی باوفا نہیں ہوتیں۔"

"پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم باہر سے آنے والی ہوا کی مہک کیوں سونگھتے پھرتے ہیں اور باہر سے آنے والی بدلیوں کو اپنے ملک میں آخر کیوں برسنے دیتے ہیں؟"



غرضیکہ وہ رات بے حد خوشگوار تھی۔ جھیل کے دوسری سمت سمندر واقع تھا جس کی سرکش موجیں ساحل سے ٹکرا ٹکرا کر بار بار عجیب سا شور پیدا کر رہی تھیں۔ ہمارے درمیان کچھ دیر ادھر اُدھر کی گفتگو ہوتی رہی پھر جیکب نے درخشاں کو بے حد سنجیدگی سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "کیا بھوری پہاڑیوں سے ہماری واپسی ممکن ہو سکتی ہے؟"

"یہ سوال آپ مجھ سے کیوں کر رہے ہیں؟" درخشاں معصومیت سے بولی۔ "یہاں سے واپسی کے لیے بھلا میں کیا کر سکتی ہوں؟"

"کیوں نہیں کر سکتیں؟ مقدس اور یگا نے ہمیں بتایا تھا کہ اس نے تمام قوتیں آپ کو سونپ دی ہیں اور....."

"اور کیا؟" درخشاں نے تعجب سے پوچھا۔

"اور یہ کہ اور یگا کی طرح آپ بھی جسم کے بغیر فضا میں سفر کرنے کی طاقت رکھتی ہیں۔"

"آپ شاید اس وقت مذاق کے موڈ میں ہیں۔" درخشاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں اگر جسم کے بغیر فضا میں پرواز کرنے کی طاقت رکھتی تو سب سے پہلے آسمان کی بلندیوں پر جا کر اپنی سہیلی سلویا کو پکڑ لاتی۔"

کیلاش چونکہ جیکب کے برابر لیٹا ہوا تھا اس لیے سب سے پہلے اس نے جیکب کو تنبیہی نظروں سے گھورا۔ اور یگا نے ہی کہا تھا کہ ہم درخشاں کو کوئی بات یاد دلانے کی کوشش نہ کریں لیکن جیکب اپنی ترنگ میں کہنے لگا۔ "تو کیا اور یگا نے یہ بات غلط کہی تھی کہ اس نے آپ کو دیوتاؤں کا خاص مشروب پلا کر ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید کر دیا ہے اور....."

"جیکب!" کیلاش جھلا گیا۔ "تم نے اس وقت یہ کیا بہکی بہکی باتیں شروع کر دیں؟"

"میں بھی نہیں سمجھ سکی کہ آپ کس اور یگا کی بات کر رہے ہیں؟ میں مسلمان عورت ہوں۔ میرا بھلا دیوتاؤں یا اُن کے مشروب وغیرہ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟" درخشاں نے الجھتے ہوئے کہا۔

اس کے معصوم چہرے پر بے پناہ سادگی تھی البتہ جیکب کی باتوں نے اس کی حسین آنکھوں میں ایک تجسس سا پیدا کر دیا تھا۔ میں نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے۔ اگر گھنے جنگل میں میری نگاہوں نے جو دیکھا وہ خواب نہیں تھا تو پھر درخشاں کے بارے میں اور یگا نے جو کچھ کہا تھا اس میں سے ایک بات کی تصدیق ہو چکی تھی۔ معمر جادوگروں نے درخشاں کی آواز سن کر سجدے کرنا شروع کر دیے تھے۔ وہ درخشاں سے بے حد خوفزدہ اور سہمے سہمے نظر آ رہے تھے شاید اس لیے کہ درخشاں نے بھی وہی الفاظ دہرائے تھے جو اور یگا نے کہے تھے اور جس کی ترجمانی کے جرم میں سادری دیوتاؤں کے عتاب کا شکار ہو چکی تھی۔

میں نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔ وہ بے حد معصوم نظر آ رہی تھی۔ اور یگا نے یہی کہا تھا کہ اس نے درخشاں کے لاشعور میں آنے والے کل کو محفوظ کر دیا ہے اور اپنی تمام قوتیں سونپ کر اسے ناقابل تسخیر بنا دیا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ درخشاں جسمانی طور پر میری ملکیت رہے گی لیکن اس کی رُوح پر ہمیشہ اور یگا کا تسلط رہے گا۔ ایسے حالات میں درخشاں کے نازک ذہن کو چھیڑنا اس کی زندگی کے لیے خطرناک بھی ہو سکتا تھا۔ شاید اسی لیے اور یگا نے تاکید کی تھی کہ ہم ازخود اسے ماضی کے بارے میں کریدنے کی کوشش سے پرہیز کریں۔

کیلاش کے سرزنش کرنے پر جیکب کو بھی اپنی حماقت کا احساس ہو گیا چنانچہ اس نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔ "تم شاید ٹھیک کہہ رہے ہو۔ چاندنی راتوں میں اکثر میں بہکی بہکی باتیں شروع کر دیتا ہوں۔"

"آپ نے کسی اور یگا کا نام بھی لیا تھا۔" درخشاں نے بدستور الجھتے ہوئے کہا۔ "کہیں آپ کا اشارہ اسی طویل القامت معمر اور سفید ریش بزرگ کی جانب تو نہیں جس نے مجھے آپریشن کے وقت اپنے....."

"آپ بھی کس کی باتوں میں آ رہی ہیں۔" کیلاش نے درخشاں کی بات کاٹتے ہوئے نہایت شوخی سے کہا۔ "آپ کو شاید حالات کا علم نہیں۔ سلویا کی موت کے بعد ہمارے نیک دل اور فرشتہ خصلت فادر جیکب بحری سفر کے دوران اسپا کے جزیرے پر ڈکیلا نامی ایک حسینہ پر بُری طرح فریفتہ ہو گئے تھے لیکن اس کی سرد مہری نے ہمارے دوست کو خفقانی کیفیت سے دوچار کر دیا چنانچہ چاندنی راتوں میں اس قسم کے سرد پا دورے....."

"مقدس باپ تم پر رحم کرے۔" جیکب نے کیلاش کو گھورتے ہوئے کہا۔ "ڈکیلا پر کون عاشق ہوا تھا۔ میں؟"

"جمال! تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا میں فادر جیکب کے بارے میں کوئی غلط بیانی کر رہا ہوں؟"

"چور کا بھائی گرہ کٹ۔" جیکب نے تلملا کر کہا۔ "جھوٹ اور وہ بھی اس قدر سفید کہ اس کی تصدیق بھی ہو رہی ہے۔"

"دوسری شادی کر لینے میں بظاہر کوئی ہرج بھی نہیں ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے درخشاں سے پوچھا۔ "تمہارا کیا خیال ہے جیکب کے بارے میں؟"

"کوئی ہرج نہیں بشرطیکہ جیکب بھائی بھی آمادہ ہوں۔" درخشاں نے معصومیت سے جواب دیا تو جیکب ہونٹ

کاٹ کر چپ ہوگیا۔ پہلے بھی اس نے کبھی درخشاں کی کسی بات پر ناراض ہونے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اس وقت بھی وہ بات درگزر کرنے کے ارادے سے دوسری طرف کروٹ لینے کو پر تول رہا تھا کہ کیلاش نے اس کا بازو تھام لیا۔ نہایت سنجیدگی سے بولا "بُری بات ہے فادر! درخشاں بھابی نے تم سے کچھ دریافت کیا تھا۔"

"بات میری اور درخشاں بھابی کی ہے۔ تمہارے پیٹ میں اس قدر مروڑ کیوں ہو رہی ہے؟" جیکب نے جھلا کر جواب دیا۔

"سمجھنے کی کوشش کرو میرے دوست! بات میرے پیٹ کے مروڑ کی نہیں، تمہارے مستقبل کی ہے اور جہاں تک میری رائے ہے میں بھگوان کی سوگند کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ٹوکیلا بُری لڑکی نہیں۔" کیلاش نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "ناریل کا پانی پلا کر کسی کا دل ٹھنڈا کرنا کوئی عیب تو نہیں۔"

"یہ ناریل کے پانی کا کیا قصہ ہے؟" درخشاں نے دبی زبان میں پوچھا۔ مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ کیلاش کی باتوں نے اس کی پیشانی پر نمودار ہونے والی سلوٹوں کو ختم کر دیا تھا اور اب وہ جیکب کی جھلاہٹ سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"بات دراصل یہ ہے کہ ٹوکیلا سیاحوں کو ناریل کا پانی پلا کر اپنا گزارا کرتی ہے اور اس میں کوئی شرم کی بات نہیں ہے۔"

"شرم کی بات کا تم جیسے بے شرموں سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔" جیکب نے کیلاش کو گھورتے ہوئے قدرے درشت لہجے میں کہا "کیا تم اپنے بھگوان کی قسم کھا کر درخشاں بھابی کو بتاؤ گے کہ ٹوکیلا کو دیکھ کر کس کی رال ٹپکتی تھی؟"

"میری۔" کیلاش نے جھجکے بغیر جواب دیا پھر ایک سرد آہ بھر کر بولا "دوستی ایک مقدس رشتے کا نام ہے میرے دوست! اور اسی جذبے کے تحت میں اس چاندنی رات کو گواہ بنا کر عہد کرتا ہوں کہ ٹوکیلا سے میں تمہارے حق میں دستبردار ہوتا ہوں۔"

"مم.... میں لعنت بھیجتا ہوں ٹوکیلا پر۔"

"یہ تمہارا فعل ہے۔ میں اپنے قول پر قائم رہوں گا۔" کیلاش نے اس قدر بے ساختگی سے جملہ ادا کیا کہ خود جیکب بھی اپنی مسکراہٹ نہ روک سکا۔

"میں سمجھ گئی۔" درخشاں نے جیکب کی دلجوئی کی خاطر سنجیدگی سے کہا "ٹوکیلا کا چور کیلاش جی کے من میں چھپا بیٹھا ہے اور بلاوجہ ہمارے جیکب بھائی کو پریشان کیا جا رہا ہے۔"

"ربِ عظیم آپ پر اپنی رحمتوں کا سایہ قائم رکھے۔ اب آپ نے سچ بات کہی ہے۔"

"چلو ٹوکیلا کے سلسلے میں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ وہ لڑکی مجھے بے حد معصوم اور سادہ لوح لگی تھی لیکن تم رُوپا کے سلسلے میں کیا کہو گے؟"

"وہ مکروہ عورت بھی تم دونوں کے دماغ کا خلل تھی۔"

جیکب پھر ہتھے سے اکھڑنے لگا۔ میری طرف دیکھ کر بولا "کیا یہ جھوٹ ہے کہ رُوپا کا تعلق تم دونوں کی ذات سے تھا اور تم لوگوں نے اس نجس عورت کو مجھ سے نتھی کرنے کی کوشش کی تھی؟"

"تم چاہتے تو اشنان کرا کے اس کی نجاست دور کی جا سکتی تھی۔" کیلاش نے برجستہ کہا تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی ہنسی پر قابو نہ پا سکا۔ جیکب نے مسکراتے ہوئے جلدی سے دوسری طرف کروٹ لے لی۔ کیلاش بڑی معصومیت سے آسمان پر چمکتی چاندنی دیکھنے لگا۔ میں نے درخشاں کی طرف دیکھا۔ وہ کیلاش کے جملے پر ابھی تک مُنہ دبائے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش میں مصروف تھی۔

نصف رات گئے تک ہم اسی طرح خوش گپیوں میں مصروف رہے پھر ہماری آنکھ لگ گئی، ہم کتنی دیر تک سو سکے مجھے اس کا کوئی اندازہ نہیں البتہ اتنا ضرور یاد ہے کہ دوسری بار جب میری آنکھ کھلی تو میں نے کیلاش کو کراہتے سنا۔ کسی فوری خطرے کے پیشِ نظر میں ہڑبڑا کر اُٹھا لیکن اسی لمحے کوئی سخت سی شے میری پشت پر جما دی گئی اور ایک سرد آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"اگر تم نے کوئی حماقت کرنے کی کوشش کی تو تمہارا جسم بے دریغ گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے گا۔"

میں کچی نیند سے بیدار ہوا تھا اس لیے میں نے خطرے کا احساس ہوتے ہی دونوں ہاتھ اوپر اُٹھا دیے پھر حالات کا جائزہ لینے لگا۔ جیکب اور درخشاں مجھے آس پاس کہیں نظر نہ آئے۔ کیلاش ایک سیاہ فام حبشی کے بازوؤں پر جھولتا نظر آیا۔ غالباً میرے دشمنوں نے اس کو قابو کرنے کے لیے اس کے سر پر کوئی کاری ضرب لگائی تھی اور وہ کراہ کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ قبل اس کے کہ میں پوری طرح معاملے کی نوعیت سمجھ پاتا میری پشت پر موجود شخص نے جواب دیا لہجے سے کوئی انگریز معلوم ہوتا تھا اپنے سیاہ فام ساتھی کو کرخت لہجے میں مخاطب کیا۔

"اسے بھی لے جا کر موٹر بوٹ میں ڈال دو لیکن آنکھیں کھلی رکھنا، اگر کوئی فرار ہو گیا تو اس کا انجام خطرناک ہو گا تمہیں شاید یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ باس کی ڈکشنری میں معافی کا کوئی لفظ نہیں ہے۔"

سیاہ فام حبشی نے جس کی آنکھیں بے حد چمکیلی تھیں اور جو قد و قامت اور ڈیل ڈول کے اعتبار سے بہت زیادہ طاقتور اور بے رحم نظر آ رہا تھا اثبات میں سر کو جنبش دی۔ کیلاش کے بیہوش جسم کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر اپنے کندھے پر

ڈالا اور پہاڑی کی اس سمت قدم اٹھانے لگا جدھر کھلا سمندر تھا۔

اپنے قارئین کی معلومات کے لیے میں یہاں یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بھوری پہاڑی کا محل وقوع کچھ اس قسم کا تھا کہ اس کا دو تہائی حصہ بودو فینا قبیلے کی جانب تھا جس کے درمیان سمندری جھیل واقع تھی اور باقی حصہ کھلے سمندر سے ملتا تھا۔ ہمارے دشمن یقینی طور پر کھلے سمندر کی جانب سے آئے تھے جس کا اندازہ مجھے سیاہ فام حبشی کو ملنے والے حلیے کے بعد ہوا۔ وہ کون تھے؟ اچانک بھوری پہاڑیوں تک کس طرح آ گئے؟ اور انہیں ہم سے کیا دشمنی تھی؟ میں ابھی ان باتوں پر غور کر رہا تھا کہ میرے نادیدہ دشمن نے جو میری پشت پر موجود تھا بڑے سفاک لہجے میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "کیا تم ہمیں اڈگر اور ابوریاض کا پتا بتانا پسند کرو گے؟"

"تم..... میں....."

"ہم سے کسی رحم کی امید فضول ہوگی۔" وہ کرخت اور سرد آواز میں بولا۔ "اڈگر اور ابوریاض کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو آزاد کر دیں گے۔ یہ مارٹن کا وعدہ ہے۔ دوسری صورت میں تمہاری موت بڑی عبرتناک ہوگی۔"

"میرے دوست! تمہیں یقیناً ہمارے بارے میں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "یقین کرو، ہم کسی اڈگر یا ابوریاض سے واقف نہیں ہیں۔"

"پھر، تم لوگ اس ویران پہاڑی پر کیا کر رہے تھے؟"

"یہ ایک لمبی داستان ہے لیکن شاید....."

"مارٹن کو فرضی کہانی سنا کر بہلانے کی کوشش فضول ہوگی۔" اس نے پستول یا ریوالور کی نال میری پسلیوں میں چبھوتے ہوئے تیزی سے کہا۔ "میں ہمیشہ دو ٹوک فیصلہ کرنے کا عادی رہا ہوں۔ اڈگر اور ابوریاض یا پھر اذیت ناک موت۔"

"میں بتا چکا ہوں کہ ہم کسی اڈگر..... آہ..... ہا..... ہا....."

پیچھے سے میرے سر پر جو ضرب لگائی گئی وہ اتنی شدید تھی کہ میرا جملہ حلق میں گھٹ کر کراہ میں تبدیل ہو گیا۔ مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ اگر ایک مضبوط ہاتھ نے مجھے سہارا نہ دیا ہوتا تو میں کسی کٹے ہوئے تناور درخت کی مانند سنگلاخ چٹان پر گرا ہوتا۔

●

میں کسی سخت اور ٹھوس شے پر پڑا تھا۔ ڈوبتے ذہن سے غنودگی کے بادل چھٹنے لگے تو کچھ عجیب سی کیفیت محسوس ہوئی۔ میرے جسم کا زیریں حصہ سرد محسوس ہو رہا تھا لیکن چہرہ اور سینہ جل رہا تھا۔ میں کچھ دگرگوں کیفیت سے دوچار رہا پھر مجھے یاد آیا۔ وہ کوئی سخت اور مضبوط چیز تھی جس کی اچانک اور بھرپور ضرب نے مجھے بےہوش کر دیا تھا۔ وہ کیلاش کو میرے سامنے لے گئے تھے لیکن جیکب اور درخشاں کا کیا بنا؟ پتا نہیں وہ زندہ تھے یا نامعلوم دشمنوں کی بربریت کا نشانہ بن گئے تھے۔ وہ کچھ اجنبی لوگ تھے جو شاید اپنے جتھے سے ٹوٹے کسی اڈگر اور ابوریاض نامی افراد کو تلاش کر رہے تھے۔ اور ان کے کسی باس کی جانب سے انہیں یہی حکم ملا تھا کہ کسی کے ساتھ نرمی کا برتاؤ نہ کیا جائے لہٰذا میں بھی ان کی وحشت اور درندگی کا شکار ہو گیا۔

میری غنودگی بتدریج دور ہوتی گئی۔ کسی انجن کے چلنے کی آواز اور پانی کے شور نے مجھے باور کرایا کہ میں کسی موٹر بوٹ پر سفر کر رہا ہوں۔ مجھے یاد آیا "مارٹن" نامی شخص نے اپنے سیاہ فام حبشی ساتھی کو یہی حکم دیا تھا کہ کیلاش کو اٹھا کر موٹر بوٹ میں ڈال دیا جائے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے احوال جاننے کی خاطر خود کو پوری طرح بیدار کرنا چاہا۔ مجھے یقین تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے مفرور ساتھیوں کا مددگار سمجھ رہے تھے تو سب کو ایک ساتھ ہی یرغمال بنایا گیا ہوگا۔ خدا جانے جیکب اور درخشاں پر کیا بیتی ہو۔

"میرا خیال ہے کہ اسے اب تک ہوش میں آ جانا چاہیے تھا۔" مارٹن کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"ہو سکتا ہے تمہارا ہاتھ زیادہ قوت سے پڑا ہو اور یہ....."

"حماقت کی باتیں کم کیا کرو۔" مارٹن نے دوسرے بولنے والے کو سختی سے ڈانٹ دیا۔ "اگر ایسا ہوتا تو اس کی نبض نہ چل رہی ہوتی۔"

"میں سرجن ہوں۔" کیلاش کی آواز ابھری۔ "تم اگر میرے ہاتھ کھول دو تو میں اپنے ساتھی کو ہوش میں لانے کی کوشش کر سکتا ہوں۔"

اور کیلاش کی آواز سننے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میرے ہاتھ بھی کلائی سے جکڑے ہوئے ہیں۔

"تم سرجن ہو؟" مارٹن نے تیزی سے دریافت کیا۔ "تمہارا نام؟"

"سرجن کیلاش۔"

"کہاں سے تعلق ہے؟"

"ہندوستان میں چتہ کوٹ کے قریب ایک بڑا قصبہ

کروی کے نام سے مشہور ہے۔ میں وہاں کے سرکاری اسپتال میں سرجن رہ چکا ہوں اس کے بعد۔۔۔۔"

"اس کے بعد ابوریاض کی چرب زبانی نے تمہیں یقیناً سبز باغ دکھا کر شیشے میں اتار لیا ہوگا۔" مارٹن کے لہجے میں گہرا طنز اور تلخی شامل تھی۔ "میں جانتا ہوں کہ تم ہندوستان کے کالے لوگ عربوں کو اپنا دوست اور بھائی سمجھتے ہو۔"

"میں ایک بار پھر تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ابوریاض کا نام میں پہلی بار تمہاری زبان سے سن رہا ہوں۔ تمہیں ہمارے سلسلے میں۔۔۔۔"

"نہیں۔" مارٹن گرج کر بولا۔ "ہمیں کچھ یقین دلانے کی کوشش مت کرو۔ ہمارے پاس تفتیش اور چھان بین کے اپنے ذرائع ہوتے ہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک رات میں کروڑ پتی بننے کا خواب بڑے بڑے پارساؤں کو بھی ڈانواڈول کر دیتا ہے۔ کیوں فادر جیکب! کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟"

"ممکن ہے تمہارا تجربہ اپنی جگہ درست ہو لیکن ربِ عظیم کی قسم۔۔۔۔"

"بکو مت۔" مارٹن کے دوسرے ساتھی نے ڈپٹ کر سخت آواز میں کہا۔ "ہم نے مصنوعی ڈاڑھیوں سے بھی ہیرے جواہرات برآمد ہوتے دیکھے ہیں۔"

"مقدس باپ ہمارے سروں پر اپنا سایہ قائم رکھے۔" جیکب نے دبی زبان میں کہا۔

میں پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔ موٹر بوٹ کے ہچکولے مجھے گراں گزر رہے تھے اس لیے میں نے کراہ کر آنکھیں کھول دیں اور تب میں نے اطمینان کا سانس لیا۔ کیلاش اور جیکب کے درمیان درخشاں بھی سہمی سمٹی بیٹھی نظر آگئی پھر میں نے اپنے دشمنوں پر نظر ڈالی۔ وہ تعداد میں پانچ تھے ایک وہی سیاہ فام حبشی جس نے کیلاش کو بے بس کیا تھا، دوسرا مارٹن تھا۔ اکہرے بدن کا مالک ہونے کے باوجود اس کی عقابی نگاہیں اس کی سخت گیر طبیعت کی ترجمانی کر رہی تھیں۔ ریوالور ہاتھ میں لیے وہ درمیانی تختے پر نہایت اطمینان سے بیٹھا ہماری طرف دیکھ رہا تھا۔ سیاہ فام حبشی نے اپنے سیدھے ہاتھ میں اسٹین گن سنبھال رکھی تھی۔ وہ اپنے تیسرے ساتھی کے قریب انجن کے اوپری حصے پر بیٹھا ہوا تھا، تیسرا شخص جو موٹر بوٹ چلانے کا کام سرانجام دے رہا تھا پستہ قد اور گٹھے ہوئے جسم کا مالک تھا اور صورت شکل کے اعتبار سے پیشہ ور خلاصی نظر آ رہا تھا۔ اس کا نام ڈیسوزا تھا۔ چوتھی شخصیت روسیو ڈی جون کی تھی جو فرانسیسی باشندہ تھا اور پانچویں شخصیت درمیانے قد اور بھوری رنگت کے مالک پیٹر کی تھی۔ سیاہ فام کو مارٹن نے ایک بار ڈی۔ آر کے نام سے پکارا تھا، ممکن ہے وہ اس کے نام کا مخفف رہا ہو۔

مجھے ہوش میں آتا دیکھ کر سیاہ فام حبشی لپک کر میرے قریب آیا۔ چند ثانیے مجھے کسی ظالم قصاب کی طرح کینہ توز نگاہوں سے گھورتا رہا پھر اس نے ایک ہاتھ سے گھسیٹ کر مجھے کیلاش کے برابر بٹھا دیا۔ اس کے جسم میں بلا کی قوت تھی۔ میں نے اطراف کا جائزہ لیا۔ ہم کھلے سمندر میں سفر کر رہے تھے جہاں دُور دُور تک کسی دوسری موٹر بوٹ یا جہاز وغیرہ کا کوئی نام و نشان نظر نہیں آ رہا تھا۔

میں نے سب سے پہلے اُن سے پانی طلب کیا، سورج کی بلندی دیکھ کر میں نے اندازہ لگا لیا کہ میری بیہوشی کی مدت آٹھ نو گھنٹے سے کم نہیں تھی، میرا خیال تھا کہ وہ پیاس کی شدت کو میری کمزوری سمجھ کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہوا۔ مارٹن کے اشارے پر روسیو ڈی جون نے آگے بڑھ کر تھرموس میرے مُنہ سے لگا دیا لیکن مجھے دو تین گھونٹ سے زیادہ نہیں لینے دیے۔ پھر اس نے درخشاں کو گھورتے ہوئے معنی خیز لہجے میں پوچھا۔ "سینوریتا! کیا تم پیاس نہیں محسوس کر رہی ہو؟"

"نہیں۔" درخشاں نے رکھائی سے کہا۔

"انکار مت کرو۔ ہمارے پاس تمہیں پلانے کے لیے زیادہ فالتو پانی نہیں ہے اور ابھی ہمیں اپنے جہاز تک پہنچنے میں چوبیس گھنٹے اور لگیں گے۔"

"ڈی جون!" مارٹن نے خشمگیں نظروں سے گھورا۔ "کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ڈیوٹی پر بہکنے کی سزا کیا ہوتی ہے؟"

"ہم اس وقت جہاز پر نہیں ہیں موسیو!" اس نے مارٹن کی طرف پلٹتے ہوئے بڑے ڈھیٹ انداز میں کہا۔ "فرانس کے قمار خانے آج بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ ڈی جون نے جب چاہا کسی کے مُنہ کا نوالہ بھی جھپٹ لیا اور راستے میں آنے والی رکاوٹوں کو ہمیشہ کے لیے فنش کر دیا۔ اگر یہ میری کمزوری نہ ہوتی تو شاید باس۔۔۔۔"

"بکواس نہیں۔" مارٹن تیزی سے بولا۔ "میں تمہیں پہلے بھی تنبیہہ کر چکا ہوں کہ اجنبیوں کی موجودگی میں باس کا ذکر مت کیا کرو۔"

"سوری موسیو۔" ڈی جون نے نہایت فرمانبرداری سے جواب دیا پھر جیکٹ کی اندرونی جیب سے شیشی نکال کر دو گھونٹ حلق کے نیچے اتارے اور بڑے اطمینان سے ایک

کمرے میں بیٹھ کر درخشاں کو گھورنے لگا۔

"جمال!" کیلاش نے مجھے اوردو فیناکی زبان میں مخاطب کرتے ہوئے سرگوشی کی۔ "یہ لوگ اپنے دو ساتھیوں کی تلاش میں ہیں اور ہم پر شبہ کر رہے ہیں کہ ہم نے ان کے ساتھیوں کو چھپا رکھا ہے۔"

"تمہارا کیا خیال ہے ان کے بارے میں؟"

"بظاہر یہ بدقماش ہی نظر آتے ہیں، ممکن ہے غیر قانونی تجارت کا کوئی چکر ہو۔"

"کیلاش! کیا انہوں نے درخشاں کے ساتھ کوئی بیہودگی تو نہیں کی ہے؟"

"نہیں۔" مارٹن ان معاملات میں ڈیوٹی اور اصول کا پکا نظر آتا ہے لیکن ڈی جون....."

"خبردار۔" اچانک مارٹن کا لہجہ بے حد سرد اور سفاک ہو گیا۔ "اگر تم نے کسی دوسری زبان میں بات کرنے کی کوشش کی تو مجھے مجبوراً تمہاری تعداد گھٹانا پڑے گی۔ اس طرح موٹر بوٹ کا بوجھ بھی ہلکا ہو جائے گا۔"

"تمہیں ہمارے بارے میں کیا شبہ ہے؟" میں نے مارٹن سے سوال کیا۔

سیاہ فام حبشی اپنی جگہ بیٹھا عقابی نظروں سے ہمارے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا۔ ڈیسوزا بدستور موٹر بوٹ چلانے کا فرض انجام دے رہا تھا۔ پیٹر کی نظریں بھی ہماری جانب تھیں، وہ سب مسلح نظر آ رہے تھے۔ مارٹن نے میرا سوال نہایت خاموشی سے سنا پھر میرے ساتھیوں پر اچٹتی ہوئی نگاہ ڈالتے ہوئے بولا۔ "ہمیں اڈگر اور الور یاض ہر قیمت پر درکار ہیں خواہ اس کے لیے ہمیں ہزاروں خون کیوں نہ کرنے پڑیں۔"

"ہماری زبان پر اعتبار کرو۔ ہم تمہارے ساتھیوں کو نہیں جانتے۔"

"مارٹن 'نہیں' سننے کا عادی نہیں۔ یا تو سیدھی طرح کھل جاؤ ورنہ....."

"نہیں موسیو! نہیں۔" ڈی جون نے شیشی نکال کر مزید دو گھونٹ لیتے ہوئے احتجاج کیا۔ "اس بار تم لڑکی پر گولی نہیں چلاؤ گے۔ مادام جولیا کی موت آج بھی ڈی جون کو راتوں کو رونے پر اکساتی رہتی ہے۔ وہ بے گناہ تھی۔"

مارٹن نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کر ڈی جون کو تیز نظروں سے گھورا لیکن ڈی جون نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اس کی نگاہیں بدستور درخشاں کے وجود پر پھسل رہی تھیں۔ میں ہونٹ چبا کر رہ گیا، اگر میرے ہاتھ کھلے ہوتے تو میں ربیک منہ میں رکھ کر انہیں ایسا مزہ چکھاتا کہ وہ تمام عمر یاد رکھتے۔

ربیک کے خیال کے ساتھ ہی میرے ذہن میں مجذوب کی انگشتری کا خیال بھی ابھرا۔ مجھے اودیگا کے وہ الفاظ بھی یاد آئے جو اس نے درخشاں کے بارے میں کہے تھے۔ اس نے یقین دلایا تھا کہ درخشاں لازوال قوتوں کی مالک ہے اور ہم دونوں مل کر ایک ایسی طاقت بن جائیں گے جو ناقابل تسخیر ہوگی۔ لیکن ابھی تک ہمیں اس کا کوئی تجربہ نہیں ہوا تھا۔

مجھے رفیقی اور جیکسن کا خیال آیا تو میری بوکھلاہٹ یکلخت کافور ہو گئی۔ مجذوب کی مقدس انگوٹھی کا کمال میں پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ سمورا اور اس کے سرپھرے ساتھیوں نے ہمیں سوتے میں بے بس کر دیا تھا لیکن بزرگ کی انگشتری نے میری آنند پوری کر دی۔ رسیوں کا جال ٹکڑے ٹکڑے ہو کر میرے قدموں میں بکھر گیا تھا۔ سانگا کی پیشانی سے ابلنے والا لہو میرے ذہن میں محفوظ تھا۔ وہ طاقت یقیناً میری اپنی نہیں تھی جس نے ایک ننھی پتھر سے سانگا کو نشانہ بنایا تھا۔

وہ جو پراسرار قوتوں کے مالک تھے انہوں نے بھی مجھے بے پناہ قوتوں کا مالک بتایا تھا۔ اودیگا، جس کی ٹھوڈی میں نظریں دور تک دیکھنے کی طاقت رکھتی تھیں وہ بھی لکڑی کی انگشتری کا بھید نہیں پا سکا تھا۔ میں چاہتا تو رفیقی کو بلا کر اپنے دشمنوں کی سرکوبی کا حکم دے سکتا تھا۔ جیکسن کے ذریعے معلوم کر سکتا تھا کہ وہ لوگ کون تھے جنہوں نے ہمیں یرغمال بنا لیا تھا۔

ایک لمحے کو میرے دل میں یہ خیال ابھرا کہ رفیقی کو آواز دوں اور اسے حکم دوں کہ ڈی جون کو ہزاروں فٹ بلندی پر لے جا کر دور گہرے سمندر میں پھینک دے۔ وہ یقیناً مارٹن اور اس کے مجرم ساتھیوں کو میرے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتا مگر میں نے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

مارٹن اور اس کے ساتھیوں کی موت ہمارے لیے مزید دشواریاں پیدا کر سکتی تھی چنانچہ میں نے اس وقت تک کے لیے اپنا ارادہ ملتوی کرنے کا فیصلہ کر لیا جب تک ہم کسی جہاز یا جزیرے کے قریب نہ پہنچ جاتے۔ یہاں میں اپنی کوتاہی اور انسانی فطرت کا اعتراف بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ میرے قارئین کے ذہن میں یقیناً یہ سوال پیدا ہوگا کہ جب رفیقی میرے دشمنوں کی موت کے سلسلے میں میرے احکام کی بجا آوری کر سکتا تھا تو میرے ایما پر وہ ہمیں کسی محفوظ جزیرے تک بھی پہنچا سکتا تھا۔ لیکن اس وقت اچانک حالات نے ہمیں جس انداز میں بے بس کیا تھا اس نے میری عقل بھی کسی حد تک خبط کر دی تھی بہرحال

مجذوب کی انگوٹھی اور رفیقی کے خیال نے مجھے بڑی حد تک بے خوف اور دلیر بنا دیا تھا۔ میں نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بندشیں توڑنے کی کوشش یوں بھی نہیں کی کہ سیاہ فام حبشی ڈی جون اور پیٹر کے ہاتھوں میں دبے ہوئے خطرناک اسلحہ کا رُخ ہماری جانب تھا۔ ٹریگر پر انگلی کا ایک معمولی سا دباؤ بھی ہم میں سے کسی کی دردناک موت کا سبب بن سکتا تھا۔ لیکن ایک بات میں نے طے کر لی تھی کہ ڈی جون کو اس کی گستاخی اور بیہودگی کی سزا ضرور دوں گا۔

جیکب قسمت کی اس ستم ظریفی پر بُری طرح پیچ و تاب کھا رہا تھا جس نے اسے بھوری پہاڑیوں سے نجات دلانے کے بعد ایک نئی آزمائش سے دوچار کر دیا تھا۔ کیلاش بنیادی طور پر سرجن تھا اس لیے موت اور زندگی کا کھیل اس کے لیے کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا تھا لیکن اس وقت ہمیں جو صورتِ حال درپیش تھی اس نے کیلاش کو الجھا دیا تھا اور درخشاں۔ اس کے معصوم چہرے پر خوف و دہشت کے ملے جلے تاثرات تھے۔ کسی سہمی ہوئی فاختہ کی مانند وہ جیکب اور کیلاش کے درمیان سمٹی بیٹھی تھی۔

مارٹن کچھ دیر تک ڈی جون کی ڈھٹائی اور بے غیرتی پر دانت پیستا رہا پھر مجھے گھورتے ہوئے کچھ توقف کے بعد بولا۔ ”تم نے ابھی تک اپنا تعارف نہیں کرایا۔“

”میں بیرسٹر اور جاگیردار ہوں جمال اصغر۔“ اس بار میں نے بے پروائی سے جواب دیا۔

”تمہارے دوستوں نے بھی یہی بتایا تھا۔“ اس نے باری باری ہمارے چہروں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا پھر معنی خیز انداز میں بولا۔ ”اچھی ٹیم ترتیب دی ہے تم لوگوں نے۔“

”کیا مطلب؟“ میں چونکا۔

”ایک سرجن، دوسرا بیرسٹر، تیسرا مذہبی پیشوا اور چوتھی ایک حسین و جمیل عورت۔“

”میں مذہبی پیشوا نہیں صرف پادری ہوں۔ فادر جیکب۔“

”تم پادری ہونے کے ساتھ ساتھ اداکاری بھی خوب کر لیتے ہو۔“ مارٹن نے بدستور معنی خیز لہجے میں کہا۔ ”قانون کی نگاہوں میں دھول جھونکنے کے سلسلے میں تمہاری اور بیرسٹر کی شخصیت خاصی کارآمد ثابت ہوتی ہوگی۔ کیوں؟ میں غلط تو نہیں کہہ رہا؟“

”انجیل مقدس کی قسم۔ تمہاری بے سروپا باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں۔“ جیکب نے بیزاری سے جواب دیا تو مارٹن کے تیور یکلخت خطرناک ہو گئے۔ کچھ دیر تک وہ قہر آلود انداز میں ہمیں گھورتا رہا پھر سپاٹ آواز میں بولا۔

”کیا تم شرافت سے ہمیں اڈگر اور ابوریاض کا پتا نہیں بتاؤ گے؟“

”ہم کسی اڈگر یا ابوریاض سے واقف نہیں۔“ میں نے بے پروائی سے جواب دیا۔

”تمہیں شاید حالات کا علم نہیں ہے۔“ مارٹن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ”پندرہ بیس لاکھ کا نقصان باس کی نگاہوں میں کوئی وقعت نہیں رکھتا لیکن غداروں کو معاف کر دینا ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ آج نہیں تو کل یا کچھ عرصے بعد وہ دونوں ہمارے رحم و کرم پر ہوں گے۔ ذرا سوچو، اس وقت تمہاری حیثیت کیا ہوگی؟“

”تم ابھی تک غلط فہمی میں مبتلا ہو۔“ کیلاش نے کہا۔ ”ہماری شخصیت سیاحوں کی ہے۔ ایک اتفاقی حادثے سے دوچار ہونے کے بعد ہمارا جہاز.....“

”مختصر بات کرنے کی عادت ڈالو، سرجن کیلاش!“ مارٹن نے سرسراتی آواز میں کہا۔ ”تم ہمیں ان دونوں کا پتا بتا دو، ہم تمہارا نقصان پورا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔“

”ٹیم میں تمہاری اپنی کیا حیثیت ہے؟“ میں نے اپنے ذہن میں ایک اسکیم مرتب کرتے ہوئے سنجیدگی سے سوال کیا۔

”مم..... میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا؟“ مارٹن چونکا۔ میرے لب و لہجے کی اچانک تبدیلی نے موٹر بوٹ کے دوسرے لوگوں کو بھی چونکا کر دیا۔

”تم نے کہا تھا کہ تمہارے باس کی لغت میں معافی کی کوئی گنجائش نہیں۔“

”ہاں۔ میں نے یہی کہا تھا لیکن.....“

”میرا مطلب بہت واضح اور صاف ہے مسٹر مارٹن!“ میں نے ٹھوس آواز میں جواب دیا۔ ”تم چونکہ اپنی پارٹی کے اہم رکن ہو اس لیے یہ بھی جانتے ہو گے کہ کسی بھی سودے بازی کے آخری فیصلے کا اختیار صرف اور صرف باس کو ہوتا ہے۔“

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن نائب ہونے کی حیثیت سے کچھ اختیارات مجھے بھی حاصل ہیں۔“

”ہو سکتا ہے تمہارا بیان درست ہو لیکن میں چھوٹے موٹے سودے کرنے کا عادی نہیں اس لیے معاملے کی گفتگو صرف تمہارے باس سے ہوگی۔“

”گویا، تم جانتے ہو کہ وہ دونوں اس وقت کہاں ہیں؟“

”اس کا جواب بھی ہم تمہارے باس کو دیں گے۔“ میں نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا پھر تیزی سے بولا۔ ”مسٹر مارٹن! کیا تم اب میرے ہاتھوں کی بندشیں کھولنے کی زحمت گوارا کرو گے یا

مجھے خود ہی تکلیف کرنا پڑے گی؟"

"نہیں۔" پیٹر نے سرد لہجے میں مجھے للکارا۔ "اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو میں بے دریغ گولی مار دوں گا۔"

"بہت خوب۔" میں بے پروائی سے مسکرایا پھر کنکھیوں سے مارٹن کو دیکھتے ہوئے بولا۔ "اب میں کیا سمجھوں؟ اس وقت موٹر بوٹ کی کمان کس کے ہاتھ میں ہے اور اصل نائب کون ہے؟"

"پیٹر!" میرا تیر ضائع نہیں گیا۔ مارٹن نے اپنی سجوری رنگت والے ساتھی کو غصیلی نگاہوں سے دیکھا۔ "کیا تم میری اجازت کے بغیر گولی چلانے کی جسارت کر سکتے ہو؟"

"جہاز سے دور ہٹنے کی حالت میں ہمیں ہر لمحہ آنکھیں کھلی رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔" پیٹر نے تیزی سے جواب دیا۔

"کیا تم بھول گئے کہ میری حیثیت کیا ہے؟" مارٹن کا لہجہ سرد اور سفاک ہو گیا۔

"تم...... تم باس کے نائب ہو لیکن خطرے کی صورت میں......"

"شٹ اپ۔" مارٹن چیخ اٹھا پھر اس نے سیاہ فام حبشی کو اشارہ کیا جو بدستور کسی آدم خور چیتے کی مانند اپنی جگہ محتاط، چاق و چوبند نظر آ رہا تھا۔

مارٹن کا اشارہ پا کر سیاہ فام حبشی نے اپنی اسٹین گن ڈیسوزا کے سامنے رکھ دی، اس نے انتہائی خاموشی اور سنجیدگی سے ہمارے قریب آ کر ہماری بندشیں کھولنا شروع کر دیں۔ اپنے کام سے فارغ ہو کر وہ دوبارہ اپنی جگہ جا کر بیٹھ گیا۔ اسٹین گن اٹھا کر وہ ایک بار پھر ہماری طرف محتاط نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس کے تیور بتا رہے تھے کہ اگر ہم نے مارٹن کی دی ہوئی رعایت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا خیال بھی کیا تو وہ پلک جھپکتے ہی ہمارے جسموں کو چھلنی کر دے گا۔

پیٹر نے حبشی کے کام میں کوئی مداخلت یا مارٹن کے اشارے پر احتجاج کرنے کی ہمت نہیں کی لیکن میں محسوس کر رہا تھا کہ اسے مارٹن کا وہ طرزِ عمل گراں گزرا ہے۔ دوسری طرف جیکب اور کیلاش میرے طرزِ عمل پر حیران نظر آ رہے تھے البتہ درخشاں کا ردِ عمل ان دونوں سے مختلف تھا وہ ہاتھوں کی بندشیں کھل جانے کے بعد مطمئن نظر آ رہی تھی۔

"مجھے خوشی ہے مسٹر مارٹن! کہ تم نے مجھ پر اعتماد کیا اور ہماری جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ دوسری صورت میں تمہارے فرشتے بھی اڈگر اور ابو ریاض کے سلسلے میں ہماری زبان نہیں کھلوا سکتے تھے۔"

"جمال!" جیکب نے سنسکرت کی زبان میں مجھے سرزنش کرنے کی کوشش کی۔ "اتنا بڑا اور سفید جھوٹ۔ خدا کے غضب سے ڈرو۔"

مارٹن چونکا، سیاہ فام حبشی کی پیشانی بھی شکن آلود ہو گئی لیکن میں نے موقع کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے تیزی سے پلٹ کر جیکب کو انتہائی کرخت آواز میں تنبیہ کی۔ "نہیں فادر! تم مجھے میرے ارادے سے باز نہیں رکھ سکتے۔ ہمیں اپنا نقصان بہرحال پورا کرنا ہے اور آئندہ کے لیے اپنا فائدہ بھی دیکھنا ہے۔ ایک بات اور، دوبارہ تم مجھے انگریزی کے علاوہ کسی اور زبان میں مخاطب کرنے کی کوشش نہیں کرو گے ورنہ میں تمہاری زندگی کی ضمانت نہیں دے سکتا۔"

جیکب کے علاوہ کیلاش بھی مجھے حیرت سے گھورنے لگا لیکن مارٹن اور اس کے ساتھی میرے برتاؤ سے کسی حد تک مطمئن ہو گئے تھے۔ پھر قبل اس کے کہ مارٹن مجھ سے کوئی گفتگو کرتا میں نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مائی ڈیئر مسٹر مارٹن! اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو میں دس پندرہ منٹ آرام کر لوں۔ تم نے جو شدید ضرب میرے سر پر لگائی تھی اس کا اثر ابھی تک برقرار ہے۔"

مارٹن میری حرکات و سکنات کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ اس نے سر کی خفیف جنبش سے مجھے اجازت دی تو میں نے پاؤں پھیلا کر اپنا سر ہاتھوں میں ٹکا لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ مجھے وہ مہلت جیکسن سے حالات جاننے کے لیے درکار تھی چنانچہ آنکھ بند کرتے ہی میں نے جیکسن کو یاد کیا اور اس سے اڈگر اور ابو ریاض کے علاوہ مارٹن اور اس کے گروہ کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرنے لگا۔

"تم نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔" میں نے تمام معلومات حاصل کرنے کے بعد جیکسن سے دریافت کیا۔

"آپ کی دعا ہے میرے عزیز! میں خیریت سے ہوں۔"

"تم نے کہا تھا کہ ہماری ملاقات جلد ہو گی لیکن تمہارا کہا پورا نہیں ہوا۔"

"میں نے امکانی بات کا اظہار کیا تھا۔ اس میں روحوں کی پیشگوئی کو دخل نہیں تھا۔"

"جیکسن!" اچانک میں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہیں ہنگارو کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے؟"

"کوئی اور بات کریں میرے عزیز!" جیکسن نے میرے جملے سے گھبرا کر بڑی عقیدت سے ہڈیوں کے اس پنجر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جواب دیا۔ "ہر وہ شے جو انسان کی سمجھ سے باہر ہو اس کے بارے میں شبہات کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔ ہنگارو

ایک عظیم قوت کا نام ہے۔ کیا جینی نے آپ کو اس کی رُوحانی قوتوں کے بارے میں آگاہ نہیں کیا تھا؟"

"مجھے یاد ہے اور اسی لیے آج میں تمہاری اس عظیم قوت کا امتحان لینا چاہتا ہوں۔"

جیکسن نے جواب نہیں دیا۔ اس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ اُبھر آئی۔ شاید وہ میرے جملے کی گہرائی نہیں پا سکا تھا۔ میں اس کی مسکراہٹ پر کبیدہ خاطر نہیں ہوا۔ ٹھوس لہجے میں بولا۔ "پیارے جیکسن! کیا ہنگارو کی عظیم رُوح تمہارے ذریعے مجھے یہ بتا سکتی ہے کہ جے سیدکا، مقلوش، آرم با اور باہوگاما کا کیا مطلب ہوتا ہے؟"

میری نگاہیں جیکسن کے چہرے پر مرکوز تھیں۔ اور ریگا نے ان پُراسرار الفاظ کے بارے میں غلط نہیں کہا تھا۔ میرا جملہ مکمل ہوتے ہی جیکسن کی ہنسی کافور ہوگئی۔ وہ یکدم پریشان ہوگیا۔ ہنگارو کے ڈھانچے پر اس نے اپنی گرفت اور مضبوط کرلی۔ خاموشی سے آسمان کی جانب پریشان اور خوفزدہ نظروں سے گھورنے لگا۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا پیارے جیکسن!" میں نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا خیال درست ہے میرے عزیز!" یکلخت اس نے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "میں ان لفظوں کے بارے میں کوئی تشریح نہیں کرسکوں گا۔ آپ اسے میری مجبوری سمجھ لیں، البتہ میں اتنا ضرور بتا سکتا ہوں کہ آپ کی قوتوں میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔"

"شاید اسی لیے میں اور میرے ساتھی اس وقت دشمنوں کے نرغے میں گھرے ہوئے ہیں۔" میں نے تلخ لہجہ اختیار کیا۔

"میں اسے قدرت کی ستم ظریفی کہوں گا میرے عزیز!" جیکسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا پھر میری انگوٹھی کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔ "ہتھیار پاس ہو لیکن انسان اس کے استعمال سے ناواقف ہو تو اُسے حالات کی ستم ظریفی ہی کہیں گے۔"

"تمہارا اشارہ بزرگ کی انگشتری کی جانب ہے۔ کیوں؟" میں سنجیدہ ہوگیا۔

"میں آپ کے خیال کی تردید نہیں کروں گا۔"

"کیا تم اس کے استعمال سے واقف نہیں؟"

"نہیں میرے عزیز!" جیکسن نے جانے کیوں ایک سرد آہ بھر کر جواب دیا۔ "اور ریگا کی دور رس نگاہیں بھی بزرگ کے اس تحفے کی بلندیوں تک نہیں پہنچ سکی تھیں۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ یہ انگوٹھی آپ کے لیے پارس پتھر اور کسوٹی سے زیادہ موثر ثابت ہوگی۔"

"کسوٹی سے تمہاری مراد کیا ہے؟"

"مقدس بزرگ کے زور بازو نے اس انگوٹھی کے گرد نور کا ایک ہالہ بنا دیا ہے اس لیے کوئی بھی گندی یا نجس قوت اس ہالے کے اندر نہیں داخل ہوسکے گی، اگر ایسا نہ ہوتا میرے عزیز تو شاید....." وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہوگیا تو میرا تجسس بڑھ گیا۔

"تم چُپ کیوں ہوگئے؟"

"میری درخواست ہے میرے عزیز! کہ آپ بس انگوٹھی کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ کریں۔ کچھ قوتیں اسے آپ کے پاس برداشت نہیں کرنا چاہتیں۔ جس دن یہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ سے نکل گئی وقت کا بھنور آپ کو پوری طرح سمیٹ کر بے بس کردے گا۔ یہ اور بات ہے کہ اس وقت بظاہر آپ کے ہاتھ آج سے زیادہ مضبوط ہوں گے۔"

"میں تمہاری بات کا مقصد نہیں سمجھ سکا۔"

"مجھے افسوس ہے۔ اس سے زیادہ میں آپ کو بتا بھی نہیں سکتا۔"

"بتا نہیں سکتے یا گریز کررہے ہو؟"

"میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا میرے عزیز! رُوحوں کی ایک حد مقرر ہوتی ہے، اس سے آگے وہ بھی پرواز سے قاصر ہوتی ہیں۔"

"آج تم اُلجھی اُلجھی باتیں کررہے ہو معموں کے اشاروں جیسی ذومعنی باتیں۔"

"میں مجبور ہوں میرے عزیز!"

"ہماری ملاقات کب ہوگی؟" میں نے موضوع بدل دیا۔

"ہم عنقریب ایک دوسرے سے ملیں گے اور پھر یہ خادم آپ کی نگاہوں کے سامنے ہوگا۔"

میں نے جیکسن کو رخصت کردیا۔ میرا خیال تھا جیکسن ہنگارو کی رُوح کے ذریعے اور ریگا کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو "ڈی کوڈ" (DE-CODE) کرانے میں کامیاب ہوجائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ انگوٹھی کے بارے میں اس نے بھی اسی خدشے کا اظہار کیا کہ میرے دشمن اس کی برکتوں کے سائے سے مجھے محروم کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آسکی کہ انگوٹھی کے چلے جانے کے بعد میرے ہاتھ کس طرح زیادہ مضبوط ہوجائیں گے؟

میں اپنے خیالوں سے اُلجھتا رہا پھر میرے ذہن میں رفیقی کا جملہ اُبھر آیا۔ اس نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ کبھی کبھی میں انگشتری کو چوم لیا کروں۔ خدا کے برگزیدہ بزرگ نے رفیقی کو

میری حفاظت اور نگرانی پر مامور کیا تھا۔ معاً میرے دل میں یہ خیال ابھرا کہ رفیقی کو طلب کر کے اس سے حالات کے بارے میں دریافت کیا جائے۔ میں نے اسے یاد کرنے کی کوشش کی لیکن اسی وقت پیٹر کی تلخ آواز میرے کانوں میں گونجی۔ وہ مارٹن سے کہہ رہا تھا۔ "کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ ہمیں بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہا ہو۔"

"تم شاید بھول رہے ہو کہ یہ سب ہمارے رحم و کرم پر ہیں۔ اگر انہوں نے ہمیں الو بنانے کی کوشش کی تو ہم پلک جھپکتے ہی ان کے جسم چھلنی کر دیں گے اور پھر آبی جانور ان کا لذیذ گوشت کھا کر یقیناً ہمیں دعاؤں کا مستحق سمجھیں گے۔"

"میرے ساتھی نے تم سے کچھ دیر ستانے کی مہلت طلب کی تھی لیکن تم....." کیلاش نے بولنا چاہا لیکن پیٹر جھلا گیا۔

"تم اپنی زبان بند رکھو۔" اس کے لہجے سے دشمنی اور حقارت کی بو آ رہی تھی۔ "دوبارہ ہمارے معاملے میں مداخلت سے گریز کرنا۔"

"باس کا یہ خیال درست ہے پیٹر! کہ تم ذہین بھی ہو اور گرم مزاج بھی لیکن جب حالات کی کڑیاں الجھی ہوئی ہوں تو انسان کو ٹھنڈے دل سے انہیں سلجھانے کی کوشش کرنا چاہیے۔" مارٹن نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ محض وقت برباد کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔" پیٹر کا لہجہ بدستور خشک تھا۔

"اگر یہ ثابت ہو جائے تو پھر تم کیا کرو گے؟"

"دور اندیشی کا تقاضہ یہی ہے کہ یا تو ہم ان کی زبانیں کھلوائیں یا پھر جہاز تک پہنچنے سے پیشتر انہیں ٹھکانے لگا دیں۔" پیٹر نے تیزی سے جواب دیا۔ "کیا یہ مناسب ہو گا کہ ہمارا جہاز ان کی نظروں میں آ جائے اور ہمیں کچھ حاصل بھی نہ ہو؟"

پیٹر نے یقیناً بڑی دور اندیشی کی بات سوچی تھی۔ اس کی جگہ میں ہوتا تو شاید میں بھی اسی "لائن آف ایکشن (LINE OF ACTION)" پر عمل کرتا جو اس وقت پیٹر کے ذہن میں کلبلا رہا تھا۔ شاید اسی لیے مارٹن نے فوری طور پر اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میرے لیے اب آنکھیں کھول دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا چنانچہ میں نے رفیقی کو طلب کرنے کا ارادہ ترک کر کے آنکھیں کھول دیں اور پیٹر کو نفرت بھری نگاہوں سے گھورنے لگا۔ جیکسن سے گفتگو کے بعد مجھے یقین ہو گیا تھا کہ مارٹن اور اس کے ساتھی میرا اور درخشاں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔

"تم مجھے ایسی نظروں سے کیوں گھور رہے ہو؟" پیٹر غصے سے بولا۔ "اپنی نگاہیں نیچی رکھو ورنہ....."

"تم ابھی طفلِ مکتب ہو پیٹر!" میں نے درشت لہجہ اختیار کیا۔ "مجھے تمہارے بچپنے پر غصہ بھی آ رہا ہے اور ہنسی بھی۔"

"مارٹن!" پیٹر آپے سے باہر ہو کر چلایا۔ "اس سے کہو اپنی گندی زبان بند کر لے ورنہ مجھے مجبوراً اسے خاموش کرنا پڑے گا۔"

"تمہارے فرشتے بھی ایسا کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔" میں نے جواباً گرج کر کہا۔ "کیا تم ہمیں مار کر اپنا کروڑوں کا نقصان برداشت کر سکو گے؟"

"کیا مطلب؟" مارٹن چونک اٹھا۔

"تم نے صرف پندرہ بیس لاکھ کی بات کی تھی مائی ڈیئر مسٹر مارٹن! لیکن میں جانتا ہوں کہ ان ہیروں اور جواہرات کی قیمت ایک کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔" میں نے جیکسن سے حاصل کی ہوئی معلومات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سرد آواز میں کہا۔ "بولو کیا تم میری معلومات پر شبہ کر سکتے ہو؟"

"ہمیں واپس بھوری پہاڑیوں کی سمت چلنا چاہیے۔" پیٹر نے پھر ذہانت کا ثبوت دیا۔ "اڈگر اور ابو ریاض کو پکڑنے کے بعد ہم باس کو زیادہ خوش کر سکتے ہیں۔"

"میں نے کہا تھا پیٹر! کہ تم ابھی طفلِ مکتب ہو۔" میں نے فوری طور پر دوسرا پانسہ پھینکا۔ "اگر اڈگر اور ابو ریاض بھوری پہاڑیوں پر ہوتے تو میں ہیرے جواہرات اور اس کی مالیت کا اظہار کر کے حماقت کا ثبوت نہ دیتا۔ تمہیں یقین نہیں آتا تو بڑے شوق سے موٹر بوٹ کا رخ موڑ لو۔ ہو سکتا ہے وقت برباد کرنے کے بعد تمہیں اس بات کا احساس ہو جائے کہ بیرسٹر جمال اصغر تمہارے لیے کتنی اہمیت کا حامل ہے۔"

مارٹن اور سیاہ فام حبشی کی آنکھیں میرے چہرے پر جم گئیں۔ پیٹر کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا۔ شاید اسے کروڑوں کی مالیت کے ہیرے جواہرات سے زیادہ اپنی عزت پیاری تھی۔ ڈیلسوزا گونگا بنا موٹر بوٹ کا اسٹیئرنگ سنبھالے رہا۔ روڈیو ڈی جون کی گرفت ریوالور کے دستے پر مضبوط ہو گئی لیکن اس کی نگاہیں بدستور درخشاں پر جمی رہیں۔

کیلاش اور جیکب مجھے حیرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

"اگر وہ دونوں بھوری پہاڑیوں پر نہیں تو پھر کہاں ہیں؟" مارٹن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "تمہیں ان کے فرار ہونے کا علم کس طرح ہوا اور یہ کہ ان کے قبضے میں کروڑوں کی مالیت کے ہیرے جواہرات ہیں؟"

"لاسلکی نظام بہت زیادہ ترقی کر گیا ہے میرے دوست!"

میں نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔" ہم اور تم جس کاروبار میں ملوث ہیں اس میں ہر قدم ایک سوچے سمجھے منصوبے اور طے شدہ اسکیم کے تحت اٹھایا جاتا ہے۔ ذرا اپنے ذہن پر زور دینے کی کوشش کرو۔ اڈگر اور ابوریاض نے پہلے کبھی فرار ہونے کی کوشش نہیں کی۔ کیوں؟ اس لیے کہ پہلے ان پر اتنا زیادہ اعتماد نہیں کیا گیا تھا۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟"

مارٹن میرا جواب سن کر ہونٹ چبانے لگا۔ جیکسن نے مجھے جو مختصر معلومات فراہم کی تھیں اس کے مطابق مارٹن اور اس کے گروہ کے افراد غیر قانونی تجارت میں ملوث تھے اور معقول معاوضے پر ہیرے جواہرات، افیون اور غیر ملکی راز ایک دوسرے کے ہاتھ فروخت کرتے تھے۔ ان کا سرغنہ کون تھا یہ بات گروہ کے کسی فرد کو نہیں معلوم تھی۔

اڈگر اور ابوریاض کو اس گروہ میں شامل ہوئے تین سال گزر چکے تھے۔ وہ دونوں بے حد کارآمد اور وفادار تھے لیکن ایک موقع پر ساتھیوں کی موجودگی میں ایک معمولی سی غلطی پر ان کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کیا گیا جس نے ان دونوں کو ہم خیال اور باغی بنا دیا۔ انہوں نے طے کر لیا تھا کہ اپنے گمنام باس کو کوئی ایسا شدید نقصان پہنچائیں گے جو اسے تمام زندگی یاد رہے۔ وہ کسی مناسب موقع کی تلاش میں تھے پھر انہیں وہ موقع مل گیا۔ ایک ملک نے کروڑوں روپے کے ہیرے جواہرات طلب کیے اور یہ ذمے داری ابوریاض اور اڈگر کو سونپ دی گئی۔ جس گروہ کو مال دے کر روانہ کیا گیا وہ چار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ ان کی کمان چونکہ اڈگر کے سپرد تھی اس لیے اس نے نہایت آرام سے اپنے باقی دونوں ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور ابوریاض کے ہمراہ کسی جزیرے کی سمت نکل گیا جس کی اطلاع گروہ کے سرغنہ کو تین روز بعد ملی چنانچہ اس نے مارٹن اور اس کے ساتھیوں کو یہ ذمے داری سونپی کے دونوں کو ہر قیمت پر تلاش کیا جائے۔ جیکسن نے مجھے یہ بھی بتا دیا تھا کہ ان ہیرے اور جواہرات کی اسمگلنگ کے لیے ایک ایسا طریقہ اختیار کیا گیا تھا کہ اگر وہ قانون کے ہاتھ لگ جاتے تو بھی مال برآمد نہیں ہو سکتا تھا۔ میں ان ہی معلومات کی بنا پر مارٹن اور اس کے ساتھیوں کو حیران کرنے میں مصروف تھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم ہمارے گروہ کے بارے بہت کچھ جانتے ہو۔" پیٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے اس خیال کی تردید نہیں کروں گا۔" میں نے بے نیازی کا مظاہرہ کیا۔

"باس ایسے لوگوں کو برداشت کرنے کی اجازت نہیں دیتا جو ہمارے کاروبار کے سلسلے میں کھوج لگانے کی کوشش کریں۔"

پیٹر نے سفاک انداز میں جواب دیا پھر مارٹن کو گھورتے ہوئے بولا۔" اب تمہارا کیا مشورہ ہے؟"

"نہیں۔" مارٹن نے پیٹر کا اشارہ سمجھتے ہوئے تیزی سے ہاتھ اٹھایا۔" تم کسی جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرو گے۔ ڈی، آر! تمہارا کیا مشورہ ہے؟"

آخری جملہ سیاہ فام حبشی کو مخاطب کر کے کہا گیا۔ میں نے اپنی توجہ ڈی آر کی جانب مبذول کر دی جس کی نگاہیں میرے چہرے پر مرکوز تھیں۔ میں اس بات کا اعتراف کرنے میں بخل سے کام نہیں لوں گا کہ وہ سیاہ فام حبشی حیرت انگیز قوت برداشت کا مالک ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت زیرک اور ہوشیار بھی تھا۔ جس انداز میں مارٹن نے اس سے مشورہ طلب کیا اس سے بھی صاف ظاہر تھا کہ مارٹن کے بعد اس وقت موٹر بوٹ پر اسی کو اہمیت حاصل تھی۔

حبشی نے مارٹن کی بات کا فوراً ہی کوئی جواب نہیں دیا۔ بڑی گہری نگاہوں سے مجھے گھورتا رہا پھر سپاٹ آواز میں بولا۔

"میرا مشورہ ہے کہ ان کا فیصلہ باس پر چھوڑ دینا چاہیے۔"

"میں بھی تائید کرتا ہوں لیکن اتنی بھیڑ کی کیا ضرورت ہے؟" پیٹر نے مجھے قہر آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔" ہم اپنے ساتھ صرف ایک اہم آدمی بھی لے جا سکتے ہیں۔ باقی لوگوں کا قصہ پاک کر دینا زیادہ مناسب ہوگا۔"

"میرا مشورہ ہے کہ یہ فیصلہ بھی باس پر چھوڑ دینا چاہیے کہ وہ کسے اہم سمجھتا ہے اور ......"

"گروہ میں میری بھی کوئی حیثیت ہے۔" پیٹر سیاہ فام حبشی کی طرف پلٹ پڑا۔" تم ہر معاملے میں میری بات کی ......"

"نہیں پیٹر! نہیں۔" حبشی نے بجلی کی طرح تڑپ کر اسٹین گن کا رخ پیٹر کی جانب کیا پھر نہایت ٹھہرے ہوئے لیکن سفاک لہجے میں بولا۔" تم ڈی، آر سے اونچی آواز میں بولنے کی کوشش مت کرو۔ میری حیثیت کیا ہے یہ تم بھی جانتے ہو۔ باس نے مجھے خون کی ہولی کھیلنے کی کھلی اجازت دے رکھی ہے اور میں باس کے سوا کسی اور کو جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔"

پیٹر کو شاید اپنی جلد بازی اور حبشی کی حیثیت کا احساس ہو گیا۔ اس نے اپنی توجہ جلدی سے مارٹن کی جانب مبذول کر لی۔

"میری ذاتی رائے بھی یہی ہے۔" مارٹن فیصلہ کن آواز میں بولا۔" ہم انہیں باس کے سامنے پیش کرنے کے بعد ہی کوئی عمل کریں گے۔"

"تم نے عقلمندی کا فیصلہ کیا ہے مارٹن! اس لیے کہ ابھی تمہیں میرے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہوا کہ میں کون ہوں؟ ہو

سکتا ہے کہ میں ہی.... " میں نے دیدہ و دانستہ اپنا جملہ نامکمل چھوڑ دیا۔ " مجھے مایوسی نہیں ہوئی" مارٹن کے علاوہ سیاہ فام حبشی بھی چونک اٹھا۔

" بکواس مت کرو۔" پیٹر نے مارٹن اور حبشی کا غصہ مجھ پر اتارنے کی کوشش کی۔ " اب اگر تمہاری زبان سے ایک لفظ بھی نکلا تو.... مم.... آہ.... ہا...."

پیٹر نے اپنا ریوالور بلند کرنے کی کوشش کی۔ ممکن ہے اس کا ارادہ محض مجھے خوفزدہ کرنے کا ہو لیکن میں نے پل بھر میں ایک فیصلہ کر لیا۔ کسی آدم خور چیتے کی سی پھرتی سے میں نے اپنا رُخ تبدیل کر کے جست لگائی پھر میری لات اتنی تیزی سے گھومی کہ پیٹر کو سنبھلنے کا موقع نہ مل سکا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر سمندر میں جا گرا اور خود پیٹر لڑکھڑاتا ہوا ڈیسوزا سے ٹکرا کر دوسری جانب الٹ گیا۔ اس کے ہونٹ پھٹ گئے تھے۔ خون کو اپنے چہرے پر محسوس کر کے وہ دیوانہ ہو گیا۔ تیزی سے قلابازی کھا کر اپنے قدموں پر دوبارہ کھڑا ہوا لیکن قبل اس کے وہ کوئی جوابی کارروائی کرتا مارٹن لپک کر درمیان میں آ گیا۔

" ہٹ جاؤ میرے راستے سے۔" پیٹر خونخوار آواز میں چلایا۔ " میں اس کا خون کر دوں گا۔"

" ہوش میں آؤ پیٹر! بات سمجھنے کی کوشش کرو۔"

" نہیں، میں اس کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

پیٹر مارٹن سے الجھ گیا۔ اس کے سر پر خون سوار تھا لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ڈیسوزا اور رومیو ڈی جون کے لیے بھی حیرت انگیز ہی ثابت ہوا۔ سیاہ فام حبشی مارٹن کا اشارہ پا کر کسی تیندوے کی طرح جھپٹا پھر اس نے محض چند لمحوں میں پیٹر کو بے بس کر کے اس طرح رسیوں میں جکڑ کر نیچے تختے پر ڈھیر کر دیا کہ وہ اپنے جسم کو حرکت دینے سے بھی قاصر تھا۔

پیٹر کی زبان سے مارٹن اور سیاہ فام حبشی کی شان میں مغلظات اور انتہائی فحش گالیاں نکل رہی تھیں لیکن مارٹن نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ حبشی نہایت اطمینان سے اپنی جگہ جا کر بیٹھ گیا۔ رومیو ڈی جون اس وقت بھی درخشاں کو دیکھنے میں مصروف تھا شاید اسے دوسری باتوں سے کوئی سروکار نہیں تھا۔

میں نے ایک نگاہ مارٹن پر ڈالی پھر پلٹ کر اپنی نشست پر براجمان ہو گیا۔ مجھے خود بھی اپنے طرزِ عمل پر تعجب ہو رہا تھا۔ میں نے پیٹر پر اچانک حملہ کرنے میں جس پھرتی کا مظاہرہ کیا گو اس میں میرے ارادے کو بھی دخل تھا لیکن اس ارادے کے پیچھے کون سی قوت کارفرما تھی میں اسے کوئی نام نہیں دے سکتا۔ بہر حال جیکسن کی معلومات سے میں نے جس انداز میں فائدہ اٹھایا اس نے میرے دشمنوں کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔ مارٹن مجھے جن نظروں سے دیکھ رہا تھا ان میں تجسس اور غصے کی ملی جلی کیفیت شامل تھی۔

" جمال!" کیلاش نے سرگوشی کی۔ " میں تمہیں آئندہ محتاط رہنے کا مشورہ دوں گا۔"

" نہیں۔" میں نے بلند آواز میں جواب دیا۔ " اب ہمارے درمیان اس وقت تک کوئی گفتگو نہیں ہوگی جب تک ہم سی ہاک (SEA HAWK) پر نہیں پہنچ جاتے۔ اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہو سکے گا۔"

سیاہ فام حبشی کی آنکھیں حیرت انگیز انداز میں چمکنے لگیں۔ اس بار مارٹن کے علاوہ ڈی جون بھی چونکا تھا۔ شاید اس لیے کہ میں نے اس جہاز کا نام لے دیا تھا جس پر ڈیسوزا کی اطلاع کے مطابق ہم چوبیس گھنٹے بعد پہنچنے والے تھے۔ میں نے مارٹن کو مزید الجھانے کی خاطر اپنی دستی گھڑی پر نظر ڈالی پھر نہایت اطمینان سے آنکھیں بند کر لیں۔

شام تک ہم کھلے سمندر میں سفر کرتے رہے۔ ہمارے درمیان گفتگو کا سلسلہ بالکل ختم ہو چکا تھا۔ ایک بار جیکب نے پانی مانگا اس کو پانی دے دیا گیا۔

مارٹن اور اس کے ساتھی شاید مجھے اپنا نادیدہ باس سمجھ کر خاموش تھے لیکن وہ غافل نہیں تھے اپنی اپنی جگہ بے حد محتاط نظر آتے تھے۔ رومیو ڈی جون کی بیہودگی کچھ کم ہو گئی مگر کبھی کبھی وہ دزدیدہ نظروں سے درخشاں کی جانب دیکھنے لگتا۔ وہ سب میری شخصیت کو سمجھنے اور بے نقاب کرنے کی ادھیڑ بن میں نظر آ رہے تھے لیکن سیاہ فام حبشی اس وقت بھی تمام فکروں سے بے نیاز نظر آ رہا تھا شاید اسے مرنے اور مارنے کے سوا کسی اور کام سے کوئی غرض نہیں تھی۔

پیٹر کچھ دیر تک گالیاں بکتا رہا پھر تھک ہار کر خود ہی نڈھال ہو گیا۔ شام کو جب مارٹن نے کٹ بیگ سے چائے کا تھرمس اور بسکٹ کے پیکٹ نکالے تو پیٹر کے ہاتھ پیر کھول دیے گئے۔ میرا خیال تھا کہ آزادی میسر آتے ہی وہ سب سے پہلے ڈی آر کو ختم کرے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس کے چہرے سے بظاہر یہی معلوم ہوتا تھا جیسے وہ تمام پرانی باتیں فراموش کر چکا ہو۔ مارٹن نے اسے کٹ بیگ ہی سے دوسرا ریوالور نکال کر دے دیا جسے پیٹر نے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھا۔ اس کے راؤنڈ چیک کیے پھر نہایت بے پروائی سے انگلی میں پھنسا کر اسے تیز تیز دائرے کی صورت میں گھمانے لگا۔ میں اس کی حرکت

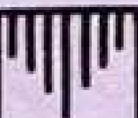
کا مقصد نہیں سمجھ سکا۔ ممکن تھا وہ اپنی اس حرکت سے ہمیں مرعوب کرنے کا خواہشمند رہا ہو یا پھر اپنے غصے کو تسکین پہنچانے کی خاطر بلا مقصد ایک شغل میں مشغول ہو گیا ہو۔

تھرمس کھولنے کے بعد مارٹن نے بیگ سے پلاسٹک کے بیکر نما ڈونگے نکالے اور سب کو چائے تقسیم کرنے لگا۔ مجھے اس کی وہ مہمان نوازی بھی کچھ عجیب لگی۔ باس کا نائب ہونے کی حیثیت سے وہ چائے کی تقسیم کا کام اپنے کسی ساتھی سے بھی لے سکتا تھا لیکن اس نے خود ہی باری باری ہر ایک کو چائے دینا شروع کر دی۔ پہلا ڈونگا پیٹر کے حصے میں آیا۔ شاید اس طرح مارٹن اسے یقین دلانا چاہتا تھا کہ وہ گزری ہوئی باتوں کو بھول چکا ہے۔ پیٹر ڈونگا لے کر مسکرایا پھر چائے پینے میں مصروف ہو گیا۔ مارٹن کے ساتھیوں کے علاوہ ہم نے بھی خاموشی سے چائے پینا شروع کر دی۔ تقریباً دس گیارہ گھنٹے کے اکتا دینے والے سفر نے ہمارے اعصاب کو بوجھل کر دیا تھا۔ چائے کے پہلے ہی گھونٹ سے مجھے تقویت کا احساس ہوا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کی جانب دیکھا وہ ابھی تک کسی سوچ میں مبتلا تھے۔ ساتھ ساتھ چائے کا گھونٹ بھی لے رہے تھے لیکن درخشاں۔ اس نے ابھی تک ڈونگے کو منہ سے نہیں لگایا تھا۔ ایک عورت ہونے کی وجہ سے شاید گزرے ہوئے پریشان کن لمحات نے اس کے اعصاب پر گہرا اثر کیا تھا۔ اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اس وقت اسے چائے سے زیادہ کچھ دیر آرام کی شدید ضرورت تھی۔

موٹر بوٹ اتنی بڑی نہیں تھی کہ ہم کھل کر بیٹھ سکتے۔ درخشاں نچلے تختوں پر بھی نہیں لیٹ سکتی تھی۔ میں کچھ دیر تک اس کے چہرے پر تھکن اور تفکرات کے ملے جلے تاثرات دیکھتا رہا پھر آہستہ سے پوچھا۔

”درخشاں! کیا تم تکان محسوس کر رہی ہو؟“

وہ میری بات سن کر اس طرح چونکی جیسے کچی نیند سے بیدار ہوئی ہو یا میری آواز نے اس کے خیالات کا شیرازہ منتشر کر دیا ہو۔ میری جانب اس نے جن نظروں سے دیکھا ان میں بے پناہ شگفتگی اور تازگی تھی۔ تھکن یا اعصابی دباؤ کا دور دور تک کوئی سراغ نہیں تھا۔ میرا دل چاہا کہ لاش سے اپنی جگہ تبدیل کر لوں۔ مجھے یقین تھا کہ میرے قرب کا احساس اس پر خوشگوار اثر مرتب کرے گا۔ خود مجھے بھی اس کی دوری شاق گزر رہی تھی لیکن میں نے اپنی خواہش کا گلا گھونٹ دیا، حالات کے پیش نظر ہماری ایک معمولی سی لغزش بھی بنا بنایا کھیل بگاڑ سکتی تھی۔



**انگلش**

*

مرسلہ
جمیلہ عندلیب
میرپور آزاد کشمیر

شاہد نے اسکول سے آتے ہی امی جان کو کہا ”ممی! پلیز کم ہیئر۔“ امی نے خوشی سے کہا ”شاباش تمہیں خوب انگلش بولنا آگئی ہے، یہ بتاؤ جب مجھے گھر سے باہر بھیجنے کا ارادہ ہو تو تم کیا کہو گے“ شاہد کافی دیر غور کرتا رہا۔ پھر گھر کے گیٹ سے باہر نکل گیا۔ بلانے کا اشارہ کرتے ہوئے بلند آواز میں بولا۔ ”ممی! پلیز کم ہیئر۔“

”تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا؟“ میں نے اپنا سوال دہرایا۔

”تمہارا اندازہ غلط ہے۔ میں اپنے خیالوں میں گم تھی اس لیے شاید تم نے.....“

درخشاں کے لب و لہجے سے پیار و محبت کی چاشنی ٹپک رہی تھی، میں نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا ”تمہاری چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔“

”مجھے چائے کی مطلق خواہش نہیں۔“ وہ بے پروائی سے مسکرائی پھر قبل اس کے کہ میں اصرار کرتا درخشاں نے اپنا ہاتھ گھمایا اور چائے کو ڈونگے سمیت سمندر کی لہروں پر اچھال دیا۔

مارٹن کی نگاہوں کے زاویے بدل گئے۔ سیاہ فام حبشی کی خوفناک نگاہوں میں بھی غصے کی شدید کیفیت نمودار ہونے لگی۔ درخشاں کی حرکت نے میرے دشمنوں کے اعصاب میں ایک بار پھر تناؤ پیدا کر دیا تھا۔ ان کے تیور بدل رہے تھے۔

”تم نے یہ کیا حرکت کی؟“ میں نے درخشاں کو موقع کی نزاکت کا احساس دلانے کی خاطر قدرے خشک اور درشت لہجہ اختیار کیا۔

”مجھے افسوس ہے لیکن.....“ درخشاں نے کچھ کہنا چاہا لیکن پیٹر نے اس کی بات کاٹ دی۔

”کوئی فرق نہیں پڑتا مادام درخشاں!“ اس نے مارٹن کو جلانے کی خاطر بڑے پُراخلاق انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ”باس، اگر کروڑوں کا نقصان برداشت کر سکتا ہے تو بھلا اس کی نظروں میں پلاسٹک کے ایک حقیر ڈونگے کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔“ پھر وہ یکدم میری طرف پلٹ کر بولا ”کیوں مسٹر جمال! کیا میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کہی؟“

”بات نقصان یا فائدے کی نہیں، اصول بہرحال اصول ہوتا ہے۔“

”پھر آپ مادام درخشاں کے لیے کیا سزا تجویز کرتے

ہیں؟" پیٹر کے لہجے میں خنجر کی کاٹ تھی۔ میں چونکا۔ فوری طور پر میرے ذہن میں یہی خیال ابھرا کہ پیٹر مارٹن پر طنز نہیں کر رہا بلکہ اس پر میری شخصیت بے نقاب کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ شاید وہ اپنے ساتھیوں کو اس بات کا احساس دلانا چاہتا تھا کہ میں وہ نہیں جو وہ لوگ سمجھ رہے تھے۔

پیٹر کے جملے کے اختتام کے ساتھ ہی مارٹن اور اس کے ساتھیوں کی نگاہیں بھی میرے چہرے پر مرکوز ہو گئیں۔ میرے لیے وہ لمحہ بڑی آزمائش کا تھا۔ میں ایک پل کے لیے گھبرا سا گیا لیکن دوسرے ہی لمحے میرے چہرے پر ایک معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ ابھی میری جھولی میں جیکسن کی فراہم کردہ معلومات کا کچھ ذخیرہ باقی تھا چنانچہ میں نے پیٹر کو گھور کر دیکھا پھر سپاٹ آواز میں بولا۔ "میں تمہاری باتوں کا مقصد سمجھ رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم اپنے ساتھیوں کو کیا باور کرانے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"آپ خواہ مخواہ بات کو طول دے رہے ہیں جناب! میں نے تو یوں ہی مذاق میں ایک بات کہہ دی تھی۔" پیٹر شانے اچکاتے ہوئے بولا۔

"گروہ میں تمہاری شمولیت کو بہت زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔" میں نے پیٹر کو چھیڑ دیا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" پیٹر یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

میں چاہتا بھی یہی تھا کہ اس کو غصہ دلا کر دوبارہ اس کے ساتھیوں سے الجھا دوں۔

"مجھے یقین تھا کہ میری بات سن کر تم پھر غیر مہذب ہو جاؤ گے۔"

"کیا تم اپنی زبان بند نہیں کرو گے....." اس کی گرفت ریوالور کے دستے پر مضبوط ہو گئی۔ تیور بتدریج خطرناک ہوتے جا رہے تھے۔

"میں نے بھی یہی مشورہ دیا تھا لیکن پہل تمہاری جانب سے ہوئی ہے۔" میں نے بے پروائی سے جواب دیا۔

"سچ سچ بتاؤ تم کون ہو؟" مارٹن نے سوال کیا۔ اس کا لہجہ اس بات کی غمازی کر رہا تھا کہ وہ ابھی تک میری شخصیت کے بارے میں کوئی آخری اور حتمی فیصلہ نہیں کر سکا البتہ مجھے مرعوب کرنے اور میری زبان کھلوانے کی خاطر اس نے اپنی پیشانی پر کچھ سلوٹیں ضرور پیدا کر لی تھیں۔

"تمہارا کیا خیال ہے؟" میں نے سپاٹ آواز میں پوچھا۔ "کیا تم ابھی تک مشتعل حالتوں اور ذہنی طور پر متضاد کیفیتوں کا شکار نہیں ہو؟"

"اپنی زبان قابو میں رکھو مسٹر!" مارٹن کے تیور بدل گئے۔ "تمہاری چرب زبانی نے مجھے الجھا ضرور دیا تھا لیکن....." وہ خاموش ہو کر بڑے غصے کی حالت میں اپنا نچلا ہونٹ کاٹنے لگا۔

"لیکن کیا؟ تم چپ کیوں ہو گئے؟"

"تمہارا کوڈ کیا ہے؟" مارٹن نے اس بار میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سرد لہجہ اختیار کیا۔

میرے پاس مارٹن کی بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اس نے کمال ہوشیاری سے بساط پلٹ دی تھی۔ میں سمجھ رہا تھا کہ اس کے اور گروہ کے باس کے درمیان کوئی ایسا تعارفی کوڈ یا اشارہ ضرور طے ہو گا جو غیر یقینی حالات میں ایک دوسرے کی شناخت کرا سکے، مجھے پہلے اس بات کا خیال ہوتا تو جیکسن سے اس ضمن میں بھی ضرور دریافت کر لیتا۔

"کس سوچ میں گم ہو؟" مارٹن گرج کر بولا۔ "اگر تم ہمارے اپنے ہو تو اپنا کوڈ بتاؤ ورنہ ہمیں مجبوراً تمہارے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنا پڑے گا۔"

"سوری۔" میں نے سنبھالا لینے کی کوشش کی۔ "میں دوسروں کی موجودگی میں اپنا کوڈ نہیں بتا سکتا۔"

"کوئی خاص وجہ؟"

"ہاں۔" میں نے جلدی سے اپنے سوچے ہوئے منصوبے پر عمل کر ڈالا۔ "وہ کوڈ جو ہمارے درمیان طے ہے وہ کسی تیسرے کے علم میں نہیں آنا چاہیے ورنہ ہمیں اپنا سیٹ اپ نئے سرے سے ترتیب دینا ہو گا۔"

مارٹن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میری بات نے اسے ایک بار پھر الجھا دیا۔ کچھ دیر تک وہ اپنی جگہ خاموش بیٹھا میرے چہرے کے تاثرات پڑھتا رہا پھر ایک جھٹکے سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور سرسراتی آواز میں بولا۔ "ٹھیک ہے۔ میں تمہارے قریب آتا ہوں۔ تم وہ کوڈ میرے کان میں کہہ دو۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" میں نے بظاہر بے پروائی کا مظاہرہ کیا لیکن جب مارٹن نے اپنے قدم آگے بڑھائے تو میری حالت دگرگوں ہونے لگی۔ آنے والا لمحہ ہمارے حق میں کیا فیصلہ کرنے والا تھا اس کے متعلق کوئی علم نہیں تھا۔

مارٹن دو قدم اور آگے بڑھ کر میرے بالکل قریب آ گیا۔ اس کی انگلیاں جونک کی طرح آٹومیٹک ریوالور کے دستے اور ٹریگر پر جمی ہوئی تھیں۔ میری ایک معمولی سی غلطی میرے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے میں بہت کافی ثابت ہوتی لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری۔ ابھی میرے جسم پر مجذوب کی انگشتری اور جینی کا دیا ہوا ریبک کا تحفہ باقی تھا۔ میں نے فوری طور پر خود کو حالات سے نبرد آزما ہونے کے لیے تیار کیا پھر مارٹن کو گھورتا ہوا اٹھا۔

"میرا خیال تھا کہ میں نے جو اشارے تمہیں دیے ہیں وہی تمہارے لیے کافی ہوں گے۔"

"نہیں۔" مارٹن سنجیدگی سے بولا۔ "تم نے جو باتیں کی ہیں وہ ہمارے جیسے کاروبار میں ملوث کوئی آدمی بھی کرسکتا ہے۔"

"یہ بات تم پہلے بھی سوچ سکتے تھے۔" میں نے اسے حقارت سے گھورا۔

"اب بھی کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا۔"

"اگر میں کوڈ دہرانے سے انکار کردوں تو؟"

"تو پھر تمہارا فیصلہ میرے ساتھیوں کی مرضی سے ہوگا۔"

"تم نے کہا تھا کہ تمہیں گروہ میں نائب کی حیثیت حاصل ہے۔"

"میں نے غلط نہیں کہا تھا لیکن تم نے اپنی باتوں سے ہمارے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس لیے تمہاری زندگی اور موت کا انحصار اب میرے دوستوں کے مشورے پر ہوگا۔ یہ مارٹن کا آخری فیصلہ ہے۔"

"سوچ لو۔ ہماری موت کے بعد تم اڈگر اور ابو ریاض کی گرد کو بھی نہ پاسکو گے اور شاید تمہارا باس اتنا بڑا نقصان نہ برداشت کرسکے۔"

"یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے تم فکر مت کرو۔"

"ایک بار پھر غور کرلو مارٹن!" میں نے بدستور سپاٹ لہجے میں کہا۔ "تم نے آج تک اپنے باس کی شکل نہیں دیکھی، تمہیں جو احکامات موصول ہوتے ہیں وہ برقی اور لاسلکی نظام کے ذریعے موصول ہوتے ہیں۔"

"تم وقت ضائع کرنے کی کوشش کررہے ہو۔" مارٹن ہونٹ چباتے ہوئے سفاک لہجے میں بولا۔ "کوڈ یا موت۔ دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرلو۔"

"کوڈ۔" میں نے الفاظ چباتے ہوئے کہا۔

"کان قریب لاؤ لیکن اتنا یاد رکھنا کہ تمہیں بعد میں پچھتانا پڑے گا۔"

مارٹن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مشکوک نظروں سے گھورتا ہوا اپنا چہرہ میرے قریب لے آیا۔ ایسا کرتے ہوئے اسے اپنی نگاہوں کے زاویے بھی بدلنا پڑے۔ مجھے اسی ایک لمحے کی تلاش تھی۔ موت کو سر پر منڈلاتا دیکھ کر میں نے زندگی کا جوا کھیلنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ مجھے مایوسی نہیں ہوئی۔ مارٹن کی نظر چوکتے ہی میں نے گھٹنے کی ایک شدید ضرب اس کے پیٹ میں لگائی۔ وہ کراہ کر جھکا اور میں نے پلک جھپکتے میں اس کا ریوالور اپنے قبضے میں کرلیا۔ میں نے مارٹن کو ڈھال بنا کر اس کے ساتھیوں کو اپنے حکم پر چلانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ میرے اُلٹے ہاتھ کا حلقہ برق رفتاری سے اس کی گردن پر تنگ ہونے لگا لیکن سیاہ فام حبشی جو موقع کی نزاکت بھانپ چکا تھا مجھ سے زیادہ پھرتیلا ثابت ہوا۔ مارٹن کے حلق سے نکلنے والی کراہ جیسے اس کے لیے خطرے کا سگنل تھی۔ اس نے تیزی سے خود کو نیچے گرایا پھر قلابازی کھاتے ہوئے فائر جھونک مارا۔ مجھے اپنی داہنی ران میں ایسی شدید جلن محسوس ہوئی جیسے کسی نے اس میں گہرا شگاف لگا کر سُرخ مرچیں بھر دی ہوں۔

حبشی کا نشانہ غضب کا تھا۔ پہلی گولی لگنے کے بعد

---

شامل

**چٹانوں میں فائر**

"میں کیا ہوں... مرزا غالب نے میرے لیے ایک شعر کہا تھا...

؎ حیران ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

میں حقیقتاً کرائے کا ایک نوحہ گر ہوں صاحب مقدرت لوگ دل یا جگر کو پٹوانے کے لیے مجھے کرائے پر حاصل کرتے ہیں۔"

"آپ دوسروں کو اُلّو کیوں سمجھتے ہیں۔" صوفیہ بھنّا کر بولی۔

"مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے کبھی کسی اُلّو کو اُلّو سمجھا ہو۔"

مصنف: ابنِ صفی!

---

**دو دوست**

کافی عرصے کے بعد ملے تو ایک دوسرے کا حال پوچھنے لگے، ایک نے بتایا۔ "میری بیوی پڑوس میں رہنے والے نوجوان کے ساتھ بھاگ گئی۔ ایک لڑکا آوارہ ہو کر گھر سے چلا گیا۔ دوسرا چوری کے جرم میں جیل کی سزا بھگت رہا ہے۔"

دوسرے نے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔ "اور تم آج کل کیا کررہے ہو؟"

پہلے نے جواب دیا۔ "کوئی پرانا دھندہ، خوش قسمتی کے تعویذ بیچتا ہوں۔"

میں سنبھل بھی نہ سکا تھا کہ اس نے پینترا بدل کر دوسرا فائر کیا اور اس بار میرا بایاں شانہ اُدھڑ کر رہ گیا۔ وقت کی بساط میرے حق میں منحوس ثابت ہوئی۔ میں نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے مارٹن نے اپنا ریوالور میرے ہاتھ سے جھپٹ لیا پھر اس نے سیدھا ہاتھ بلند کر کے کہنی کا اتنا بھرپور وار میری گردن پر کیا کہ میری ہمت جواب دے گئی۔

پل بھر میں بازی پلٹ گئی۔ میں تیورا کر موٹر بوٹ کے تختوں پر گرا۔ میرے کانوں میں حبشی کا خونخوار جملہ گونجا۔ اس نے شاید میرے ساتھیوں کو کور کرنے کے بعد تنبیہہ کی تھی۔

"خبردار، اگر کسی نے ذرا بھی جنبش کی تو اس کا جسم چھلنی کر دوں گا۔"

مجھے اتنا یاد ہے کہ گرتے وقت میں نے درخشاں کی جانب دیکھا تھا۔ میرا خیال تھا کہ وہ پیش آنے والے حالات سے خوفزدہ اور نروس ہو گی لیکن ایسا نہیں تھا۔ ممکن ہے وہ میرا وہم ہو، مگر جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے درخشاں کے یاقوتی ہونٹوں پر اس وقت بھی ایک معنی خیز تبسم موجود تھا۔ میں نے اس مسکراہٹ کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کی لیکن وقت نے میرا ساتھ نہیں دیا اور میرا ذہن گھپ اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔

❀

وہ ایک نہایت پرسکون اور آرام دہ بستر تھا۔ کمرے کا ماحول خوابناک تھا، وہاں کی ہر چیز میں ایک حسن ایک سادگی موجود تھی۔ میں نے تیزی سے پلکیں جھپکانا شروع کردیں۔ میں شاید کوئی خواب دیکھ رہا تھا۔ میں نے اپنے بوجھل ذہن کو کریدنا شروع کیا۔ مجھ پر غنودگی کی حالت طاری تھی لیکن تب مجھے یاد آگیا۔ وہ مارٹن کی شدید ضرب تھی جس نے مجھے موٹر بوٹ پر اوندھے منہ گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ میری نگاہوں کے سامنے سیاہ فام حبشی کا چہرہ ابھر آیا۔ اس نے فائر کر کے میری داہنی ران اور بائیں شانے کو زخمی کر دیا تھا۔

میں نے نظر گھما کر بائیں شانے کی سمت دیکھا جہاں نہایت سلیقے سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ہاتھ کو جنبش دینے کی کوشش کی تو درد سے تڑپ اٹھا۔ میری داہنی ران بھی پھوڑے کی طرح دکھ رہی تھی۔ میں شاید دشمنوں کی قید میں تھا۔ وہ میرے زخموں کی مرہم پٹی کر کے میری زندگی بچانا چاہتے تھے اس لیے کہ انہیں مجھ سے اڈگرو رلبوریاٹی کا کھوج نکالنا تھا لیکن میرے ساتھی؟ میرے ذہن کو جھٹکا لگا۔ کہیں ان درندوں نے کیلاش اور جیکب کو مار تو نہیں ڈالا اور میری زندگی.... میری رُوح.... میری درخشاں کا کیا بنا؟ میرے دماغ میں پریشان کن سوالات ابھرنے لگے۔

"مسٹر جمال! کیا آپ خود کو پہلے سے بہتر محسوس کر رہے ہیں؟" ایک مہذب نسوانی آواز میری قوتِ سماعت سے ٹکرائی۔ میں نے فوراً گردن گھما کر دوسری سمت دیکھا۔ وہ ایک پیشہ ور نرس نظر آ رہی تھی، اس کے چہرے پر مریم کا تقدس تھا، نگاہوں میں ہمدردی تھی۔ سفید لباس میں وہ بے حد حسین معلوم ہو رہی تھی۔ میں ایک ثانیے تک اسے سراپا دیکھتا رہا۔ وہ مجھ سے میری خیریت دریافت کر رہی تھی۔ بحیثیت نرس وہ اپنے پیشے کے فرائض انجام دے رہی تھی لیکن شاید وہ بھی میرے دشمنوں کے جتھے کی ایک فرد تھی، ایک خوبصورت اور حسین ناگن۔ میرے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے۔ میں نے قدرے تلخ لہجے میں دریافت کیا۔

"کون ہو تم اور میں اس وقت...."

"پلیز مسٹر جمال!" نرس نے تیزی سے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "ڈاکٹر نے آپ کو فی الحال صرف آرام کا مشورہ دیا ہے۔"

"ڈاکٹر!" میں چونکا۔ "ڈاکٹر کیلاش کہاں ہے اور...."

"پریشان مت ہوں۔" وہ جلدی سے مسکراتے ہوئے بولی۔ "آپ کے ساتھی خیریت سے ہیں۔ ڈاکٹر کیلاش اور فادر جیکب بس آتے ہی ہوں گے ملاقاتیوں کی آمد کا وقت ہو چکا ہے۔"

"کیا؟" میں نے اسے وضاحت طلب نظروں سے دیکھا۔ "میں.... اس وقت کہاں ہوں؟"

"اسپتال میں۔"

"اسپتال۔" میں نے دل ہی دل میں کہا پھر بولا۔ "نرس، کیا یہ اسپتال...."

میں اپنا جملہ مکمل نہ کر سکا۔ کیلاش اور جیکب کے آجانے سے میری توجہ ان کی طرف مبذول ہو گئی۔ کیلاش مجھے ہوش میں دیکھ کر تیزی سے میرے قریب آیا پھر نرس سے مخاطب ہو گیا۔ "سسٹر! کیا اب میرے دوست کو دوبارہ...."

"حالات پر منحصر ہے۔" نرس نے مجھے معنی خیز نظروں سے دیکھا پھر زیرِ لب مسکراتی واپس چلی گئی۔

"ربِ عظیم کا احسان ہے کہ اس وقت تم پوری طرح ہوش و حواس میں ہو۔" جیکب نے خوشی کا اظہار کیا۔

"ہم اس وقت کہاں ہیں؟" میں نے کیلاش سے پوچھا۔

"امریکہ کے ایک اسپتال میں۔"

"امریکہ!" میں نے حیرت کا اظہار کیا۔ "ہم یہاں کیسے پہنچے؟"

"میں تم سے درخواست کروں گا میرے دوست! کہ اپنے ذہن پر زیادہ بوجھ مت ڈالو۔" کیلاش نہایت اپنائیت سے بولا۔ "دو چار روز کے مکمل آرام کے بعد تمہاری کیفیت اور زیادہ بہتر ہو جائے گی۔"

"وہ.... میری درخشاں کہاں ہے؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے سوال کیا۔

"وہ بھی خیریت سے ہے۔" کیلاش نے جلدی سے کہا پھر بات کا رُخ بدلتے ہوئے بولا۔ "اب تم ذاتی طور پر خود کو کیسا محسوس کر رہے ہو؟"

"ہم موٹر بوٹ میں تھے کیلاش!" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "مارٹن میرے قبضے میں آجاتا تو اس کے ساتھی ہمارے رحم و کرم پر ہوتے لیکن، وہ سیاہ فام حبشی زیادہ چالاک ثابت ہوا۔ مجھے یاد ہے، اسی کی گولیوں نے مجھے شدید زخمی کر دیا تھا۔ مجھ پر نقاہت طاری ہو گئی تھی پھر...."

"بھگوان کی کرپا ہے کہ گولی نے تمہارے صرف گوشت کی خیریت دریافت کی۔ ہڈی کا کوئی حصہ یا جوڑ متاثر نہیں ہوا ورنہ......"

"کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ مارٹن کے ساتھیوں نے ہمیں آزاد کیوں کر دیا؟"

"جمال! تمہیں فی الحال...."

"نہیں۔" میں تیزی سے بولا۔ "میری ذہنی حالت پوری طرح بحال ہے۔ تم مجھے تفصیل سے بتاؤ میرے بیہوش ہونے کے بعد کیا ہوا تھا؟"

"مارٹن اور اس کے ساتھی ہمیں اپنے جہاز پر لے گئے لیکن وہاں پہنچنے کے بعد اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ ہمیں دھوکے سے پکڑ لیا گیا ہے۔ دراصل انہیں کچھ دوسرے لوگوں کی تلاش تھی۔ پھر بھی انہوں نے ہمیں تین چار روز تک مزید اطمینان کے لیے جہاز پر ہی قید کیے رکھا۔ جب گروہ کے سرغنہ کی طرف سے ہمارے بے گناہ ہونے کی تصدیق ہو گئی تب ان کا سلوک ہمارے ساتھ قدرے بہتر ہو گیا۔ پھر انہوں نے ہمیں زبان بند رکھنے کی سختی سے تاکید کی اور...." کیلاش نے اپنا بیان مختصر کرنے کی خاطر ایک لمحے کی خاموشی کے بعد کہا۔ "میں تمہارے بہتر علاج کے لیے تمہیں امریکہ لے آیا۔ بھگوان کا شکر ہے کہ آج تم...."

"کیا تمہارے بیان سے میں یہ سمجھوں کہ آج میں بہت دنوں بعد ہوش میں آیا ہوں۔" میں نے کیلاش کو حیرت سے تکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ تمہارے زخموں کی حالت خراب تھی اس لیے ڈاکٹروں کے مشورے سے تمہیں زیادہ تر بیہوش ہی رکھا گیا۔"

"اور میں تمہیں مقدس مسیح کے نام پر یہی مشورہ دوں گا کہ پرانی باتوں کو خواب سمجھ کر بھولنے کی کوشش کرو۔" جیکب نے سرد آہ بھر کر کہا۔ "یہ سمجھ لو کہ ہم نے کھلی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا وہ سب فریبِ نظر تھا۔ سراب تھا اور حقیقت صرف اتنی ہے کہ ربِ عظیم نے ہمیں دوبارہ مہذب دنیا میں واپس پہنچا دیا۔ مارٹن کے گروہ کے لوگ ہمارے لیے آزادی کا وسیلہ ثابت ہوئے۔"

"درخشاں کہاں ہے؟" میں نے جیکب کے چہرے کے تاثرات سے الجھتے ہوئے کیلاش سے دریافت کیا۔ "تم اسے ساتھ کیوں نہیں لائے؟"

"وہ.... دراصل.... مجھے یقین نہیں تھا کہ تم اتنی جلدی ہی...."

"کیلاش!" میں اسے گھورتے ہوئے بولا۔ "تم مجھ سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہے ہو۔ مجھے بتاؤ، میری زندگی کہاں ہے؟"

"تم کو آرام کی ضرورت ہے میرے دوست!"

"نہیں۔" میں تلملا اٹھا۔ "مجھے صرف درخشاں کی ضرورت ہے۔"

"خداوند تم پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔" جیکب نے آہستہ سے کہا۔ "درخشاں بھابی کے سلسلے میں بھی تمہیں اپنے دل کو سمجھانا ہوگا۔ وہ...."

"وہ کہاں ہے؟" میں نے جیکب کا جملہ مکمل نہیں ہونے دیا۔ اس کے لہجے میں مایوسی کا جو انداز تھا اس سے میری وحشتیں دوچند ہونے لگیں۔ میں نے اٹھنے کی کوشش کی تو کیلاش نے میرے بازو تھام لیے۔ وہ مجھے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"ہوش میں آؤ جمال! یہ کیا دیوانگی ہے۔ ابھی تم اس قابل نہیں ہو کہ اپنے پیروں پر...."

"کیلاش! میں تمہیں تمہارے بھگوان کی قسم دیتا

ہوں، اپنی دوستی اور محبت کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بتا دو کہ میری درخشاں کہاں ہے؟ اس کے بغیر میں ایک لمحے بھی زندہ نہ رہ سکوں گا۔"

کیلاش نے کوئی جواب نہ دیا۔ آنکھوں سے جیکب کو اشارہ کیا تو وہ مجھے دیکھتا ہوا تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔ مجھے کیلاش کی حرکتیں اور باتیں عجیب لگ رہی تھیں۔ میں اسے دیوانوں کی طرح گھورتا رہا۔ جیکب کے کمرے سے چلے جانے کے بعد اس نے آہستہ سے کہا۔ "درخشاں ہمارے ساتھ نہیں ہے لیکن وہ بہت جلد....."

"تم..." میرے ذہن میں چنگاریاں سلگنے لگیں، میرے لہو کی گردش تیز ہو گئی۔ "تم اب بھی جھوٹ بول رہے ہو۔"

"میری بات کا یقین کرو جمال! مارٹن اور اس کے ساتھیوں نے درخشاں بھابی کو بطور یرغمال اپنے پاس جہاز پر روک لیا ہے۔" کیلاش نے سپاٹ آواز میں کہا۔ "انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اگر ہم نے اپنی زبان بند رکھی تو وہ بہت جلد تمہاری امانت تمہیں واپس کر دیں گے۔"

"گویا تم میری درخشاں کو دشمنوں کے نرغے میں چھوڑ کر چلے آئے۔ شاید اس لیے کہ تمہیں اپنی زندگی میری درخشاں سے زیادہ پیاری تھی لیکن میں..... میں درخشاں کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا..... مم..... میں اسے واپس لاؤں گا خواہ اس کے لیے....."

میں نے پاگلوں کے انداز میں اٹھنے کی کوشش کی تو کیلاش پوری شدت سے مجھ سے لپٹ گیا۔ وہ مجھے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ میری حالت ابھی خطرے سے باہر نہیں لیکن میں اس کی گرفت سے آزاد ہونے کے لیے پوری جدوجہد کر رہا تھا۔ میں نے کیلاش کا منہ بھی نوچا اس کے بالوں کو جکڑ کر اکھاڑنے کی بھی کوشش کی، چیخا چلایا بھی مگر اس کی گرفت سے آزاد نہ ہو سکا پھر جیکب دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک امریکی ڈاکٹر اور اسپتال کا دوسرا عملہ بھی موجود تھا۔ مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ کیلاش نے جیکب کو باہر جانے کا اشارہ کیوں کیا تھا۔ میں نے خود کو آزاد کرانے کی ایک آخری کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ عملے کے لوگوں نے مجھے جکڑ کے بے بس کر دیا پھر مجھے زبردستی کوئی انجکشن دیا گیا جس کے بعد میری قوت مدافعت لمحوں میں ختم ہو گئی۔ رگوں میں دوڑتا ہوا کوئی زود اثر محلول تیزی سے میرے دماغ سے ٹکرایا اور دوسرے ہی لمحے میرا ذہن ایک بار پھر تاریکیوں میں غوطے کھانے لگا۔

❁

رفیقی کا چہرہ میری نگاہوں کے سامنے فضا میں لہراتا بل کھاتا ابھرا تو میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ خدا کے نیک اور برگزیدہ بندے نے اسے میری نگہداشت پر مامور کیا تھا رفیقی نے مجھے یہی بتایا تھا کہ وہ مجذوب کے اشارے پر میرے کام آ رہا ہے اور ایک حد تک میری رہنمائی کرتا رہے گا۔ اس وقت اسے نگاہوں کے سامنے دیکھ کر میرے بے قرار دل کو قرار آ گیا۔ کیلاش نے درخشاں کے بارے میں جو کچھ کہا تھا وہ میرے لیے ناقابلِ برداشت تھا۔ مجھے جکڑ کر بیہوشی کا انجکشن لگانے کا عمل ممکن ہے ڈاکٹروں کے فیصلے کے عین مطابق رہا ہو لیکن کیلاش کی اس حرکت نے مجھے متنفر کر دیا تھا چنانچہ میں نے رفیقی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین تھا کہ تم اس آڑے وقت میں ضرور میرے کام آؤ گے۔ تمہیں یقیناً حالات کی ستم ظریفی کا علم ہو گا اور یہ بھی کہ میرے سنگ دل دشمنوں نے درخشاں کو بطور یرغمال اپنے قبضے میں رکھا ہے اور....."

"میں اور بھی بہت کچھ جانتا ہوں سیّدی لیکن....."

"لیکن کیا؟" میں نے تلملا کر کہا۔ "کیا تم درخشاں کے حصول میں میری مدد نہیں کرو گے؟"

"یاد کرنے کی کوشش کرو میرے عزیز! میں نے ڈھکے چھپے لفظوں میں پہلے بھی تمہیں یہی باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ تم ایک پرچھائیں کے تعاقب میں اپنا وقت برباد کر رہے ہو۔ جسے تم درخشاں سمجھ رہے ہو وہ گندی قوتوں کا ایک حسین فریب تھا جسے وقت نے تمہارے راستے سے ہٹا دیا۔ سیّدی! تمہیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ایک بزرگ کی سفارش نے تمہیں بربادی کے راستوں پر بہت دور نکل جانے سے پہلے ہی بچا لیا۔ ذہن کو کریدنے کی کوشش کرو۔ عقل سے سوچو کیا اوریگا نے تم سے یہ درخواست نہیں کی تھی کہ تم ایک خاص وقت تک طلسم کدے کے تہہ خانے میں سوئی ہوئی روح سے بات نہیں کرو گے؟ اسی فریبی بوڑھے نے جو شیطانی قوتوں کا مالک تھا مجذوب کی انگشتری کو اندھے کی لاٹھی کہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وقت کے حسین گرد و پیش نے تمہاری آنکھوں میں جو چکا چوند پیدا کر دی ہے وہ تمہیں بزرگ کے لازوال تحفے کی جانب سے غافل۔

کرے گی، تم زندگی کے پُرپیچ راستوں پر بھٹکتے رہو گے۔"

رفیقی کے لہجے میں جانے کیسا سحر تھا کہ میں چاہنے کے باوجود اسے بولنے سے نہ روک سکا۔ گم صم اس کی باتیں سنتا رہا، اس نے باور کرایا کہ درخشاں کی محبت اور اس کی جُدائی نے وقتی طور پر ایمانی قوتوں کو کمزور کر دیا تھا جس کے سبب گندی اور سیاہ قوتوں نے مجھے شکار کرنے کا منصوبہ بنایا۔ مجھے اپنے جال میں پھانسنے کی خاطر اس طرح حسین اور پُرفریب وادیوں کے سحر انگیز ماحول میں بھٹکا دیا کہ میں ہر فریب کو حقیقت سمجھنے لگا۔ رفیقی نے کہا۔

"کیا تمہیں یاد نہیں کہ بھوری پہاڑیوں پر معمر جادوگروں نے درخشاں کو دیکھ کر اسے سجدے شروع کر دیے تھے۔ غور کرو سیّدی! تم ایک کلمہ گو مسلمان ہو، کیا خُدا کے سوا کسی اور کو سجدہ جائز ہے؟ نہیں۔ تم نے ایک فریب کو اپنی زندگی، اپنی رُوح سمجھ کر وقت کے ہاتھوں سیکڑوں ٹھوکے کھائے ہیں۔ سوچو میرے عزیز! کیا اس فریبی عورت نے جو تمہارے سامنے درخشاں کا روپ اختیار کیے ہوئے تھی ایک موقع پر خود اقرار نہیں کیا تھا کہ وہ تمہارے دوستوں کو اپنے وجود کا یقین دلانے کی خاطر بے ہوشی کا ناٹک کھیل رہی تھی۔ اگر وہ تمہاری درخشاں ہوتی تو اسے تمہارے دوستوں کے ساتھ مکر و فریب کی کیا ضرورت تھی؟ کوئی جواب ہے تمہارے پاس؟"

"اگر وہ فریب ہے تو اسے میرے دشمنوں نے یرغمال بنانے کی حماقت کیوں کی؟" میں نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔

"اس لیے کہ قدرت کو اب ان بدکاروں کی سرکوبی منظور ہے۔" رفیقی نے یقین سے کہا۔ "تم مجذوب کی مہربانیوں سے بچ گئے لیکن وہ جو درخشاں کو اپنے لیے مالِ غنیمت سمجھ رہے ہیں، قدرت کے ہاتھوں اذیتناک تباہیوں اور بربادیوں کا شکار ہوں گے۔ ان کا انجام عبرت ناک ہوگا۔"

"رفیقی! تم..... تم کہیں میرے ساتھ کوئی مذاق تو نہیں کر رہے ہو؟" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے ٹوٹے لہجے میں پوچھا۔

"اب بھی وقت ہے سیّدی!" اس کی آواز میں میرے لیے ہمدردیاں کوٹ کوٹ کر بھری تھیں۔ "ہوش میں آنے کی کوشش کرو۔ تمہاری درخشاں مر چکی ہے، خداوند کریم کو یہی منظور تھا اور یاد رکھو، وہ جو مر جاتے ہیں دوبارہ لوٹ کر نہیں آتے۔ یہی ایک مسلمان کا عقیدہ ہے۔"

"ہاں، میں جانتا ہوں لیکن وہ..... وہ اگر فریب بھی تھی تو بھی میری درخشاں کی ہُوبہُو اور جیتی جاگتی تصویر تھی۔ سوچو رفیقی، اگر میری جگہ تم ہوتے تو تم پر کیا گزرتی؟"

"شاید میری حالت بھی تم سے مختلف نہ ہوتی۔" رفیقی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ "کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں جو اصل سے زیادہ پرکشش اور جاندار نظر آتے ہیں اور انسان کو راہِ راست سے گمراہ کرنے کے لیے گندی اور کالی قوتوں کی پیداوار ہوتے ہیں۔ یہی قدرت کا امتحان ہے میرے عزیز! جو ثابت قدم رہا اس نے منزل کو پا لیا اور جس کے قدم ڈگمگا گئے وہ تاریکیوں میں بھٹکتا رہتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے سیّدی! وہ اپنے نیک بندوں کو وقت اور حالات کی کسوٹی پر پرکھتا ہے۔ امتحان لیتا رہتا ہے اور....."

"ممکن ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تمہاری باتیں دل کو لگتی ہیں لیکن میں کیا کروں؟ اسے کیسے فراموش کر دوں جو دل و دماغ میں خوشبو بن کر بس گئی ہے۔"

"سچے دل سے خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ۔ وہی تمہاری مدد کرے گا، وہی تمہارے قلب کو سکون اور ایمان کی دولت سے مالا مال کرے گا۔"

"رفیقی!" میں نے دبی زبان میں درخواست کی۔ "کیا تم میری خاطر اسے دشمنوں کی قید سے رہائی دلا سکتے ہو؟"

"تم پھر بھٹک رہے ہو، سنبھلو سیّدی سنبھلو۔"

"میں جانتا ہوں کہ وہ میری نظروں کا فریب ہے، وقت اور حالات کی پیداوار ہے لیکن ہے تو میری درخشاں کی جیتی جاگتی تصویر۔"

رفیقی نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کا ہیولا فضا میں تیرتا رہا۔ میرا آخری جملہ سن کر اس کے تیور بدل گئے پھر وہ یکلخت فضا میں تحلیل ہو کر میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ میرا اضطراب بڑھ گیا۔ رفیقی کی باتیں میرے ذہن میں گونج رہی تھیں۔ صدائے بازگشت بن کر میرے دل و دماغ پر آہنی ضربیں لگا رہی تھیں۔

تب مجھے جیکسن یاد آیا۔ میں نے اسے دل ہی دل میں آواز دی لیکن جیکسن کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ میرے جنون اور دیوانگی کی کیفیتوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔ گزری ہوئی باتیں ایک ایک کر کے مجھے یاد آ رہی تھیں پھر مجھے مجذوب کی یاد آئی جس کی انگشتری اس بات کی

دلیل تھی کہ میں نے کوئی خواب نہیں دیکھا تھا۔

انگشتری کا خیال آتے ہی میری نگاہیں لکڑی کی اس انگوٹھی پر جم گئیں جو میں نے مجذوب کے ہاتھ سے اتاری تھی۔ میں نے محسوس کیا جیسے خدا کے اس نیک بندے کی بخشی ہوئی انگوٹھی سے بھینی بھینی مہک اٹھ کر میرے دل و دماغ کو معطر کر رہی ہے، مجھے سکون پہنچا رہی ہے۔ اور پھر میں یکلخت چونک اٹھا۔ قہقہے کی وہ آواز اچانک ابھری تو میری توجہ انگشتری کی جانب سے ہٹ گئی۔ میں نے نظریں گھما کر دیکھا۔ مجذوب میرے قریب کھڑا دیوانہ وار قہقہے لگا رہا تھا۔ میں اسے آنکھیں پھاڑے دیکھتا رہا۔

"کیا دیکھ رہا ہے؟ ہاں.... کیا میں تیری محبوبہ ہوں؟" مجذوب نے یکلخت سنجیدگی اختیار کر کے سرسراتی آواز میں مجھے مخاطب کیا۔

"بابا! وقت نے میرے ساتھ دغا کی ہے۔ فریب کیا ہے۔"

"میری بات مانے گا؟" مجذوب نے دیدے نچاتے ہوئے بڑی رازداری سے کہا پھر ادھر ادھر دیکھ کر آہستہ سے بولا۔ "تو بھی دنیا کی پشت پہ ایک ٹھوکر مار کر اپنے تھان کی طرف سرپٹ دوڑ لگا دے۔ آئی سمجھ میں؟"

"تم آسمان کی بلندیوں تک پہنچ گئے ہو بابا! کچھ میری رہنمائی بھی کر دو۔" میں نے التجا کی۔

"اونچی اونچی چھلانگیں مارا کر۔ تو بھی اڑنا سیکھ لے گا لیکن تیری دُم.... کیا ہوئی تیری دُم؟" وہ عجیب نظروں سے مجھے گھورنے لگا۔

"میری دُم کٹ گئی ہے بابا! وقت نے اسے مجھ سے چھین لیا۔"

"مٹی میں لوٹ لگا کے کپڑے جھاڑ لے۔ سارے دلدّر دور ہو جائیں گے۔"

"بابا! میری درخشاں کی حقیقت...."

"دُم کٹ گئی تو اسے ہلانا بند کر دے۔" مجذوب نے میری بات کاٹتے ہوئے بڑے جلالی انداز میں کہا۔ "ٹکٹکی باندھ کر اوپر والے نیلے گنبد کی طرف دیکھ۔ وہاں تجھے ہر چیز درخشاں نظر آئے گی۔"

"مجھے تمہاری رہنمائی کی ضرورت ہے۔" میں گڑگڑانے لگا۔ "مجھے مایوس نہ کرو بابا!"

"دُم کٹ جانے کا ملال نہ کر پگلے! تو غنی بھی ہے اور قسمت کا دھنی بھی.... جا.... واپس لوٹ جا۔"

"بابا! تم مجھے سہارا دے سکتے ہو۔"

"خبردار پلٹ کر مت دیکھنا.... جا.... دفع ہو جا.... تھان پر جا کر اوندھا ہو جا.... سر زمین پر مارنا سیکھ لے.... بیڑہ پار ہو جائے گا.... حق اللہ.... یا ہُو.... یا ہُو...."

میں نے مجذوب کو روکنے کی بہتیری کوشش کی لیکن وہ "حق اللہ" اور "یا ہُو" کے نعرے بلند کرتا ہوا میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ اور پھر میں ہڑبڑا کر جاگ اٹھا۔

اسپتال میں بستر کے قریب کیلاش اور جیکب کے علاوہ عملے کے دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔ میں انہیں خالی خالی نظروں سے دیکھتا رہا۔ ان کی نگاہوں میں میرے لیے تشویش کے تاثرات تھے۔

"جمال!" کیلاش نے مجھے نرم لہجے میں مخاطب کیا۔ "اب تم کیا محسوس کر رہے ہو؟ ڈاکٹروں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ تم بہت جلد روبصحت ہو جاؤ گے۔"

"اب اس کی ضرورت نہیں ہو گی۔ میں ہوش میں آ گیا ہوں۔" میں نے سنجیدگی سے کہا پھر جیکب کی طرف دیکھ کر بولا۔ "تم آج ہی میری جاگیر کی طرف واپس لوٹ جاؤ۔ دیوان جی سے کہنا کہ وہ سارا حساب کتاب تمہیں سمجھا دیں۔ کیلاش کچھ دنوں بعد تمہارا ہاتھ بٹانے کے لیے پہنچ جائے گا۔"

"ربِ عظیم تم پر اپنا سایہ برقرار رکھے۔" جیکب پُرمسرت لہجے میں بولا۔ "مجھے یقین تھا تم بہت جلد ٹھیک ہو جاؤ گے۔"

"تمہارا کیا پروگرام ہے؟" کیلاش نے میرے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے دبی زبان میں سوال کیا۔

"مجھے اپنے آپ کو پانے کے لیے ابھی ایک سفر اور کرنا پڑے گا۔" میں نے اشکِ ندامت بہاتے ہوئے جواب دیا۔ "یہ سفر میری زندگی کا آخری سفر ہو گا۔"

"کیا مطلب؟" کیلاش چونک اٹھا۔ "تم کس سفر کی بات کر رہے ہو؟ ابھی تو تمہاری حالت...."

"میں جس سفر کی بات کر رہا ہوں اس میں جسم کی نہیں رُوح کی قوت درکار ہوتی ہے۔"

"میں سمجھا نہیں؟"

"تم نہیں سمجھ سکو گے کیلاش!" میں نے مسکرا کر جواب دیا پھر ایک طویل سانس لے کر آنکھیں موند لیں۔

میری نگاہوں کے سامنے مجذوب کا چہرہ ابھر آیا جو پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ میں نے اس کے تعاقب میں قدم آگے بڑھا دیے۔

ختم شد

۸۶۱